قادیانی مذہب

الیاس برنی
حیدرآباد دکن

محمد الیاس برنی

# قادیانی مذہب

## فہرست مضامین

### ضروری تشریح

جو عنوانات اس پانچویں ایڈیشن میں جدید شریک ہوئے ہیں ان کے ساتھ نشان (ج) درج ہے اور جن سابقہ عنوانات کے تحت مزید اقتباسات شریک ہوئے ہیں ان کے ساتھ نشان (م) درج ہے۔ ان نشانات سے یہ اندازہ ہو سکے گا کہ چوتھے ایڈیشن کے مقابل پانچویں میں مضامین کا کہاں کہاں کس قدر اضافہ ہوا۔

تمہید اوّل

تمہید دوم

تمہید سوم

تمہید چہارم

تمہید پنجم (ج)

## فصل پہلی

### ذاتی حالات

# فصل دوسری

## نبوت کی تمہید

# فصل چوتھی

## نبوت کی تکمیل

## فصل تیسری

### نبوت کی تکمیل

# فصل پانچویں

## فضیلت کی تفصیل

### (۱) مسلمانوں کے مقابل

## (ب) پسر موعود کی پیشگوئی

# فصل چھٹی

## انکشافات

### (۱) متفرقات

# فصل آٹھویں

## تعلقات

# فصل ساتویں

## ارشادات

# فصل دسویں

## سیاسیات ۔ دور اول

# فصل نہم

## مُعاملات

# فصل بارہویں

## سیاسیات دور ثالث

# فصل گیارہویں

## سیاسیات۔ دور ثانی

## (ب) مسلمان



## (ج) تکفیر



## (د) نماز و حج

# فصل تیرہویں

## قادیانی صاحبان اور مسلمان بحیثیت ملت

### (۱) اختلاف



L722

## (ح) حمیت



## (ط) مرزا صاحب اور مسلمان

## (ھ) جنازہ



## (و) نکاح



## (ز) میل جول
۳۰، اخراج

## (د) سرحد



## (ھ) افغانستان



## (و) عراق



## (ز) عرب



## (ح) بیت المقدس

## ی) تبلیغ



# فصل چودھویں

## قادیانی صاحبان اور مسلمان سیاست و مملکت

### (۱) قادیانی فرقہ



### (ب) ہندوستان



### (ج) اسلامی ممالک

فہرست مضامین

## (ط) ترکی



## (ی) دیگر ممالک



## (ک) خلاصہ



## فصل پندرہویں

### قادیانی اکابر

#### (۱) حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اوّل قادیان

## (د) خواجہ کمال الدین صاحب قادیانی



## (ھ) مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور

# فصل سولہویں

## قادیانیوں کی جماعت قادیان

# فصل تیرہویں

## قادیانیوں کی جماعت لاہور

# فصل انیسویں

## پیچرنگ

# فصل اٹھارہویں

## دعووں کا دلی نقشہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم خاتم النبیین رحمۃ للعالمین

بالمؤمنین رؤف رحیم ۰

# تمہید اوّل

اللہ جل شانہ کا فضل و کرم ہے کہ اس پر آشوب زمانے میں حیدرآباد فرخندہ بنیاد حب نبی اور عظمت رسول کا مسکن و ماویٰ بنا ہوا ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ جو یہاں امیر المؤمنین ہے وہ سب سے بڑھ کر فدائے سید المرسلین ہے سبحان اللہ ۔

شہ ملک رسالت صاحب تاج و سریر آمد ۔۔۔ ضیا بار دو جہاں از روئے چوں مہر منیر آمد

امین و خازن رحمت معین و شافع امت ۔۔۔ وزیر و سرور و دارا و صاحب رب قدیر آمد

رسول ہاشمی خیر الوریٰ اصل علی احمد ۔۔۔ کریم، صادق، نور، نذیر و البشیر آمد

چہ خوش چشمے کہ مازاغ البصر زاد ل بشانش ۔۔۔ قلب پر منور دیدۂ حق بیں بصیر آمد

خوشا پیغمبر بر حق کہ بہر ما گنہگاراں ۔۔۔ رؤف و رحیم آمد کفیل و النصیر آمد

نماند تا حجابے جلوۂ روئے حقیقت را ۔۔۔ بے کشف رموز غیب علام و خبیر آمد

بنامِ آں شہ لولاک صد جان و دلم قربان

کہ عثمان از طفیلش بر مسلماناں امیر آمد

# فصل بیسویں

## خاتمہ



ضمیمہ اول ——— ضمیمہ دوم

ضمیمہ سوم ——— ضمیمہ چہارم

ضمیمہ پنجم

ختم نبوت کے مختلف پہلوؤں پر خوب تقریریں ہوئیں تردیدیں ہوئیں۔ پھر کچھ تبلیغی رسالے بھی قادیان سے منگا کر تقسیم کئے گئے غرض کہ خوب کھلبلی رہی۔ قادیانی صاحبان کی یہ غیر معمولی یورش اور سرگرمیاں دیکھ کر بالآخر مسلمانوں میں بھی توجہ اور حرکت پیدا ہوئی۔ تحقیق کا شوق پھیلا۔ چنانچہ مذکورہ بالا رسالہ کے جواب میں "ختم نبوت" کے مسئلہ پر مسلمانوں کی طرف سے بھی رسالے نکلنے شروع ہوئے۔ ایک رسالہ "ثبوت ختم نبوت" کے عنوان سے من جانب مجلس اہل سنت ابوالحسنات مولوی شجاع الدین علی صاحب صوفی قادری نے شائع کیا۔ دوسرا رسالہ قادیانی جماعت کے شائع کردہ ٹریکٹ کا مدلل جواب "قادری محمد تاج الدین صاحب قادری نے شائع کیا۔ ان دونوں سے بڑھ کر مفصل جواب "ہدایۃ الرشید للغوی المرید" کے عنوان سے سید محمد حبیب اللہ صاحب قادری (عرف رشید پادشاہ) نے شائع کیا۔ علی ہذا ایک رسالہ "تکذیب مرزا صاحب بزبان مرزا صاحب" ان کے بھائی سید نبی اللہ صاحب (عرف حبیب بادشاہ) نے شائع کیا۔ ختم نبوت کے اثبات پر ایک رسالہ مولوی سید درویش محی الدین صاحب قادری نے بھی شائع کیا لیکن اس سلسلے میں سب سے مدلل اور جامع رسالہ "آواز حق" نکلا۔ جو مولانا محمد عبدالعالم صاحب میرٹھی استاذ جامعہ اسلامیہ الجمیل کا علمی کرشمہ ہے اور جو مولوی فخر الدین رازی صاحب کی سعی سے حیدرآباد میں شائع ہوا۔

رسالوں کے علاوہ کچھ دو ورقے بھی نکلے مثلاً "ختم نبوت کے متعلق مسکر بریکی ضنا جماعت احمدیہ کا صریح مغالطہ:" اس عنوان سے عزیزم الحاج میاں سید محمد ذوالفقار صاحب نے ایک دو ورقہ شائع کیا۔ علی ہذا قادیانی جماعت کی دعوت قادیانیت پر ہمارے استفسارات" اس عنوان سے ایک دو ورقہ قاری محمد تاج الدین صاحب قادری نے شائع کیا "مرزائیوں کے عقائد" اس عنوان سے بھی ایک دو ورقہ باجازت حضرت مولانا مولوی محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی القادری مسلمانان حیدرآباد کی طرف سے شائع ہوا اور بہت مقبول رہا۔ اس کے سوا اخبارات و رسالوں میں بھی مضامین نکلے۔ چنانچہ

چنانچہ ماہ ربیع الاول شریف میں جس اہتمام و احترام سے میلاد مبارک کے شاندار
جلسے حیدرآباد میں منعقد ہوتے اور ہوتے ہیں ہندوستان میں ان کی نظیر کم مل سکتی ہے
اول تو ماشاءاللہ خود یہاں اچھے سے اچھے علماء مشائخ اور واعظ موجود ہیں۔ مزید برکت کیلئے
دور دور سے نامور اور ممتاز علماء واعظ اس زمانے میں یہاں تشریف لاتے ہیں اور اپنے
علم و عقیدت کے گوہر لٹاتے ہیں۔ حاضرین اپنے دامن ایمان پھیلائے عقیدت سے
بھرے جاتے ہیں اور سب اپنی اپنی مرادیں پاتے ہیں۔ بڑے بڑے جلسوں میں خود اعلیٰ
حضرت شاہ دکن خلد اللہ ملکہ اخوت اسلامی سے شرکت فرماتے ہیں اور عام و خاص کو عظمت
رسالت کے آداب سکھاتے ہیں۔ یہ آپ ہی کا حصہ ہے کہ ایسے تاجدار کم نظر آتے ہیں۔
منجملہ بڑے مرکزی جلسوں کے ایک جلسہ میلاد مبارک کا حضرت مفتی محمد ضیاء الدین
نواب ضیاء یار جنگ بہادر کی سرکردگی اور صدارت میں بمقام بادشاہی عاشور خانہ منعقد ہوتا
ہے علماء اور مشائخ خصوصیت سے اس میں جمع ہوتے ہیں۔ اس ناچیز ہیچ مدان کو بھی اس
جلسے میں چند سال سے بہ تعمیل فرمائش تقریر کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے چنانچہ امسال
بھی بتاریخ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ یوم جمعہ جلسہ منعقد ہوا اور حسب معمول اس ناچیز کے
مشورے بلا اطلاع کے بجائے ختم نبوت کا عنوان مقرر کر دیا گیا۔ صرف ایک روز قبل اپنے
کو پتہ چلا۔ بہرحال بڑے مجمع کے روبرو شب کو تقریر ہوئی۔ اپنی بے بضاعتی ظاہر ہے
خدا کی شان کہ تقریر کام کر گئی۔ دلوں میں اتر گئی۔ اگرچہ کوئی زد خصوصیت سے مخاطب نہ تھا
مگر قادیانی صاحبان کو تشویش ہوئی کہ ان پر کاری زد پڑی۔ چنانچہ جلد از جلد ان کی طرف
سے ایک رسالہ ختم نبوت اور جناب پروفیسر الیاس برنی کے عنوان سے شائع ہوا
اس میں کافی تنقیص کے باوجود تقریر کے اثر کا اعتراف کرنا پڑا۔ تقریر کی اپنی وجہ
سے اصل تقریر کا اس قدر طول دینا تھا کہ ہم اس پر کچھ خامہ فرسائی کرتے لیکن اسلامی پبلک میں سے
اکثروں نے ہم سے سوالات کی بوچھاڑ شروع کر دی جس کے لحاظ سے مناسب معلوم
ہوا کہ ہم مختصراً کچھ عام فہم دلائل ختم نبوت کی حقیقت پر لکھ دیں تو اس رسالہ کی اشاعت
کے بعد ہی کئی جلسے بھی ہوئے۔ نامور قادیانی واعظ دور دور سے بلائے گئے

خاتم النبیین کے عنوان سے الحاج ابوالحسن محمد خیرات صاحب سنوسی قادری نے۔
ختم نبوت کے عنوان سے مولانا بینی شاہ صاحب نظامی نے اور خاتم زمانہ کے
عنوان سے قاری محمد تاج الدین صاحب قادری نے مقامی اخبار ہمدم لکھنؤ اور
مسلم خلیق میں سلسلہ وار مضامین شائع کئے۔ جلسوں اور مجلسوں میں بھی تذکرے
پھیل گئے۔ غرض کہ خدا کے فضل سے بیداری پیدا ہوگئی اور غفلت میں جو نقصان
پہنچ رہا تھا اس کا اندیشہ آئندہ کے واسطے رفع ہوگیا۔ فالحمد للہ علی احسانہ۔

مذہبی بحث و مباحثہ علماء کا کام ہے اپنے واسطے اپنا ایمان کافی ہے، انتظام
کیا مصلحت ایسی تھی کہ بلا اجازت بلا مشورہ بلا اطلاع مسلمانوں نے اس ناچیز کو اس بحث
پر کھڑا کردیا اور پھر قادیانی صاحبان نے اس میں زبردستی گھسیٹ لیا چنانچہ تقریر کی
شب کو جلسہ ختم ہوتے ہی قادیانی صاحبان کے نمائندے نے تبادلہ خیالات کے
نام سے مناظرے کی دعوت دی لیکن عذر کردیا گیا کہ اپنا یہ منصب نہیں ہے اس کام کے
واسطے علمائے کرام کی طرف رجوع کیا جانا مناسب ہے۔ واقعہ ہے کہ ہم جیسے
جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کے اسلامی خیالات سننے کا لوگوں کو خود بہ خود اشتیاق ہے
ورنہ علماء اور مشائخ کے مقابل ہمارے معلومات کی کیا حقیقت ہے لیکن یہ عذر قبول
نہیں ہوا۔ اول تو تقریر کی تردید میں رسالہ نکلا۔ جس کا ذکر اوپر آچکا ہے اور اس کے
آخر میں ہم کو اعراض کا الزام بھی دیا گیا۔ چنانچہ اس رسالہ کے ختم پر لکھتے ہیں کہ "ہمارے
ایک نمائندے نے جو جلسۂ میلاد یعنی متذکرہ میں شریک تھا۔ پروفیسر الیاس برنی صاحب
سے اسی مسئلہ پر تبادلہ خیالات کی دعوت دی تھی۔ لیکن صاحب موصوف نے اپنی عدیم الفرصتی
کا عذر کیا اور فرمایا کہ علمائے کرام سے رجوع فرمایا جائے۔ یہ جواب قابل غور ہے"
اس بیان سے شاید ہماری کم ہمتی اور بے چارگی کا اعلان مقصود ہو مضائقہ نہیں ؎

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

بہرحال اس رسالے کے شائع ہونے پر خیال ہوا کہ اسی سلسلے میں علمی تحقیقات کے
طور پر قادیانی مذہب کا دوسرا رخ جو بالعموم نظروں سے مخفی رہتا ہے نمایاں کردیا جائے

ہوں تو بطور ظل کے واقع ہیں اور ان میں بعض ایسے جزئی فضائل ہیں
جو اب ہمیں کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتے۔

(ازالہ اوہام ص۳۰۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میرے لیے کافی فخر ہے کہ میں ان لوگوں (صحابہؓ) کا مداح اور خاک پا ہوں
جو جزئی فضیلت خدائے تعالیٰ نے انہیں بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور
شخص نہیں پا سکتا۔ کیا دوبارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوں
اور پھر کسی کو ایسی خدمت کا موقع ملے جو جناب شیخین علیہما السلام کو ملا۔

(اعلان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء)

غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع
تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان
سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں
کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔

(ایام صلح ص۸۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

لیکن دوسرے دور میں حالت بالکل برعکس ہے۔ اول تو علانیہ نبی بن جاتے ہیں پھر بڑھتے بڑھتے تقریباً تمام انبیاء و مرسلین سے صراحتاً یا کنایۃً بڑھ جاتے ہیں بڑے سے بڑے دعوے زبان پر لاتے ہیں۔ اچھے اچھوں کو نظروں سے گراتے ہیں اور اپنے واسطے انتہائی عقیدت کے طالب نظر آتے ہیں۔ دونوں حالتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ قادیانی صاحبان اپنی تبلیغ میں تمام تر دور اول کی خوش عقیدگیاں پیش کرتے ہیں۔ اور ان میں کافی تراوٹ ہے۔ ناواقف اور ردادار مسلمان ان کی خوش عقیدگیوں سے خوش ہو کر خود ان کی عقیدت میں پھنس جاتے ہیں اور جب اچھی طرح متاثر ہو کر قابو میں آجاتے ہیں تو وہ ان کو دور دوم کے اعتقادات پر لاتے ہیں جو چاہتے ہیں منواتے ہیں۔ ایمان کی خوب گت بناتے ہیں۔ قادیانی تبلیغ کا یہ بڑا گر ہے۔ اچھے اچھے بے خبر ہیں تحقیق کیجیے تو پتہ چلتا ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہیں دکھانے کے اور

زیادتی کرتا ہوں نہ ان میں کوئی کمی اور اسی اعتقاد پر میں زندہ رہوں گا
اور اسی پر میرا خاتمہ اور انجام ہوگا اور جو شخص ذرہ بھر بھی شریعت محمدیہ
میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدے کا انکار کرے اس پر خدا اور
فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو (ترجمہ)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مکتوب عربی بنام مشائخ
ہند درج انجام آتھم ص۱۴۳ مصنفہ مرزا [illegible])

میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ
سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔ ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور
حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب
اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے
شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔
..... اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔

(اعلان مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص۲
مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی [illegible])

ہم اس بات کے لئے بھی خدائے تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو سچا اور مقدس اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان
لاویں ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ
کے برخلاف ہو۔

(ایام الصلح ٹائیٹل ص۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی [illegible])

ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو صحابہ راستباز اور کامل لوگ شرف
صحبت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک
کر چکے ہیں ان کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل

عقائد احمدیہ کے نام سے حیدرآباد میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ خوب سبز باغ دکھایا ہے
لیکن دور دوم کے اعتقادات جو قادیانی مذہب کی جان ہیں، وہ سرے سے اس میں قادیانیوں
کا دین و ایمان ہیں وہ غیروں اور ارادت مندوں کے سامنے بھولے سے بھی بیان
میں نہیں آتے۔ وہ در اصل پکے قادیانیوں کا حصہ ہیں۔ کچوں کے واسطے راز سربستہ ہیں
اگر کوئی بطور خود کتابوں کا مطالعہ کرے تو قادیانی لٹریچر میں یک جز اکمال بہ اس درجہ تکرار
تضاد، ایہام اور التباس ہے۔ کہ اکثر مباحث بھول بھلیاں نظر آتے ہیں۔ عقل حیران اور
طبیعت پریشان ہو جاتی ہے جب تک صبر و استقلال کے ساتھ غور و خوض نہ کیا جائے
اصل بات ہاتھ نہیں آتی۔ اسی ضرورت کے مدنظر قادیانی مذہب جناب مرزا غلام احمد
قادیانی صاحب اور ان کی امت کے مشہور و مستند اکابر کی کتابوں میں صاف صاف
اقتباسات تلاش کر کے وہ مخصوص اعتقادات جو لوگوں سے تقریباً مخفی ہیں موزوں
عنوانات و ترتیب کے تحت اس کتاب میں پیش کرتے ہیں۔ ناظرین خود انصاف
فرمائیں کہ یہ مذہب قرآن و اسلام سے کس حد تک تعلق رکھتا ہے اور اس کی
حقیقت کیا ہے۔

قادیانی مذہب کے مخصوص عقائد ثلاثہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان
نہایت اختصار اور وضاحت سے اپنی کتاب آئینہ صداقت میں حسب ذیل بیان فرماتے
ہیں۔ عاقل را اشارہ کافی ست:-

> "یہ تبدیلی عقیدہ مولوی محمد علی صاحب تین امور کے متعلق بیان
> کرتے ہیں اول یہ کہ میں نے مسیح موعود کے متعلق یہ خیال پھیلایا ہے کہ آپ
> فی الواقع نبی ہیں۔ دوم یہ کہ آپ ہی آیۃ اسمہ احمد کی پیشگوئی مذکورہ قرآن مجید
> کے مصداق ہیں۔ سوم یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں
> شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور
> دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں لیکن اس بات کو
> تسلیم نہیں کرتا کہ ۱۹۱۴ء یا اس سے تین چار سال پہلے سے میں نے یہ عقائد اختیار کئے ہیں"
> (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵)

مرزا صاحب کے مذہب کے دو نوں دور خود ان کے صاحبزادے میاں محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ قادیان اپنی کتاب القول الفصل میں یوں واضح فرماتے ہیں۔

پس یہ ذکر دفعہ بار ہوا ہے صاف ثابت ہے کہ تریاق القلوب کی اشاعت تک جو کہ اگست ۱۸۹۹ء سے شروع ہو کر اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ختم ہوئی آپ کا عقیدہ یہی تھا کہ آپ کو حضرت مسیح پر جزوی فضیلت ہے اور آپ کو جو نبی کہا جاتا ہے تو یہ ایک قسم کی جزوی نبوت ہے اور ناقص نبوت ہے۔ لیکن بعد میں جیسا کہ نقل کردہ عبارت کے فقرہ دوم سے ثابت ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ آپ ہر ایک شان میں مسیح سے افضل ہیں۔ اور کسی جزوی نبوت کے پانے والے نہیں بلکہ نبی ہیں۔ ہاں ایسے نبی جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نبوت ملی۔ پس ۱۹۰۲ء سے پہلے کی کسی تحریر سے حجت پکڑنا بالکل جائز نہیں ہو سکتا۔

(القول الفصل صفحہ ۲۴)

بعد کو اس زمانی تقسیم میں کسی قدر ترمیم کی گئی۔ چنانچہ میاں محمود احمد صاحب اپنی کتاب حقیقۃ النبوت میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۰۲ء میں آپ نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے اور ۱۹۰۱ء ایک درمیانی عرصہ ہے جو دونوں خیالات کے درمیان برزخ کے طور پر حد فاصل ہے پس . . . . ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے۔ اب منسوخ ہیں۔ اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۲۱)

مرزا صاحب کی خوش عقیدگیوں کے مضامین کو مسلمانوں کو بہکانے اور پھسلانے کے واسطے قادیانی صاحبان بڑے شد و مد سے شائع کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی قسم کا ایک رسالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تمہید دوم

کن حالات کے تحت یہ کتاب "قادیانی مذہب" تالیف ہوئی اس کی مختصر کیفیت تمہید اول میں درج ہے شائع ہوتے ہی پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ چلا۔ دور دور تک پھیل گیا خاص کر اہل اردو تعلیم یافتہ طبقوں میں اس کی بہت مانگ ہوئی گویا کہ مدت سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اچھے اچھے مبصرین نے اس تالیف کی جامعیت اور وضاحت کا اعتراف کیا۔ پریس ریویو میں بھی بالعموم اس خصوصیت کا اعتراف ہوا مثلاً۔

> جناب برنی کا یہ رسالہ "قادیانی مذہب" مولویانہ لعن طعن سے قطعاً پاک ہے۔ قادیانی اور اہل سنت مباحثات کے متعلق ایسی متین کتاب غالباً نہیں دیکھی گئی ہیں کہ مخالف و موافق سب ٹھنڈے دل سے پڑھ کر سکون قلب کے ساتھ رائے قائم کر سکتے ہیں۔
>
> جناب مؤلف نے اس رسالہ میں اپنی طرف سے بہت کم لکھا ہے زیادہ تر مرزا صاحب اور ان کے مستند متبعین کی تحریریں ایک خاص ترتیب سے جمع کر دی ہیں اور ان پر جو کچھ اضافہ کیا ہے مختصر ہے اور تہذیب و متانت کے ساتھ ہے۔

قادیانی صاحبان تبلیغ اسلام کا بڑا دعویٰ کرتے ہیں اور اس کا مسلمانوں پر بڑا احسان دھرتے ہیں۔ لیکن انصاف سے دیکھئے تو بے سروپا عقائد مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں۔ اسلام سے ان کو ہٹا رہے ہیں۔ دین و ایمان گزار رہے ہیں من مانے حاشیے چڑھا رہے ہیں۔ بچوں کا کھیل بنا رہے ہیں۔ تخریب دین کو تبلیغ دین بنا رہے ہیں۔ امت محمدی میں فساد بڑھا رہے ہیں۔ قادیانی مذہب کے مخصوص معتقدات کی مزید تفصیل آیندہ صفحات میں ملاحظہ کیجئے تو بے ساختہ دل و زبان سے یہ دعا جاری ہو گی۔ نعوذ باللہ من الفتن ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ۝

ملتمس

خادم محمد الیاس برنی

بیت السلام حیدرآباد دکن
رجب شریف ۱۳۵۲ھ

یہ مؤلف صاحب کے حسن نیت کی دلیل ہے کہ انہوں نے اس
رسالے کو بلا قیمت شایع کیا، اور کسی مالی منفعت کا ذریعہ نہ بنایا۔

(رسالہ بلاغ امرتسر بابت اپریل [illegible])

کتاب کی اشاعت کے ایک ماہ بعد قادیانی صاحبان کی طرف سے بھی جواب میں ایک رسالہ شایع ہوا "الیاس برنی کا علمی محاسبہ"۔ رسالہ کیا ہے قادیانی ذہنیت کی پوری تصویر ہے۔ الزام و اتہام کی ناکام تدبیر ہے۔ قادیانی صاحبان کا سیاسی کشف بھی عجیب و غریب ہے۔ اگر واقعی ان کے دل ایسے وسوسوں کے عادی ہیں تو حیرت ہے اور اگر یہ ان کی طرف سے دیدہ و دانستہ افترا و بہتان ہے تو افسوس۔ ملاحظہ ہو۔

آپ کی دیانت نے کس طرح اجازت دی کہ حکومت برطانیہ کی پالیسی وفاداری کا کھلا مذاق اڑا کر تمہید رسالہ میں [illegible] ... جیسے دہلی کے مرزائی کفایت اللہ کے نقش قدم پر چلیں ... دیوبندی، ندوی، خلافتی، احراری اور کانگریسی تباہ کن تحریکات میں جو ہندوستانی مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں ... تعجب ہے کہ حکیم السیاست مسلمانان دکن تو تاج برطانیہ کا یار وفادار کہلانا باعث فخر سمجھیں مگر برنی صاحب اپنے رسالہ کے صفحات [illegible] پر اس قسم کا [illegible] سے وفاداری کی تعلیم کے بخیے ادھیڑ کر لوگوں میں حقارت و بغاوت کے جذبات کی آگ مشتعل کریں۔

(الیاس برنی کا علمی محاسبہ قادیانی رسالہ)

یہ رسالہ بہ نظر احتیاط حیدرآباد چھوڑ کر بنگلور سے شایع کیا گیا تھا مگر حیدرآباد میں بکثرت تقسیم ہوا۔ اس کا جواب بھی "قادیانی جماعت" کے عنوان سے ہفتہ عشرہ کے اندر شایع ہو گیا اور بطور ضمیمہ اس کتاب کے آخر میں شریک ہے۔ کتاب کے ساتھ ان دو رسالوں نے بھی خوب کام دیا۔ خیالات و اعتقادات کے سوا معاملات بھی بخوبی بے نقاب ہو گئے۔ بڑے بڑے نیک خیال چونک پڑے۔ عام طبقوں میں بیداری پیدا ہو گئی مزید براں ملک کے معتبر اور معتمد اخبارات و رسائل نے بھی ہل چل ڈالدی۔ چنانچہ

اوپر جو کچھ بیان ہوا اس کا منشا یہ ہے کہ کتاب کی اشاعت کے بعد سے ابتک اندرون سال جو حالات رونما ہوئے۔ ان کی مختصر کیفیت پیش نظر ہو جائے اور آئندہ تاریخ کے سلسلے میں کام آئے۔ ان شاء اللہ!

پہلا ایڈیشن بہت روک کر تقسیم کیا۔ پھر بھی ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ملک کے گوشے گوشے پھیل گیا۔ بلکہ ہندوستان کے باہر تک چلا گیا پھر بھی ہر طرف سے برابر مزید کی مانگ آتی رہیں۔ لامحالہ دوسرے ایڈیشن کا جلد اہتمام کرنا پڑا۔ یوں بھی پہلا ایڈیشن بہ وجہ مجبوری عجلت میں شایع ہوا تھا۔ اسی لئے نسبتاً سرسری اور نامکمل تھا۔ چنانچہ خود قادیانی صاحبان کو بھی اس کے متعلق قلت تحقیق کی شکایت تھی۔ اب دوسرے ایڈیشن میں کتاب کچھ سے کچھ ہو گئی۔ نہ صرف یہ کہ کتابت کی غلطیاں اور طباعت کی خامیاں رفع ہو گئیں بلکہ مضامین میں بھی بہت کافی اضافہ ہوا۔ نئے نئے عنوانات قائم ہوئے جدید فصلیں شامل ہوئیں چنانچہ پہلے صرف پانچ فصلیں تھیں اب گیارہ ہیں۔ اور عنوانات پچاس سے بھی کم تھے۔ اب ڈھائی سو کے قریب ہیں ترتیب بھی بہت مسلسل اور مکمل ہو گئی حوالجات بھی پوری واضح ہو گئے۔

اول تو اکثر و بیشتر مضامین خود جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی کتابوں سے منقول ہیں۔ دوم ان کے صاحبزادگان میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان و میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کی کتابوں سے منقول ہیں۔ سوم مرزا صاحب کے مریدان خاص مثلاً مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور وغیرہ کی کتابوں سے منقول ہیں غرض کہ تمام تر اقتباسات کا ماخذ قادیانی جماعت کے بانی اور اکابر کی کتابیں ہیں ان کے سوا جو اقتباسات دیگر تصانیف سے لئے گئے وہ بھی التزامی طور سے انہیں سے وابستہ ہیں معدودے چند اقتباسات غیر قادیانی کتابوں سے لیے ہیں مگر وہ بھی تمام تر علمی ہیں۔ مذہبی نہیں ہیں۔ تشریحات و توضیح بھی صرف بات سمجھانے کی غرض سے بغایت اختصار شریک کی گئی۔ مقصود یہ کہ خود قادیانی صاحبان ہی کی زبان سے ان کا دین و ایمان بیان ہو۔

مجالس میں جاتے ہیں۔ ان کے لئے جلسے جمع کرنے میں صحابیت کے
لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب نے یہی طریق اختیار کر رکھا ہے۔

پھر خود ہمارے اندر منافقوں کا ایک جال ہے جو خفیہ خفیہ
عرصے کے بعد ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ کبھی تحریروں میں شائع کرتے
ہیں کبھی جھوٹی باتیں بنا کر دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں
قرآن کریم میں انہیں کے متعلق آیا ہے۔ والمرجفون فی المدینۃ
کوئی اچھا کام نہیں جس پر وہ اعتراض نہ کریں، کوئی نیک آدمی نہیں
جس پر الزام نہ لگاتے ہوں یہ اندرونی دشمن بیرونی دشمنوں سے زیادہ
خطرناک ہیں کیونکہ ان کی باتیں سننے والا کہتا ہے یہ بھی آخر ہمارے ہی
مخلص ہیں اور اس وجہ سے ان کے دھوکہ میں آ جاتا ہے۔ ان کی ایسی حرکات
سے اپنوں کے اندر بے چینی پیدا ہوتی ہے اور دشمن دلیر ہوتے ہیں۔

ان سب چیزوں کو دیکھ کر میں تو ایسا محسوس کرتا ہوں کہ گویا ایک چھوٹی
سی جماعت کو چاروں طرف سے ایک زور کا گھیرا چلا آ رہا ہے اور
قریب ہے کہ اس کے نکلنے کے لئے ایک انچ بھی جگہ باقی نہ رہے۔ ایک
زلزلہ ہے جو اگرچہ ظاہر تو نہیں ہوا مگر زمین کے نیچے خوفناک آگ شعلہ زن ہے
یہ صحیح ہے کہ الٰہی سلسلوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی سنت کو مد نظر رکھتے
ہوئے یہ سب ہمارے لئے کچھ نہیں لیکن اگر یہ ننھی جماعت کو گزند بھی
کر دیں تو وہ امانت جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے سپرد ہے اس کے
ضائع ہو جانے کا احتمال مزید ہے اور جس طرح دودھ زمین پر گر جانے
کے بعد اٹھایا نہیں جا سکتا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی امانت اور اس کا نور
ایک دفعہ ضائع ہو جانے کے بعد دوبارہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ جس
کے لئے نئی جماعتیں ہی قائم ہوا کرتی ہیں اور نئے نبی مبعوث ہوتے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ
مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۰ نمبر ۱۱۰ مورخہ [illegible])

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تمہید سوم

یہ کتاب قادیانی مذہب سب سے اول رجب المرجب ۱۳۵۲ھ میں تالیف ہوئی اور کن حالات میں تالیف ہوئی۔ اس کی کیفیت تمہید اول میں موجود ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ایک سال کے اندر ہی ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ میں شائع ہو گیا۔ اس ایڈیشن میں مضامین کا کس قدر اضافہ ہوا۔ تمہید دوم میں مختصر تشریح درج ہے۔ اس کی کیا خصوصیات تسلیم کی گئیں۔ ذیل میں چند تبصرے ملاحظہ ہوں:۔

مولانا الیاس برنی ایم۔ اے۔ ال۔ ایل۔ بی (علیگ) حیدرآباد دکن نے کچھ عرصہ ہوا قادیانی مذہب کے نام سے ایک مختصر رسالہ شائع کیا تھا اس رسالہ کو مزید مضامین کے اضافہ کے ساتھ زیر بحث موضوع پر ایک مبسوط تالیف کی صورت میں شائع کیا ہے۔

مولانا الیاس برنی نے قادیانی مذہب کی تردید کے لیے بالکل اچھوتا مدلل اور اثرانگیز طریق اختیار کیا ہے۔ انہوں نے قادیانی مذہب کی بہت سی کتابوں کی ورق گردانی کرکے ان میں سے ضروری اور اہم تحریریں انتخاب کر لی ہیں۔ اور ان کو نہایت عمدہ اور لطیف سلیقہ اور پیرایہ کے ساتھ اس طرح مرتب کر دیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی تحریک کے زیر و بم۔ مد و جزر اور حقیقت پر خود بخود بڑی روشنی پڑجاتی ہے۔ خود مولف نے اپنی طرف سے بہت کم بات ڈالی ہے بلکہ قادیانی مذہب کے چہرہ کو قادیانی مصنفین تحریرات کے آئینہ میں دکھا دیا ہے۔ اور کوئی تعجب نہیں کہ یہ جدید تالیف ۔۔ نے قادیانی حلقوں پر سراسیمگی کی کیفیت طاری کر دی ہے

رہا قادیانی لٹریچر سو دیکھئے تو طول کلام، التباس و ابہام، لفظی ہیر پھیر اختلافات کے ڈھیر۔ کہیں اقرار کہیں انکار کہیں دعویٰ کہیں عذر۔ مباحث کا ہجوم اور پراگندہ تکرار۔ کن سازی کی بھرمار۔ تاویلات کے انبار۔ اصل تعبیر یا نہ سمجھنے پر موقوف، لوگ ہیں اس چکر میں کیوں پڑنے لگے۔ تبلیغی لٹریچر کی رنگینی پسند آئی تو عقیدت مند بن بیٹھے کچھ عقائد میں پائے تو معترض اور مخالف ہو گئے مگر اصل کیفیت سے بہت کم واقف چنانچہ اسی ضرورت کے مدنظر اصل کتابوں سے کافی مواد فراہم کرکے مختصر پیرایہ میں یکجا ترتیب دے دی۔ تاکہ ہر کوئی خود ہی تصفیہ کرسکے کہ اس مذہب کی کیا اصلیت ہے کیا نوعیت ہے۔ اس کا کیا رجحان ہے۔ کیا امکان ہے اسلامی جماعت میں کیا حیثیت ہے کیا ذہنیت ہے۔ کیا خیالات ہیں کیا جذبات ہیں۔ الحاصل دور حاضرہ کی مذہبی قومی اور ملکی تحریکات میں اس کی کیا حیثیت ہے۔ وما علینا الا البلاغ

ملتمس

خادم محمد الیاس برنی

بیت السلام حیدرآباد دکن
ربیع الاول شریف ۱۳۵۳ھ

احمدیہ عمارت کے افتتاح کی تقریب میں ایک جرمن وزیر نے شرکت کی
تو حکومت نے اس سے جواب طلب کیا کہ کیوں تم ایسی جماعت کی کسی
تقریب میں شامل ہوئے جو انگریزوں کی ایجنٹ ہے لیکن دوسری
طرف حکومت ہم سے یہ سلوک کرتی ہے کہ کہتی ہے تم (مرزا محمود احمد)
سول نافرمانی کرنے والے ہیں وہ جب یہ واقعات کسی عقلمند کے سامنے
پیش ہوں گے تو وہ تسلیم کرے گا کہ حکومت کا رویہ صحیح نہیں۔
ہم کو فخر تھا کہ ہم نے پوری کوشش کرکے ملک میں امن قائم رکھا
ہے اور ملک میں ایسی داغ بیل ڈال دی ہے کہ فساد مٹ جائے مگر
حکومت نے ہماری اس خدمت کو گرا دیا ہے اور ہمارے نازک احساسات
مجروح کئے گئے ہیں جذبات دل زخمی کر دئے گئے ہیں۔ ہم نے کسی کا کچھ
نہیں بگاڑا، کسی سے کچھ نہیں لیا تھا۔ مگر حکومت اور رعایا خواہ مخواہ
ہماری مخالف ہے اور مسیح ناصری کا قول بالکل ہمارے حسب حال ہے کہ
لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور پرندوں کے گھونسلے۔ مگر ابن آدم
کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ
اخبار الفضل یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

اس سلسلے میں ایک اور امر بھی عبرت آموز ہے۔ وہ یہ کہ ہماری کتاب قادیانی مذہب
شائع ہونے کے بعد ہی قادیانی صاحبان نے بڑے شد و مد اور بڑی بلند آہنگی سے
ہم پر سیاسی الزام لگانے کی کوشش کی تھی کہ کسی طرح ہم کو زک دیں اور نقصان پہنچائیں
لیکن چاہ کن را چاہ در پیش۔ چاہتے تھے حکومت ہم سے [illegible]
کی شکایتوں کا طومار باندھ رکھتے ہیں [illegible] ۱۹۳۳ء [illegible] قادیانی
التفات شروع ہوا اور خدا کی قدرت کہ ٹھیک ڈیڑھ سال بعد ماہ شعبان ۱۳۵۳ھ
میں میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان اعلان فرماتے ہیں کہ ہم ڈیڑھ سال سے

قادیانی صاحبان کو بہت ناخوش گوار نظر آتے ہیں چنانچہ قادیانی مذہب کی موجودہ حالت کا جو درد انگیز نقشہ خود خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب نے بے تاب ہو کر کھینچا ہے وہ تمہید دوم میں قابل ملاحظہ ہے۔ قادیانی جماعت کی اس وقت ملک میں جو حیثیت خود قادیانی صاحبان کو نظر آتی ہے وہ ذیل میں ملاحظہ ہو:۔

میں حیران ہوں کہ آخر ان حکام اور ان احراریوں کا ہم نے کیا بگاڑا ہے میں نے محض بالطبع ہو کر اس امر پر غور کیا ہے کہ ہم نے ان کو کیا نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن کوئی بات مجھے نظر نہیں آئی ہم نے ہر ایک کی خدمت کی ہے اور خدمت کرنے کے لئے اپنی عزت کی قربانی کی۔ ماریں کھائیں۔ گالیاں کھائیں۔ احراری اب بھی کہتے ہیں کہ ہم مذہبی اختلافات کی برداشت کر سکتے ہیں (حالانکہ وہ اختلافات ناقابل برداشت ہیں) مگر ان کی حکومت سے وفاداری برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم نے گورنمنٹ کی خاطر اس قدر تکالیف اٹھائیں مگر اس سے کیا لیا ...... ہمیں نہ تو ملک کی خدمت سے کچھ ملا اور نہ حکومت کی خدمت سے۔ سوائے اس کے کہ گالیاں کھائیں ماریں کھائیں۔

ہمارے آدمی کابل میں اسی لئے مارے گئے محض اس لئے کہ وہ جہاد کرنے کے مخالف تھے۔ اٹلی کے ایک انجینیر نے جو حکومت افغانستان کا ملازم تھا اصلات لکھی ہے کہ امیر حبیب اللہ خاں نے صاحبزادہ سید عبداللطیف کو اس لئے مروا دیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دے کر مسلمانوں کے شیرازہ کو بکھیرتا تھا۔ پس ہم نے اپنی جانیں اس لئے قربان کیں کہ انگریز زندہ کی جانیں بچیں مگر آج بعض حکام سے ہمیں یہ بدلہ ملا ہے کہ ہم سے باغی اور شورش پسند والا سلوک روا رکھا ہے۔

دنیا میں انگریزوں کا ایجنٹ سمجھی ہے چنانچہ جب جرمنی میں

جن کتابوں سے اقتباسات لئے گئے ان کی مکمل فہرست آخر میں بطور ضمیمہ
شامل ہے۔ اس سے واضح ہوگا کہ یہ تالیف تمام تر قادیانی اکابر اور بالخصوص خود
مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی کتابوں پر مبنی ہے۔ مختصر یہ کہ جن جملہ ایک سو بیس
کتب و رسائل و اخبارات کے جن سے اقتباسات لئے گئے ہیں ایک سو پانچ خود
قادیانی صاحبان کی تصنیف و تالیف و تحریر ہیں۔ اور ان میں بھی نصف یعنی پچاس سے
زیادہ خود مرزا قادیانی صاحب کی کتابیں شامل ہیں اس طرح صرف پندرہ کتابیں اور
رسالے مسلمانوں کے شریک ہیں اور ان میں بھی پانچ تو ضمنی ہیں۔ ماحصل یہ کتاب
"قادیانی مذہب" کو خود قادیانی مذہب اور اکابر مذہب کی زبان سے بیان کرتی ہے اور یہی
طریق اسلم ہے۔ اس کے سوا تین رسالے "قادیانی جماعت" "قادیانی صاحب" اور "قادیانی
کتاب" جو بطور جواب کے لکھے گئے۔ اس ایڈیشن کے آخر میں بطور ضمیمہ شامل ہیں۔
وما علینا الا البلاغ۔

ملتمس
خادم محمد الیاس برنی

بیت الاسلام حیدرآباد دکن
ماہ محرم الحرام ۱۳۵۲ھ

تعلق رکھتے ہیں تو پھر ان کو احمدی قرار دینا صریح دھوکا دہی اور فریب کاری نہیں تو اور کیا ہے۔

(قادیانی جماعت کا اخبار الفضل جلد ۲۲ نمبر ۱۱۲ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء)

اسی سلسلے میں اخبار الفضل نے لاہوری جماعت کو طعن دیا ہے کہ:۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے فرزند اور ان کے رفقاء کار نے احمدیت سے ارتداد کا اعلان کر دیا ہے۔ باغیان خلافت یعنی لاہوری جماعت کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء)

حاصل کلام یہ کہ جماعت قادیان ہو یا جماعت لاہور، نئی پود قادیانی مذہب سے متزلزل اور متنفر ہے۔ ع۔ رنگ بدلا نظر آتا ہے خدا خیر کرے۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ دو سال کے اندر ہی اندر کتاب قادیانی مذہب کا تیسرا ایڈیشن ماہ محرم ۱۳۵۳ھ میں تیار ہو گیا۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ایک مختصر سا رسالہ تھا۔ پانچ فصلوں کے تحت تقریباً پچاس عنوانات درج تھے۔ چھوٹی تقطیع حجم تقریباً ستر صفحے۔

دوسرا ایڈیشن البتہ ایک مستقل کتاب بن گیا۔ گیارہ فصلیں جن کے تحت تقریباً ڈھائی سو عنوانات۔ متوسط تقطیع حجم تقریباً ۲۵۰ صفحے موجودہ تیسرے ایڈیشن میں جس قدر اضافہ ہوا وہ آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ تیرہ فصلوں کے تحت تقریباً چار سو عنوانات درج ہیں یا بالفاظ دیگر ڈیڑھ سو جدید عنوانات شریک ہوئے اور ان سب کے ساتھ بطور امتیاز علامت (ج) درج ہے اس کے سوا تقریباً چالیس سابقہ عنوانات کے تحت مزید اقتباسات درج ہوئے۔ ان کے سامنے بھی بطور امتیاز علامت (م) مرقوم ہے۔ خلاصہ یہ کہ تخمیناً ستر فی صدی مضامین تیسرے ایڈیشن میں اضافہ ہوئے۔

مولانا الیاس برنی صاحب ایم اے ناظم دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے قادیانی عقائد کی اصلی صورت اس فرقہ کی مستند کتابوں سے حوالے اخذ کرکے دکھائی ہے جس سے ہر شخص قادیانی دجل سے واقف ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے علمی طبقہ میں اور جدید تعلیم یافتہ گروہ میں اس کتاب کی دھوم مچ گئی ہے۔ اگرچہ یہ کتاب مناظرہ کی نہیں ہے لیکن مناظرے کے مقصد پر اس سے بہتر کتاب کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔

(اخبار منادی دہلی مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء)

مولوی الیاس برنی معاشیات کے ایک مستند عالم ہیں جن کی کتابیں اردو زبان میں اس فن پر شاید سب سے زیادہ ہیں لیکن وہ ایک معاشی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک متکلم اور مناظر بھی ہیں اور عجب یہ ہے کہ وہ جتنے بلند پایہ معاشی ہیں اتنے ہی ذہین متفکر متکلم اور کامیاب مناظر بھی ہیں ان کی یہ کتاب رجب ۱۳۵۲ھ میں تالیف ہوئی۔ ایک سال کے اندر ہی ربیع الاول ۱۳۵۳ھ میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا اور محرم ۱۳۵۴ھ میں تیسرا ایڈیشن تیار ہو گیا۔ پہلے یہ کتاب سو صفحے کا ایک چھوٹا سا رسالہ تھا دوسرے ایڈیشن میں ۳۵۰ صفحے ہو گئے اور اب تقریباً [illegible]۰۰ صفحات ہیں۔

پروفیسر الیاس برنی جیسے سنجیدہ اور متین مصنف کی تصنیف میں لہجے کی متانت و سنجیدگی، زبان کا اہتمام، نقل کی احتیاط اور ذاتیات سے علیحدگی کی جس قدر امید کی جا سکتی تھی وہ اس کتاب میں پورے طور پر نمایاں ہے اور قادیانی مذہب کے متعلق ہر قسم کی معلومات بلا حاشیہ آرائی جس قدر مستند مواد سے اس کتاب میں جمع ہیں وہ اور کتابوں میں دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ اس کتاب کی اشاعت سے قادیانی فرقے میں اگر ہر مرتبہ ہلچل پڑ گئی تو کوئی عجب نہیں اور یہی اس کی افادیت اور کامیابی کی سب سے روشن دلیل ہے۔

(رسالہ فاران بجنور بابت ماہ جولائی ۱۹۳۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تمہید چہارم

یہ کتاب "قادیانی مذہب" کچھ ایسی مقبول ہوئی کہ تیسرے سال کے اندر ہی اس کا چوتھا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ اور تحقیق کا سلسلہ کچھ اس طرح پھیلا کہ ہر جدید ایڈیشن سابقہ ایڈیشن سے کیفیت اور کمیت میں بہت بڑھ گیا۔ اس چوتھے ایڈیشن کی خصوصیات بیان کرنے سے قبل مزید ہے کہ تیسرے ایڈیشن کا حساب پڑتال لیں۔ اول یہ کہ ملک میں اس کے متعلق کیا رائے قائم ہوئی۔ دوم یہ کہ اس دوران میں کیا کیا آثار نمودار ہوئے۔ سابقہ ایڈیشنوں کی تمہیدات میں بھی یہ تنقیحات شریک رہی ہیں۔ اس طرح اس کتاب کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ قادیانی تحریک کے پلٹے بھی پیش نظر ہو جائیں گے۔ اور آئندہ تاریخ میں کام آئیں گے۔

بریلی۔ دیوبند۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ لاہور اور دیگر مقامات کے سربرآوردہ علماء نے بیک زبان اس کتاب کی از حد تعریف کی اور اس کو بہترین محاسبہ تسلیم کیا۔ ان سے بڑھ کر جدید تعلیم یافتہ طبقوں نے اس کی قدر کی اور مذہبی مباحث کے قطع نظر اس کو نفسیاتی تحقیق کا ایک علمی کارنامہ شمار کیا۔ اور اس سے جو اخلاقی۔ تمدنی اور سیاسی پہلو نمایاں ہوئے ان کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عدم توجہی میں کیا کیا ہوتا رہا۔ اور نگہداشت کی کس درجہ ضرورت ہے۔ چنانچہ آج علماء سے بڑھ کر قومی لیڈر اس کتاب کی اہمیت محسوس کرتے ہیں بلکہ اکابر ملت سر محمد اقبال نے تو دوسرے ہی ایڈیشن پر رائے دی تھی کہ یہ کتاب ملک میں وسیع پیمانے پر شائع ہونے کے قابل ہے۔

اخبارات و رسائل نے تیسرے ایڈیشن پر جو تبصرے لکھے ہیں ان میں سے چند بطور نمونہ ذیل میں درج کرتے ہیں: —

جناب الیاس برنی صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ کے نام نامی سے اہل نظر میں سے کون واقف نہ ہوگا۔ آپ نے دنیائے تالیف و تصنیف میں وہ کارہائے نمایاں کئے ہیں جن کا زمانہ مداح ہے آپ نے مذہبیات میں بھی بڑی تحقیق اور کاوش کی ہے اور "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" نامی کتاب تالیف کی ہے۔ جس کا نیا ایڈیشن ہمارے پیش نظر ہے قادیانی مذہب کے خلاف سینکڑوں کتابیں لکھی گئیں اور آئندہ بھی لکھی جائیں گی لیکن اس پر سب کو اس میں حظ محسوس کرو گے کہ جو پروفیسر صاحب نے نکالا ہے وہ کم خواصوں کو نصیب ہوگا شروع سے آخر تک کتاب مذکور پڑھ جایئے آپ ایک لفظ بھی ایسا نہ پائیں گے جو پروفیسر صاحب نے اپنی طرف سے ایزاد کیا ہو۔ مرزا صاحب آنجہانی کے خاندان اور پیدائش سے لے کر آج تک کے واقعات بڑی کاوش اور محنت سے لکھے ہیں مضمون مسلسل ہے کہیں ایک لفظ بلکہ حرف کا بھی سکتہ نہ ہوگا۔ لیکن حیرت اور کمال تعجب کا مقام ہے کہ یہ تمام الفاظ خود مرزا صاحب اور اس کے حواریوں کی کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ترتیب میں جو کمال پروفیسر صاحب نے کیا ہے اس کی نظیر اگر ناممکن نہیں تو فی زمانہ محال ضرور ہے۔

کتاب کیا ہے قادیانی مذہب کا انسائیکلو پیڈیا ہے جو چیز آپ کو ہزاروں کتب اور رسائل پڑھنے سے میسر نہ ہو سکے گی وہ آپ "قادیانی مذہب کے علمی محاسبہ" میں پائیں گے۔ ہم نے بھی قادیانی لٹریچر کا مطالعہ بہت کیا ہے لیکن جو حوالہ جات پروفیسر صاحب نے ترتیب دئیے ہیں ان میں سے بہت سے ایسے تھے جو ہماری نظر سے نہ گزرے تھے۔ انداز بیان نہایت ہی عالمانہ اور شریفانہ ہے طرز تحریر دل پسند اور جاذب توجہ ہے استدلال معقول اور دیانت سے مملو۔ کوئی بات بغیر حوالہ نہیں لکھی جو مضمون بیان کرنا چاہتے تھے اس کے لئے الفاظ اور فقرات مرزا صاحب آنجہانی کی

استیصال کے لئے آستین چڑھا چکی ہے تو دوسری طرف مولوی ظفر علی خاں کا
شدید تر خامہ ان کے تعاقب میں سرپٹ چھوٹا ہوا ہے اور حال میں علامہ
سر اقبال ادام اللہ فضلہ و طول اللہ عمرہ کے اس دور انگیز حقیقت
خیز مقالے نے ہمالیہ سے راس کماری تک ہل چل ڈال دی ہے جس میں انہوں
نے مسئلہ ختم نبوت کے فلسفیانہ پہلو کو قدرتی قانون پر منطبق کر کے رسول اسلام
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری کا عظیم شرف حاصل کیا ہے۔ متع اللہ
المسلمین بطول بقائہ۔

لیکن جدید جنبش کی تمام کاوشوں میں سب سے زیادہ منظم باضابطہ
متین و سنجیدہ شہ کار واقعی میں وہ عظیم و خطیر کارنامہ ہے جس کے بے قدر تک
انھوں نے مسلم یونیورسٹی کے ایک ہونہار سپوت عثمانیہ یونیورسٹی کے
جلیل القدر استاد۔ پروفیسر الیاس برنی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ناظم دارالترجمہ
عثمانیہ یونیورسٹی کو منتخب کیا۔

قادیانی بر صورت اب تک ملک میں اپنی معاشی اور مادی ضمانت کی
بنیاد پر شہرت رکھتے تھے۔ لیکن دو سال ہوئے ہیں کہ حیدرآباد میں ایک
قصہ پیدا ہوا جس سے خبر کا عظیم منصوبہ بل پڑا۔

پروفیسر مذکور نے ایک تقریر کی تھی جس کا قادیانیوں سے دور کا
بھی تعلق نہ تھا زیادہ سے زیادہ انہوں نے اسلام کے نظریۂ ختم نبوت کی
عالمانہ خیال آرائی کی تھی لیکن قادیانیوں نے برنی صاحب کو بھی بے کس
بے زبان مولویوں پر قیاس کر کے "زبیش بابا" کے ساتھ بھی بازی گری کا
ارادہ کیا جب عادت ایک رسالہ شائع ہوا جس میں برنی صاحب سے
مطالبہ کیا گیا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تذکرہ اپنی
تقریر میں کیوں کیا ....... ظاہر ہے کہ ایک مسلمان اس مطالبہ پر
جس حد تک برہم ہو سکتا ہے برنی صاحب بھی ہوئے لیکن بجائے کسی لفظی

رہیں ایک سو پانچ کتب قادیانی ان میں سے نصف خاص مرزا صاحب کی
تصانیف ہیں۔ باقی نصف دیگر قادیانی صاحبان کی ہے

(قادیانی مذہب ص۹۵۰)

(۲) برنی صاحب نے اپنی طرف سے جو کچھ کام کیا ہے وہ عنوانات
اور سرخیوں کے قائم کرنے میں کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قوت اجتہاد وقت
رسی۔ ذہانت نکتہ رسی کی جو داد ان عنوان بندیوں میں انہوں نے دی
ہے یہ ان کا مخصوص حصہ ہے۔

(۳) اس کے سوا ترتیب ایسی رکھی ہے کہ تم اس کو منطقی استدلال
نفسیاتی تحلیل، تاریخی تسلسل اور تدریجی ارتقا کی ایک سلیس اور دلچسپ
کتاب جو چاہو قرار دو۔ ناظرین کی بشاشت طبع کو باقی رکھنے کے لئے
سرخیوں میں ایسی جان ڈال دی ہے کہ پڑھنے والا ایک دفعہ شروع کرنے
کے بعد اس وقت تک کسی دوسرے شغل میں اپنے کو لگا نہیں سکتا
جب تک اس کو ختم نہ کر لے۔

پروفیسر برنی سلمہ اللہ تعالیٰ نے بڑا کام انجام دیا
ہے۔ جزاہ اللہ عنی وعن الاسلام وعن رسول الاسلام وعن
القرآن خیر الجزاء۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر علماء کی جماعت شرح صدر اور
وسعت قلب سے کام لے تو برنی صاحب کے اس کام کو ایک تجدیدی کام قرار
دے سکتی ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

(انگریزی نوٹ کی انگریزی تنقید مندرجہ اخبار
"صدق لکھنؤ مورخہ یکم اگست ۱۹۳۳ء")

• گوناگوں اسباب کی بدولت اس دوران میں جو آثار نمودار ہوئے وہ بھی
قابل توجہ ہیں ان کا ایک سادہ خاکہ خود قادیانی صاحبان کے بیانوں سے ذیل میں پیش
کرتے ہیں۔

نئے ذوق کے کارکنوں کے ساتھ انہوں نے قادیانی لٹریچر کی ورق گردانی کا کام شروع
کر دیا۔ اور بڑی تدبیروں سے انہوں نے جب اس جماعت کے پیشوا اور
اس کے مستند اہل قلم، مرزا صاحب کے متبعین و خلفاء کے بیانات جمع کرنے و بجائے
شائع شدہ مجادلہ اور ترتیب کے خاص رنگ میں انہوں نے ایک تحقیقی شاہکار
"قادیانی مذہب" کتاب کی صورت میں شائع کیا۔ برنی صاحب کے قلم سے
یہ کتاب کچھ ایسے انداز میں نکل چکی کہ اعتراف اور ملک بھر میں پھیل گئی اور
ڈیڑھ سال کے عرصے میں بے بہا اضافوں کے ساتھ اس کے دو ایڈیشن
چھاپنے نکالنے پڑے۔ بڑھتی ہوئی مانگ دیکھ کر کچھ چند مہینوں میں پروفیسر
صاحب مذکور نے اور بھی محنت سے کام لیا۔ وقت اور روپیہ کی ایک بڑی
مقدار اس کتاب کی ترتیب میں صرف کی۔ حال میں ۰۰ صفحات پر اس
کتاب کا تیسرا ایڈیشن بڑی آب و تاب کے ساتھ پریس سے نکلا ہے

واقعہ یہ ہے کہ اب تک قادیانی تحریک کے متعلق جتنی کتابیں رسالے
مضامین شائع ہوئے ہیں، ان سب سے اس کتاب کا رنگ بالکل نرالا ہے
بالخصوص چند خوبیاں خاص طور پر اس کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(۱) سب سے بڑی خصوصیت جو پروفیسر موصوف نے اپنی کتاب کی
رکھی ہے کہ مرزا صاحب یا مرزا صاحب کی تحریک کے متعلق جو کچھ بھی کہا جائے
جہاں تک ممکن ہو خود مرزا صاحب یا ان کے مستند اصحاب و خلفاء کی کتابوں سے
خود انہی کے الفاظ میں ہو۔ برنی صاحب نے جس اہتمام اور صبر کے
ساتھ اپنے ارادے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے خود ملاحظہ فرمائیے

کل ایک سو بیس کتابوں سے مواد لیا گیا۔ جن میں سے ایک سو
پانچ قادیانی ہیں اور صرف پندرہ غیر قادیانی۔ ان پندرہ میں سے بھی صرف
چار قادیانی مذہب کی تنقید میں ہیں۔ باقی پانچ فن طب سے متعلق ہیں
چند اخبارات و رسائل ہیں جن سے بعض واقعات نقل کئے گئے ہیں۔

نام بھیجا گیا کہ جماعت احمدیہ کی حالت گورنمنٹ کی نگاہ میں مشتبہ ہے اس لئے
اس کے افراد کا خیال رکھنا چاہیئے۔ یہ سرکلر تمام ضلعوں کے ڈپٹی کمشنروں کو
یا اکثر اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو بھیجا گیا۔ کیونکہ متفرق جگہوں سے اس
سرکلر کی تصدیق ہوئی ہے۔ میں نام نہیں لے سکتا لیکن ایک جگہ سے
تو اس سرکلر کے الفاظ تک ہمیں معلوم ہو گئے تھے۔ اب اگر گورنمنٹ
کے بعض افسروں کے خیالات میں تبدیلی بھی ہو گئی ہے۔ تو چونکہ حکومت
کی طرف سے سرکلر جاری ہو چکا ہے اس لئے بالعموم افسر اس سرکلر کا خیال
رکھیں گے اور ملازمتوں اور ٹھیکوں وغیرہ میں ہماری جماعت کے
افراد کے حقوق کو پامال کیا جائے گا۔ چنانچہ بعض جگہ ایسا ہو رہا ہے
کہ بعض احمدی جو اچھے قابل تھے ان کے حقوق کو افسران بالکل
نظرانداز کر دیا گیا۔ جو پہلے حالات کے لحاظ سے ناممکن تھا۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۱۱۵ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۵ء)

اسی طرح مجھے شملہ سے ایک خط آیا ہے کہ ہماری جماعت کے
ایک معزز رکن ایک ذمہ دار انگریز افسر سے ملنے گئے۔ اس افسر نے کہا آپ
کیسے آئے انہوں نے کہا آپ ہمارے دوست ہیں اس لئے ملنے آ گیا
اس افسر نے کہا کہ یہ صحیح ہے۔ میں آپ کا دوست تھا مگر معلوم نہیں آئندہ
بھی ایسا رہ سکوں گا یا نہیں . . . . اسی طرح انگلستان سے خطوط
آئے ہیں۔ ان میں ایسی رپورٹوں کا ذکر ہے جن میں بلاوجہ ہم پر
الزام تراشے گئے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۹۰ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ بات کھول دی کہ کسی انسان پر

خود مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں۔ اور ان کے بعد قادیانی صاحبان نے اپنی تحریر و تقریر میں ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ سرکار انگریزی اور قادیانی تحریک میں چولی دامن کا ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے کے ممد و معاون ہیں۔ چنانچہ سیاسیات کی فصل ان مضامین سے لبریز ہے لیکن نہ معلوم کیا صورتیں پیش آئیں کہ قادیانی صاحبان نے بے اعتنائی سے یہ کہ نظام تک سرکار انگریزی کے خلاف شکایات شائع کرنی شروع کر دیں۔ اس کا بھی کافی مواد سیاسیات کی فصل میں شریک ہے۔ قادیانی جذبات کے چند نمونے ذیل میں ملاحظہ ہوں:۔

پہلے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ گورنمنٹ احمدیوں کے ساتھ ہے اس خیال کی وجہ سے کئی لوگ ہم پر ظلم کرنے سے رکے ہوئے تھے۔ اور یہ صورت حالات اتنی واضح تھی کہ حکومت پنجاب کے ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے افسر نے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب سے جب کہ وہ ابھی حکومت ہند میں نہیں گئے تھے کہا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ حکومت آپ کی حمایت یا کسی قسم کی رعایت کرنے کو تیار نہیں تو آپ کو اس سے کتنا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

(میاں محمود صاحب خلیفۂ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۱۳ جلد ۲۳ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء)

دوسری بات جو پہلے تھی وہ حکام وقت کا رعب و دبدبہ ہے پہلے ہمارے دشمنوں کو کبھی کبھی سرکاری افسران کی طرف سے چشم نمائی بھی ہو جاتی تھی اور اس طرح وہ اپنی شرارتوں میں حد سے گزرنے سے رکتے تھے مفسدہ پردازی کا سلسلہ کسی مقام میں زیادہ دور جانے تک قائم رہ سکتا تھا لیکن اب مخالفت کی نظر سے گورنمنٹ بھی دب گئی ہے۔

(خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۹۶ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۵ء)

گورنمنٹ نے ایک خفیہ سرکلر جاری کیا کہ جو قریباً تمام ضلعوں کے ڈپٹی کمشنروں کے

تمہید چہارم

اور مسلمانوں میں بالخصوص بے چینی پیدا ہوئی کہ اس کو نظر انداز کرنا خالی از خطر نہیں
ہے اور انسداد کی ضرورت ہے چنانچہ خود میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان نے
اس بیداری کا اچھا نقشہ کھینچا ہے ملاحظہ ہو:-

اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے ماتحت اور جماعت احمدیہ کے مخلصین
کے اخلاص کو اور بھی زیادہ ظاہر کرنے کے ارادے سے نئے نئے لوگوں کو
ہمارے مخالفوں کی صف میں لا کر کھڑا کر رہا ہے۔ پہلے احراری اٹھے اور
انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ ایک منظم صورت میں جماعت احمدیہ کو کچلنا
چاہتے ہیں۔ پھر امراء ان کی جماعت میں شامل ہو گئے اور انہوں نے [illegible]
اور ذاتی فوائد کے حصول کے لئے اور بعض افراد سے ذاتی بغض و عناد
نکالنے کے لئے انہوں نے احمدیت کی مخالفت شروع کر دی۔ پھر پیرزادے
گدی نشینوں اور خانقاہ نشینوں کی ایک جماعت ان کے ساتھ شامل
ہو گئی۔ انہوں نے اس جنگ کو مذہبی رنگ دے کر [illegible]
ملک کے ایسے گوشوں اور کونوں میں پہنچانا شروع کر دیا جہاں تک
اس کا پہنچنا پہلے محال نظر آتا تھا۔ اس جوش و خروش کو دیکھ کر وہ منافقین
کی جماعت جو ہمیشہ سے انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ اسی طرح لگی رہتی
ہے جیسے کھیتوں میں چوہے اس نے بھی باہر کا رخ کیا اور خیال کیا کہ
ادھر آج خوب موقع ہے۔ آؤ ہم بھی انہیں بتائیں کہ ہم کچھ بیداری
کر سکتے ہیں۔ پس وہ منافق بھی چوہوں کی طرح ادھر ادھر بل کھودنے
لگ گئے اور سر نکال کر اپنے وجود کا ثبوت دینے لگے۔

جمعیۃ العلماء اس وقت تک خاموش تھی۔ کیونکہ اس کے لیڈروں کو
احراریوں کے سرکردہ لوگوں سے بغض و عناد ہے۔ مگر جب اس نے دیکھا
کہ یہ مسئلہ خاص طور پر اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے اور مسلمانوں کی
ایک خاصی تعداد کی توجہ اس طرف ہے تو اس نے خیال کیا ایسا نہ ہو

ہو رہی ہیں۔ شاعر اور ادیب مصنف بھی ان کے ساتھ ہیں سیاست دان بھی ان کے ساتھ ہیں اور حکومت بھی اپنا زور ان کی تائید میں خرچ کر رہی ہے گویا دنیا اپنی تمام طاقتیں احمدیت کے کچلنے پر صرف کرنے کے لئے آمادہ ہو رہی ہے ..........

ہمارے خیر خواہ مسلمانوں میں سے بعض اور دوسری قوموں میں سے کئی دفعہ کہلا چکے ہیں کہ ان شدید مخالفت کے ایام میں ہیں خاموش رہوں مگر مجھے مداہنت کی ضرورت نہیں۔ میں تمام مخالفوں اور ان کے ہم نواؤں کو حضرت نوح علیہ السلام کے الفاظ میں ہی کہتا ہوں۔ تم سارے مل جاؤ اور اپنی تمام تدابیر احمدیت کو کچلنے کے لئے اختیار کرو۔ قادیان کے ان منافقوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لو جو مجھ کو کھلا کھلا گالیاں دیتے ہیں اور ان منافقوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لو جو نمازیں پڑھتے۔ روزے رکھتے اور جماعت کے دیگر کاموں میں حصہ لیتے ہیں مگر اپنی پرائیویٹ مجلسوں میں قادیانی سلسلے کے نظام پر ہنسی اڑاتے اور اس کی تحقیر و تذلیل کرتے ہیں۔ تم سارے مل جاؤ اور دن اور رات منصوبے کرو اور اپنے منصوبوں کو کمال تک پہنچاؤ اور اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے احمدیت کو مٹانے کے لئے تل جاؤ۔ یاد رکھو تم سب کے سب ذلیل و رسوا ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۳۵ء)

خود قادیانی جماعت نے خود رؤسا قادیانی استبداد سے بیزار ہو چلے تو خلیفہ صاحب نے منافقوں کے نام سے ان پر بھی خوب لے دے کی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ یہاں کے بعض منافق بھی تیس مار خاں بننے لگے ہیں۔ کچھ تو علی الاعلان ایسی باتیں کرتے ہیں اور کچھ یہ

جماعت احمدیہ کو کچلنے کا سہرا احراریوں کے سر ہے پس اس نے بھی
اعلان کر دیا کہ مسلمانانِ عالم کے سامنے اس وقت سب سے بڑا فتنہ
جماعت احمدیہ کا ہے اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کا استیصال کریں
جب اس قدر شور سے اخبار نے جماعت احمدیہ کو ختم ہوتے دیکھا
تو ان میں سے آریہ سماج کے اخبار بھلا کہاں خاموش رہ سکتے تھے
وہ بھی اٹھے اور ہماری جماعت کی مخالفت میں لگ گئے قادیان کے
آریہ اور سکھ بھی ان میں شامل ہو گئے

. . . . . .

ہندوستان کے سیاسی لیڈر۔ جو خاموش تھے ملک
کہنا چاہیئے کہ ان کا حصہ جو یہ کہہ رہا تھا۔ سب ہندو مسلمان اور سکھ
کے تفرقہ سے بچنا چاہیئے اسی وقت اس عقیدہ پر خاموش تھے یا کم از کم
ظاہر میں خاموش تھے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ یہ جو وقت مخالفت کا
ہونے میں نہیں آتا اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے تو انہوں نے سمجھا ہم پیچھے
کیوں رہیں اس خیال کا آنا تھا کہ سر مرزا ظفر علی صاحب نے ایک بیان
شائع کر دیا۔ پھر ڈاکٹر سر اقبال کو خیال آ گیا کہ ہم کیوں پیچھے رہیں
اور اب آخر میں علامہ عبداللہ یوسف علی صاحب جو ہمیشہ ان باتوں
سے الگ رہتے تھے بول پڑے اور کہا کہ اسلامیہ کالج کا پرنسپل ایسی
باتوں میں کیوں دخل دے اور کس لئے جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی
رائے کا اظہار کرے۔ پھر اس موقع سے عیسائیوں نے بھی فائدہ اٹھایا
اور وہ بھی ہمارے مخالفین کی صف میں شامل ہو گئے۔ غرض ہر قوم نے
آج چاہا کہ ہمیں کچل دے ایک طرف دنیا کی تمام طاقتیں جمع ہیں احراری
بھی ہیں۔ پیرزادے بھی ہیں جمعیۃ العلماء بھی ہے۔ اہل حدیث بھی ہیں
دیوبندی بھی ہیں قادیان کے منافق بھی ہیں اور قادیان کے بعض آریہ
اور سکھ بھی ہیں۔ پھر آریہ اخبارات بھی ہیں۔ پادری بھی ان کے

کوئی کمزوری آنے دیں۔ جس دن تم احمدیت کے خلاف تلوار اٹھاؤ گے
اس دن بس دو ہی صورتیں ہمیں مطمئن کر سکیں گی۔ یا تو یہ کہ تم ایمان لاؤ
اور یا پھر یہ کہ پیٹھ دکھا کر بھاگ جاؤ۔

منافقوں کو اچھی طرح سن لینا چاہئے کہ ان کے بارے میں
ہم کوئی نرمی یا کمزوری اختیار نہیں کریں گے ان کا ہم سنگ دل انسان
کی طرح مقابلہ کریں گے اور ان کی تباہی ہمارے لئے عید کا دن ہوگا۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان
جلد ۲۲ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

لیکن سب سے زیادہ قادیانی صاحبان جمعیۃ احرار سے ناراض ہیں چنانچہ میاں
صاحب نے ان کو بھی چیلنج دیا۔ چیلنج کرنے کے اسباب تو جلد ظاہر ہو گئے لیکن [illegible] ان
کا مقصد حاصل نہ ہو سکا چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"[illegible] یہ کہہ دینا چاہئے کہ [illegible] طاقت رکھتے
ہیں منافق نہیں ہیں بلکہ تمہاری ایک ایک قربانی کے مقابلہ میں ہم دس
دس پیش کر کے بھی خوش نہیں ہوں گے۔ ہم اس وقت تک آرام کا
سانس نہیں لیں گے جب تک تم لوگ یا توبہ نہ کر لو اور یا پھر تم سے [illegible]
ہم دنیا سے فنا نہ کر دیں اور تمہاری پارٹی کو توڑ نہ دیں۔ ہمارے [illegible]
اب دو ہی صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ تم مومن بن جاؤ [illegible]
تم پراگندہ ہو جاؤ۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان
مورخہ ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

"ابھی چند ہفتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ [illegible]
زمین احرار کے پاؤں تلے سے نکلی جا رہی ہے [illegible] میں ان کی شکست
قریب آتے دیکھ رہا ہوں اب دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ [illegible]

طاقت تو نہیں رکھتے۔ ہم نے علیحدہ علیحدہ آپس میں باتیں کرتے
ہیں کہ ہم سے کسی کو جماعت سے نکالیں تو کسی ہم ایک جماعت ہیں۔
..... منافق دو قسم کے ہیں ایک تو وہ لوگ ہیں جو روپیہ یا عزت
کی خاطر افسروں کو جاکر غلط باتیں بتاتے ہیں دوسرے وہ ہیں جو مجرموں
سے ملتے ہیں۔ یہ بے غیرت اور بے شرم کہلانے کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ
ان لوگوں سے ملتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتے
ہیں ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دینا کوئی
بات ہی نہیں اور میری مخالفت کے لئے وہ سب کچھ برداشت کرنے کو
تیار ہیں ........ مجھے ایسے لوگوں کے نام بھی معلوم ہیں لیکن
جیسا کہ میرا اصول ہے میں چاہتا ہوں کہ ان کو اصلاح کا موقع دیا
جائے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب تک شہادت نہ ملے مجرم پر
میں شرعی سزا نہیں دیا کرتا۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان
جلد ۲۲ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۹ جولائی ۱۹۳۵ء)

بالآخر خلیفہ صاحب قادیان نے حکومت کو، مسلمانوں کو۔ اور خود اپنے نام نہاد
منافقوں کو کھلا چیلنج دے دیا جو اعلان جنگ سے کم نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو:-

حکومت سے کہہ دو کہ ہم خیر خواہ اور امن پسند ضرور ہیں۔ مگر
یہ کبھی گوارا نہیں کر سکتے کہ سلسلہ کی عزت کو کم کیا جائے۔ اور اب سے لیکن
کھول کر حکومت کو یہ بتا دو کہ ہم سے یہ امید نہ رکھی جائے کہ ہم سلسلہ کی
بے عزتی حکام کے ہاتھوں ہوتی دیکھیں اور پھر بھی ہم ان کے آگے
ہمیشہ سر جھکائے رکھیں۔ ہم سے یہ کبھی نہ ہو سکے گا۔

مسلمانوں سے کہہ دو کہ تمہارے لئے ہم ہمیشہ قربانی کرتے آئے
ہیں۔ اور کرتے رہیں گے لیکن یہ کبھی نہ ہوگا کہ عزت میں اس وجہ سے

نمبر میں بھی کافی صراحت موجود ہے ملاحظہ ہو:—

یہ بھی خطرہ کچھ کم نہیں ہوا صرف اس نے اپنی شکل بدل لی
ہے اور خطرہ پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ میں اس کی تفصیلات میں نہیں پڑ سکتا
مگر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خطرہ پہلے سے زیادہ ہو گیا ہے۔ حکومت کی طرف
سے بھی اور احرار کی طرف سے بھی جب انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ قوم (قادیانی)
بیوقوف نہیں کہ یوں ہی میدان سے ہٹ جائے ان کے حملے نے اب
خطرناک شکل اختیار کر لی ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان، خطبہ جمعہ، مندرجہ اخبار الفضل قادیان
نمبر ۳۰ جلد ۲۳ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء)

لامحالہ خود قادیانی جماعت بھی عام طور پر ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی اور
ڈھیلی پڑ گئی تو خلیفہ صاحب نے ان کی بھی خوب خبر لی اور اپنے ڈکٹیٹر بننے کا اعلان کر دیا۔ ملاحظہ ہو:

گزشتہ سال میں نے خطبات کہے جن میں کہا تھا کہ اب کئی سال تک
جماعت کو چندے کی ضرورت پیش نہ آئے گی لیکن ابھی آٹھ ماہ ہی گزرے ہیں
کہ سستی پیدا ہونے لگی ہے۔ ایک دو ہی دن ہوئے میں نے ایک اور
رنگ میں بات کی تھی مگر ناظر صاحب بیت المال نے خیال کیا کہ میں نے کہا ہے
کہ میں تحریک جدید کے لئے اس سال چندہ کی تحریک نہیں کروں گا اور اس
بناء پر بہت خوش ہوئے کہ اس تحریک سے چندہ عام کی ادائیگی میں سستی
پیدا ہو گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کارکن جماعت کے سستوں کا
بوجھ محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن میں نے گزشتہ سال یہ اعلان کر دیا
تھا کہ اب میں سستوں کی پرواہ نہیں کروں گا اور جو چست ہیں ان کو
آگے لے جاؤں گا۔ ہم سونے والوں کو جگاتے رہیں گے مگر جو نہیں جاگیں گے
ان کو چھوڑتے جائیں گے۔

پچھلے سال میں نے بتایا تھا کہ میں نے جس قربانی کا مطالبہ کیا ہے

وفاداری رکھنے والی اور جمعیت میں اس کے کام آنے والی جماعتوں یعنی قادیانیوں کو اس سے منقطع کرنے کے لئے جو پروگرام تجویز کیا تھا وہ جماعت صوبہ کی عاقبت نا اندیشی و کوتاہ نظری کے باعث بہت حد تک کامیاب ہوتا جا رہا ہے . . . . . .

آپ لوگ قریباً دو سال سے جس وقت کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور بوقت ضرورت جس قربانیوں کے لئے تیاری کے پرجوش وعدے کرتے رہے ہیں اب وہ وقت آن پہنچا ہے۔ اب آپ کو شاید ایسے مواقع بہت کم ملیں گے کہ کسی جلسہ میں جمع ہو کر زور سے نعرے لگا دیں اور چند الفاظ میں سلسلے کی خاطر قربانی کا وعدہ کر کے گھروں کو چلے جائیں بلکہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ آپ کو عملاً قربانیاں کرنی پڑیں گی اور خدا کی راہ میں ممکن ہے آپ میں سے بعض کو جانیں بھی دینی پڑیں۔ حکومت کی طرف سے انتہائی سختیوں کا مورد بننا پڑے اور دشمنوں کی طرف سے ہر قسم کی ایذاؤں کا تحمل ہونا پڑے۔

قادیانیوں کی میٹنگ قادیان کا ایک اجلاس عام۔ تقریر میاں محمود احمد صاحب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۳۵ء

قادیان ۵ جولائی ۱۹۳۵ء آج حضرت امیر یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے صاحبین مودت کے انتقال پر ان کی ناقابل برداشت بندش میں مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے نہایت ہی دردناک خطبہ ارشاد فرمایا جس کے دوران میں سامعین کی ہچکیاں بندھ گئیں اور کوئی آنکھ آنسو بہانے سے باز نہ رہ سکی۔ یہ خطبہ ان شاء اللہ بہت جلد درج اخبار کیا جائے گا۔

اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۵ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۵ء

یہ بہت ہی کم ہے آئندہ کے لئے جو اسکیم میرے مد نظر ہے وہ بہت بڑی قربانیوں کا
تقاضا کرتی ہے اور اب بھی ہو گا کہ کمزوروں سے ضعیف مرتد ہو جائیں گے
کہ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت کرے اور جو باقی ہیں وہ گو تھوڑے ہوں گے مضبوط ہوں گے
اور اس صورت میں خواہ دس آدمی بھی میرے ساتھ موت تک رہ جائیں گے
فتح ان ہی کی ہو گی۔

پس ان معاملات میں اب میں نہ افراد کی پرواہ کروں گا
نہ انجمن کی نہ افراد کی اور نہ جماعتوں کی اور نہ مشوروں سے کام کروں گا
اب تو یہی ہے کہ جو ہمارے ساتھ چل سکتا ہے چلے۔ اور جو نہیں چل سکتا وہ
پیچھے رہ جائے اس میں اب کوئی تبدیلی کرنے کو تیار نہیں ہوں
اب قربانی کا مطالبہ زیادہ سے زیادہ ہو گا جو اس کو رد کرتا ہے وہ جائے
حتیٰ کہ جو انگلی اٹھا کر بھی کوئی اعتراض کرے گا میں اس کو جماعت سے علیحدہ
کر دوں گا۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ صفحہ ۳ الفضل قادیان
جلد ۲۳ نمبر ۴۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء)

پھر خلیفہ صاحب قادیان نے اپنی جماعت کو جوش دلایا کہ موت تک کے واسطے
تیار ہو جائیں ملاحظہ ہو:—

برادران کرام! گزشتہ دو سال کے عرصہ میں ہم شاید سیکڑوں مرتبہ
کئے ہوں گے اپنی مظلومیت اور بعض سرکاری حکام کی دست درازی کی
ذمہ دار ارکان حکومت تک پہنچائیں اور ہر زور و طاقت کے ساتھ ان تک
پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حکومت
کے متعلق کانگریسی اصحاب کا یہ مشہور قول بالکل درست ہے کہ وہ بہت
اونچا سنتی ہے۔ ہمیں نہایت ہی افسوس ہے کہ مجلس احرار نے حکومت کے

تو قادیانیوں سے اگر کوئی پوچھے کہ اسلام کی زندگی کی کیا صورت
ہے تو ہماری طرف سے اس کا ایک ہی جواب ہونا چاہئے کہ
ہماری موت۔ موت! موت!!
پس تم اس کے لئے تیار ہو جاؤ۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۸
نمبر ۱۰ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۶ء)

(مجالس دوراں میں مالی دقتیں بھی نمودار ہو گئیں گو یہ ہر قسم کی دقتیں
بالعموم کم ظاہر ہونے پاتی ہیں تاہم یہ حالت مجبوری اعلان میں آ گئیں۔

احباب کرام کو معلوم ہے کہ مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شرارتوں
کی وجہ سے کچھ عرصے سے مرکز پر بہت سے جبری اخراجات کا بوجھ پڑ گیا
جس کے باعث صدر انجمن احمدیہ اب بہت زیر بار ہو گئی ہے اور معمولی
بجٹ میں ان اخراجات کا برداشت کرنا مشکل ہو رہا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ
اب کچھ عرصے سے انجمن کے کارکنوں اور مستحقین کی تنخواہیں اور
وظائف باقاعدگی کے ساتھ ادا نہیں کئے جا سکتے اور بعض
ضروری کاموں میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے اس مشکل کو حل کرنے
کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تجویز پسند فرمائی ہے
کہ اس وقت ایک نئی تحریک تیس ہزار روپیہ قرض کے لئے جماعت کے
ان خاص احباب سے کی جائے جو محض ثواب کی خاطر خوشی سے اس میں
شریک ہونا چاہیں۔

(اعلان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۶۰ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء صیغہ سی)

اب میں یہ سوال کر لیتا ہوں کہ ہم نے اس تحریک پر گیارہ لاکھ
روپیہ صرف کیا اس پر قابل غور امر یہ ہے کہ یہ روپیہ آیا کہاں سے . . .
ہم پر تو ایک لاکھ چالیس ہزار قرض ہے دو دو ماہ کی تنخواہیں لوگوں کو نہیں ملیں

(میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کا خطبۂ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان
مورخہ یکم مئی ۱۹۳۵ء منقول از اخبار الفضل جلد ۲۲ نمبر ۱۰۵ مورخہ ۳ رجب ۱۳۵۴ھ)

خلیفہ صاحب قادیان نے اپنے گاؤں کی جو ریت مدینہ نکالی تو اس سے سپید پتلیوں کا اور شکوہ بڑھ گیا کہ اس درجہ غلط بیانی کی کیا گنجائش تھی۔ تکفیر کے حوالے میں قادیانی مسلک کس کو معلوم نہیں کتاب میں آئندہ بکثرت اقتباسات درج ہیں۔ فی الحال یہاں دو مختصر لیکن مستند حوالے ملاحظہ ہوں۔

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی نور الدین صاحب سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں۔ فرمایا اگر خدا کا کلام سچا ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔

(تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۶ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۰۰ نومبر ۱۹۱۱ء
و اخبار بدر نمبر ۹ جلد ۱۲ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

اب جبکہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۴۵ نمبر ۳ جلد ۱۴)

قادیانی صاحبان کی لاہوری جماعت گو مختصر ہے لیکن نسبتاً زیادہ تعلیم یافتہ و دنیا شناس ہے اس نے پہلے ہی تاڑ لیا کہ مرزا صاحب کی نبوت اور مسلمانوں کی تکفیر چلنے والی بات نہیں ہے ع کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ چنانچہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد جلد وہ ان عقائد سے دست کش ہو گئی اور صرف یہ قانع رہی کہ مرزا صاحب کو مسیح موعود یا کم از کم مجدد اسلام منوایا جائے اور ان کے مریدین و معتقدین کی ایک جماعت احمدی کہلا کے اور اپنی صواب دید سے مرزا صاحب کی تعلیم پھیلائے۔ چنانچہ لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمہ قرآن اس مسلک کا بہت نمایاں نمونہ ہے۔ بہرحال یہ جماعت

بعد میں تو خلیفہ صاحب قادیان نے بہت کچھ جوش و خروش دکھایا لیکن ساتھ ہی کچھ
محسوس کر لیا کہ عام ناراضی کی تاب لانا محال ہے ترکیب کے ساتھ پہلو بدلنا ضروری ہے کہ
بظاہر بات بھی بنی رہی اور دفع شکایت بھی ہو جائے۔ مرزا صاحب کی نبوت اور
مسلمانوں کی تکفیر قادیانی جماعت کا بنیادی مسلک ہے اور ان دونوں پہلوؤں
کو لازم ملزوم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس مسلک پر ان کو جس درجہ استقرار و اصرار ہے کتابیں
بکثرت شہادت موجود ہے۔ مصلحت وقت کی خاطر خلیفہ صاحب قادیان نے بالآخر کفر کو
کافی زور دیا کہ نبوت بھی ضمناً جھیلی پڑ جائے۔ عاقل را اشارہ کافی است۔ نیز زعم بھی
کہ یہ طفل تسلی کام دے جائے گی۔ اور مسلمانوں کی شکایت دور ہی نہیں بلکہ ختم
ہو جائے گی۔ مگر مسلمان چونکہ قادیانی اعتقادات و جذبات سے بخوبی واقف ہو چکے
ہیں یہ تدبیر کچھ کارگر ثابت نہ ہوئی۔ بہرحال تدبیر کی ترمیم تو ملاحظہ ہے:۔

ہم میں اور ان غیر احمدیوں میں جب ترجمہ کفر کا ہو ہم میں
اختلاف بھی بہت سا پایا جاتا ہے۔ یہ لوگ کفر کے معنی سمجھتے ہیں کہ
اسلام کا انکار۔ حالانکہ ہم یہ معنی نہیں کرتے نہ کفر کی یہ تعریف کرتے
ہیں۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ اسلام کے ایک حد تک پہنچ جانے کے بعد
انسان مسلمان کے نام سے پکارے جانے کا مستحق ہو جاتا ہے لیکن
جب وہ اس مقام سے نیچے گر جاتا ہے تو گو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے مگر
کامل مسلم اسے نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تعریف جو ہم کفر و اسلام کی کرتے ہیں
ان کے کفر اور ہمارے کفر میں بہت بڑا فرق ہے۔ ان کا کفر تو ایسا ہے
جیسا سر سے والا سر پہ چڑھتا ہے وہ بھی جب کسی کو کافر کہتے ہیں تو اس کا
مطلب یہ ہوا کرتا ہے کہ اسے جہنمی کر کے رکھ دیں۔ کہتے ہیں وہ جہنمی ہے اور ابدی
دوزخ میں پڑے گا۔ لیکن ہم دوسروں کو کافر اصطلاحی طور پہ کہتے ہیں اور یہ
بالکل ممکن ہے کہ ایک شخص کفر کی حالت میں مرے لیکن خدا تعالیٰ کسی
خوبی کی وجہ سے جنت میں داخل کر دے۔

کوئی نسبت نہیں اور یہ صورت ہے ہماری جماعت کے کسی فرد کا یہ خیال
نہیں تو آیا ایسی حالت میں کہ بعض احباب کو یہ لفظ ناگوار گزرتا ہے کیا مناسب
نہ ہوگا کہ ہم اس لفظ کے استعمال کو چھوڑ دیں۔

امید کہ احباب کرام اس بارے میں اپنی آراء اخبار میں بھیج کر
اس سوال پر روشنی ڈالیں گے۔ خاکسار دوست محمد

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۳ نمبر ۳۳ بابت ۱۱ جون ۱۹۳۵ء)

عام بیداری کے تحت ڈاکٹر سر محمد اقبال کی تحریک اور مسلمانوں کی تائید پر انجمن حمایت اسلام لاہور نے ۱۹۳۶ء کے اوائل میں ایک قرارداد منظور کی جس کی رو سے قادیانی صاحبان انجمن کی رکنیت سے علیحدہ ہو گئے اور آئندہ کے واسطے بھی ناقابل شرکت قرار پائے۔

اس موقع پر مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور نے اپنی مدیت کے واسطے جو معذرت پیش کی وہ قابل غور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"اگر آپ احمدیہ جماعت لاہور کے متعلق کوئی فتویٰ دینا چاہتے ہیں تو جماعت کے مشہور عقائد آپ کے سامنے ہیں۔ تیس سال قبل کی میری ذاتی تحریرات سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ ان عقائد کی بناء پر ان پر جو فتویٰ دینا چاہیں دیں۔ اگر ذاتی طور پر مجھ پر فتویٰ کا سوال ہے تو ایسا کفر کا فتویٰ میں کو خیر [illegible] سے [illegible] کی صورت ہو شاید ہی مفید ثابت ہو۔"

(اخبار پیغام صلح لاہور نمبر ۸ جلد ۲۴ مورخہ ۳ فروری ۱۹۳۶ء)

گویا [illegible] مولوی محمد علی صاحب قادیانی تسلیم کرتے ہیں کہ تیس سال قبل خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی حیات در صحبت میں ان کے جو عقائد تھے اور جن کو وہ شائع بھی کرتے تھے۔ تکفیر کا موجب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس دوران میں ان کے عقائد بالکل بدل گئے گویا کہ وہ مسلمان ہو گئے لیکن پھر بھی وہ مرزا صاحب کے کامل متبع ہیں۔ اور اب بھی قادیانی

فی الجملہ مسلمانوں سے تعلق بھی رہی اور مسلمانوں سے اپنے کاموں میں بہت کافی مدد لیتی رہی۔ لیکن قادیانی منصوبے شکست ہونے تو مسلمان اس جماعت سے بھی نکلے۔ پس جیسا کہ خلیفہ صاحب قادیان نے مسلمانوں کی ہمدردی کے خوف سے تکفیر میں نرمی کرنی چاہی ہے ویسا ہی جماعت احمدیہ نے بھی کوشش کی کہ مسلمانوں کو غیر احمدی کہنا چھوڑ دیں۔ اگرچہ احمدی تفصیل اپنے واسطے مخصوص سمجھیں چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

ایک معزز بزرگ نے جو ہماری جماعت کے بہت ممد و معاون ہیں لیکن جماعت میں شامل نہیں۔ حضرت امیر ایدہ اللہ امیر (محمد علی صاحب) کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرائی ہے کہ جس صورت میں یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب نے اپنی جماعت کا احمدی نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم احمد کی بنا پر رکھا ہے۔ اپنے نام پر نہیں اور حقیقت بھی یہی ہے تو غیراز جماعت مسلمانوں کو غیر احمدی کے نام سے پکارنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی عقیدت و وابستگی رکھتے ہیں جیسی کہ جماعت احمدیہ۔ انہیں غیر احمدی کہنا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی غیریت ظاہر کرنا ہے۔ اس لئے غیر احمدی کے بجائے غیراز جماعت کے لفظ استعمال کئے جایا کریں تو قرین انصاف و مصلحت ہوگا۔

اس پر حضرت امیر ایدہ اللہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس سوال کو اخبار میں زیر بحث لایا جائے اور ذیل کے سوال پر احباب کی رائے معلوم کی جائے۔

اگر ہماری جماعت کا نام احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم احمد کی طرف منسوب ہے تو کیا ایک جماعت خصوصیت سے اس اسم کی مظہر ہو سکتی ہے لیکن کسی دوسری جماعت کو غیر احمدی کہنا کہاں تک درست ہے جس کا ظاہر مفہوم یہ ہوگا کہ گویا ہمارے سوا دوسروں کا احمد صلی اللہ علیہ وسلم

فی الحال مسلمانوں سے قطع تعلق رہی اور مسلمانوں سے اپنے کاموں میں بہت کافی مدد لیتی رہی۔ لیکن قادیانی منصوبہ منکشف ہونے سے مسلمان اس جماعت سے بھی کھٹکے۔ پس جس طرح خلیفہ صاحب قادیان نے مسلمانوں کی ناراضی کے خوف سے تکفیر میں ترمیم کرنی چاہی امیر صاحب جماعت لاہور نے بھی کوشش کی کہ مسلمانوں کو غیر احمدی کہنا چھوڑ دیں۔ اگرچہ احمدی لفظ اپنے واسطے مخصوص سمجھیں چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

> ایک معزز بزرگ نے جو ہماری جماعت کے بہت بڑے معاون ہیں لیکن جماعت میں شامل نہیں۔ حضرت امیر ایدہ اللہ (مولوی محمد علی صاحب) کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرائی ہے کہ جس صورت میں یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اپنی جماعت کا احمدی نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم احمد کی بنا پر رکھا ہے اپنے نام پر نہیں اور حقیقت بھی یہی ہے تو غیر از جماعت مسلمانوں کو "غیر احمدی" کے نام سے پکارنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی تو محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی عقیدت و وابستگی رکھتے ہیں جیسی کہ جماعت احمدیہ۔ انہیں غیر احمدی کہنا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی غیریت ظاہر کرنا ہے۔ اس لئے غیر احمدی کے بجائے غیر از جماعت کے لفظ استعمال کئے جایا کریں تو قرین انصاف و مصلحت ہوگا۔
>
> اس پر حضرت امیر ایدہ اللہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس سوال کو اخبار میں زیر بحث لایا جائے اور ذیل کے سوال پر احباب کی رائے معلوم کی جائے۔
>
> اگر ہماری جماعت کا نام احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم احمد کی طرف منسوب ہے تو گو ایک جماعت خصوصیت سے اس اسم کا مظہر ہو سکتی ہے لیکن کسی دوسری جماعت کو غیر احمدی کہنا کہاں تک درست ہے جس کا ظاہر مفہوم یہ ہوگا کہ گویا ایسے لوگوں کو احمد صلی اللہ علیہ وسلم

تائید غیبی تھی کہ جس سوال کا وہم و گمان بھی نہ تھا وہ خود بخود میسر آگیا لیکن تمام اس نوبت پر آگئی کہ آئندہ کبھی مستند اضافہ کی گنجائش اور ضرورت باقی نہیں۔ ہاں جزوی کمی بیشی دوسری بات ہے لہٰذا اس پر تائید غیبی کے شامل ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔

سب سے اول عبدالغنی خان سلمہ و رنگ ساز عبد خیر سلمہ، عبدالقدوس ہاشمی سلمہ غلام دستگیر رشید سلمہ و دیگر احباب محمد ذکی سلمہ یہ وہ عزیز نوجوان ہیں۔ جنہوں نے اس کتاب کی تالیف، طباعت و اشاعت میں ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ملک و ملت کے بہی خواہ قادیانی مذہب کے ہر گوشہ کو مطالعہ فرمائیں قادیانی صاحبان کے عقائد و تاویلات کو ملاحظہ فرمائیں اور پوری تحقیق کے بعد انصاف فرمائیں کہ فی الواقع قادیانی تحریک دین و ایمان، تہذیب و اخلاق، تمدن و معاشرت اور قومیت و سیاست کے حق میں کیا ضرر رکھتی ہے اور کیا فائدہ رکھتی ہے۔

خادم الاسلام محمد الیاس برنی

بیت السلام
حیدرآباد دکن
ماہ شوال [illegible]

اس کتاب کے پہلے ایڈیشن میں پانچ مختصر فصلوں کے تحت تقریباً پچاس عنوانات درج تھے۔ تقطیع چھوٹی تھی، ۱۲۰ صفحے۔ دوسرے ایڈیشن میں نو فصلوں کے تحت تقریباً ڈھائی سو عنوانات درج ہوئے۔ تقطیع متوسط تھی، ۳۰۴ صفحے۔ تیسرے ایڈیشن میں تیرہ فصلوں کے تحت تقریباً چار سو عنوانات درج ہوئے۔ تقطیع متوسط تھی، ۵۰۰ صفحے۔ خیال تھا تیسرے ایڈیشن کتاب کی مستقل شکل قرار پا سکے گا۔ چنانچہ اس ایڈیشن میں اس کا اعلان بھی کر دیا تھا لیکن خدا کی قدرت اس دوران میں قادیانی تحریک کے متعلق مستند معلومات کا اور بہت سا ذخیرہ ہاتھ آ گیا۔ جس کی پہلے سے کوئی توقع نہ تھی اور جس کو نظر انداز کرنا بھی کسی طرح ممکن نہ تھا۔ لہٰذا یہ کل جدید معلومات چوتھے ایڈیشن میں شریک کر دی گئیں۔ بعض اقتباسات جن سے کئی کئی پہلو نکلتے ہیں اپنے اپنے محل پر کئی کئی جگہ بھی درج ہوئے ہیں لیکن یہ تکرار صرف چند اقتباسات کے واسطے مخصوص ہے۔ عام طور پر ہر اقتباس اپنے محل پر صرف ایک مرتبہ درج ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بہ تعداد کثیر جدید عنوانات مرتب ہوئے اور ان میں سے ہر ایک کے تحت کافی اقتباسات درج ہیں۔ ان کے علاوہ جا بجا قدیم عنوانات کے تحت بھی مزید اقتباسات درج ہوئے۔ ضمیمہ جات میں بھی اسی طرح کچھ اضافہ ہوا۔ بغرض امتیاز جدید عنوانات کے ساتھ علامت (ج) اور مزید اقتباسات درج ہونے کی صورت میں قدیم عنوانات کے ساتھ علامت (م) تحریر کر دی ہے تاکہ کوئی چاہے تو بیک نظر معلوم کرلے کہ تیسرے ایڈیشن کے مقابل چوتھے ایڈیشن میں کیا کیا اضافہ ہوا۔ علاوہ بریں چونکہ کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے مضامین بہت بڑھ گئے اس لئے کل کتاب کو از سر نو بیس فصلوں میں تقسیم کر دیا۔ امید ہے کہ اس تقسیم سے تفہیم میں بہت سہولت رہے گی اس طرح چوتھے ایڈیشن میں بیس فصلیں اور ان کے سوا چار تمہیدیں اور چار ضمیمے داخل ہیں۔ چونکہ حجم کافی بڑھ گیا ہے اس لئے متوسط تقطیع کے بجائے بڑی تقطیع پر کتاب طبع ہوئی پھر بھی کافی ضخیم رہی۔

یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ آخر یہ اضافوں کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا اور کتاب کی آخری شکل کب قرار پائے گی۔ واقعہ یہ ہے کہ بظاہر تیسرا ایڈیشن مکمل شکل قرار پا چکا تھا۔ یہ بعض

بعض دفعہ کئی سو آدمی کا مجمع بھی ہو جاتا رہا۔ ان سب باتوں کے علاوہ متفرق طور پر بھی لوگوں میں تبلیغ ہوتی رہتی ہے۔ کئی ایک آدمی سلسلہ بیعت میں بھی داخل ہو چکے ہیں اور اس کے نواح میں احمدیت کا خوب چرچا پھیل گیا ہے۔ اکثروں کی بدگمانیاں دور ہو رہی ہیں اور لوگ حق کو قبول کرنے کے لیے نزدیک آتے جاتے ہیں۔"

"سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ یہاں کے بادشاہ حضور نظام دکن ایک حد تک سلسلہ حقہ کے صحیح حالات سے واقف ہو گئے ہیں اور ہم کو یہ امید ہو گئی ہے کہ ہمارے خلاف بیجا تعصب کی باتیں ان کے منصف مزاج قلب پر کوئی اثر نہ کریں گی اور احمدیوں کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو ایک عدل گستر بادشاہ کی رعایا کو حاصل ہوسکتے ہیں خواہ وہ کسی مذہبی عقائد کے ہوں۔"

"پھر یہاں کے اکثر اراکین سلطنت سلسلہ حقہ (یعنی قادیانیت) کے حالات سے آگاہ ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے دعویٰ و دلائل سے وہ ایک حد تک واقف ہو چکے ہیں۔ ایک معزز نواب صاحب کے مکان پر درس قرآن شریف ہوتا ہے۔ ایک پبلک درس چودھری نواب علی صاحب کے مکان پر ہوتا ہے۔"

(قادیانی مبلغ کی رپورٹ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ صفحہ ۱۲، ۱۳ اپریل ۱۹۱۶ء)

"حیدرآباد جس کام کے واسطے ہم بھیجے گئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر پورا ہو گیا ہے۔ اور اب ہم اضلاع میں دورہ کر کے کتاب تحفۃ الملوک تقسیم کر رہے ہیں اور تبلیغ کر رہے ہیں۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ مورخہ یکم جون ۱۹۱۶ء)

حافظ روشن علی صاحب ہمراہی سید بشارت احمد صاحب (وکیل) اضلاع ریاست میں تبلیغی دورہ اور حکام و معززین میں کتاب تحفۃ الملوک تقسیم کر رہے ہیں۔ مفتی محمد صادق صاحب شہر حیدرآباد میں تبلیغی کام کر رہے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ ص مورخہ ۲۲ جون ۱۹۱۶ عیسوی)

غرض کہ قادیانی جماعت کو رستے بسنے کا پورا موقع مل گیا اور انہوں نے ترکیب سے چار علاقہ

تبلیغ شروع کر دی ہے۔ مفتی صاحب نے اپنا قیام مولوی غلام اکبر خاں صاحب وکیل۔ (بعض نواب اکبر یار جنگ بہادر رکن عدالت العالیہ) کے مکان میں کیا ہے جس میں ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے پاس شہر کے معزز لوگ آتے جاتے ہیں۔ اس لئے ان سے گفتگو کرنے کا انہیں موقع مل جاتا ہے۔ ۱۰۔ تاریخ کے خط میں مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ صبح سے بارہ بجے تک پانچ معزز اشخاص کو تبلیغ کی گئی اور انہوں نے پھر ملاقات کا وعدہ کیا ہے۔ اس طرح انشاء اللہ تبلیغ کا سلسلہ دن بدن ترقی کرتا جائے گا۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ ص [illegible] مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۱۴ عیسوی)

"احمدی احباب اس خبر کو سن کر خوش ہوں گے کہ جس مقصد کے لئے جناب مفتی محمد صادق صاحب اور مولانا سید سرور شاہ صاحب کو حیدرآباد دکن روانہ کیا گیا تھا اس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کو کامیابی ہوئی ہے اور انہوں نے شاہ دکن کی خدمت میں (کتاب) "تحفۃ الملوک" پیش کر دی ہے اور اعلیٰحضرت والی دکن نے بھی خوشی سے اس تحفہ کو قبول فرمایا ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ ص [illegible] مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۴ء)

"جس مقصد کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ (میاں محمود احمد) نے ہم کو یہاں (حیدرآباد) بھیجا تھا وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت کچھ پورا ہو گیا ہے اور ہو رہا ہے۔ کتاب "تحفۃ الملوک" باوجود بعض رکاوٹوں کے ہز ہائی نس شاہ دکن کے حضور پہنچی اور پڑھی گئی اور قبول ہوئی اور اظہار خوشنودی کا پروانہ ہمیں ملا۔ اس کے بعد ارکین ریاست میں وہی کتاب خوب تقسیم ہوئی۔ بالمشافہ بڑے بڑے نوابوں، جاگیرداروں اور اہلکاروں اور مشائخ سے گفتگو ہوئی اور پیام حق سب کو پہنچایا گیا۔ حضرت خاتم النبیین کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود و مہدی مسعود کے آنے کی خبر سب کو دی گئی۔ ہر جگہ ہم (یعنی قادیانی) سلسلہ کے متعلق گفتگو بھی ہوئی۔ تقسیم کتب کے علاوہ کئی ایک محلوں میں بڑے بڑے شاندار جلسوں میں کئی ایک وعظ ہوئے۔ تین جگہ درس قرآن شریف جاری ہوا۔ اتفاقی طور پر بعض علماء کے ساتھ بحثیں بھی ہوئیں۔ اور ان بحثوں کے سننے کے واسطے

خوب پھیلائے۔ حکومت میں، ملازمت میں، تجارت میں، تمدن اور معاشرت میں، حتیٰ کہ ان کو یہ گھمنڈ ہو گیا کہ
ان کا رسوخ سب طرف حاوی ہے۔ خاص و عام ان کے موافق و مؤید ہیں لہٰذا کسی کی مجال نہیں کہ ان کے
مقابل دم مار سکے۔ ظرف و استعداد کم ہو تو انسان نعمت سے بھی نقصان اٹھاتا ہے۔ تنگ میں حد سے
گزر جاتا ہے۔ چنانچہ اسلامی رواداری اور حسن سلوک سے قادیانیوں نے بھی ایسا ہی نقصان اٹھایا۔
"از ماست کہ بر ماست" یہی مثل ان پر صادق آئی چنانچہ اس کتاب کی جس طرح ابتداء ہوئی تمہید اول
میں تفصیل موجود ہے اور جو نتائج پیدا ہوئے وہ بخوبی ظاہر ہیں۔ ع خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما در آن باشد

اعلیٰ حضرت آصف سابع سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ کی رواداری اور علم دوستی تو شہرۂ آفاق ہے۔
قادیانی اپنا تبلیغی لٹریچر بارگاہ خسروی میں پیش کرتے تھے۔ حسب طریق معمول یہ کتاب "قادیانی مذہب" بھی پیش ہوئی
اور اس کو شرف قبول عطا ہوا۔ جو تھا ایڈیشن ملاحظہ اقدس سے گزرنے کے بعد ایک مکتوب مبارک
خانگی طور پر خواجہ حسن نظامی صاحب کو سرفراز ہوا اور چونکہ یہ مکتوب مبارک اسلامی حکومت کے مذہبی
مسلک کا صحیح نقشہ تھا کہ مذہبی آزادی کے کیا شرائط ہیں رواداری کے کیا حدود
ہیں۔ دینداری کی کیا ذمہ داری ہے اور اسلام کی کیا تعلیم ہے۔ خواجہ صاحب نے خانگی ہونے
کے باوجود مکتوب مبارک کو بغرض ہدایت خاص و عام اپنے اخبار منادی میں شائع کرنے کی عزت حاصل کی
کلام الملوک ملوک الکلام۔ مکتوب مبارک سے ملک و ملت میں جس قدر بیداری اور ہدایت پھیلی بڑی
بڑی تقریروں اور تحریروں سے یہ بات پیدا ہونی دشوار تھی چنانچہ ہم بھی اس ہدایت مآب مکتوب مبارک سے
اس تمہید کو مزین کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

## نقل مکتوب حضور نظام

حیدرآباد دکن ۱۸ [illegible]

### خواجہ حسن نظامی صاحب

"مولوی محمد الیاس برنی جو کہ یہاں پروفیسر ہیں ان کو تم جانتے ہو گے کہ کس طرح
اپنی حد تک مذہبی خدمات انجام دے رہے ہیں یعنی انھوں نے چند کتب قادیانی مذہب
کی شرح سے متعلق لکھی ہیں تاکہ اس مذہب کے اسرار نہاں سے پردہ اٹھایا جائے تاکہ

نقشِ اول سے نقشِ ثانی اور ثانی سے ثالث اور ثالث سے رابع کو بہت بہتر پایا۔ حقیقت یہ ہے
میں آپ نے نہایت توجہ اور غور و خوض کے بعد اس آخری نمبر کو تیار کیا۔ اور اس کی اشاعت سے
دینِ اسلام کی ایک نہایت اہم خدمت انجام دی۔ قوم مسلم کو ایک بڑے خطرہ اور فتنہ سے
آگاہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان خدمات دینی و قومی کا اجر جمیل عطا فرمائے۔ جزاک اللہ
احسن الجزاء۔ (منجانب عالیجناب نواب صاحب مانگرول)

مزید براں خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے روزنامچہ میں لکھا اور یہ روزنامچہ اخبار منادی میں
بتاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء شائع ہوا کہ انہوں نے نواب صاحب (مانگرول) کا ایک فرمان مانگرول کے
شیخ الاسلام کے پاس دیکھا جس میں نواب صاحب نے شیخ الاسلام کو لکھا تھا کہ آپ قادیانی عقائد کی تردید
میں جو کچھ کہتے اور لکھتے ہیں میں اس کو اسلام کی ایک بڑی خدمت تصور کرتا ہوں۔
غرض کہ مسلمانوں کے اعلیٰ طبقوں میں بیداری پیدا ہوئی اور قادیانیت کی حقیقت کھلی تو اس کا ردعمل قادیانی
جماعت کی جو آخری پونجی تھی۔ تارِ عنکبوت کی طرح تار پود ٹوٹ گئیں اور شمع کی طرح دھواں ہو کر اڑ گیا۔ قدرتاً یہ انقلاب
قادیانیوں کو سخت گراں گزرا۔ اپنی عادت کے مطابق سخت کلامی پر اتر آئے۔ حتیٰ کہ ان کی لاہوری جماعت
جو مسلمانوں کی خوشنودی کا خاص لحاظ رکھتی تھی۔ اور ان سے بے تکلف امداد پا رہی تھی اس نے بھی ایذا اور
طعن و تشنیع کا مشغلہ اختیار کیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"آج کل اس قسم کے عجیب انگیز تماشے اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ چند خود غرض بدنیت
اور دشمنانِ ملت نے احمدیت کے خلاف جو طوفان مخالفت برپا کر رکھا ہے اس میں کئی
امیروں سے بڑے بڑے مولویوں کی عبائیں اور عمامے اور بڑے بڑے لیڈروں کی ٹوپیاں
اور اخبار نویسوں کے علاوہ ناشناسِ قرآن آلودہ ہو رہے ہیں۔ اغراض و مصلحت کی قربانگاہ
پر اصول بے محابا قربان کئے جا رہے ہیں۔ ان لوگوں کے دلوں اور زبانوں میں کوئی
مطابقت نہیں رہی اور یہ اپنے گزشتہ اقوال و اعمال کو بھی فراموش کر گئے ہیں
ایسی ایسی بے جوڑ اور غیر معقول باتیں ان کی طرف سے کہی جا رہی ہیں جنہیں سن کر حیرت
تعجب ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے اعلیٰ دماغوں کی بابل سے یہ حریت سب سے زیادہ افسوسناک
مخالفین احمدیت کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو کہ مسلمان علما و قائدین کو

واقعہ یہ ہے کہ یوں تو ابتدا ہی سے مسلمانوں نے قادیانی تحریک کی روک تھام کی۔ تردید میں کتابیں لکھیں۔ مناظرے کئے۔ اخبارات میں مضامین لکھے۔ مثلاً مولانا محمد علی صاحب مرحوم مونگیری۔ نواب فضیلت جنگ مولانا انوار اللہ خاں صاحب مرحوم حیدرآبادی اور مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری یا جدید تعلیمیافتہ مسلمانوں میں مولوی ظفر علی خاں صاحب کرم آبادی۔ ان جیسے اکابر ملت نے قادیانی تحریک کے انسداد میں بہت کام کیا۔ لیکن خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور ان کے متبعین نے بہا والتباس کے زور سے اس تحریک کو ایسا چیستان اور معمہ بنا کر پیش کیا کہ لوگ الجھن سے گھبرا کر تحقیق سے بچنے لگے اور دیگر اسلامی فرقوں کی طرح اس کو بھی ایک اسلامی فرقہ سمجھنے لگے کہ گویا یہ بھی علماء اسلام کا فروعی اختلاف ہے۔ اس کے ساتھ ہی قادیانیوں نے تبلیغ اسلام کے نام سے کچھ تگ و دو شروع کی اور اشتہار بازی سے پورا کام لیا۔ ترکیب چل گئی۔ صحیح حالات کا انکشاف نہ ہوا حسن ظن کی بنا پر تائید دین کے خیال سے مسلمان امراء اور رؤسا قادیانی جماعتوں کی قدر افزائی کرنے لگے'' امداد دینے لگے عام مسلمانوں کو متاثر کرنے کی غرض سے قادیانی جماعتیں ان قدر افزائیوں کی تشہیر کرتی رہیں کہ گویا مسلمانوں کے سرگروہ ان کے مداح اور مؤید ہیں تو پھر مسلمانوں کو ان سے اختلاف اور احتراز کرنے کی کیا گنجائش ہے۔ نتیجہ یہ کہ سربرآوردہ مسلمانوں کے اس حسن ظن اور حسن سلوک کا مسلمانوں کے دلوں پر بہت بار پڑا اور قادیانی جماعتوں نے رسوخ پھیلانے میں اس سے بہت کام لیا مسلمانوں ہی کے اثر سے مسلمانوں کو دبایا۔ جہاں مسلمانوں نے آواز اٹھانی چاہی۔ بڑے بڑوں کی تائیدیں شائع کر کے منہ بند کر دیا۔ چنانچہ ایک لطیفہ ہوا۔ قادیانی جماعت لاہور کے اکابر نے ہماری کتاب کے چھپنے سے پہلے اپنے اخبار پیغام صلح لاہور میں جو واویلا کیا تو حسب عادت اپنی کارگزاری کے ثبوت میں ہز ہائینس نواب صاحب مانگرول کی تائیدی رائے شائع کی جو خدا جانے کن تدابیر سے کب حاصل کی گئی تھی۔ لیکن ان کو علم نہ تھا کہ عالیجناب نواب صاحب مانگرول اس دوران میں ہماری کتاب "قادیانی مذہب" ملاحظہ فرما کر اصل حال سے واقف ہو چکے تھے اور قادیانیت کے متعلق صحیح رائے قائم فرما چکے تھے چنانچہ ہم نے جواب میں رائے مبارک شائع کر دی تو قادیانی صاحبان اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ یہ رائے مبارک بھی مسلمانوں کے واسطے باعث ہدایت اور قابل یادگار رہے گی۔

"میں نے آپ کی مرسلہ چاروں کتابیں (قادیانی مذہب) توجہ سے پڑھیں۔

احمدیت کے متعلق اظہار رائے پر مجبور کرتا ہے۔ اگر وہ خاموش رہیں یا اپنے علی الاعلان خیالات و عقائد کا اعلان کر دیں تو ان کو طرح طرح سے بدنام کیا جاتا ہے۔ اس لیے انہیں مجبوراً مخالفین کا ہمنوا ہونا پڑتا ہے اپنے اخلاق و اصول کی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ ان کا یہ اخلاقی افلاس واقعی قابل رحم ہے۔ لیکن اگر خدا پر بھروسہ اور اپنے ضمیر کا احترام کرتے اور سچی بات واضح الفاظ میں کہہ دیتے تو انہیں یہ وقت پیش نہ آتی۔ ہمیں افسوس ہے کہ گزشتہ ماہ مولانا ابوالکلام آزاد کو بھی اس مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض لوگ عرصہ سے انہیں اس مصیبت میں گرفتار کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن مولانا سکوت و خاموشی کے قلعہ میں پناہ گزیں تھے لیکن ہوشیار و پرفن حیلہ سازوں نے کچھ ایسے جال بچھائے کہ طائر آزاد اپنے نشیمن خاموشی سے نکل کر ان کے جال میں گرفتار ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۱) اخبار زمیندار ۲۶ جون ۱۹۳۶ء میں مولانا موصوف کے دو مکتوب شائع ہوئے تھے جن میں آپ نے احمدیت کی مخالفت فرماتے ہوئے مجدد دین اور محدثیت کی ضرورت سے ہی انکار فرما دیا.. ... خود مولانا ابوالکلام کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

پہلے مکتوب میں فرماتے ہیں:۔

"باقی رہے مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کے دعاوی۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص جس نے اسلام کے اصول و مبادیات کو سمجھا ہے اور عقل سلیم سے بے بہرہ نہیں۔ یہ دعاوی ایک لمحہ کے لیے بھی تسلیم کر سکتا ہے۔"

۱۹۳۶ء

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۵۳ مورخہ ۳ جولائی)

اسی طرح دیگر اسلامی متکلمین و مصنفین مثلاً ڈاکٹر محمد اقبال، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبد الماجد دریابادی وغیرہ کے متعلق شکایات کے دفتر کھلے کہ کبھی کچھ تو معترف تھے مگر اب کیسے متحرز بلکہ مخالف ہو گئے حالانکہ خود قادیانی منافقت اس انجام کی ذمہ دار ہے۔ اگر شکایت کریں تو مسلمان کر سکتے ہیں کہ ان کے حسن ظن اور حسن سلوک سے کس درجہ بے جا فائدہ اٹھایا کہ در پردہ خود ان کے دین و ملت کی بیخ کنی شروع کر دی اور پھر یہ سینہ زوری کہ ان سے الٹی شکایت ہو رہی ہے۔

پیش کرتی تھی کہ مسلمانوں کو کوئی شک و شبہ پیدا نہ ہو سکے بلکہ ان ہی کی امداد و اعانت سے قادیانی تبلیغ کے
مدتوں یہ دو رنگی خوب چلی لیکن آخر تابکے۔ راز فاش ہونا تھا ہو گیا۔ مسلمانوں نے دست کشی اختیار کر لی تو
لامحالہ اس جماعت پر بھی زد پڑی۔ گرچہ اندرونی حالات افشا نہیں ہونے دئے جاتے پھر بھی کبھی جھلک
نظر پڑ جاتی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو:-

"ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ہم احمدیت کو چند دن میں نیست و نابود کر دیں گے۔ ان کی
اس خام خیالی پر مجھے افسوس ہے لیکن اس سے زیادہ افسوس اپنے بعض ان لوگوں پر
ہے جن کے دل کمزور ہو گئے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ ایمان یا حضرت مسیح موعود کے دعوے
پر یقین میں شک ہیں کمزور ہو گئے ہیں لیکن عمل کے رنگ میں ان کے دل ضرور کمزور ہو گئے
ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل احمدیت کی مخالفت کا بہت زور ہے۔ ہمارے
مخالفین احمدیت کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔"

(قادیانی جماعت لاہور کے امیر مولوی محمد علی صاحب قادیانی کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار
پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ ش مورخہ ۳ نومبر ۱۹۳۶ء)

"موجودہ مشکلات کی وجہ سے ہمیں اپنے چندہ کارکنوں کو بھی جواب دینا پڑا۔ اس طرح
انہیں تکلیف ہوئی اور ان کی تکلیف سے ہمیں بھی تکلیف پہنچی ہے۔ یہ نہیں کہ ہم ان کی تکلیف
کو محسوس نہیں کرتے۔ کسی کا یہ خیال کرنا صحیح نہیں کہ ہم ان کی تکلیف کو محسوس نہیں کرتے۔
کسی کا یہ خیال کرنا صحیح نہیں کہ انجمن کے چند سربرآوردہ ارکان اوپر چھریاں لے کر بیٹھے
ہوئے ہیں وہ کسی تکلیف کو محسوس کئے بغیر تخفیف کر رہے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ
اپنی تمام ذمہ داریوں کو پوری طرح جانتے ہیں ان کے ہاتھ میں ایک امانت دی گئی ہے
موجودہ حالات میں وہ دیکھتے ہیں کہ ہم اس حد تک قدم اٹھا سکتے ہیں۔ اس سے آگے
نہیں جا سکتے۔ اسی وجہ سے انہوں نے نہایت افسوس کے ساتھ چند کارکنوں کو جواب
دے دیا ہے ..... میں یہی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس بارہ میں ہم جس حد تک
پہنچے ہیں وہ بظاہر آخری حد معلوم نہیں ہوتی ..... میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ
کن حالات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ اتنا سمجھ لیں کہ اگر آپ خلوص کے ساتھ

تم باتیں کرتے ہو مگر کام نہیں کرتے۔ یہاں مجالس شوریٰ ہوتی ہیں۔ وعظوں سے تقریریں کی جاتی ہیں۔ لوگ رو بھی پڑتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کلیجہ باہر آنے لگا ہے مگر جب مجلس سے جاتے ہیں تو سست ہو جاتے ہیں۔ لوگ چندے لکھواتے ہیں مگر دینے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں میں نام پیدا کرنے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم احمدیت کے لیے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں مگر وہ قربانی کے وقت پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۲ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۶ء)

قادیانی جماعت میں پھوٹ پڑ رہی ہے بقول میاں صاحب ایک معتد بہ حصہ اس عام مرض میں مبتلا ہے اور میاں صاحب کی بات نہیں سنتا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:-

"باقی رہیں دوسری قربانیاں۔ ان کا بھی یہی حال ہے۔ ابھی تک یہیں سنتا ہوں کہ فلاں کی فلاں سے لڑائی ہے حتیٰ کہ نماز بھی الگ پڑھی جاتی ہے۔ ایک دوست نے سنایا کہ ایک جگہ پانچ احمدی ہیں اور پانچوں الگ الگ نماز پڑھتے ہیں۔۔۔۔ میں نے بارہا کہا ہے کہ خدا کی عبادت میں ایسا نہ کرو مگر بعض لوگوں پر ایسی لعنت برستی ہے کہ ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔

"پھر میں نے توجہ دلائی ہے کہ صلح کرو اور آپس میں محبت پیدا کرو مگر اس کی طرف بھی پوری توجہ نہیں کی جاتی۔ غرض کہ جماعت کا ایک معتد بہ حصہ ایسا ہے۔ یہ نہیں کہ ساری کی ساری جماعت ایسی ہے مگر غربا میں بھی اور امرا میں بھی ایسے لوگ ہیں جو ہمارے ملک کے اس عام مرض میں مبتلا ہیں۔ یہ لوگ وعظ مزے لینے کے لئے سنتے ہیں عمل کے لئے نہیں۔ اگر عمل کے لئے سنتے تو آج تک ولایت اور سلوک کی کئی منازل طے کر چکے ہوتے (گویا واعظ صاحب خود طے کر چکے ہیں۔ مؤلف) مگر وہ مزے لینے کے لئے سنتے یا اخبار پڑھتے ہیں۔ (خود وعظ ہوتے بھی ہیں مزیدار۔ کیا کیا جائے اگر کسی کو بے اختیار مزہ آجائے مؤلف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ص ۴ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء)

اس جماعت کے اندر آپ جیسی کوئی دکھ اور تکلیف آپ کے قدم کے پھسلنے کا موجب نہیں ہو سکتی اور جو بھی مشکلات آئیں انہیں ہر حالت میں مردانہ وار برداشت کریں۔"

(قادیانی جماعت لاہور کے امیر مولوی محمد علی صاحب کا خطبہ مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ نمبر ۱۵۳ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۶ء)

یہی قادیانی جماعت قادیان جو مذہباً خلیفۂ قادیانی ہے وہاں تو اندرونی معاملات میں اور بھی رازداری ہے تاہم حالت بے قراری ہو تو کبھی نہ کبھی بات منہ سے نکل ہی جاتی ہے بعض اندرونی حالات خود میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی زبانی سنئے۔

میاں صاحب عام بیداری کے مقابل اپنی جماعت کی زندگی میں جو جمود پاتے ہیں یا اس پر جو افسردگی اور بے حسی طاری ہو چکی ہے اس سے عاجز معلوم ہوتے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"میں نے بار بار جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے آپ کو ان مشکلات اور ان ابتلاؤں کے لئے تیار کریں جو مستقبل میں ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آرام یا آرام طلبی کو نہیں چھوڑنا چاہتے۔ آرام طلبی جو موجودہ طرز رہائش کی وجہ سے دنیا میں خصوصاً ہندوستانیوں میں پیدا ہو رہی ہے اس کی وجہ سے اکثر دوست اس بات کی جو میں کہتا ہوں اہمیت کو نہیں سمجھتے اور اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کے لیے آمادہ نظر نہیں آتے ....... میں نے متواتر توجہ دلائی کہ آئندہ کے خطرات کو محسوس کرو اور ان قربانیوں کی عادت اپنے اندر پیدا کرو جن کے نتیجہ میں محفوظ رہ سکو۔ مگر ہمیشہ اس طرح جس طرح ایک افیونی کو جگایا جاتا ہے مگر وہ پھر سو جاتا ہے۔ جماعت کے دوستوں کو جگایا جاتا ہے اور ہوشیار کیا جاتا ہے اور وہ قربانی کے لیے تیار ہو جاتے ہیں مگر پھر سو جاتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ کب تک کوئی جگاتا رہے گا۔ اگر یہی حالت رہی تو تم سمجھ سکتے ہو اس کا انجام کیا ہوگا۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۲ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۵ء)

میاں صاحب کو قادیانی جماعت سے ظاہری نمائش اور چالاکی کی سخت شکایت ہے۔ چنانچہ

"میں پھر اپنی جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا اعلان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ص۲
مورخہ ۲۶ جون ۱۹۳۶ء)

"میں قادیان کے لوگوں کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں کہ میرا یہ ہرگز یہ ارادہ نہیں کہ اگر چندہ میں کمی ہو تو ان کاموں کو جن کو شروع کیا جا چکا ہے بند کر دیا جائے۔ میں پہلے بھی اشارۃً بیان کر چکا ہوں کہ روپیہ کی کمی کی وجہ سے کام ہرگز بند نہیں کئے جا سکتے اگر روپیہ کی آمد میں کمی ہوئی تو کارکنوں کی تنخواہیں دس فیصدی کم کر دی جائیں گی اور اگر دس فیصدی کمی کر کے بھی گزارہ نہ ہوا تو ان کی تنخواہوں میں بیس فیصدی کمی کر دی جائے گی اور اگر بیس فیصدی کمی بھی ضروریات کو پورا نہ کرے گی تو تیس فیصدی کمی کر دی جائے گی اور اگر تیس فیصدی کمی کافی ثابت نہ ہوئی تو چالیس بلکہ پچاس فیصدی کمی کر دی جائے گی۔ صدر انجمن احمدیہ کے جو کارکن پہلے سے کام کر رہے ہیں یا وہ کارکن جن سے ہم نے تحریک جدید کا کام شروع کیا تھا میں آج سے ان سب کو ہوشیار کئے دیتا ہوں کہ اگر انہیں اپنی تنخواہوں میں یہ کمی منظور نہ ہو تو وہ بیشک اپنی نوکریوں کا اور انتظام کر لیں۔"

(اس بے روزگاری کے زمانہ میں ان لوگوں کو نوکری اور کہاں مل سکے گی۔ مؤلف)
(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴
مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء)

لیکن قادیانیوں کی پرانی چاٹ نہیں چھوٹی۔ وہی خوشامدوں کا سلسلہ جاری ہے کہ حکومت میں ہماری سفارشیں کی جائیں حالانکہ حکومت سے وہ سابقہ تعلقات باقی نہیں۔ خود میاں صاحب ادھر سے سخت مایوس ہو چکے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو:-

"...افسوس کہ ہمارے دوستوں کی آنکھیں ابھی تک نہیں کھلیں میرے بار بار کے خطبات کے باوجود بعض دوست لکھتے رہتے ہیں کہ ہماری سفارش کرو حالانکہ آج کل حکومت کے بعض افسر بھی جماعت احمدیہ کے شدید دشمن ہیں [illegible] وہ ان باتوں کو تمسخر [illegible] مبالغہ اور مذاق سمجھتے ہیں جو انہیں مجھے معلوم ہیں [illegible]
بتائی ہیں ان کا ہزارواں حصہ بھی اگر [illegible]

سرد مہری کی یہ نوبت ہے کہ میاں صاحب کے زیر اہتمام حسب معمول قادیان میں سالانہ جلسہ ہوتا ہے
تو مقامی قادیانی اور دوسرے جان چراتے ہیں نہ مہمانوں کو مکان دیتے ہیں نہ کام میں ہاتھ بٹاتے ہیں میاں صاحب
بڑی ترکیب سے سب کو سمجھاتے مناتے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"میں میرے لیے یہ بات ماننی ذرا مشکل ہے کہ دوست اپنے مکان خالی نہیں کر سکتے یا مہمانوں کے لیے اپنی خدمات پیش نہیں کرتے۔ اس لئے میں تو سمجھتا ہوں شاید یہی بات ہے کہ انہیں اپنی ذمہ داری بھول جاتا ہے اور مکان لینے والے ابھی تک تمام لوگوں کے پاس نہیں پہنچے ورنہ ایمان کے ماتحت تو اس قسم کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا بالکل ایمان تو بڑی چیز ہے۔

"پس میں تو منتظمین کو ہی ملامت کروں گا اور کہوں گا کہ ان کے کام میں کچھ نقص ہے اور انہوں نے صحیح طور پر کوشش نہیں کی ورنہ ہر مکان میں ہر سال کچھ نہ کچھ مہمان ٹھہرتے ہیں اور ہر سال لوگ مکان دیتے اور ہر سال اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ اور اب تو نیشنل لیگ کور بھی قائم ہو چکی ہے جس کے والنٹیئروں نے حلفیں اٹھائی ہوئی ہیں کہ وہ سلسلہ کی خدمت کریں گے۔ اگر یہ حلف انہوں نے محض گلا گلا کر اٹھائی تو نہیں۔ اس کی کوئی نہ کوئی غرض ہونی چاہیئے اور وہ غرض یہی ہے کہ وہ سلسلہ کی خدمت کریں۔ غرض میں سمجھتا ہوں اگر کسی شخص میں کوئی کمزوری ہے تو میرا اتنا کہنا ہی اس کے لئے کافی ہے اور اگر افسروں نے کمزوری دکھائی ہے تو انہیں چستی سے کام لینا چاہیئے اور یقین رکھنا چاہیئے کہ یہ کام آخر ہو جائے گا۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ ص ۱۴۴
مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۶ء)

قادیانی جماعت اب پہلا سا چندہ بھی نہیں دیتی۔ سال بسال کمی ہو رہی ہے۔ مجبوراً میاں صاحب نے بھی کارکنوں کو تخفیف کا نوٹس دے دیا چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"اس سال چندہ کی وصولی کی رفتار نسبتاً سست ہے اور اب جو کمی پیدا ہو رہی ہے اگر جاری رہی تو گزشتہ سال سے بھی کم چندہ وصول ہوگا۔"

آج جاؤ اور تحریک جدید کے مالی وعدوں کو دیکھ لو۔ رجسٹر موجود ہیں ان سے معلوم کر لو۔ بڑے خلط مخلوط ہیں انہیں نکال کر پڑھ لو ۔ ۔ ۔ ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ لوگ جنہوں نے تحریک جدید میں وعدہ کیا اور پھر اسے پورا نہیں کیا منافق ہیں مگر کئی تھے جنہوں نے پہلے سال وعدہ کیا اور پھر وعدہ پورا بھی کیا مگر دوسرے سال کی تحریک میں آ کر رہ گئے۔ ایسے لوگ یکسالہ مومن تھے۔ ان کی ورثہ پہلے سال میں ہی ختم ہو گئی دوسرے سال کی دوڑ میں تحریک نے بھیجے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب ان شاء اللہ تیسرے سال کی تحریک آنے والی ہے میں سمجھتا ہوں کہ کئی ہیں جو اس میں بھی رہ جائیں گے وہ دو سالہ مومن ہوں گے جو تیسری تحریک کے وقت گر جائیں گے غرض کچھ لوگ اس سال گر گئے اور کچھ لوگ اگلے سال گر جائیں گے۔ پھر کچھ سہ سالہ مومن ہوں گے جو تین سال قربانیوں پہ صبر کر سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں یہ سب لوگ جھڑ جھڑ کر جائیں گے اور گرتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہ مومن رہ جائیں گے جو حیاتی مومن ہوں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ بعیت اور غیب میں ضرور فرق کر کے دکھا دے گا

(گویا چندہ کے حساب سے صرف حیاتی قادیانی ہی رہے باقی یکسالہ دو سالہ سہ سالہ قادیانی سب بعیت ہی کر نکل گئے۔ مؤلف) جو لوگ گھبرا رہے ہیں اور خیال کر رہے ہیں کہ اس بعیت میں جماعت کو چھوڑ کر جا رہے ہیں وہ نادان ہیں وہ جانتے ہی نہیں کہ جماعت ترقی کس طرح کرتی ہے وہ سمجھتے ہی نہیں کہ جماعت کی مضبوطی اور کمزوری کا کیا معیار ہوا کرتا ہے کیا ایک لمبی زنجیر جس کی بعض کڑیاں کمزور ہوں وہ مضبوط ہوتی ہے یا وہ چھوٹی زنجیر جس کی ساری کڑیاں مضبوط اور پائیدار ہوں۔

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ص ۴۲ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۳۶ء صیر سے)

"مجھے تحریک جدید کے مالی شعبے اور امانت فنڈ دونوں کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں شعبوں کے چندوں میں کمی آ رہی ہے اور ایک سالہ اور دو سالہ مومن پھر دوڑ دکھا رہے ہیں مگر مجھے اس کی کوئی گھبراہٹ نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ایسے لوگ گر جائیں

پاس سفارش کرنے پر ترجیح دیں .....

" اس میں شک نہیں کہ اس قسم کی مثالیں موجود ہیں ۔ نہ ہندوستان کی ساری گورنمنٹیں ایسی ہیں ۔ نہ پنجاب گورنمنٹ کے سارے افسر ایسے ہیں مگر سوال تو یہ ہے کہ ایسے وقت میں کون کہہ سکتا ہے کہ کون کیسا ہے پس ان حالات میں مناسب یہی ہے کہ انسان غیرت سے کام لے اور کہے کہ ہم سفارش نہیں کراتے ......

" جماعت کے بعض لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے ۔ ہمارے ساتھ جو ہو رہا ہے اور جس کا میں نے بار ہا اپنے خطبات میں ذکر بھی کیا ہے وہ ان سب باتوں کو مبالغہ محمول (مذاق) اور کھیل ہی سمجھتے ہیں ۔ میں جب یہ حالت دیکھتا ہوں تو اگرچہ منہ سے تو نہیں کہتا مگر میرا دل چاہتا ہے کہ اگر جائز ہو تو خدا تعالیٰ سے کہوں کہ وہ جماعت کے ابتلاؤں کو اور بھی بڑھا دے تا ایسے دوستوں کے ہواس درست ہوں

میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکومت کا ابتلا اسی وجہ سے آیا ہے تا اللہ تعالیٰ ہمیں بتا دے کہ انگریزی حکومت میں بھی ایسے کل پرزے آسکتے ہیں جو ہمیں نقصان پہنچائیں گو یہ آج تھوڑے ہیں مگر کسی کو کیا معلوم کہ کل زیادہ ہو جائیں ۔ اگر آج حکومت پنجاب میں ہیں تو کل حکومت ہند میں بھی ہو سکتے ہیں "

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۰۹ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء)

بالآخر میاں صاحب نے قادیانی جماعت میں گرمجوشی پیدا کرنے کی غرض سے " تحریک جدید " کے نام سے تین سال کا ایک نظام العمل شائع کیا اور اس کے تحت چندہ طلب کیا لیکن خلاف توقع قادیانیوں نے کوئی سرگرمی نہیں دکھائی اور چندہ بھی کم دیا تو خلیفہ صاحب کو بھی تاب نہیں رہی اور غصہ میں آکر جماعت کو قطع و برید کی دھمکی دی چنانچہ ملاحظہ ہو۔

" آج سے تقریباً پونے دو سال پہلے جب میں نے تحریک جدید کا اعلان کیا تھا ۔ جماعت میں ایک شور تھا ۔ ایک غوغا تھا ۔ ایک ہنگامہ تھا اور لوگ کہہ رہے تھے کہ ہم کو حکم دیجئے ۔ ہم اپنا سب کچھ احمدیت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن

کام کا ثواب حاصل کر سکیں گے۔ (چندہ کے ثواب کی کیسی ناقدری ہو رہی ہے کہ کوئی آمادہ نہیں ہوتا جو یہ کام اپنے ذمے لے۔ زور و زاری بیکار ثابت ہوئی زر ہاتھ آتا تھا نہ آیا۔ مؤلف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۳۷ء)

نتیجہ یہ کہ قادیانی جماعت خود خلافت کو خفیف سمجھنے لگی۔ خلیفہ صاحب کی بات بے اثر ہو گئی گلا پھاڑ پھاڑ کر سمجھائیں تو بھی نہیں سنتے۔ ناچار خلیفہ صاحب بھی ایسی جماعت سے بیزار ہو گئے اور ایک نئی جماعت کے واسطے دعا کرنے لگے چنانچہ ملاحظہ ہو:-

"میں نے جیسا بتایا اور اب بھی دو سال سے تواتر بتاتا چلا آ رہا ہوں کہ خلافت کی غرض و غایت کچھ نہ کچھ ضرور ہونی چاہیے اور جب کوئی شخص خلیفہ کی بیعت کرتا ہے تو اس کی بیعت کے بھی کوئی معنی ہونے چاہئیں مگر تم بیعت کے بعد اور میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینے کے بعد میری سنتے ہی نہیں اور اپنی ہی کہے چلے جاتے ہو تو ایسی بیعت کا فائدہ ہی کیا۔ اس صورت میں تو ایسی بیعت کو تہ کر کے الگ پھینک دینا زیادہ فائدہ مند ہے بہ نسبت اس کے کہ انسان دنیا میں بھی ذلیل ہو اور خدا تعالیٰ کی نظر میں بھی لعنتی بنے ... پس سچی قربانی کرو اور لغو باتیں چھوڑ دو کہ خدا تعالیٰ محض باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ یہ باتیں میں صفائی سے بار بار کہہ چکا ہوں کہ اب کہتے کہتے میرا گلا بھی اس قدر متورم اور زخمی ہو چکا ہے کہ خطبہ جمعہ اور اس کے بعد نماز میں قرات بھی بلند آواز سے نہیں پڑھ سکتا اور گلا بیٹھ جاتا ہے

"پس میں تو اب اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے ایسے لوگ مجھے عطا کرے جو سچے طور پر میری باتیں سن کر ان پر عمل کرنے والے ہوں مجھے اس کیا فائدہ کہ لاکھوں آدمی میرے ساتھ ایسے ہوں جو میری باتوں پر عمل کرنے والے نہ ہوں۔ سچے مومن تو میرے ساتھ اگر دس بیس ہوں تو وہی لاکھوں آدمیوں سے میرے لئے زیادہ خوشی کا موجب ہو سکتے ہیں۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۲۹۹ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۳۶ء)

اور ہمارا ساتھ چھوڑ دیں اور صرف ایسی ہی مخلص جماعت رہ جائے جو پورے طور پر اطاعت
کرنے اور اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہو ۔ پس جو کمزور ہیں وہ میری
تحریک کی اہمیت کو سمجھ لیں اور اس کے مطابق عمل کریں ورنہ اس کے سوا اور کوئی چارہ
نہیں کہ یا تو ایک دن مرتد ہو کر انہیں جماعت سے خارج ہونا پڑے گا یا خود انہیں جماعت سے
الگ کر دیا جائے گا ۔ پس ایک بار پھر میں جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں
کہ وہ سستی اور غفلت کو چھوڑ دیں نہیں تو کل خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں ٹھوکر لگے گی
اور ان پر ایسا ابتلا آئے گا کہ وہ ایمان سے بالکل محروم کر دئے جائیں گے ۔"

دیکھو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف ۔ آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے (مؤلف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان
جلد ۲۴ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۳۶ء)

ظاہر تو میاں صاحب کا اعلان مارشل لا معلوم ہوتا تھا ۔ اور توقع تھی کہ قادیانی مرعوب ہو کر
چندہ کی ادائی شروع کر دیں گے لیکن شاید وہ اس دھمکی کے راز سے واقف تھے ۔ معلوم ہوتا ہے کچھ اثر
نہیں لیا ۔ بالآخر حصول چندہ کے واسطے پھر منت سماجت کا طریق اختیار کرنا پڑا ۔ چنانچہ اس بارہ میں فنانشل
سیکرٹری تحریک جدید قادیان نے جو تازہ ترین اپیل شائع کی ہے وہ بہت سبق آموز ہے ۔ اس کا عنوان
ہے "چندہ تحریک جدید میں تا حال حصہ نہ لینے والی جماعتوں سے متعلق اعلان" ۔ اس میں درج ہے کہ :-

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پیش کرنے کے بعد گزارش ہے کہ
اس وقت چار سو سے اوپر جماعتیں ایسی ہیں جن کے وعدے موصول نہیں ہوئے
اور اس کی بڑی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ سیکرٹری اور پریزیڈنٹ صاحبان (جو نا
سمجھدار ہوں گے ۔ مؤلف) نہ خود چندہ کا وعدہ کیا ہے اور نہ دوسروں سے وعدہ
لکھایا ہے ۔ (ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند ۔ مؤلف) اس لئے کام کو پیچھے ڈالتے
چلے جا رہے ہیں ۔ ان حالات میں دوسرے مخلصین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعت
کے ہر فرد سے معمولی طور پر وعدہ چندہ تحریک جدید سال سوم کی بابت دریافت فرما لیں
اور جو وعدے ہوں فارم پر لکھ کر بھیج دیں تو وہی سیکرٹری اور وہی پریزیڈنٹ کے

جب آگ لگ جاتی ہے تو انسان حیران رہ جاتا ہے اور وہ نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کیا کرے یہی اس وقت ہماری حالت ہے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰۹/۲۳ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۶ء)

نتیجہ یہ کہ جو صداقت پسند تھے حقیقت کھلنے پر وہ قادیانیت کے پھندے سے نکل نکل کر اسلام کی طرف لوٹنے لگے۔ قادیانیوں نے بہت چیخا چلایا لیکن جب بس نہ چلا تو صبر کر لیا کہ جا رہے ہیں تو جانے دو جو بچ رہے وہی غنیمت ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو:-

"اب تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شیطان آتا ہے اور ہمارے ایک آدمی کو بہکا کر لے جاتا ہے ہم سارا دن اس کی تلاش اور جستجو میں لگے رہتے ہیں لیکن جب شام ہونے کے قریب ہوتی ہے اور ہم اسے تلاش کر کے واپس لا رہے ہوتے ہیں تو پیچھے سے آواز آتی ہے کہ ہم میں سے دو اور آدمیوں کو شیطان بہکا کر اپنے ساتھ لے گیا ہے پھر ہم ان کی تلاش میں نکلتے ہیں تو آواز آتی ہے کہ فلاں آدمی کو بھی شیطان پکڑ کر لے گیا ہے غرض ہم میں اور شیطان میں ایک جنگ جاری ہے اور جنگ بھی ایسی کہ جس میں ہماری مثال دشمن سے بھاگے ہوئے شکست خوردہ لوگوں کی سی ہے۔ ہم ایک کو بچاتے ہیں تو دشمن دو کو لے جاتا ہے۔ ہم دو کو بچاتے ہیں تو وہ تین آدمی لے جاتا ہے۔ ہم تین کو بچاتے ہیں تو وہ چار کو لے جاتا ہے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰۹/۲۳ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۶ء)

"ذاتی طور پر مجھے اس بات کا قطعاً محسوس نہیں ہو سکتا اگر ہماری جماعت موجودہ تعداد سے گھٹ کر آدھی رہ جائے یا پانچواں حصہ رہ جائے یا اس سے بھی زیادہ گر جائے کیونکہ میں اس یقین پر ہوں کہ مخلصین وہ کچھ کر سکتے ہیں جو تعداد نہیں کر سکتی۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۹/۲۴ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۶ء)

یہی نہیں کہ قادیانی جماعت میں اندرونی ابتری پھیل گئی بلکہ بیل چلاؤ شروع ہو گیا اور قادیانیت کو بچانا دشوار ہو گیا۔ شدت اضطراب میں پردہ اٹھ گیا۔ ورنہ ایسے راز بہت کم افشا ہوتے ہیں۔ بہر حال اس ہلچل کا ایک مختصر خاکہ ملاحظہ ہو:۔

"ہمیں نظر آتا ہے کہ ہم دشمن کے عمل سے متاثر ہو رہے ہیں اور اس کی غلطیاں بار بار ہمارے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتی ہیں۔ ہم میں سے جو کمزور لوگ ہیں بسا اوقات وہ ان غلطیوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور دشمن کے اثرات سے متاثر ہو جاتے ہیں...... دشمن ہمارے گھروں میں گھس گھس کر ہماری جماعت کے نوجوانوں اور کمزور طبع لوگوں میں نقص پیدا کرتا رہتا ہے اور ہمارا سارا وقت اس اندرونی اصلاح ہی میں صرف ہو جاتا ہے":

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۱۴۹ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۳۶ء)

"غرض عقیدے کی جنگ میں جہاں ہم نے دشمن کو ہر میدان میں شکست دی اور نہ صرف میدانوں میں اسکو شکست دی بلکہ اس کے گھروں پر چڑھ آور ہوئے اور ہم نے ایسا لتاڑا۔ ایسا لتاڑا کہ اس میں سر اٹھانے کی بھی تاب نہ رہی۔ دشمن کے ہر گھر میں گھس کر ہم نے اس کے باطل عقائد کو کچلا اور اسے ایسی کھلی شکست دی کہ دشمن کے لئے اس سے زیادہ کھلی اور ذلت کی شکست اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ وہاں عمل کے میدان میں ہم دشمنوں میں محصور ہو گئے۔ اور ہمارے لئے ان سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہ رہی۔ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے بعد پانچواں آدمی۔ وہ ہم میں سے نقائص اور عیوب میں مبتلا کرتے چلے جاتے ہیں۔ ہم ایک جگہ سے بھاگتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دوسری جگہ امن ملے گا مگر وہاں بھی دشمن آموجود ہوتا ہے پھر وہاں سے بھاگ کر تیسری طرف جاتے ہیں تو وہاں بھی دشمن موجود ہوتا ہے۔ تیسری جگہ سے بھاگ کر چوتھی جگہ جاتے ہیں تو اس جگہ بھی دشمن ہمارے مقابلہ کے لئے موجود ہوتا ہے۔ گویا جس طرح چاروں طرف

"چونکہ میں نے دیکھا کہ بلاد اسلامی روم و مصر وغیرہ کے لوگ ہمارے واقعات سے محض
طور پر آگاہ نہیں ہیں اور جس قدر ہم نے اس گورنمنٹ سے آرام پایا اور اس کے عدل و
جود سے فائدہ اٹھایا وہ اس سے بے خبر ہیں اس لئے میں نے عربی اور فارسی میں بعض
رسائل تالیف کر کے بلاد شام و روم و مصر اور بخارا وغیرہ کی طرف روانہ کئے اور ان
میں اس گورنمنٹ کے تمام اوصاف حمیدہ درج کئے اور بخوبی ظاہر کیا کہ اس محسن گورنمنٹ کے
ساتھ جہاد قطعاً حرام ہے اور ہزارہا روپیہ خرچ کر کے وہ کتابیں مفت تقسیم کیں اور بعض
عربوں کو وہ کتابیں دے کر بلاد شام و روم کی طرف روانہ کیا اور بعض عربوں کو مکہ اور مدینہ کی
طرف بھیجا اور بعض بلاد فارس کی طرف بھیجے گئے۔ اور اسی طرح مصر میں بھی کتابیں بھیجی گئیں
اور یہ ہزارہا روپیہ کا خرچ تھا جو محض نیک نیتی سے کیا گیا۔ ایک نیک نیتی تو صاف ظاہر ہے
"شاید اس جگہ ایک نادان سوال کرے گا کہ اس قدر خیر خواہی کی کیا ضرورت ہے کہ ہزارہا
روپیہ اپنی گرہ سے خرچ کر کے اس گورنمنٹ کی خوبیوں کو تمام ملکوں میں پھیلایا جائے۔
لیکن ایک عقلمند جانتا ہے کہ احسان ایک ایسی چیز ہے کہ جب ایک شریف اور ایماندار
آدمی اس سے متمتع اٹھاتا ہے تو بالطبع اس میں عشق و محبت کے رنگ میں ایک جوش
پیدا ہوتا ہے کہ اس احسان کا معاوضہ دے۔ ہاں کمینہ آدمی اس طرف التفات نہیں کرتا
پس مجھے طبعی جوش نے ان کارروائیوں کے لیے مجبور کیا۔"

("اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ جو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور جناب گورنر جنرل ہند اور
لفٹنٹ گورنر پنجاب اور دیگر معزز حکام کے ملاحظہ کے لئے شائع کیا گیا۔ منجانب خاکسار
مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۹۶
مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

دوسرے ملکوں میں گھسنے کے سوا ہندوستان میں بھی قادیانیوں نے اپنا رخ بدلنا ضروری سمجھا۔
وہ یہ کہ کانگریس کی طرف جھکیں اور ہندوؤں کی طرف ہاتھ بڑھائیں۔ امید یہ کہ شاید حکومت کو کچھ لالچ آئے۔
یا مسلمانوں کے مقابل کچھ امداد مل جائے۔ اس مقصد کے واسطے پنڈت جواہر لال نہرو سب سے بہتر
ممدوح نظر آئے۔ چنانچہ قادیانی جماعت فرط جوش سے پنڈت جی کی طرف لپکی۔ اس انقلاب کی تفصیل آواز

ہندوستان میں قادیانی تحریک نے جو کام کیا اور اس کا جو انجام ہوا۔ آنکھوں کے سامنے موجود ہے اس تحریک کو تھوڑا بہت جاری رکھنے کی ایک ہی صورت باقی رہ گئی وہ یہ کہ دور دراز ممالک میں ایک ایک دو دو قادیانی بھیج دئے جائیں۔ وہ وہاں سے تبلیغ کی خوش کن خبریں لکھ کر بھیجتے رہیں اور قادیانی کی کچھ ڈھارس بندھے کہ گھر میں قدم اکھڑے تو باہر قادیانیت قدم جما رہی ہے۔ اس ترکیب سے چندہ بھی جمع ہوتا رہے گا اور بے روزگاری کے زمانہ میں کچھ قادیانی نوجوان بھی روزی سے لگ جائیں گے یک کرشمہ دو کار۔ چنانچہ تحریک جدید کے نام سے جو چندہ طلب کیا جا رہا ہے۔ اس میں یہی ہنر باغ دکھایا گیا ہے۔ دسمبر ۱۹۴۶ء کے سالانہ جلسہ کی روئداد میں تحریر ہے کہ :-

حضور (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) نے ان تمام نئے تبلیغی مشنوں کا ذکر فرمایا جو ۱۹۴۶ء کے دوران میں غیر ممالک میں تحریک جدید کے ماتحت قائم کئے گئے ہیں۔ سب سے پہلے حضور نے جنوبی امریکہ کے مشن کے حالات بیان فرمائے۔ جو ارجنٹائن میں قائم کیا گیا ہے۔ پھر ہنگری۔ البانیہ۔ یوگوسلاویہ اور ہسپانیہ کے مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریک جدید کے مجاہدین کی قربانیوں اور ایثار کا ذکر فرمایا۔

"اس کے بعد فرمایا۔ چین کے اس علاقہ میں جہاں چینی حکومت ہے سابق مبلغ کے علاوہ ایک اور مبلغ بھی بھیجا گیا ہے۔ پھر ایک نو مبلغ کرم ڈاکٹر ... تحریک جدید کے ماتحت ابی سینیا بھیجا گیا۔ جہاں سے حبشہ اور اٹلی کی جنگ ختم ہونے پر انہیں نکلنا پڑا اور اب وہ فلسطین آ گئے ہیں۔

"حضور نے ان مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اتنے ملکوں میں بغیر کسی ایسے بوجھ جو جماعت کو محسوس ہو۔ نہایت قلیل عرصہ میں تبلیغ کا کام جاری ہو جانا ہماری جماعت کے لئے ایک ایسی مبارک بات ہے کہ جس پر جتنی بھی وہ خوشی کرے کم ہے :

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳۴ نمبر ۳۰۲ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۶ء)

شاید اسلامی ممالک میں بھی قادیانی بھیجے ہوں اور کسی مصلحت سے ان کا اظہار نہیں کیا گیا صرف ضمناً فلسطین کا ذکر آ گیا۔ جہاں غالباً پہلے سے قادیانی مشن قائم ہے۔ حالانکہ اسلامی ممالک پر تو شروع ہی سے توجہ رہی ہے۔ چنانچہ خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :-

(1) Beloved of the nation welcome you.
(2) We join in Civil Liberties Union.
(3) Long live Jawaher Lal

قادیانی کارکنوں کا مظاہرہ ایسا شاندار تھا کہ ہر شخص اس کی تعریف میں رطب اللسان تھا اور لوگ کہہ رہے تھے کہ ایسا شاندار مظاہرہ ابھی تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ کانگریس لیڈر قادیانی کارکنوں کے نظم و ضبط سے حد درجہ متاثر تھے اور بار بار اس کا اظہار کر رہے تھے حتیٰ کہ ایک لیڈر نے بابو شیخ صاحب سے کہا کہ اگر آپ لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں تو یقیناً ہماری فتح ہو گی۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۰۰ ص ۲ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۳۶ء)

چنانچہ اس پر قادیانیوں کی لاہوری جماعت نے اعتراض کیا کہ:-

"پنڈت جی کے استقبال میں قادیانی رضاکاروں کی شرکت پنڈت جی کی خیالات اور ان کی بیان ہو چکی ہیں۔ یاد رہے جب تک کہ جناب خلیفہ قادیان کانگریس کے شدید مخالف تھے اور قادیانی حضرات نے کانگریس کے مقابلہ میں حکومت کی امداد کی اور بہت کار خاص کی خدمات انجام دیں۔ آج وہ کانگریس کے ایک انتہا پسند اور اشتراکی خیالات رکھنے والے صدر کے استقبال میں سب سے پیش پیش ہیں۔ افسوس قادیانیوں نے اپنے اصلی کام تبلیغ سلسلہ اور خدمت دین کو پس پشت پھینک دیا اور سیاسیات میں نہایت جوش سے حصہ لینا شروع کر دیا۔"

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۶ء)

اس انقلاب سے قبل قادیانی جماعت نے ہمیشہ انگریز حکومت سے اپنی وفاداری کا سودا کر رکھا تھا۔

آج سے دو سال قبل مرزا میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے حکومت کو یہ دھمکی دی تھی کہ:-

"میں اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ حکومت کو جلد وفادار جماعتوں کی امداد کی ضرورت پیش آئے گی۔ میں یہ کسی الہام کی بنا پر نہیں کہتا بلکہ زمانہ کے حالات کو دیکھ کر عقل کی بنا پر کہتا ہوں۔ میں نے کانگریس کی تحریک کو خوب غور سے دیکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ

فصل کے آخر میں درج ہے البتہ خود قادیانیوں کی لاہوری جماعت نے اس پر جو فخر کیا ہے وہ قابل غور ہے۔

"موجودہ زمانہ کو انقلابات کا دور کہا جاتا ہے۔ صبح ہر روز ایک نئے انقلاب کی خبر لے کر طلوع ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بعض انقلابات ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کو محو حیرت کر دیتے ہیں۔ گزشتہ ماہ لاہور میں پنڈت جواہر لال نہرو کا قادیانی استقبال اسی قسم کا ایک حیرت انگیز انقلاب ہے۔ ۲۹ مئی کو جب پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس لاہور تشریف لائے تو قادیانی جماعت کی طرف سے ان کا شاندار استقبال ہوا (اخبار) الفضل میں اس کی تفصیل بعنوان فخر نمایاں طریق پر "فرزند ملت پنڈت جواہر لال نہرو کا لاہور میں شاندار استقبال" کے عنوان سے شائع کی گئی۔"

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر [illegible] مورخہ ۲۳ جون ۱۹۳۶ء)

چنانچہ اخبار الفضل قادیان میں جو استقبال کی تفصیل شائع ہوئی اس میں درج ہے کہ۔

"علی الصبح چھ بجے تمام باوردی قادیانی والنٹیئرز باقاعدہ مارچ کرتے ہوئے ریلوے اسٹیشن پہنچ گئے۔ یہ نظارہ صد درجہ جاذب توجہ اور دیدنی تھا۔ ہر شخص کی آنکھیں اس طرف اٹھ رہی تھیں۔ استقبال کا تقریباً تمام انتظام (قادیانی) کور کے ہاتھ میں تھا اور کوئی آرگنائزیشن اس موقع پر نہ تھی۔ سوائے کانگریس کے دیڑھ دو درجن والنٹیئروں کے اسٹیشن سے لے کر جلسہ گاہ تک اور پلیٹ فارم پر انتظام کے لئے ہمارے والنٹیئر موجود تھے۔ پلیٹ فارم پر جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب (قادیانی) بیرسٹر ایم ایل سی قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور بنفس نفیس موجود تھے اور باہر جہاں کہ پنڈت جی نے کھڑا ہونا تھا جناب شیخ صاحب موجود تھے۔ ہجوم بہت زیادہ تھا۔ بالخصوص پنڈت جی کی آمد کے وقت ہجوم بے حد اضافہ ہو گیا اور لوگوں نے صفوں کو توڑنے کی کوشش کی۔ مگر ہمارے والنٹیئروں نے قابل تعریف ضبط اور نظم سے کام لیا اور حلقہ کو قائم رکھا۔ پنڈت جی کے اسٹیشن سے باہر آنے پر جناب شیخ بشیر احمد صاحب (قادیانی) ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ (قادیان) نے لیگ کی طرف سے آپ کے گلے میں ہار ڈالا۔ (قادیانی) کور کی طرف سے حسب ذیل ماٹو جھنڈیوں پر خوبصورتی سے آویزاں تھے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو اسلام سے کیا واقفیت، مسلمانوں کے مذہبی معاملات سے تعلق، قادیانی جماعت سے کیا دلچسپی اور ان کی طرفداری کی کیا ضرورت؟ اول تو خود علامہ سر محمد اقبال نے پنڈت جی کے اس رویہ کی توجیہہ کی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"بہرحال میں پنڈت جی [illegible] سے یہ بات پوشیدہ رکھنا نہیں چاہتا کہ پنڈت جی کے مضامین پڑھ کر میرے دل میں کچھ شبہات نے بہت الجھن پیدا کی۔ یہ جانتے ہوئے کہ پنڈت جی ایک وسیع القلب انسان ہیں اور مختلف تہذیبوں سے ہمدردی رکھتے ہیں، لامحالہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے جو سوالات اٹھائے ہیں انہیں وہ بالکل خلوص سے سمجھنا چاہتے ہیں۔ تاہم جس طریقہ سے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اس سے کچھ اس قسم کی ذہنیت کا اظہار ہوتا ہے جسے پنڈت جی کی طرف منسوب کرنا میرے لئے دشوار ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ قادیانیت کے متعلق میں نے جو بیان دیا تھا جس میں جدید اصول کے مطابق صرف ایک مذہبی عقیدہ کی وضاحت کی گئی تھی اس سے پنڈت جی اور قادیانی دونوں پریشان ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف وجوہ کی بنا پر دونوں اپنے دل میں مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی وحدت کے امکانات کو بالخصوص ہندوستان میں پسند نہیں کرتے۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہندوستان کے قوم پرست جن کی سیاسی تصوریت نے ان کے احساس حقائق کو مردہ کر دیا ہے اس بات کو گوارا نہیں کرتے کہ شمال مغربی ہند کے مسلمانوں کے دل میں خود اعتمادی اور خود مختاری کا خیال پیدا ہو۔ ان کا خیال ہے اور میری رائے میں غلط خیال ہے کہ ہندوستانی قومیت تک پہنچنے کا صرف یہی راستہ ہے کہ ملک کی مختلف تہذیبوں کو بالکل مٹا دیا جائے جن کے باہمی تعامل سے ہندوستان میں ایک اعلیٰ اور پائیدار تہذیب ترقی پذیر ہو سکتی ہے۔ جس قومیت کی ان طریقوں سے تعمیر کی جائے گی اس کا نتیجہ باہمی تلخی بلکہ تشدد کے سوا اور کیا ہو گا۔ اسی طرح یہ بات بھی ظاہر ہے کہ قادیانی بھی مسلمانان ہند کی سیاسی بیداری سے گھبرائے ہوئے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانان ہند کے سیاسی وقار کے بڑھ جانے سے ان کا یہ مقصد فوت ہو جائے گا کہ رسول عربی [illegible] کی امت میں سے قطع و برید کر کے ہندوستانی نبی کے لئے ایک جدید امت تیار کریں۔ حیرت کی بات ہے کہ

اب کانگریس ایک ایسی اسکیم تیار کر رہی ہے جس سے گو بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ میدان سے ہٹ گئی مگر قریب وہ گورنمنٹ کو ایسی مشکلات میں ڈال دے گی جس کے لئے پھر اسے وفاداروں کی ضرورت محسوس ہوگی اور ہم پھر اپنے جھگڑے کو ایک طرف رکھ کر اس کی مدد کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ مگر حکومت نے ہمیں سبق دے دیا ہے کہ سودا کئے بغیر تعلق نہیں رکھنا چاہئے۔ ہم خود بھی آئندہ حکومت سے سودا کریں گے اور دوسروں کو بھی سودا کرنے کا سبق پڑھائیں گے۔ سوائے اس صورت کے کہ حکومت ہم پر ظلم ہونے سے دور کر دے تب ہمارے تعلقات پہلے کی طرح ہو جائیں گے لیکن اگر یہ بات نہ ہوئی تو ہماری [illegible] سودا کرنے کے بعد ہوگی اور ہم اپنی خدمات کا معاوضہ طلب کریں گے۔"

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۲ نمبر ۵۰ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

اس انقلاب کی دوسری وجہ جو مسلمانوں سے متعلق ہے میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی یوں تشریح کرتے ہیں:-

"اگر پنڈت جواہر لال صاحب نہرو اعلان کر دیتے کہ احمدیت کو مٹانے کے لئے وہ اپنی تمام طاقت خرچ کر دیں گے جیسا کہ احرار نے کیا ہوا ہے تو اس قسم کا استقبال بے موقع ہوتا لیکن کانگریس کے برخلاف یہ خیال موجود ہو کہ قریب کے زمانہ میں ہی پنڈت صاحب نے ڈاکٹر اقبال کے ان مضامین کا رد لکھا ہے جو انہوں نے احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دئے جانے کے لئے لکھے تھے اور نہایت عمدگی سے ثابت کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے احمدیت پر اعتراض اور احمدیوں کو علیحدہ کرنے کا سوال بالکل نامعقول اور خود ان کے گزشتہ رویہ کے خلاف ہے تو ایسے شخص کا جب کہ وہ صوبہ میں مہمان کی حیثیت سے آیا ہو ایک سیاسی انجمن (یعنی قادیانیوں کی نیشنل لیگ۔ المؤلف) کی طرف سے استقبال بہت اچھی بات ہے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۲۸۵ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۳۶ء)

اٹھتا ہے اور مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ اے مسلمانو! خدا نے قرآن میں جس نبی کے آنے کا ذکر کیا ہے وہ میں ہی ہوں۔ آؤ! اور مجھ پر ایمان لاؤ، میرے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ اگر نہیں آؤ گے تو خدا تمہیں قیامت کے روز نہیں بخشے گا اور تم دوزخی ہو جاؤ گے۔

میں مرزا صاحب کے اس اعلان کی صداقت یا بطالت پر بحث نہ کرتے ہوئے صرف یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مرزائی مسلمان بننے سے مسلمانوں میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ ایک مرزائی مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ:-

۱۔ خدا سے ہے پیغمبروں کی زنجیر کے تئے ایک انسان پیدا کرتا ہے جو کہ اس وقت کا نبی ہوتا ہے۔

۲۔ خدا نے عرب کے لوگوں میں ان کی اصلاح کرانے کے زمانہ میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی بنا کر بھیجا۔

۳۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد خدا کو ایک نبی کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس لئے مرزا صاحب کو بھیجا کہ وہ مسلمانوں کی رہنمائی کریں۔

"میرے قوم پرست بھائی سوال کریں گے کہ ان عقیدوں سے ہندوستانی قوم پرستی کا کیا تعلق ہے۔

"اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے پر اس کی شردھا اور عقیدت رام، کرشن، وید، گیتا اور رامائن سے ہٹ کر قرآن اور عرب کی بھومی میں منتقل ہو جاتی ہے اسی طرح جب کوئی مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ علاوہ بریں جہاں اس کی خلافت پہلے عرب اور ترکستان میں تھی اب وہ خلافت قادیان میں آ جاتی ہے اور مکہ مدینہ اس کے لئے روایتی مقامات مقدسہ رہ جاتے ہیں۔

"کوئی بھی احمدی چاہے عرب، ترکستان، ایران یا دنیا کے کسی بھی گوشہ میں رہتا ہو وہ روحانی شکتی کے لئے قادیان کی طرف منہ کرتا ہے۔ قادیان کی سرزمین اس کے لئے

میری اس کوشش سے کہ مسلمانان ہند کو ہر جگہ اس بات سے آگاہ کروں کہ ہندوستان کی تاریخ میں اس وقت جس نازک دور سے وہ گزر رہے ہیں اس میں ان کی اندرونی یکجہتی کس قدر ضروری ہے اور نیز ان افتراق پرور اور انتشار انگیز قوتوں سے محترز رہنا لازمی ہے جو اصلاحی تحریکوں کے روپ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ پنڈت جی کو یہ موقع ملا کہ وہ اس قسم کی تحریکوں سے ہمدردی فرمائیں:۔ (ترجمہ)

(ڈاکٹر سر محمد اقبال کے مضمون "اسلام اور احمدیت" مندرجہ رسالہ اسلام لاہور جلد ۱ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۳۶ء کا اقتباس)

دوم قادیانیت کی حمایت کی اس سے بڑھ کر توجیہہ ڈاکٹر شنکر داس صاحب کے مضمون سے ہوتی ہے جس میں قومی نقطۂ نظر سے قادیانی تحریک پر بحث کی گئی ہے جو اپریل ۱۹۳۲ء میں بندے ماترم اخبار میں شائع ہوا۔ چنانچہ ڈاکٹر شنکر داس صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"سب سے اہم سوال جو اس وقت ملک کے سامنے درپیش ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اندر کس طرح قومیت کا جذبہ پیدا کیا جائے! کبھی ان کے ساتھ سودے معاہدے اور پیکٹ کئے جاتے ہیں کبھی لالچ دے کر ساتھ ملانے کی کوشش کی جاتی ہے کبھی ان کے مذہبی معاملات کو سیاسیات کا جزو بنا کر پولیٹیکل اتحاد کی کوشش کی جاتی ہے مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ ہندوستانی مسلمان اپنے آپ کو ایک الگ قوم تصور کئے بیٹھے ہیں اور وہ دن رات عرب کے ہی گیت گاتے ہیں اگر ان کا بس چلے تو وہ ہندوستان کو بھی عرب کا نام دے دیں۔

"اس تاریکی میں۔ اس مایوسی کے عالم میں ہندوستانی قوم پرستوں اور محبان وطن کو ایک ہی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے اور وہ آشنائی کی جھلک احمدیہ کی تحریک ہے جس قدر مسلمان احمدیت کی طرف راغب ہوں گے وہ قادیان کو اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے اور آخر میں محب ہند اور قوم پرست بن جائیں گے مسلمانوں میں احمدیہ تحریک کی ترقی ہی عربی تہذیب اور پان اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ آؤ ہم احمدیہ تحریک کا قومی نگاہ سے مطالعہ کریں۔ پنجاب کی سرزمین میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی

ان کو ہندوؤں اور کانگریس کی حمایت اور سرپرستی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ادھر جو سیاسی جماعت اسلامی جمعیت کو مٹا کر ہندوستانی قومیت میں مسلمانوں کو جذب کرنا چاہتی ہے اس کو اس کام کے واسطے قادیانی جماعت موزوں اور مستعد نظر آئی لہٰذا معاملہ کی بات چیت شروع ہوئی۔ ورنہ کہاں قادیانی اور کہاں پنڈت جواہر لال نہرو۔ تعجب کی سی بات ہے کہ قادیانی جماعت حکومت کی بڑی خیر خواہ تھی اور معاوضہ کی توقع رکھتی تھی اور کانگریس کی مخالفت پر فخر کرتی تھی چنانچہ خود اس جماعت کے خلیفہ میاں محمود احمد صاحب فرماتے ہیں :۔

"ہم نے پچھلی کانگریس کی شورش کے وقت میں ایسا کام کیا ہے کہ کوئی انجمن یا فرد اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ اگر ہم اس وقت ایک جتھا نہ بناتے تو یقیناً پنجاب میں شورش بہت زیادہ ترقی کر جاتی۔ اور صرف یہی نہیں ہماری ہی جماعت تھی جس کے نمونہ سے دوسرے افراد کو بھی جرأت ہوئی اور ان میں سے کئی کانگریس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔"

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۱۳۰ مورخہ ۵ مئی ۱۹۳۲ء)

"اس کے بعد جو موقع پیش آیا جب کانگریس نے شورش کی ہم نے حکومت کی مدد کی۔ گزشتہ گاندھی موومنٹ کے موقع پر ہم نے جان و مال سے مدد کی اور ہم نے ٹریکٹ اور اشتہار شائع کئے اور ہم بیان کرتے ہیں یہ بات ثابت کر سکتے ہیں کہ سینکڑوں تقریریں اس تحریک کے خلاف ہمارے آدمیوں نے کیں۔ اعلیٰ افسروں سے ہم نے داد پائی اور اعلیٰ حکام نے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا"

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۹۱ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء)

عملی دنیا میں مرزا محمود صاحب امیر جماعت قادیان کی طرف سے ایک ہدایت نامہ جاری ہوئی تھی جس میں قادیانیوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ :۔

"اپنے علاقہ کی سیاسی تحریکات سے پوری طرح واقف رہنا چاہیے اور کانگریس کے اثر کے بڑھنے اور گھٹنے سے مرکز کو اطلاع دیتے رہیں۔ اگر کوئی سرکاری افسر سیاسی تحریکوں میں حصہ لیتا ہو یا کانگریسی خیالات رکھتا ہو تو اس کا بھی خیال رکھیں اور یہاں (قادیان)

پیغمبر بھی اس سرزمین نجات دہندہ ہے اور اسی میں ہندوستان کی فضیلت کا راز پنہاں ہے ہر احمدی کے دل میں ہندوستان کے لئے پریم ہوگا کیونکہ قادیان ہندوستان میں ہے مرزا صاحب بھی ہندوستانی تھے اور اب جتنے خلیفے اس فرقہ کی رہبری کر رہے ہیں وہ وہ سب ہندوستانی ہیں۔

"اعتراض ہو سکتا ہے کہ جب مرزائی قرآن کو الہامی کتاب مانتے ہیں تو وہ اسلام سے الگ کیسے ہو سکتے ہیں۔

"اس کا جواب سکھوں کی موجودہ ہندوؤں سے علیحدگی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں رام، کرشن، ہری، وشنو سب ہندو دیوی دیوتاؤں کا ذکر آتا ہے۔ مگر کیا سکھ آج رام کرشن کی مورتیوں کا کھنڈن نہیں کیا گورودواروں سے رامائن اور گیتا کا پاٹھ نہیں اٹھایا۔ کیا سکھ آپ کو ہندو کہلانے سے انکار نہیں کرتے اسی طرح وہ زمانہ دور نہیں جب کہ احمدی برملا یہ کہیں گے کہ صاحب ہم محمدی مسلمان نہیں ہم تو احمدی مسلمان ہیں کوئی ان سے سوال کرے گا کیا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو مانتے ہو تو وہ جواب دیں گے کہ ہم حضرت محمد، عیسیٰ، رام، کرشن سب کو اپنے اپنے وقت کا نبی تصور کرتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ہندو، عیسائی یا محمدی ہو گئے۔

"یہی ایک وجہ ہے کہ مسلمان احمدیہ تحریک کو شک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ احمدیت ہی عربی تہذیب اور اسلام کی دشمن ہے۔ خلافت تحریک میں بھی احمدیوں نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا کیونکہ وہ خلافت کو بجائے ترکی یا عرب میں قائم کرنے کے قادیان میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات عام مسلمانوں کے لئے جو ہر وقت پان اسلام ازم و پان عربی ازم کے خواب دیکھتے ہیں کتنی ہی مایوس کن ہو مگر ایک قوم پرست کے لئے باعث مسرت ہے۔"

(مضمون ڈاکٹر شنکر داس صاحب مہرہ بی ایس سی ایم بی بی ایس لاہور مندرجہ اخبار بندے ماترم مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۲ء منقول از اخبار ایمان مورخہ ۱۰ اپریل)

واقعہ یہ ہے کہ ادھر مسلمانوں کی بیداری اور حکومت کی سرد مہری سے قادیانی مضطرب اور دیدہ

احمدی جماعت انگریزوں کی نمائندہ اور ان کی ایجنٹ ہے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۳۱ جلد ۲۳ مورخہ ۹ اگست ۱۹۳۵ء)

غیر یوں سیاسی مصالح کی خاطر کانگریس کے لیڈر قادیانی جماعت کے سر پر ہاتھ رکھیں اور قادیانی جماعت ان کی رفاقت کا دم بھرے جس طرح کل تک حکومت کی رفاقت کا دم بھرتی تھی لیکن یہ سودا چنداں نفع نہیں آتا۔ اول تو مسلمانوں سے جدا ہو کر قادیانیوں کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے جو وہ سیاسیات میں وزن پیدا کریں۔ دوسرے یہ کہ ان کے عقائد معلوم ہونے پر ہندو بھی شاید گوارا نہ کریں کہ ان کے دھرم میں یہ نامعقول رخنہ دوانی شروع کریں۔ ہندوؤں کو عام طور پر علم نہیں ہے کہ قادیانی تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنے آپ کو سری کرشن مہاراج کا اوتار سمجھتے ہیں اور اور یہ بھی کہ ایسا جو قادیانیوں کے نزدیک خود سری کرشن مہاراج سے بڑھ کر ہیں چنانچہ مرزا صاحب جس طرح مسلمانوں کو اپنی امت بنانا چاہتے ہیں ہندوؤں کو بھی اپنی امت میں داخل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ ذیل میں چند قادیانی عقائد ملاحظہ ہوں:۔

"اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور بااقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا اور مجھے جملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا:۔

"ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لیکچر سیالکوٹ موسومہ لیکچر سیالکوٹ واقع ۲ نومبر ۱۹۰۴ء ص ۳۳)

"آخر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح

اطلاع دیں۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء)

چنانچہ قادیانیوں کی لاہوری جماعت جو اپنی حریف قادیانی جماعت کا حکومت میں رسوخ پیدا کرنا پسند نہیں کرتی تھی اس سیاسی سرگرمی کا مذاق اڑاتی تھی چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"آج کل کانگریس والوں کو جہاں گورنمنٹ سے مقابلہ ہے وہاں قادیانیوں کا سامنا بھی ہے اور بیچارے سخت مشکل میں آن پڑے ہیں گاؤں گاؤں گھوم کر قادیانی مبلغین کانگریس کے پروپیگنڈے کو بے اثر بنا رہے ہیں۔ فضل عمر کے لکھے ہوئے ذریعہ گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کا سبق دیا جا رہا ہے اور اولی الامر منکم کی تفسیر کے دریا بہائے جا رہے ہیں۔ غرض گورنمنٹ کی حمایت اور قادیانیوں کی [illegible] نے کانگریس والوں کا تو ان دنوں یہ حال کر رکھا ہے ۔

غم صیاد و فکر باغباں ہے   دو دل پہ بار آشیاں ہے

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۲ جون ۱۹۳۰ء)

جب تک قادیانی جماعت کا حکومت سے میل رہا خود سیاسی لیڈر اس جماعت سے سخت بیزار تھے چنانچہ پنڈت جواہر لال نہرو بھی اس جماعت کو سدراہ مانتے تھے اور اس کو کمزور کرنا مقدم سمجھتے تھے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"پھر یہ خیال کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی ایجنٹ ہے لوگوں کے دلوں میں اس قدر راسخ تھا کہ بعض بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے مجھ سے سوال کیا کہ ہم علیحدگی میں آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ صحیح ہے کہ آپ کا انگریزی حکومت سے اس قسم کا تعلق ہے۔

"ڈاکٹر سید محمود جو اس وقت کانگریس کے سیکرٹری تھے ایک دفعہ قادیان آئے اور انہوں نے بتایا کہ پنڈت جواہر لال نہرو جب یورپ کے سفر سے واپس آئے تو انہوں نے اسٹیشن پر اتر کر جو باتیں سب سے پہلے کہیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ میں نے اس سفر یورپ میں یہ سبق حاصل کیا ہے کہ اگر انگریزی حکومت کو ہم کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے احمدیہ جماعت کو کمزور کیا جائے جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کا یہ خیال تھا کہ

جماعت احمدیہ کا اعتقاد جو کہ بھگوان کرشن کے متعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ صادق راستباز تھے۔ اور پرماتما کی طرف سے گیان لے کر آئے تھے۔ چنانچہ بھگوان کرشن قادیانی (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب۔ المؤلف) اپنے ایک بھاشن میں فرماتے ہیں:-

"واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی یا اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت سی باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا" (لیکچر سیالکوٹ)

شری بانی آئندہ بھگوان کرشن قادیانی یعنی مرزا صاحب المؤلف نے اپنے اس بھاشن میں یہ بات اچھی طرح سپشٹ کر دی ہے کہ بھگوان کرشن اپنے سمے کا اوتار اور پرماتما کا پیارا اور راستباز تھا اور جماعت احمدیہ کا ایک ایک بچہ ان کے متعلق یہی وچار رکھتا ہے اور جماعت احمدیہ جس طرح اور راستبازوں کی عزت کرتی ہے اور ان کی ہتک ہرگز برداشت نہیں کرتی اسی طرح کرشن بھگوان کے متعلق بھی ہمارا یہی طریق عمل ہے۔

(بھاشن محمد بشیر صاحب قادیانی کا مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۲۳

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء)

"ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جلد وہ زمانہ آئے کہ ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں پر سے پردے اٹھ جائیں اور ان کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور معرفت حاصل ہو جائے اور ان کے سینے اس سچائی کو قبول کرنے کے لئے کھل جائیں جو دین اسلام تعلیم دیتا ہے ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا۔ اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی میرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا"

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا مضمون۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ ۱۱ ص ۴۰۹-۴۱۱ منقول از رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب ص ۱۳ مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

منظور ہے اور جیسا کہ خدا نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی کرشن ہوں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لیکچر سیالکوٹ موسومہ اسلام واقع ۲ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳۳)

"جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھے اور نام بھی دئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"اس سمے جبکہ ہندو قوم نانا پرکار کے پاپوں میں لین ہو چکی ہے اور سارے ورن اپنے دھرم سے گر چکے تھے بھگوان کرشن نے اپنے وچن انوسار جو کہ آپ نے گیتا میں کیا تھا کہ میں لوگوں کی ہدایت اور پاپوں کے ناش کے لئے اس سنسار میں جنم لیا کروں گا قادیان کی پوتر نگری میں ایک پرماتما کے اپاسک کے ہاں جنم لیا جن کا نام حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہے۔ آپ نے پرماتما سے گیان حاصل کر کے سارے سنسار کو سنایا کہ اے بھائیو پرماتما نے تمہارے ادھار کے لئے مجھ کو بھیجا ہے تاکہ میں تم کو پاپوں سے دور کر کے پرماتما کے آور لے جاؤں۔ اور ایشور کی کرپا سے لاکھوں انسانوں نے آپ کی اس آواز کو سویکار کر کے آپ کے دامن کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر دیا.........

"ہندوستان کا مستقبل اس وسیع براعظم کے فرزندوں کے باہمی سمجھوتہ اور فرقہ وارانہ اختلافات کے حل پر منحصر ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی اشتراکیت ہماری کانگرس کو نہیں بنا سکتی کیونکہ ہم فطرتاً مذہب پسند ہیں۔ آریہ سماج کی خشک طاقتوں کی غمخواری بھی نئی نئی بننے والی سوسائٹیوں کی صلح کن پالیسی بھارت کی قسمت نہیں بدل سکتی۔ ہمارے دکھوں کا علاج ہماری سیاسی غلامی سے آزادی۔ کرشن کی مرلی کی مدھر دھن پھونکتی ہے۔ ہمارے زمانہ کا کرشن مرزا غلام احمد قادیانی صاحب (مؤلف) وہ (سابق زمانہ کرشن مؤلف) جنہیں جواہر ین کر ماری تہ پلیٹ اور گئو ان کے زمانہ میں بات کا وغیرہ ب بلکہ "مرلی کی نئی دھن" زمین پر بسنے والے اہل زمین کی طرف پیغام آشتی ہے۔ جنہوں نے آج سے ۴۲ سال قبل (یعنی ۱۸۹۱ء میں جب کہ مرزا صاحب نے کرشن ہونے کا دعویٰ کیا اور دعوے کا اعلان کیا۔ مؤلف) اس جمال جہان آرا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کو دیکھا اور درخواست کی: "تنگ نظری کینہ پروری اور گرمئی نظر التفات ہوتی بیڑا پار ہوا۔ جو حکمت سودرما کو ملا وہ سب کو ملنا چاہیئے اسے ٹھیک ہی سمجھنا چاہیے کہ ہندو خوش ہوں کہ احمدی مسلمان (یعنی قادیانی مؤلف) سری کرشن کو ایک نبی مانتا ہے اور ہندوؤں کی محبوب ترین ہستی سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو کرشن جی کا اوتار مانتا ہے اور امن پسندی میں ان سے انس جانتا ہے (مؤلف)

(قادیانی جماعت کا اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ صفحہ ۹۹ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

"یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) مہدی اور مسیح ہی نہیں بلکہ کرشن بھی ہیں۔ یعنی آپ ہندوؤں کے لئے بھی ہادی ہیں۔ اب ہم ان میں تبلیغ کریں گے اور جب تک ہم ہندوؤں میں تبلیغ نہ کریں۔ حضرت مسیح موعود کرشن کیسے ثابت ہو سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود مسیح ہیں آپ کی جماعت کو مسیحیوں پر غلبہ ملے گا۔ آپ مہدی ہیں مسلمانوں کو دوبارہ ہدایت آپ کے ذریعہ ملے گی۔ کرشن ہیں۔ ہندوؤں میں آپ کی جماعت کو غلبہ اور آپ کی قبولیت پھیلے گی۔ ہمارے لئے حق پھیلانے کی راہیں کھل رہی ہیں۔ ہم ہندوؤں میں کام کریں گے۔ وحشیوں تک میں دین پھیلائیں گے۔"

فصول و مباحث کی کثرت سے ہو سکتا ہے۔ پوری کتاب میں تین فصلیں اور چند ضمیمے ہیں۔ ہر فصل میں بکثرت مباحث ہیں۔ بعض بعض فصلوں کے مباحث کی تعداد ۳۰۰ سے اوپر ہے۔ پوری کتاب کے مباحث ایک ہزار سے بھی زیادہ ہیں۔ استیعاب کی یہ شان ہے کہ مرزا غلام احمد کے خاندانی حالات اور ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کا کوئی واقعہ اور قادیانی مذہب کا کوئی رخ اور کوئی پہلو چھوٹنے نہیں پایا۔ عجب نہیں کہ اس کتاب کو دیکھ کر قادیانی امت پکار اٹھی ہو مال هذا الكتاب لا يغادر صغيرة ولا كبيرة الا احصاها۔

"اس کتاب کی تالیف میں مصنف صاحب نے قادیانی مذہب کا سارا لٹریچر کھنگال ڈالا ہے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ بعض ضروری تشریحات اور حواشی کے علاوہ مصنف نے خود اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا ہے۔ بلکہ خود مرزا صاحب اور قادیانی حضرات کے اکابر کے قلم و زبان سے ہی قادیانیوں اور ان کے مذہب کی تصویر کھینچ دی ہے۔ گویا مصنف نے قادیانیوں ہی کا بنایا ہوا آئینہ لا کر ان کے سامنے کھڑا کر دیا ہے جس میں ان کے تمام خط و خال صاف نظر آتے ہیں۔ اور ایک نظر میں ان کی پوری تاریخ نگاہوں کے سامنے آجاتی ہے۔ جہاں خود کچھ لکھنے کی ضرورت پڑی ہے وہاں بھی تہذیب و متانت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹا ہے۔ جو مناظرانہ تحریروں میں عنقا ہے۔ اس موضوع پر یہ کتاب شاید مناظرے کی تاریخ میں اس نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ یہ طریقہ صرف متین و سنجیدہ بلکہ سب سے زیادہ موثر اور کامیاب بھی ہے۔ آج کل بہت سے ناواقف اور سادہ لوح مسلمان بلکہ بعض کوتاہ نظر تعلیم یافتہ بھی قادیانی مذہب کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور کم از کم ان کی تبلیغی ڈھنگ سے متاثر نظر آتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ اس کو پڑھنے کے بعد قادیانی مذہب کی حقیقت بالکل آئینہ ہو جاتی ہے۔ خدا مصنف کو اس عمل حسنہ کی جزائے خیر دے۔"

(رسالہ معارف اعظم گڈھ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

"قادیانی مذہب یہ بڑی تقطیع کے ۹۶۶ صفحات کی ایک کتاب ہے جو مولانا

لازم ہو رہا ہے۔ اس پر طرہ اس بات کا ہے کہ "اضافوں" میں ایک کافی اور مبسوط تبصرہ
موجود ہے۔ ہماری رائے میں پروفیسر الیاس برنی کی تصنیف قادیانیت کا ایک
جامع نامہ ہے جس سے مسلمانوں کا کوئی گھر خالی نہیں ہونا چاہیئے جو حضرات اور ان
مذاہب کا مطالعہ عملی نقطۂ نظر سے کرتے ہیں ان کے لئے یہ کتاب نعمتِ غیر مترقبہ ثابت
ہوگی۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ باوجود اتنی ضخامت اور اعلیٰ درجہ کی طباعت
و کتابت کے قادیانی مذہب کی قیمت نہایت کم رکھی گئی ہے۔ غالباً اسی لئے کہ ہر شخص
اس سے افادہ حاصل کر سکے۔ پروفیسر صاحب کا یہ ایثار قابلِ مبارکباد ہے۔

(رسالہ طلوعِ اسلام۔ دہلی بابت ماہ اگست ۱۹۳۸ء)

(۳) "قادیانی مذہب" مرتبہ پروفیسر حاجی محمد الیاس برنی ایم۔ اے۔ استاذ معاشیات
جامعہ عثمانیہ۔ تقطیع ۲۰×۲۶ حجم ۶۶۲ صفحات۔ کاغذ سپید۔ کتابت و طباعت
بہتر۔ قیمت (عہ)

"یہ کتاب برنی صاحب کی کوئی نئی تصنیف نہیں ہے بلکہ ان کی پرانی تالیف "قادیانی
مذہب" کی جو پہلی مرتبہ ۱۳۵۱ھ میں شائع ہوئی تھی مکمل تر اور شاید آخری شکل ہے۔
برنی صاحب محض ایک پروفیسر معاشیات نہیں ہیں بلکہ اس سے زیادہ وہ مذہب
وملت کا درد رکھنے والے خادمِ اسلام ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے نہایت مفید
اور قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ادھر چند برسوں سے ان کی دینی حمیت نے
انہیں وقت کی ایک اہم ترین ضرورت اور مذہب کی ایک بڑی خدمت یعنی قادیانی
مذہب کے احتساب کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے آج سے چار سال
پہلے ایک مختصر کتاب "قادیانی مذہب" لکھی جس میں مرزا غلام احمد اور ان کی امت کے
اکابر کے قلم سے ان کی اور ان کے مذہب کی تصویر دکھائی تھی۔ اس کتاب کو اتنا
حسنِ قبول حاصل ہوا کہ چار سال کے اندر اس کے چار ایڈیشن شائع ہوئے جن میں
سے ہر ایک جامعیت و تکمیل میں پہلے سے بڑھ کر تھا۔ موجودہ چوتھا ایڈیشن سب سے زیادہ
جامع تر اور مکمل تر ہے۔ اس کی جامعیت کا اندازہ کتاب کی ضخامت اور اس کے

اعلیٰ حضرت آصف جاہ ہفتم کی صورت میں ظہور ہوا ہے اور جس کی بدولت [illegible]
ستان ہے کہ تو گویا آج مدینۃ الاسلام ہے اور ہندوستان
کے مسلمانوں کا دل، دماغ بھی کچھ کرتے ہے دامن میں پلا گیا ہے اور دین کی کیسی کیسی خدمات
ہیں کہ دورِ حاضرہ میں خدا نے اسے حیدرآباد ہی سے خاص کر دی ہیں۔

(روزنامہ پیام دہلی مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء)

"قادیانی مذہب" یہ ایک کتاب کا نام ہے جو تقریباً ایک ہزار صفحہ کی ہے۔ اور جناب مولانا الیاس برنی صاحب ایم اے ایل ایل بی پروفیسر جامعہ عثمانیہ و ناظم دارالترجمہ عثمانیہ کی مشہور آفاق تصنیف ہے۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام کے مکتوب مبارک میں بھی مولانا برنی کا ذکر تھا۔ یہ کتاب قادیانی عقائد کے رد کا ایک ایسا مکمل آئینہ ہے جو موجودہ زمانہ کے لٹریچر میں بے نظیر کہا جا سکتا ہے ... اس کی قیمت تین روپیہ کم ہے کیونکہ قیمت لاگت سے بھی کم ہے۔ کوئی نفع نہیں۔

(اخبار منادی دہلی مورخہ ۱۹ جون ۱۹۳۶ء)

گزشتہ تین چار سال کے دوران میں قادیانیت کو جو انجام دیکھنا پڑا وہ کبھی نہ کبھی دیکھنا لازم تھا۔ ایسی تحریکات کی قلعی دیر میں کھلتی ہے مگر کھلتی ضرور ہے۔ چنانچہ اس قادیانی تحریک نے بھی پچاس سال کی مہلت پائی۔ یوں تو اس کا تفصیلی کارنامہ کتاب میں درج ہے لیکن اگر یہاں اس پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو بے محل نہ ہوگا۔ قادیانیت کا ایک زمانہ تھا کہ زور و شور تھا۔ غلغلہ مچا ہوا تھا۔ مسلمانوں کو عاجز و لاچار سمجھ کر طعنے دئے جاتے تھے۔ اپنی کامیابیوں پر شادیانے بجتے تھے۔ چنانچہ اس رنگ میں خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے خیالات و جذبات بہت سبق آموز ہیں کہ ابتدا میں جب ڈھیل ملتی ہے تو کتنا حوصلہ بڑھتا ہے ملاحظہ ہو:-

"دیکھو صاحبو! دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت سے ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کاروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔"

(ضمیمہ اربعین ۳، ۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ہمدم

الیاس برنی ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی (علیگ) ناظم دارالترجمہ سرکار عالی حیدرآباد
دکن کی مصنفات کا شاہکار ہے۔ اس کتاب میں قادیانی مذہب کی حقیقت کو خود اس
مذہب کے اکابرین کی مستند تحریرات کے آئینہ میں اس خوبی و سلیقگی کے ساتھ بے نقاب
کیا ہے کہ اس کتاب کو غور و سنجیدگی نظر سے مطالعہ کرنے والے پر اس مذہب کا پھر کوئی
تبلیغی حربہ کارگر نہیں ہو سکتا۔ مذہبی مباحث میں پروفیسر برنی صاحب کا انداز نگارش اور
اسلوب اظہار ہمارا اتنا دل کش اور سنجیدہ ہے کہ اس حیثیت کی دوسری کتاب اب تک
ہم نے نہیں دیکھی۔ کتاب کیا ہے قادیانی مذہب کی ایک انسائیکلوپیڈیا ہے اور گویا پورے
قادیانی لٹریچر کا عطر و خلاصہ ہے۔ پروفیسر صاحب کے قلم سے کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں
نکلا جو متانت و ثقاہت سے گرا ہوا ہو اور کسی ذوق سلیم پر بار ہو۔ ہر جانب سے قادیانی
مذہب کے تمام گوشوں پر روشنی ڈالی ہے اور اس مذہب کے معتقدات و اجتہادات
و اقدامات کو خود اس مذہب کے اکابرین کی مستند تحریرات سے ان ہی میں پیش کیا ہے
صرف عنوانوں کے الفاظ ان کے ہیں باقی سب کچھ قادیانی لٹریچر سے ہے۔ سب عبارت اور
پوری عبارتیں مع حوالۂ کتاب و صفحہ ہیں۔ اور سب کچھ ایک دلکش نظم و ترتیب کے ساتھ
پیش کیا ہے۔ عنوانات میں بھی یہ احتیاط اور تہذیب اور رواداری ملحوظ رکھی کہ ایسا
کوئی لفظ قلم سے نکلنے نہیں دیا جس سے قادیانی مذہب والوں کو کوئی واقعی دل آزاری ہو۔
ہمارا خیال یہ ہے کہ صرف اس کتاب کو پڑھنا قادیانی تبلیغ کے سحر سامری کو باطل کر دیگا

"برنی صاحب نے یہ وہ خدمت اسلام انجام دی ہے اور اس قدر محنت اور
جگرکاوی سے کام لیا ہے کہ بے اختیار ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ تعلیم یافتہ
نوجوانوں میں اس کتاب کو اگر پھیلا دیا جائے تو یقین ہے کہ دین سے بے خبر انگریزی تعلیم یافتہ
لوگ قادیانی تبلیغ کے اثر سے قطعی محفوظ ہوں گے اور اس کتاب کو پڑھ کر اقرار کریں گے کہ
اس ایک بندۂ خدا کی کوشش نے ان کا دین بچا لیا۔ اب کوئی قادیانی تبلیغی حکمت و
تدبیر انہیں سواد اعظم سے اور حضور خاتم النبیین کے قدموں سے جدا نہ کر سکے گی۔
"اے حیدرآباد! خدا تجھ پر اپنی رحمت کا وہ سایہ دیرگاہ برقرار رکھے جس کا تیرے نیچے

ایسی جماعت ہے جو اپنے مذہب پر پکی اور امید و یقین سے پُر ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہے

وہ لوگ جو واقع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ سچے

اور یقین رکھتے ہیں کہ سب مٹ جائیں گے۔ صرف ہم باقی رہیں گے۔ ہر ایک کو موت نظر آرہی ہے

اور صرف ہم کو زندگی دکھائی دے رہی ہے۔ کیونکہ ہمارے متعلق ہی کہا گیا ہے "آسمان سے

کئی تخت اترے۔ پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا"۔ پس دوسری بادشاہتوں کو خطرہ

ہے کہ وہ مٹ جائیں گی۔ مگر ہمیں امید ہے کہ بادشاہت دی جائے گی۔ حکمران ڈر رہے ہیں کہ

ان کی حکومت باقی رہے گی مگر ہم خوش ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں دی جائے گی۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲

مورخہ ۳ اپریل ۱۹۲۵ء)

لیکن ان خوابوں کی کیا تعبیر نکلی۔ وہی نکلی جو ایسے خوابوں کی نکلا کرتی ہے۔ تفصیل سے تو کتاب

بھر میں ہے مگر مختصر خلاصہ خود میاں صاحب کی زبان سے سنئے۔ فرماتے ہیں:

ہم کو فخر تھا کہ ہم نے پوری کوشش کر کے ملک میں امن قائم رکھا ہے۔ اور ملک میں ایسی

داغ بیل ڈال دی ہے کہ فساد مٹ جائے مگر حکومت نے ہماری اس عمارت کو گرا دیا

اور ہمارے نازک احساسات مجروح کئے گئے ہیں ہمارے دل زخمی کر دئیے گئے ہیں

ہم نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا۔ کسی سے کچھ نہیں مانگا۔ مگر حکومت اور رعایا خواہ مخواہ ہماری

مخالف ہے۔ اور مسیح ناصری کا قول بالکل ہمارے حسب حال ہے کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے

ہیں اور پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲

مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

ابھی تو ہم اس شخص کی طرح پریشان پھر رہے ہیں جس کی سواری اور کسی ساتھی کے ایک

مہیب اور پرخطر جنگل میں بھٹک جائے۔ اور اسے اپنی منزل مقصود پر پہنچنے کا راستہ نہ ملے

ہم بھی حیران و پریشان ایک ایسی زمین میں پھر رہے ہیں جس میں نہ کوئی انیس ہے نہ جلیس

نہ سواری ہے۔ نہ ٹھہرنے کا مقام۔ ایسی حالت کے ہوتے ہوئے خالی عقیدوں کو جسم

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے ان کے زندہ اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ (مخالف لوگ مسلمان ہیں۔ اور مسلمانوں کے پہلے اور پچھلے۔ زندے اور مردے جو جو ہیں وہ بھی معلوم ہیں۔ استغفر اللہ۔ بے حیائی۔ مؤلف)

(اربعین نمبر ۳ ص مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے — کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احساں میرے سر پر ہیں بھارے — چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے
گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے — ہمارے کر دیئے اونچے منارے
مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے — کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے اُن کے شرارے — نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے
انھیں ماتم ہمارے گھر میں شادی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی نظم منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۶ عیسوی)

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان اپنے والد بزرگوار مرزا صاحب سے بھی ان خیالات و جذبات میں آگے بڑھ گئے تھے کہ دنیا کا چارج لیا چاہتے تھے۔ دنیا کی تباہی کو اپنی کامیابی کا پیش خیمہ سمجھتے تھے۔ اور عالمگیر حکومت کا خواب دیکھتے تھے۔ چنانچہ کل کی سی بات ہے کہ میاں صاحب فرماتے ہیں:

"ہمیں نہیں معلوم ہمیں کب خدا کی طرف سے دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہیئے کہ دنیا کو سنبھال سکیں۔ تم نے دنیا کو ادھورا لاتا بھی اس لئے تمہیں آنے والوں کا علم سیکھنے کے لئے ابھی سے کوشش کرنی چاہیئے۔ $\frac{۶۷}{۶۸}$

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر مورخہ ۲۷ فروری و ۲۳ مارچ ۱۹۲۲ء)

غرض ہر قوم ہر طبقہ اور ہر ملک میں گھبراہٹ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی

تمہید پنجم

کتاب کی موجودہ وسعت و جامعیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس میں تقریباً ڈیڑھ سو کتب و رسائل کے مضامین بطور اقتباس درج ہیں۔ اور ان اقتباسات کے حوالے بھی ساتھ ساتھ اس تفصیل سے درج ہیں کہ جو کوئی چاہے اصل ماخذ نکال کر دیکھ لے۔ اطمینان کر لے۔ ان تمام کتب و رسائل کی مفصل فہرست بھی بطور ضمیمہ کتاب میں شامل کر دی گئی ہے جس سے واضح ہوگا کہ سوا سو سے زیادہ قادیانی کتب و رسائل اس تالیف میں شریک ہیں جن میں سے پچاس سے زیادہ خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اور باقی قادیانی اکابر کی تصنیف و تالیف ہیں۔ خاص و عام کا اتفاق ہے کہ تحقیق و تنقید میں یہ کتاب آپ ہی اپنی نظیر ہے۔

اس زمانہ میں اس کتاب کی کس قدر ضرورت تھی اور ضرورت ہے ملک و ملت دونوں اس کا اندازہ کر چکے ہیں اور کریں گے وما علینا الا البلاغ

ملتمس

خادم محمد الیاس برنی

بیت السلام
حیدر آباد دکن
ماہ ذی الحجہ [illegible]

کیا کرنا ہے اور ان سے دنیا میں کیا تغیر ہو سکتا ہے

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ص ۲۰۹ مورخہ ۲ر جون ۱۹۳۶ء)

گویا جس طرح چاروں طرف جب آگ لگ جاتی ہے تو انسان حیران ہو جاتا ہے اور وہ نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کیا کرے یہی اس وقت ہماری حالت ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ص ۲۰۹ مورخہ ۲ر جون ۱۹۳۶ء)

یوں تو چوتھا ایڈیشن بھی بڑی تقطیع کے ہزار صفحات پر شائع ہوا تھا۔ اور بہت جامع تھا کہ بیس فصلوں کے تحت نوسو سے زیادہ عنوانات اور ان کے سوا چار تمہیدیں اور چار ضمیمے درج تھے گو کتاب بڑی حد تک مکمل ہو چکی تھی پھر بھی کچھ مباحث تشنہ رہ گئے تھے۔ ان کے متعلق یا تو اس وقت تک مضامین دریافت نہ ہو سکے یا ہو گئے تو ان کے حوالے تحقیق طلب تھے۔ کچھ متعلقہ مضامین بعد کو خود آ
یہ سب بڑی تحقیق سے اس دوران میں جمع کر لئے گئے۔ ان کی بدولت اس پانچویں ایڈیشن میں تقریباً
جدید عنوانات کا اضافہ ہوا اور یہ سب عنوانات بجائے خود بہت ضروری اور اہم تھے۔ بالخصوص قاد
کا ہندوؤں کے ساتھ مذہبی تعلق پانچویں فصل میں خوب واضح ہو گیا۔ علی ہذا قادیانی جماعت لاہور کے ا
مولوی محمد علی صاحب کے عقائد ان ہی کی مفصل تحریروں سے پندرھویں فصل میں بخوبی ثابت ہو گئے کہ کسی گریز یا تاویل کی گنجائش نہیں رہی۔ قادیانی جماعت قادیان کے خلیفہ میاں محمود احمد صاحب کے عقا
بھی زیادہ نمایاں ہو گئے اور یوں بھی تقریباً تمام مباحث میں مزید عنوانات شریک ہونے سے بہت وضا
پیدا ہو گئی۔ ان کے سوا یہ تمہید پنجم بھی اضافہ ہوئی ایک ضمیمہ بھی جدید شریک ہوا جس میں قادیانیوں کی دو
جماعتوں کی تفریق درج ہے۔ ان اضافوں کی وجہ سے کتاب کا حجم بھی کافی بڑھ گیا۔ اب اطمینان ہے کہ کتاب نے ایک مکمل صورت اختیار کر لی۔ آئندہ کبھی اضافے ہوئے تو شاذ ہو سکیں گے۔ کسی معتد
اضافہ کی ضرورت اور گنجائش نہیں رہی۔ چار سال کے اندر اندر کام تکمیل کو پہنچ گیا اور پانچواں ایڈیشن
شائع ہو گیا۔ فالحمد للہ علی ذالک

نعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فصل اوّل

## ذاتی حالات

### مختصر سرگذشت

(۱)

اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پر دادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ ہماری قوم مغل برلاس ہے۔ اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے.......

سکھوں کے ابتدائی زمانے میں میرے پر دادا صاحب میرزا گل محمد ایک نامور اور مشہور رئیس اس نواح کے تھے........ اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب میرے پر دادا صاحب فوت ہوئے تو بجائے ان کے میرے دادا صاحب یعنی مرزا عطا محمد صاحب فرزند رشید ان کے گدی نشین ہوئے۔ ان کے وقت میں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت سے لڑائی میں سکھ غالب آئے............ اس وقت ہمارے بزرگوں پر بڑی تباہی آئی اور وہ پنجاب کی ایک ریاست میں پناہ گزیں ہوئے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد انہی دشمنوں کے منصوبے سے میرے دادا صاحب کو زہر دی گئی پھر رنجیت سنگھ کی سلطنت کے آخری زمانے میں میرے والد صاحب مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ قادیان میں واپس آئے۔ اور مرزا صاحب موصوف

کم کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوے اور
نیز ان کا یہ بھی مطلب تھا کہ میں اس شغل سے الگ ہو کر ان کے غموم و ہموم میں شریک
ہو جاؤں آخر ایسا ہی ہوا میرے والد صاحب اپنے بعض آباد اجداد کے دیہات کو
دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے انہوں نے ان
ہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا۔ اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا
مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع گیا۔ اور اس کے
ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا میں اس
طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا۔ اس لئے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ
رہتا تھا۔

ایسا ہی ان کے زیر سایہ ہونے کے ایام میں چند سال تک میری عمر کراہت
طبع کے ساتھ انگریزی ملازمت میں بسر ہوئی (یعنی سیالکوٹ کی کچہری میں رہے اہلمد
کے محرر تھے) آخر چونکہ میرا جدا رہنا میرے والد پر بہت گراں تھا اس لئے ان
کے حکم سے جو عین میری منشا کے موافق تھا میں نے استعفا دے کر اپنے تئیں اس
نوکری سے جو میری طبیعت کے مخالف تھی سبکدوش کر دیا۔ اور پھر والد صاحب کی
خدمت میں حاضر ہو گیا....... اور جب میں حضرت والد صاحب مرحوم کی خدمت
میں پھر حاضر ہوا تو بدستور ان ہی زمینداری کے کاموں میں مصروف ہو گیا مگر اکثر
حصہ وقت کا قرآن شریف کے تدبر اور تفسیروں اور حدیثوں کے دیکھنے میں صرف
ہوتا تھا۔

میری عمر قریباً چونتیس ۳۴ یا پینتیس ۳۵ برس کے ہوگی جب حضرت والد صاحب کا
انتقال ہوا مجھے ایک خواب میں بتلایا گیا تھا کہ اب ان کے انتقال کا وقت قریب ہے
میں اس وقت لاہور میں تھا جب مجھے یہ خواب آیا تھا۔ تب میں جلدی سے قادیان
پہنچا اور ان کو مرض پیچش میں مبتلا پایا......... اور پھر والد صاحب اسی دن
بعد غروب آفتاب فوت ہو گئے....... غرض میری زندگی قریب چالیس برس

کو اپنے والد صاحب کے دیہات میں سے پانچ گاؤں واپس ملے ....... پھر بھی بلحاظ جاگیر خاندان کے میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ اس ضلع میں ایک مشہور رئیس تھے۔

اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔ اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا اور ابھی ریش و بروت کا آغاز نہیں تھا میری پیدائش سے پہلے میرے والد صاحب نے بڑے بڑے مصائب دیکھے۔ لیکن میری پیدائش کے دنوں میں ان کی تنگی کا زمانہ فراخی کی طرف بدل گیا تھا۔

بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنھوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الہٰی تھا۔ اور جب میری عمر قریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے۔ اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے۔ اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا۔ تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا انکو بھی میرے والد نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔ اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے اور ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا۔

میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ

کہا کہ آپ کے خیال میں سکھ حکومت اچھی تھی یا انگریزی حکومت اچھی ہے۔ دادا صاحب نے کہا کہ گاؤں چل کر جواب دوں گا۔ جب قادیان پہنچے تو دادا صاحب نے اپنے اور اپنے بھائیوں کے مکانات دکھا کر کہا کہ یہ سکھوں کے وقت کے بنے ہوئے ہیں مجھے امید نہیں کہ آپ کے وقت میں میرے بیٹے ان کی مرمت بھی کر سکیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص [illegible] مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۴) سندھی

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ اپنی جوانی میں کچھ عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں بہت پھرا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے نہ سمجھا کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ دستور ہے کہ کسی منت ماننے کے نتیجہ میں بعض لوگ خصوصاً عورتیں اپنے کسی بچے کا عرف سندھی رکھ دیتی ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپ کی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بھی بچپن میں کبھی اس نام سے پکار لیتی تھیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص [illegible] مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۵) لطیف اشارہ

میں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور (مرزا صاحب کا) یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ (مصنفہ مرزا صاحب) کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔

(تریاق القلوب ص [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کے زیر سایہ والد بزرگوار کے گذری۔ ایک طرف ان کا دنیا سے اٹھایا جانا تھا اور ایک طرف بڑے زور شور سے سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا مجھ سے شروع ہوا۔

(کتاب البریہ صفحہ [illegible] حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲) خاندانی زوال

میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریزی کے ایسے خیرخواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جوان جنگجو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کو مدد دی تھی۔

غرض ہماری ریاست کے ایام دن بدن زوال پذیر ہوتے گئے یہاں تک کہ آخری نوبت ہماری یہ تھی کہ ایک کم درجہ کے زمیندار کی طرح ہمارے خاندان کی حیثیت ہو گئی۔

(تحفۂ قیصریہ صفحہ [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس کے بعد انگریز آئے تو انھوں نے ہماری خاندانی جاگیر ضبط کر لی اور صرف سات سو روپیہ سالانہ کی ایک اعزازی پنشن نقدی کی صورت میں مقرر کر دی جو ہمارے دادا صاحب کی وفات پر صرف ایک سو اسی رہ گئی۔ اور پھر تایا صاحب کے بعد بالکل بند ہو گئی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ [illegible] مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۳) آبائی مکانات

بیان کیا مجھ سے مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے نے کہ بیان کیا ان سے مرزا سلطان احمد صاحب نے کہ ایک دفعہ مسٹر میکانکی ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ قادیان دورہ پر آئے۔ راستے میں انھوں نے دادا صاحب (مرزا غلام مرتضیٰ صاحب) سے

پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا۔ اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشاء رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے.......

والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین ادھر ادھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچا لیا ورنہ خواہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا ہمارے مخالف یہی کہتے کہ ان کا ایک چچازاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۴۳ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۹) کھبئی لوگ

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ میں نے سنا کہ مرزا امام الدین اپنے مکان میں کسی کو مخاطب کر کے بلند آواز سے کہہ رہا تھا کہ کھبئی (یعنی بھائی) لوگ (حضرت صاحب کی اشارہ تھا) دکانیں چلا کر نفع اٹھا رہے ہیں ہم بھی کوئی دکان چلاتے ہیں۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ پھر اس نے چوہڑوں کی پیری کا سلسلہ جاری کیا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۴۳ مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۰) لازمہ شرافت و شجاعت

جس زمانے میں حضرت مسیح موعود کا بچپن جوانی کی طرف جا رہا تھا یعاہ

## (۶) انثیت کا مادہ

حضرت مرزا صاحب توام پیدا ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ پیدا ہونے والا دوسرا بچہ لڑکی تھی جن کا نام جنت رکھا گیا تھا وہ چند دنوں کے بعد فوت ہوگئی اور فی الواقع جنت ہی میں چلی گئی۔ مرزا صاحب نے اس معصومہ کے فوت ہونے پر اپنا خیال یہ ظاہر کیا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح پر خدا نے تعالیٰ نے انثیت کا مادہ مجھ سے بکلی الگ کر دیا۔

(حیات النبی جلد اول صفحہ ۵ مولفہ یعقوب علی صاحب قادیانی و کتاب البریہ صفحہ ۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۷) بچپن کی بات

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت (مرزا) صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا۔ اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۴۴ مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۸) اِدھر اُدھر

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ

مسواک آپ اکثر فرمایا کرتے تھے (شاید دیر میں شروع کی ورنہ کیڑا نہ لگتا۔ مؤلف)

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۱۳۵ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۳) توبہ توبہ

خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) کے ماموں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزہ کے ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اور اس وقت گھر میں کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہ تھا۔ اس لئے حضرت (مرزا) صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ ڈالی جس سے بہت خون گیا اور آپ توبہ توبہ کرتے ہوئے چوزہ کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ چوزہ کسی اور نے ذبح کیا ......... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چونکہ کبھی جانور وغیرہ ذبح نہ کئے تھے اس لئے بجائے چوزہ کی گردن کے اپنی انگلی پر چھری پھیر لی

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۴ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ حضرت (مرزا) صاحب فرماتے تھے کہ ہم بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہ ہوتا تو تیز سرکنڈے سے ہی حلال کر لیتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۵۱ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیارپور کی رہنے والی تھیں حضرت (مرزا) صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۴۵ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

طور پر لوگ ہتھیارات رکھتے تھے اور استعمال کرتے تھے اور گتکہ وغیرہ اور تلوار کے کرتب کی ورزشیں عام تھیں لیکن حضرت مسیح موعود چونکہ بیضع الحرب کے لئے آئے تھے اور ان کے زمانے میں امن و آسائش کی راہیں کھل جانے والی تھیں آپ نے ان امور کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ یہ امور لازمہ شرافت و شجاعت سمجھے جاتے تھے

(حیات النبی جلد اول نمبر دوم صفحہ ۱۵۱ مولفہ یعقوب علی صاحب عرفانی قادیانی)

## (۱۱) دایاں ہاتھ

بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب (حال عبدالرحیم درد صاحب قادیانی) ایم اے کے کہ ایک دفعہ والد صاحب (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پر چوٹ آئی۔ چنانچہ آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اترنے لگے تھے۔ سامنے اسٹول رکھا تھا وہ الٹ گیا اور آپ گر گئے اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور یہ ہاتھ آخر عمر تک کمزور رہا۔ اس ہاتھ سے آپ لقمہ تو منہ تک لے جا سکتے تھے۔ مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہیں اٹھا سکتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ نماز میں بھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے سہارے سے سنبھالنا پڑتا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۵۱ مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۲) دندان مبارک

دندان مبارک آپ کے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے) آخر عمر میں کچھ خراب ہو گئے تھے یعنی کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا تھا۔ جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی چنانچہ ایک دفعہ ایک داڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا تھا کہ اس سے زبان میں زخم پڑ گیا۔ تو ریتی کے ساتھ اس کو گھسوا کر برابر بھی کرا یا تھا۔ مگر کبھی کوئی دانت نکلوایا نہیں

ہو جائیں گے ۔ فرمایا میں مدرسی کو پسند نہیں کرتا کیوں کہ اکثر لوگ پڑھ کر بعد ازاں بہت شرارت کے کام کرتے ہیں اور علم کو ذریعہ اور آلہ ناجائز کاموں کا کرتے ہیں ۔ میں اس آیت کے وعید سے بہت ڈرتا ہوں احشروا الذین ظلموا وازواجہم اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسے نیک باطن ستھے ۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۴۳ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۷) ملازمت

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ..... چوں کہ تمہارے دادا کا منشاء رہتا تھا کہ آپ (مرزا صاحب) کہیں ملازم ہو جائیں اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے اور کچھ عرصہ تک وہاں ملازمت پر رہے ۔ پھر جب تمہاری دادی بیمار ہوئیں تو تمہارے دادا نے آدمی بھیجا کہ ملازمت چھوڑ کر آجاؤ ۔ حضرت صاحب فوراً روانہ ہو گئے ...

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے ۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۴۳ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۸) مرزا صاحب کی سادگی

حضور جب مسجد میں تشریف لاتے تو تمام لباس زیب تن فرما کر کوٹ ، پگڑی اور ایک گھونڈا گویا خذوا زینتکم عند کل مسجد پر پورا عامل تھا جب ایک کھڑکی سے باہر نکلتے تو وہاں ہمارے کرم حافظ ابراہیم صاحب نابینا علی العموم گیارہ بجے ہی سے بیٹھے ہوتے وہ ضرور سب سے پہلے السلام علیکم کہتے یا اس کا جواب دیتے اور پھر لباس مبارک کو مس کر کے برکت حاصل کرتے اور دعا کے لئے عرض کر لیتے صرف ایک بار میں نے حضور کی زیارت ایسے لباس میں کی جب کہ شیخ رحمت اللہ

## (۱۴) انگریزی دانی

اسی زمانہ میں (یعنی جب کہ مرزا صاحب سیالکوٹ کی کچہری میں ملازم تھے) مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں۔ استاد مقرر ہوئے مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں (مرزا صاحب کے انگریزی الہامات سے بھی بس اسی قدر لیاقت معلوم ہوتی ہے۔ مؤلف)

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳۵ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۵) مختاری

چوں کہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے اور کیوں کر ہوتے۔ وہ دنیوی اشغال کے لئے بنائے نہیں گئے تھے۔

ع ہر کسے را بہر کارے ساختند

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳۵ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۶) مدرسی

ان دنوں میں پنجاب یونیورسٹی نئی نئی قائم ہوئی تھی۔ اس میں عربی استاد کی ضرورت تھی جس کی تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار تھی۔ میں نے ان کی (یعنی مرزا صاحب کی) خدمت میں عرض کی کہ آپ درخواست بھیج دیں۔ چوں کہ آپ کی لیاقت عربی زبان دانی کی نہایت کامل ہے۔ آپ ضرور اس عہدے پر مقرر

فصل پہلی

باعث تھا سردی آپ کو موافق نہ تھی اس لئے اکثر گرم کپڑے رکھا کرتے تھے البتہ گرمیوں میں نیچے کرتا ململ کا ہوتا تھا بجائے گرم کرتے کے صدری گھر میں اکثر پہنے رہتے مگر کوٹ عموماً باہر جاتے وقت ہی پہنتے اور سردی کی زیادتی کے دنوں میں اوپر تلے دو دو کوٹ بھی پہنا کرتے بلکہ بعض اوقات پوستین بھی۔

جرابیں آپ سردیوں میں استعمال فرماتے اور ان پر مسح فرماتے بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آجاتی اور کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ۱۲۸ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ، صدری، ٹوپی، عمامہ رات کو اتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو الگ جگہ کھونٹی پر ٹانگ دیتے تھے، وہ بستر پر سر اور جسم کے نیچے ملے جاتے، اور صبح کو ان کی ایسی حالت ہو جاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا دشمن ان کو دیکھ لے تو سر پیٹ لے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ۱۲۸ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

صدری کی جیب میں یا بعض اوقات کوٹ کی جیب میں آپ کا رومال ہوتا تھا آپ ہمیشہ بڑا رومال رکھتے تھے ....... اس کے کونوں میں آپ مشک اور ایسی ہی ضرورت کی اور یہ جو آپ کے استعمال میں رہتی تھیں اور ضروری خطوط وغیرہ باندھ رکھتے تھے اور اسی رومال میں نقد وغیرہ جو نذر لوگ مسجد میں پیش کرتے تھے باندھ لیا کرتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ۱۲۸ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ (مرزا صاحب) معمولی نقدی وغیرہ اپنے رومال میں جو بڑے سائز کا ململ کا بنا ہوا ہوتا تھا باندھ لیا کرتے تھے۔ اور رومال کا دوسرا

صاحب وغیرہ احباب لاہور کے آنے پر حضور مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔ سر پر ترکی ٹوپی تھی جو بہت پرانی اور فرسودہ سی بغیر پھندنے کے اور مہندی لگائے ہوئے تھے۔ غالباً اسی لئے صرف کرتا تھا کوٹ نہ تھا۔ شیخ صاحب نے عرض کیا حضور گھڑی تو ابھی چلتی ہے آپ نے ایک رومال کو فرش پر رکھ کر اور ایک دو گانٹھیں کھول کر اس میں سے گھڑی نکالی۔ معلوم ہوا کہ بند ہے۔ چابی دی گئی وقت درست کیا گیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے آہستہ سے کہا۔ اب جس دن پہر آ دو گے چابی دے دینا۔ حضور نے یہ معلوم کر کے مسرت ظاہر کی کہ ایک گھڑی ایسی ہے جسے سات روزہ چابی دی جاتی ہے۔

(یاد ایام از قاضی محمد ظہیر الدین صاحب قادیانی سنۃ اخبار حکم قادیان مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء)

## (۱۹) جیبی گھڑی

بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب نوری نے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت صاحب کو ایک جیبی گھڑی تحفہ دی۔ حضرت صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے زنجیر نہیں لگاتے تھے اور جب وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہندسے یعنی عدد سے گن کر وقت کا پتہ لگاتے تھے۔ اور انگلی رکھ رکھ کر ہندسہ گنتے تھے۔ اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ آپ کا جیب سے گھڑی نکال کر اس طرح وقت شمار کرنا مجھے بہت ہی پیارا معلوم ہوتا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ۱۸۰ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۲۰) لباس (۲)

آپ کا لباس آخر عمر میں چند سال سے بالکل گرم وضع کا ہی رہتا تھا۔ یعنی کوٹ اور صدری اور پاجامہ گرمیوں میں بھی گرم رکھتے تھے اور یہ حالات طبع کے

لایا کرتے تھے حضور کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۳۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۳۱ء)

## (۲۳) مرزا صاحب کی شکرگزاری

دعوے سے قبل کا واقعہ ہے کہ حضور (مرزا صاحب) باغ میں تشریف لے گئے۔ ساتھ چند اور بھی دوست تھے کسی دوست نے ایک پھل دار درخت پر حضرت اقدس کا عصا مبارک پھینکا وہ عصا وہیں اٹک کر رہ گیا۔ دوستوں نے پتھروں اور ڈھیلوں سے ہر چند کوشش کی مگر وہ عصا نیچے نہ گرا میں (حافظ نبی بخش صاحب قادیانی) نوجوان لڑکا تھا میں اپنا تہہ بند کس کر درخت کے اوپر چڑھ گیا اور عصا مبارک اتار لایا حضرت اقدس کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔ بار بار فرماتے میاں نبی بخش تم نے بڑا کمال کیا۔ تم نے تو آج میرے والد صاحب کا سونٹا نیا لاکر مجھے دیا ہے۔ باغ سے واپس لوٹے تو راستے میں جو ملے ان سے بھی ذکر کیا کہ میاں نبی بخش نے مجھے آج نیا سونٹا لاکر دیا ہے۔ پھر بعد میں اکثر بھی اس شکرگذاری کا ذکر فرماتے رہے۔

(ذکر حبیب از سردار مصباح الدین احمد صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان ص ۴ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۳۳ء)

## (۲۴) ضعف کی شکایت

دوسرا بڑا امتحان یہ ہے کہ جب شادی کے متعلق مجھ پر مقدس وحی نازل ہوئی تھی تو اس وقت میرا دل و دماغ اور جسم نہایت کمزور تھا۔ اور علاوہ ذیابیطس اور دوران سر اور تشنج قلب کے دق کی بیماری کا اثر بھی بکلی دور نہ ہوا تھا۔ اس نہایت درجہ کے ضعف میں جب نکاح ہوا تو بعض لوگوں نے افسوس کیا۔ کیونکہ میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مجھے خط لکھا تھا جو اب تک موجود ہے کہ آپ کو شادی نہیں کرنی چاہئے تھی ایسا

کنارہ واسکٹ کے ساتھ سلا لیتے. یا کاج میں بند صرا لیتے تھے. اور چابیاں ازاربند کے ساتھ باندھتے تھے جو بوجھ سے بعض اوقات ٹنگ آتا تھا اور والدہ فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازاربند استعمال فرماتے تھے. کیوں کہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا. اس لئے ریشمی ازاربند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جائے تو کھولنے میں وقت نہ ہو. سوتی ازاربند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۵۵ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۲۱) بوٹ کا تحفہ ( ؟ )

ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تحفہ میں پیش کیا آپ نے (مرزا صاحب نے) اس کی خاطر سے پہن لیا. مگر اس کے دائیں بائیں کی شناخت نہ کر سکتے تھے. بایاں پاؤں بائیں طرف کی بوٹ میں اور بایاں پاؤں دائیں طرف کی بوٹ میں پہن لیتے تھے. آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک طرف کے بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔

(منکرین خلافت کا انجام مصنفہ جلال الدین شمس صاحب قادیانی ص۹۳)

## (۲۲) خاص ادائیں

نئی جوتی جب پاؤں کو کاٹتی تو جھٹ ایڑی بٹھا لیا کرتے تھے. اور اسی سبب سے سیر کے وقت گرد اڑ اڑ کر پنڈلیوں پر پڑ جایا کرتی تھی. جس کو لوگ اپنی پگڑیوں وغیرہ سے صاف کر دیا کرتے تھے. چونکہ حضور (مرزا صاحب) کی توجہ دنیاوی امور کی طرف نہیں ہوا کرتی تھی. اس لئے آپ کی واسکٹ کے بٹن ہمیشہ اپنے کاجوں سے جدا ہی رہتے تھے اور اسی وجہ سے اکثر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے شکایت فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بٹن تو بڑی جلدی ٹوٹ جایا کرتے ہیں۔

شیخ رحمت اللہ صاحب یا دیگر احباب اچھے اچھے کپڑے کے کوٹ وغیرہ بنوا کر

لے گئے تھے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ مجھ کو بہت فائدہ ہوا۔ قوت باہ کو
ایک عجیب فائدہ یہ دوا بخشاتی ہے اور معوی معدہ ہے اور کاہلی سستی کو دور
کرتی ہے اور کئی عوارض کو نافع ہے۔ آپ ضرور استعمال کرکے مجھ کو اطلاع
دیں۔ مجھ کو تو یہ بہت ہی موافق آگئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار غلام احمد۔ ۳۰ دسمبر ۱۸۸۴ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ مؤلفہ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عنایت نامہ پہنچا مجھے نہایت تعجب ہے
کہ دوا معلومہ سے آں مخدوم کو کچھ فائدہ محسوس نہ ہوا۔ شاید کہ یہ وہی قول درست
ہو کہ ادویہ کو ابدان سے مناسبت ہے بعض ادویہ بعض ابدان کے مناسب حال
ہوتی ہیں اور بعض دیگر کے نہیں۔ مجھے یہ دوا بہت ہی فائدہ مند معلوم ہوئی ہے
کہ چند امراض کاہلی وسستی و رطوبات معدہ اس سے دور ہو گئے ہیں ایک مرض
مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت سیٹنے کی حالت میں نعوذ بکلی جاتا
رہتا تھا۔ شاید قلت حرارت غریزی اس کا موجب تھی وہ عارضہ بالکل جاتا رہا ہے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا حرارت غریزی کو بھی مفید ہے اور منی کو بھی غلیظ کر تی
ہے غرض میں نے تو اس میں آثار نمایاں پائے ہیں واللہ اعلم وعلمہ احکم۔

اگر دوا موجود ہو اور آپ دودھ اور ملائی کے ساتھ کچھ زیادہ قدر
شربت کرکے استعمال کریں تو میں خواہش مند ہوں کہ آپ کے بدن میں ان فوائد
کی بشارت سنوں کبھی کبھی ایسی دوا کی عجیب تاثیر بھی ہوتی ہے کہ چند ہفتے عشرہ
کے بعد محسوس ہوتی ہے۔ چوں کہ دوا ختم ہو گئی ہے اور میں نے زیادہ زیادہ
کھائی ہے اس لئے ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو دوبارہ تیار کی جائے
لیکن چوں کہ گھر میں ایام امید ہونے کا کچھ گمان ہے جس کا میں نے ذکر بھی کیا تھا
ابھی تک وہ گمان پختہ ہوتا جاتا ہے خدا تعالیٰ اس کو راست کرے اس جہت

نہ ہو کہ کوئی ابتلا پیش آوے مگر باوجود ان کمزوریوں کے مجھے پوری قوت صحت اور طاقت بخشی اور چار لڑکے عطا کئے۔

(نزول المسیح صفحہ ۲۰۸ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۵) ایک ابتلاء

ایک ابتلاء مجھ کو اس (دہلی کی) شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا۔ اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور دردِ سر مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔ اس لئے میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی ........

غرض اس ابتلاء کے وقت میں نے جناب الٰہی میں دعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعہ سے دوائیں بتلائیں اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے منہ میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ وہ دوائیں میں نے تیار کی اور اس میں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے معلوم کیا کہ وہ پُر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی اور چار لڑکے مجھے عطا کئے گئے ........ میں اس زمانہ میں اپنی کمزوری کی وجہ ایک بچہ کی طرح تھا اور پھر اپنے تئیں خداداد طاقت میں پچاس مرد کے قائم مقام دیکھا۔

(تریاق القلوب صفحہ ۳۴-۳۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۶) مجرب دوائیں

مخدومی مکرمی اخویم مولوی (نور الدین) صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ........ وہ دوا جس میں مروارید داخل ہیں۔ جو کسی قدر آپ

مخدومی مکرمی اخویم حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ

..........................................

ایک میرے دوست سے ان علاقہ پٹیالہ میں ہیں جن کا نام میرزا محمد یوسف بیگ ہے انھوں نے کئی دفعہ ایک معجون بنا کر بھیجی ہے جس میں کچھ مدہر داخل ہوتا ہے وہ معجون میرے تجربے میں آیا ہے کہ اعصاب کے لئے نہایت مفید ہے اور امراض رعشہ اور فالج اور تقویت دماغ اور قوت باہ کے لئے اور نیز تقویت معدہ کے لئے فائدہ مند ہے۔ مدت سے میرے استعمال میں ہے اگر آپ اس کو استعمال کرنا قرین مصلحت سمجھیں تو میں کسی قدر جو میرے پاس ہے بھیجدوں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۵۲ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۷) خاندانی طبیب (ج)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ طبابت کا علم ہمارا خاندانی علم ہے۔ اور ہمیشہ سے ہمارا خاندان اس علم میں ماہر رہا ہے۔ دادا صاحب نہایت ماہر اور مشہور حاذق طبیب تھے۔ تایا صاحب نے بھی طب پڑھی تھی۔ حضرت مسیح موعود بھی علم طب میں خاص دسترس رکھتے تھے۔ اور گھر میں ادویہ کا ایک ذخیرہ رکھا کرتے تھے۔ جس سے بیماروں کو دوا دیتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۵ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

آپ (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) خاندانی طبیب تھے آپ کے والد ماجد اس علاقہ میں نامی گرامی طبیب گذر چکے ہیں اور آپ نے بھی طب سبقاً سبقاً پڑھی ہے۔ مگر باقاعدہ مطب نہیں کیا۔ کچھ تو خود بیمار رہنے کی وجہ سے اور کچھ یوں کہ علاج پوچھنے آجاتے تھے۔ آپ اکثر مفید اور مشہور ادویہ اپنے گھر میں موجود رکھتے تھے۔ نہ صرف یونانی بلکہ

سے جلد تیار کرنے کی چنداں ضرورت میں نہیں دیکھتا۔ مگر
میں شکر گزار ہوں کہ خدا تعالیٰ نے دوا کا پتہ دے کر بعض
خطرناک عوارض سے بچا کر مخلصی عطا کی والسلام
خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۵ جنوری ۱۸۹۸ء
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ... مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کسی قدر تریاق جدید کی گولیاں
بدست مرزا خدا بخش صاحب آپ کی خدمت میں ارسال کیا اور کسی قدر
اس وقت دے دوں گا جب آپ قادیان آئیں گے۔ یہ دوا تریاق الٰہی سے
فوائد میں بہت بڑھ کر ہے اس میں بڑی بڑی قابل قدر دوائیں پڑی ہیں جیسے
مشک عنبر۔ ذہبی۔ مروارید۔ سونے کا کشتہ۔ فولاد ... یاقوت احمر۔ کونین فاسفورس
کہربا۔ مرجان۔ صندل۔ کیوڑہ۔ زعفران یہ تمام دوائیں قریب سو کے ہیں اور
بہت سا فاسفورس اس میں داخل کیا گیا ہے۔ یہ دوا علاج طاعون کے علاوہ
مقوی دماغ۔ مقوی جگر۔ مقوی معدہ۔ مقوی باہ اور عروق کو فائدہ کرنے والی
اور مصفی خون ہے۔ مجھ کو اس کے تیار کرنے میں اول تامل تھا کہ بہت
سے روپیہ پر اس کا تیار کرنا موقوف تھا۔ لیکن چونکہ حفظ صحت کے لئے
یہ دوا مفید ہے اس لئے اس قدر خرچ گوارا کیا گیا ..........
خوراک اس کی اول استعمال میں دو رتی سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے
تا گرمی نہ کرے نہایت درجہ مقوی اعصاب ہے اور خارش اور [illegible] اور
جذام اور ذیابیطس اور انواع و اقسام کے خطرناک امراض کے لئے مفید
ہے اور قوت باہ میں اس کو ایک عجیب اثر ہے۔
خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۹ اگست ۱۸۹۹ء
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر (۲) صفحہ ... مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

چند دن بعد ہوا تھا رات کو سوتے ہوئے آپ کو اُتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی مگر یہ دورہ خفیف تھا پھر اس کے کچھ عرصے بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرمانے لگے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کچھ خراب ہو گئی ہے میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھینچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے۔ اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہو گئی۔ خاکسار نے پوچھا کہ اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر درد کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کیا حضرت صاحب پہلے خود نماز پڑھاتے تھے والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

انگریزی بھی اور آخر میں تو آپ کی ادویات کی الماری میں زیادہ تر انگریزی ادویہ ہی رہتی تھیں بعض ذکر طبابت کے نیچے آئے گا۔ یہاں اتنا ذکر کر دینا ضروری ہے کہ آپ کئی قسم کی مقوی ادویات کا استعمال فرمایا کرتے تھے مثلاً کوکا۔ کولا۔ مچھلی کے تیل کا مرکب۔ ایسٹن سیرپ کونین فولاد وغیرہ۔ اور خواہ کیسی ہی تلخ یا بدمزہ دوا ہو آپ اس کو بے تکلف پی لیا کرتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۱۲۲ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۲۸) توحید کا گر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا صاحب) کی عادت تھی کہ آپ جب کسی بیماری میں دواؤں کا استعمال کرتے تو صرف ایک دوائی کھانے پر ہی اکتفاء نہ کرتے بلکہ بہت سی دوائیں کھا لیتے اور فرمایا کرتے کہ یہ میں اس لئے کرتا ہوں تا جب شفاء حاصل ہو جائے تو دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ فلاں دوائی سے شفاء ہوئی ہے اور اس طرح پر اس قدر اعتقاد ہو جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ ہٹالے۔ یہ ایک توحید کا گر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھایا۔ آپ خدا ہی کی طرف اپنی توجہ رکھنے کے لئے صرف ایک دو نہیں بلکہ اکٹھی بہت سی دواؤں کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۳۲ء)

## (۲۹) پہلا دورہ

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی والد صاحب) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے

کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آ گئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت (مرزا) صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا۔ اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا اور کبھی ادھر کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ... مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۳۲) خطرناک

پھر آپ نے (یعنی مرزا صاحب نے) فرمایا میں کیا کروں۔ میں نے تو خدا کے سامنے پیش کیا ہے۔ کہ میں تیرے دین کی خاطر اپنے ہاتھ اور پاؤں میں لوہا پہننے کو تیار ہوں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ نہیں میں تجھے ذلت سے بچاؤں گا۔ اور عزت کے ساتھ بری کروں گا۔ پھر آپ محبت الٰہی پر تقریر فرمانے لگ گئے۔ اور قریباً نصف گھنٹہ تک جوش کے ساتھ بولتے رہے۔ لیکن پھر یک لخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی۔ اور ساتھ ہی قے ہوئی۔ جو خالص خون کی تھی جس میں کچھ خون جما ہوا تھا اور کچھ بہنے والا تھا۔ حضرت نے قے سے سر اٹھا کر رومال سے اپنا منہ پونچھا۔ اور آنکھیں بھی پونچھیں جو قے کی وجہ سے پانی لے آئی تھیں۔ مگر آپ کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ قے میں کیا نکلا ہے۔ کیونکہ آپ نے یک لخت جھک کر قے کی اور پھر سر اٹھا لیا۔ مگر میں اس کے دیکھنے کے لئے جھکا تو حضور نے فرمایا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا حضور قے میں خون نکلا ہے تب حضور نے اس کی طرف دیکھا۔ پھر خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے سب لوگ کمرے میں آ گئے۔ اور ڈاکٹر کو بلایا گیا۔

## (۳۰) رمضان کے دورے

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کئے۔ مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا۔ اس لئے باقی چھوڑ دیئے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرھواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا۔ اور آپ نے روزہ توڑ دیا۔ اور باقی روزے نہیں رکھے۔ اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جتنے رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے۔ مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل نہیں رکھ سکے۔ اور فدیہ ادا فرماتے رہے۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداء دوروں کے زمانہ میں روزے چھوڑے تو کیا پھر بعد میں ان کو قضاء کیا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں۔ صرف فدیہ ادا کر دیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب شروع شروع میں حضرت مسیح موعود کو دوران سر اور بردِ اطراف کے دورے پڑنے شروع ہوئے تو اس زمانہ میں آپ بہت کمزور ہو گئے تھے اور صحت خراب رہتی تھی۔..........

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۶۵ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۳۱) سخت دورہ

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد

(منقول از منظور الٰہی ص۲۲۳ مصنفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت (مرزا) صاحب کے ایک حقیقی ماموں تھے جن کا نام مرزا جمعیت بیگ تھا۔ ان کے ہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوئی۔ اور ان کے دماغ میں کچھ خلل آگیا تھا۔ لڑکے کا نام مرزا علی شیر تھا اور لڑکی کا حرمت بی بی۔ لڑکی حضرت صاحب کے نکاح میں آئی۔ اور اسی کے بطن سے مرزا سلطان احمد اور فضل احمد پیدا ہوئے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۱۱ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

جب خاندان سے اس کی ابتدا ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بیشک یہ مرض منتقل ہوا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد صاحب) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔

(مضمون ڈاکٹر شاہ نواز صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو قادیان بابت ۱۹۲۶ء)

اکثر یہ مرض (مراق) تنہا رہنے یا زیادہ خوض علوم کرنے یا محنت شدید یا ریاضت شدید یا مجاہدہ نفس سے پیدا ہوتا ہے۔

(ذکرۃ الوفاق فی علاج الامراض مصنفہ حکیم سید حسین صاحب ...)

# (۳۴) مالیخولیا مراق

مالیخولیا کی ایک قسم ہے جس کو مراق کہتے ہیں۔ یہ مرض تیز سودا سے جو معدہ میں جمع ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہوتا ہے اس سے سیاہ بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں۔

اس کی علامات یہ ہیں۔ ترش وخانی ڈکاریں آنا بضعف معدہ کی وجہ سے کھانے کی لذت کم معلوم ہونا۔ ہاضمہ خراب ہوجانا پیٹ پھولنا۔ پاخانہ پتلا ہونا دھوئیں جیسے بخارات چڑھتے ہوئے معلوم ہونا۔ (ترجمہ)

(شرح الاسباب والعلامات۔ امراض راس۔ مالیخولیا تصنیف علامہ برہان الدین نفیس)

ڈاکٹر انگریز تھا۔ وہ آیا اور ستے دیکھ کر خواجہ صاحب کے ساتھ انگریزی میں باتیں کرتا رہا جس کا مطلب یہ تھا کہ اس بڑھاپے کی عمر میں اس طرح خون کی قے آنا خطرناک ہے پھر اس نے کہا یہ آرام کیوں نہیں کرتے خواجہ صاحب نے کہا آرام کس طرح کریں مجسٹریٹ صاحب قریب قریب کی پیشیاں ڈال کر تنگ کرتے ہیں حالانکہ معمولی مقدمہ ہے جو یونہی طے ہو سکتا ہے اس نے کہا اس وقت آرام ضروری ہے میں سرٹیفکیٹ لکھ دیتا ہوں کتنے عرصہ کے لیے سرٹیفکیٹ چاہئے پھر خود ہی کہنے لگا میرے خیال میں دو مہینے آرام کرنا چاہئے۔ خواجہ صاحب نے کہا فی الحال ایک مہینہ کافی ہوگا اس نے فوراً ایک مہینہ کے لئے سرٹیفکیٹ لکھ دیا اور لکھا کہ میں اس عرصہ میں ان کو کچہری میں پیش ہونے کے قابل نہیں سمجھتا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۳ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۳۳) مراق کا سلسلہ

مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا تھا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا۔ اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔

(رسالہ ریویو قادیان صفحہ ۱ بابت اگست ۱۹۲۶ء)

میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے ان کے ساتھ چند خادم عورتیں بھی ہوتی ہیں اور پردے کا پورا التزام ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ہم باغ تک جاتے ہیں پھر واپس آجاتے ہیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا بیان عدالت مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

سے پراگندہ وخاطر ہو جاتا ہے یا پھر یہ مرض حرارت جگر کی شدت کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہی چیز مراق ہوتی ہے جب اس میں غذا کے فضلات اور آنتوں کے بخارات جمع ہو جاتے ہیں اور اسکے اخلاط جلکر سوداکی صورت میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو ان اعضا سے سیاہ بخارات اٹھکر سر کی طرف چڑھتے ہیں اسیکو نفخ مراقیہ یا لیخولیائے نافخ اور مالیخولیائے مراقی کہتے ہیں (ترجمہ)

(قانون شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا فن اول از کتاب ثالث)

**علاج** ۔عمدہ خون پیدا کرنے والی غذائیں استعمال کرائی جائیں خلاً مچھلی (پرندوں کا) زود ہضم گوشت۔ اور کبھی کبھی سفید ہلکی شراب جو تیز اور پرانی نہ ہو... ...... اور عمدہ عمدہ خوشبوئیں جیسے مشک. عنبر. نافہ اور عود استعمال کرائیں نیز نم معدہ کے لئے مقوی جوارشات کا استعمال کرائیں۔

مریض مالیخولیا کو لازم ہے کہ کسی دل خوش کن کام میں مشغول رہے اور اس کے پاس وہ لوگ رہیں جو اس کی تذلیل وتحقیر کرتے ہیں۔ اور اس کو خوش رکھیں اور شراب تھوڑا تھوڑا پانی ملاکر اعتدال کے ساتھ پلائی جائے۔

(قانون شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا فن اول از کتاب ثالث)

## (۳۵) مالیخولیا کے کرشمے

مالیخولیا خیالات وافکار کے طریق طبعی سے متغیر ہوکر فساد ہو جانے کو کہتے ہیں............ بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب داں سمجھتا ہے اور اکثر ہونے والے امور کی پہلے ہی خبر دے دیتا ہے........... اور بعض میں یہ فساد یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ اس کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔

(شرح الاسباب والعلامات مرض راس مالیخولیا مصنفہ علامہ برہان الدین نفیس)

مریض کے اکثر اوہام اس کام سے متعلق ہوتے ہیں جس میں مریض زمانہ صحت میں مشغول رہا ہو مثلاً ....... مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مرض (مراق) کی علامات کا ظہور فتور، قوت حیوانی یا روح حیوانی سے ہوتا ہے جو کہ جگر و معدے میں ہوتی ہے مگر تحقیقات جدیدہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ مرض عصبی ہے۔ اور جیسا کہ عورات میں رحم کی شارکت سے مرض اختناق الرحم (ہسٹیریا) پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح اعضائے اندرونی کے فتور سے ضعف دماغ ہو کر مردوں میں مراق ہو جاتا ہے۔

**علامات مرض** - مریض ہمیشہ سست و متفکر رہتا ہے اس میں خودی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں ہر ایک بات میں مبالغہ کرتا ہے ....... بھوک نہیں لگتی۔ کھانا ٹھیک طور پر ہضم نہیں ہوتا۔

(مخزن حکمت مصنفہ شمس الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب (طبع دوم))

فساد ہضم کبھی دھانی ڈکاریں۔ منہ میں زیادہ رال آئے پیٹ پھولتا ہو۔

پیٹ میں قراقر۔ تناوت اور سوزش ہو۔ جھوٹی بھوک معلوم ہو۔ تالو کی طرف دھویں جیسے بخارات چڑھتے ہوئے معلوم ہوں۔ ہاضمہ اچھا ہو تو مرض میں تخفیف ہو ہاضمے کی خرابی اور غم سے مرض میں زیادتی ہو...... گاہے جسم کے اوپر کے حصے میں کپکپی اور لرزہ۔ ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیوں کا جلنا۔ کبھی ان ہتھیلیوں یا تمام بدن کا ٹھنڈا ہو جانا۔ مرض کی کمی بیشی کے مطابق کمزوری لاحق ہونا۔ یہاں تک کہ کبھی غشی تک نوبت پہنچ جائے...... کبھی ایک چیز کے دو معلوم ہونا۔ کبھی آنکھوں کے سامنے بجلی سی کوندتی معلوم ہوتا آنکھوں کی کرختگی۔ پلکوں کا بوجھل ہونا۔ دماغ اور سر میں سوزش و گرمی۔ دردسر اور نسیان یک بیک اچھو لگ جانا...... مرض مراق کے لوازم سے ہیں۔ لیکن ان سب کا ایک مریض میں پایا جانا ضروری نہیں (ترجمہ)

(اکسیر اعظم جلد اول صفحہ مصنفہ حکیم محمد اعظم خاں صاحب)

مالیخولیا اس مرض کو کہتے ہیں جس میں حالت طبعی کے خلاف خیالات و افکار متغیر بگڑ کر و فساد ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب مزاج کا سوداوی ہو جانا ہوتا ہے۔ جس سے روح دماغی اندرونی طور پر متوحش ہوتی ہے اور مریض اس کی ظلمت

(مضمون ڈاکٹر شاہ نواز صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت اگست ۱۹۲۶ء)

## (۳۷) دق اور سل

حضرت اقدس نے بڑی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے یہ بیماری آپ کو حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم کی زندگی میں ہو گئی تھی اور آپ قریباً چھ ماہ تک بیمار رہے حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب آپ کا علاج خود کرتے تھے اور آپ کو بکرے کے پائے کا شوربا کھلایا کرتے تھے اس بیماری میں آپ کی حالت بہت نازک ہو گئی تھی۔

(حیات احمد جلد اول حصہ سوم مولفہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے۔ ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت (مرزا) صاحب کو سل ہو گئی تھی۔ اور چھ ماہ تک بیمار رہے۔ اور بڑی نازک حالت ہو گئی حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی....... والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمہارے دادا خود حضرت صاحب کا علاج کرتے تھے اور برابر چھ ماہ تک انھوں نے آپ کو بکرے کے پائے کا شوربا کھلایا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۳۸) دو چادریں

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔

وکرامات کا دعویٰ کرتا ہے۔ خدائی کی باتیں کرتا ہے۔ اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔

(اکسیر اعظم جلد اول ص... مصنفہ حکیم محمد اعظم خاں صاحب)

## (۳۶) ہسٹیریا

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں۔ جو ہسٹیریا کے مریضوں میں بھی تھوڑا دیکھی جاتی ہیں مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا چکروں کا آنا۔ ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا۔ گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا یا ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذالک۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص... مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

ہسٹیریا کا بیمار جس کو اختناق الرحم کہتے ہیں چونکہ عام طور پر یہ مرض عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو رحم کی طرف منسوب کرتے ہیں ورنہ مردوں میں بھی یہ مرض ہوتا ہے جن مردوں کو یہ مرض ہو ان کو مراقی کہتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۸۴ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۲۳ء)

ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا یا مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔

خیال میرے دل میں آیا تو الہام ہوا السلام علیکم۔ سو ایک عمر گذری کہ میں ان بلاؤں سے محفوظ ہوں۔ فالحمد للہ۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۔۔۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴۰) تیس برس (ج)

مجھے دو مرض دامنگیر ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصے میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب بکثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریب تیس برس سے ہیں۔

(ضمیمہ دعوت صفحہ ۔۔۔ مصنفہ غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴۱) دائم المرض

میں ایک دائم المرض آدمی ہوں ...... ہمیشہ درد سر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری ...... بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ صفحہ ۔۔۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالت صحت اس عاجز کی بدستور ہے کبھی غلبہ دوران سر اس قدر ہو جاتا ہے کہ مرض کی جنبش شدید کا اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی یہ دوران کم ہوتا ہے۔ لیکن کوئی وقت دوران سر سے خالی نہیں گذرتا مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی [illegible] وقت درمیان میں توڑنی پڑتی ہے۔ اکثر بیٹھے بیٹھے رنگین ہو جاتی ہے اور [illegible]

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ماہ جون ۱۹۰۶ء
و اخبار بدر قادیان جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء)

# (۳۹) دو بیماریاں

مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں ایک شدید درد سر جس سے میں نہایت بے تاب ہو جایا کرتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے۔ اور یہ مرض قریباً پچیس برس تک دامنگیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہوگیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔ چنانچہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر قریباً دو ماہ تک اسی مرض میں مبتلا ہو کر آخر مرض صرع میں مبتلا ہو گئے۔ اور اسی سے ان کا انتقال ہو گیا لہٰذا میں دعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ ان امراض سے مجھے محفوظ رکھے۔ ایک دفعہ عالم کشف میں مجھے دکھائی دیا کہ ایک بلا سیاہ رنگ چارپایہ کی شکل پر جو بھیڑ کے قد کے مانند اس کا قد تھا اور بڑے بڑے بال تھے اور بڑے بڑے پنجے تھے میرے پر حملہ کرنے لگی اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی صرع ہے تو میں نے اپنا دایاں ہاتھ زور سے اس کے سینہ پر مارا اور کہا کہ دور ہو۔ تیرا مجھ میں حصہ نہیں۔ تب خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ بعد اس کے وہ خطرناک عوارض جاتے رہے اور وہ درد شدید بالکل جاتی رہی۔ صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے تا دو زرد رنگ چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آوے۔ دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے جو مجھے لاحق ہے جیسا کہ اس اشتہار کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹروں کے تجربہ کی رو سے انجام ذیابیطس کا یا تو نزول الماء ہوتا ہے یا کاربنکل یعنی سرطان کا پھوڑا نکلتا ہے جو مہلک ہوتا ہے سو اسی وقت نزول الماء کی نسبت مجھے الہام ہوا کہ تین عضو پر رحمت نازل کی گئی۔ آنکھ اور۔ دو اور عضو پر اور رہا جب کاربنکل

## (۴۴) مرضِ عصابی

مخدومی مکرمی اخویم [illegible] صاحب) السلام علیکم ورحمۃ اللہ

...... یہ عاجز پیر کے دن ۹ مارچ ۱۸۹۱ء کو مع اپنے عیال کے لودھیانہ کی طرف جائے گا۔ اور چونکہ سردی اور دوسرے تیسرے روز بارش بھی ہو جاتی ہے۔ اور اس عاجز کو مرض اعصابی ہے۔ سرد ہوا اور بارش سے بہت ضرر پہنچتا ہے۔ اس وجہ سے یہ عاجز کسی صورت سے اس قدر تکلیف اٹھا نہیں سکتا کہ اس حالت میں لودھیانہ پہنچ کر پھر جلدی لاہور میں آوے جیسے بیمار رہے۔ لاچار ہوں۔ اس لئے مناسب ہے کہ اپریل کے مہینہ میں کوئی تاریخ مقرر کی جائے

...... والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم [illegible])

## (۴۵) خرابی حافظہ

مکرمی اخویم سلمہ

...... میرا حافظہ بہت خراب ہے اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔

خاکسار غلام احمد [illegible]

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم [illegible])

## (۴۶) مقدمہ کی فکر

چونکہ وہ لمبا اور تکلیف دہ فوجداری مقدمہ جو کرم دین ساکن بھیں ضلع جہلم

قدم اچھی طرح نہیں جمتا قریب چھ سات ماہ یا زیادہ عرصہ گذر گیا ہے کہ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جو مسنون ہے اور قرأت میں شاید قل ہو اللہ بمشکل پڑھ سکوں کیوں کہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوتی ہے۔

خاکسار غلام احمد قادیان ۵ رفروری ۱۸۹۱ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم عدد ۲ ص ۸۸ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴۲) چشم نیم باز

مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ باہر مردوں میں بھی حضرت (مرزا) صاحب کی یہی عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں ...... ایک دفعہ حضرت (مرزا) صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہو گئیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۷۷ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۴۳) عصبی کمزوری

حضرت (مرزا) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔

(رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۲۷ء)

حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا۔ سبب یہ کہ جب کھانا کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۴۸) جیب کے ڈھیلے

آپ کو (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو) شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب ہی میں رکھتے تھے۔ اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔ اسی قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں جو اس بات پر شاہد ناطق ہیں کہ آپ کو اپنے یار ازل کی محبت میں ایسی محویت تھی کہ جس کے باعث اس دنیا سے بالکل بے خبر ہو رہے تھے۔ (البتہ کھانے میں مرغ، بٹیر، مقویات میں مشک عنبر مفرح عنبری اور خاص مجربات اور مشاغل میں سرکار عظمت مدار کی توصیف و تائید اور دین میں تاویلات اور نبوت کے دعوے۔ دنیا کی طرف صرف اسی قدر توجہ باقی رہ گئی تھی۔ اس سے زیادہ نہیں۔ مؤلف)

(مرزا صاحب کے حالات مرتبہ معراج الدین عمر صاحب قادیانی تتمہ براہین احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۷)

## (۴۹) مصروفیت

میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کرکے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے تاہم میں اس بات کی پروا نہیں کرتا۔ اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔

(ارشاد مرزا غلام قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

کی طرف سے اوّل اوّل جہلم اور پھر اس کے بعد گورداسپور میں چلا گیا تھا۔ اور بالآخر بعدالت اے۔ ای ہری سیشن جج امرتسر، رجوری ۱۸۹۵ء کو فیصل ہوا اور آپ (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) بری کئے گئے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۶ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

بیان کیا مجھ سے مولوی ذوالفقار علی خان صاحب نے کہ جن دنوں میں گورداسپور میں کرم دین کا مقدمہ تھا۔ ایک دن حضرت (مرزا) صاحب کچہری کی طرف تشریف لے جانے لگے اور حسب معمول پہلے دعا کے لئے اس کمرہ میں گئے جو اس غرض کے لئے پہلے مخصوص کر لیا تھا۔ میں اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ باہر انتظار میں کھڑے رہے۔ اور مولوی صاحب کے ہاتھ میں اس وقت حضرت صاحب کی چھڑی تھی حضرت صاحب دعا کر کے باہر نکلے تو مولوی صاحب نے آپ کو چھڑی دی حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے دیکھا اور فرمایا یہ کس کی چھڑی ہے عرض کیا گیا کہ حضور ہی کی ہے جو حضور اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا میں نے تو سمجھا تھا کہ یہ میری نہیں ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۳۱ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۴۷) بے توجہی

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی۔ اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی (جوتہ) ہدیتاً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتہ پہنتے تھے اسی طرح کھانا کھانے کا یہ

منقول از کتاب منظور الٰہی صفحہ ۳۵۳ مؤلفہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی)

## (۵۰) انہماک

دو جو ہے کہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں مگر جس وقت پاخانہ کی بھی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ اسی طرح جب روٹی کھانے کے لئے کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کر کے جلد جلد چند لقمے کھا لیتا ہوں۔ بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوا ہوتا ہے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۲۹ منقول از
کتاب منظور الٰہی صفحہ ۳۵۳ مؤلفہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی)

## (۵۱) ادب

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میں حضور (مرزا) صاحب کے پاس یکہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ میری طرف بہت جھک گئے۔ میں ذرا کھسک گیا آپ اور میری طرف ہو گئے میں اور ایک طرف ہو گیا حتیٰ کہ اتنی تھوڑی سی جگہ پر میں رہ گیا کہ ایک جگہ پر پہیہ جو کسی گڑھے میں پڑا اس دھکے سے میں نیچے جا پڑا اور جلدی سے اٹھ کر پیشاب کے لئے بیٹھ گیا تا حضرت صاحب محسوس نہ کریں کہ میں گرا ہوں مگر آپ نے فرمایا او مفتی صاحب آپ گر گئے۔ جگہ تو بہت ہے اور آپ نیچے ہٹ گئے شاید یہ بھی کوئی امتحان ہی تھا۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

(تقریر مفتی محمد صادق صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۷۰
مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۵ء)

(حال عبدالرحیم صاحب درد قادیانی) ام۔ اے کہ ایک دفعہ والد صاحب (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) سخت بیمار ہوگئے اور حالت نازک ہوگئی۔ اور حکیموں نے ناامیدی کا اظہار کر دیا اور نبض بھی بند ہوگئی مگر زبان جاری رہی۔ والد صاحب نے کہا کہ کچھ لاکر میرے اوپر اور نیچے رکھو۔ چنانچہ ایسا کیا گیا اور اس سے حالت روبا صلاح ہوگئی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب نے لکھا ہے کہ یہ مرض قولنج زحیری کا تھا چنانچہ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا۔ اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۳)

اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھایا تھا کہ پانی اور ریت منگوا کر بدن پر لی جاوے سو ایسا کیا گیا تو حالت اچھی ہوگئی۔ مرزا سلطان احمد صاحب کو ریت کے متعلق ذہول ہوگیا ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۔۔ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

# (۵۷) مرغوبات

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت (مرزا) صاحب بڑی مسجد میں جاتے تھے گرمی کے موسم میں کنوئیں سے پانی نکلوا کر ڈول سے ہی منہ لگا کر پانی پیتے تھے اور مٹی کے تازہ ٹنڈ یا تازہ آبخورہ میں پانی پینا آپ کو پسند تھا اور میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے اور سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں بھی مرغوب تھیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت صاحب نے ایک دفعہ یہ بھی فرمایا تھا کہ گوشت زیادہ نہیں کھانا چاہئے۔ جو شخص چالیس دن لگاتار کثرت کے ساتھ صرف

اقدام قتل کا بنایا اور مسلمان مولوی صاحبان عیسائیوں کی تائید میں گواہیاں دینے کے لئے آئے تو جس دن بٹالہ میں پیشی تھی اس سے قبل رات عشاء کی نماز کے بعد حضور جواب دعویٰ لکھنے بیٹھے اور مجھے حکم دیا کہ میں حضور کے مسودہ کو خوشخط لکھتا جاؤں۔ اندر کے صحن میں حضور بیٹھ گئے۔ لالٹین اور بتیاں روشن کی گئیں...... حضرت صاحب مسودہ لکھتے جاتے اور میں نقل کرتا جاتا۔ اس حالت میں ساری رات گذر گئی اور صبح کی اذان ہو گئی۔ اس وقت اچانک حضرت صاحب کو دماغ میں تکلیف محسوس ہوئی جس سے لیٹ گئے اور بیہوش ہو گئے لوگ باہر سے بلائے گئے بہت دیر تک بدن کو دبانے اور ملنے کے بعد ہوش میں آئے۔

(منقول رسالہ از مفتی محمد صادق صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر جوبلی ۱۹۳۹ء)

## (۵۵) خرابی صحت

عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہو گئی ہے بجز دو وقت ظہر و عصر کے نماز کے لئے بھی نہیں جا سکتا۔ اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے۔ جسم بالکل بے کار ہو رہا ہے اور جسمانی قویٰ ایسے مضمحل ہو گئے ہیں کہ خطرناک حالت ہے گویا مسلوب القویٰ ہوں اور آخری وقت ہے۔ ایسا ہی میری بیوی دائم المریض ہے۔ امراض رحم و جگر دامنگیر ہیں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار بدر قادیان [illegible] منقول از آئینہ احمدیت صفحہ ۴۱ مؤلفہ دوست محمد صاحب قادیانی لاہوری)۔

## (۵۶) سخت بیمار

بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب

کو بدظنی سے بچالے۔

میوہ جات آپ کو پسند تھے اور اکثر خدام بطور تحفہ کے لایا بھی کرتے تھے۔ گاہے بگاہے خود بھی منگواتے تھے۔ پسندیدہ میووں میں سے آپ کو انگور، بمبئی کا کیلا، ناگپوری سنترہ، سیب، سردے اور سرولی آم زیادہ پسند تھے باقی میوے بھی گاہے ماہے جو آتے رہتے تھے کھایا کرتے تھے۔

زمانہ موجودہ کے ایجادات مثلاً برف اور سوڈا لیمنیڈ جنجر وغیرہ بھی گرمی کے دنوں میں پی لیا کرتے تھے۔ بلکہ شدت گرمی میں برف بھی امرتسر لاہور سے خود منگوا لیا کرتے تھے۔ بازاری مٹھائیوں سے بھی آپ کو کسی قسم کا پرہیز نہ تھا۔ نہ اس بات کی پرچول تھی کہ ہندو کی ساختہ ہے یا مسلمان کی۔ لوگوں کی نذرانہ کے طور پر آوردہ مٹھائیوں میں سے بھی کھا لیتے تھے اور خود بھی روپیہ دو روپیہ کی مٹھائی منگوا کر رکھا کرتے تھے۔ یہ مٹھائی بچوں کے لئے ہوتی تھی۔

بلکہ ولایتی بسکٹوں کو بھی جائز فرماتے تھے اس لئے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس میں چربی ہے کیونکہ بنانے والے کا ادعا تو کمن ہے پھر ہم ناحق بدگمانی اور شکوک میں کیوں پڑیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۱۳۵ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

## (۵۸) شکار کی ضرورت

عام طور پر آپ کو شکار سے شوق اور دلچسپی نہ تھی ہاں طیور کے گوشت کو پسند فرماتے تھے اور دراصل حضرت صاحبزادگان میں شکار کا شوق بھی حضرت مسیح موعود کی اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے آیا جو حضرت والد صاحب قبلہ کی خوشنودی اور دعا کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ تھا۔ ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غذا بہت کم ہوگئی تھی اور کوئی چیز نہیں کھاتے تھے۔ پرند کا شوربا آپ پسند کرتے تھے اس لئے عام طور پر خدام کوشش کرتے تھے

گوشت ہی کھاتا رہتا ہے۔ اس کا دن سیاہ ہو جاتا ہے۔ دال، سبزی، ترکاری کے ساتھ مل جل کر گوشت کھانا چاہئے

(سیرۃ المہدی حصہ دوم مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی)

پرندوں کا گوشت آپ کو مرغوب تھا اس لئے بعض اوقات جب طبیعت کمزور ہوتی تو تیتر، فاختہ وغیرہ کے لئے شیخ عبدالرحیم صاحب نو مسلم کو ایسا گوشت مہیا کرنے کے لئے فرمایا کرتے تھے۔ مرغ اور بٹیروں کا گوشت بھی آپ کو پسند تھا۔ مگر بٹیر جب سے کہ پنجاب میں طاعون کا زور ہوا کھانا چھوڑ دیئے تھے اور فرماتے تھے کہ اسکے گوشت میں طاعون پیدا کرنے کی خاصیت ہے ......... مرغ کا گوشت ہر طرح کا آپ کھا لیتے تھے، سالن ہو یا بھنا ہوا کباب ہو یا پلاؤ مگر اکثر ایک ران پر ہی گزارہ کر لیتے تھے اور وہی آپ کو کافی ہو جاتی تھی ....... پلاؤ بھی آپ کھاتے تھے مگر ہمیشہ نرم اور گداز اور گلے ہوئے چاولوں کا اور میٹھے چاول تو کبھی خود کہہ کر پکوایا کرتے تھے مگر گڑ کے وہی آپ کو پسند تھے۔ عمدہ کھانے یعنی کباب مرغ پلاؤ یا انڈے اور اسی طرح فیرینی میٹھے چاول وغیرہ تب ہی آپ کہہ کر پکوایا کرتے تھے جب ضعف معلوم ہوتا جن دنوں میں تصنیف کا کام ہوتا یا صحت اچھی ہوتی تو ان دنوں میں معمولی کھانا ہی کھاتے تھے ........ دودھ، بالائی، مکھن یہ اشیاء بلکہ بادام روغن تک صرف قوت کے قیام اور ضعف کے دور کرنے کو استعمال فرماتے تھے اور ہمیشہ معمولی مقدار میں بعض لوگوں نے آپ کے کھانے پر اعتراض کئے ہیں مگر ان بیوقوفوں کو یہ خبر نہیں کہ ایک شخص جو عمر میں بوڑھا ہے اور اسے کئی امراض لگے ہوئے ہیں اور باوجود ان کے وہ تمام جہاں سے مصروف پیکار ہے .......... وہ شخص ان مقوی غذاؤں کو صرف بطور قوت لایموت اور سد رمق کے طور پر استعمال کرتا ہے تو کون عقل کا اندھا ایسا ہوگا کہ اس خوراک کو لذائذ حیوانی اور حظوظ نفسانی سے تعبیر کرے خدا تعالیٰ ہر مومن

## (۶۰) روغن بادام

ایسی حالت میں روغن بادام سر اور پیروں تلیوں پر ملنا اور پینا مفید محسوس ہوتا ہے اس لئے میں مولوی یار محمد صاحب کو بھیجتا ہوں کہ آپ خاص تلاش سے ایسا روغن بادام کہ جو تازہ ہو اور کہنہ ہو اور نیز اس کے ساتھ کوئی ملونی نہ ہو تو ایک بوتل خرید کر بھیج دیں۔ پانچ روپیہ قیمت اس کی ارسال ہے۔

(خطوط امام بنام غلام صفحہ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب قادیانی
مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

بادام روغن میری بیماری کے لئے خریدا جائے گا۔ نیا اور تازہ ہو۔ اور عمدہ ہو۔ یہ آپ کا خاص ذمہ ہے۔

(خطوط امام بنام غلام مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب قادیانی مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

## (۶۱) مشک

آپ براہ مہربانی ایک تولہ مشک خالص جس میں ریشہ اور جھلی اور صوف نہ ہوں اور تازہ ہو اور خوشبودار ہو بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرما دیں کیونکہ پہلی مشک ختم ہو چکی ہے اور باعث دورہ مرض ضرورت رہتی ہے۔

خطوط امام بنام غلام مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
(بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب قادیانی مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

پہلی مشک ختم ہو چکی ہے اس لئے پچاس روپے بذریعہ منی آرڈر آپ کی خدمت میں ارسال ہیں۔ آپ دو تولہ مشک خالص دو شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ یعنی تولہ تولہ ارسال فرمائیں۔

کہ کوئی پرندکا شکار کرکے لائیں، اسی سلسلے میں حضرت صاحبزادہ صاحب بھی سعی کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد اول نمبر دوم ص۳۹ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی)

## (۵۹) درستی صحت

مجھے دماغی کمزوری اور دوران سر کی وجہ سے بہت سی ناطاقتی ہو گئی تھی یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اب میری حالت بالکل تالیف وتصنیف کے لائق نہیں رہی، اور ایسی کمزوری تھی کہ گویا بدن میں روح نہیں تھی۔ اسی حالت میں مجھے الہام ہوا تردالیک انوار الشباب یعنی جوانی کے نور تیری طرف واپس کئے جائیں گے۔ بعد اس کے چند روز میں ہی مجھے محسوس ہوا کہ میری گمشدہ قوتیں پھر واپس آتی جاتی ہیں اور تھوڑے دنوں کے بعد مجھ میں اس قدر طاقت ہو گئی کہ میں ہر روز دو دو جزو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھ سکتا ہوں اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آگیا۔ ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصے میں۔ اور دوسرے بدن کے نیچے کے حصے میں۔ اوپر کے حصے میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصے میں کثرت پیشاب ہے۔ یہ دونوں مرضیں اسی زمانے سے ہیں جس زمانے سے میں نے اپنا دعویٰ ماموریت اللہ ہونے کا شائع کیا ہے میں نے ان کے لئے دعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القا کیا گیا کہ ابتدا سے مسیح موعود کے لئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے شامل کی گئیں۔

(حقیقۃ الوحی ص۳۰۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کل سے میری طبیعت علیل ہو گئی ہے کل شام کے وقت مسجد میں اپنے تمام دوستوں کے روبرو جو حاضر تھے سخت درد سر کا دورہ لاحق حال ہوا اور ایک دفعہ تمام بدن سرد اور نبض کمزور اور طبیعت میں سخت گھبراہٹ شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا زندگی میں ایک دو دم باقی ہیں بہت نازک حالت ہو کر پھر صحت کی طرف عود ہوا مگر اب تک کلی اطمینان نہیں کچھ کچھ آثار عود مرض کے ہیں اللہ تعالیٰ فضل و رحم فرمائے۔

ایسے وقتوں میں ہمیشہ مشک کام آتی ہے اس وقت مشک جو بمبئی سے آپ نے منگوا کر بھیجی تھی لیکن طبیعت کی سخت سرگردانی اور دل کے اضطراب کی وجہ سے وہ مشک کھولنے کے وقت زمین پر متفرق ہو کر گر گئی اور گرنے کے سبب سے خشک تھی اور ہوا چل رہی تھی ضائع ہو گئی اس لئے مجھے دوبارہ آپ کو تکلیف دینی پڑی یہ مشک بہت عمدہ تھی اسی دکان سے ایک تولہ مشک لے کر جہاں تک ممکن ہو جلد ارسال فرمائیں کہ دورہ مرض کا سخت اندیشہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ ہے۔

خاکسار غلام احمد از قادیان

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص ۲۰ [illegible] مرزا غلام احمد قادیانی)

سر کا دورہ اور سردی کی تکلیف کے لئے سب سے زیادہ آپ مشک یا عنبر استعمال فرمایا کرتے تھے اور ہمیشہ نہایت اعلیٰ قسم کا منگوایا کرتے تھے۔ یہ مشک خریدنے کی ڈیوٹی آخری ایام میں حکیم محمد حسین صاحب لاہوری موجد مفرح عنبری کے سپرد تھی۔ عنبر اور مشک دونوں مدت تک سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی کی معرفت بھی آتے رہے۔ مشک کی تو آپ کو اس قدر ضرورت رہتی کہ بعض اوقات سامنے رومال میں باندھ رکھتے تھے کہ جس وقت ضرورت ہوئی تو نکال لیا۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۱۲۳ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

آپ بیشک ایک تولہ مشک بقیمت ([illegible]) روپیہ خرید کر کے بذریعہ وی پی بھیج دیں۔ ضرور بھیج دیں (ص)۔

پہلی مشک جو لاہور سے آپ نے بھیجی تھی وہ اب نہیں رہی۔ آپ جانتے ہی ہیں ایک تولہ مشک خالص جس میں کچھ ملایا نہ ہو اور ریزہ جیسا کہ چاہئے خوشبودار ہو ضرور دیکھ کر اگر بھیج دیں۔ جس قدر قیمت ہو مضائقہ نہیں مگر مشک اعلیٰ درجہ کی ہو جس میں کچھ ملا نہ ہو اور جیسا کہ عمدہ اور تازہ مشک میں تیز خوشبو ہوتی ہے وہی اس میں پھیلے)۔

(خطوط امام بنام غلام مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب قادیانی مالک کارخانہ زوجۃ المسیح لاہور)

مخدومی مکرمی حضرت مولوی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما
اس عاجز کی طبیعت آج بہت علیل ہو رہی ہے۔ ہاتھ پیر دل بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری ہے مجھ کو آں مکرم نے کسی قدر مشک دیا تھا وہ نہایت خالص تھا اور مجھ کو بہت فائدہ اس سے ہوا تھا اب میں نے کچھ عرصہ ہوا لاہور سے مشک منگوائی تھی اور استعمال بھی کی مگر بہت کم فائدہ ہوا۔ بازاری چیزیں مغشوش ہوتی ہیں خاص کر مشک یہ تو مغشوش ہونے سے خالی نہیں ہوتی چونکہ میری طبیعت گر جاتی ہے اور ایک سخت کام کی محنت سر پر ہے اس لئے تکلیف دیتا ہوں کہ ایک خاص توجہ اس طرف فرما دیں اور مشک کو ضرور دستیاب کریں بشرطیکہ وہ بازاری نہ ہو کیونکہ بازاری کا تو چند دفعہ تجربہ ہو چکا ہے اگرچہ مشک دو ماشے یا تین ماشے ہو وہ بالفعل کفایت کرے گا مگر عمدہ ہو اگر اصلی نافہ جو مصنوعی نہ ہو مل جائے تو نہایت خوب ہے مگر جلد ہو۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۴۔ اگست ۱۸۹۲ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر (۲) ص ۱۲۱ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۰۔ جون ۱۸۹۹ء
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم ص۱۹ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۶۳) مفرح عنبری

یاقوت، مروارید، مرجان، یشب، کہربا، کستوری، زعفران وغیرہ کا ہر دلعزیز مرکب مفرح عنبری بڑی محنت سے تیار ہو گیا ہے قیمت ایک ڈبیہ (للعہ)
(اشتہار مندرجہ سرورق مجموعہ خطوط امام بنام غلام مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب قادیانی مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

میں (حکیم محمد حسین صاحب) اپنے مولا کریم کے فضل سے اس کو بھی اپنے لئے بے اندازہ فخر و برکت کا موجب سمجھتا ہوں کہ حضور (مرزا صاحب) اس ناچیز کی تیار کردہ مفرح عنبری کا بھی استعمال فرماتے تھے حضور کو چونکہ دورہ مرض کے وقت اکثر مشک و دیگر مقوی دل ادویات کی ضرورت رہتی تھی جو اکثر میری معرفت جایا کرتی تھیں۔
(خطوط امام بنام غلام ص۵ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
بنام حکیم محمد حسین صاحب قریشی قادیانی مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

## (۶۴) افیون

مجھے اس وقت ایک اپنا سرگذشت قصہ یاد آیا ہے اور وہ یہ کہ مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور بعض وقت سو سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آتا ہے اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نوبت پہنچتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون

## (۶۲) عنبر

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عنایت نامہ پہونچا اب بفضلہ تعالیٰ میری طبیعت ٹھہر گئی ہے دورہ مرض سے امن ہے حقیقت میں یہ عمر جب انسان ساٹھ پینسٹھ سال کا ہو جاتا ہے مرنے کے لئے ایک بہانہ چاہتی ہے جیسا کہ ایک بوسیدہ دیوار ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایسے سخت حملوں سے وہ بچا لیتا ہے کل کی تاریخ عنبر بھی پہنچ گیا میری طرف سے آپ اس مہربان دوست کی خدمت میں شکریہ ادا کر دیں جنہوں نے میری بیماری کا حال سن کر اپنی عنایت اور ہمدردی محض للہ ظاہر کی خدا تعالیٰ ان کو اس خدمت کا اجر بخشے اور سلامت ہی آپ کو۔ آمین ثم آمین (مکتوب ۶۲ بجنسہ)

عنبر سفید درحقیقت بہت ہی نافع معلوم ہوا تھوڑی خوراک سے دل کو قوت دیتا ہے اور دوران خون تیز کر دیتا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ایسی بیماری دامنگیر ہے کہ ان چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے (مکتوب بجنسہ)

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۔۔ مطبوعہ معروف اعلام ...)

عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میں باعث علالت طبع چند روز جواب لکھنے سے معذور رہا۔ میری کچھ ایسی حالت ہے کہ ایک دفعہ ہاتھ پیر سرد ہو کر اور نبض ضعیف ہو کر غشی کے قریب قریب حالت ہو جاتی ہے اور دوران خون یک دفعہ ٹھہر جاتا ہے جس میں اگر خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو موت کا اندیشہ ہوتا ہے تھوڑے دنوں میں یہ حالت دو دفعہ ہو چکی ہے آج رات پھر اس کا سخت دورہ ہوا اس حالت میں صرف عنبر یا مشک فائدہ کرتا ہے رات دس خوراک کے قریب مشک کھایا۔ پھر بھی دیر تک مرض کا جوش رہا میں خیال کرتا ہوں کہ صرف خدا تعالیٰ کے بھروسے پر زندگی ہے ورنہ دل جو رئیس بدن ہے بہت ضعیف ہو گیا ہے۔

استاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا وہ حقہ لے کر بیٹھ رہتا تھا کئی دفعہ پینک میں اس سے اس کے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی۔ ایسے استاد نے پڑھانا کیا تھا غرض آپ کو لوگ جاہل اور بے علم سمجھتے تھے کئی لوگ اس بات کے مدعی تھے کہ آپ کو کئی سال پڑھانے کی قابلیت رکھتے ہیں۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۷۶ مورخہ ۵۔ فروری ۱۹۲۹ء)

مجھے بچپن میں بیماری کی وجہ سے افیون دیتے تھے۔ مجھ کو متواتر دیتے رہے مگر ایک دن نہ دی تو والدہ صاحبہ (نانی) میں مجھ پر نہ دینے کا کوئی اثر نہ ہوا اس پر حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا خدا نے چھڑا دی سب تواب نہ دو۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ کتاب الطبیین مصنفہ میاں صاحب)

۲۸۔ جون بروز جمعہ صبح کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مجھے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور میاں ناصر احمد صاحب کو ساتھ لے کر خواجہ (کمال الدین) صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔..........

خواجہ صاحب نے اپنا قصہ سنانا شروع کیا۔ جو علاج کراتے ہیں اور جو عارضے رہے ہیں سب کا ذکر ہوتا رہا۔ خواجہ صاحب افیون بھی آج کل کھاتے ہیں۔ ایک رتی سے شروع کی تھی۔ جس پر یہ خیال ہے کہ کچھ ماہ اور کھائیں تاکہ اعصاب مضبوط ہو جائیں۔

(ڈائری میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نوشتہ عبد الرحیم درد قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۹۲۹ء نمبر ۱ جلد ۱۷)

## (۶۵) سنکھیا

جب مخالفت زیادہ بڑھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو قتل کی دھمکیوں کے خطوط موصول ہونے شروع ہوئے تو کچھ عرصے تک آپ نے سنکھیا کے مرکبات استعمال کیئے تاکہ خدانخواستہ آپ کو زہر دیا جائے تو

شروع کر دی جانے میں نے جواب دیا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور یہ دوسرا افیونی۔

پس اس طرح جب میں نے خدا پر توکل کیا تو خدا نے مجھے ان خبیث چیزوں کا محتاج نہیں کیا۔

(نسیم دعوت صفحہ ۶۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

افیون دواؤں میں اس کثرت سے استعمال ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام (مرزا صاحب) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک وہ نصف طب ہے پس دواؤں کے ساتھ افیون کا استعمال بطور دوا کے نہ کہ بطور نشہ کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض نہیں۔ ہم میں سے ہر ایک شخص نے علم کے ساتھ یا بغیر علم کے ضرور کسی نہ کسی وقت افیون کا استعمال کیا ہوگا ..........

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین صاحب) کو حضور (مرزا صاحب) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔

(مضمون میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۹۔ جولائی ۱۹۲۹ء)

آج سے تیس سال قبل بہت سے لوگ ایسے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام (مرزا صاحب) کے متعلق کہتے تھے انھیں اردو بھی نہیں آتی۔ اور عربی دوسروں سے لکھا کر اپنے نام سے شائع کرتے ہیں بعض لوگ کہتے مولوی نور الدین آپ کو کتابیں لکھ کر دیتے ہیں خود حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو بھی یہ دعویٰ نہ تھا کہ آپ نے ظاہری علوم کہیں پڑھے آپ فرمایا کرتے میرا ایک

(خطوط امام بنام غلام مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب قادیانی مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی ڈاکٹر صاحب جواباً تحریر فرماتے ہیں حسب ارشاد پلومر کی دکان سے دریافت کیا گیا جواب حسب ذیل ملا:۔
"ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے اس کی قیمت ۸/ ہے (۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء)"
(... مصنفہ حکیم محمد علی صاحب پرنسپل طبیہ کالج امرتسر)

## (۶۰) ٹانک وائن کا فتویٰ

پس ان حالات میں اگر حضرت مسیح موعود برانڈی اور رم کا استعمال بھی اپنے مریضوں سے کرواتے یا خود بھی مرض کی حالت میں کر لیتے تو وہ خلاف شریعت نہ تھا چہ جائیکہ ٹانک وائن جو ایک دوا ہے اگر اپنے خاندان کے کسی ممبر یا دوست کے لئے جو کسی لمبے مرض سے اٹھا ہو اور کمزور ہو یا بالفرض محال خود اپنے لئے بھی منگوائی ہو اور استعمال بھی کی ہو تو اس میں کیا حرج ہو گیا آپ کو دوران سر کے دورے ایسے شدید پڑتے تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے نبض ڈوب جاتی تھی میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے نبض کا پتہ نہیں ملتا تھا تو اطباء یا ڈاکٹروں کے مشورے سے آپ نے ٹانک وائن کا استعمال اندریں حالات کیا ہو تو عین مطابق شریعت ہے۔ آپ تمام تمام دن تصنیفات کے کام میں لگے رہتے تھے۔ راتوں کو عبادت کرتے تھے۔ بڑھاپا بھی تھا۔ ضعف بھی پڑتا تھا۔ تو اندریں حالات اگر ٹانک وائن بطور علاج پی بھی لی ہو تو کیا قباحت لازم آ گئی۔

(ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی فریق لاہور کی سند۔ بحوالہ اخبار پیغام صلح جلد ۲۳ نمبر ۱۵۰ صفحہ ۴ مورخہ ۱۰ … ۱۹۳۵ء و جلد ۲۳ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

جسم میں اس کے مقابلے کی طاقت ہو۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۰، فروری ۱۹۳۵ء)

## (۶۶) دو بوتل برانڈی (ج)

حضور (مرزا صاحب علیہ السلام) نے مجھے لاہور سے بعض اشیاء لانے کے لئے ایک فہرست لکھ کر دی۔ جب میں چلنے لگا تو پیر منظور محمد صاحب نے مجھے روپیہ دے کر کہا کہ دو بوتل برانڈی کی میری اہلیہ کے لئے پلومر کی دکان سے لیتے آویں۔ میں نے کہا کہ اگر فرصت ہوئی تو لیتا آؤں گا۔ پیر صاحب فوراً حضرت اقدس کی خدمت میں گئے اور کہا کہ حضور مہدی حسین میرے لئے برانڈی کی بوتلیں نہیں لائیں گے حضور ان کو تاکید فرما دیں۔ حقیقۃً میرا ارادہ لانے کا نہ تھا۔ اس پر حضور اقدس (مرزا صاحب) نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میاں مہدی حسین! جب تک تم برانڈی کی بوتلیں نہ لو لاہور سے روانہ نہ ہونا۔ میں نے سمجھ لیا کہ اب میرے لئے لانا لازمی ہے۔ میں نے پلومر کی دکان سے دو بوتلیں برانڈی کی قالباً چار روپیہ میں خرید کر پیر صاحب کو لا دیں۔ انکی اہلیہ کے لئے ڈاکٹروں نے بتلائی ہوں گی۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۳۹ نمبر ۲۳ ص ۷، نومبر ۱۹۳۴ء)

## (۶۷) ٹانک وائن

محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیئے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۹ ۔ فروری ۱۸۹۸ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۴ مولفہ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

میری طبیعت آپ کے بعد پھر بیمار ہو گئی ۔ ابھی ریزش کا نہایت زور ہے دماغ سخت ضعیف ہے آپ کی دست شفا کر رام کیلئے ایک دن بھی توجہ کرنے سے ۔۔۔ بالصحت کا شفا ہے ۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد موروفہ یکم فروری ۱۸۹۱ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۴ مولفہ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

## (۷۱) پنجابی حلق

بے شک یہ درست ہے کہ پنجابی حلق ہر ایک لفظ کو پوری طرح ادا نہیں کر سکتا ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ یہ تو قرآن کا صحیح تلفظ عربی لہجہ میں ادا نہیں کر سکتا ہے ۔ ایسا شخص کہاں مسیح ہو سکتا ہے اس کی یہ بات سن کر سید عبد اللطیف صاحب شہید نے اس پر ہاتھ اٹھایا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے انکا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت مسیح نے بھی انہیں روک دیا ۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ ۔ فروری ۱۹۳۰ء نمبر ۹۳ جلد ۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک دفعہ ایک لکھنؤ کا آدمی آیا اس نے قرآن کریم کا ذکر کیا تو کہنے لگا ۔ اچھے مسیح موعود بنے ہو کہ ق اور ک میں بھی فرق نہیں کر سکتے

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۳ء)

## (۷۲) نماز

اب پنجاب میں حاجی ریاض الدین احمد صاحب فقط وحشت دل کا علاج کرنے اور سیر سپاٹے کو گئے تھے دل میں آئی کہ چلو ذرا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بھی مل لیں دیکھیں کس قماش کے بزرگ ہیں ۔ لاہور سے روانہ ہو کے قادیان میں پہنچے ۔ مرزا صاحب مرحمت و اخلاق سے ملے اپنے کانگریگیشن کے رکن اعظم حکیم نور الدین صاحب مرحوم سے ملایا اور پھر مرزا صاحب نے اپنے حجرے میں جو مسجد سے ملحق تھا اپنی خلوت خاص میں جگہ دی ۔ اتنے میں

## (۶۹) مجاہدات

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالیٰ

یہ بات مسلم اور واضح رہے کہ راستبازانسان کے لئے ایسے امور کی غرض سے کسی قدر مجاہدہ ضروری ہے۔ الکرامات ثمرۃ المجاہدات

علالت طبع بہت حرج انداز ہے اگر یہ معاملہ صحت اور طاقت دماغی کے ایام میں ہوتا تو یقین تھا کہ تھوڑے دن کافی ہوتے۔ مگر اب طبیعت تحمل شدائد مجاہدات نہیں رکھتی اور ادنیٰ درجے کی محنت اور خوض اور توجہ سے جلد بگڑ جاتی ہے۔

خاکسار غلام احمد ۱۳۔ مارچ ۱۸۹۱ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۱ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۷۰) توجہات

مخدومی مکرمی اخویم (مولوی نور الدین صاحب)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دو روز سے میں نے اس شخص کے لئے توجہ کرنا شروع کیا تھا۔ مگر افسوس کہ اس عرصہ میں میرے گھر کے لوگ یکدفعہ سخت علیل ہو گئے یعنی تیز تپ ہو گیا جس کی وجہ سے مجھے ان کی طرف توجہ کرنی پڑی کل ارادہ ہے کہ ان کو مسہل دوں۔ بعد ان کی صحت کے پھر توجہ میں مصروف ہوں۔۔۔۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ مؤلفہ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

یہ عقد ہمت اور توجہ شمشیر تیز سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔ میری رائے میں نبیوں کی تمام کامیابی کا بڑا ابھار اموجب یہی توجہ باطنی تھی۔۔۔۔۔

جماعت سے نماز پڑھایا کرتے تھے کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر اور حضور کے پیچھے اکثر گھر کی مستورات ہوا کرتی تھیں۔ ایسے موقعوں پر میں نے بھی بڑی کثرت سے بالخصوص ۱۹۰۵ء میں کئی ماہ تک باغ میں زلزلہ کے دنوں میں حضور کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں جن میں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دائیں طرف کھڑا ہوتا تھا اور مستورات پیچھے ہوتی تھیں۔

(میر محمد اسحاق صاحب قادیانی کی روایت مندرجہ [illegible] الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۶ء)

## (۴) اسٹیشن کی سیر

بیان کیا حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کسی سفر میں تھے۔ اسٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی صاحبہ کے ساتھ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبد الکریم صاحب جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ ادھر ادھر پھرتے ہیں۔ آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جائے مولوی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کہا میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبد الکریم صاحب خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ حضور لوگ بہت ہیں۔ بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں حضرت نے فرمایا جاؤ جی میں ایسے پردہ کا قائل نہیں ہوں مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبد الکریم صاحب سر نیچے ڈالے میری طرف آئے میں نے کہا مولوی صاحب جواب لے آئے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص[illegible] مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۵) مرزا صاحب کا نسب نامہ (ج)

اب میرے سوانح اس طور پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام

نماز کا وقت آگیا حکیم نورالدین صاحب نے محراب مسجد میں کھڑے ہوکے نماز پڑھائی اور مرزا صاحب اپنے حجرے ہی میں کھڑے ہو گئے۔ نماز کی ایک رکعت ہوئی تھی کہ کیا دیکھتے ہیں مرزا صاحب نیت توڑ کے گھر کے اندر چلے گئے اور حاجی صاحب سخت حیران! کیا افتاد پیش آئی جو مرزا صاحب کو نماز کی نیت توڑ دینے پر مجبور ہونا پڑا۔ نماز کے بعد حاضرین مسجد سے یہ واقعہ بیان کیا اور اس کا سبب پوچھا۔ معلوم ہوا کہ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے مرزا صاحب پر نماز میں جب وحی نازل ہوتی ہے تو آپ بیتاب ہو کے اندر چلے جاتے ہیں۔

(رسالہ الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء)

بیان کیا ہے کہ حضرت ایک رکعت کے بعد نماز کی نیت توڑ کر گھر کے اندر چلے گئے اگر کسی بیماری کے فکر کے سبب ایسا ہوا ہو تو محل اعتراض نہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دوران سر اور بول کی اطراف کا مرض تھا اور یہ وہ زرد چادریں تھیں جو روز ازل سے خدا نے اپنے مسیحا کے لئے بطور خلعت خاص مقدر فرمائی تھیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۶۷ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء)

## (۷۳) زنانی نماز (ج)

حضور (مرزا صاحب) کسی تکلیف کی وجہ سے جب مسجد نہ جا سکتے تھے تو اندر عورتوں میں نماز باجماعت پڑھاتے تھے۔ اور حضرت بیوی صاحب (مرزا صاحب کی اہلیہ) صف میں نہیں کھڑی ہوتی تھیں۔ بلکہ حضرت (مرزا) صاحب کے ساتھ کھڑی ہوتی تھیں۔

(تقریر مفتی محمد صادق صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۷ اجون ۱۹۲۳ء)

حضور (مرزا صاحب) اپنی عمر کے آخری سالوں میں جب دوران سر وغیرہ تکالیف کے سبب مغرب عشاء اور فجر گھر پر ہی پڑھنے لگے تو حضور گھر میں عورتوں کو

بھی پوری کی ہے کہ وہ ترک نہیں تھے بلکہ بنو فارس میں سے تھے اور میرے رب نے یہ بھی خبر دی ہے میری بعض دادیاں بنو فاطمہ اور اہل بیت نبوت میں سے تھیں تو اللہ تعالیٰ نے کمال حکمت و مصلحت سے ان میں اسحق و اسمٰعیل کی نسل جمع کر دی۔

(ترجمہ الاستفتا ضمیمہ حقیقۃ الوحی صلا مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس پیش گوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب فصوص میں لکھا ہے کہ وہ صینی الاصل ہوگا۔ (متن)

اس سے مطلب یہ ہے کہ اس کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا۔ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیش گوئی کا مصداق ہے کیونکہ اگرچہ صحیح وہی ہے جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہود و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ صینی الاصل ہیں۔ یعنی چین کی رہنے والی (حاشیہ)

(حقیقۃ الوحی ص۲۰۱ متن و حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ایک حدیث سے جو کنز العمال میں موجود ہے سمجھا جاتا ہے کہ فارس یعنی بنی فارس بنی اسحاق میں سے ہیں۔ پس اس طرح پر وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہوا اور بنی فاطمہ کے ساتھ امہاتی تعلق رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ مجھے حاصل ہے فاطمی بھی ہوا۔ پس گویا وہ نصف اسرائیلی ہوا اور نصف فاطمی ہوا جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے۔ ہاں میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی کے اور کچھ ثبوت نہیں۔

(تحفہ گولڑویہ ص۲۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اپنے خیال میں مرزا صاحب ضروری سمجھتے تھے کہ مختلف پیش گوئیاں نسل و خاندان کے لحاظات اپنے اوپر منطبق کریں اور اس سعی لاحاصل میں مرزا صاحب کو جس درجہ تاویلات کو طول دینا پڑا وہ کافی سبق آموز ہے۔ (للمؤلف)۔

غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد صاحب تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔

(کتاب البریہ ص [illegible] حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ملک ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں لاہور سے گوشہ شمال مشرق میں ایک گاؤں قادیان نام ہے جو ضلع گورداسپور میں واقع ہے یہ ایک چھوٹا سا گمنام گاؤں تھا۔ دنیا میں اس کو کوئی بھی نہیں پہچانتا تھا بجز اس ضلع کے آدمیوں کے جس میں وہ واقع ہے۔ یہاں مرزا غلام مرتضیٰ صاحب یعنی (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے والد) سکونت پذیر تھے جو قوم کے مغل گوت کے برلاس کہلاتے تھے۔

(عسل مصفی جلد دوم ص [illegible] مؤلفہ مرزا [illegible] صاحب قادیانی)

یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے۔ کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا۔ ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔ اب خدا کی کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں۔ کیونکہ خاندانوں کی حقیقت جیسی کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں۔

(اربعین نمبر ۲ ص [illegible] حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی کے اور کچھ ثبوت نہیں۔

(تحفہ گولڑویہ ص [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں نے اپنے آباء و اجداد کی سوانح کی کتابوں میں پڑھا ہے اور نیز اپنے والد سے بھی سنا ہے کہ میرے آباء و اجداد مغل نسل سے تھے لیکن اللہ تعالیٰ -

# (۷۷) ایک سخت بیماری

اگر آپ احمدؐ (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی آخری کو دا خبار، بدر کے پرچوں سے ملاحظہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جاوے گا کہ آپ کی موت ناگہانی ہوئی ۔ آپ آخر دن تک اپنی معمولی صحت کی حالت میں رہے ۔ اس شام سے پہلے جب آپ بیمار ہوئے ۔ آپ سارا دن ایک رسالہ لکھنے میں مشغول رہے ۔ جس کا نام پیغام صلح ہے ۔ اور تاریخ مقرر کی گئی کہ اس پیغام کو ٹاؤن ہال میں ایک بڑے مجمع کے سامنے پڑھا جاوے اور اس دن کی شام کو حسب معمول سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے اور کسی آدمی کو خبر نہ تھی کہ یہ آپ کا آخری سیر تھا ۔ رات کو وہ ایک سخت بیماری میں (یعنی دستا ور قے میں ۔ مؤلف) مبتلا ہو گئے اور صبح دس بجے کے قریب آپ کا وصال ہو گیا ۔ آپ کی وفات کی خبر احمدی جماعت کے لئے بالکل ناگہانی تھی چنانچہ جس جگہ خبر پہنچی لوگوں کو اس کی صداقت پر اعتبار نہ آیا ۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ۱۹۱۳ء نمبر ۷ جلد ۱۲)

بمقام لاہور آپ کا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا) قیام قریباً ایک ماہ تک رہا ۔ اور اس عرصہ میں آپ نے کئی تقریریں فرمائیں ملنے والوں اور نئے نئے ملاقاتیوں کے ساتھ گفتگو میں کیں ۔ اور روزمرہ نمازوں میں شامل ہوتے رہے اور ہر روز سیر کے واسطے جاتے رہے جس روز حضور کا واقعہ وصال ہوا اس سے ایک روز پہلے حضور نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام پیغام صلح رکھا ۔ یہ پیغام آپ نے اس غرض سے لکھا تھا کہ لاہور ٹاؤن ہال میں مختلف مذاہب کے وکلاء کو ایک عام جلسہ میں مدعو کر کے سنایا جاوے جب وہ پیغام لکھ چکے تو شام کے وقت وہ سیر کے لئے تشریف لے گئے مگر واپس پر ان کی طبیعت ناساز ہو گئی ۔ بیمار ہو گئے (یعنی دست اور قے کی بیماری میں مبتلا ہو گئے ۔ مؤلف) اور دوسرے دن قریباً ساڑھے دس بجے کے وقت راہی ملک بقا ہو گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

# (۷۶) مرزا صاحب کی وفات

برادران! جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے حضرت امامنا و مولانا حضرت
مسیح موعود و مہدی معہود مرزا صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اسہال کی بیماری
بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور دست کرتے تھے تو بڑھ جاتی تھی
حضور کو یہ بیماری بہ سبب کھانا ہضم ہونے کے تھی۔ اور چونکہ دل بہت کمزور تھا
اور نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی اور عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آجایا کرتی تھی
اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی لیکن ۲۵۔ تاریخ مئی
کی شام کو جب کہ آپ سارا دن "پیغام صلح" کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے
گئے تو واپسی پر حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا۔ اور وہی دوائی
جو کہ پہلے مقوی معدہ استعمال فرماتے تھے مجھے حکم بھیجا تو بنوا کر بھیج دی گئی۔
مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور قریباً گیارہ بجے اور ایک دست آیا
پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور مجھے اور حضرت خلیفہ نور الدین صاحب کو
طلب فرمایا...... مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی
وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی نیند آنے سے آرام آجائے گا۔ ہم واپس اپنی جگہ پر چلے
گئے مگر قریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا جس سے نبض بالکل
بند ہو گئی اور مجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اور خواجہ
کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف
لائے تو مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت اسہال کا دورہ ہو گیا ہے آپ کوئی دوائی تجویز کریں۔ علاج شروع
چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی۔ اس لئے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا
رہا۔ مگر پھر نبض واپس نہ آئی یہاں تک کہ ساڑھے ۱۰ بجے صبح ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس
کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(مقالہ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب قادیانی مندرجہ ضمیمہ اخبار الحکم قادیان نمبر ۱۵ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

# (۷۹) وقت آخر

خاکسار نے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم اب سو جاؤ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے۔ اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا "اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے" تو آپ نے کہا کہ یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئی تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشا ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ "ہاں"۔

(سیرۃ المہدی ص۱۱ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص۳۴۱ نمبر۹ جلد ۱۳)

باوجود اس کے کہ زمانہ وفات کے قریب ہونے کی متواتر وحیوں سے ملتی رہی مگر پھر بھی جب حضرت حجۃ اللہ علی الارض خلیفۃ اللہ فی حلل الانبیاء حضرت احمد علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام کے حسب وعدہ الٰہی متوفی ہو کر حیوٰۃ طیبہ سے رفیع الشان ہونے کا وقت آیا تو بالکل اچانک ہی آگیا۔ جس مشن کے پورا کرنے اور جس عظیم الشان کام کے انصرام کے لئے آپ کی بعثت ہوئی تھی۔ اس کام میں وہ برابر آخیر وقت تک نہایت مستعدی سے مصروف رہے یہاں تک کہ بیماری (دست اور سستی) کے شدید حملے نے عاجز کر دیا اور قریباً (۱۲) گھنٹہ کی بیماری کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص۳۴۲ نمبر۹ جلد۱۳)

## (۷۸) مرض الموت

خاکسار مختصراً عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء یعنی پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر سے مکان میں آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا اور پھر مجھے نیند آگئی۔ رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا۔ یا شاید لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سے میں خود بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے۔ اور ادھر ادھر معالج اور دوسرے لوگ کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود کے اوپر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی اور میرے دل پر یہی اثر پڑا کہ یہ مرض الموت ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۹ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

قصورکے دوسرے احرار کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۲۰ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۴ء)

## (۲۴) عبرت (ج)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنی تحریرات میں ہیضے کو قہر الٰہی کا ایک نشان قرار دیتے تھے۔ جو سرکشوں پر بصورت عذاب نازل ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض مسلمانوں مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب سے جو ان کے مقابلے ہو رہے۔ ان میں بھی انھوں نے یہی بد دعا کی کہ جو کاذب ہو اس پر ہیضے وغیرہ کی شکل میں موت نازل ہو۔ اور آج تک قادیانی صاحبان کا ہیضہ کے متعلق یہی عقیدہ ہے۔ خدا کی قدرت کہ اسی مرض ہیضہ میں خود مرزا صاحب نے انتقال کیا۔ اور ہیضہ بھی ایسا تیز کہ اچھے خاصے تھے تصنیف و تالیف میں مشغول تھے۔ شام کو سیر و تفریح کرکے آئے۔ رات کو بیوی صاحبہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ یکایک دست و قے شروع ہوئے۔ بڑا علاج کیا۔ چند گھنٹوں میں خاتمہ ہو گیا۔ مقام عبرت ہے۔

قادیانی صاحبان اس واقعہ سے دل میں تو شرماتے ہیں۔ لیکن زبان سے جھٹلاتے ہیں کہ مرزا صاحب تو اسہال کے مرض میں فوت ہوئے ہیضہ سے فوت نہیں ہوئے۔ چنانچہ ہم نے اس کتاب کے پہلے اڈیشن میں سیدھی بات لکھ دی تھی کہ مرزا صاحب ہیضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے۔ لیکن قادیانی صاحبان اس پر بہت ہی اغ پا ہوئے کہ گویا مرزا صاحب ہیضہ سے فوت ہوئے تو سارا مطلب فوت ہو گیا۔ چنانچہ پہلی کتاب "تصدیق احمدیت" مصنفہ سید بشارت احمد صاحب قادیانی میں تنبیہ کی گئی کہ حضور (مرزا) صاحب کے وصال کا باعث ہیضہ قرار دینا سچ جھوٹ بلکہ قانونی جرم ہے"۔ دوسری کتاب "ہمارا مذہب" مصنفہ علی محمد صاحب قادیانی

## (۸۰) ہیضہ (ج)

ابتداء میں جب کہیں حضرت (مرزا) صاحب باہر تشریف لے جاتے تھے تو مجھے گھر کی حفاظت اور قادیان کی خدمت کے لئے چھوڑ جاتے تھے اور آخر زمانہ میں جب کہیں سفر کرتے تھے اور دیگر لوگ ہمراہ ہوتے تھے تو بندہ بھی ہم رکاب ہوتا تھا چنانچہ جب آپ لاہور تشریف لے گئے جس سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آیا تب بھی بندہ آپ کے ہمراہ تھا اور اس شام کی سیر میں بھی شریک تھا جس کے دوسرے روز آپ نے قبل از دوپہر انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اب بڑی اور سخت تبدیلی میرے حال میں پیدا ہوئی اور ایسی سخت مصیبت نازل ہوئی کہ جس کی تلافی بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا میری تکلیف کو کوئی نہیں جان سکتا۔

حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت (مرزا) صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے خسر میر ناصر نواب صاحب قادیانی کے خود نوشتہ حالات مندرجہ حیات ناصر ص۱۴ مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

## (۸۱) عبرتناک موت (ج)

محمد عاشق نائب صدر مجلس احرار قصور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے حد بد زبانی کیا کرتا تھا ۲۰۔ جولائی کو ہیضہ سے نہایت عبرتناک موت مر گیا

شائع ہوئی تو اس میں الزام دیا گیا کہ "جناب محقق برنی صاحب بالقابہ نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے متعلق لکھا ہے کہ ہیضہ سے واقع ہوئی۔ مگر یہ منجملہ آپ کے افتراؤں کے ایک نہایت ہی ناپاک افترا ہے۔" شاید ناپاکی ہیضہ سے پیدا ہوئی۔

چونکہ قادیانی صاحبان بوجوہ معلومہ ہیضہ کے نام سے بہت چڑتے ہیں۔ بعد کے ایڈیشنوں میں ہم نے اس کی صراحت لکھ دی کہ مرزا صاحب دست اور قے کے مرض میں فوت ہوئے۔ لیکن شکل مشہور رہے جو متعلقین حق کا اظہار ہوتا تھا۔ بالآخر خود مرزا صاحب کے قول سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ ان کو مرض ہیضہ لاحق ہوا تھا۔ جو باعث وفات ہوا۔ اور مرزا صاحب بھی کون جو قادیانی اعتراف کے بموجب "خاندانی طبیب تھے" اور "علم طب میں خاصی دسترس رکھتے تھے"۔ چنانچہ اس بارہ میں مرزا صاحب کے خسر میر ناصر نواب صاحب کی عینی شہادت اس پانچویں ایڈیشن میں اوپر درج ہو گی۔ کیا اب توقع کی جا سکتی ہے کہ قادیانی صاحبان ہیضہ کے واقعہ کو تسلیم کر لیں۔ یا اب بھی ان کو عذر ہی رہے گا۔ اور خدانخواستہ مرزا صاحب کا آخری قول جھٹلانے میں بھی دریغ نہ ہوگا۔

اس بارہ میں قادیانی صاحبان دو عذر بڑے شد و مد سے پیش کرتے ہیں۔ اول یہ کہ تیماردار ڈاکٹر اور اطبا نے مرزا صاحب کی وفات کا سبب اسہال قرار دیا۔ دوم یہ کہ مرزا صاحب کا جنازہ لاہور سے قادیان لائے تو کچھ سفر ریل میں طے ہوا۔ گویا ہیضہ کے مرض میں ریل کے سفر کی اجازت کیسے مل سکتی تھی۔ لیکن ان عذرات کی حقیقت بخوبی ظاہر ہے۔ یہ تیماردار ڈاکٹر اور طبیب کون تھے۔ خود مرزا صاحب کے مرید اور معتقد جو کسی طرح مرزا صاحب سے ہیضہ منسوب کرنا گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا گول بات کہدی کہ اسہال سے موت واقع ہوئی۔ حالانکہ اسہال تمام عمر آتے رہے۔ اسہال میں

بغیر کسی استثناء کے خاتم النبیین نام رکھا اور ہمارے نبیؐ نے اہل طلب کے لئے اس کی تفسیر اپنے قول لا نبی بعدی میں واضح طور پر فرمادی اور اگر ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم باب وحی بند ہو جانے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے اور یہ صحیح نہیں جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے اور ہمارے رسول صلعم کے بعد نبی کیوں کر آ سکتا ہے دراں حالیکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرما دیا۔

(حمامۃ البشریٰ [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے۔ اپنی آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

(کتاب البریہ [illegible] حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیۂ خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بہ تصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔

(ازالہ اوہام [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

قرآن کریم بعد خاتم النبیین کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا ہو یا پرانا کیوں کہ رسول کو علم دین بتوسط جبرئیل ملتا ہے اور باب نزول جبرئیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔

(ازالہ اوہام [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# فصل دوسری

# نبوت کی تمہید

## (۱) نبی رسول

انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ (۱) ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرا دیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لا دیں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۳ مجموعہ مکتوبات
مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اس دعوے میں ضرور ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے اور نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے اور نیز خلق اللہ کو وہ کلام سنا دے جو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ایک امت بنا دے جو اس کو نبی سمجھتی ہو اور اس کی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۲ مصنفہ مرزا غلام احمد
قادیانی صاحب)

## (۲) ختم نبوت پر ایمان و اصرار

کیا تو نہیں جانتا کہ اس پروردگار رحیم و صاحب فضل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ

رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرئیل حاصل کرے۔ اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے

(ازالہ اوہام ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام و عقائد دین جبرئیل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے کیا یہ مہر اس وقت ٹوٹ جائے گی۔

(ازالہ اوہام ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے۔ اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے۔ اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے۔ اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہو گی۔

(ایام الصلح ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور اللہ کو شایاں نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے۔ اور نہیں شایاں کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ از سر نو شروع کر دے۔ بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہو۔ اور بعض احکام قرآن کریم کے منسوخ کر دے اور ان پر بڑھا دے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرئیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن شریف سے توارد رکھتی ہو پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے۔ فتدبر۔

ایک ہی قطرہ حضرت جبرئیل لادیں اور پھر چپ ہو جاویں یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہو کیوں کہ جب ختمیت کی مہر ہی ٹوٹ گئی اور وحی رسالت پھر نازل ہونی شروع ہو گئی تو پھر تھوڑا یا بہت نازل ہونا برابر ہے۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔

(ازالۂ اوہام ص۵۸۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴) ولایت کے مقام سے نبوت کے نام تک ترقی

ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایۂ نبوت محمدیہ اور باتباع آں جناب صلی اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ کو ملتی ہے۔ اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگائے وہ تقوے اور دیانت کو چھوڑتا ہے.........

غرض نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعویٰ ہے۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ

مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ص۲۰۲)

اور خدا کلام اور خطاب کرتا ہے اس امت کے ولیوں کے ساتھ اور انکو انبیاء کا رنگ دیا جاتا ہے مگر وہ حقیقت میں نبی نہیں ہوتے کیوں کہ قرآن کریم نے شریعت کی تمام حاجتوں کو مکمل کر دیا ہے۔

(مواہب الرحمٰن ص۶۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا تحریری بیان جو تاریخ ۲۳۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء

جامع مسجد دہلی کے جلسے میں دیا گیا مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۴۴)

کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے۔ اور آیۃ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں۔

(انجام آتھم صفحہ ۲۷ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں جانتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو مخالف ہے قرآن کے وہ کذب و الحاد و زندقہ ہے پھر میں کس طرح نبوت کا دعویٰ کروں جب کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں (ترجمہ)

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۷۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جا ملوں۔ (ترجمہ) (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اے لوگو! دشمن قرآن نہ بنو۔ اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۲۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۲۰۔

شعبان ۱۳۱۴ھ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۲)

## (۳) ختم نبوت کے منافی (ج)

ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف

مانع ہے مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا رسول کے لفظ سے یاد کرے۔

(سراج منیر صفحہ ۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

حال یہ ہے کہ اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو الہام ہوا ہے۔ اکثر دفعہ اُن میں رسول یا نبی کا لفظ آگیا ہے۔ لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہو کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت و رسالت ہے ....... سو چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارے کے رنگ میں ہیں اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے اس لئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خط مندرجہ اخبار الحکم قادیان نمبر ۲۹ جلد ۳ مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۸۹۹ء منقول از رسالہ مسیح موعود اور ختم نبوت صفحہ ۶ مولفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری)

# (۵) محدثیت سے نبوت تک ترقی

ہمارے سید و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں

(شہادت القرآن صفحہ ۲۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۳ ترجمہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں نے ہرگز نبوت کا دعوی نہیں کیا اور نہ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن ان لوگوں نے جلدی کی اور میرے قول کے سمجھنے میں غلطی کی ....... ....... میں نے لوگوں سے سوائے اس کے جو میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے

میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ اور رسول کا متبع ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا۔ بلکہ ہمارے مذہب کی رو سے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ کے رسول کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں۔

(جنگ مقدس ص۶۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اول اس عاجز کی اس بات کو یاد رکھیں کہ ہم لوگ معجزے کا لفظ اسی محل پر بولا کرتے ہیں جب کوئی خارق عادت کسی نبی یا رسول کی طرف منسوب ہو۔ لیکن یہ عاجز نہ نبی ہے اور نہ رسول ہے صرف اپنے نبی معصوم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ خادم اور پیرو ہے اور اسی رسول مقبول کی برکت اور متابعت سے یہ انوار و برکات ظاہر ہو رہے ہیں۔ سو اس جگہ کرامت کا لفظ موزوں ہے نہ معجزے کا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خط: مندرجہ اخبار الحکم قادیان نمبر ۲۹ جلد ۵ منقول از قمر الہدیٰ ص۲۲ مؤلفہ قمر الدین صاحب جہلمی قادیانی)

صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں ہے مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکا لگ جانے کا احتمال ہے۔

(انجام آتھم ص۲۷ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اس بندے پر نازل فرمایا اس میں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں۔ سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ ولکل ان یصطلح۔ سو خدا کی یہ اصطلاح ہے جو اس نے ایسے لفظ استعمال کئے۔ ہم اس بات کے قائل اور معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پرانا۔ قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے

اس امت کے لئے محدث ہوکر آیا ہے۔ اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔ اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے۔ اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔

(توضیح مرام صفحہ ۱۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت، کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔ اے نادانو۔ میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنے آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸

مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۶) نبی اللہ (ج)

مسیح موعود جو آنے والا ہے اسکی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدائے تعالیٰ سے وحی پانے والا۔ لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے۔ بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک

اور کچھ نہیں کہا کہ میں محدث ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ مجھ سے اسی طرح کلام کرتا ہے جیسے
محدثین سے۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۹۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا اور کہا کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے اور
اللہ جانتا ہے کہ ان کا قول قطعاً جھوٹ ہے جس میں سچ کا شائبہ نہیں۔ اور نہ اس کی
کوئی اصل ہے ........ ہاں میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ محدث میں تمام اجزائے
نبوت پائے جاتے ہیں لیکن بالقوۃ۔ بالفعل نہیں۔ تو محدث بالقوۃ نبی ہے اور
اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوجاتا تو وہ بھی نبی ہوجاتا۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۹۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا
اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۴۲۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

محدثیت ............ کو اگر ایک مجازی نبوت قرار دیا جائے
یا ایک شعبہ قویہ نبوت کا ٹھہرایا جائے۔ تو کیا اس سے نبوت کا دعویٰ لازم آگیا۔

(ازالہ اوہام ص ۴۲۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

محدث جو مرسلین میں سے امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔ امتی وہ
اس وجہ سے کہ وہ بکلی تابع شریعت رسول اللہ اور مشکوٰۃ رسالت سے فیض پانے والا
ہوتا ہے اور نبی اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نبیوں کا سا معاملہ اس سے کرتا ہے۔ محدث کا
وجود انبیاء اور امم میں بطور برزخ کے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ اگرچہ کامل طور
پر امتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے۔ اور محدث کے لئے ضرور ہے کہ وہ کسی
نبی کا مثیل ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی نام پاوے جو اس نبی کا نام ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۵۶۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ماسوا اس کے [illegible] یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے

بھی حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکا لگ جانے کا احتمال ہے۔

(انجام آتھم صفحہ ۲۷ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ)

# (۹) راضی نامہ

جو مباحثہ لاہور میں مولوی عبد الحکیم صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے درمیان چند روز سے بابت مسئلہ دعوائے نبوت مندرجہ کتب مرزا صاحب کے ہو رہا تھا۔ آج مولوی صاحب کی طرف سے تیسرا پرچہ جواب الجواب کے جواب میں لکھا جا رہا تھا۔ اثنائے تحریر میں مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ ذیل کے بیان کرنے پر جلسۂ عام میں تصفیہ ہو گیا۔ جو عبارت درج ذیل ہے۔ المرقوم ۳۔ فروری ۱۸۹۲ء

| گواہ شد | گواہ شد | گواہ شد | گواہ شد |
|---|---|---|---|
| برکت علی وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ | محی الدین العروف صوفی | خاکسار رحیم بخش | فضل دین |

| گواہ شد | گواہ شد | گواہ شد | گواہ شد |
|---|---|---|---|
| رحیم اللہ | ابو یوسف محمد مبارک علی | حبیب اللہ | دستخط بخط گورمکھی |

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول خاتم النبیین۔ امابعد تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح اسلام و توضیح مرام و ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے بلکہ جیسا

محدود ہے۔ جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔ سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہے۔

(ازالہ اوہام طبع... مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۷) استعارہ اور مجاز

ہم خادم دین اسلام ہیں اور یہی ہمارے آنے کی علت غائی ہے اور نبی اور رسول کے لفظ استعارہ اور مجاز کے رنگ میں ہیں۔ رسالت لغت عرب میں بھیجے جانے کو کہتے ہیں اور نبوت یہ ہے کہ خدا سے علم پا کر پوشیدہ باتوں یا پوشیدہ حقائق اور معارف کو بیان کرنا سو اس حد تک مفہوم کو ذہن میں رکھ کر دل میں اس کے معنی کے موافق اعتقاد کرنا مذموم نہیں ہے۔ مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ بھی معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ بغیر استفادہ کسی نبی کے خدائے تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہوشیار رہنا چاہئے کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ ہماری کوئی کتاب بجز قرآن شریف نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ سو دین کو بچوں کا کھیل نہیں بنانا چاہئے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۱۰۳ مرزا صاحب کا مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحب)

## (۸) نبوت معتدر

صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی

## (۱۱) مسیح موعود کی اہمیت

اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی۔ اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا۔ اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۴۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیے۔ کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہو گا۔ اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہو گا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔

(توضیح المرام صفحہ ۱۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۲) مثیل مسیح بننے پر فخر

اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے۔ اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں۔ اور ایک دوسرے سے بشدت مناسبت و مشابہت ہے۔

(اشتہار منسلکہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۵ مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل

کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۳۴ میں لکھ چکا ہوں پھر اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔

جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ جلشانہ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے جس کے معنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکلم مراد لئے ہیں ........ تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرما لیں۔

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مؤلف رسالہ توضیح مرام

(اعلان مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۹۵ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۱۰) کئی مہدی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں سے پتہ چلتا ہے کہ آخر میں کئی تغیرات ہوں گے مہدی کے متعلق جو پیش گوئیاں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی مہدی ہوں گے۔ ان مہدیوں میں سے ایک مہدی تو خود حضرت مرزا صاحب ہیں اور آئندہ بھی کئی مہدی آسکتے ہیں۔

(مکالمہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۷ فروری ۱۹۲۶ء نمبر ۶۸ جلد ۱۳)

اس بات سے انکار بھی نہیں کہ میرے سوا کوئی اور مثیل مسیح بھی آنے والا ہو۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۱۲ فروری
۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول مجموعہ جلد ۲ صفحہ ۲۱)

میں اس سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا کہ شاید مسیح موعود کوئی اور بھی ہو اور شاید یہ پیش گوئیاں جو میرے حق میں روحانی طور پر ہیں ظاہری طور پر اس پر جسمی ہوں اور شاید سچ مچ دمشق میں کوئی مثیل مسیح نازل ہو۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خط بنام مولوی
عبدالجبار صاحب مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۹۱ء مندرجہ
تبلیغ رسالت جلد اول مجموعہ جلد دوم صفحہ ۱)

اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعوی نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال واقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اور میرا یہ بھی دعوی نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں۔ ہاں اس زمانے کے لئے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی انتظار بے سود ہے ......... پس اس بیان کی رو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے اور جب کہ یہ حال ہے تو پھر علماء کے لئے اشکال ہی کیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی وقت ان کی یہ مراد بھی پوری ہو جائے۔

اور اخبار اور آیات اور الہام کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔ اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی تشابہ واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدے اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ جس طرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے ایسا ہی میری روحانی حالت مسیح ابن مریم کی روحانی حالت سے شدت مشابہت رکھتی ہے۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲۱ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو۔ بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا تعالیٰ سے پاکر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بہ تصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادات اور اخلاق وغیرہ کے خدائے تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھے ہیں۔

(ازالۃ الاوہام صفحہ ۱۹۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

یہ بات سچ ہے کہ اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے ........ میں اسی الہام کی بناء پر اپنے تئیں وہ موعود مثیل سمجھتا ہوں جس کو دوسرے لوگ غلط فہمی کی وجہ سے مسیح موعود کہتے ہیں۔

غرض مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہے ......... خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان بوجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں دمشق سے ایک مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت کی وجہ سے بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں ......... سو خدا تعالیٰ نے اس نام قاعدے کے موافق اس قصبہ قادیان کو دمشق سے مشابہت دی۔ اور اس بارے میں قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ اخرج منہ الیزیدیون یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے۔

اب اگرچہ میرا یہ دعویٰ تو نہیں اور نہ ایسی کامل تصریح سے خدا تعالیٰ نے میرے پر کھول دیا ہے کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔ مگر خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے اور وہ اس بات کا شاہد حال ہے کہ اس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی

(حاشیہ ازالہ اوہام ص ۶۳ تا ۷۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۵) بھید کھل گیا

مگر جب وقت آگیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعوے مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بہ تصریح لکھا گیا ہے۔

(کشتی نوح ص ۴۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی۔ اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بنا دیں گے۔ اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے۔ جو آنے والا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں

(از ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون)

## (۱۳) ذریت کی بشارت

بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آوے۔ کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں۔ رہائی دے گا۔ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند۔ مظہر الحق والعلاء۔ کان اللہ نزل من السماء۔

(ازالۃ الاوہام ص ۶۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون)

## (۱۴) دمشق تا قادیان

اب یہ بھی جاننا چاہئے کہ دمشق کا لفظ جو مسلم کی حدیث میں وارد ہے یعنی صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید مشرقی کے پاس اتریں گے یہ لفظ ابتداء سے محقق لوگوں کو حیران کرتا چلا آیا ہے۔ ....... پس واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ و رسول کی کچھ محبت نہیں اور احکام الٰہی کی کچھ عظمت نہیں جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اپنے نفس امارہ کے حکموں کے ایسے مطیع ہیں کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی ان کی نظر میں سہل اور آسان امر ہے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور خدا تعالیٰ کا موجود ہونا ان کی نگاہ میں ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جو انھیں کچھ نہیں آتا۔ اور چونکہ طبیب کو بیماروں ہی کی طرف آنا چاہئے تھا اس لئے ضرور تھا کہ مسیح ایسے لوگوں میں نازل ہو۔

آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ ان ہی مجازی معنوں کی رو سے ہے جو صوفیاء کرام کی کتابوں میں مسلم ایک معمولی محاورہ مکالمات الہیہ کا ہے ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔

(انجام آتھم حاشیہ صفحہ معنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۱۷) مشابہت

ہم اپنی کتابوں میں بہت جگہ بیان کر چکے ہیں کہ یہ عاجز جو حضرت عیسیٰ بن مریم کے رنگ میں بھیجا گیا ہے بہت سے امور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت رکھتا ہے یہاں تک کہ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش میں ایک ندرت تھی اس عاجز کی پیدائش میں بھی ایک ندرت ہے اور وہ یہ کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی اور یہ امر انسانی پیدائش میں نادرات سے ہے کیونکہ اکثر ایک ہی بچہ پیدا ہوا کرتا ہے۔

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ معنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس امت کے مسیح موعود کے لئے ایک اور مشابہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام پورے طور پر بنی اسرائیل سے نہ تھے بلکہ صرف ماں کی وجہ سے اسرائیلی کہلاتے تھے ایسا ہی اس عاجز کی بعض دادیاں سادات میں سے ہیں گو باپ سادات میں سے نہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کے لئے خدا نے جو یہ پسند کیا کہ کوئی اسرائیلی حضرت مسیح کا باپ نہ تھا اس میں یہ بھید تھا کہ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی کثرت گناہوں کی وجہ سے ان پر سخت ناراض تھا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لیکچر سیالکوٹ صفحہ)

چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا۔ مگر با ایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا جو موسیٰ کے

یہی حق ہے۔ اور آنے والا یہی ہے۔ اور شک محض نافہمی سے ہے۔

(کشتی نوح ص۴۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

سوچوں کر خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائے گی اس لئے گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا پھر ......... مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سر خفی کی مجھے خبر نہ دی۔

(کشتی نوح ص۴۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۶) دعوے کی دلیل (۲)

مکاشفات اکابر اولیاء بالاتفاق اس بات پر شاہد ہیں کہ مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی سے پہلے یا چودھویں صدی کے سر پر ہوگا اور اس سے تجاوز نہیں کرے گا چنانچہ ہم نمونہ کے طور پر کسی قدر اس رسالہ میں بھی لکھ آئے ہیں ظاہر ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے اور کوئی شخص دعوے دار اس منصب نہیں ہوا۔

(ازالہ اوہام ص۱۸۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہو کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہو کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔

(ازالہ اوہام ص۶۸۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا ان ہی حدیثوں سے یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہوگا اور اُمتی بھی۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ اس کو کس نام سے پکارا جاتا اگر اس کا نام محدث رکھنا چاہئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا یعنی اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں گے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدائے تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص۳۹۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اسی طرح اوائل میں میرا عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

بعد چودھویں صدی میں ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں۔ اور سب سے آخر ہوں۔

(تذکرۃ الشہادتین ص۲۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے عیسیٰ بن مریم کی طرح اپنے زمانے میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرتا۔ تب خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہوا اور تربیت کی کنار میں لیا اور اپنے بندہ کا نام ابن مریم رکھا ..........

پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے۔ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلے میں یہ داخل ہے۔ پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے۔

(ازالہ اوہام ص۶۵۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۸) مسیحیت کے پردہ میں نبوت

مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۸ مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

(تحفہ گولڑویہ ص۱۹۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جو امتی نہیں یعنی آپ کی پیروی سے فیضیاب نہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

جو شخص نبوت کا دعوی کرتا ہے اور یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہے اور جو کچھ پایا اسی کے فیضان سے پایا...... وہ لعنتی ہے اور خدا کی لعنت اس پر اور اس کے انصار پر اور اس کے پیروؤں پر اور اس کے مددگاروں پر (ترجمہ)

(مواہب الرحمن ص۶۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گزشتہ نبی کی امت نہیں کہلاتا تھا گو اس کے دین کی نصرت کرتا تھا۔ اور اس کو سچا جانتا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو۔

(چشمہ معرفت ضمیمہ ص۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدائی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔

(حقیقۃ الوحی ص۹۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور سب کے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسا ہم کلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔

# فصل تیسری

## نبوت کی تحصیل

### (۱) ختم نبوت کی تاویل اپنی نبوت کی تشکیل

اور یاد رہے کہ اگر ایک امتی کو جو محض پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درجہ وحی اور الہام اور نبوت کا پاتا ہے نبی کے نام کا اعزاز دیا جائے۔ تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی کیونکہ وہ امتی ہے اور اس کا اپنا وجود کچھ نہیں۔ اور اس کا اپنا کمال نبی متبوع کا کمال ہے۔ اور وہ صرف نبی نہیں کہلاتا ہے بلکہ نبی بھی اور امتی بھی۔ مگر کسی ایسے نبی کا دوبارہ آنا جو امتی نہیں ہے ختم نبوت کے منافی ہے۔

(چشمہ مسیحی صفحہ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

نیز خاتم النبیین ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے۔ ہاں ایسا نبی جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتا ہے اور نبوت تامہ نہیں رکھتا جس کو دوسرے لفظوں میں محدث بھی کہتے ہیں وہ اس تحدید سے باہر ہے۔ کیونکہ بباعث اتباع اور فنا فی الرسول ہونے کے جناب ختم المرسلین کے وجود میں ہی داخل ہے جیسے جزو کل میں داخل ہوتی ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ایمان ہے اور پورے یقین سے کہتا ہوں۔

(قول میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۹ مارچ ۱۹۲۸ء منقول از جماعت مبائعین کے عقائد صحیحہ ص۲۲ رسالہ منجانب قادیانی جماعت قادیان)

محمدی ختم نبوت کی اصل حقیقت کو دنیا میں کماحقہ کوئی نہیں جو سمجھ سکتا ہو سوائے اس کے جو خود حضرت خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء ہے۔ کیونکہ کسی چیز کی اصل حقیقت کا سمجھنا اس کے اہل پر موقوف ہوتا ہے اور یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ ختمیت کا اہل یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہیں یا حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)۔

(ضمیمہ الفضل قادیان نمبر ۹ جلد ۲۲ ص۳ ماہ اگست ۱۹۳۵ء)

## (۲) مُہر کا فلسفہ

جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا...... اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ اس معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا...... اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا (گویا مرزا صاحب نبی نہ مانے جائیں تو امت محمدیہ ناقص اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمت و ہمدردی بھی ناقص قرار پاتی ہے۔ المؤلف)۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح)

خاتم النبیین کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ "خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مہر کے بغیر کسی کی نبوت تصدیق نہیں ہو سکتی۔ جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے۔

مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ...... کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے سے امتی ہے پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آپ کے فیضان سے ایک ایسی نبوت ملتی ہے جو پہلے کسی نبی کی اطاعت سے نہیں ملتی تھی اور اس نبوت کا پانے والا امتی نبی کہلاتا ہے۔

پہلی امتوں میں محدث یا جزوی نبی تو ہوتے تھے لیکن پہلے نبیوں میں اس قدر طاقت نہ تھی کہ ان کے فیضان سے امتی نبی ہو سکے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں صرف محدثیت ہی جاری نہیں بلکہ اس سے اوپر نبوت کا سلسلہ بھی جاری ہے ........ پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے۔ براہ راست نہیں مل سکتی۔ اور پہلے زمانے میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی۔ کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی۔ کیونکہ وہ اس قدر صاحب کمال نہ تھے جیسے آنحضرت صلعم اور جب کہ نبوت کا دروازہ علاوہ محدثیت کے امت محمدیہ میں کھلا ثابت ہو گیا۔ تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود بھی نبی اللہ تھے۔

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۲۸ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

میرا یقین ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ میرا یقین ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نہیں آسکتا جو آپ کی دی ہوئی شریعت میں سے ایک شوشہ بھی منسوخ کر سکے۔ میرا پیارا اور میرا محبوب آقا سید الانبیاء ایسی عظیم الشان شان رکھتا ہے کہ ایک شخص اس کی غلامی میں داخل ہو کر کامل اتباع اور وفاداری کے بعد نبیوں کا رتبہ حاصل کر سکتا ہے یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ایسی شان اور عزت ہے کہ آپ کی سچی غلامی میں نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ میرا

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۸۵ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۶ء)

الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۱۶ء میں حضرت خلیفہ اول کے (حکیم نور الدین صاحب کے) قلم مبارک سے ایک سائل کے جوابات شائع ہوئے ہیں۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا صریح ثبوت موجود ہے۔ وہ سوال اور جواب حسب ذیل ہیں۔

**سوال۔** خاتم النبیین رسول تھے تو پھر نبی ہونے کا دعویٰ کس طرح درست ہو سکتا ہے؟۔

**جواب۔** خاتم مہر کو کہتے ہیں۔ جب نبی کریم مہر ہوئے اگر ان کی امت میں کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا تو وہ مہر کس طرح ہوئے یا مہر کس پر لگے گی۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۱۶ء نمبر ۱ جلد ۴)

## (۳) نبی بننے کی ترکیب

میرا اس تمام بیان سے یہ مطلب ہے کہ نبوت کوئی الگ چیز نہیں کہ وہ مل جائے تو انسان نبی ہو جاتا ہے بلکہ اصل بات یہی ہے جیسا کہ میں اوپر قرآن کریم سے ثابت کر آیا ہوں کہ انسانی ترقی کے آخری درجے کا نام نبی ہے۔ جو انسان محبت الٰہی میں ترقی کرتا ہوا صالحین سے شہداء میں اور شہداء سے صدیقوں میں شامل ہو جاتا ہے وہ آخر جب اس درجے سے بھی ترقی کرتا ہے تو صاحب سر الٰہی (نبی) بن جاتا ہے۔

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۰ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

پہلے نبیوں کی امت کے لوگ ایک حد تک پہلے نبی کی تربیت کے نیچے ترقی پا کے پا کے رک جاتے تھے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر نظر فرماتا تھا اور جن کو اس قابل پاتا کہ وہ نبی بن سکیں ان کو اپنے فضل سے بڑھاتا۔ اور براہ راست نبی بنا دیتا تھا۔

لیکن ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس مقام بلند پر کھڑا کیا اور آپ نے استادی کا ایسا اعلیٰ درجہ حاصل کر لیا کہ آپ اپنے شاگردوں کو اس امتحان میں پاس کرا سکتے ہیں...... ان کے (یعنی گزشتہ انبیاء کے) مدرسہ کا آخری امتحان نبوت نہ تھا بلکہ ولایت تھا۔ پھر نبوت بلا واسطہ موہبت سے ملتی تھی لیکن ہمارے آنحضرت کو ایسا درجہ استادی

(ملفوظات احمدیہ حصہ پنجم صفحہ [illegible] مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

طرز کلام کے مطابق دوسرے الفاظ میں خاتم النبیین کے الفاظ رسول اللہ کے الفاظ کی نسبت بڑے رتبے پر دلالت کرنے والے ہونے چاہییں۔ اور وہ یہی معنے ہیں کہ آپ نبیوں کی مہر ہیں۔ یعنی آپ کے بعد ایسے انبیاء پیدا ہوں گے جن کی نبوت کا معیار صرف آپ کے نقش قدم پر چلنا ہوگا، اور آپ کی شریعت کو قائم کرنا ہوگا۔

(مکتوب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ اپریل [illegible])

پس یقیناً ہمارے مخالف مولوی صاحبان نے خاتم النبیین کے معنی سمجھنے میں سخت غلطی کی ہے۔ آپ خاتم النبیین ہیں مگر ان معنوں میں کہ آپ کا وجود باجود نبیوں کی مہر ہے جو شخص آپ کے قولی اور فعلی نبوت کو کامل طور پر اپنے اندر پیدا کرے گا اور اتباع اور اطاعت میں ایسا صراط مستقیم پر چلے گا کہ ایک قدم بھی ادھر ادھر نہ ہوگا ایسے شخص کی نبوت پر آپ کا وجود باجود ایک مہر ہے کیونکہ سرکاری مہروں کے لئے ضروری ہے کہ کاغذات بھی ہوں ورنہ مہروں کا بنانا ہی فضول ہے کیونکہ جس صورت میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت کو نبیوں کی مہر قرار دیا ہے تو ضرور ہے کہ اس مرتبہ میں نبی بھی ہوں جو آپ کی اتباع اور آپ کی تصدیق سے نبوت کا درجہ حاصل کریں جیسا کہ محاورے میں ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے یہ بات کہہ کر اپنے اس قول پر مہر لگا دی ہے یعنی اپنے منہ سے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ یہی مطلب اس آیہ کریمہ کے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ [illegible])

کہا گیا ہے کہ ہم لوگ (قادیانی صاحبان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے لیکن مجھے افسوس آتا ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بھی کہتے ہیں وہ خاتم یعنی مہر ہی کیا ہوئی جو کسی کاغذ پر نہ لگی اور اس سے کسی کاغذ کی تصدیق نہ کی اور نبی کریم خاتم النبیین کیا ہوئے جب کسی انسان پر آپ کی نبوت کی مہر نہ لگی اور آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوا اگر آپ کی امت میں کوئی نبی نہیں ہے تو آپ خاتم النبیین بھی نہیں ہیں۔

# (۵) ختم نبوت کی ہتک

تیرہ سو برس تک نبوت کے لفظ کا اطلاق تو آپ کی نبوت کی عظمت کے پاس سے نہ کیا۔ اور اس کے بعد اب مدت دراز کے گزرنے سے لوگوں کے چونکہ اعتقاد اس امر پر پختہ ہو گئے تھے کہ آنحضرت ہی خاتم الانبیاء ہیں اور اب اگر کسی دوسرے کا نام نبی رکھا جائے تو اس سے آنحضرت کی شان میں کوئی فرق بھی نہیں آتا۔ اس لئے اب نبوت کا لفظ مسیح کے لئے ظاہراً بھی بول دیا...... آپ کے جانشینوں اور آپ کی امت کے افراد پر صاف صاف نبی اللہ ہونے کے واسطے دو امور مد نظر رکھنے ضروری تھے۔ اول عظمت آنحضرت دوم عظمت اسلام سو آنحضرت کی عظمت کے پاس کی وجہ سے ان لوگوں پر تیرہ سو برس تک نبی کا لفظ نہ بولا گیا تاکہ آپ کی ختم نبوت کی ہتک نہ ہو۔ کیونکہ اگر آپ کے بعد ہی آپ کی امت کے خلیفوں پر اور میلوں لوگوں پر نبی کا لفظ بولا جانے لگتا جیسے حضرت موسیٰ کے بعد لوگوں پر بولا جاتا رہا تو اس میں آپ کی ختم نبوت کی ہتک تھی۔ اور کوئی عظمت نہ تھی سو خدا نے ایسا کیا کہ اپنی حکمت اور لطف سے آپ کے بعد تیرہ سو برس تک اس لفظ کو آپ کی اُمت سے اٹھا دیا تا آپ کی نبوت کی عظمت کا حق ادا ہو جائے اور پھر چونکہ اسلام کی عظمت چاہتی تھی کہ اس میں بھی بعض ایسے افراد ہوں جن پر آنحضرت کے بعد لفظ نبی اللہ بولا جائے۔ اور تا پہلے سلسلے سے اس کی مماثلت پوری ہو۔ آخری زمانے میں مسیح موعود کے واسطے آپ کی زبان سے نبی اللہ کا لفظ نکلوایا اور اس طرح پر نہایت حکمت اور بلاغت سے دو متضاد باتوں کو پورا کیا۔ اور موسوی سلسلے کی مماثلت بھی قائم رکھی۔ اور عظمت نبوت آنحضرت بھی قائم رکھی۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بجواب سوال مندرجہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء منقول از رسالہ ختم نبوت صفحہ ۱۱ از قمر الدین جہلمی صاحب قادیانی)

کہ آپ کے درجے کو کہاں تک بڑھا دیا گیا اور آپ کی شاگردی میں انسان نبی بھی بن سکتا ہے

(منقول الفضل ... مسند میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)
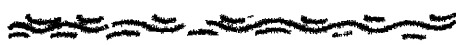
یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب سے آگے بڑھ گئے اور خدا تعالیٰ نے آپ کے متعلق بھی گواہی دی کہ آپ آئندہ آنے والی نسلوں سے بھی آگے بڑھے ہوئے ہیں یہ خیال کہ ترقی کا دروازہ بند ہے کہہ کر لوگوں کو ہوا سے خلاف بتلاتے ہیں کہ اس لئے رسول کریم کے بعد امت محمدیہ میں نبی نہیں آ سکتا ..... (لیکن اگر روحانی ترقی کی تمام راہیں ہم پر بند ہیں تو اسلام کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اور پھر اس میں کوئی خوبی بھی نہیں کہ ایک کو بڑھا دیا جائے اور دوسروں کو بڑھنے نہ دیا جائے، ہاں خوبی یہ ہے کہ موقع سب کو دیا جائے پھر آگے جو بڑھ جائے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل ...)

## (۴) نبوت کا کمال

اور اگر کوئی شخص کہے کہ جب نبوت ختم ہو چکی ہے تو اس امت میں نبی کس طرح ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدائے عزوجل نے اس بندہ یعنی مرزا صاحب کا نام اسی لئے نبی رکھا ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ کی نبوت کا کمال ثابت ہو کیونکہ نبی کا کمال امت کے کمال کے ثبوت کے بغیر ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ اور اس کے بغیر محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے جو اہل حق کے نزدیک بے دلیل ہے اور کسی فرد پر ختم نبوت ہونے کے یہی معنی ہیں کہ کمالات نبوت اس پر ختم ہیں اور نبی کے جملے کمالات میں سے نبی کا فیض پہنچانے میں کامل ہونا ہے اور یہ جب تک امت میں اس کا نمونہ نہ پایا جائے ثابت نہیں ہو سکتا۔

(در ترجمہ الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص... مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ہوتا اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے۔ صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہئیے۔ اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیشگوئیاں ہوں ...... ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسی لئے ہم نبی ہیں امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہئیے۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۷۰ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان۔ ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار بدر قادیان ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔ بالخصوص اس حالت میں کہ وہ امتی اپنے اس نبی متبوع سے فیض پانے والا ہو۔ بلکہ فساد اس حالت میں لازم آتا ہے کہ اس امت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک مکالمات الٰہیہ سے بے نصیب قرار دیا جائے۔ وہ دین دین نہیں ہے اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند منقول باتوں پر انسانی ترقیات کا انحصار ہے۔ اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اور خدائے حی وقیوم کی آواز سننے اور اس کے مکالمات سے قطعی نومیدی ہے۔ اور اگر کوئی آواز بھی غیب سے کسی کے کان تک پہنچتی ہے تو وہ ایسی مشتبہ آواز ہے کہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کی آواز ہے یا شیطان کی۔ سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ کے بعد دروازہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا بند ہے اگر یہ معنی ہوتے تو یہ امت ایک لعنتی امت ہوتی۔ جو شیطان کی طرح ہمیشہ سے خدا تعالیٰ سے دور و مہجور رہتی بلکہ یہ

# (۶) نبوت کی دعا

افسوس کہ حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبی کرم کا کچھ قدر نہیں کیا اور ہر ایک بات میں ٹھوکر کھائی وہ ختم نبوت کے ایسے معنی کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے نہ تعریف۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس پاک میں افاضہ اور تکمیل نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی اور وہ صرف خشک شریعت کو سکھلانے آئے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس امت کو دعا سکھاتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم پس اگر یہ امت پہلے نبیوں کی وارث نہیں اور اس انعام میں سے اس کو کچھ حصہ نہیں تو پھر یہ دعا کیوں سکھائی گئی۔

(حقیقۃ الوحی ص... مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ...)

یہاں نبی کا لفظ آجانے سے بعض لوگوں کو یہ ٹھوکر لگی ہے کہ خود مقام نبوت بھی اس دعا کے ذریعہ سے مل سکتا ہے اور گویا کہ ہر مسلمان ہر روز بار بار مقام نبوت کو اس دعا کے ذریعے سے طلب کرتا ہے یہ ایک اصولی غلطی ہے۔ اس لئے کہ نبوت محض موہبت ہے اور نبوت میں انسان کی جدوجہد اور اس کی سعی کو کوئی دخل نہیں ایک وہ چیزیں ہیں جو موہبت سے ملتی ہیں اور ایک وہ جو انسان کی جدوجہد سے ملتی ہیں نبوت اول میں سے ہے ...... پس مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے اور اسی شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے جو اصول دین سے ناواقف ہے۔

(مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کی تفسیر القرآن تشریح آیت اھدنا الصراط المستقیم)

(اخبار الفضل قادیان نمبر ... جلد ... مورخہ ... اکتوبر ...ء)

# (۷) ختم نبوت پر الزام۔ عبرت کا مقام

ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں عیسائیوں ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بجواب سوال مندرجہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ اپریل [illegible]

منقول از رسالہ ختم نبوت صفحہ [illegible] مؤلفہ فخر الدین ملتانی صاحب قادیانی)

حضرت مسیح موعود کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مقام نبوت پر پہنچایا۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کو واقع میں نبی بنا دیا گیا۔ ورنہ کسی اور معنی کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ کا کمال ثابت نہیں ہوتا۔

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ [illegible] مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اس کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے۔ بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔

(الوصیت صفحہ [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

یہ خدا تعالےٰ پر بدظنی ہے کہ اس نے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کی بدی کا تو حصہ دار ٹھہرا دیا ہے یہاں تک کہ ان کا نام یہود بھی رکھ دیا مگر ان کے رسولوں اور نبیوں کے مراتب میں سے اس امت کو کوئی حصہ نہ دیا۔

پھر یہ امت خیر الامم کس وجہ سے ہوئی بلکہ شر الامم ہوئی کہ ہر ایک نمونہ شر کا ان کو ملا مگر نیکی کا نمونہ نہ ملا۔ کیا ضرور نہیں کہ اس امت میں بھی کوئی نبیوں اور رسولوں کے رنگ میں نظر آ دے جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں کا وارث اور ان کا ظل ہو۔

(کشتی نوح صفحہ [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

معنی ہیں کہ براہ راست خدا تعالیٰ سے فیض وحی پانا منصب ہے اور یہ نعمت بغیر اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو ملنا محال اور ممتنع ہے اور یہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فخر ہے کہ ان کی اتباع میں یہ برکت ہے کہ جب ایک شخص پورے طور پر آپ کی پیروی کرنے والا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہو جائے ...... یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔ اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی امید نہیں صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا جو کچھ ہیں قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں جان بھی فدا کرے اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کرلے تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات و مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

وہ نبوت چل سکے گی جس پر آپ کی مہر ہوگی۔ ورنہ اگر نبوت کا دروازہ بالکل بند سمجھا جائے تو نعوذ باللہ اس سے تو انقطاع فیض لازم آتا ہے اور اس میں تو نحوست ہے اور نبی کی ہتک شان ہوتی ہے گویا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ جو کہا کہ کنتم خیر امۃ یہ جھوٹ تھا نعوذ باللہ اگر یہ معنی کئے جائیں کہ آئندہ کے واسطے نبوت کا دروازہ ہر طرح سے بند ہے تو پھر خیر الامۃ کے بجائے شر الامۃ ہوئی ...... اس طرح تو ماننا پڑے گا کہ نعوذ باللہ آنحضرت کی قوت قدسی کچھ بھی نہ تھی اور آپ حضرت موسیٰ سے مرتبے میں گرے ہوئے تھے کیونکہ ان کے بعد ان کی امت میں سے سیکڑوں نبی آئے مگر آپ کی امت سے خدا کو نفرت ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ مکالمہ بھی نہ کیا کیونکہ جس کے ساتھ محبت ہوتی ہے آخر اس سے کلام تو کیا ہی جاتا ہے۔

آنحضرت صلعم کے بعد نبی کا آنا کسی نے نہیں مانا.......... اور پھر میں پوچھتا ہوں کہ جس صورت میں میاں صاحب یہی مانتے ہیں کہ اس امت میں نبی کا نام پانے کے حضرت مسیح موعود ہی مخصوص ہوئے تو اب ظاہر ہے کہ مسیح موعود کے بعد اگر کوئی نبی ہو تو یہ خصوصیت جاتی رہی۔ ایسا ہی میاں صاحب آیۃ آخرین منہم لما یلحقوا بہم سے بھی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مسیح موعود کے سوا کوئی رسول نہیں جیسا کہ انھوں نے صفحہ ۲۳۱ حقیقۃ النبوۃ پر لکھا ہے "بلکہ بعض جگہ صاف الفاظ میں اپنی ہی جماعت کی نسبت آخرین کے لفظ پر حصر کیا ہے۔ اور اگر آپ سے بھی پہلے کوئی رسول اسی قسم کا مانا جائے جیسے کہ آپ تھے تو اس کی جماعت بھی آخرین منہم کے ماتحت اصحاب رسول اللہ بن جائے گی۔ لیکن چونکہ اس امت میں سوائے حضرت مسیح موعود کی جماعت کے کسی جماعت کو آخرین نہیں قرار دیا گیا معلوم ہوا کہ رسول بھی صرف مسیح موعود ہیں" تو اس صورت میں آخری رسول مسیح موعود ہوئے اور اس امت میں پھر سلسلہ رسالت ختم ہوا۔

کیا اب مسیح موعود نعوذ باللہ من ذلک میاں صاحب کے الفاظ میں دنیا کے لئے عذاب ہوئے یا نہیں۔ اور آنحضرت صلعم کا اس سے کیا بچاؤ ہوا۔ اگر ایک رسول آپ کے بعد آگیا جو اس زمانے میں جو قیامت تک ممتد ہے نہ آنے کے برابر ہے۔ اور پھر کیا وہ قرآن میں سے بعد کوئی کتاب نہیں وہ اسی اعتراض کے ماتحت نہیں جس کے ماتحت آنحضرت صلعم آخری نبی ہونے کی وجہ سے ہیں۔ کیا قرآن دنیا کے لئے عذاب ہے جو اس کے بعد کوئی کتاب نہیں۔

(النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری رئیس الفاتحہ صلا حاشیہ)

## (۸) مسلمانوں کو دھوکا

میرے نزدیک درود کے ذریعے دعا سکھانے میں بہت بڑی حکمت ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کو یہ دھوکا لگنے والا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کو جو کچھ ملا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت کو نہیں مل سکتا حضرت ابراہیم کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے

اور یہی محبت تو ہے جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ باب نبوت کے بکلی بند ہونے کے عقیدے کو جہاں تک ہو سکے باطل کروں کہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے...... کیونکہ مان لیا جائے کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں آئے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا فیضان ناقص اور آپ کی تعلیم کمزور ہے کہ اس پر چل کر انسان اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات نہیں پا سکتا۔ دنیا میں وہی استاد لائق کہلاتا ہے جس کے شاگرد لائق ہوں اور وہی افسر معزز کہلاتا ہے جس کے ماتحت معزز ہوں۔ یہ بات ہرگز فخر کے قابل نہیں کہ آپ کے شاگردوں میں سے کسی نے اعلیٰ مراتب نہیں پائے بلکہ آپ کی عزت بڑھانے والی یہ بات ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے ایک ایسا لائق ہو گیا جو دوسرے استادوں سے بھی بڑھ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعثت انبیاء کو بالکل مسدود قرار دینے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو بند کر دیا۔ اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ثابت ہوتی ہے یا اس کے خلاف (نعوذ باللہ من ذلک) اگر اس عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو اس کے یہی معنی ہوں گے کہ آپ (رسول اللہ صلعم) نعوذ باللہ دنیا کے لئے ایک عذاب کے طور پر آئے تھے اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ لعنتی مردود ہے۔

(حقیقت النبوت مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

ہم کہتے ہیں کہ ساری امت صحابہ سے لے کر مسیح موعود تک (یا بقول میاں صاحب مرزا صاحب کو الگ کر کے پھر باقی تیرہ صدیوں کے) کل علماء مع صحابہ کبار کل امت محمدیہ سب آنحضرت صلعم کو دنیا کے لئے لعنت خیال کرتے تھے اور کیا واقعی یہ لوگ نعوذ باللہ من ذلک لعنتی اور مردود تھے۔ وہ صحابی جن کو کہا گیا۔ انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی۔ وہ جن کو کہا گیا لو کان بعدی نبی لکان عمر وہ اپنے دلوں میں یہ نہ سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبی نہیں ہو سکتا۔ اگر سمجھتے تھے تو میاں صاحب کی کسوٹی پر وہ کیا ہو گئے۔ اور پھر وہ جس نے خود یہ لفظ کہے وہ میاں صاحب کے نزدیک کیا ہوا۔ افسوس کہ دین کو بچوں کا کھیل بنا لیا گیا۔ ختم نبوت کا مسئلہ وہ ہے جس پر امت کا

قرآن کریم نبوت کو رحمت بھی قرار دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے
تے ہیں۔ اے قوم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیں اور وہ یہ ہیں کہ
نے تم میں سے نبی بنائے اور تمہیں دنیوی سلطنت بھی عطا کی۔

پس نبوت جب کہ رحمت الٰہی ہے اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت میں
لی نہیں کیا کرتا تو عقلاً اور نقلاً کسی شخص کے لئے یہ کہنا جائز نہیں کہ ضرورت کے وقت
ل کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

افسوس ہے کہ غیر احمدی علماء جن غلطیوں میں پڑ گئے ان میں سے ایک اہم ترین غلطی یہ ہے
انھوں نے خیال کر لیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلۂ نبوت خدا تعالیٰ نے بند کر دیا۔
ر اب خواہ کتنی ہی ضرورت داعی ہو کوئی نبی اس کی طرف سے مبعوث نہیں کیا جا سکتا۔
یں کہا جا سکتا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین سمجھتے ہوئے کیوں اس
فسوسناک غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۳۳ مورخہ ۵ مئی ۱۹۳۲ء)

بہر حال یہ خیال کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دروازۂ نبوت بند ہو چکا
بالکل باطل اور لغو خیال ہے قرآن اور احادیث اور امت محمدیہ کے بہترین افراد اس عقیدے
کی لغویت کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور درحقیقت امت محمدیہ کی شان بھی اسی میں ہے کہ
اس میں جہاں صلحاء و اولیاء، شہداء اور صدیق پیدا ہوں وہاں ایسے بھی انسان ہوں
جو خدا سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل کر کے نبی بن جائیں۔ تا امت محمدیہ حقیقی معنوں میں
خیر الامم کہلا سکے۔

تعجب ہے ہمارے مخالف کہنے کو تو کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
افضل الرسل ہیں اور یہ کہ امت محمدیہ تمام امتوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ مگر عقیدہ وہ رکھتے
ہیں جس کے ماتحت نہ صرف امت محمدیہ خیر الامم نہیں کہلا سکتی بلکہ رسول کریم صلے اللہ
علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر بھی حرف آتا ہے۔ اگر امت موسویہ میں باوجود کمتر درجہ ہونے کے
اللہ تعالیٰ کے انبیاء آسکتے ہیں تو کیوں امت محمدیہ میں ضرورت کے وقت نبی نہیں آسکتا

فرمایا تھا کہ ہم تمہاری ذریت میں نبوت رکھتے ہیں۔ مگر مسلمانوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ امت محمدیہ اس نعمت سے محروم کردی گئی ہے اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی تھی اس لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کو ملا اس سے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ملے اور اس میں نبوت بھی آگئی پس جب کوئی مسلمان درود کی دعا پڑھتا ہے تو گویا یہ کہتا ہے کہ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ کا جو مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوا تھا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ہو۔

پس درود میں یہ دعا کی جاتی ہے کہ جو کچھ حضرت ابراہیم کی امت کو دیا گیا اس سے بڑھ کر ہمیں دے اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں جو نبی آئے وہ ابراہیمی سلسلہ کے نبیوں سے بڑھ کر ہو۔ ہاں ان میں یہ بھی فرق ہوگا کہ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی ذریت میں نبوت رکھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی ذریت میں۔

(درود شریف کی تفسیر از میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ رسالہ درود شریف مصنفہ ۱۹۳۳ء صفحہ ۵۲ مصنفہ محمد اسمعیل کالا شان)

## (۹) صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے!

اپنے تئیں صرف ظاہری صورت اسلام سے دھوکا مت دو اور خدا کے کلام کو غور سے پڑھو کہ وہ تم سے کیا چاہتا ہے۔ وہ وہی امر تم سے چاہتا ہے جس کے بارے میں سورۃ فاتحہ میں تمہیں دعا سکھلائی گئی ہے یعنی یہ دعا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ پس جب کہ خدا تمہیں تاکید کرتا ہے کہ پنج وقت یہ دعا کرو کہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ اب کیا تم خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرو گے اور اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

مثیل موسیٰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مثیل عیسیٰ یعنی امام مہدی سب سے عظیم الشان اور خاص ذکر کے قابل ہیں۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۱۰ منقول از خلیفہ الہی ص ۳۳ مصنفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

# (۱۱) آئندہ نبی

اس لئے ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں۔ آئندہ کا حال پردۂ غیب میں ہے ......... اس پر بحث کرنا انبیاء کا کام ہے نہ ہمارا۔ پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گزرا۔ کیونکہ اس وقت تک نبی کی تعریف کسی اور انسان پر صادق نہیں آتی۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۳۸ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

آپ کا چوتھا سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب کے بعد کوئی اور نبی آئے گا یا آسکتا ہے اگر کوئی اور نبی نیا مبعوث ہو تو احمدی لوگ اس پر ایمان لائیں گے یا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے بعد نبی آسکتا ہے۔ آئے گا کے متعلق میں قطعی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا نبی آئے گا۔ جب وہ نبی آئے گا اس پر ایمان لانا احمدیوں کے لئے ضروری ہوگا۔

(مکتوب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء نمبر ۸۰ جلد ۱۴)

**سوال:** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا صاحب) کے بعد بھی جب نبی آنے کا امکان ہے تو آپ کو آخری زمانے کا نبی کہنے کا کیا مطلب ہے؟

**جواب:** آخری زمانے کا نبی اصطلاح ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے توسط کے بغیر کسی کو نبوت کا درجہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو یہ کہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے براہ راست تعلق پیدا کر کے نبی بن سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ میری اتباع کے بغیر کسی کو قرب الٰہی حاصل نہیں ہوسکتا پس آئندہ خواہ کوئی نبی ہو اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر

حق یہی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور امت محمدیہ کی فوقیت اسی میں ہے کہ ضرورت کے وقت امت محمدیہ میں نبی پیدا ہوں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہو کر بنی اسرائیل کے نبیوں سے بڑھ کر ہوں تا معلوم ہو کہ جس کے خادم ایسے ہیں ان کا آقا کس شان کا مالک ہے۔

(اخبار الفضل قادیان نمبر ۵۰ جلد ۱۱ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۲۴ء)

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں صرف محدثیت ہی جاری نہیں بلکہ اس سے اوپر نبوت کا بھی سلسلہ جاری ہے...... پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے...... اور جب کہ نبوت کا دروازہ علاوہ محدثیت کے امت محمدیہ میں کھلا ثابت ہو گیا تو یہی ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود بھی نبی اللہ تھے

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۲۸ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

میں مرزا صاحب کو نبی قرار دینا نہ صرف اسلام کی بیخ کنی ہی سمجھتا ہوں بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحب پر بھی اس سے بہت بڑی زد پڑتی ہے۔ اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے اور تم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوتے ہو۔

(خطبہ جمعہ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور مندرجہ اخبار پیغام صلح جلد دوم نمبر ۱۱۹ صفحہ ۳ اپریل ۱۹۱۴ء)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۴۳ صفحہ ۳ مئی ۱۹۱۵ء)

## (۱۰) پیغمبروں کا سلسلہ (ج)

۲۴ فروری ۱۹۰۱ء حضرت مسیح موعود نے فرمایا اھدنا الصراط المستقیم کی دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے ایک ظلی سلسلہ پیغمبروں کا اس امت میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ مگر جیسا کہ قرآن کریم میں سارے انبیاء کا ذکر نہیں اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کا ذکر کثرت سے ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس امت میں بھی

مل تیسری

موقع پر اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا رہے گا۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۱۳۲ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۲۵ء)

اب سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا ضرورت ہے کیونکہ آپ کے بعد کوئی نبی تو آنا نہیں۔ مگر اس کے متعلق یہ معلوم ہونا چاہئے کہ نبی ضرور آئیں گے نہ آنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اول اس لئے کہ مسلمان معصوم نہیں ہو گئے کہ ان سے غلطیاں اور بد اعتقادیاں اور بدعملیاں ظاہر ہونا ناممکن ہیں۔ جب یہ ناممکن نہیں تو نبیوں کا آنا ضروری ہے دوسرے یہ کہ اگر مصلحین کی ضرورت نہ تھی تو مجددین کی کیوں پیشگوئی فرمائی گئی۔

(تقریر حافظ روشن علی صاحب جلسہ سالانہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۵۸ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۲۳ء)

سوال:- کیا آئندہ بھی نبیوں کا آنا ممکن ہے؟

جواب:- ہاں قیامت تک رسول آتے رہیں گے۔ اگر یہ خیال ہے کہ دنیا میں خرابی پیدا ہوتی رہے گی۔ تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ رسول بھی آتے رہیں گے جب تک بیماری ہے تب تک ڈاکٹر کی بھی ضرورت ہے۔ اگر یہ مانیں کہ کفر تو دنیا میں موجود ہو گا لیکن ہدایت کا سامان نہ ہو گا تو پھر بجائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان ماننے کے آپ کی طرف ظلم منسوب ہو گا کہ آپ نے ہدایت کا راستہ بند کر دیا لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رحمۃ للعالمین ہیں ان کی رحمت تمام زمانوں اور تمام قوموں پر وسیع ہے لیکن اگر یہ مانا جائے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا تو اس صورت میں رحمۃ للعالمین نہیں ٹھہریں گے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۳۰ء نمبر ۷۸ جلد ۱۷)

ذرا غور کرو کہ اگر یہ عقیدہ میاں (محمود احمد) صاحب کا درست ہے کہ نبی آتے رہیں گے اور ہزاروں نبی آئیں گے جیسا کہ انہوں نے بالصراحت انوار خلافت میں لکھ دیا ہے تو یہ ہزاروں گروہ ایک دوسرے کو کافر کہنے والے ہوں گے یا نہیں۔ اور اسلامی وحدت کہاں ہو گی یہ بھی مان لو کہ وہ سارے نبی احمدی جماعت میں ہی ہوں گے تو پھر احمدی جماعت کے کتنے ٹکڑے ہوں گے۔ آخر گزشتہ سنتوں سے تم اتنے ناواقف نہیں ہو

ایمان لانا فرض ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۳۰ جلد ۲۰ مورخہ [illegible])

کئی جاہل لوگ (قادیانی صاحبان) جب مجھ سے ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں یا رسول اللہ! میں انہیں سمجھاتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ میں نبی نہیں۔ میں تو نبی کا نائب ہوں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۴۲ مورخہ [illegible])

## (۱۲) انبیاء عظام (ج)

خاتم النبیین آنے والے نبیوں کے لئے روک نہیں ہے۔ انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے خادموں میں پیدا ہوں گے اور وہ شریعت اسلام کے محافظ اور شائع کرنے والے ہوں گے۔ ان کا کام صرف یہی ہوگا کہ جب اسلام کے چہرہ منور اور جسم صفا پر نفسانیت اور تیرگی علم کے باعث بعض علماء گرد و غبار ڈال دیں گے تو وہ اس کو صاف کر دیا کریں گے۔

(اخبار الفضل قادیان کا خاتم النبیین نمبر ص۳ جلد ۱ نمبر ۹۰-۹۱ بابت [illegible])

## (۱۳) ہزاروں نبی

انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے..... ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ایک نبی کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے

(انوار خلافت ص [illegible] مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا تم جھوٹے ہو کذاب ہو آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔

(انوار خلافت ص [illegible] مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

ہمارا یہ بھی یقین ہے کہ اس امت کی اصلاح اور درستی کے لئے ہر ضرورت

گزر جاؤں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خط مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء بنام اخبار عام لاہور)

چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیوں کر رد کر دوں یا کیونکر اس کے سوا کسی سے ڈروں۔

(ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ دو ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے...... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔

(چشمہ معرفت ص۳۱۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

خدا نے میرے ہزارہا نشانوں سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت ہی کم نبی گزرے ہیں جن کی یہ تائید کی گئی۔ لیکن پھر بھی جن کے دلوں پر مہریں ہیں وہ خدا کے نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے

کہ کس طرح نبی کے آنے پر ایک گروہ اس کے ساتھ اور ایک خلاف ہوتا ہے۔ وہ خدا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر کل دنیا کی قوموں کو ایک کرنے کا ارادہ ظاہر کر چکا ہو کیا اب وہ مسلمانوں کو اس طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا کہ ایک دوسرے کو کافر کہہ رہے ہوں اور آپس میں کوئی تعلقات اخوت اسلامی کے نہ رہ گئے ہوں۔ یاد رکھو کہ اگر اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کا وعدہ سچا ہے تو یہ مصیبت کا دن اسلام پر کبھی نہیں آسکتا کہ ہزاروں نبی اپنی اپنی ٹولیاں علیحدہ علیحدہ لئے بیٹھے ہوں اور ہزاروں اینٹ کی مسجدیں ہوں جن کے پجاری اپنی اپنی جگہ ایمان اور نجات کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہوں اور دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر بے ایمان قرار دے رہے ہوں۔

(ردّ تکفیر اہل قبلہ ص۲۱ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور)

یاد رکھو جس دن تمہارے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ حضرت مسیح موعود سے علیحدہ ہو کر بھی ہم کچھ کر سکتے ہیں وہی دن تمہاری تباہی کا دن ہوگا۔ اسی طرح نئے نبی کی ضرورت بھی ہوگی جو آکر نئی جماعت بنائے گا اور تم برباد کئے جاؤ گے۔ وہی بات سچ ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے کہی اور جو آپ کے خلاف کوئی دوسرا کہے وہ غلط ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج۱۰ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۲۳ء)

## (۱۴) نبوت کا ایقان واعلان

جس بناء پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک۔۔ جو اس دنیا سے

اس پر ظاہر ہو جائے گا کہ مسیح موعود ضرور نبی ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک شخص کا نام قرآن کریم نبی رکھے۔ آنحضرت صلعم نبی کہیں۔ کرشن نبی کہے۔ زرتشت نبی رکھے۔ دانیال نبی رکھے اور ہزاروں سالوں سے اس کے آنے کی خبریں دی جا رہی ہوں۔ لیکن باوجود ان سب شہادتوں کے وہ پھر بھی غیر نبی کا غیر نبی ہی رہے۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ... مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۵) حصول نبوت کے دو طریق

میں حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی نسبت لکھ آیا ہوں کہ نبوت کے حقوق کے لحاظ سے وہ ایسی ہی نبوت ہے جیسے اور نبیوں کی۔ ہاں نبوت کے حاصل کرنے کے طریق میں فرق ہے۔ پہلے انبیاء نے بلاواسطہ نبوت پائی اور آپ نے بالواسطہ۔

(القول الفصل ص ۳۳ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

خلاصہ کلام یہ کہ مجازی نبی کے لفظ سے یہ بات ہرگز ثابت نہیں کہ آپ یعنی مرزا صاحب شریعت اسلام کے مطابق نبی نہ تھے۔ بلکہ اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ آپ نے حقیقی نبی کی جو اصطلاح مقرر فرمائی ہے۔ اور خود ہی اس کے معنی بتا دئے ہیں۔ وہ اصطلاح آپ پر صادق نہیں آتی اور اس اصطلاح کی رو سے آپ کے مجازی نبی ہونے کے صرف یہ معنی ہیں کہ آپ کوئی نئی شریعت نہیں لائے اور نہ براہ راست نبی بنے ہیں۔ نہ یہ کہ آپ نبی ہی نہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ... مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

پس علی وجہ الحقیقت نبوت کا مدعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک وہ شخص ہے جو براہ راست نبی ہونے کا مدعی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کوئی الگ دین بنائے اور اس کے مقابلہ میں جو نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور متابعت کی برکت سے حاصل ہو وہ علی طریق المجاز ہو گی پس طریق المجاز اور وجہ الحقیقت ہونا صرف طریق حصول نبوت کے مختلف ہونے کے لحاظ سے ہے نہ اس وجہ سے کہ کسی شخص کو

اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء صفحہ ۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ایک انگریز اور لیڈی چیف کاگو سے قادیان آئے۔ ان کے اس سوال پر کہ آپ نے جو دعویٰ کیا ہے اس کی سچائی کے دلائل کیا ہیں۔ مرزا صاحب نے فرمایا میں کوئی نیا نبی نہیں مجھ سے پہلے سیکڑوں نبی آچکے ہیں۔۔۔۔۔۔ جن دلائل سے کوئی سچا نبی مانا جا سکتا ہے وہی دلائل میرے صادق ہونے کے ہیں میں بھی منہاج نبوت پر آیا ہوں۔

(اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء

منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۸۰ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۳ء)

میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں جنہیں تم لوگ سچا مانتے ہو۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۰۸ء)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۸ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء)

غور کا مقام ہے کہ ہم موسیٰ کو تو صرف اس لئے نبی کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ان کو نبی کہا ہے عیسیٰ کو نبی اللہ صرف اس سے جانیں کہ قرآن کریم میں اس کی نسبت نبی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مگر جب مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) کا سوال آ دے تو ہم اس اصول کو چھوڑ کر منطقی تاویلات میں پڑ جاویں۔ موسیٰ او عیسیٰ کی نبوت کا ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کے کلام نے ان کو بطور نبی کے پیش کیا ہے۔ پس جب اسی خدا کے کلام (یعنی مرزا صاحب کی وحی) میں مسیح موعود کو کئی دفعہ نبی کے نام سے پکارا گیا ہے تو ہم کون ہیں کہ اس کی نبوت کا انکار کریں۔

ذکر الفضل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان صفحہ ۱۱۴

نمبر ۳ جلد ۱۴)

اگر کوئی شخص متقی بالطبع ہو کر اس بات پر غور کرے گا تو۔۔۔۔۔ روز روشن کی طرح

ایک بروز موسوی دوسرے بروز عیسوی"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ)

اب کیا حضرت نبی کریم بروز موسوی اور عیسوی ہونے کی وجہ سے معاذ اللہ نبی نہ تھے۔ پس حضرت مسیح موعود کا یہ فرمانا کہ آنحضرت صلعم بھی خود بروزی نبی تھے۔ یشوعا بھی محمد بروزی نبی تھا۔ حضرت یحییٰ بھی مجازی اور بروزی نبی تھے۔ کیا تمہارے لئے حجت ہے یا نہیں؟ اور اگر ان نبیوں کو بوجہ بروزی ہونے کے تم لوگ واقعی نبی مانتے ہو تو کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود جس کے نبی اللہ ہونے کے بارے میں خدا اور رسول کی تصدیق موجود ہے بوجہ بروزی اور ظلی ہونے کے نبی نہ ہوں۔ وہ بھی یقیناً نبی تھے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۹ مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۱۵ء)

## (۱۸) نبوت کی تقسیم

جس طرح حقیقی اور مستقل نبوتیں نبوت کی اقسام ہیں اسی طرح ظلی اور بروزی نبوت بھی نبوت کی ایک قسم ہے۔ اگر ہم حقیقی یا مستقل نبیوں کو ہمیشہ صرف نبی کے نام سے پکارتے ہیں تو کیا وجہ کہ ظلی نبی کو نبی کے نام سے نہ پکار سکیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے اگر شیر تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک سفید۔ ایک سرخ اور ایک زرد۔ تو ہم سفید اور سرخ شیر کو تو شیر کہیں۔ مگر زرد شیر کو شیر کے نام سے نہ پکاریں۔ ظاہر ہے کہ شیر کا زرد ہونا اسے شیر ہونے کی حیثیت سے نیچے نہیں گرا دیتا۔ اسی طرح مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کا ظلی نبی ہونا مسیح موعود سے نبوت کو نہیں چھینتا بلکہ صرف نبوت کی قسم ظاہر کرتا ہے اور اگر ایک چیز کی قسم بنا نے سے اس چیز کی ہستی باطل ہو جاتی ہے تو نعوذ باللہ نبی کریم کی نبوت بھی باطل ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ آپ کی نبوت بھی تشریعی نبوت تھی جو نبوت کی ایک قسم ہے۔ پس یہ ایک بچوں کا سا خیال ہے کہ کلا نفرق بین احد من رسلہ میں حقیقی اور مستقل نبی تو شامل ہیں مگر ظلی نبی نہیں کیونکہ جس طرح حقیقی اور مستقل نبوتیں نبوت کی قسمیں ہیں اسی طرح ظلی نبوت بھی نبوت کی ایک قسم ہے

علی طریق المجاز یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے نبوت ملے گی وہ نبی نہیں ہوگا۔

(اخبار پیغام صلح لاہور [illegible])

## (۱۶) گھٹیا قسم کی نبوت

یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی یا بروزی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے یہ محض نفس کا ایک دھوکا ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ وہ شخص جو مسیح موعود کی ظلی نبوت کو ایک گھٹیا قسم کی نبوت سمجھتا ہے یا اس کے معنی ناقص نبوت کے کرتا ہے وہ ہوش میں آوے اور اپنے اسلام کی فکر کرے۔ کیونکہ اس نے اس نبوت کی شان پر حملہ کیا جو تمام نبوتوں کی سرتاج ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی نبوت پر ٹھوکر لگتی ہے اور کیوں بعض لوگ آپ کی نبوت کو ناقص نبوت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ میں تو دیکھتا ہوں کہ آپ آنحضرت صلعم کے بروز ہونے کی وجہ سے ظلی نبی تھے اور اس ظلی نبوت کا پایہ بہت بلند ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز [illegible])

## (۱۷) جواب اعتراض

اگر کوئی نادان کہے کہ وہ (مرزا صاحب) تو مجددوں میں سے ایک مجدد تھے۔ خدا کے نبی کیونکر ہو سکتے ہیں تو میں کہوں گا یوں تو تمام انبیاء مجدد ہی ہوتے ہیں چنانچہ افضل الرسل محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ہمارے امام (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) نے مجدد ہی لکھا ہے۔ دیکھو لیکچر سیالکوٹ [illegible]۔

(اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ [illegible] جنوری [illegible])

پھر حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بروزی نبی قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے چونکہ تکمیل ہدایت کے لئے آنحضرت صلعم نے دو بروزوں میں ظہور فرمایا تھا

(لاہوری)

گمراہ لوگوں میں غلط فہمی کا گمان تھا جیسا کہ مولوی صاحب نے لکھا ہے تو سب سے پہلے قرآن شریف کو اس غلطی کی اصلاح کی ضرورت تھی اس کے برعکس آپ کا یہ ارشاد کہ عقلمندوں کے لئے ان اصطلاحات کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ یہ ایک مضحکہ خیز بیان ہے۔ اگر ان اصطلاحات کا ذکر ہے تو آپ پیش کیوں نہیں کرتے۔ آپ الفاظ پیش کر دیجئے ہم بلا بحث تسلیم کر لیں گے غضب ہے ایک طرف آپ لکھتے ہیں کہ عقلمندوں کے لئے ان اصطلاحات کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اور چند سطور اس سے آگے جا کر یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک چونکہ سب نبی نبی ہوتے ہیں اس لئے وہ نبی کی اصطلاح کو تشریعی الفاظ کے اضافہ کے ساتھ استعمال نہیں فرمایا ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ نمبر ۷۰ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۰ء)

## (۳۰) ظلم عظیم

اگر یہ کہا جائے کہ اس آیت میں تو صرف رسولوں پر ایمان لانے کا سوال ہے۔ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کا کوئی ذکر نہیں تو ایسا کہنا ایک ظلم عظیم ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں یعنی مرزا صاحب کی وحی میں (ملفوظات) مسیح موعود (مرزا صاحب) کے متعلق بیسیوں جگہ نبی اور رسول کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جیسا کہ فرمایا "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا" یا جس طرح فرمایا "یا ایہا النبی اطعموا الجائع والمعتر" یا جس طرح فرمایا "انی مع الرسول اقوم" اور مسیح موعود (مرزا صاحب) نے بھی اپنی کتابوں میں اپنے دعویٰ رسالت و نبوت کو بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جیسا کہ آپ لکھتے ہیں کہ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (دیکھو بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

یا جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ۔

اور جو حقیقی اور مستقل نبیوں کو حقوق حاصل ہیں وہی ظلی نبی کو بھی حاصل ہیں کیونکہ نفس نبوت میں کوئی فرق نہیں ...............

اس جگہ میں یہ بات بھی بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مضمون میں جہاں کہیں بھی حقیقی نبوت کا ذکر ہے وہاں اس سے مراد ایسی نبوت ہے جس کے ساتھ کوئی نئی شریعت ہو ورنہ حقیقی کے لغوی معنی کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت حقیقی ہی ہوتی ہے جعلی یا فرضی نہیں۔ اور مسیح موعود بھی حقیقی نبی تھا۔ اور جہاں کہیں بھی مستقل نبوت کا ذکر ہے وہاں ایسی نبوت مراد ہے جو کسی کو بلا واسطہ بغیر اتباع کسی سابقہ نبی کے ملی ہو ورنہ مستقل کے لغوی معنوں کے لحاظ سے تو ہر ایک نبوت مستقل ہوتی ہے عارضی نہیں۔ اور مسیح موعود بھی مستقل نبی تھا۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۱۹) اقسام نبوت (ج)

مولوی صاحب (نذیر احمد صاحب قادیانی) کا ارشاد ہے کہ ظلی۔ بروزی امتی۔ مجازی وغیرہ اصطلاحات اقسام نبوت کو سمجھانے کے لئے ہیں یعنی پہلا انبیاء براہ راست انبیاء بنتے تھے اور اب متابعت سے نبی ہوں گے۔ اس کے جواب میں گزارش ہے کہ یہ تعریف نہ قرآن شریف میں ہے۔ نہ حدیث میں اور نہ ہی سابقہ انبیاء نے ایسا فرمایا ہے۔ ہم نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ اگر ایک وقت تک براہ راست نبوت عطا ہوتی تھی تو یہ تعریف یا تشریح انبیاء سابقہ کو کرنی مناسب تھی اور پھر ان کو بھی اپنی نبوت کی کچھ اصطلاحات مقرر کرنی چاہئے تھیں مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا اور چونکہ قرآن شریف کے بعد ایک نیا دور نبیوں کا شروع ہونے والا تھا اس لئے ان اصطلاحات کو اگر وہ خود یا نبی کریم بیان فرماتے تو نہایت انسب تھا۔ چونکہ وہاں یہ خیال پیدا نہیں ہوا۔ اسی لئے اس کی کوئی اصلیت نہیں پائی جاتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں میں نے اپنی کتاب نوادر اشفر میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود بموجب حدیث مسیح حقیقی نبی ہیں اور ویسے ہی نبی ہیں جیسے حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں (کالفرق بین مصداق رسلہ) ہاں صاحب شریعت جدید و نبی نہیں جیسے کہ پہلے بھی بعض صاحب شریعت نبی نہیں تھے۔

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملاحظہ کر فرمایا: "آپ نے ہماری طرف سے حیدر آباد دکن میں حق تبلیغ ادا کر دیا ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۲۷۹ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۶ء)

(خلاصہ) یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا اور وہی نبی تھا جس کو نبی کریم صلعم نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں یا ایہا النبی کے الفاظ سے مخاطب کیا۔

(ذکر افضل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص۱۳۳ نمبر ۴ جلد ۱۴)

محترم ڈاکٹر صاحب۔ اگر آپ حضرات (یعنی لاہوری جماعت) صرف مسئلہ خلافت کے منکر ہوتے تو مجھے رنج نہ ہوتا کیونکہ آپ سے پہلے بھی ایک گروہ خوارج کا موجود ہے مگر غضب تو یہ ہے کہ آپ حضرت اقدس (مرزا صاحب) کو مسیح موعود۔ مہدی۔ نبی نہیں مانتے۔ اگر حضرت مرزا صاحب نبی نہیں تھے تو مسیح موعود بھی نہ تھے (نعوذ باللہ) اور اس لئے آپ کا ماننا نہ ماننا برابر ہوا۔ آپ ضرور حقیقی نبی تھے اور خدا کی قسم ضرور بہ ضرور نبی تھے۔ اور آپ کے مخالف حضرات کا بھی وہی حشر ہوگا جو دیگر انبیاء کے مخالفین کا۔ میں اس عقیدہ پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہوں۔

(مکتوب محمد عثمان خاں صاحب قادیانی مندرجہ الہدیٰ نمبر ۱ صفحہ ۵۵

مؤلفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔
اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کر سکتا ہوں۔
میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔

(دیکھو خط حضرت مسیح موعود بجریدۂ اخبار عام لاہور)

یہ خط حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات سے صرف تین دن پہلے یعنی ۲۳ مئی
کو لکھا اور آپ کے یوم وصال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اخبار عام میں شائع ہوا۔ پھر اسی بنا پر حضرت
مسیح موعود نے نبوت کا دعوی کیا ہے بلکہ نبیوں کے سرتاج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
آنے والے مسیح کا نام نبی اللہ رکھا۔ جیسا کہ صحیح مسلم سے ظاہر ہے۔ پس ان کے تعلیم اللہ
کے ہوتے ہوئے کون ہے جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کی نبوت سے انکار کر سکتا ہے۔

(دیکھو الفضل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۲۱) مرزا صاحب حقیقی نبی

درحقیقت خدا کی طرف سے خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ اصطلاح کے مطابق اور اسلام
کے بتائے ہوئے معنی کی رو سے جو نبی ہو اور نبی کہلانے کا مستحق ہو۔ تمام کمالات نبوت
اس میں اس حد تک پائے جاتے ہوں جس حد تک نبیوں میں پائے جاتے ضروری ہیں۔
کہوں گا کہ ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے۔

(القول الفصل ص مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت مرزا صاحب
ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقی نبی ہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) رسول اللہ اور نبی اللہ تھے
اپنی ہر ایک شان میں اسرائیلی مسیح سے کم نہیں اور ہر طرح بڑھ چڑھ کر ہے۔

(کشف الاختلاف ص مصنفہ سید محمد سرور شاہ صاحب قادیانی)

پورے کمال کے ساتھ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ساتھ رکھتے ہیں۔

(چودہری فتح محمد صاحب قادیانی ایم۔ اے کی تقریر بمقام قادیان بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء)

## (۲۴) تناقض کا خلاصہ

کسی سچیار عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل یا مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک تناقض ہو جاتا ہے۔

(ست بچن ص۳۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔

(ست بچن ص۳۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۸۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۲) حقیقی نبی اور رسول (ج)

اکثر لوگ دریافت کرتے ہیں کہ آیا فی الواقع میاں صاحب (محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی مانتے ہیں اور انہوں نے ایسا کہاں لکھا ہے مختصر طور پر اس کا جواب یہ ہے کہ میاں صاحب فی الواقع حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی مانتے ہیں کیونکہ ...... الفضل ص ۵، ۱۲ جنوری ۱۹۱۶ء میں ان کا ایک خطبہ چھپا جس میں انہوں نے صاف طور پر آیت فمن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ پر بحث کرتے ہوئے یہ لفظ لکھے ہیں (اس آیت میں نبیوں اور رسولوں کے الہام کا ذکر ہے اور یہی مراد ہے حضرت مسیح موعود چونکہ اس گروہ میں شامل تھے اس لیے ان کا انکار بھی اس آیت کے ماتحت آتا تھا) اب اس عبارت کا منشا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت مسیح موعود فی الواقع رسل اور انبیاء میں شامل ہیں ...... مجددوں کو الگ کر دیا اور حضرت مسیح موعود کو نبیوں اور رسولوں میں شامل کرنے سے صاف طور پر میاں صاحب کا یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی اور رسول مانتے ہیں نہ مجازی۔

مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور۔ رسالہ نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق

(منقول از رسالہ تحقیق اعتقاد مولوی محمد علی صاحب مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

## (۲۳) اطلاع عام

میں پبلک اور حکام کی اطلاع کے لیے یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا صاحب) کو اللہ تعالیٰ کا مقدس نبی، جری اللہ فی حلل الانبیاء اور بنی نوع انسان کا نجات دہندہ مانتے ہیں اور۔ تمام وہ عقیدت مندی محبت جو کسی ہندو کو حضرت کرشن یا حضرت رام چندر جی سے یا کسی عیسائی کو حضرت مسیح ناصری سے یا کسی یہودی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہو سکتی ہے۔ وہ اپ

کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔

(حقیقۃ الوحی ص۹۶ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کی گئی ہے اس لئے آپ کے بعد اس کے سوا کوئی نبی نہیں جسے آپ کے نور سے منور کیا گیا ہو اور جو بارگاہ کبریائی سے آپ کا وارث بنایا گیا ہو۔ معلوم ہو کہ ختمیت ازل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ پھر اس کو دی گئی جسے آپ کی روح نے تعلیم دی اور اپنا ظل بنایا۔ اس لئے مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور وہ جس نے تعلیم حاصل کی ہیں بلا شبہ حقیقی ختمیت مقدر تھی چھٹے ہزار میں جو رحمٰن کے دنوں میں سے چھٹا دن ہے۔

(ما الفرق فی ادم والمسیح الموعود ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اسی طرح مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا کیا گیا۔

(ما الفرق فی ادم والمسیح الموعود ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آنحضرت صلعم کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے اور بہت سارے انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں میں رخنہ واقع کرتا ہے۔

(تشحیذ الاذہان قادیان نمبر جلد ۱۲ ماہ اگست ۱۹۱۷ء)

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اس آیۃ میں ایک پیشگوئی مخفی ہے اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے۔ اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ کسی میں یہ طاقت نہیں کہ جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے۔ اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی۔ اور اس نبوت کے مقابل اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ ایک بروز محمدی بجمیع کمالات محمدی کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز

# فصل چوتھی

## نبوت کی تکمیل

### (۱) ختم نبوت کی تجدید

ان حوالوں سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس امت میں سوائے مسیح موعود کے اور کوئی نبی نہیں ہو سکتا کیونکہ سوائے مسیح موعود کے اور کسی فرد کی نبوت پر آنحضرت صلعم کی تصدیق مہر نہیں اور اگر بغیر تصدیق مہر آنحضرت صلعم کے اور کسی کو بھی نبی قرار دیا جائے تو اس کے دوسرے معنی یہ ہوں گے کہ وہ نبوت مستقل نہیں۔

(تشحیذ الاذہان قادیان نمبر ۸ جلد ۵ ماہ اگست ۱۹۱۰ء)

اس امت میں نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ...... اور ضرور تھا کہ ایسا ہو تا ...... جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس جگہ یہ سوال طبعاً پیدا ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی امت میں بہت سے نبی گذرے ہیں۔ پس اس حالت میں موسیٰ کا افضل ہونا لازم آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس قدر نبی گذرے ہیں ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہ تھا لیکن اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیا ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی ہے۔

ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھ کو پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

(کشتی نوح صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲) بروزی کمالات کو یا مرزا صاحب خود محمد رسول اللہ کی ذات

غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر لگ گئی ہے۔ اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں۔ اور یہ بروز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واخرین منھم لما یلحقوا بھم

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حقیقی اور واقعی طور پر تو یہ امر ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور آنجناب کے بعد مستقل طور پر کوئی نبوت نہیں اور نہ کوئی شریعت ہے۔ اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو بلاشبہ وہ بے دین اور مردود ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ابتداء سے ارادہ کیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات متعدیہ کے اظہار و اثبات کے لئے کسی شخص کو آنجناب کی پیروی اور متابعت کی وجہ سے وہ مرتبہ کثرت مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ بخشے کہ جو اس کے وجود میں عکسی طور پر نبوت کا رنگ پیدا کر دے سو اس طرح سے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ یعنی نبوت محمدیہ میرے آئینہ نفس میں منعکس ہو گئی۔ اور ظلی طور پر نہ اصلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا۔ تا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض کا کامل نمونہ ٹھہروں۔

اس کمزوری کے دور کرنے کو کوئی نبوت کے چشمے سے پانی پینے کے لئے باقی نہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۷)

## (۲) مرزا صاحب خاتم النبیین

پس ثابت ہوا کہ امت محمدیہ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے صرف ایک نبی اللہ کے آنے کی خبر دی ہے جو مسیح موعود ہے۔ اور اس کے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی آپ نے خبر دی ہے۔ بلکہ لا نبی بعدی فرما کر اوروں کی نفی کر دی اور کھول کر بیان فرما دیا کہ مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

اس امت میں نبی صرف ایک ہی آسکتا ہے۔ جو مسیح موعود ہے اور قطعاً کوئی نہیں آسکتا جیسا کہ دیگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ امر متحقق ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مسیح موعود کا نام نبی اللہ رکھا ہے اور کسی کو یہ نام ہرگز نہیں دیا۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۹ نمبر ۳ صفحہ ۱۰۱ اپریل ۱۹۱۴ء)

پس اس لئے امت محمدیہ میں صرف ایک شخص نے نبوت کا درجہ پایا۔ اور باقی کو یہ رتبہ نصیب نہیں ہوا۔ کیونکہ ہر ایک کا کام نہیں کہ اتنی ترقی کر سکے۔ بے شک اس امت محمدیہ میں بہت سارے ایسے لوگ پیدا ہوئے جو علماء حق کا انبیاء بنی اسرائیل کے حکم کے ماتحت انبیائے بنی اسرائیل کے ہم پلہ تھے۔ لیکن ان میں سوائے مسیح موعود کے کسی نے بھی نبی کریم کی اتباع کا اتنا نمونہ نہیں دکھایا کہ نبی کریم کا کامل ظل کہلا سکے۔ اس لئے نبی کہلانے کے لئے صرف مسیح موعود مخصوص کیا گیا۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان صفحہ ۱۱۶ نمبر ۳ جلد ۱۴)

پس ان معنوں میں مسیح موعود (جو آں حضرت کے بعث ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے) کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا گویا آں حضرت کے بعث ثانی اور آپ کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرتا ہے۔ جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنا دینے والا ہے۔

نیز مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا۔ یا امتی گروہ میں سمجھنا گویا آنحضرت کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں۔ امتی قرار دینا اور امتیوں میں داخل کرنا ہے۔ جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۳ مورخہ ۲۹۔ جولائی ۱۹۱۵ء)

اور آں حضرت کی بعثت اول میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا۔ لیکن آپ کی بعثت ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آں حضرت کی ہتک اور آیات اللہ سے استہزا ہے۔ حالاں کہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آں حضرت کی بعثت اول وثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے۔ جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت ثانی کے کافر کفر میں بعثت اول کے کافروں سے بہت بڑھ کر ہیں۔ مسیح موعود کی جماعت "واخرین منھم" کی مصداق ہونے سے آں حضرت کے صحابہ میں داخل ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۱۵ء)

## (۴) فنافی الرسول اور بروز میں فرق

البتہ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ فنافی الرسول اور بروز میں بڑا فرق ہے بس جس طرح ظل اور بروز میں فرق ہے۔ فنافی الرسول اس حالت کا نام ہے۔ جب کہ کسی شخص کے اندر امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اکمل اور اتم درجہ تک پائے جائیں لیکن جب اس حالت سے گذر کر لے نبوت محمدیہ کی چادر پہنائی جائے اور اس کے آئینہ ظلیت میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا انعکاس

تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص۱۰۵ نمبر۳ جلد۱۴)

اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ جیسا کہ آیۃ وآخرین منہم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص۱۵۸ نمبر۳ جلد۱۴)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب قادیانی منقول از اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔ نہ نیا نبی نہ پرانا۔ بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے اور وہ خود ہی آئے ہیں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء

منقول از جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ رسالہ منجانب قادیانی جماعت لاہور ص۱۲)

اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ بلکہ وہی ہے۔ اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو معاذ اللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں آپ کا انکار کفر ہو۔ اور دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ آپ کا انکار کفر نہ ہو۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی۔ مندرجہ رسالہ ریویو

آف ریلیجنز ص۱۴۷ نمبر۳ جلد۱۴)

میں اس سے بالکل بے بہرہ تھا کہ مسیح موعود پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ "منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد" پھر میں اس سے بالکل بے علم تھا کہ خدا کا برگزیدہ نبی اپنے آپ کو بروز محمد کہتا ہے۔ اور بڑے زور سے دعویٰ کرتا ہے کہ "میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں" (ایک غلطی کا ازالہ) پھر مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ میں خدا کے اولو العزم نبی حضرت مسیح موعود کو ماننے سے لوگوں کے نزدیک صحابہ کی جماعت میں شامل ہو گیا ہوں لا احمد خدا کا نبی ... ایسا ہی اتفاقاً ایک جگہ تھا کہ "جو میری جماعت میں شامل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا"

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱)

پھر مجھے ہرگز یہ معلوم نہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی پاک میں مسیح موعود کو محمد رسول اللہ کر کے مخاطب کرتا ہے۔ میرے کانوں نے یہ الفاظ نہ سنے تھے کہ حضرت مسیح موعود کا آنا بعینہٖ محمد رسول اللہ کا دوبارہ آنا ہے۔ حالاں کہ یہ بات قرآن سے صراحتہً ثابت ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم دوبارہ مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے آئیں گے جیسے کہ وآخرین منھم سے ثابت ہے۔

خدا کے ارادے نے میرے دل پر کسی بزرگ کے منہ سے "مسیح موعود محمد است و عین محمد است" کے الفاظ کندہ کر دیئے وہ وہ فرد کامل تھا جس کی تعریف میں حضرت مسیح موعود نبی اللہ نے خود بھی صفحوں کے صفحے لکھے ہیں۔ ...... یعنی وہ میرا پیارا اور میری احمدیت کے عین بچپن کے زمانہ میں خضر راہ بننے والا حضرت شاہزادہ عبد اللطیف شہید کابل تھا۔ جس نے قادیان سے واپس آتے ہوئے ...... مسجد گنٹی والی (لاہور) میں ...... دوران تقریر میں بڑے زور سے فرمایا کہ "مسیح موعود محمد است و عین محمد است"

وہ خدا کا پیارا (مرزا صاحب) جو اپنے منہ سے اپنے آپ کو بروز محمد کہتا تھا اور جو کہتا تھا کہ "میرا وجود خدا کے نزدیک محمد رسول کا ہی وجود قرار پایا ہے" (ایک غلطی کا ازالہ) اس لئے مجھ میں اور محمد مصطفیٰ میں کوئی دوئی یا منافرت باقی نہیں رہی (خطبہ الہامیہ) ...... اور جو کہتا تھا کہ میں خدا سے ہوں اور مسیح مجھ سے ہے اور جو کہتا تھا

ہو تو اس وقت وہ حالت بروز کہلاتی ہے گویا فنافی الرسول ہونا صدیقیت کا مقام ہے ۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل بروز ہونا نبوت کا مقام ہے ۔ پس اسی لئے فنافی الرسول کے مقام تک تو امت محمدیہ میں سے سینکڑوں پہنچے مگر بروز کے مقام کے لئے مسیح موعود ہی مخصوص تھے جن کو احادیث میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے نبی اللہ کہا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴ ش ۳۲ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

## (۵) بروز اور اوتار

پھر مثیل اور بروز میں بھی فرق ہے ۔ بروز میں وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتا ہے ۔ یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے لیکن مثیل میں نام کا ایک ہونا شرط نہیں ۔ مثلاً آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل تھے مگر بروز نہ تھے کیونکہ خدا نے آپکا نام موسیٰ نہیں رکھا ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام انبیاء کے نام دیے گئے ۔ اور آپ ان کے بروز ہو کر نبوت کے مقام پر پہنچے ۔ پس فنافی الرسول اور مثیل ہونا بروز سے علیحدہ چیزیں ہیں ۔ البتہ بروز اور اوتار ہم معنے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء نمبر ۴۹ جلد ۱۹)

## (۶) مسیح موعود محمد است و عین محمد است

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۱۵ء)

ادھر بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اور شروع ہی میں اس کو خدا اور خدا کے رسول پاک کا نام سنایا جاتا ہے ۔ بعینہ یہ بات میرے ساتھ ہوئی ۔ میں ابھی احمدیت میں بطور بچہ ہی کے تھا جو میرے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ "مسیح موعود محمد است و عین محمد است"

دنیا میں آئے گا۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص۱۰۵ نمبر۳ جلد۱۴)

## (۸) ذرہ بھر

حضرت مسیح موعود نام کام اور مقام کے اعتبار سے گویا آں حضرت صلعم کا ہی وجود ہیں اور آپ میں اور آں حضرت صلعم میں ایک ذرہ بھر بھی فرق نہیں سوائے اس کے کہ مسیح موعود شاگرد اور آں حضرت صلعم استاد ہیں لیکن یہ فرق نام۔ کام اور مقام کے اعتبار سے نہیں بلکہ ذریعہ یا حصول نبوت کے اعتبار سے ہے۔ اب میں اس مضمون میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے بصراحت اس امر کو لکھا ہے کہ مسیح موعود وہ حقیقت محمدی حقیقت کا مظہر تام اور آپ کے وجود کا آئینہ ہے اور جیسا کہ آں حضرت صلعم اپنی قوت قدسیہ اور افاضہ روحانیہ کے ساتھ اولین میں مبعوث ہوئے ہیں ایسا ہی وہ آخرین میں بھی اسی قوت قدسیہ اور افاضہ روحانیہ کے ساتھ مبعوث ہونے اور جیسا کہ فیض آں حضرت صلعم کا صحابہ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر کسی فرق ایک ذرہ کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا چنانچہ آپ (مرزا صاحب) فرماتے ہیں۔

"پس جب کہ یہ امر بہ نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہوا ہے کہ جیسا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا تو اس صورت میں آں حضرت صلعم کا ایک اور بعث ماننا پڑے گا جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا۔ اور اس تقریر سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا۔"

(تحفہ گولڑویہ ص۹۶ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کہ جمیع انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر بن کر آیا ہوں جس کے آگے موسیٰ اور عیسیٰ وہی حیثیت رکھتے ہیں جو آں حضرت صلعم کے آگے رکھتے ہیں۔

مسیح موعود کے عین محمد ہونے کی اول دلیل یہ ہے جو حضرت مسیح موعود الہامی شان کے الفاظ میں یوں تحریر فرماتے ہیں "اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں شامل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی واٰخرین منھم کے بھی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ اور جو شخص مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے"

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱)

پس ہمارا صحابہ کی جماعت میں شامل ہونا مسیح موعود کے عین محمد ہونے پر ایک پختہ اور بدیہی دلیل ہے۔ پھر یہ الفاظ کہ "جو شخص مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا" صاف پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ مسیح موعود کو فضائل اور ثنا حضرت احمدیت کے لحاظ سے عین محمد اگر نہ مانا جائے تو یہ سب کہنا باطل ہو جاتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۱۵ء)

# (۷) ایک دفعہ پھر

"وہ جس نے مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اور نبی کریم میں تفریق کی۔ اس نے بھی مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف قدم مارا کیونکہ مسیح موعود صاف فرماتا ہے کہ من فرق بینی وبین المصطفےٰ فما عرفنی وما رائی (دیکھو خطبہ الہامیہ ص۱۷۱) اور وہ جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی کریم کی بعثت ثانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر

نبی اللہ اور رسول اللہ نہ ماننا صریح طور سے کفر کا ارتکاب کرنا ہے اور حضرت نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک خطرناک حملہ کرنا ہے۔ کیونکہ خطبہ الہامیہ میں
مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔

"اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں
مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر
میں مبعوث ہوئے ........ پس جس نے ان سے انکار کیا۔ اس نے حق کا
اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت
چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقوی اور
اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے"

...... تم مسلمانوں کے بیٹے ہو۔ تم نے قرآن کو خدا کا کلام مانا ہے
تم نے حضرت نبی کریم کو افضل الانبیاء تسلیم کیا ہے۔ پھر اگر تمہارے ہی ہاتھوں سے
نبی کریم صلعم کی یہ عزت ہو جو اس کو آپ غیر نبی قرار دے رہے ہو تو تمہارے
لئے شرم کا مقام ہے۔ وہ نبی جو آج سے تیرہ سو سال پہلے عرب کی پہاڑیوں
میں مبعوث ہو چکا ہے۔ وہی نبی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے ویسا ہی
مبعوث ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے مبعوث ہوا تھا۔ اس کو تم لوگ غیر نبی کہتے ہو۔ آؤ
خدا سے ڈر جاؤ۔ پس اے مسلمانوں کی اولاد خدا را اپنی جانوں پہ ظلم نہ کرو۔ اور
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے منکر مت ہو۔ تم سے کلمہ طیبہ لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ کی ورد پڑھوایا جا چکا ہے تا تم کسی وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت سے منکر نہ ہو جانا۔ یہ ایسا نہ سمجھنا کہ گویا کسی ایک منٹ کے لئے
بھی محمد رسول اللہ۔ رسول اللہ نہیں رہے۔ پھر چونکہ اگر محمد رسول اللہ پہلی بعثت
میں نبی اللہ اور رسول اللہ تھے۔ تو دوسری بعثت میں جو اپنی شان میں بہت بڑھ
کر ہوتی ہے۔ وہی محمد رسول اللہ کیوں نبی اور رسول نہیں رہا۔ وہ نبی اور
رسول ہے اور یقیناً ہے۔ پس تم محمد رسول اللہ صلعم کے ظل اتم اور بروز اکمل

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت درحقیقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی صحابہ میں کی ایک جماعت ہے اور جیسا کہ آں حضرت صلعم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر فرق یک ذرہ کے مسیح موعود کی جماعت پر بھی آں حضرت صلعم کا فیض ہوا۔ پس یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کا عین صحابہ میں کی ایک جماعت ہونا اور آپ کی جماعت پر عین بعین وہی آں حضرت صلعم کا فیض جاری ہونا جو صحابہ پر ہوا تھا۔ یہ امر کی پختہ دلیل ہے کہ مسیح موعود درحقیقت محمد اور عین محمد ہیں اور آپ میں اور آں حضرت صلعم میں باعتبار نام کام اور مقام کے کوئی دوئی یا مغایرت نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

## (۹) مرزا صاحب خود محمد رسول اللہ ہیں (ﷺ)

پس جب کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) نبی کریم کی دوسری بعثت کے مورد ہیں اور آپ کی جماعت بغیر کسی فرق ایک ذرہ کے صحابہ نبی کریم ہی کی فیض یافتہ ہے تو پھر حضرت مسیح موعود کا نبی اللہ اور رسول اللہ ہونا محقق ہے۔

پس اے مسیح کو خدا کا نبی نہ یقین کرنے والو! خدارا سوچو۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) بغیر فرق ایک ذرہ کے روحانی حقیقت کی رو سے خود محمد رسول اللہ صلعم بھی ہیں تو ایک منٹ کے لئے بھی حضرت نبی کریم کو غیر نبی مقرر کرنا اور آپ سے نبوت کو منفک شدہ ماننا ایک صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے اور اگر حضرت مسیح موعود نبی کریم کی بعثت ثانی کے مورد ہیں اور یقیناً ہیں اور اگر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی ہیں اور آپ کی نبوت کا دامن قیامت تک وسیع ہے اور یقیناً ہے تو یقیناً مسیح موعود کا نبی اور رسول ہونا بھی محقق ہے۔ منکران نبوت کہتے ہیں کہ مسیح موعود کو حقیقی معنوں میں نبی ماننے سے حضرت نبی کریم صلعم کی ہتک لازم آتی ہے مگر میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ مسیح موعود کو حقیقی معنوں میں

ساتھ مبعوث ہوگا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۱۔ ستمبر ۱۹۱۵ء)

## (۱۱) کسی نے بھی

آج تک کے مسلمانوں میں سے کسی نے بھی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے متعلق بیان نہیں کی اور نہ ہی اس حقیقت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا صاحب) سے پہلے کوئی شخص واقف اور شناسا ثابت ہوتا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں۔ تمام دنیائے اسلام میں صرف آپ ہی کا ایک ستھ وجود ہے جس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا اظہار آپ کی دو بعثتوں کی حیثیت میں کیا۔ چنانچہ آپ (یعنی مرزا صاحب) تحفہ گولڑویہ کے ایڈیشن اول کے صفحہ ۹۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔

. . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود (مرزا صاحب) کے ظہور سے پورا ہوا۔

پھر (مرزا صاحب) تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۹۶ پر فرماتے ہیں:۔

جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الہٰی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر ایمان لانا بھی فرض ہے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔

پھر صفحہ ۹۹ (تحفہ گولڑویہ) پر فرماتے ہیں:۔

غرض آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو بعث مقدر تھے۔ ایک بعث تکمیل ہدایت کے لئے۔ دوسرا بعث تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۶۰ مورخہ ۲۴۔ جنوری ۱۹۲۱ء)

مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی کہہ کر درحقیقت اپنے کفر پر آپ ہی مہر لگاتے ہو۔
(اخبار فاروق قادیان جلد [illegible] مورخہ [illegible] اکتوبر [illegible])

## (۱۰) دونوں ایک

پس جب کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود کا وجود خاص آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں کوئی دوئی یا مغائرت نہیں رکھتے بلکہ ایک ہی شان ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں گویا لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں تو یہ کس قدر حق سے فرار ہوگا کہ حضرت مسیح موعود کے عین محمد ہونے سے انکار کریں اور چونکہ حضرت مسیح موعود آں حضرت صلعم کا بروزی وجود رکھتے ہیں اس لئے ممکن نہیں کہ حضرت مسیح موعود کو آں حضرت صلعم سے کم تعین کیا جائے جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) فرماتے ہیں:۔

اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے کسی میں طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ)

الغرض مسیح موعود کی تحریروں سے یہ بات پختہ طور سے ثابت ہو رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود یقیناً محمد تھے اور آپ کو چونکہ آں حضرت صلعم کا بروزی وجود عطا کیا گیا تھا اس لئے آپ عین محمد تھے اور آپ میں جمیع کمالات محمدیہ کامل طور پر منعکس تھے پس اس لئے آپ کے عین محمد ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں اور ایسا ہونا قدیم سے مقدر تھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک بروز محمد جمیع کمالات محمدی کے

## (۱۴) یا یوں کہو

گذشتہ مضمون مندرجہ الفضل مورخہ ۲۶۔ ستمبر ۱۹۱۵ء میں میں نے محض بفضل الٰہی اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود باعتبار نام، کام آمد مقام مرتبہ کے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہیں۔ یا یوں کہو کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے تھے ایسا ہی اس وقت جمیع کمالات کے ساتھ مسیح موعود کی بروزی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں۔ یا یوں کہو کہ جیسا آں حضرت صلعم کو پانچویں ہزار میں محمدیت کی چادر پہنائی گئی تھی۔ ویسا ہی آج مسیح موعود کو پھر بروزی طور پر وہی محمدیت کی چادر پہنائی گئی ہے۔ یا یوں کہو کہ مسیح موعود ایک ایسا آئینہ ہے جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ یا یوں کہو کہ حضرت مسیح موعود ایک ایسا واسطہ ہے جس کے ذریعہ سے محمدی قوت اور جلال پھر از سر نو دنیا پر ظاہر ہوا۔ الغرض ان تمام باتوں کا لب لباب وہی الفاظ ہیں جو کہ میرے مضمون کے لئے اصل شاہراہ کا کام دے رہے ہیں۔ یعنے یہ کہ۔

مسیح موعود محمد است و عین محمد است

پس حضرت مسیح موعود وہی نور ہیں جس کا سب نوروں کے آخر میں آنا مقدر ہو چکا تھا اور وہی نبی ہیں جس کا آنا سب سے آخر ہوا ہے اس لئے ہو نہیں سکتا کہ وہ پہلے آں حضرت صلعم کے بروزی وجود کے کسی اور حیثیت میں پیش کئے جا سکیں۔ کیوں کہ آخری ہونا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی شان ہے پس اس لئے خدا تعالٰے نے حضرت مسیح موعود کو ظلی طور پر آں حضرت صلعم ہی کا تمام کمال یعنی نام، کام، اور مقام عنایت کیا تا اس کا آنا کسی غیر کا آنا نہ سمجھا جاوے بلکہ خود آں حضرت صلعم کا ہی آنا متصور ہو۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۵۵ مورخہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

## (۱۴) وہی نبی

پس حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) وہی نبی ہیں جن کا سب نبیوں کے آخر میں آنا مقدر ہو چکا تھا اور وہی نبی ہیں جن کا آنا سب سے آخر ہوا اس لئے ہو نہیں سکتا کہ وہ سوائے آں حضرت صلعم کے بروزی وجود کے کسی اور حیثیت میں پیش کئے جا سکیں کیونکہ آخری ہونا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ہے پس اسی لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو ظلی طور پر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا نام کمال یعنی نام کام اور مقام عنایت کیا تا اس کا آنا کسی غیر کا آنا نہ سمجھا جاوے بلکہ خود آں حضرت صلعم کا ہی آنا متصور ہو۔

(اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] صفحہ [illegible] ، اکتوبر ۱۹۱۵ء)

## (۱۵) انشراح صدر

پس ہم نہایت ہی انشراح صدر سے اس بات پر یقین لاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود بروزی طور پر (نہ تناسخ کے طور پر) وہی نبی خاتم الانبیاء ہیں جن کا آخری زمانہ میں آنا مقدر ہو چکا تھا اور یہ کہ حضرت مسیح موعود واقعی وہی جامع جمیع کمالات محمدیہ مسیح نبوت ہیں جن کا آنا خدا کے مقدس نوشتوں میں ایک قرار یافتہ عہد کے طور پر درج ہے اور آپ روحانی حقیقت کے اعتبار سے وہی حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو زمین حجاز میں اب سے تیرہ سو برس پہلے پیدا ہوئے تھے صلی اللہ علیہ وسلم پس حضرت مسیح موعود کا اپنا کلام بھی ہم کو ان الفاظ پر پورا یقین لانے کے لئے صراحتہً مجبور کر رہا ہے جو حضرت شاہزادہ عبد اللطیف شہید کابل نے اپنی کمال معرفت حاصل کرنے کے بعد فرمائے تھے کہ

مسیح موعود محمد است و عین محمد

(اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] صفحہ [illegible] ، اکتوبر ۱۹۱۵ء)

تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے کیوں کہ اگر تم اپنی ساری جائداد یں سارے اموال اور جانیں قربان کر دیتے تو بھی صحابہ کرام میں شامل نہ ہو سکتے۔ یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ غوث، قطب، ولی جتنے بزرگ امت محمدیہ میں گذرے ہیں اُن کا ایمان صحابی کے ایمان کے برابر نہیں ہو سکتا...... اللہ نے تمہیں محمد رسول اللہ کا چہرہ مبارک دکھا کر اس کی صحبت سے مستفاد کر کے صحابہ کرام کے گروہ میں شامل کر دیا۔

(تقریر میاں سرور شاہ صاحب نایاں شدہ، بحوالہ الفضل قادیان مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۳ء)

## (۱۸) نبی اللہ رسول اللہ

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اپنے آپ کو کھلے طور پر نبی اللہ اور رسول اللہ پیش کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو زمرہ انبیاء و مرسلین میں شامل فرمایا ہے۔ اور جن آیات قرآنیہ کو اپنے دعوی میں پیش کیا ہے۔ ان میں صریح طور سے الفاظ رسول یا رسلہ کے موجود ہیں جن کا حضور (مرزا صاحب) نے اپنے آپ کو مصداق ٹھہرایا ہے۔ پس آیات قرآنیہ جن کے لفظ رسول کا اپنے آپ کو مصداق ٹھہرانا صاف اور صریح اس امر کی بین دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود من حیث النبوت ان ہی معنوں میں نبی اللہ اور رسول اللہ تھے جن معنوں میں ان آیات سے دیگر انبیاء سابقین مراد لیے جاتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۔۔ ستمبر ۱۹۱۴ء)

## (۱۹) وہ ایک ہے

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر یہ لوگ اس زمانہ کے رسول کے خیالات اور تعلیم اور وہ کلام ربانی جو اس رسول پر نازل ہوتا ہے چھوڑ دیں گے تو وہ اور کون سی باتیں ہیں جن کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا اسلام کوئی دوسری چیز ہے جو اس رسول سے علیحدہ ہو کر بھی مل سکتا ہے۔ کیا احمد سے علیحدہ ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رستہ مل سکتا ہے۔ کیا احمد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ فرق ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے پیدا کیا

## (۱۵) محمد مصطفیٰ

اس رویت اور معرفت سے مراد وہ مرتبہ رویت و معرفت ہے جس کی نسبت حضرت مسیح موعود نے خطبہ الہامیہ میں فرمایا ہے کہ من فرق بینی و بین المصطفیٰ ما عرفنی وما رأی۔ یعنی جس نے میرے اور حضرت محمد مصطفیٰ کے درمیان فرق کیا اور دونوں کو الگ الگ سمجھا اس نے نہ مجھے شناخت کیا اور نہ پہچانا اور نہ ہی دیکھا اور نہ سمجھا پس حضور کے اس ارشاد کے مطابق حضور کا دیکھنا اور پہچاننا ان ہی معنوں میں ہے کہ حضور (مرزا صاحب) کو محمد مصطفیٰ ہی یقین کیا جائے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۵۴ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۱۵ء)

## (۱۶) مصطفیٰ میرزا

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک — کہ جس پر وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت — ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر — کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۹۲ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۲۳ء)

## (۱۷) محمد رسول اللہ

ہم نے مرزا کو بحیثیت مرزا نہیں مانا بلکہ اس لئے کہ خدا نے اُسے محمد رسول اللہ فرمایا۔ کوئی نیا نبی نہیں آیا نہ پرانے نبیوں میں سے بلکہ محمدی نبوت محمد ہی کے پاس رہی یہی وجہ ہے کہ حضور (مرزا صاحب) نے اپنی نبوت کو ظلی و مجازی نبوت کہا اور حقیقی و مستقل نبوت نہ کہا بعض لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھے ...... میرا ایمان ہے کہ اگر مرزا صاحب مستقل اور حقیقی نبی ہوتے تو ہرگز ہرگز یہ درجہ نہ پاتے جو محمد رسول اللہ صلعم ہو کر پایا۔

مہدی مسعود و عیسیٰ موعود — احمد مجتبیٰ سلام علیک
مطلع قادیاں پہ تو چمکا — ہو گئے شمس الہدیٰ سلام علیک
تیرے آنے سے سب نبی آئے — مظہر الانبیا سلام علیک
مسقط وحی مہبط جبریل — سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک
کفر کی شب کو کر دیا کافور — مثل شمس الضحیٰ سلام علیک
ملتے ہیں تری رسالت کو — اے رسول خدا سلام علیک

(اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] مورخہ ۷ جولائی [illegible])

## (۲۲) کلمہ شریف

اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں جیسا کہ وہ (مرزا صاحب) خود فرماتا ہے "صار وجودی وجودہ" نیز "من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رأی" اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود (مرزا صاحب) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان
ص ۱۵۸ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۲۳) مرزا صاحب پر صلوٰۃ

پس بہ آیت "یاایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما" کی رو سے احمدی

جس نے محمد اور احمد میں فرق جانا اس نے ہرگز حضور (مرزا صاحب) کو نہیں پہچانا۔ اس کا زبان سے اقرار محض اٹکل زنی ہے۔ جس نے احمد کو چھوڑا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی چھوڑا۔ وہ ہرگز ہرگز واخرین منھم لما یلحقوا بھم کا مصداق نہیں۔ وہی احمد ہے وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اس وقت ہم میں موجود ہے۔ پھر جو احمد کی تعلیم کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دراصل وہ ایک ہے۔

(منشی محبوب الرحمن صاحب [illegible] واقعہ بعثت مرزا صاحب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر [illegible] مورخہ [illegible])

## (۲۰) فخر اولین و آخرین (ج)

اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) میں ہو کر ملتا ہے۔ اسی کے طفیل آج بر و تقوی کی راہیں کھلتی ہیں اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے۔ وہ وہی فخر اولین و آخرین ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا اور اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعہ ثابت کر گیا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک و ملل عالم کے لئے تھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

## (۲۱) قادیانی سلام

### سیدنا حضرت احمد جری اللہ پر سلام

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۰ء)

اے امام الوریٰ سلام علیک  سر بدر الدجیٰ سلام علیک

اور سلام ہے۔

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

از روئے سنت اسلام و احادیث نبویہ ضروری ہے کہ تصریح سے آپ کی آل کو بھی درود میں شامل کیا جائے اسی طرح بلکہ اس سے بدرجہا بڑھ کر یہ بات ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی تصریح سے درود بھیجا جائے اور اس اجمالی درود پر اکتفا نہ کیا جاوے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے وقت آپ کو بھی پہنچ جاتا ہے۔ ...... چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

بعض بے خبر ایک یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اطلاق کرتے ہیں، اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو پاوے میرا سلام اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ وسلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جب کہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا۔ صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا۔ تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔

(رسالہ درود شریف بحوالہ اربعین نمبر ۲ صفحہ ۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ پر درود بھیجنے کی یہی صورت نہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ پر ملا کر ہی درود بھیجا جائے۔ بلکہ ایسے طور پر آپ پر درود بھیجنا بھی جائز ہے کہ بظاہر اس میں تصریح کے ساتھ آں حضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کا ذکر نہ ہو۔ جیسا کہ یہ جائز ہے کہ جب کسی نبی کا ذکر آئے اور اس موقع پر اس نبی پر درود اور سلام بھیجا جائے تو اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ کیا جائے۔

احادیث کی رو سے جن میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر درود بھیجنا بھی اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا ازبس ضروری ہے۔ اس کے لئے کسی مزید دلیل اور ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم ذیل میں چند فقرات حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی الٰہی کے بطور نمونہ نقل کئے جاتے ہیں۔ جن میں آپ پر درود بھیجنا آپ کی جماعت کا ایک فرض قرار دیا گیا ہے۔

(رسالہ درود شریف مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی صفحہ)

تمہیں اصحاب الصفہ کی ایک عظیم الشان جماعت دی جائے گی اور تمہیں کیا معلوم کہ اصحاب الصفہ کس شان کے لوگ ہیں تم ان کی آنکھوں سے بکثرت آنسو بہتے دیکھو گے اور وہ تم پر درود بھیجیں گے۔

(رسالہ درود شریف بحوالہ اربعین نمبر مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

وہ لوگ تم پر درود بھیجیں گے جو اس جماعت میں افضل ابدال یعنی اسلامی پیدا ہوں گے۔

(الہام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ رسالہ درود شریف مؤلفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔

(رسالہ درود شریف بحوالہ اربعین نمبر ۲ و نمبر ۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

سَلامٌ علیٰ ابراھیم۔ ابراہیم پر سلام (یعنے اس عاجز پر)

(اربعین نمبر مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ان الہامات کے کئی مقامات میں اس خاکسار پر خدا تعالےٰ کی طرف سے صلوٰۃ

وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ وہ اسی خدا کا کلام ہے۔ جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔

(ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں خدا تعالیٰ کے ان تمام الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں۔

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص۶۴ اشتہار مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۴ء)

مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔

(اربعین نمبر ۴ ص۲۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں۔ اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید اور تورات اور انجیل کا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۸۳ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۳ء)

## (۲۵) قرآن و حدیث

اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعوے کی بنیاد حدیث نہیں۔ بلکہ قرآن اور وحی ہے۔ جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں۔ اور میری وحی کے

نیز یاد رہے کہ کسی غیر نبی پر اس طرح پر الگ صورت پر درود و سلام بھیجنا سنت مومنین اور سنت اسلام کے خلاف ہے۔ اور یہ بات انبیاء سے مخصوص ہے کہ ان کے لئے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ استعمال کئے جائیں۔

(رسالہ درود شریف صفحہ ۲۰۳ مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

پیر سراج الحق صاحب نے مجھے یہ بتایا ہے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مسجد مبارک میں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ صف میں حضور کی بائیں طرف کھڑا تھا۔ جب نماز ختم ہوئی تو حضور نے میری ران پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ مجھے اس وقت یہ الہام ہوا ہے صلی اللہ علیک وعلی محمد۔

(رسالہ درود شریف صفحہ ۱۰۳ مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

## (۲۴) مرزا صاحب کی وحی و الہام

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا — بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم — از خطاہا ہمیں ست ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید — از دہان خدائے پاک وحید
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را — بر کلامے کہ شد برو القا
واں یقین کلیم بر تورات — واں یقین ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین — ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(در ثمین صفحہ ۲۸۷ مجموعہ کلام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب۔ نزول المسیح صفحہ ۹۹ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔ جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ

حدیث نبی بتایا جاتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۱۳۷ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء)

قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود دونوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں۔ دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے مقدم رکھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔۔۔۔۔۔ حدیث تو بیسیوں روایوں کے پیچھے ہمیں ملی ہے۔ اور الہام بلا واسطہ۔ اس لئے (مرزا صاحب کا) الہام مقدم ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے معتبر ہے بلکہ اس لئے کہ اس کے راوی اس کے راویوں سے معتبر ہیں۔

مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت صلعم کے منہ سے نہیں سنی۔ پس حدیث اور مسیح موعود کا قول مخالف نہیں ہو سکتے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۱۳۲ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۱۵ء)

## (۲۶) نزول جبرئیل

جو لوگ نبیوں اور رسولوں پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کا وحی لانا ضروری شرط نبوت قرار دیتے ہیں۔ ان کے واسطے یہ امر واضح ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب کے پاس نہ صرف ایک بار جبرئیل آیا بلکہ بار بار آتا رہتا تھا اور وحی خداوندی لاتا رہا۔ قرآن مجید سے نزول جبرئیل بہ پیرایہ وحی صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ثابت ہے۔۔۔۔۔۔ ورنہ دوسرے انبیاء کے واسطے جبرئیل کا نزول تو روئے قرآن شریف ثابت نہیں۔۔۔۔۔۔ اعلیٰ درجہ کی وحی کے ساتھ فرشتہ ضرور آتا ہے۔ خواہ اس کو کوئی دوسرا فرشتہ کہو یا جبرئیل کہو۔ چونکہ حضرت (مرزا صاحب) علیہ السلام بھی نبی اور رسول تھے اور آپ پر اعلیٰ درجہ کی وحی کا یعنی وحی رسالت کا نزول ہوتا رہا ہے۔ لہذا آپ کی وحی کے ساتھ فرشتہ ضرور آتا تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس فرشتہ کا نام تک بتا دیا ہے

معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔
(اعجاز احمدی ص۳۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے۔ اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔

(تحفہ گولڑویہ ص۱۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ایک شخص نے نہایت گستاخی اور بے ادبی سے لکھا ہے کہ احادیث جنہیں ہم اپنے محدود و ناقص طریق سے صحیح سمجھیں۔ ان کے مقابلہ میں مسیح موعود کی وحی رہاں وہ وحی جس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ یہ وحی دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی کی طرح شبہات سے پاک و منزہ ہے) رد کر دینے کے قابل ہے۔ اس نادان نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ اس طرح تو اسے مسیح موعود (مرزا صاحب) کے دعاوی صادقہ سے بھی انکار کرنا پڑے گا۔ وہ احادیث جن سے آپ کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے کہ مہدی کا عیسیٰ بن مریم اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور تنکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان یہ سب محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ مگر خدا کے مامور نے جب اپنے دعوی کا صدق الہامات کے ذریعہ پیش گوئیوں اور دیگر نشانات سے ثابت کر دیا تو پھر ہم نے آپ کو حکم و عدل مان لیا اور جس حدیث کو آپ نے صحیح کہا وہ ہم نے صحیح سمجھی اور جسے آپ نے نشانہ بے قرار دیا اسے ہم نے حکم کے تابع کر لیا۔ اور جس حدیث کے بارے میں فرمایا یہ چھوڑ دینے کے قابل ہے وہ چھوڑ دی۔ کیوں کہ حدیث تو راویوں کے ذریعہ ہم تک پہنچی اور ہم کو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت کیا فرمایا۔ مگر خدا کا زندہ رسول (مرزا صاحب) جو ہم میں موجود تھا۔ اس نے خدا سے یقینی علم پا کر امر حق پر اصلاح دی اور جب وہ اتباع کامل نبوی سے نبی ہوا تو ہم نے مان لیا کہ آپ کے قول و فعل کے خلاف اگر کوئی حدیث بیان کی جائے تو ہم اسے قابل تاویل سمجھیں گے۔ اس لئے کہ جو باتیں ہم نے مسیح موعود سے سنیں وہ اس راوی کی روایت سے زیادہ معتبر ہیں جسے

## (۲۷) وحی اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی وحی اپنی جماعت کو سنانے پر مامور ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اس وحی اللہ پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے کیوں کہ وحی اللہ اسی غرض کے واسطے سنائی جاتی ہے۔ ورنہ اس کا سنانا اور پہنچانا ہی بے سود اور لغو فعل ہوگا۔ جب کہ اس پر ایمان لانا۔ اور اس پر عمل کرنا مقصود بالذات نہ ہو۔

یہ شان بھی صرف انبیاء ہی کو حاصل ہے کہ ان کی وحی پر ایمان لایا جائے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی قرآن شریف میں یہ ہی حکم ملا اور ان ہی الفاظ میں ملا اور بعدہ حضرت احمد علیہ الصلوۃ والسّلام کو ملا۔ پس یہ امر بھی آپ کی (مرزا صاحب) کی نبوت کی دلیل ہے۔

(رسالہ احمدی نمبر ۵ و ۶ بابت ۱۹۱۹ء موسومہ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولانا قاضی محمد یوسف صاحب قادیانی)

## (۲۸) صاحب کتاب (۲)

بحث اگر کچھ ہو سکتی ہے تو وہ ما انزل الیہ من ربہ پر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے یا ایھا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربک اور نبی کی کتاب یہی ہوتی ہے کہ ما انزل کو جمع کر لیا جاوے چونکہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسّلام سب انبیاء کے مظہر اور بروز ہیں تو ان کا ما انزل الیہ من ربہ بہ برکت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن شریف اس قدر زیادہ ہے کہ کسی نبی کے ما انزل الیہ سے کم نہیں بلکہ اکثروں سے زیادہ ہوگا۔۔۔۔۔

فالحمد للہ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک لحاظ سے صاحب کتاب ہونا ثابت ہو گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۶۳ مورخہ ۱۵۔ فروری ۱۹۲۲ء)

کہ وہ فرشتہ جبرئیل ہی ہے۔

(رسالہ احمدی نمبر ۵-۴ بابت [illegible] بعنوان ہدایات مؤلفہ قاضی محمد یوسف صاحب قادیانی)

میری (میاں محمود احمد صاحب کی) عمر جب نو یا دس برس کی تھی میں اور ایک اور طالب علم ہمارے گھر میں کھیل رہے تھے۔ وہیں ایک الماری میں ایک کتاب پڑی تھی جس پر نیلا جزدان تھا وہ ہمارے دادا صاحب کے وقت کی تھی۔ نئے نئے ہم پڑھنے لگے تھے۔ اس کتاب کو جو کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ اب جبرئیل نازل نہیں ہوتا۔ میں نے کہا یہ غلط ہے۔ میرے ابا پر تو نازل ہوتا ہے۔ مگر اس لڑکے نے کہا کہ جبرئیل نہیں آتا کیونکہ اس کتاب میں لکھا ہے۔ ہم میں بحث ہو گئی۔ آخر ہم دونوں حضرت (مرزا) صاحب کے پاس گئے اور دونوں نے اپنا اپنا بیان پیش کیا آپ نے فرمایا کتاب میں غلط لکھا ہے۔ جبرئیل اب بھی آتا ہے۔

تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ڈائری مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ
[illegible] اپریل [illegible] جلد [illegible] نمبر [illegible]

جاءنی ئِل واختارنی۔ وادار اصبعہ واشار۔ ان وعد اللہ اتی فطوبی لمن وجد ورای۔

یعنی میرے پاس ائیل آیا (اس جگہ ائیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ حاشیہ) اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔

(حقیقۃ الوحی [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"آمد نزد من جبرئیل علیہ السلام و مرا برگزید و گردش داد انگشت خود را و اشارہ کرد۔ خدا ترا از دشمنان نگہ خواہد داشت۔"

(مواہب الرحمٰن [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۷) وحی اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی وحی اپنی جماعت کو سنانے پر مامور ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اس وحی اللہ پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے کیوں کہ وحی اللہ اسی غرض کے واسطے سنائی جاتی ہے۔ ورنہ اس کا سنانا اور پہنچانا ہی بے سود اور لغو فعل ہوگا۔ جب کہ اس پر ایمان لانا۔ اور اس پر عمل کرنا مقصود بالذات نہ ہو۔

یہ شان بھی حضرت انبیاء ہی کو حاصل ہے کہ ان کی وحی پر ایمان لایا جائے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی قرآن شریف میں یہ ہی حکم ملا اور ان ہی الفاظ میں ملا اور بعد حضرت احمد علیہ الصلوۃ والسّلام کو ملا۔ پس یہ امر بھی آپ کی (مرزا صاحب) کی نبوت کی دلیل ہے۔

(رسالہ احمدی نمبر ۶،۵ بابت ۱۹۱۹ء موسومہ النبوۃ فی الالہام مصنفہ مولف، قاضی محمد یوسف صاحب قادیانی)

## (۲۸) صاحب کتاب (ج)

بحث اگر کچھ ہو سکتی ہے تو وہ ما انزل الیہ من ربہ پر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے یا ایھا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربک اور نبی کی کتاب یہی ہوتی ہے کہ ما انزل کو جمع کر لیا جاوے چونکہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسّلام سب انبیاء کے مظہر اور بروز ہیں تو ان کا ما انزل الیہ من ربہ بہ برکت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن شریف اس قدر زیادہ ہے کہ کسی نبی کے ما انزل الیہ سے کم نہیں بلکہ اکثروں سے زیادہ ہوگا . . . . . .

فالحمد للہ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک لحاظ سے صاحب کتاب ہونا ثابت ہو گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۶۴ مورخہ ۱۵۔ فروری ۱۹۲۲ء)

کہ وہ فرشتہ جبریئل ہی ہے۔

(رسالہ احمدی نمبر ۵ بابت ۱۹۱۹ء ... مؤلفہ قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری)

میری (میاں محمود احمد صاحب کی) عمر جب نو یا دس برس کی تھی میں اور ایک اور طالب علم ہمارے گھر میں کھیل رہے تھے۔ وہیں الماری میں ایک کتاب پڑی تھی جس پر نیلا جزدان تھا وہ ہمارے دادا صاحب کے وقت کی تھی۔ سنتے سنتے ہم پڑھنے لگے تھے۔ اس کتاب کو جو کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ اب جبریئل نازل نہیں ہوتا۔ میں نے کہا یہ غلط ہے۔ میرے ابا پر تو نازل ہوتا ہے۔ مگر اس لڑکے نے کہا کہ جبریئل نہیں آتا کیوں کہ اس کتاب میں لکھا ہے۔ ہم میں بحث ہو گئی۔ آخر ہم دونوں حضرت (مرزا) صاحب کے پاس گئے اور دونوں نے اپنا اپنا بیان پیش کیا آپ نے فرمایا کتاب میں غلط لکھا ہے۔ جبریئل اب بھی آتا ہے۔

تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ڈائری شدہ در اخبار الفضل قادیان مورخہ
۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۸۰)

جاءنی ائل واختار۔ وادار اصبعہ واشار۔ ان وعد اللہ اتی فطوبی لمن وجد ورأی۔

یعنی میرے پاس ائیل آیا (اس جگہ ائیل خدا تعالیٰ نے جبریئل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ حاشیہ) اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"آمد نزد من جبریئل علیہ السلام و مرا برگزید و گردش داد انگشت خود را و اشارہ کرد۔ خدا ترا از دشمنان نگہ خواہد داشت۔"

(مواہب الرحمن ص ۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

نے کیا کیا وعدے دیئے ہیں۔ اور پھر ان پر دل سے یقین رکھتا تو ایسا مضبوط ہو جاتا کہ کوئی مصیبت اسے ڈرا نہ سکتی۔ پس حقیقی عید سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پڑھے۔

(خطبہ عید میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۸ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۱۷ء)

# (۳۱) قادیان کا قرآن

اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

جناب میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) اور ان کے جانشین جب نبوت کی پٹڑی چڑھ چکے تو اب کتاب کی فکر ہوئی کیونکہ نبی اور کتاب آخر لازم و ملزوم چیزیں ہیں گو عارضی طور پر طوطے کی طرح مریدوں کو یہ رٹا بھی دیا گیا تھا کہ حضرت داؤد کو کتاب نہیں دی گئی اور فلاں نبی کو کتاب نہیں دی گئی لیکن اندر سے دل نہیں مانتا تھا کہ آخر وہ نبی ہی کیا جو کتاب نہ لایا بلکہ میاں محمود احمد صاحب نے تو صاف طور پر فرما بھی دیا کہ کوئی نبی نہیں ہو سکتا جو شریعت نہ لائے اور مرید بھی اب تک بھٹکتے پھرتے تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ عاجز آ کر کبھی براہین احمدیہ کو کتاب بتا دیتے تھے۔ تو کبھی خطبہ الہامیہ کو اور کبھی البشریٰ کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بہت سے اب کے سالانہ جلسہ پر جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے کتاب کی اہمیت کو جتاتے ہوئے خود قادیان میں حضرت مسیح موعود کے الہامات کو جمع کرنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی مریدوں کو اس کی تلاوت کے لئے بھی ارشاد فرمایا تاکہ ان کے قلوب طمانیت اور سکینت حاصل کریں۔

اگر حضرت مسیح موعود نبی محمد ہیں اور آپ کی بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

## (۲۹) الکتاب المبین

خدا تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام (مرزا صاحب) کے بحیثیت مجموعی الہامات کو الکتاب المبین فرمایا ہے اور جدا جدا الہامات کو آیات سے موسوم کیا ہے۔ حضرت (مرزا) صاحب کو یہ الہام متعدد دفعہ ہوا ہے۔ پس آپ کی وحی بھی جدا جدا آیت کہلا سکتی ہے جب کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا نام دیا ہے۔ اور مجموعہ الہامات کو الکتاب المبین کہہ سکتے ہیں............

پس جس شخص یا اشخاص کے نزدیک نبی اور رسول کے واسطے کتاب کا ضروری شرط ہے۔ خواہ وہ کتاب شریعت کا ملہ ہو یا کتاب المبشرات والمنذرات ہو تو ان کو واضح ہو کہ ان کی اس شرط کو بھی خدا نے پورا کر دیا ہے۔ اور حضرت (مرزا) صاحب کے مجموعہ الہامات کو جو مبشرات اور منذرات ہیں الکتاب المبین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ پس آپ اس پہلو سے بھی نبی ثابت ہیں۔ ولو کرہ الکافرون۔

(رسالہ احمدی نمبر ۵، ۶ موسوم النبوۃ فی الالہام ص ۴۳-۴۴ مولفہ قاضی محمد یوسف قادیانی)

## (۳۰) الٰہی کلام

حقیقی عید ہمارے لئے یہی ہے گو ضرورت اس بات کی ہے کہ اس الٰہی کلام کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اترا۔ بہت کم لوگ ہیں جو اس کلام کو پڑھتے اور اس کا ورد کرتے ہیں۔ دوسری کتابیں خواہ کتنی پڑھی جائیں جو سرور اور یقین قرآن شریف سے پیدا ہوتا ہے وہ کسی اور سے نہیں ہو سکتا اسی طرح وہ سرور اور لذت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہاموں کو پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے اور کسی کتاب کے پڑھنے سے نہیں ہو سکتی جو ان الہاموں کو پڑھے گا وہ کبھی مایوسی اور ناامیدی میں نہ گرے گا۔ مگر جو پڑھتا نہیں یا پڑھ کر بھول جاتا ہے خطرہ ہے کہ اس کا یقین اور امید جاتی رہے۔ وہ مصیبتوں اور تکلیفوں سے گھبرا جائے گا کیونکہ وہ سرچشمہ امید سے دور ہو گیا اگر وہ خدا تعالیٰ کا کلام پڑھتا رہتا اور دیکھتا کہ خدا تعالیٰ نے

سلسلہ میں آپ کی مختلف تالیفات ہیں اور آپ کے خطوات میں محفوظ ہو گئے ہیں ان میں سے اکثر کی تشریحات بھی آپ کی تصنیفوں اور تقریروں سے مل سکتی ہیں۔ باقی اگر کوئی رہ گئے ہوں تو وہ آپ کی کاپیوں اور دیگر کاغذات سے جو غالباً آپ کے فرزندوں کے پاس محفوظ ہوں گے مل جائیں گے۔ آپ کے الہامات کو چھبیس سال کے بعد زبانی روایات کی بنا پر خصوصاً موجودہ اختلافات سلسلہ کی موجودگی میں شائع کرنا ایک نامناسب اقدام ہے۔ سرمایہ کافی ہو تو آپ کے مسودات و مکاشفات کو بہترین صورت میں شائع کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ موجودہ حالات میں جب کہ خدمت خور بہت ہیں اور قیمتاً لینے والے کم۔ ایسا کام تکمیل کو پہنچنا دشوار ہے۔

(قادیانی جماعت کا برا انجام، پیغام صلح جلد ۲۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۳۳ء)

## (۳۲) قادیانی دین

اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے ویرانے میں نمودار کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو فارسی النسل ہیں اس اہم کام کے لئے منتخب فرمایا اور فرمایا میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ زور آور حملوں سے تیری تائید کروں گا اور جو دین تو لے کر آیا ہے اسے تمام دیگر ادیان پر بذریعہ دلائل و براہین غالب کروں گا۔ اور اس کا غلبہ دنیا کے آخر تک قائم رکھوں گا۔

(نہار منشور قادیان جلد ۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳ فروری ۱۹۳۳ء)

## (۳۳) میری اُمت

(مرزا صاحب نے) فرمایا کہ پہلا مسیح صرف مسیح تھا اس لئے اس کی امت گمراہ ہو گئی اور موسوی سلسلہ کا خاتمہ ہوا۔ اگر میں بھی صرف مسیح ہوتا تو ایسا ہی ہوتا۔ لیکن میں مہدی اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بروز بھی ہوں۔ اس لئے میری امت کے دو حصے ہوں گے ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور یہ تباہ ہو جائیں گے

ہی کی بعثت ثانی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود کی وحی بھی عین قرآن ہونی چاہیئے اور جو وحی بھی آپ پر نازل ہوئی۔ وہ قرآن جدید ہے۔ اور قرآن کو جو خاتم الکتب کہا گیا تھا تو اس کا مطلب فقط اس قدر مانا جاوے گا کہ اس کتاب کی مہر سے آئندہ خدا کی کتابیں یا دیگر لفظوں میں قرآن کے مہر شدہ نازل ہوا کریں گے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ جو مجموعہ میاں صاحب حضرت مسیح موعود کے الہامات کا اب شائع کرائیں گے۔ اس کا نام بجائے البشریٰ کے قرآن جدید نہ رکھا جائے یا القرآن ہی نام رکھ دیا جائے۔ کیونکہ یہ وہی قرآن ہے جو پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوا ہے۔

اس لئے جناب میاں (محمود احمد) صاحب نے فرمایا تھا کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو مسیح موعود نے پیش کیا۔ اور یہ بالکل درست معلوم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ مسیح موعود کی وحی جب عین قرآن ہے جس کا کوئی محمودی انکار نہیں کر سکتا۔ تو پھر اب جو قرآن محمودی حضرات پیش کریں گے۔ ضرور ہے کہ وہ پہلے قرآن کا جو رسول اللہ صلعم پر نازل ہوا۔ اور نئے قرآن کا جو حضرت مسیح موعود پر یا دیگر لفظوں میں محمد رسول اللہ صلعم کی بعثت ثانی میں نازل ہوا۔ دونوں کا مجموعہ ہونا چاہیئے۔ گویا عیسائیوں کی طرح عہد نامہ قدیم کے ساتھ عہد نامہ جدید بھی شامل ہوگا۔ تب یہ قدیم و جدید قرآن مل کر وہ قرآن بنے گا جس کے لئے میاں صاحب فرماتے ہیں کہ وہ یہودی حسن لیفۃ او والا قرآن ہوگا۔

(اجرائے نبوت کا فتنہ عظیم از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی مندرجہ پیغام صلح

اخبار قادیانی جماعت لاہور جلد ۲۰ نمبر ۱۵۔ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۲ء)

یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ قادیانی احباب حضرت مسیح موعود کے الہامات کا مجموعہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کے لئے مولوی شیر علی صاحب نے اخبار میں اعلان بھی کیا ہے۔ اس بارہ میں اتنی گذارش ہے کہ جیسا کہ اکثر پرانے احباب کو علم ہے کہ حضرت صاحب اپنے الہامات کو اپنی کاپی میں لکھ لیا کرتے تھے اور پھر باہر تشریف لا کر احباب کو بھی سنا دیا کرتے تھے۔ اس طرح آپ کے اکثر الہامات اخبارات

آپ قرآن پہلے لائے۔ اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) ظیر تشریعی نبی ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ پہلے قرآن نہیں لائے۔ ورنہ قرآن آپ بھی لائے اگر نہ لائے تھے تو خدا تعالیٰ نے کیوں کہا کہ اسے قرآن دے کر کھڑا کیا گیا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود بڑی وضاحت سے فرماتے ہیں۔ مولوی لوگ حدیثیں لئے پھرتے ہیں۔ مگر حدیثوں کا یہ کام نہیں کہ میرے متعلق فیصلہ کریں بلکہ میرا کام ہے کہ میں بتاؤں فلاں حدیث درست ہے اور فلاں غلط۔۔۔۔۔۔

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب کوئی نبی آجائے تو پہلے نبی کا علم بھی اسی کے ذریعہ ملتا ہے۔ یوں اپنے طور پر نہیں مل سکتا۔ اور ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کے لئے بمنزلہ سوراخ کے ہوتا ہے۔ پہلے نبی کے آگے دیوار کھینچ دی جاتی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا سوائے آنے والے نبی کے ذریعہ دیکھنے کے۔ یہی وجہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود نے پیش کیا اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں نظر آئے اور کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دکھائی دے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اسی ذریعہ سے نظر آئے گا کہ حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دیکھا جائے اگر کوئی چاہے کہ آپ سے علیحدہ ہو کر کچھ دیکھ سکے تو اسے کچھ نظر نہ آئے گا ایسی صورت میں اگر کوئی قرآن کو بھی دیکھے گا تو وہ اس کے لئے یھدی من یشاء والا قرآن نہ ہوگا بلکہ یضل من یشاء والا قرآن ہوگا۔۔۔۔۔۔

اسی طرح اگر حدیثوں کو اپنے طور پر پڑھیں گے تو وہ مداری کے پٹارے سے زیادہ وقعت نہ رکھیں گی۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ حدیثوں کی کتابوں کی مثال تو مداری کے پٹارے کی ہے۔ جس طرح مداری جو چاہتا ہے۔ اس میں سے نکال لیتا ہے۔ اسی طرح ان سے جو چاہو نکال لو۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ۳ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء)

دکھ کر دہ جو ہمدردیت کا رنگ اختیار کریں گے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۸۸ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۶ء)

## (۳۴) قادیانی صحابہ (ج)

پس ہر احمدی کو جس نے احمدیت کی حالت میں حضور علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کو دیکھا یا حضور نے اسے دیکھا صحابی کہا جائے۔ کیونکہ جب تم علی الاعلان کسی کو صحابی کہو گے تو گویا تم نے کوٹھوں پر چڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا اعلان کر دیا۔ اور اگر تم منارہ پر چڑھ کر کسی کے صحابی ہونے کا اعلان کرو گے۔ تو دوسرے لفظوں میں تم نے منارہ پر چڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی منادی کر دی۔ کیونکہ جتنی دفعہ یہ لفظ بولا جائے گا اتنی ہی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی دنیا میں منادی ہوگی

(اخبار الفضل قادیان جلد ۴ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۶ء)

## (۳۵) نبی تشریعی یا غیر تشریعی

جن پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے وہ معمولی انسان نہیں ہوتے بلکہ ان کی ہستیاں دنیا سے جدا ہوتی ہیں۔ اور ان کے لئے خدا تعالیٰ یہاں تک کہتا ہے کہ اگر کوئی میرا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ ان کے ذریعہ حاصل کرو اور ایسے انسان شرعی ہوں یا غیر شرعی ایک ہی مقام پر ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو غیر شرعی کہتے ہیں تو اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ وہ کوئی نیا حکم نہیں لایا ہے۔ ورنہ کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا جو شریعت نہ لائے۔ ہاں بعض نئی شریعت لاتے ہیں اور بعض پہلی شریعت ہی دوبارہ لاتے ہیں۔ پس شرعی نبی کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے کلام لائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریعی نبی ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ

# (۳۷) جہاد

جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا۔ اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پا نا قبول کیا گیا۔ اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۵ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ز ص ۱۳)

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا۔ خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے۔ وہ اس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے۔ جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا (ص ۱۴)

| | |
|---|---|
| اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال | دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال |
| اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے | دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے |
| اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے | اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے |
| دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد | منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد |

(اعلان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم

مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی ص ۴۹)

حضرت میاں محمود احمد صاحب نے اربعین کا حوالہ دے کر جو فرمایا ہے کہ خدا نے دوبارہ بعض احکام قرآن دے کر مسیح موعود کو ایک رنگ میں تشریعی نبی قرار دیا ہے۔" یہ بھی حضرت صاحب کو صاحب شریعت نبی منوانے کی ایک ابتداء ہے۔

(النبوۃ فی الاسلام مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

## (۲۹) مرزا صاحب کی شریعت

یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا ...... میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اور اس میں امر بھی ہے۔ اور نہی بھی۔ اور اس پر تئیس برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ۔ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔

(اربعین نمبر ۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالٰے نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا ....... اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو معیار نجات ٹھہرایا جس کے آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔

(حاشیہ اربعین نمبر ۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں بلند کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جائیں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گذشتہ نبیوں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اگر یہی بات ہے تو ان لوگوں کا ایمان آج بھی نہیں اور کل بھی نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا کوئی معاملہ مجھ سے ایسا نہیں جس میں کوئی نبی شریک نہ ہو۔ اور کوئی اعتراض میرے پر ایسا نہیں کہ کسی اور نبی پر وہی اعتراض وارد نہ ہوتا ہو۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخالفین احمدیت کی بھی عجیب حالت ہے۔ وہ اعتراض کرتے ہیں مگر اتنا نہیں سوچتے کہ ہمارا اعتراض صرف حضرت مرزا صاحب پر نہیں بلکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پڑتا ہے گویا حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں وہ آں حضور پر اعتراض کرنے سے بھی خوف نہیں کرتے۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۸۔ فروری ۱۹۲۴ء نمبر ۹۶ جلد ۱۱)

اگر معترض کو حضرت مسیح موعود کے الہام انت منی بمنزلۃ ولدی اور انت منی بمنزلۃ اولادی پر اعتراض ہے اور وہ اعتراض مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ انصاف کی بنا پر ہے تو اسے یہ چاہئے کہ اول یہ اعتراض پہلی تمام کتب مقدسہ پر کرے اور پھر قرآن اور احادیث نبویہ پر کرے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۰۔ فروری ۱۹۲۹ء)

میں دعوی سے کہتا ہوں کہ الحمد سے لے کر والناس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا پھر سوچو کیا میری تکذیب آسان امر ہے۔ یہ میں از خود نہیں کہتا خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا۔ اسی کی طرف میرے ایک الہام میں بھی اشارہ ہے انت منی وانا منک بیشک میری تکذیب سے خدا کی

## (۳۸) دس نبی اور ایک بندے کا انتخاب

خدا کے راستباز نبی رامچندر پر سلامتی ہو۔
خدا کے راستباز نبی کرشن پر سلامتی ہو۔
خدا کے راستباز نبی بدھ پر سلامتی ہو۔
خدا کے راستباز نبی زرتشت پر سلامتی ہو۔
خدا کے راستباز نبی کنفیوشس پر سلامتی ہو۔
خدا کے راستباز نبی ابراہیم پر سلامتی ہو۔
خدا کے راستباز نبی موسیٰ پر سلامتی ہو۔
خدا کے راستباز نبی مسیح پر سلامتی ہو۔
خدا کے راستباز نبی محمد صلعم پر سلامتی ہو۔
خدا کے راستباز نبی احمد پر سلامتی ہو۔
خدا کے راستباز بندہ باوا نانک پر سلامتی ہو۔

(چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب قادیانی بیرسٹر کا وہ لیکچر جو ۲۳ اپریل ۱۹۲۳ء میں بصورت ٹریکٹ برائے تبلیغ شائع ہوا)
منقول از پیغام صلح لاہور جلد ۱۰ نمبر ۱۱۶ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۳ء)

## (۳۹) معترضین کو دھمکی

اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میری نسبت وہ اعتراض کرتے ہیں جس کی رو سے ان کو اسلام ہی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اگر ان کے دل میں تقویٰ ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نہ کرتے جن میں دوسرے نبی شریک غالب ہیں۔

(اعجاز احمدی ص۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# فصل پانچویں

# فضیلت کی تفصیل

## (۱) مسلمانوں کے مقابل

### (۱) اُمت محمدی کے تمام اولیاء پر فضیلت

اسلام میں اگرچہ ہزارہا ولی اور اہل اللہ گزرے ہیں۔ مگر ان میں کوئی موعود نہ تھا لیکن وہ جو مسیح کے نام پر آنے والا تھا۔ وہ موعود تھا (یعنی خود مرزا صاحب)

(تذکرۃ الشہادتین ص۳۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں، جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں۔ مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔ اور میرے عہد پر ہوگا۔

(خطبہ الہامیہ ص۳۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اور اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گزر چکے

تکذیب لازم آتی ہے۔ اور میرے اقرار سے خدائے تعالے کی تصدیق ہوتی اور اس کی ہستی پر قوی ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر میری تکذیب میری تکذیب نہیں یہ رسول اللہ صلعم کی تکذیب ہے۔ اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے ذرا اپنے دل میں سوچ اور اس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے

(پیغام نمبر ۱۳ صفحہ ۲ کالم ۲)

(تقریر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۱۵ء)
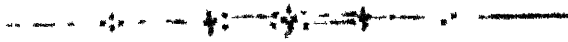
شکراً نعمۃ اللہ کہ اس عاجز کو خدا تعالیٰ نے ان بہتوں پر فضیلت بخشی کہ جو حضرت مجدد صاحب سے بھی بہتر ہیں۔ اور مراتب اولیاء سے بڑھ کر نبیوں سے شابہت دی ہے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ حیات احمد جلد دوم نمبر دوم صفحہ ۹ مولفہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

# (۳) حضرت غوث الاعظم اور مرزا صاحب

سید عبدالقادر جیلانی نے اپنے آپ کو اپنے حال کی کیفیات بیان کرنے تک رکھا۔ کیونکہ وہ مامور نہیں تھے مجدد تھے۔ اور مجددیت کے مقام پر کھڑے تھے۔ اس لئے انھوں نے اپنے اندر کی کیفیت بیان کردی کہ یہ کچھ میرے اندر گذر رہا ہے اور میں نے یہ کچھ دیکھا ہے وہ مجدد تھے۔ مخاطبہ مکالمہ الٰہیہ سے مشرف تھے۔ اور اپنے زمانہ میں لوگوں کے لئے رحمت تھے۔ مگر توحید کو اصولی طور پر بیان کرنا ان کے لئے نہ تھا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے رکھا گیا تھا جو مامور کرکے بھیجے گئے۔ اس لئے آپ سے پہلے لوگ ایسا نہ کرسکتے تھے کہ توحید کے اصول بھی بیان کرتے۔ توحید کا حال اور خاص کر وہ حال جو ان کے ساتھ گذر رہا تھا وہی بیان کرسکتے تھے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی کام تھا کہ توحید کی اصل اور اس کے اصول اور اس کی غرض بیان فرماتے پس یہ فرق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور گذشتہ صوفیاء حضرت سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ کے درمیان توحید بیان کرنے کے متعلق ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۶ء نمبر ۳۱ جلد ۴)

# (۴) توحید کی تعلیم

شاید کوئی کہے کہ تم اپنے قول سے آپ پھرنے لگے۔ اگر عبدالقادر جیلانیؒ اور محی الدین ابن عربیؒ نے بھی توحید کے متعلق وہ بات بیان کی جو حضرت مرزا صاحب نے بیان کی اور خدا سے علم حاصل کرکے کی تو پھر حضرت مرزا صاحب ان سے بڑھ کر

ہیں۔ ان کو ہمیشہ کثرت سے اس نعمت کا حصہ نہیں دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کرکے فرما دیا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔ اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

پس میرا یقین یہی ہے کہ تیرہ سو سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک امت محمدیہ میں کوئی ایسا انسان نہیں گزرا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا فدائی اور ایسا مطیع اور ایسا فرمانبردار ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود تھے۔

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ [illegible] مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

حضرت مرزا صاحب جمیع اہل بیت صحابہ وتابعین کرام نیز دیگر اولیاء اللہ ومجددین امت بھی شامل ہیں ان سب کے کمالات اپنے اندر لے کر ان سے بڑھ گئے۔ جو کچھ کہ ان میں متفرق طور پر تھا جب آپ میں مجموعی طور پر آ گیا تو آپ نبی بن گئے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ [illegible] مورخہ [illegible] اپریل [illegible])

## (۲) حضرت مجدد الف ثانی

حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوب میں آپ ہی فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے آنے والے ہیں جن پر حضرت احدیت کی خاص خاص عنایات ہیں ان سے افضل نہیں ہوں اور نہ وہ میرے پیرو ہیں۔ سو یہ عاجز بیان کرتا ہے نہ فخر کے طریق پر بلکہ واقعی طور

(تتمہ رسالہ درود شریف صفحہ ۱۰۲ مؤلفہ غلام رسول صاحب قادیانی)

# (۶) صحابہ کرام اور قادیانی صاحبان

حوالہ جات مندرجہ بالا ان لوگوں پر حجت ہیں جو اصحاب مسیح موعود کی حیثیت جتلایاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی صحابہ آنحضرت سے کیا نسبت ہے یا ان سے گھٹیا درجہ کے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ان اصحاب نے آنحضرت صلعم سے تربیت پائی اور ان لوگوں نے مسیح موعود (مرزا صاحب) سے دونوں میں فرق بیّن ہے حالانکہ حوالہ جات ما فوق الذکر سے ثابت ہے کہ مسیح موعود کو وہی خاتم الانبیاء اور محمد رسول اللہ فرمایا اور مسیح موعود (مرزا صاحب) و مصطفےٰ میں تفریق کرنے سے منع کیا کیونکہ مسیح موعود بھی جامع جمیع کمالات محمدیہ ہے پس صحابہ مسیح موعود کو آنحضرت صلعم کے ہاتھ سے تربیت یافتہ اور آنحضرت کے صحابہ قرار دیا پس ان دونوں گروہوں میں تفریق کرنی یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں۔ یہ دونوں فرقے در حقیقت ایک ہی جماعت میں ہیں۔ صرف زمانہ کا فرق ہے وہ بعثت اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں۔ یہ بعثت ثانی کے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۹۰ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۸ء)

ایک نبی ہم میں (قادیانی صاحبان میں) بھی خدا کی طرف سے آیا۔ اگر اس کی اتباع کریں گے تو وہی پھل پائیں گے جو صحابہ کرام کے لئے مقرر ہو چکے ہیں۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۰ء

آئینہ صداقت صفحہ ۲۵ مصنفہ میاں صاحب موصوف)

# (۷) خدا کا کلام

سب سے بڑا فضل اور انعام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی سے کلام کرے لیکن اس سے دوسرے درجہ پر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کلام کرنے والے انسان کے ساتھ تعلق ہو کیونکہ

کون سی بات ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ ان کا علم خدا سے حاصل کردہ نہ تھا۔ بے شک انکا علم خدا سے ہی حاصل کیا ہوا تھا۔ لیکن نور نبوت نہ ہونے کی وجہ سے ان کا علم کامل نہ تھا۔ اس لیے ان میں سے بعض وحدت وجود کی طرف نکل گئے۔ اور سید عبد القادر حال کی کیفیت بیان کرنے تک محدود ہو گئے۔ اس سے آگے ایک قدم بھی نہ اٹھا سکے اور وہ بھی اصول بتانے کی طرف نہ آئے جن سے دوسرے لوگ بھی فائدہ اٹھا سکتے لیکن حضرت مسیح موعود نے اصول بیان کئے اور جب ایسا ہے تو یہی تو فرق ہے کہ حضرت مسیح موعود نے تو توحید کے اصول اور نقطے بیان فرمائے مگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا۔

پس ان میں فرق حال اور اصول کا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا فرق ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مبعوث ہو کر توحید کو اس سے زیادہ پیش نہیں کیا جتنا کہ سید عبد القادر جیلانی اور محی الدین ابن عربی نے کیا۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء نمبر ۔ جلد ۱۳)

## (۵) مجدد اعظم

چنانچہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے ارشاد کی رو سے آپ کی امت کے مجددین میں سے ۔ ایک مجدد کسی نہ کسی نبی کے کمالات کا وارث ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) علیہ السلام جو مجدد اعظم ہیں جری اللہ فی حلل الانبیاء کی شان کے ساتھ سب انبیاء کے کمالات کے مجموعی طور پر وارث بنائے گئے بلکہ اس لحاظ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آل ابراہیم سے ہیں اور مسیح موعود آل محمد میں سے ہونے کی وجہ سے کما صلیت اور کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم کے الفاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور برکات کے بھی ظلی طور پر کامل وارث ہوئے۔

خدا کے راستباز بندوں میں سے تھے۔ لیکن ایسے بندے تو کروڑہا دنیا میں گزر چکے ہیں اور خدا جانے آگے کس قدر ہوں گے۔ پس بلاوجہ ان کو تمام انبیاء کا سردار بنا دینا خدا کے پاک رسولوں کی سخت ہتک کرنا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالٰے نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اس کو تمام انبیاء کے صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اب سوچنے کے لائق ہے کہ امام حسین کو اس سے کیا نسبت ہے ...... کیا یہ سچ نہیں ہے کہ قرآن اور احادیث اور تمام نبیوں کی شہادت سے مسیح موعود حسین سے افضل ہے۔ اور جامع کمالات متفرقہ ہے پھر اگر درحقیقت میں ہی مسیح موعود ہوں تو خود سوچ لو کہ حسین کے مقابل مجھے کیا درجہ دینا چاہئے۔ اور اگر میں وہ نہیں ہوں تو خدا نے صدہا نشان کیوں دکھلائے۔ اور کیوں وہ ہردم میری تائید میں ہے۔

(نزول مسیح صفحہ ۴۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"اور انھوں نے کہا کہ اس شخص نے (یعنی مرزا صاحب نے) امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں (بیشک) سمجھا اور میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا"

"اور بخدا اسے ایسے حضرت امام حسینؓ کو مجھ سے کچھ زیادت نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو" (صفحہ ۸۲)

"اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے" صفحہ ۸۱

"مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے" صفحہ ۶۹

صفحہ ۶۹

"مگر حسین (کو دیکھو تو) تم دشت کربلا کو یاد کرلو اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو"

"اور میں خدا کے فضل سے اس کے کنار عاطفت میں ہوں پرورش پا رہا ہوں اور ہمیشہ لئیموں کے حملے سے جو پلنگ صورت ہیں بچایا جاتا ہوں" صفحہ ۶۹

نبیو کہ خدا تعالیٰ سے بار بار سینکڑوں سے سینکڑوں میں تو دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت
کے بعض آدمیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ بار بار کلام کرتا ہے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان

جلد ۱۴ نمبر ... مورخہ ... )

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا گیا تو آپ نے نہ کھایا
صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ہم بھی نہ کھائیں۔ فرمایا تم سے خدا کلام نہیں کرتا تم کھا سکتے ہو۔
(انوار خلافت ... مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## ۸۔ حضرت امام حسین پر فضیلت

امام حسین پر فضیلت کے بارہ میں خود تو ان پر میری فضیلت سن کر یوں ہی
غصہ میں آجاتے ہیں قرآن کریم نے کہاں امام حسین کا نام لیا ہے زید کا ہی
نام لیا ہے۔ اگر ایسی ہی بات تھی تو چاہیئے تھا امام حسین کا نام بھی لے دیا جاتا اور پھر
ما کان محمد ابا احد من رجالکم کہہ کر اور بھی بات کا خاتمہ کر دیا۔ اگر امام حسین
اس آیت کے ساتھ کہہ دیا جاتا تو شیعہ کا پتہ نہیں پڑ جاتا۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۲۰ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

افسوس یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ قرآن نے تو امام حسین کو رتبہ ابنیت کا بھی نہیں دیا۔
بلکہ نام تک مذکور نہیں۔ ان سے تو زید ہی اچھا رہا جس کا نام قرآن شریف میں موجود
ہے۔ اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنا قرآن شریف کے نص صریح کے برخلاف
ہے۔ جیسا کہ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم سے سمجھا جاتا ہے۔ اور
ظاہر ہے کہ حضرت امام حسین رجال میں سے تھے۔ عورتوں میں سے تو نہیں تھے
حق تو یہ ہے کہ اس آیت نے اس تعلق کو جو امام حسین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے بوجہ پسر دختر ہونے کے تھا نہایت ہی ناچیز کر دیا ہے۔
غرض حسین کو نبیوں پر فضیلت دینا بیہودہ خیال ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ بھی

کیا امام حسین کے سبب سے مجھے رنج پہنچا پس تو برافروختہ ہوا۔

(اعجاز احمدی ص۸۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۹) صد حسین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

کربلائیست سیر ہر آنم      صد حسین است در گریبانم

کہ میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔ لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے میں حسین کے برابر ہوں لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا مفہوم یہ ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اب دنیا کی فکروں میں گھلا جاتا ہے جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہو اسلام کو قائم کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) علیہ الصلوٰۃ والسلام امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ حضرت امام حسین دل سے تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو تباہ دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۳ نمبر ۸۳ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

## (۱۰) حضرت علی اور اہلبیت

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۹ء)

یہ سوال کہ حضرت علی نبی کیوں نہ ہوئے اور دیگر اہلبیت نے یہ مرتبہ کیوں نہ پایا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت علی یا دیگر اہلبیت کامل طور پر آں حضرت کی پیروی

"اور اگر دشمن تلوار اور نیزوں کے ساتھ میرے پاس آئیں سب بجھا میں بچایا جاؤں گا اور مجھے فتح ملے گی": ص

"تم نے اس کشتہ حسین سے نجات چاہی کہ جو نومیدی سے مر گیا پس تم کو خدا نے جو غیور ہے ہر ایک مراد سے نومید کیا وہ خدا جو ہلاک کرنے والا ہے بھلا کیا تو اس حسین کو تمام دنیا سے زیادہ بہتر گمان کرتا ہے اور یہ تو بتلاؤ کہ اس سے تمہیں دینی فائدہ کیا پہنچا اے مبالغہ کرنے والو": ص

"اور میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا عرش پر سے میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا ہے": ص

"اور مجھے جناب الٰہی میں جو میرا خالق ہے ایک عزت ہے پس خوشی ہو اس قوم کے لئے جنہوں نے میری اطاعت کی اور مجھے اختیار کیا": ص

(اعجاز احمدی مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک وہ صاحب ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے"

کربلائیست سیر ہر آنم | صد حسین است در گریبانم
:---:|:---:

(نزول المسیح صفحہ مجموعہ کلام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر میں ساتھ اپنے خدا کی گواہی رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھہرو۔ اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے۔ جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے میں اس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اس کے پاس نہیں۔

(دافع البلاء صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"تو مجھے گالی دیتا ہے اور میں نہیں جانتا کیوں مجھے گالیاں دیتا ہے۔

## (۱۳) فی الواقع

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) جو فی الواقع نبی اور رسول اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کی شان رکھنے والے ہیں وہ بھی آں حضرت صلعم کے روحانی فرزند ہیں ........ کیوں کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) جن کا ظہور تمام نبیوں کے ظہور کے قائم مقام ہے اور جن کا وجود تمام نبیوں کے وجود کا مظہر ہے ان کا آنحضرت صلعم کے توسط سے روحانی تولد بمنزلہ تمام انبیاء کے روحانی تولد کے ہے جس سے آنحضرت صلعم کا خاتم النبیین نبی ابو الانبیاء ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ [illegible] فروری [illegible])

## (۱۴) بدبخت

بدبخت ہیں وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی روحانی اولاد ہیں اور ہمیں مسیح موعود کی اولاد کی کیا پرواہ ہے۔ اگر وہ مسیح موعود کی روحانی اولاد ہو سکتے ہیں تو کیوں یہ بات مسیح موعود (مرزا صاحب) کی جسمانی اولاد کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ ان کے لئے دو باتیں جمع ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ...... ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک خادمہ جس نے ان کو صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کو اٹھایا ہوا تھا۔ اس کو کسی شخص نے کوئی کام کرنے کے لئے کہا۔ اس نے کہا میں ابھی یہ کام نہیں کر سکتی۔ اس نے اس کے اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ حضرت مسیح موعود کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ کیا یہ اولاد تھا جو شعائر میں داخل ہے۔ اس عورت کو جس نے بچہ کو اٹھایا ہوا تھا جس نے مارا ہے اس نے شعائر اللہ کی ہتک کی ہے۔ پس جو خدا تعالیٰ کے نشانات ہوں اُن کی تعظیم کرنی چاہئے۔

(تقریر مفتی محمد صادق صاحب قادیانی [illegible] مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] مورخہ [illegible] جنوری [illegible])

علیہ وسلم کے علوم اور معارف کے وارث ہوتے اور ضرورت زمانہ بھی متقاضی ہوتی تو ضرور وہ بھی نبوت کا درجہ پاسکتے۔

(خطبہ خلیفہ قادیان الفضل جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ [illegible] اپریل [illegible])

## (۱۱) وارث رسول اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اس (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کا وارث ہوگا۔ اس کے نام کا وارث، اس کے خلق کا وارث، اس کے علم کا وارث، اس کی روحانیت کا وارث، اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھلائے گا۔ اور وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ سب کچھ اس سے لے گا، اور اس میں فنا ہو کر اس کے چہرہ کو دکھائے گا۔ پس جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لے گا، اس کا خلق لے گا، اس کا علم لے گا، ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لے گا۔ کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہوسکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔

(ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ملحق بہ حقیقۃ النبوۃ ص۲۶۹)

## (۱۲) اکلوتا بیٹا

ہاں وہ محمد مصطفیٰ کا اکلوتا بیٹا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) جس کے زمانہ پر نبیوں نے ناز کیا تھا جب وہ زمین پر اترا تو امت محمدیہ کی بھیڑیں اس کے لئے بھیڑیئے بن گئیں۔ اس پر پتھر برسائے گئے۔ اس کو مقدمات میں گھسیٹا گیا۔ اس کے قتل کے منصوبے کئے گئے۔ اس پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ اس کو اسلام کا دشمن قرار دیا۔

کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف (ریلیجنز قادیان صفحہ ۱۱۵ نمبر ۳ جلد ۱۴)

اپنے ہر قول کی تائید اپنے عمل سے کرتا ہے۔ اور اس کی فطرت نبیوں کی سی فطرت ہوتی ہے۔ اور اسکے کام نبیوں کے سے کام ہوتے ہیں۔ لیکن کسی قدر کمی اور نقص کی وجہ سے وہ درجہ نبوت سے پانے سے رکا جاتا ہے ورنہ اسی حد تک پہنچا ہوا ہوتا ہے کہ قریب ہے کہ وہ نبی ہو ہی جائے۔ بلکہ جزوی نبوت اُسے مل جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے تجدید دینی کا کام لیتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کو بھی جو صدیق تھے تجدید کا کام کرنا پڑا۔ ۔۔ ۔۔ اور یہ محدث کا آخری درجہ ہوتا ہے اور یہ درجہ امت محمدیہ میں سیکڑوں لوگوں نے پایا۔

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۵ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے۔ تو انھوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے (معیار الاخیار اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۳۰)

## (۱۸) ابوبکرؓ و عمرؓ

مجھے اہلبیت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت اور عاشقانہ تعلق تھا۔ مجھے اس وقت بھی تمام خاندان مسیح موعود کے ساتھ دلی ارادت ہے اور میں اُن سب کی کفش برداری اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ مجھے اس خاندان کے طفیل سے بڑے بڑے نفع ہوئے ہیں میں اُن کے احسانات کا شکرادا نہیں کر سکتا۔ میرے ایک محب تھے جو اس وقت مولوی فاضل بھی ہیں اور مابل بیت مسیح موعود کے خاص رکن رکین ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک دفعہ فرمایا کہ سچ تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اتنی پیشگوئیاں نہیں جتنی کہ مسیح موعود کی ہیں۔ پھر انھوں نے ایک اور بھی ایسا ہی دُکھ دینے والا فقرہ بولا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کیا تھے۔ وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔ ان فقروں نے مجھے ایسا دکھ دیا اور ان کے سننے سے مجھے ایسی تکلیف ہوئی کہ میری نظر میں جو توقیر اور عزت اہلبیت مسیح موعود میں سے ہونے کی

## (۱۵) زندہ اور مردہ علی

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔

(اخبار الحکم قادیان نومبر ۱۹۰۰ء ملفوظات احمدیہ جلد اول ص۱۳۱ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

## (۱۶) مُردے

۱۴ مئی ۱۹۰۸ء شام کے وقت سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد دکن نے حضرت مسیح موعود سے عرض کی کہ کیا مُردوں سے استعانت مانگنی جائز ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ مُردوں سے مدد مانگنے کے طریق کو ہم نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ ضعیف الایمان لوگوں کا کام ہے کہ مُردوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور زندوں سے دور بھاگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت یوسف کی زندگی میں لوگ ان کی نبوت کا انکار کرتے رہے اور جب وہ انتقال کر گئے تو کہا کہ آج نبوت ختم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی۔ بلکہ کونوا مع الصادقین کا حکم دے کر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ منظور الٰہی ص۲۲۲ مصنفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

## (۱۷) حضرت ابوبکر صدیقؓ پر فضیلت

صدیق یعنی بہت ہی سچ بولنے والا انسان شہید سے اوپر ہوتا ہے اور

کی پہنچ نہیں۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے۔ اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے اپنے آپ کو بچا دے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ۱۱۰ نمبر ۳ جلد ۱۴)

پس اب کیا یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لا نفرق بین احد من رسلہ داؤد اور سلیمان اور زکریا و یحیی علیہم السلام کو شامل کرتے ہیں۔ وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ۱۱۱ نمبر ۳ جلد ۱۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے۔ آپ کا درجہ مقام کے لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد اور آپ کا ظل ہونے کا تھا۔ دیگر انبیاء علیہم السلام میں سے بہتوں سے آپ بڑے تھے ممکن ہے سب سے بڑے ہوں۔

(الفصل قادیان جلد ۱۷، نمبر ۸۰ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء)

انبیاء کے کمالات کے سلسلہ میں (مرزا صاحب نے) فرمایا کہ:۔

کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب کے سب حضرت رسول کریم میں ان سب سے بڑھکر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحیی، عیسیٰ وغیرہ ہے۔

.... پہلے تمام انبیاء ظل تھے حضرت نبی کریم کی خاص خاص صفات کے۔ اور اب ہم (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) ان تمام صفات میں حضرت نبی کریم کے ظل ہیں۔۔ ...... نبی کریم نے گویا سب لوگوں سے چندہ وصول کیا اور وہ لوگ تو اپنے اپنے مقامات اور حالات پر رہے لیکن حضرت نبی کریم کے پاس کروروں روپے ہوگئے اور آپ سب سے بڑھکر دولتمند ہوگئے۔

اُن کی نسبت تھی وہ سب جاتی رہی۔

(المہدی ص ۳۰۲ مولفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی فریق لاہوری)

## (۱۹) تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے ۔۔۔ من بعرفاں نہ کمترم زکسے

آنچہ داد است ہر نبی را جام ۔۔۔ داد آں جام را مرا بتمام

کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں ۔۔۔ ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(درثمین ص ۲۸۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

یہ بات ظاہر ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے ان کے لئے ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھے جائیں جو نبی کریم صلعم میں رکھے گئے ہیں بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا۔ اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو کھڑا کر دیا۔

کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز

(ص ۱۱۳ نمبر ۳ جلد ۱۴)

اس کے (یعنی آں حضرت صلعم کے) شاگردوں میں علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک نے نبوت کا بھی درجہ پایا۔ اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا۔ بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۵۷ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

پس مسیح موعود کی ظلی نبوت کوئی گھٹیا نبوت نہیں۔ بلکہ خدا کی قسم اس نبوت نے جہاں آقا کے درجہ کو بلند کیا وہاں غلام کو بھی اس مقام پر کھڑا کر دیا جس تک انبیاء بنی ا

بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء علیہم السلام کے برابر ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی نبوت کے لئے قرآن شریف میں بھی کہیں ذکر ہے۔ اس سوال کا جو درحقیقت تین سوالوں پر مشتمل ہے یہ جواب ہے (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے (ب) آپ کا درجہ مقام کے لحاظ سے رسول کریم کا شاگرد اور آپ کا ظل ہونے کا تھا۔ دیگر انبیاء علیہم السلام میں سے بہتوں سے آپ بڑے تھے۔ ممکن ہے سب سے بڑے ہوں (ج) آپ کی نبوت کا ذکر قرآن کریم میں متعدد جگہ پر آیا ہے۔ لیکن اسی صورت میں جس طرح کہ پہلے انبیاء کا ذکر پہلی کتب میں ہوا کرتا تھا۔

(مکتوب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء نمبر ۸۵ جلد ۱۴)

## (۲۲۳) آپ کا درجہ

سوال:۔ کیا صاحب شریعت نبی کو غیر شرعی نبی پر فضیلت نہیں ہوتی۔ صاحب شریعت نبی تو معلم ہوتا ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) فرمایا اگر صاحب شریعت نبی غیر شرعی نبی کا معلم ہو، تو اسے اس پر فضیلت ہوگی۔ ورنہ ایک غیر شرعی نبی صاحب شریعت نبی سے بڑھ سکتا ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پہلے سب انبیاء بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضان حاصل کر رہے تھے۔ ادھر اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ میں تمام کمالات محمدیہ کا بروز ہوں جو آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا تو صاف ظاہر ہو گیا کہ آپ کا درجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا باقی تمام انبیاء سے بلند ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۴۳ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۳۳ء)

## (۲۲۴) تمام کمالات

اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ عیسیٰ کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ

(ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص۱۴۲ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

وہ تائی مانہ یدت حد من العالمین محمد کو وہ چیز دی گئی ہے کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔

(استفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۲۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳۰) کئی نبیوں سے افضل (ج)

اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود (مرزا صاحب) کو جو بلحاظ مدارج کئی نبیوں سے بھی افضل ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہو کر ایسے مقام پر پہنچے کہ نبیوں کو اس مقام پر رشک ہے۔

(خطبہ عید میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۵ فروری ۱۹۱۴ء)

## (۳۱) کچھ اور ہی رنگ

اور جب اسرائیلی عورتوں نے کئی ایسے بیٹے جنے جو نبی کہلائے مگر خدا کی قسم آمنہ کے بطن سے جو بیٹا پیدا ہوا اس کے مقابل اگر اسرائیلی خاندان کے سارے بیٹے بھی ترازو میں رکھے جا دیں تو تب بھی اسمٰعیل لڑکا ضرور جھکا رہے گا۔ اسی طرح اور ٹھیک اسی طرح بے شک تورات کو بہت سے نبی خدمت کے لئے عطا ہوئے لیکن قرآن کی خدمت کے لئے جو نبی امت محمدیہ میں پیدا کیا گیا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) وہ اپنی شان میں کچھ اور ہی رنگ رکھتا ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص۱۱۴ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۳۲) تین سوال

آپ کا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مرزا صاحب نبی تھے اور ان کا

اور عداوت کی آگ بھڑکائے اور مسیح اسم اس لئے آیا کہ اُن کو دار فنا کی طرف لوٹائے۔ اور ان میں سے اختلاف و مخاصمت۔ تفرقہ اور پراگندگی کو دور کرے۔ اور انھیں اتحاد وحدت یعنی غبراور اہمی اخلاص کی طرف کھینچے وہ مسیح اللہ کے اس اسم کا مظہر ہے جو خاتم سلسلہ مخلوقات ہے یعنی آخر جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے قول ھوالآخر میں اشارہ کیا گیا ہے کیوں کہ وہ کائنات سے آخر ہونے کی نشانی ہے۔

(ما الفرق فی آدم والمسیح الموعود - ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## ۳۶ ؛ دائرہ گول

لاجرم خدا نے مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا اور بھید اس میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ابتدا سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کرے گا جو آخری زمانہ میں خاتم الخلفاء ہو گا۔ جیسا کہ زمانہ کے شروع میں آدم کو پیدا کیا جو اس کا پہلا خلیفہ تھا اور یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ فطرۃ کا دائرہ گول ہو جائے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## ۳۷ ؛ انوکھا عقیدہ

میرا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دور کے خاتم ہیں اور اگلے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں کیوں کہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا اسی لئے آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا جری اللہ فی حلل الانبیاء اس کے یہی معنی ہیں کہ آپ آئندہ نبیوں کے حلوں میں آئے ہیں جس طرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم علیہ السلام تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنے والے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔

نبی کریم کے تمام کمالات حاصل کر لینے کے بعد نبی بنایا جاتا۔ داؤد اور سلیمانؑ کے لئے
یہ ضروری نہ تھا کہ ان کو نبی کا خطاب تب دیا جاتا جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے تمام کمالات سے پورا حصہ لیتے اور پھر یہ تو ہم بھی کہیں گے کہ موسیٰ کے لئے
بھی یہ ضروری نہ تھا کہ اسے اس وقت تک نبوت نہ ملے جب تک وہ محمد صلعم کی خوبیاں
کو اپنے اندر جمع نہ کرے۔ کیونکہ ان سب لوگوں کا کام خصوصیات زمانی اور مکانی
کی وجہ سے ایک تنگ دائرہ میں محدود تھا۔ لیکن مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)
چونکہ تمام دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا گیا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے
ہرگز نبوت کا خلعت نہیں پہنایا جب تک اس نے نبی کریم کی اتباع میں چل کر آپ کے
تمام کمالات کو حاصل نہ کر لیا۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو
آف ریلیجنز قادیان صـ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۲۵) حضرت آدم علیہ السلام پر فضیلت

اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کر کے انہیں تمام ذی روح انس و جن پر سردار
حاکم اور امیر بنایا جیسا کہ آیت اسجدوا لآدم سے معلوم ہوتا ہے پھر شیطان نے
انہیں بہکایا اور جنتوں سے نکلوا دیا اور حکومت اس اژدہے کی طرف لوٹائی گئی
اس جنگ و جدال میں آدم کو ذلت و رسوائی نصیب ہوئی اور جنگ کبھی اس طرف
اور کبھی اس رُخ ہوتی ہے اور رحمن کے ہاں پرہیزگاروں کے لئے نیک انجام ہے
اس لئے اللہ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تاکہ آخر زمانہ میں شیطان کو شکست دے اور
یہ وعدہ قرآن میں لکھا ہوا تھا۔

(ما الفرق فی آدم والمسیح الموعود، ضمیمہ خطبہ الہامیہ صـ حاشیہ مرزا غلام احمد
قادیانی صاحب)

آدم اس لئے آیا کہ نفوس کو اس دنیا کی زندگی کی طرف بھیجے اور ان میں اخلاد

(خطبہ نکاح فرمودہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۶ مارچ ۱۹۱۴ء نمبر ۴۰ جلد ۱)

ضرور تھا کہ مرتبہ آدمیت کی حرکت دوری زمانہ کے انتہا پر ختم ہوتی سو یہ زمانہ جو آخر الزمان ہے اس میں خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو حضرت آدم علیہ السلام کے قدم پر پیدا کیا جو یہی راقم ہے اور اس کا نام بھی آدم رکھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کی رو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ میں اسکی طرف ایک لطیف اشارہ ہے۔ ۔ ۔ یعنی میں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا۔ ۔ ۔ اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چنانچہ وہ دو مشابہات جو حضرت آدم برگزیدہ سے مجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی۔ اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔

(تریاق القلوب ص ۱۵۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳۰) حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت

اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے مگر میں ان لوگوں کو کس سے مثال دوں۔ وہ اس خیرہ طبع انسان کی طرح ہیں جو روز روشن کو دیکھ کر پھر بھی اس بات پر ضد کرتا ہے کہ رات ہے دن نہیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(میاں محمود صاحب کا زمروہ درس قرآن مندرجہ الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء)

# (۲۸) آدم اوّل و ثانی

فقرہ ساجدین کے بھی یہی معنی ہیں کہ آدم اوّل کے متعلق فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کے فرماں بردار اور غلام ہو جاؤ۔ جب آدم اوّل کے متعلق فرشتوں کو یہ حکم ہوا تو آدم ثانی حضرت مسیح موعود جو آدم اوّل سے شان میں بڑھا ہوا تھا اس کے لئے کیوں یہ نہ کہا جاتا کہ آگ تمہاری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

(ملائکۃ اللہ تقریر میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان ص۳۶)

# (۲۹) آدم کا جوڑا (م)

خدا کے کسی فضل کا ذکر ہوتا تو والدہ صاحبہ کہتیں میرے آنے پر ہی خدا کی یہ برکت نازل ہوئی ہے۔ اس قسم کا فقرہ میں نے والدہ صاحبہ کے منہ سے کم از کم سات آٹھ دفعہ سنا۔ اور جب بھی سنتا، گراں گزرتا۔ میں اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی سمجھتا۔ لیکن اب درست معلوم ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس فقرہ سے لذت پاتے تھے کیوں کہ وہ برکت اسی الہام کے ماتحت ہوئی یا آدم اسکن انت و زوجک پہلا آدم تو نکاح کے بعد جنت سے نکالا گیا تھا لیکن اس زمانہ کے آدم (مرزا صاحب) کے لئے نکاح جنت کا موجب بنایا گیا چنانچہ نکاح کے بعد ہی آپ کی ماموریت کا سلسلہ جاری ہوا۔ خدا تعالیٰ نے بڑی عظیم الشان پیش گوئیاں کرائیں اور آپ کے ذریعے دنیا میں نور نازل کیا اور اس طرح آپ کی جنت وسیع ہوتی گئی۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ پہلے آدم کے لئے جو جوڑا منتخب کیا گیا وہ صرف جسمانی لحاظ سے تھا مگر اس آدم کے لئے جو چنا گیا یہ روحانی لحاظ سے بھی تھا۔

کمالات کا جامع تھا۔ اور اس کی شریعت اکمل و اتم تھی اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے تھی۔ اس لئے مجھے وہ قوتیں عنایت کی گئیں جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے۔ اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے

انجام دینے کی قوت دی۔ یعنی تحدیث نعمت اللہ ولا فخر...... انسانی مراتب پردہ غیب میں ہیں ان باتوں میں بگڑنا اور سمجھنا اچھا نہیں۔ کیا جس قادر مطلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا وہ ویسا ہی ایک اور انسان یا اس سے بہتر پیدا نہیں کرسکتا۔

(حقیقۃ الوحی ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔

(حقیقۃ الوحی ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔

(حقیقۃ الوحی ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم　　عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بہ منبرم

(ازالہ اوہام ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳۳) مرزا احمد مسیح

ہاں آپ کا (مرزا صاحب کا) یہ مذہب ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اس ناپاک الزام سے بری ہے۔ میں نے کبھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ میں اسے اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔ گو خدا تعالیٰ کا فضل مجھ پر اس سے بہت ہی زیادہ ہے اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے اس کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے تاہم میں اس کو

## (۳۱) حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت

پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا اور اس امت کے یوسف (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی بریت کے لئے پچیس برس پہلے ہی خدا نے آپ گواہی دے دی اور بھی نشان دکھلائے مگر یوسف بن یعقوب اپنی بریت کے لئے انسانی گواہی کا محتاج ہوا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳۲) حضرت عیسیٰ پر فضیلت

اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔

(تریاق القلوب ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعویٰ کیا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بڑھ کر بھی ہو سکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں یہ کفر ہے میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو۔ پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے۔ کفر خود تمہارے اندر ہے۔ اگر تم جانتے کہ اس آیت کے کیا معنے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم تو ایسا کفر منہ پر نہ لاتے خدا تو تمہیں ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو اور تم صرف ایک نبی سے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

(چشمہ مسیحی ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

خلاصہ کلام یہ کہ چونکہ میں ایک ایسے نبی کا تابع ہوں جو انسانیت کے تمام

کو توڑے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کردے۔ پس خداتعالیٰ کے اس رحیمانہ سلوک کو دیکھتے ہوئے خیال آیا تھا کہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا نام اللہ تعالیٰ نے نوح رکھا ہے۔ پھر آپ سے ایسا سلوک ہوگا جو پہلے نوح سے بڑھ کر ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا نام نوح رکھا تو دوسری طرف آپ کے سب سے بڑے) بیٹے کو ہدایت سے محروم کر دیا تا جائے کہ یہ نوح کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے مگر پھر اس بیٹے کو ہدایت نصیب کی تا ظاہر کر دے کہ پہلا نوح آیا اور اس کا بیٹا ہدایت سے محروم رہا۔ مگر یہ دوسرا نوح آیا تو اس کا بیٹا بھی اگرچہ ایک عرصہ تک ہدایت سے دور رہا۔ مگر پھر خدا نے اسے ہدایت میں داخل کر کے ظاہر کر دیا کہ پہلے نوح کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کا سلوک تھا اس سے بڑھ کر اس کا سلوک دوسرے نوح کے ساتھ ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۶ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۳۱ء)

## (۳۶) موسیٰؑ اور عیسیٰؑ پر فضیلت

حضرت مسیح موعود کے مرتبہ کی نسبت مولانا محمد احسن صاحب امروہوی قادیانی اپنے مکتوب موسومہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان میں) لکھتے ہیں کہ پہلے انبیاء اولوالعزم میں بھی اس عظمت شان کا کوئی شخص نہیں گذرا۔ حدیث میں تو ہے کہ اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو آں حضرت کے اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا مگر میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود کے وقت میں بھی موسیٰ و عیسیٰ ہوتے تو مسیح موعود (مرزا صاحب) کی ضرور اتباع کرنی پڑتی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۹۰ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۱۶ء)

## (۳۷) انبیاء کی ہتک

"تم کہتے ہو میں نے حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ کی ہتک کی ہے۔ یاد رکھو میرا

اپنا بھائی سمجھتا ہوں۔ اور مسیح نے اسے بارہا دیکھا ہے چنانچہ ایک بار میں نے اور حضرت مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔ اس لئے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں غرض اس طرح پر حضرت (مرزا صاحب) نے بلحاظ اپنے کام اور مقاصد کے اور خدا تعالیٰ کے ان فضلوں اور احسانوں کے جو آپ کے شامل حال ہیں تحدیث بالنعمۃ اور تبلیغ کے طور پر ذکر فرمایا اور یہاں تک کہہ دیا کہ میں خدا سے ہوں اور مسیح مجھ سے

(ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۱۴۲ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب مجددانی لاہوری)

مسیح ابن مریم مجھ میں سے ہے اور میں خدا سے ہوں۔ مبارک وہ جو مجھے پہچانتا ہے اور بدقسمت وہ جس کی آنکھوں سے میں پوشیدہ ہوں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مکتوب بنام ڈوئی مندرجہ مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

## (۳۴) آدم اور عیسیٰ پر فضیلت (ج)

خدا تعالیٰ نے آپ (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کا نام آدم رکھا ہے تاکہ جس طرح پہلے آدم کو شیطان نے جنت سے نکالا تھا آپ اس شیطان کو دنیا سے نکالیں پھر خدا تعالیٰ نے آپ کا نام عیسیٰ رکھا ہے تاکہ پہلے عیسیٰ کو تو یہودیوں نے سولی پر لٹکا دیا تھا۔ مگر آپ اس زمانہ کے یہودی صفت لوگوں کو سولی پر لٹکائیں۔

(تقدیر الٰہی صفحہ ۷۵ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۳۵) آدم مسیح اور نوح پر فضیلت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) نے لکھا ہے۔ ہر نبی کی دوسری بعثت اس کی پہلی بعثت سے زیادہ شاندار ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا پہلا آدم آیا اور اسے شیطان نے جنت سے نکال دیا مگر دوسرا آدم اس لئے آیا ہے تا انسان کو دوبارہ جنت میں داخل کرے پھر فرمایا پہلا مسیح آیا اور اسے دشمنوں نے دکھ دیا اور صلیب پر لٹکایا مگر یہ دوسرا مسیح اس لئے نہیں آیا کہ صلیب پر لٹکایا جائے بلکہ اس لئے آیا ہے تا وہ صلیب

## (۳۹) محمد رسول اللہ مرزا صاحب

مسیح موعود کی جماعت "واٰخرین منھم" کی مصداق ہونے سے آنحضرت کے صحابہ میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ آنحضرت کے صحابہ ہونے کے لئے صحابہ نے آنحضرت کا وجود پایا ہو۔ پس صحابہ بننے کی شان ایک امتی پر ایمان لانے کا نتیجہ نہیں ہو سکتی۔ اور احمدی بننے کا مرتبہ احمد پر ایمان لانے سے حاصل ہو سکتا ہے نہ کسی غلام احمد پر ایک غلطی کا ازالہ (اشتہار) میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کے الہام میں محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں اور محمد رسول اللہ خدا نے مجھے کہا ہے اب اس الہام سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ آپ (مرزا صاحب) محمد ہیں اور آپ کا محمد ہونا بلحاظ رسول اللہ ہونے کے ہے بلکسی اور لحاظ سے۔

(۲) آپ کے صحابہ آپ کی اس حیثیت سے محمد رسول اللہ کے ہی صحابہ ہیں۔ جو اشداء علی الکفار اور رحماء بینھم کی صفت کے مصداق ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

## (۴۰) اسمہ احمد کے مصداق مرزا صاحب

اب یہاں سوال ہوتا ہے کہ وہ کون رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے۔ میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یوں ہی نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بھی یہ ہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں۔ چنانچہ انکے درسوں کے نوٹوں میں بھی چھپا ہوا ہے۔ اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت (اسمہ احمد) کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔

مرزا صاحب کا مقصد یہ ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کروں اول تو ویسے ہی غلط کہ میں کسی نبی کی ہتک کرتا ہوں ہم سب کی عزت کرتے ہیں لیکن اگر ایسا کرنے میں کسی کی ہتک ہوتی ہے تو ہتک ہو۔ میں نے جو دعوے کئے ہیں وہ اپنی عظمت وشان کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی بلندی کے اظہار کے لئے کئے ہیں مجھے خدا کے بعد بس وہی پیارا ہے لیکن اگر تم اسے کفر سمجھتے ہو تو مجھ جیسا کافر تم کو دنیا میں نہیں ملے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں میں بھی کہتا ہوں کہ مخالف لاکھ چلائیں کہ فلاں بات سے حضرت عیسیٰ کی ہتک ہوتی ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ یا کسی اور کی ہتک ہوتی ہو تو ہمیں ہرگز اس کی پروا نہیں ہوگی خواہ آپ لوگ ہمیں سنگسار کریں یا قتل کریں۔ آپ کی دھمکیاں اور ظلم ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے دوبارہ قائم کرنے سے نہیں روک سکتے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۱ نمبر ۱۳۸ مورخہ ۱۹۳۳ء)

## (۳۸) مرزا صاحب کا خلق

انک لعلیٰ خلق عظیم۔ راقم مضمون ہذا (مرزا مصباح الدین احمد صاحب قادیانی) کے ذوق کے مطابق حضرت اقدس (مرزا صاحب) کے عظیم الشان معجزات میں سے ایک معجزہ حضور کے اخلاق کا بھی ہے جس بلند پایہ اخلاق کا آپ سے ظہور ہوا اس کی مثال سوائے آپ کے متبوع ومقتدائی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے دنیا کے کسی انسان کی زندگی میں نہیں ملتی۔

(ذکر حبیب از مرزا مصباح الدین احمد صاحب قادیانی مندرجہ الحکم قادیان خاص نمبر مورخہ [illegible] ۱۹۳۴ء)

کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے۔

(انوار خلافت صفحہ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

خدا تعالیٰ نے اسم احمد کو تو حضرت عیسیٰ سے روایت کیا اور اسم محمد کو حضرت موسیٰ سے۔ تاکہ پڑھنے والا جان لے کہ جلالی نبی یعنی حضرت موسیٰ نے وہ نام اختیار کیا جو اس کی شان کے موافق تھا یعنی محمد جو اسم جلالی ہے۔ اور اسی طرح حضرت عیسیٰ نے اسم احمد کو اختیار کیا جو اسم جمالی ہے۔ کیوں کہ وہ خود جمالی نبی تھا۔ اور اس کو جنگ و جدال میں سے کچھ نہ ملا تھا۔ پس خلاصہ مدعا یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے کامل مثیل کے ظہور کی پیشین گوئی کی۔ پس اس نکتہ کو خوب یاد رکھو۔ یہ بات تم کو نجات دلائے گی۔ ہر ایک کے شک اور وہم سے۔ اور جلال و جمال کی حقیقت تم پر واضح ہو جائے گی۔ اور شکوک کے رفع ہونے کے بعد اصلیت کھل جائے گی جس وقت تم نے یہ بات مان لی تو تم ہر ایک دجال کے شر سے خدا کی پناہ میں رہو گے۔ اور ہر ایک ضلالت سے نجات پاؤ گے۔

(ترجمہ اعجاز المسیح صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب منقول از اخبار الفضل قادیان مورخہ ۶ جولائی ۱۹۲۳ء)

خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنے اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیوں کہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے یعنے جمالی طور کی خدمت کے ایام ہیں اور اخلاقی کمالات کے ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔

(اربعین نمبر ۴ صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴۱) تعریف کرو

میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور نا امیدی کے درجہ تک اپنے امر کو نہ پہنچاؤ۔ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم کی تعریف نہ چھوڑی اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے

(از خلافت حقہ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

جب یہ آیت اسمہ احمد میں ایک رسول کا جس کا نام احمد ہو ذکر ہے۔
دوسرا نہیں، اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ
نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود
اس پیشگوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں

(اخبار الفضل قادیان مورخہ [illegible] دسمبر ۱۹۱۵ء)

آپ کا سوال ہے کہ اسمہ احمد میں بشارت تو احمد کی ہے، اور مرزا صاحب غلام احمد
ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ ..... مطلق غلام احمد عربی ہے کیونکہ اس حالت میں غلام
احمد ہوتا اور نہ یہ نام فارسی بن سکتا ہے کیونکہ اس صورت میں غلام احمد ہوتا اور نہ
یہ نام اردو ہو سکتا ہے کیونکہ اس صورت میں احمد کا غلام ہونا چاہیے تھا
اصل بات یہ ہے کہ ...... چونکہ حضرت صاحب کے خاندان میں غلام کا لفظ اصل
نام کے ساتھ اضافہ کے طور پر اس ملک کے رواج کے مطابق چلا آتا تھا اس واسطے
آپ کے نام کے ساتھ بھی لگا دیا گیا۔

احادیث میں آتا ہے کہ مسیح جوان ہوگا اور غلام کے معنی جوان کے ہیں جس سے
یہ بتایا گیا کہ اس کے کام جوانوں کے سے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۱۶ء عیسوی)

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا یا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا اور کیا سورہ صف کی آیت جس میں ایک رسول کی جس کا نام احمد ہوگا بشارت
دی گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے یا حضرت مسیح موعود کے
متعلق۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت اسمہ احمد مسیح موعود کے متعلق ہے۔ اور احمد
آپ ہی ہیں۔ لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے لیکن میں جہاں تک
غور کرتا ہوں۔ میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا لفظ جو قرآن

وسلم اس لئے نہیں ہو سکتے کہ قرآنی وحی میں کسی مقام سے آپ کا نام نامی احمد ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں محمد آپ کا اسم گرامی ضرور ہے۔ جیسا کہ آپ قبل از دعویٰ نبوت محمد کے نام سے ہی مشہور تھے اور ایسا ہی قرآنی وحی میں بھی بار بار آپ کو محمد ہی کے نام سے یاد فرمایا گیا اور تورات میں بھی آپ کی پیشگوئی میں آپ کا نام محمد ہی بتایا گیا۔

جیسا کہ سورۃ فتح میں اس کی تصدیق موجود ہے جہاں فرمایا: محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم...... لیکن اسم احمد کا ذکر تمام قرآن میں ایک جگہ صرف سورۃ صف ہی میں پایا جاتا ہے اور وہ بھی حکایتہً مسیح کی پیشگوئی کے الفاظ میں جس کا مصداق حضرت مسیح موعود کے الہامات میں بار بار آپ کو ہی قرار دیا اور بار بار اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ آنے والا احمد رسول جس کا ذکر مسیح کی پیشگوئی میں ہے وہ آپ (مرزا صاحب) ہی ہیں اور اگر احمد والی پیشگوئی کے مصداق آنحضرت (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہی تھے تو ضرور تھا کہ آپ کی وحی بھی آپ کو احمد ٹھہرا کر اس امر کی تصدیق کرتی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۱۵ء)

## (۴۴) محمد اور احمد (ج)

پھر پیشگوئی ان الفاظ میں ہے " ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" کہ اس موعود رسول کا نام احمد ہو گا۔ اب دیکھنا چاہیے کہ نبی کریم کی والدہ نے آپ کا کیا نام رکھا۔ سو ظاہر ہے کہ محمد رکھا احمد نہیں رکھا۔ لوگ اگر نسب کرتے ہیں تو محمد کے نام سے۔ درود بھیجا اگر بتایا گیا تو محمد پر۔ قرآن میں بھی جہاں کہیں خدا نے آپ کا نام لیا ہے تو محمد ہی لیا ہے۔ پس یہ کس طرح تسلیم کر لیا جائے کہ آپ کا نام احمد تھا۔ ہاں احمدیت کی صفت آپ میں ضرور پائی جاتی تھی۔ آپ خدا کی بڑی حمد کرنے والے تھے۔ مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کا نام بھی احمد تھا۔ مثلاً میرا نام عبداللہ نہیں۔ لیکن معنی کے لحاظ سے میں عبداللہ بھی ہوں پس معنی کے لحاظ سے اس پیشگوئی کے مصداق آنحضرت ہو سکتے ہیں مگر نام کے لحاظ سے اس کے مصداق حضرت مرزا صاحب ہیں

اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے خدا کے غصہ کو بھڑکایا ہے۔

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ... مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

غرض محکلام یہ کہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کا اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنے الہام میں احمد نام رکھا ہے۔ اسلئے آپ کا منکر کافر ہے کیونکہ احمد کے منکر کے لئے قرآن میں لکھا ہے۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۴۲) احمد رسول مرزا صاحب

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یہ آیت بھی احمد رسول کی ایک علامت ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے۔ کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ احمد کا وقت اتمام نور کا وقت ہے اور گو قرآن کریم سے بھی یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر شریعت کامل کر دی گئی۔ مگر اتمام نور کا پتہ نہیں معلوم نہیں ہوتا لیکن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسیح موعود کے وقت میں ہوگا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔

(انوار خلافت صفحہ ... مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۴۳) احمد کون ہے اور کون نہیں

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ آیت مرقومۃ الصدر کے الفاظ میں مسیح نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پیشگوئی کی ہے کہ میں ایک ایسے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا آنا میرے بعد ہوگا اس کا نام احمد ہے۔ پیشگوئی میں آنے والے رسول کا اسم احمد بتلایا گیا ہے جس کے مصداق آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ان تمام حوالجات سے یہ بات یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ سورہ صف میں جس احمد رسول کے متعلق عیسیٰ علیہ السّلام نے پیش گوئی کی ہے وہ احمد مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) ہی ہے جس کی بعثت حسب وعدہ الٰہی وآخرین منھم خود نبی کریم کی بعثت ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان صفحہ ۱۳۱ تا ۱۴۱ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۴۷) مرزا صاحب براہیم و احمد

اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلے۔ یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا ہے تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اسکے طرز پر بجالاؤ۔ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔ اور جیسا کہ آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا۔ اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائے گا۔ ایسا ہی یہ آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلے اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا۔ اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴۸) حضرت سید المرسلین پر فضیلت

پس میرا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اس قدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے۔ لیکن کیا استاد و شاگرد کا ایک مرتبہ ہو سکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے استاد کے برابر بھی ہو جائے۔ تاہم استاد کے سامنے

(اخبار الفضل قادیان ۔ جلد ۔ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء)

## (۴۵) محمد عربی ۔ احمد ہندی (۲)

یا صدق محمد عربی ہے یا احمد ہندی کی ہے وفا ۔ باقی تو پرانے قصے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا کلام مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۲۶ء)

## (۴۶) محمد اور احمد کی تقسیم

ان تمام الہامات میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کو احمد کے نام سے پکارا ہے ۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) بیعت لیتے وقت یہ اقرار لیا کرتے تھے کہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں ۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ آپ نے اپنی جماعت کا نام بھی احمدی جماعت رکھا پس یہ بات یقینی ہے کہ آپ احمد تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ ہم نعوذ باللہ نبی کریم صلعم کو احمد نہیں مانتے ہمارا ایمان ہے کہ آپ احمد تھے ۔ بلکہ ہمارا تو یہاں تک خیال ہے کہ آپ کے سوائے کوئی احمد نہیں اور نہ کوئی احمد ہو سکتا ہے ۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ کیا آپ اپنی پہلی بعثت میں بھی احمد تھے ؟ نہیں تو بلکہ آپ اپنی پہلی بعثت میں محمدیت کی جلالی صفت میں ظاہر ہوئے تھے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سورۂ صف میں کسی ایسے رسول کی پیشگوئی کی گئی ہے جو احمد ہے پس ثابت ہوا کہ یہ پیشگوئی نبی کریم کی پہلی بعثت کے متعلق نہیں بلکہ آپ کی دوسری بعثت یعنی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کے متعلق ہے ۔ کیونکہ مسیح موعود جمالی صفت کا مظہر یعنی احمد ہے ۔ ۔ ۔ اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب اعجاز المسیح میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور کھول کھول کر بتایا ہے کہ نبی کریم کے دو بعث ہیں ۔ بعث اول میں اسم محمد کی تجلی تھی مگر بعث دوم اسم احمد کی تجلی کے لئے ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص۱۱۳ نمبر ۳ جلد ۱۴)

قرآن شریف کے لیے تین تجلیات ہیں۔ وہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے نازل ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ اس نے زمین پر اشاعت پائی اور مسیح موعود کے ذریعہ سے بہت سے پوشیدہ اسرار اسکے کھلے.... آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں اس کے ہر ایک پہلو کی اشاعت کی تکمیل ہوئی اور مسیح موعود کے وقت میں اس کے روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۳ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اسوقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔

(خطبہ الہامیہ ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم ؐ کے زمانہ میں گذر گیا۔ اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اسکا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔ اور اسی کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ

(خطبہ الہامیہ ص۱۹۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات اور دفع الآفات تھا۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم ص[illegible])

اسی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال

دا نہ ادب ختم کرکے ہی بیٹھے گا یہی نسبت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود میں ہے۔

(ذکر الٰہی مندرجہ تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان منقول از کتاب جماعت مبائعین کے عقائد صحیحہ مصنفہ مولف فضل الدین صاحب قادیانی)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلم ہیں اور مسیح موعود ایک شاگرد۔ شاگرد خواہ استاد کے علوم کا وارث پورے طور پر بھی ہو جائے یا بعض صورتوں میں بڑھ بھی جائے مگر استاد بہر حال استاد ہی رہتا ہے اور شاگرد شاگرد ہی۔"

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الحکم قادیان ۲۹ اپریل ۱۹۱۴ء منقول از المہدی نمبر ۳ ص ۳۰ مولفہ حکیم محمد حسین عطا قادیانی لاہوری)

مسیح موعود (مرزا صاحب) کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے۔

پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز نمبر ۳ جلد ۱۴)

له خسف القمر المنیر وان لی — غسا القمران المشرقان اتنکر

اس کے (یعنی نبی کریم کے) لئے (صرف) چاند کے گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں (کے گرہن) کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔

(اعجاز احمدی مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اب معاملہ صاف ہے۔ اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (مرزا صاحب) کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے کیوں کہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ بلکہ وہی ہے۔ اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں۔ تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیوں کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول مسیح موعود آپ کی روحانیت قوی اور اکمل اور اشد ہے۔ آپ کا انکار کفر نہ ہو۔

یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے

(خطبہ الہامیہ ص۱۸۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص۱۸۴)

آنحضرت کے بعث اوّل میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا۔ لیکن آپ کی بعثت ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت کی ہتک اور آیات اللہ سے استہزاء ہے۔ حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعث اوّل و ثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۱۵ء)

## (۵۰) خطبہ الہامیہ

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خطبہ الہامیہ وہ خطبہ ہے جو خدا کی طرف سے ایک معجزہ کے رنگ پر مسیح موعود کو عطا ہوا۔ جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے بس اس کتاب کو عام کتابوں کی طرح نہ سمجھنا چاہئے۔ کیوں کہ اس کا ہر ایک فقرہ الہامی شان رکھتا ہے۔ پھر اسی کتاب کے ص۱۷۱ پر حضرت اقدس (مرزا صاحب) تحریر فرماتے ہیں "جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا" اسی طرح ص۱۸۱ میں لکھا ہے کہ جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے کہ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی بس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں (بہ شکل مرزا صاحب) بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ

ریویو آف ریلیجنز قادیان ص۱۳۱ نمبر ۳ جلد ۱۴)

کے سیر باطن کے گدھے کی اصل کیفیت کھل ہوا در نہ یاجوج و ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی۔ (گویا یہ حقائق مرزا صاحب پر منکشف ہوئے۔ مؤلف)

([illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

از: قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قادیانی

(منقول ۔ اخبار بدر [illegible] جلد [illegible] عدد [illegible] ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

# (۴۹) ہلال و بدر

اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو یعنی چودھویں صدی) پس ان ہی معنوں کی طرف اشارہ ہے خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ لقد نصرکم اللّٰہ ببدر

(خطبہ الہامیہ [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے اور یہ قرآن سے ثابت ہے۔ اس میں انکار کی گنجائش نہیں اور بجز اندھوں کے کوئی اس معنی سے منہ نہیں پھیرتا کیا آخرین منہم کی آیت میں فکر نہیں کرتے اور کس طرح منہم کے لفظ کا مفہوم متحقق ہو اگر رسول کریم آخرین میں موجود نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے ...... اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السّلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں

مستثنیٰ نہیں۔ آں حضرت صلعم بھی اس النبیین کے لفظ میں داخل ہیں) کہ جب کبھی تم کو کتاب اور حکمت دوں (یعنی کتاب سے مراد توریت و قرآن کریم ہے۔ اور حکمت سے مراد سنت و منہاج نبوت و حدیث شریف ہے) پھر تمھارے پاس ایک رسول آئے۔ مصدق ہوں تمام چیزوں کا جو تمھارے پاس کتاب و حکمت سے ہیں۔ (یعنی وہ رسول مسیح موعود ہے جو قرآن و حدیث کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں ہے)...... اے نبیو تم سب ضرور اس پر ایمان لانا اور ہر ایک طرح سے اس کی مدد فرض سمجھنا (جب تمام انبیاء علیہم السلام کو بھلا حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا فرض ہوا تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۳۸ ۔ ۳۹ مورخہ ۱۹ و ۲۱ ستمبر ۱۹۱۵ء)

چنانچہ الفضل (قادیان) ۱۹ و ۲۱ ستمبر ۱۹۱۵ء میں اس پر دو مرتبہ سے مضمون نکلا اور پھر اس کے بعد طرح طرح سے اس کا اعادہ کیا گیا۔ اور کھلم کھلا ڈنکے کی چوٹ پر اس کا اعلان کیا جاتا رہا۔ کہ اس میثاق کوئی میں جس رسول کا وعدہ ہے۔ اور جس کے متعلق اقرار لیا گیا ہے کہ ہر ایک نبی اس پر ایمان لائے۔ اور اس کی نصرت کرے وہ مسیح موعود ہے اور یہ نہ سمجھا کہ اس طرح تو پھر لازم آئے گا کہ لوکان محمد حیا لما وسعہ الا اتباع المسیح الموعود کہ اگر محمد رسول اللہ صلعم زندہ ہوتے تو انھیں چارہ نہ تھا سوائے اسکے کہ وہ مسیح موعود کی اتباع کرتے۔ یعنی مسیح موعود متبوع اور آقا ہوتے اور محمد رسول اللہ صلعم نعوذ باللہ متبع اور غلام ہوتے۔

یہ نتیجہ ایسا دقیق تو نہیں کہ انسان سمجھ نہ سکے۔ مگر جب ایک قوم اپنے نبی کو سب نبیوں سے بڑھانا چاہتی ہو تو پھر سب کچھ حلال ہو جاتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلعم کو ان نبیوں کے ذیل میں شامل کر دیا جن سے ایمان لانے اور نصرت کرنے کا اقرار لیا گیا تھا۔ گویا محمد رسول اللہ صلعم آج زندہ ہوتے تو مسیح موعود پر ایمان لاتے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے۔ اور ہر ایک قسم کی اتباع اور نصرت کے لئے آپ کے احکام کی پیروی کو ذریعہ نجات سمجھتے۔

# (۵۱) چودھویں کا چاند

اب دیکھو کہ صحابہ کو بدر میں نصرت دی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ نصرت ایسے وقت میں دی گئی جب کہ تم تھوڑے تھے۔ اس بدر میں کفر کا خاتمہ ہو گیا۔ بدر پر ایسے عظیم الشان نشان کے اظہار میں آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی اور وہ یہ کہ بدر چودھویں کے چاند کو بھی کہتے ہیں۔ اس سے چودھویں صدی میں، اللہ تعالیٰ کی نصرت کے اظہار کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اور یہ کہ چودھویں صدی وہی صدی ہے جس کے لئے عورتیں تک کہتی تھیں کہ چودھویں صدی خیر و برکت کی آئے گی۔ خدا کی باتیں پوری ہوئیں اور چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا اور وہی بدر ہوا جس کی طرف اس واقعہ بدر میں پیش گوئی تھی جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا۔ مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا۔ اور چودھویں کا چاند نکلا تو اس کو دوکاندار خود غرض کہا گیا۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ ملفوظات احمدیہ جلد اوّل ص۱۷۲
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

آپ نے (قادیانی مقرر نے) ہلال و بدر کی مثال سے یہ دقیق مسئلہ کمال خوبی کے ساتھ ہر کس و ناکس کے اچھی طرح ذہن نشین کر دیا کہ چودھویں کا چاند مسیح موعود وہی تو ہے جو چاندرات کے وقت تھا یعنی رسول کریم بس اس کا پہلی حالت سے بڑھ چڑھ کر شان دار ہونا محل اعتراض کیونکر ہو سکتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۲ مورخہ یکم جنوری ۱۹۱۶ء)

# (۵۲) مرزا صاحب کا خدائی عہد

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین الخ۔ جب اللہ تعالےٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا (النبیین میں سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام شریک ہیں۔ کوئی نبی بھی

بال سفید ہو چکے ہوں گے اس کے مقابلہ میں آں حضرت صلعم کے حالات زندگی کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وفات کے وقت آپ کے صرف چند بال سفید تھے دراصل اس زمانہ میں مطالعہ اور تصنیف کے مشاغل انسان کی دماغی طاقت پر بہت زیادہ بوجھ ڈالتے ہیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صلا معنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۵۵) ذہنی ارتقاء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذہنی ارتقاء آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا........ اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آں حضرت صلعم پر حاصل ہے۔ نبی کریم صلعم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا۔ ورنہ قابلیت تھی۔ اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ (بعثت ثانی) انکا پورا ظہور ہوا ہے اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ آپ کو موقع ملا اور ذہنی طاقتوں کی نشو نما ہو گئی۔ چنانچہ آجکل باریک اقسام گناہ کی نکل آئی ہیں اور کئی باریک نیکیاں بھی ظاہر ہو رہی ہیں مقابلہ زیادہ سخت ہے۔ لوگ اعلےٰ تربیت کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں جنکا جواب بغیر ذہنی ترقی کے مشکل تھا۔ تلوار کے جہاد کے بجائے قلمی جہاد کا وقت ہے۔

(مضمون ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ مئی ۱۹۲۹ء)

## (۵۶) دو عورتیں

بہرحال حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ایسی شفیق اور مہربان ماں کی گود میں پرورش پائی تھی جو اپنی صفات عالیہ کے لحاظ سے خواتین اسلام میں ایک

کیا اس سے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلعم کی کوئی ہتک متصور ہے۔ کیا اس سے صاف نظر نہیں آتا کہ محمد رسول اللہ صلعم کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود کی پوزیشن کو بڑھا چڑھا کر بلند کرنے اور ان کو ایک آقا کی حیثیت دینے میں نہایت جرأت سے کام لیا گیا۔

(ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی لاہوری کا مضمون مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۰ نمبر ۴۳ مورخہ ۶ جون ۱۹۳۲ء)

## (۵۳) عہد منظوم

خدا نے لیا عہد سب انبیاء سے ... کہ جب تم کو دوں میں کتاب و حکمت

پھر آئے تمہارا مصدق پیمبر ... تو ایمان لا کر کرو اس کی نصرت

کہا کیا ہو کرتے ہو اقرار حکم ... وہ بولے مقر ہے ہماری جماعت

کہا حق تعالیٰ نے شاہد ہو تم ... یہی میں بھی دیتا رہوں گا شہادت

جو اس عہد کے بعد کوئی پھرے گا ... بنے گا وہ فاسق اٹھائے گا ذلت

لیا تھا جو میثاق سب انبیاء سے ... وہی عہد حق نے لیا مصطفےٰ سے

وہ نوح و خلیل و کلیم و مسیحا ... سبھی سے یہ پیمان محکم لیا تھا

مبارک وہ امت کا موعود آیا ... وہ میثاق ملت کا مقصود آیا

کریں اہل اسلام اب عہد پورا ... بنے آج ہر ایک عبداً شکوراً

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۳ء)

## (۵۴) سفید بال

خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرمایا کرتے تھے کہ ابھی ہماری عمر تیس سال ہی کی تھی کہ بال سفید ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اور میرا خیال ہے کہ پچپن سال کی عمر تک آپ کے بارے

## (۵۸) وہ وہ وہ

وہ جس کا ظہور خاص خدا کا ظہور تھا۔ وہ جس کی مسکراہٹ میں صد جلوہ طور تھا۔ وہ جس کی چشم نیم باز میں جنت کی سو کھڑکی کھلی تھی وہ جس کی صحبت قدسیہ کی ایک ایک گھڑی زاہد شب زندہ دار کی صد سالہ عبادت سے قیمتی تھی وہ جس کے وجود میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شان جلوہ گر تھی وہ جس کی قوت ملکیہ دافع ہر شور و شر تھی وہ جسے خدا نے اپنے ولد کے مقام پر فرمایا بلکہ بمنزلہ توحید و تفرید بتایا جس کو آیت انت معی و انا معک و انت منی و انا منک سے مخاطب فرما کر اپنا مظہر اتم بتلایا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۴۲ مورخہ ۳ مئی ۱۹۱۵ء)

وہ جو خدا کے لئے بمنزلہ اولاد ہے۔ وہ جس کا ظہور خدا اپنا ظہور قرار دیتا ہے۔ جس نے چار پانچ لاکھ انسانوں کو مسلمان بنا دیا۔ (حالانکہ پنجاہ سالہ کوششوں سے بعد ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں تمام ہندوستان میں قادیانیوں کی تعداد ۵۰ ہزار سے بھی کم نکلی۔ اور یہ بھی تمام تر وہ مسلمان ہیں جو اس چکر میں آ گئے۔ للمؤلف)

(تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۲ نمبر ۱۱ ۱۹۱۱ء)

## (۵۹) قادیانی اعتقاد

پھر ہمارا اعتقاد ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے لئے اس قدر نشانات ظاہر ہوئے کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی نبوت بھی ان سے ثابت ہو سکتی ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ وہ (جری اللہ فی حلل الانبیاء) تھا یعنی تمام انبیاء عالم کا نمونہ آپ کی ذات قدسی صفات میں جمع تھا۔

(الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

## (۶۰) قرآن کریم میں مرزا صاحب کی مزید بشارات

چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے

ممتاز حیثیت رکھتی ہیں اس خاتون کی عزت و وقار کا کیا کہنا جس کے بطن مبارک سے وہ عظیم الشان انسان پیدا ہوا جو نبیوں کا موعود تھا اور جس کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام کہا اور خدا تعالیٰ نے جس کے مدائح اور مناقب میں فرمایا انت منی وانا منک۔

اس عظیم الشان انسان کی ماں دنیا میں ایک ہی عورت ہے جو آمنہ خاتون کے بعد اپنے بخت رسا پر ناز کر سکتی ہے۔ دنیا کی عورتوں میں جو ممتاز خواتین ہوا ہیں حضرت آمنہ خاتون اور حضرت چراغ بی بی صاحبہ ہی دو عورتیں ہیں جنھوں نے ایسے عظیم الشان انسان دنیا کو دیئے جو ایک عالم کی نجات اور رستگاری کا موجب ہوئے۔

(حیات النبی جلد اول نمبر دوم صفحہ ۲۳۰ مولفہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

## (۵۷) سارے نبیوں کی بیٹی (م)

آج ۰۰ جون ۱۹۱۵ء مطابق ۲۳ رجب المرجب ۱۳۳۳ھ دو شنبہ مبارک دو شنبہ ہے۔ جب کہ خدا کے برگزیدہ نبی مسیح موعود کی صاحب زادی امۃ الحفیظ (جن کو خدا نے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں دخت کرام فرمایا ہے۔ اور جو خدا کے نشانوں میں ایک نشان ہیں) کا نکاح مکرم معظم جناب خان صاحب محمد علی خاں صاحب کے صاحبزادے میاں عبد اللہ خاں سے ہوا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۵۱ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۱۵ء)

دخت کرام کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہوئے کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تمام انبیاء کا مفہوم صادق آتا ہے۔ اس لئے گویا عزیزہ امۃ الحفیظ (مرزا صاحب کی صاحب زادی) سارے انبیاء کی بیٹی ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۵۲ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۱۵ء)

قل انی امرت وانا اول المومنین۔ صفحہ ۶۰

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ صفحہ ۷۱

داعیا الی اللہ وسراجا منیرا۔ صفحہ ۷۵

دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی۔ صفحہ ۷۶

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا۔ صفحہ ۷۸

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ صفحہ ۷۹

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ صفحہ ۸۰

سلام علی ابراھیم صفحہ ۸۰

فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔ صفحہ ۸۸

انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر صفحہ ۹۴

انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ صفحہ ۱۰۱

انا اعطیناک الکوثر۔ صفحہ ۱۰۲

اراد اللہ ان یبعثک مقاما محمودا۔ صفحہ ۱۰۲

یٰس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم۔ صفحہ ۱۰۷

(حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۶۱) مرزا صاحب کے بشارتی نام

صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانیال اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے اور

ایک یہ وحی اللہ ہے ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ۔ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کرکے پکارا گیا ہے پھر ... اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی ...... اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔

(ایک غلطی کا ازالہ اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۸)

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ای مرسل من اللہ
کہہ اے غلام احمد۔ اے تمام لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں۔

(البشریٰ جلد دوم صفحہ ۵۶ مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ ۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۳۔ ۲۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ اور یہ (مرزا صاحب) اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

صفحہ ...                    ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ ؕ

صفحہ ...                    الرحمٰن علم القرآن ؕ

اسحٰق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسمٰعیل ہوں۔ میں موسٰی ہوں۔ میں داؤد ہوں میں عیسٰی ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۸۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحٰق ہوں۔ میں اسمٰعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنے ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔

(حقیقۃ الوحی ص۷۲ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کمالات متفرقہ جو تمام انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم میں بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کیے گئے۔ اس لئے ہمارا نام آدم۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ نوح۔ داؤد۔ یوسف سلیمان یحیٰی۔ عیسٰی وغیرہ ہے۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان اپریل ۱۹۰۲ء
منقول از جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ ص۱۱۱ رسالہ مہما نبقا دیانی جماعت قادیان)

اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر راستباز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جاویں۔ سو وہ میں ہوں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

علاوہ اسکے ہم کو یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ مسیح موعود تمام انبیاء کا مظہر ہے جیسا کہ اس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء اس لئے

بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آگیا ہے۔ اور دانیل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے۔ اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں "خدا کی مانند"۔

(حاشیہ اربعین ۲۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ہے کرشن جی رودر گوپال

(البشریٰ جلد اوّل مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ایشا اتاک ہے تکہ ہیادر

(البشریٰ جلد دوم مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۶۲) مرزا صاحب کے گواہ

میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔ مگر پیش گوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ اس لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا۔ جب کہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں کہ میرے مقابل پر ٹھہر سکے کیونکہ خدا کی تائید انکے ساتھ نہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۶۳) مرزا صاحب کی جامعیت

خدا نے مجھکو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھکو خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا۔ اور بھید اس میں یہ ہے کہ خدا نے ابتدا سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کرے گا کہ آخری زمانہ میں خاتم خلفاء ہوگا۔

(خطبہ الہامیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے کہ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں۔
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اور یہ کہ ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمدؐ و احمدؐ کہ مجتبےٰ باشد

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۸؍ فروری ۱۹۱۶ء نمبر ۱۹ جلد ۱)

## (۶۵) قرضہ یکمشت

سائل: حضرت موسیٰ کے بعد حضرت عیسیٰ تک بہت نبی ہوئے۔ اگر آنحضرت کے بعد نبوت جائز ہوتی تو مرزا صاحب سے پہلے مجدد بھی نبی ہوتے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب بھی نبی نہیں۔

مجیب: بیشک اس امت کا حق بھی تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ سے پہلے نبی ان میں پیدا ہوتے مگر خدا جو عالم الغیب ہے وہ جانتا تھا کہ اس امت مرحومہ کو دجال کے عظیم الشان فتنے کا سامنا ہونے والا ہے اور تمام نبیوں کی امتیں گمراہی میں پڑ کر اسلام پر حملہ آور ہونے والی ہیں۔ اس لئے مصلحت الٰہی یہی ہوئی کہ اس امت مرحومہ کو سارا قرضہ اس عظیم الشان فتنے کے زمانہ میں یکمشت دیدیا جائے چنانچہ واذا الرسل اقتت کے ماتحت خدا تعالیٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء تمام نبیوں کے قائم مقام ایک نبی مبعوث فرمایا جو یہودیوں کے لئے موسیٰ عیسائیوں کے لئے عیسیٰ اور ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں کے لئے محمد اور احمد ہے۔

اس عظیم الشان فتنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے مناسب سمجھا کہ امت محمدیہ کو موسیٰ کی امت کی طرح متفرق طور پر نبی نہ دئے جائیں بلکہ ان کے مقابلہ میں مجدد دے اور اس فساد کے زمانہ میں نبیوں کا قرضہ یکمشت ادا کر دیا۔ جیسا کہ مختلف نبیوں کی امتوں نے یکمشت اسلام پر حملہ کیا اور یہ خدا کا احسان ہے کہ اس نے

اس کے آنے سے گویا امت محمدیہ میں تمام گذشتہ نبی پیدا کئے گئے پس نبیوں کی تعداد
کے لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بڑھ گیا۔ کیوں کہ علاوہ ان نبیوں
اور رسولوں کے جو ذریت کی خدمت کے لئے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے۔ اس امت
میں وہ تمام نبی بھی مبعوث کئے گئے جو موسیٰ سے پہلے گزر چکے تھے۔ بلکہ موسیٰ بھی خود دوبارہ
دنیا میں بھیجے گئے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کے وجود باوجود میں پورا ہوا۔

(الفضل مصدرہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف
ریلیجنز صفحہ نمبر ۳ جلد ۱۴)

آخری زمانہ کے لئے خدا نے مقدر کیا ہوا تھا کہ وہ ایک عام رجعت کا زمانہ ہوگا تا یہ
امت مرحومہ دوسری امتوں سے کسی بات میں کم نہ ہو۔ پس اس نے مجھے پیدا کر کے
ہر ایک گزشتہ نبی سے مجھے اس نے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھ دیا چنانچہ
آدمؑ۔ ابراہیمؑ۔ نوحؑ۔ موسیٰؑ۔ داؤدؑ۔ سلیمانؑ۔ یوسفؑ۔ یحییٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ وغیرہ یہ تمام
نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گزشتہ
اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے یہاں تک کہ سب کے آخر مسیح پیدا ہو گیا۔
اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔

(رسالہ الحق صفحہ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۶۴) واحد وجود

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا ایک فرد اور واحد وجود ایسا
بھی ہوگا جو آپ کی اتباع سے تمام انبیاء کا واحد مظہر اور بروز ہوگا اور جس کے
ایک ہی وجود سے سب انبیاء کا جلوہ ظاہر ہوگا اگر وہ حسب ذیل کلام سے اپنے
نقطۂ حقیقت کو بیان فرماتے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ یعنی سے

زندہ شد ہر نبی بآمدنم ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

اور یہ کہ سے

## (۶۸) خواہ زندہ مرجائے

مخدومی مکرمی اخویم مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ ....... ڈاکٹر صاحب کا خط پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب ایسے امور کے دکھلانے کے لئے مجھے مجبور کرتے ہیں۔ جو میرا نور قلب شہادت نہیں دیتا کہ میں ان کے لئے جناب الٰہی میں دعا کروں گو یہ عاجز خدائے تعالیٰ کی قدرتوں کو غیر محدود جانتا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھتا ہے کہ ہر ایک قدرتی کام وابستہ باوقات ہے۔ اور جب کسی امر کے ہو جانے کا وقت آجاتا ہے تو اس امر کے لئے دل میں جوش پیدا ہو جاتا ہے اور امید بڑھ جاتی ہے۔ اب ایسی باتوں کی طرف جو ڈاکٹر صاحب کا منشاء ہے کہ کوئی مردہ زندہ ہو جائے یا کوئی مادرزاد اندھا اچھا ہو جائے پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اس بات کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے کہ کوئی امر انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو خواہ مردہ زندہ ہو اور خواہ زندہ مرجائے۔ یہی بات پہلے میں نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں لکھی تھی کہ آپ صرف یہی شرط رکھیں کہ ایسا امر ظاہر ہو جو انسانی طاقتوں سے برتر ہو۔ اور کچھ شک نہیں کہ جو امر انسانی طاقتوں سے برتر ہو وہی خارق عادت ہے مگر ڈاکٹر صاحب نے خواہ نخواہ مردہ وغیرہ کی شرطیں لگادی ہیں۔ والسّلام۔

خاکسار غلام احمد از لودھیانہ ۱۲/ اپریل ۱۸۹۱ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ مولفہ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

## (۶۹) مرزا صاحب کے معجزات و نشانات

بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اسقدر معجزات دکھائے ہوں۔

الہام کیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۱۴ء)

## (۶۶) تمام طاقتیں

میں نے اس مضمون کو قبل از عشاء حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان سب کی صدق اور حقیت ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تھیں جو عجائبات خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے ہیں۔ وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو موجود ہے اور تیار کوئی ہو جو آزمائش کرنے قدم اٹھائے۔

(نورالدین ص۱۸ مصنفہ حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول قادیان)

## (۶۷) اگر حضور ملکہ معظمہ

اگر حضور ملکہ معظمہ میرے تصدیق دعوے کے لئے مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو کہ وہ نشان ظاہر ہو جائے اور نہ صرف یہی بلکہ دعا کر سکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ عافیت اور صحت سے بسر ہو لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا میں راضی ہوں کہ حضور ملکہ معظمہ کے پایۂ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں۔ یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کو اس آسمان کے خدا کی طرف خیال آ جائے جس سے اس زمانہ میں عیسائی مذہب بے خبر ہے۔

(تحفہ قیصریہ ص۲۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے۔ اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین صلا مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۷۰) جیسا کہ

جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لے کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک از قبیل اضغاث احلام و حدیث النفس نہیں ہے ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک اور منزہ ہے اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی معجزات اور پیشگوئیاں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اکثر گزشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشگوئیاں موجود ہیں بلکہ بعض گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشگوئیوں کو ان معجزات اور پیشگوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ اور نیز ان کی پیشگوئیاں اور معجزات اس وقت محض بطور قصوں اور کہانیوں کے ہیں۔ مگر یہ معجزات اور پیش گوئیاں ہزار ہا لوگوں کے واقعات چشم دید ہیں۔ اور اس مرتبہ اور شان کے ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔

(نزول المسیح صلتلتہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۷۱) مرزا صاحب کا زمانہ

اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص (مرزا صاحب) کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کیلئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اسلئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔

(اربعین ع۴ صلا مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے۔ اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔

(حقیقۃ الوحی ص[illegible] تتمہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور جو میرے لئے نشانات ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے زیادہ ہیں۔ اور کوئی مہینہ بغیر نشانوں کے نہیں گذرتا۔

(اخبار البدر قادیان مورخہ [illegible] الحکم جلد [illegible] مورخہ [illegible])

میری تائید میں اس (خدا) نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ..... اگر میں انکو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

تین ہزار معجزات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے۔

(تحفہ گولڑویہ ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا۔ اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا۔ اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دئے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔

(چشمہ معرفت ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دئے اور

اللہ تعالیٰ کے تمام نبی ناز کرتے آئے ہیں۔ اور جس کے پانے کے لیے اس امت کے بڑے بڑے ابدال دعائیں کرتے کرتے اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص۱۳۱ نمبر۳ جلد ۱۴)

## (۷۲) زندہ ہوا

حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ اسلام زندہ ہوا۔ قرآن کریم زندہ ہوا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام زندہ ہوا۔ خدا کی توحید زندہ ہوئی۔ ہر نیکی زندہ ہوئی۔ ہر نبی زندہ ہوا۔ ہر راستباز نے دوبارہ حیات پائی۔ پس حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کوئی معمولی انسان نہ تھے۔ آپ نے رسولوں اور ان کی تعلیموں کو زندہ کیا ہے پہلے مسیح نے تو بقول غیر احمدیاں چند اپاہجوں کو زندہ کیا ہے پھر بھی کہتے ہیں اس نے کیا کیا۔ وہ کون سی خوبی اور کون سی صداقت ہے جو کسی نبی میں پائی جاتی ہے مگر حضرت مرزا صاحب میں نہیں۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱ نمبر ۸۹ مورخہ ۱۷ مئی ۲۴ء)

## (۷۳) قادیانی معروضہ

اگر آج قادیان کا مقدس نبی اس زمین پر زندہ ہوتا تو میں عرض کرتا پیارے احمد سیدنا مسیح موعود! تو خدا کا نبی۔ خدا کا رسول۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز۔ لشکر اسلام کا فاتح سپہ سالار اور آسمانی بادشاہت کا پر جلال سلطان ہے تیرے آنے سے ہر نبی زندہ ہوا۔ تیرے آنے سے مردوں میں جان پڑی۔

یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خداتعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔

(الراقم خاکسار مرزا غلام احمد)

(مکاشفات کا آخری سرورق۔ مولفہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

اور یہ وہ وقت ہے فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا۔ ......... جیسے انسانی مظاہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھلائے گا۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۵۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

دیکھو تم ایسے زمانہ میں پیدا کئے گئے ہو جس کی تیرہ سو سال سے لوگ خواہش کرتے چلے آئے ہیں۔ امام شافعی۔ ابن حزان (ابن حزم) ابن تیمیہ۔ محی الدین ابن عربی۔ عبد القادر جیلانی۔ شہاب الدین سہروردی۔ یہ لوگ اور حضرت ابو بکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ جن کے متعلق کہا گیا ہے بڑھ کر ہیں ان سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) اور پہلے جن کا ذکر کیا گیا ہے وہ وہ ہیں جو حسرتیں کرتے فوت ہو گئے ہیں کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کا زمانہ میسر ہو۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۹ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۲۴ء)

ان حوالوں سے پتہ لگتا ہے کہ مسیح موعود کوئی معمولی شان کا نہیں ہے بلکہ امت محمدیہ میں اپنے درجہ کے لحاظ سے سب پر فوقیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کا لقب پانے کے لئے صرف وہی چنا گیا باقی کو یہ درجہ عطا نہ ہوا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہم کو وہ زمانہ دیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

# (۷۶) حضرت مسیح موعود کی شان

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۱۸ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے آپ کے تمام دعاوی آپ کی وحی اور تحریرات سے منتخب کرکے جناب قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی احمدی سکریٹری انجمن احمدیہ پشاور نے نہایت عمدگی سے ساتھ نظم کردئے ہیں اور حوالجات بھی ساتھ دے دئے ہیں امید ہے احباب بہت دلچسپی سے پڑھیں گے۔ ایڈیٹر

اے امیر المنکریں ہم احمد موعود ہیں — کان دھر کر تم سنو ہم عیسیٰ مسعود ہیں
ہم بروز آدم و نوح و خلیل اللہ ہیں — مظہر زرتشت و موسیٰ کرشن اور داؤد ہیں
ہم مثیل لوط اسحاق اور اسمٰعیل ہیں — ہم مثال یوسف و یعقوب صالح ہود ہیں
ہم ہیں عکس ایلیا و حزقیل و دانیال — ہم ہی تصویر محمد حامد و محمود ہیں
ہم نبی اللہ ہیں اور مظہر جملہ رسل — جو نہ مانیں گے ہمیں وہ کافر و مردود ہیں
منکرین انبیاء ہوتے کبھی مومن نہیں — بلکہ ہوتے بوجہل فرعون یا نمرود ہیں
سب نبی دیتے رہے ہیں جنکے آنیکی خبر — وہ ہیں ہم حکم خدا سے وقت پر موجود ہیں
ہم سنانے آئے ہیں پیغام حق ہر قوم کو — اسود و احمر ہمارے سب کے سب مقصود ہیں
جو ہمیں مانیں مسیح اور اپنے جھگڑوں میں حکم — وہ ہمارے متبع ہیں وہ ہمیں مودود ہیں
ہم جو آئے پھر ہوا تجدید حکم اسجدوا — ہوکے آدم سب ملائک کے بنے مسجود ہیں
حق تعالیٰ نے کیا ہے ہم پہ بس لطف و کرم — حد سے بڑھکر اسکے ہم پر فضل اور جود ہیں
جو ہمارے در پہ آئے ہوگئے مقبول حق — جو یہاں سے پھر گئے وہ اسکے ہاں مطرود ہیں
وہ خدا کے فضل جو مخصوص ہیں مومن کو ساتھ — اب ہمارے منکروں پہ حشر تک مسدود ہیں
انبیاء ہونے ہمارے بعد ہوں یا اولیاء — اب ہمارے اتباع میں تا ابد محدود ہیں

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۲ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۲۱ء)

## (۷۴) سچ پوچھو تو

اگر سچ پوچھو تو ہمیں قرآن کریم پر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اسی کے ذریعہ ایمان حاصل ہوا۔ ہم قرآن کریم کو خدا کا کلام اس لئے یقین کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ آپ کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔ ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر اس لئے ایمان لاتے ہیں کہ اس سے آپ کی نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔ نادان ہم پر اعتراض کرتا ہے کہ ہم کیوں حضرت مسیح موعود کو نبی مانتے ہیں اور کیوں اسکے کلام کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں وہ نہیں جانتا کہ قرآن پر یقین ہمیں اسکے کلام کی وجہ سے حاصل ہوا ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر یقین اسکی نبوت کی وجہ سے ہوا ہے۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۳ نمبر ۳ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء)

## (۷۵) رسول قدنی

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

اے میرے پیارے مری جان رسول قدنی — تیرے صدقے ترے قربان رسول قدنی

انت منی وانا منک خدا فرماے — میں بتاؤں تری کیا شان رسول قدنی

عرش اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے — ہم ہیں ناچیز سے انسان رسول قدنی

دستخط قادر مطلق تری مسلوں پہ کرے — اللہ اللہ یہ تری شان رسول قدنی

آسماں اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے — تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی

پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے — تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

سرمۂ چشم تری خاک قدم ہو اسکے — غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی

اپنے اکمل کو بچا لیجے کہ ہے زور وں پر — اس کے عصیان کا طغیان رسول قدنی

# (ب) ہندوؤں کے مقابل

## (۷۸) ہندو اور مرزا صاحب (ج)

ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے میں ہجوم میں سے ایک ہندو بولا۔

ہے کرشن جی رودر گوپال

(تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ص۴۶۴)

دو دفعہ ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے سامنے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور پھر ہمارے سامنے نذریں رکھتے ہیں۔ پھر ایک دفعہ الہام ہوا۔

ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو۔ تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص۱۴۲ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

برہمن اوتار سے مقابلہ اچھا نہیں۔

(الہام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا صاحب ص۵۶)

## (۷۹) میں نے سمجھا (ج)

کشفی طور پر ایک مرتبہ مجھے ایک شخص دکھایا گیا۔ گویا وہ سنسکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے وہ میرے سامنے کھڑا ہوا اور

ہم نے اپنی زندگی میں ہی حق کو دی خبر — جن امور سرِ خفی کی وہ اب مشہود ہیں
یہ در رج جو نظم میں منظوم یوسف نے کئے — یہ ہماری وحی اور تحریر میں موجود ہیں

(سند رجہ بالا نظم میں مرزا صاحب سے جو دعاوی پیش کئے گئے ہیں ان کی ثبوت میں مرزا صاحب کی کتابوں سے بکثرت حوالے دیئے گئے ہیں جو اس نظم کے تحت اخبار میں درج ہیں۔ لیکن بخوف طوالت یہاں ترک کر دیئے گئے ہیں)

(قادیانی جماعت کا اخبار الفضل قادیان جلد ۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۱ء)

## (۷۷) مزار پرانوار حضرت احمد مختار

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۲۲ء)

جلسہ پر آنے والے بعض دوست یلوں کی اوٹ سے ہی سے باہر دار العلوم میں چلے جاتے ہیں جہاں ان کے قیام کا انتظام ہوتا ہے۔ بے شک ایسا ہی ہونا چاہیے۔ لیکن ایام جلسہ میں یا اس سے بعد وطن جانے سے پیشتر کچھ نہ کچھ وقت مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود کے مزار پرانوار پر حاضر ہونے کا ضرور نکالنا چاہیے ........... پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دار الامان تک آئے اور دو قدم چل کر مقبرہ بہشتی میں حاضر نہ ہو ........ اس میں وہ روضہ مطہرہ ہے جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے جسے افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا۔ وہ جس کی نسبت حضرت خاتم النبیین نے فرمایا یدفن معی فی قبری اس اعتبار سے مدینہ منورہ کے گنبد خضراء کے انوار کا پورا پورا پرتو اس گنبد بیضاء پر پڑ رہا ہے اور آپ گویا ان برکات سے حصہ لے سکتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ سے مخصوص ہیں کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو احمدیت کے حج اکبر میں اس حج سے محروم رہے۔

صیغہ تربیت قادیان

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۴۸ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۲ء)

(لیکچر سیالکوٹ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء ص۳۳ از مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۸۱) مرزا کرشن (ج)

آخر پر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے اور جیسا کہ خدا نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہو جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی کرشن ہوں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لیکچر سیالکوٹ واقع ۲ نومبر ۱۹۰۴ء ص۳۳)

جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھے اور نام بھی دیئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنیوالا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۸۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

سے مخاطب کر کے پکارا کہ :-

ہے رودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے۔

اسی وقت میں نے سمجھا کہ تمام دنیا ایک رودر گوپال کا انتظار کر رہی ہے کیا ہندو کیا مسلمان اور کیا عیسائی مگر اپنے اپنے لفظوں اور زبانوں میں۔ اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے اور اس کی یہ دونوں صفتیں قائم کی ہیں۔ یعنی سوروں کو مارنے والا اور گائیوں کی حفاظت کرنے والا اور وہ میں ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیش گوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے چلے آئے ہیں کہ وہ آریہ ورت میں یعنی اسی ملک ہند میں پیدا ہوگا اور انھوں نے اس کے مسکن کے نام بھی لکھے ہیں مگر وہ تمام نام استعارہ کے طور پر ہیں جن کے نیچے ایک اور حقیقت ہے اور لکھتے ہیں کہ وہ برہمن کے گھر میں جنم لے گا یعنی وہ جو برہم کو سچا اور واحد لاشریک سمجھتا ہے یعنی مسلمان۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۸ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۸۰) راجہ کرشن (ج)

اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور با اقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا۔ جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ :-

"ہے کرشن رودر گوپال۔ تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے"

(لیکچر سیالکوٹ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء ص۳۳ از مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۸۱) مرزا کرشن (ج)

آخر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے اور جیسا کہ خدا نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی کرشن ہوں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لیکچر سیالکوٹ واقع ۲ نومبر ۱۹۰۴ء ص۳۳)

جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھے اور نام بھی دئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۸۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مجھے مخاطب کرکے بولا کہ :-

ہے رودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے۔

اسی وقت میں نے سمجھا کہ تمام دنیا ایک رودر گوپال کا انتظار کر رہی ہے کیا ہندو کیا مسلمان اور کیا عیسائی مگر اپنے اپنے لفظوں اور زبانوں میں۔ اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے اور اس کی یہ دونوں صفتیں قائم کی ہیں یعنی سوروں کو مارنے والا اور گائیوں کی حفاظت کرنے والا اور وہ یہی ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیش گوئی کرنے والے قدیم سے ذر دیتے چلے آئے ہیں کہ وہ آریہ ورت میں یعنی اسی ملک ہندوستان میں پیدا ہوگا اور بعضوں نے اس کے مسکن کے نام بھی لکھے ہیں مگر وہ تمام نام استعارہ کے طور پر ہیں جن کے نیچے ایک اور حقیقت پوشیدہ رکھتے ہیں کہ وہ برہمن کے گھر میں جنم لے گا یعنی وہ جو برہم کو سچا اور خدا لاشریک سمجھتا ہے یعنی مسلمان۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۱ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۸۰) راجہ کرشن (ج)

اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور بااقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا۔ جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ :-

"ہے کرشن رودر گوپال۔ تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے"

## (۸۲) وہی ہمارا کرشن (ج)

اے ہندو بھائیو۔ اس زمانہ کا اوتار کسی خاص قوم کا نہیں وہ مہدی بھی ہے کیوں کہ مسلمانوں کی نجات کا پیغام لایا ہے۔ وہ عیسیٰ بھی ہے کیوں کہ عیسائیوں کی ہدایت کا سامان لایا ہے وہ نہ کلنک اوتار بھی ہے کیوں کہ وہ تمہارے لئے اس اے ہندو بھائیو تمہارے لئے خدا تعالیٰ کی محبت کی پودر کا تحفہ لایا ہے......

اس نہ کلنک اوتار کا نام مرزا غلام احمد ہے جو قادیان ضلع گورداسپور میں ظاہر ہوئے تھے۔ خدا نے انکے ہاتھ پر ہزاروں نشان دکھائے ہیں اور ان کے ذریعہ سے وہ پھر دنیا کو انصاف اور عدل ست جگ دینا چاہتا ہے جو لوگ ان پر ایمان لاتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ بڑا اونچا رتبہ بخشتا ہے اور ان کی دعائیں سنتا ہے اور ان کی سفارش پر لوگوں کی تکلیفوں کو دور کرتا ہے اور عزت بخشتا ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ ان کی تعلیم کو پڑھ کر نور حاصل کریں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا مضمون "وہی ہمارا کرشن" مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ [illegible] [illegible])

## (۸۳) موجودہ زمانہ کا اوتار (ج)

اس سمے جب کہ ہندو قوم نانا پرکار کے پاپوں میں لین ہو چکی ہے۔ اور سارے ورن اپنے دھرم سے گر چکے تھے۔ بھگوان کرشن اپنے وعدے انوسار جو کہ آپ نے گیتا میں کیا تھا کہ میں لوگوں کی ہدایت اور پاپوں کے ناش کے لئے اس سنسار میں جنم لیا کروں گا۔ قادیان کی پوتر نگری میں ایک پرماتما کے اپاسک کے ہاں جنم لیا جن کا نام حضرت مرزا غلام احمد صاحب تھا۔ آپ نے پرماتما سے گیان حاصل کر کے سارے سنسار کو سنایا کہ اے بھائیو پرماتما نے تمہارے ادھار کے لئے مجھ کو بھیجا ہے تاکہ میں تم کو پاپوں سے دور کر کے پرماتما کے آدر

شب کیا جس کا اعلان بذریعہ اشتہارات کیا گیا تھا اور سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنا کوئی نمائندہ حضرت کرشن کے حالات سنانے کے لئے ہمارے جلسہ میں بھیجیں۔ ۔۔۔۔۔

آخر میں جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم (قادیانی) نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ ہم نے یہ جلسہ اس لئے منعقد کیا ہے کہ ہم اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ ہم واقع میں حضرت کرشن کو نبی مانتے ہیں ہم حضرت کرشن کے متعلق کوئی ایسا کلمہ نہیں سن سکتے جس سے ان کی ہتک ہوتی ہو اور یہ بحث کہ ان کے عقائد کیا تھے اس کا آسان طریق یہ ہے کہ جو عقائد معقول ثابت ہوں وہ آپ کی طرف منسوب کئے جائیں اور جو عقائد غیر معقول ہوں ان کے متعلق یقین کر لیا جائے کہ یہ بعد میں لوگوں نے ان کی طرف غلط طور پر منسوب کر دئیے ہیں

(قادیانی جماعت کا اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء)

## (۸۵) حضرت مسیح اور کرشن علیہما السلام (ج)

(عنوان منقول از ریویو)

ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جلد وہ زمانہ آئے کہ ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں پر سے پردے اٹھ جائیں اور ان کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور معرفت حاصل ہو جائے اور ان کے سینے اس سچائی کو قبول کرنے کے لئے کھل جائیں جو دین اسلام تعلیم دیتا ہے۔ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی میرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۴۲۱-۴۲۰)

منقول از رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۲۳ مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا فتویٰ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱ نمبر ۶۵ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۱۴ء)

## (۸۹) چوتھی نبوت (ج)

خدا تعالیٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء تمام نبیوں کے قائم مقام ایک نبی مبعوث فرمایا جو یہودیوں کے لئے مثیل موسیٰ عیسائیوں کے لئے عیسیٰ اور ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں کے لئے محمد و احمد ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۱۱ مورخہ ۶ اپریل ۱۹۱۶ء)

## (۸۷) یاد رکھو (ج)

یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) مہدی اور مسیح ہی نہیں بلکہ کرشن بھی ہیں یعنی آپ ہندوؤں کے لئے بھی ہادی ہیں۔ اب ہم ان میں تبلیغ شروع کرینگے۔ اور جب تک ہم ہندوؤں میں تبلیغ نہ کریں حضرت مسیح موعود کرشن کیسے ثابت ہو سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود مسیح ہیں۔ آپ کی جماعت کو مسیحیوں پر غلبہ ملے گا آپ مہدی ہیں مسلمانوں کو دوبارہ ہدایت آپ کے ذریعے ملے گی۔ کرشن ہیں ہندوؤں میں آپ کی جماعت کو غلبہ اور آپ کی قبولیت پھیلے گی۔ ہمارے لئے حق پھیلانے کی راہیں کھل رہی ہیں۔ ہم ہندوؤں میں کام کرینگے۔ اور وحشیوں تک میں دین پھیلائیں گے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۲۳ء)

## (۸۸) ہندو عورتوں سے نکاح جائز (ج)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) فرمایا کہ ہندو اہل کتاب ہیں اور سکھ بھی کیونکہ وہ مسلمانوں ہی کا بگڑا ہوا فرقہ ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی ڈائری مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۲ء)

ہندوستان میں ایسی مشرکات جن سے نکاح ناجائز ہے بہت کم ہیں۔ مجارٹی ایسے لوگوں کی ہے جن کی عورتوں سے نکاح جائز ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے اس مسئلہ پر عمل کرنے میں زیادہ دقتیں نہیں۔ سوائے سکھوں اور جینیوں کے۔ عیسائیوں کی عورتوں اور ان لوگوں کی عورتوں سے جو وید پر ایمان رکھتے ہیں (یعنی ہندوؤں کی عورتوں سے) نکاح جائز ہے۔

خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہم کلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان مسیح سے ہم کلام ہوا۔ سو ان دونوں قسم کے مکالمہ میں جو کہ آزمودہ ہے

(نور الحق حصہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

الہام رحمانی بھی ہوتا ہے اور شیطانی بھی اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے انکشاف کے لئے بطور استخارہ و استکشاف وغیرہ کے توجہ کرتا ہے خاص کر اس حالت میں کہ جب اس کے دل میں یہ تمنا مخفی ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی برا یا بھلا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکالا جاتا ہے . . . اب خیال کرنا چاہئے کہ جس حالت میں قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان ممکن ہے اور پہلی کتابیں توریت و انجیل اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی بناء پر الہام ولایت یا الہام عامہ مومنین بجز موافقت و مطابقت قرآن کریم کے حجت بھی نہیں۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۶۲۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شیطانی الہام مجھے بھی ہوا تھا شیطان نے کہا کہ اے عبدالقادر تیری عبادتیں قبول ہوئیں اب جو کچھ دوسروں پر حرام ہے تیرے پر حلال ہے اور نماز سے بھی تجھے فراغت ہے جو چاہے کر۔ تب میں نے کہا کہ اے شیطان دور ہو وہ باتیں میرے لئے کب روا ہو سکتی ہیں جو نبی علیہ السلام پر روا نہیں ہوئیں۔ تب شیطان مع اپنے سنہری تخت کے میری آنکھوں کے سامنے سے گم ہو گیا

اب جب کہ سید عبدالقادر جیسے اہل اللہ اور مرد خدا کو شیطانی الہام ہوا تو عام لوگوں جنہوں نے ابھی اپنا سلوک بھی تمام نہیں کیا۔ وہ کیونکر اس سے بچ سکتے ہیں . . . ان کو وہ نورانی آنکھیں کہاں حاصل ہیں۔ سید عبدالقادر اور حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح شیطانی الہام کو شناخت کر لیں۔

(ضرورۃ الامام مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# فصل چھٹی

## انکشافات

## (ا) متفرقات

### ۱۔ شیطان کا فریب

جو شخص ایسا کلمہ منہ سے نکالے جس کی کوئی اصل تک شریعت میں نہ ہو خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد تو اس کے ساتھ شیطان کھیل رہا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص[illegible] از جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب آپ پر فرشتہ جبرئیل ظاہر ہوا تو آپ نے فی الفور یقین نہ کیا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے بلکہ حضرت خدیجہ کے پاس ڈرتے ڈرتے آئے اور فرمایا کہ خشیت علی نفسی یعنی مجھے اپنے نفس کی نسبت بڑا اندیشہ ہوا ہے کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو لیکن جو لوگ بغیر تزکیہ نفس کے جلدی سے ولی بننے کی خواہش کرتے ہیں وہ جلدی سے شیطان کے فریب میں آجاتے ہیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص[illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کلم اللہ موسیٰ علی جبل وکلم الشیطان عیسیٰ علی جبل فانظر الفرق بینھما ان کنت من الناظرین۔

نصل چھٹی

اور ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیوں کہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتاکر دھوکہ دیتا ہے۔ ایمان چھین لے۔

افسوس کہ اکثر لوگ ایسے ہیں کہ ابھی شیطان کے پنجے میں گرفتار ہیں مگر پھر بھی اپنے خوابوں اور الہاموں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ راست اعتقادوں اور پاک مذہبوں کو ان خوابوں اور الہاموں سے نرد کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ عورتیں ایسی خوابوں اور الہاموں کو پیش کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں کہ چند خوابیں یا الہام جو ان کے نزدیک سچے ہوگئے ہیں۔ ان کی بنا پر وہ اپنے تئیں اماموں یا پیشواؤں یا رسولوں کے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ معنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

پس یہ کس قدر شقوت اور نادانی اور بدبختی ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ انسانی کمال بس اسی پر ختم ہے کہ کسی کو کوئی سچی خواب آجائے یا سچا الہام ہوجائے بلکہ انسانی کمال کیلئے اور بہت سے لوازم اور شرائط ہیں اور جب تک وہ متحقق نہ ہوں تب تک یہ خوابیں اور الہام بھی مکر اللہ میں داخل ہیں۔ نعوذ باللہ کہ شر سے ہر ایک مرد کو محفوظ رکھے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ معنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور یہ قول مشہور کہ نیم ملا خطرہ ایمان۔ وہ اپنی معرفت ناقصہ کی وجہ سے خطرہ کی حالت میں ہے۔ اس ایسے لوگوں کو بھی کسی قدر کچھ بشارت۔ اور حقائق معلوم ہو جاتے ہیں۔ مگر اس دودھ کی طرح جس میں کچھ پیشاب بھی پڑا ہو۔ اور اس پانی کی طرح جس میں کچھ نجاست بھی ہو۔۔۔۔ چوں کہ اس کی فطرت میں ابھی شیطان کا حصہ باقی ہے اس لیے شیطانی القا سے بچ نہیں سکتا اور چوں کہ نفس کے جذبات بھی دامن گیر ہیں۔ اس لئے حدیث النفس سے بھی محفوظ نہیں رہ سکتا اصل بات یہ ہے کہ وحی و الہام کی کمال ستھرائی صفائی نفس پر موقوف ہے جن کے نفس میں ابھی کچھ گند باقی ہے ان کی وحی اور الہام میں بھی گند باقی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ معنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲) بہت سے لوگ (۲)

میں نے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو ہر آواز کو جو انہیں آ جائے الہام ہی سمجھتے ہیں. حالانکہ اضغاث احلام بھی ہوتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ جو آوازیں انہیں سنائی دیتی ہیں۔ وہ بناوٹی ہیں۔ نہیں ان کو آوازیں آتی ہوں گی۔ مگر یہ سب آوازیں کوئی خدا تعالیٰ کی آواز قرار نہیں دے سکتے جب تک اس کے ساتھ وہ انوار اور برکات نہ ہوں جو اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ان الہام کے دعویٰ کرنے والوں کو اپنے الہاموں کو اس کسوٹی پر پرکھنا چاہیئے اور اس بات کو بھی انہیں فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ بعض آوازیں نری شیطانی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان آوازوں پر ہی فریفتہ ہو جانا دانشمند انسان کا کام نہیں۔ بلکہ جب تک اندرونی نجاست اور گندہ دور نہ ہو اور تقویٰ کی اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل نہ ہو اور اس درجہ اور مقام پر انسان نہ پہنچ جائے جو دنیا ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی حقیر اور ذلیل نظر آئے اور اللہ تعالیٰ ہی ہر قول و فعل میں مقصود ہو اس مقام پر قدم نہیں پڑ سکتا جہاں پہنچ کر انسان اپنے اللہ کی آواز سنتا ہے اور وہ آواز حقیقت میں اسی کی ہوتی ہے کیونکہ اس وقت یہ تمام نجاستوں سے پاک ہو گیا ہوتا ہے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء
واخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۲۳ء)

## فتنہ عظیم (۳)

اس زمانے میں جس طرح اور صدہا طرح کے فتنے اور بدعتیں پیدا ہو گئی ہیں اسی طرح یہ بھی ایک بزرگ فتنہ پیدا ہو گیا ہے کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کس درجہ اور کس حالت میں کوئی خواب یا الہام قابل اعتبار ہو سکتا ہے اور کن حالتوں میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہو نہ خدا کا۔ اور حدیث النفس ہو نہ حدیث الرب۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ شیطان انسان کا سخت دشمن ہے۔ وہ طرح طرح کی راہوں سے انسان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے

آسمانی نشانوں سے حصہ لینے والے تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں اول وہ جو کوئی ہنر اپنے اندر نہیں رکھتے اور کوئی تعلق خدا تعالیٰ سے ان کا نہیں ہوتا صرف دماغی مناسبت کی وجہ سے ان کو بعض سچی خوابیں آجاتی ہیں اور سچے کشف ظاہر ہوجاتے ہیں۔
پھر دوسرے قسم کے خواب بین یا ملہم وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ سے کسی قدر تعلق ہے مگر کامل تعلق نہیں۔ پھر تیسری قسم کے ملہم و خواب بین وہ لوگ ہیں۔۔ جو شہوات نفسانیہ کا چولا آتش محبت الٰہیہ میں جلادیتے ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرلیتے ہیں
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اب میں بموجب آیۂ کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کرکے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔ میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے تو میں اس کو ثبوت دے سکتا ہوں۔
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴) مالیخولیا کے کرشمے

مالیخولیا کے بعض مریض بظاہر صحیح الدماغ معلوم ہوتے ہیں۔ مگر جب ان کی طول طویل اور بے سر و پا باتیں سنی جائیں تو حاذق طبیب سمجھ لیتا ہے کہ وہ مالیخولیا میں مبتلا ہیں۔
(سودائے مرزا صفحہ ۱۳ مصنفہ حکیم محمد علی صاحب)

طرح طرح کے ایسے خیال ان کے دل میں آتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔
(تحقیقات ڈاکٹر شاہ نواز صاحب قادیانی اسسٹنٹ سرجن مندرجہ رسالہ ریویو قادیان بابت ۱۹۲۷ء)

بعض مریضوں میں یہ فساد گاہے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب دان سمجھتا ہے اور لیسا اوقات آئندہ ہونے والے واقعات کی خبر پہلے ہی سے

جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رعبناک جیسے سپہ سالار مسلح فتح یاب ہوتے ہیں۔ اور تصویر کے یمین و یسار میں

حجۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار

لکھا تھا اور یہ سوموار کا روز انیسویں ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۰ھ م ۲۲ راکتوبر سنہ ۸۳ عیسوی اور ششم کارتک سمت ۱۹۴۰ بکرم ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۰-۵۱۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۸) خیالی کرشمے

ایک زبردست الہام اور کشف۔ آج ۲ رجون سنہ ۱۹۰۰ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر ڈو بجے کے وقت مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا دکھلایا گیا اس کی آخری سطر میں لکھا تھا۔ اقبال میں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا یعنی انجام باقبال ہے پھر ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے      کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

اس کے بعد ۳ رجون سنہ ۱۹۰۰ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا

کافر جو کہتے تھے وہ نگوں سار ہو گئے      جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم حاشیہ صفحہ ۵ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۹) غلام احمد کی جے (جے)

دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا پھر کسی نے کہا۔

غلام احمد کی جے

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات و کشوفات مرزا صاحب)

کا انکار کیا ہے۔ انکار اگر ہے تو غلام احمد قادیانی کے مرکب نام رکھنے والے شخص کا ہے۔
(کتاب تبلیغ احمدیت صفحہ مصنفہ دوست محمد صاحب قادیانی بر ۱۹۲۲ء میں احمدیہ انجمن
اشاعت اسلام لاہور نے شائع کی)

## (۱۱) تیرہ سو کا عدد

جس نے دعوی کیا اس کا نام بھی یعنی "غلام احمد قادیانی" اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے یعنی تیرہ سو کا عدد جو اس نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جس کا نام تیرہ سو کا عدد پورا کرتا ہے۔
(تریاق القلوب صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آپ کے پورے نام "غلام احمد قادیانی" کے اعداد بحساب جمل (۱۳۰۰) نکلتے ہیں اور اس میں یہ بھید تھا کہ تیرھویں صدی کے سر پر آپ نے ہی مجدد بننا ہے۔
(مضمون سراج الدین عمر صاحب قادیانی بعنوان حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مختصر حالات تتمہ براہین احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۲)

## (۱۲) تمام و کمال اصلاح

تخمیناً پچیس برس کے قریب عرصہ گزر گیا ہے کہ میں گورداسپور میں تھا کہ مجھے یہ خواب آئی کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف میرے مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی بیٹھے ہیں جن کی اولاد اب امرتسر میں رہتی ہے۔ اتنے میں میرے دل میں محض خداتعالیٰ کی طرف سے ایک تحریک پیدا ہوئی کہ مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں چنانچہ میں نے اپنی جگہ کو چھوڑ کر مولوی صاحب کی جگہ کی طرف رجوع کیا یعنی جس حصہ چارپائی پر وہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اس حصہ میں میں نے بیٹھنا چاہا تب انہوں نے جگہ چھوڑ دی اور وہاں سے کھسک کر پائنتی کی طرف چند انگلی کے فاصلے پر ہو بیٹھے۔ تب پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس جگہ سے بھی ان کو اٹھادوں پھر میں ان کی طرف جھکا تو وہ اس جگہ کو بھی چھوڑ کر

# (۱۰) غلام احمد قادیانی کا کشف

لطیفہ: چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المأتین ہے ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبۂ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔

(ازالہ اوہام حصہ اول مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

لطیفہ پر لطیفہ: مرزا صاحب کو کشف ہوا کہ ان کے سوا تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔ اور واقعہ یہ کہ ضلع گورداس پور میں تین قادیان ہیں جن میں سے ایک قادیان میں مرزا صاحب رہتے تھے اور ایک قادیان میں دوسرے صاحب اسی نام کے غلام احمد رہتے تھے جو مرزا صاحب کے ہم عصر تھے لیکن سب سے بڑھ کر تیسرا لطیفہ قادیانی صاحبان کی یہ تاویل ہے کہ دوسرے قادیان میں کوئی غلام احمد تھے تو ہوا کریں۔ مرزا صاحب کی طرح غلام احمد قادیانی ان کا مرکب نام تو نہ تھا گویا وہ بے چارے قادیان کے غلام احمد تھے اور مرزا صاحب غلام احمد قادیانی تھے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

پس آپ کا (یعنی مرزا صاحب کا) منشا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ دنیا میں آپ کے (یعنی مرزا صاحب کے) سوا کوئی دوسرا شخص غلام احمد قادیانی کے مرکب نام سے موسوم نہیں اس لئے اگر ضلع گورداس پور میں قادیان نام کے کوئی اور گاؤں بھی ہیں۔ اور وہاں غلام احمد کے نام سے کوئی اور شخص بھی رہتا تھا تو اس سے آپ کے دعوے کی تغلیط نہیں ہوتی کیوں کہ آپ نے نہ قادیان نام کے کسی اور گاؤں کی نفی کی ہے اور نہ وہاں غلام احمد کے نام سے کسی شخص کی موجودگی

تب میں نے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ مکہ۔ مدینہ۔ قادیان۔ یہ کشف تھا کہ کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا۔

(از ازالہ اوہام ص۳۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۴) تینوں مقامات

ہم مدینہ منورہ کی عزت کرکے خانہ کعبہ کی ہتک کرنے والے نہیں ہو جاتے اسی طرح ہم قادیان کی عزت کرکے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کی توہین کرنے والے نہیں ہو سکتے خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات کو مقدس کیا اور ان تینوں مقامات کو اپنی تجلیات کے اظہار کے لئے چنا۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۵۵ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

## (۱۵) خدائی مشاغل

اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب سے کہا" میں نماز پڑھوں گا۔ اور روزہ رکھوں گا جاگتا ہوں اور سوتا ہوں"۔

(البشریٰ جلد دوم ص۷۹ مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

خدا نے فرمایا" میں روزہ بھی رکھوں گا اور افطار بھی کروں گا"

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم ص۱۳۲ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

"انی مع الاسباب اتیک بغتۃ - انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب انی مع الرسول محیط"

"میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا خطا کروں گا۔ اور بھلائی

پھر چند انگلی کی مقدار پر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس جگہ سے بھی ان کو اور پائنتی کی طرف کیا جائے تب پھر وہ چند انگلی پائنتی کی طرف کھسک کر پھر بیٹھے القصہ میں ایسا ہی ان کی طرف کھسکتا گیا اور وہ پائنتی کی طرف کھسکتے گئے۔ یہاں تک کہ ان کو آخر کار چار پائی سے سے اترنا پڑا اور وہ زمین پر جو محض خاک تھی اور اس پر چٹائی وغیرہ کچھ نہ تھی اتر کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام ان میں سے خیراتی تھا وہ بھی ان کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے اور میں چار پائی پر بیٹھا رہا تب میں نے ان فرشتوں اور مولوی عبد اللہ صاحب کو کہا کہ آؤ میں ایک دعا کرتا ہوں تم آمین کرو۔ تب میں نے یہ دعا کی کہ رب اذھب عنی الرجس وطھرنی تطھیرا۔

اس کے بعد وہ تینوں فرشتے آسمان کی طرف اٹھ گئے اور مولوی عبد اللہ صاحب بھی آسمان کی طرف اٹھ گئے اور میری آنکھ کھل گئی اور آنکھ کھلتے ہی میں نے دیکھا کہ ایک طاقت بالا مجھ کو ارضی زندگی سے بلند تر کھینچ کر لے گئی اور وہ ایک ہی رات تھی جس میں خدا نے بہ تمام وکمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں وہ تبدیلی واقع ہوئی کہ جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادہ سے نہیں ہو سکتی۔

(حیات النبی جلد اول ص۹۵-۹۶ مولفہ یعقوب علی صاحب قادیانی، و تریاق القلوب ص۳۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب۔

## (۱۳) قرآن میں قادیان

اور یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان

اس جگہ مجھے یاد آیا ہے کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں۔ اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔۔۔۔

"یحمدک اللہ من عرشہ ویمشی الیک۔ خدا عرش پرسے تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے"

(انجام آتھم ص۵۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"خدا قادیان میں نازل ہوگا"

(بشریٰ جلد اول ص۵۶ مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء۔ ترجمہ ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا ہی آسمان سے اتر آیا۔

(استفتاء ص۸۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۷) تو مجھ میں سے میں تجھ میں سے (ج)

میں نے تجھ سے ایک خرید و فروخت کی ہے یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا۔ تو بھی اس خرید و فروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید و فروخت کی۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا الہام مندرجہ دافع البلاء ص مصنفہ مرزا صاحب)

## (۱۸) آواہن (ج)

میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے پر میرے انعام کامل ہیں۔ آواہن (خدا تیرے اندر اتر آیا) تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔

(الہام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب۔ کتاب البریہ ص۸۵-۸۶ مصنفہ مرزا صاحب و تذکرہ مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا صاحب ص۳۲)

کروں گا میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا الہام مندرجہ البشریٰ جلد دوم صفحہ مجموعہ الہامات مرزا صاحب)

## (١٦) خدائی تعلقات (م)

"انت منی بمنزلۃ ولدی۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

انت منی بمنزلۃ اولادی۔

(مرزا صاحب کا الہام منقول از حدیقہ بیگم ـ ابوی بشیر کا ما ہواری ضمیمہ نمبر ١ بعنوان

قادیانی انتخابات فی تفسیر الہامات)

"اسمع ولدی اے میرے بیٹے سن۔"

(البشریٰ جلد اول صفحہ مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"یا قمر یا شمس انت منی و انا منک۔ اے چاند اے خورشید تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"انت منی و انا منک۔ ظہورک ظہوری

تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔"

(الہام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات و

مکاشفات مرزا صاحب صفحہ ٦٥)

"انت منی بمنزلۃ بروزی۔

اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا یعنی تیرا ظہور بعینہ میرا ظہور ہو گیا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا الہام مندرجہ تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات و مکاشفات

مرزا صاحب صفحہ)

"انت من ماءنا وھم من فشل۔ تو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ لوگ فشل (بزدلی) سے"

(انجام آتھم صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

فنفخنا فیہ من روحنا (سورہ تحریم)

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

## (۲۰) خدا کے دستخط

۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء ایک رویا میں دیکھا کہ بہت سے [illegible] آئے ہیں [illegible] ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا۔ انھوں نے [illegible] نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں پیشگوئی نہیں [illegible] ہوں [illegible] تب بھی کہتے ہو کہ کیا خدا نے اس پر دستخط کر دئے ہیں مگر یہ بات نہیں کی گئی کہ [illegible]۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ مکاشفات صفحہ ۳۸ مرتبہ [illegible] قادیانی)

## (۲۱) خدا کی روشنائی کے دھبے

ایک میرے مخلص عبداللہ نام پٹواری غوث گڑھ علاقہ ریاست پٹیالہ کے دیکھتے ہوئے اور ان کی نظر کے سامنے یہ نشان الٰہی ظاہر ہوا کہ اول مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضاء و قدر کے اس دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے لکھے ہیں اور پھر تمثل کے طور پر میں نے خدا تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ وہ اس پر دستخط کر دیں مطلب یہ تھا کہ یہ سب باتیں جن کے ہونے کے لئے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے ساتھ ہی اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے اور چونکہ کشفی حالت میں انسان بیداری سے حصہ رکھتا ہے اس لئے مجھے جبکہ ان قطروں سے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے گرے اطلاع ہوئی ساتھ ہی میں نے بچشم خود ان قطروں کو بھی دیکھا اور میں رقت دل کے ساتھ اس قصہ کو میاں عبداللہ کے پاس بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں اس نے بھی وہ تر بتر قطرے کپڑوں پر پڑے ہوئے دیکھ لئے اور کوئی چیز ایسی ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اس

# (۱۹) الہامی حمل

دوسرا میری کتاب اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹ میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔

(ٹریکٹ ص اسلامی قربانی مصنفہ قاضی یار محمد صاحب قادیانی مطبوعہ ریاض الہند پریس امرتسر)

مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔

(کشتی نوح ص مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس بارہ میں قرآن شریف میں بھی ایک اشارہ ہے اور وہ میرے لئے بطور پیش گوئی کے ہے یعنی اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اس امت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ وہ مریم عیسیٰ سے حاملہ ہو گئی اور اب ظاہر ہے کہ اس امت میں بجز میرے کسی نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا اور پھر اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں ضرور ہے کہ اس امت میں کوئی اس کا مصداق ہو اور خوب غور کر کے دیکھ لو اور دنیا میں تلاش کر لو کہ قرآن شریف کی اس آیت کا بجز میرے کوئی دنیا میں مصداق نہیں۔ پس یہ پیش گوئی سورۂ تحریم میں خاص میرے لئے ہے اور وہ آیت یہ ہے ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا

رونق افروز ہوئی ہیں۔ اسی اثنا میں میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کو جو میرے پاس بیٹھے ہیں کہا کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیئے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ارشاد مندرجہ مکاشفات ص۳۸ مؤلفہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی)

## (۲۵) دیکھ لیجئے

۸ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ روز شنبہ نماز عصر سے قبل حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) نے رویا سنائی کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پولی ہے اور اس کے نیچے ایک غار سی چلی جاتی ہے میں نے اس میں پاؤں رکھا تو دھنس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر میں نیچے ہی نیچے چلا گیا ۔ پھر ایک جست کر کے میں اوپر آ گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہوا میں تیر رہا ہوں اور ایک گڑھا ہے مثل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا ہے جیسے یہاں سے نواب صاحب کا گھر۔ اور میں اس پر ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر تیر رہا ہوں ۔ سید محمد احسن صاحب کنارہ پر تھے میں نے ان کو بلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے (شاید حضرت عیسیٰ بھی خواب ہی میں پانی پر چلتے تھے ۔المؤلف) حامد علی میرے ساتھ ہے اور اس گڑھے پر ہم نے کئی پھیرے کئے نہ ہاتھ نہ پاؤں ہلانے پڑتے ہیں اور بڑی آسانی سے ادھر ادھر تیر رہے ہیں ۔

(مکاشفات صفحہ ۶۰ مولفہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی)

## (۲۶) انشا پردازی

یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشا پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیوں کہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے

(نزول مسیح ص۵۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

سرخی کے گرنے کا کوئی احتمال ہوتا۔ اور وہ وہی سرخی تھی جو خدا تعالےٰ نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں جن پر وہ بہت سی سرخی پڑی تھی۔

(تریاق القلوب صفحہ ۳۶ و حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۵ باختلاف الفاظ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۲) خدا کی انگریزی شان

ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا "آئی لو یو" یعنے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا "آئی ایم ود یو" یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا "آئی شل ہلپ یو" یعنی میں تمہاری مدد کروں گا (انگریزی محاورہ کی رو سے اگر آئی کے ساتھ شل کی جگہ ول ہوتا تو الہام اور بھی قوی ہو جاتا۔ المؤلف) پھر الہام ہوا "آئی کین وہاٹ آئی ول ڈو" یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر اس کے بعد بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا "وی کین وہاٹ وی ول ڈو" یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔ اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۸۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۳) انگریزی فرشتہ (ج)

ایک فرشتہ کو میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس نے کہا ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔

(تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب صفحہ ۳۱)

## (۲۴) گویا حضرت ملکہ معظمہ

رویا دیکھا کہ گویا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں

قابل اطمینان نہیں۔ اور بعض من جانب اللہ ہے جو ترجمہ الہام ہوا تھا اور بعض کلمات شاید عبرانی
ہیں ان سب کی تحقیق و تنقیح ضروری ہے۔ بعد تنقیح جیسا کہ مناسب ہو اخیر جزو میں کہ ابھی تک چھپی
نہیں درج کئے جائیں۔ آپ جہاں تک ممکن ہو جلد دریافت کر کے صاف خط میں جو پڑھا
جاوے اطلاع بخشیں۔ اور وہ کلمات یہ ہیں۔ پریشن۔ عمر براطوس۔ یا پلاطوس یعنی پڑطوس لفظ ہے یا
پلاطوس لفظ ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اور عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور
پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے لفظ ہیں۔ پھر دو لفظ اور
ہیں ہوشعنا نعسا معلوم نہیں کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں۔ اول عربی فقرہ ہے۔ یا
داؤد عامل بالناس رفقا و احسانا۔ یو مسٹ ڈو وہاٹ آئی ٹولڈ یو۔ تم کو وہ کرنا چاہیے جو
میں نے فرمایا ہے۔ یہ اردو عبارت بھی الہامی ہے پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے
اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں بلکہ اس ہندو لڑکے نے بتلایا ہے۔ فقرات کی تقدیم تاخیر کی
صحت بھی معلوم نہیں اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخر بھی ہو جاتا ہے اس کو غور
سے دیکھ لینا چاہیے اور وہ الہام یہ ہیں۔ دو آل مین شڈ بی اینگری بٹ گاڈ از ود یو ہی شل ہلپ یو
وارڈز آف گاڈ ناٹ کین ایکس چینج۔

ترجمہ۔ اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا وہ تمہاری مدد کرے گا
اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے۔ پھر اس کے بعد ایک دو اور الہام انگریزی ہیں جن میں سے کچھ
تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے۔ آئی شل ہلپ یو۔ مگر بعد اس کے یہ ہے۔ یو ہیو ٹو گو امرت سر۔ پھر
ایک فقرہ ہے جس کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے ہی ہالٹس ان دی ضلع پشاور یہ فقرات
ہیں ان کو تنقیح سے لکھیں اور براہ مہربانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو اخیر جزو میں
بعض فقرات بموقع مناسب درج ہو سکیں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صـ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صـ)

## (۲۹) نیا اسم (م)

انی انا الصاعقۃ مرزا صاحب کا یہ الہام سن کر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا

# (۲۷) الہامی شعر

کچھ دن گزرے ہیں کہ اس عاجز کو ایک عجیب خواب آیا۔ وہ یہ ہے کہ ایک مجمع زاہدین اور عابدین ہے اور ہر ایک شخص کھڑا ہو کر اپنے مشرب کا حال بیان کرنے کے وقت ایک شعر موزوں اس کے منہ سے نکلتا ہے جس کا آخر لفظ قعود اور سجود اور شہود وغیرہ آتا ہے جیسے یہ مصرعہ " تمام شب گزرانیم در قیام و سجود "
چند زاہدین اور عابدین نے ایسے ایسے شعر اپنی تعریف میں پڑھے ہیں پھر آخر پر اس عاجز نے اپنے مناسب حال سمجھ کر ایک شعر پڑھنا چاہا ہے مگر اس وقت وہ خواب کی حالت جاتی رہی اور جو شعر اس خواب کی مجلس میں پڑھنا تھا وہ بہ طور الہام زبان پر جاری ہو گیا اور وہ یہ ہے۔

طریق زہد و تعبد نہ دانم اے زاہد خدائے من قدمم راند براہ داؤد

(حیات احمد جلد دوم نمبر دوم صدا مؤلفہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

# (۲۸) الہامات کی زبان

اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو۔ اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیوں کہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔

(چشمۂ معرفت صد۲۰۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ

(نزول المسیح صد۵۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد ہذا چوں کہ اس ہفتے میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں۔ اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندو لڑکے سے دریافت کئے ہیں مگر

You have to go Amritsar. ص۳ تمہیں امرتسر جانا پڑے گا

He halts in the Zila Peshawar. ص۳ وہ ضلع پشاور میں ٹھہرتا ہے

Word and two girls. ص۱۰۲ ایک کلام اور دو لڑکیاں

Fair man. ص۸۲ معقول آدمی

(البشریٰ جلد دوم مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

Though all men should be angry, but God is with you. He shall help you, words of God can not exchange.

اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے مگر خدا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ ص۵۵۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس کے بعد دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں I shall give you a large party of Islam

چوں کہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے معنی کھلے ہیں اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ ص۵۵۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳۱) نرالی بشارت

جس دل پر درحقیقت آفتاب وحی تجلی فرماتا ہے اس کے ساتھ ظن اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔ ص۹۰

لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبے سے کم تر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔ ص۱۰۸

(نزول المسیح مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کہ یہ اللہ کا نیا اسم ہے آج تک کبھی نہیں سنا۔ حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا بے شک

(تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات مکاشفات مرزا غلام احمد قادیانی صنا ۲۴۲)

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ یلاش خدا کا ہی نام ہے۔ یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا۔ اس کے معنی میرے پر یہ کھولے گئے کہ یالا شریک۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۳۰) انگریزی الہامات

| | |
|---|---|
| I love you. | میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ |
| I am with you. | میں تمہارے ساتھ ہوں |
| Yes, I am happy. | ہاں میں خوش ہوں |
| Life of pain. | زندگی دکھ کی۔ |
| I shall help you. | میں تمہاری مدد کروں گا |
| I can, what I will do. | میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا |
| We can, what we will do. | ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے |
| God is coming by His army. | خدا تمہاری طرف ایک لشکر کے ساتھ چلا آتا ہے۔ |
| He is with you to kill enemy. | وہ دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہے |
| The days shall come when God shall help you. | وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا |
| Glory be to the Lord. | خدائے ذوالجلال |
| God maker of earth and heaven. | آفرینندۂ زمین و آسمان |

(حقیقۃ الوحی ص۳۱۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مگر یہ ضرور ہوگا کہ درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک کہ وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کرکے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونہ قیامت کی نسبت تسلی دے دی ...... اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آگیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۹۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳۳) قادیانی اسرار

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کی پیش گوئی کا انتظار کریں جس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے .. اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے

۲۸ - ۲۷ - ۱۴ - ۲۷ - ۲ - ۲۹ - ۲ - ۲۸ - ۱ - ۲۳ - ۱۵ - ۱۱ - ۱ - ۲ - ۲۴ - ۱۳ - ۱۰

۱۰ - ۲۱ - ۲۱ - ۲۷ - ۱۹ - ۱۱ - ۳۴ - ۱۳ - ۱۱ - ۱۶ - ۱ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲۳ - ۳۴ - ۱۱ - ۱۴ - ۷

۲۳ - ۱۴ - ۱ - ۱ - ۱۳ - ۵ - ۲۹ - ۶ - ۳۲ - ۱ - ۷ - ۳۲ - ۱۱ - ۱۲ - ۱ - ۱۴ - ۷ - ۲ - ۱ - ۷

۱۵ - ۱۴ - ۱۳ - ۲ - ۲۸ - ۱ - ۷ - والسلام علیٰ من فہم اسرارنا واتبع الہدیٰ

الناصح المشفق خاکسار غلام احمد قادیانی ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء

(اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص۸۵ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۳۴) گپت الہام

(۱) ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء ۳۲ - [illegible] ۲۸ - ۲۷ - ۱۴ - ۳ - ۲۷ - ۲

۲۹ - ۲ - ۲۸ - ۱ - ۳ - ۲ - ۱۵ - ۱۱ -

(۱) بشیر الدولہ (۲) عالم کباب (۳) شادی خاں (۴) کلمۃ اللہ خاں (نوٹ از حضرت مسیح موعود) بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے یہ نام ہوں گے۔ یہ نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے۔

نوٹ۔ از مؤلف البشریٰ۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ پیش گوئی کب اور کس رنگ میں پوری ہوگی۔ گو حضرت اقدس نے اس کا وقوعہ محمدی بیگم کے ذریعہ سے فرمایا تھا۔ مگر چونکہ وہ فوت ہو چکی ہے اس لئے اب تخصیص نام نہ رہی۔ بہرصورت یہ پیش گوئی متشابہات میں سے ہے۔

(البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۲ مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مرتبہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

## (۳۲) وحی الٰہی

پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کے لیئے ایک نشان ہوگا۔ اس لیئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دے گا۔ اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا۔ کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا۔ جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اور نام بھی ہوں گے مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے ... یعنی خدا نے دعا قبول کرکے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی اسی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی۔ اس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی۔ لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷؍ جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی۔ ...

دیکھ کر کہ خدا نے بچھڑ کو جس کی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوب صورت بھینس بنا دیا جس کی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں اور صورت او مفید جان دار ہے خدا کی قدرت کو یاد کرکے وجد میں آگیا اور بلا توقف سجدہ میں گرا۔

(حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳۶) بندر اور سور

تب آپ نے الحق مخالف نے نزول المسیح میں سے حضرت مرزا صاحب کا وہ رؤیا پڑھا جس میں حضور نے لکھا ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں ایک جنگل میں ہوں اور میرے ارد گرد بہت سے درندے بندر اور سور وغیرہ ہیں اور اس سے استدلال یہ کیا کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں۔

(قادیانی اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۶ اپریل ۱۹۳۳ء)

## (۳۷) بلی کو پھانسی

میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے وہ اس پر حملہ کرتی ہے۔ بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی۔ تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے پھر بھی باز نہ آئی تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کر اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا۔ بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اٹھاتی جاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ مکاشفات ص۳۳ مؤلفہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی)

## (۳۸) ہندوؤں کا خواب

ہندوؤں کے بارے میں فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عالم گیر طوفان یا (طاعون) میں یہ ہندوؤں کی قوم بھی اسلام کی طرف توجہ کرے گی چنانچہ جب ہم نے باہر مکان

۱ - ۲ - ۲۷ - ۱۴ - ۱۰ - ۱۰ - ۱ - ۲۸ - ۲۷ - ۴۷ - ۱۶ - ۱۱ - ۳۴ - ۱۳ - ۱۱

۱۶ - ۱ - ۵ - ۳۴ - ۲۳ - ۳۴ - ۱۱ - ۱۴ - ۷ - ۲۳ - ۱۴ - ۱ - ۱ - ۱۴ - ۵ - ۲۸ - ۷

۳۴ - ۱ - ۷ - ۳۴ - ۱۱ - ۱۶ - ۱ - ۱۴ - ۶ - ۲ - ۱ - ۷ - ۵ - ۱ - ۱۴ - ۱ - ۱۴ - ۲ - ۲۸ - ۱ - ۷

(البشریٰ جلد دوم ص۲۱ مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

۲۱ - ۲۸ - ۲۷ - ۱۴ - ۳ - ۲۷ - ۲ - ۲۶ - ۲ - ۲۸ - ۱ - ۲۳ - ۱۵ - ۱۱

۱ - ۲ - ۲۷ - ۱۴ - ۱۰ - ۱ - ۲۸ - ۲۷ - ۴۷ - ۱۶ - ۱۱ - ۳۴ - ۱۴ - ۱۱

۷ - ۱ - ۵ - ۳۴ - ۲۳ - ۳۴ - ۱۱ - ۱۴ - ۷ - ۲۳ - ۱۴ - ۱ - ۱

۱۴ - ۵ - ۲۸ - ۷ - ۳۴ - ۱ - ۶ - ۳۴ - ۱۱ - ۱۶ - ۱ - ۱۴ - ۷ - ۲ - ۱ - ۸ - ۵ - ۱ - ۱۴

- ۱۴ - ۲ - ۳۸ - ۱ - ۷

(تبلیغ رسالت جلد دوم ص۸۵ مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳۵) پتھر کی بھینس

مجھے ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ جمعہ کی رات میں جس میں انتشار روحانیت مجھے محسوس ہوتا تھا اور میرے دل میں خیال تھا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی سے مینہ برس رہا تھا ایک رویا ہوا۔ یہ رؤیا ان کے لئے ہے جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے کے لئے کوشش کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے۔ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے۔ تب میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں تب میں نے یہ معلوم کرتے ہی اس پتھر کو زمین پر پھینک دیا۔ پھر بعد اس کے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے اور میں اس دعا میں محو ہو گیا جب بعد اس کے میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا۔ سب سے پہلے میری نظر اس کی آنکھوں پر پڑی اس کی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں تب میں نے

# (۴۰) ہاتھی سے فرار (ج)

رویاء:۔ (مرزا صاحب نے فرمایا۔ ہم ایک جگہ جا رہے ہیں ایک ہاتھی دیکھا اس سے بھاگے اور ایک اور کوچہ میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں میں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے لوگوں نے کہا کہ وہ دوسری کوچہ میں چلا گیا ہے ہمارے نزدیک نہیں آیا۔

پھر نظارہ بدل گیا گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر میں نے دو نوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں۔ یہ بھی نامردہی نکلا۔ اس کے بعد الہام ہوا ان اللہ عزیز ذو انتقام۔

(تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب۔ صفحہ ۴۲۲)

# (۴۱) شیر کا شکار (ج)

(مرزا صاحب نے فرمایا میں نے دیکھا کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آگیا ہے وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے۔ پھر میں نے غور سے دیکھا تو وہ بندوق ہے اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بندوق ہے بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں گویا بظاہر سونٹا معلوم ہوتا ہے اور وہ بندوق بھی ہے۔

اور پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا اس کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے بوعلی سینا بھی میرے پاس ہی کھڑا ہے اور اس تیر کمان سے ایک شیر کو بھی شکار کیا (یہ مرزا صاحب کی کشفی تاریخ ہے ورنہ شیخ بوعلی سینا ۴۲۸ھ میں وفات پا چکا تھا اور خوارزم شاہی سلطنت کے ساتوں بادشاہوں کی حکومت کی کل مدت ۴۹۱ھ سے ۶۲۸ھ تک ہے للمؤلف)

(تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب صفحہ ۴۲۲)

# (۴۲) موسیٰ کا تخیل (ج)

دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے

بنوانے کی تجویز کی تھی تو ایک ہندو نے ہم کو آکر کہا تھا کہ ہم تو اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر آپ ہی کے پاس باہر رہا کریں گے۔ اسی طرح دو دفعہ ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے سامنے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور پھر ہمارے سامنے نذریں دیتے ہیں پھر ایک دفعہ الہام ہوا "ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما (تیری استتی) گیتا میں موجود ہے۔ لفظ رودر کے معنی نذیر اور گوپال کے معنی بشیر کے ہیں۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۱۴۲ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

## (۳۹) خواب خرگوش

(غالباً) نومبر ۱۹۰۶ء میں رؤیا دیکھا کہ میں گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جا رہا ہوں اور جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہو گئی تو میں (یعنی مرزا صاحب) واپس آگیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہیں واپس آتے ہوئے بھی گرد وغبار کے سبب بہت تاریکی ہو گئی اور گھوڑے کی باگ کو میں نے ٹٹول کر ہاتھ میں پکڑا ہے چند قدم چل کر روشنی ہو گئی آگے دیکھا کہ ایک بڑا چبوترہ ہے اس پر اتر پڑا وہاں چند ایک لڑکے ہیں انہوں نے شور مچایا کہ مولوی عبدالکریم آگئے پھر میں نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب آ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ میں نے مصافحہ کیا اور السلام علیکم کہا۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی اور کہا بشپ جو پادریوں کا افسر ہے وہ اسی سے کام چلاتا ہے۔ وہ چیز اس طرح سے ہے جیسے کہ خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ۔ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے جس سے قلم بغیر محنت بہ آسانی چلنے لگتا ہے۔ میں نے کہا میں نے تو یہ قلم نہیں منگوایا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا میں نے کہا کہ اچھا میں مولوی صاحب کو دے دوں گا۔ اس کے بعد بیداری ہو گئی۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ارشاد مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۳۵ء)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۸ء)

## (۴۵) درد دنداں

نشان (نبوت) ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے اس نے کہا کہ علاج دنداں اخراج دنداں۔ اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔ تب اس وقت مجھے غنودگی آگئی اور میں زمین پر بے تابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چار پائی پاس بچھی تھی۔ میں نے بے تابی کی حالت میں اس چار پائی کی پائنتی پر اپنا سر رکھ دیا تھا۔ اور تھوڑی سی نیند آگئی جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام و نشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا و اذا مرضت فھو یشفی۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۳۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴۶) عدالتی الہام

ایک دفعہ جب میں گورداس پور میں ایک فوجداری کے مقدمہ کی وجہ سے جو کرم دین جہلمی نے میرے پر دائر کیا تھا۔ موجود تھا مجھے الہام ہوا یسئلونک عن شانک قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون یعنی تیری شان کے بارے میں پوچھیں گے کہ تیری کیا شان اور کیا مرتبہ ہے۔ کہہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ پھر ان کو اپنی لہو و لعب میں چھوڑ دے۔ سو میں نے یہ الہام اپنی اس جماعت کو جو گورداس پور میں میرے ہم راہ تھی جو چالیس آدمی سے کم نہیں ہوں گے سنا دیا۔۔۔۔۔ پھر بعد اس کے جب ہم کچہری میں گئے تو فریق ثانی کے وکیل نے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا آپ کی شان اور آپ کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ تریاق القلوب کتاب میں لکھا ہے میں نے جواب دیا کہ ہاں خدا کے فضل سے یہی مرتبہ ہے اسی نے یہ مرتبہ مجھے عطا کیا ہے۔ تب وہ الہام جو خدا کی طرف سے صبح کے وقت ہوا تھا قریباً عصر کے وقت پورا ہو گیا اور ہماری تمام جماعت کے زیادت ایمان کا باعث ہوا۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۶۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے۔ گاڑیوں۔ رتھوں وغیرہ کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا۔

کلّا ان معی ربی سیھدین

اتنے میں میں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔

(تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات ومکاشفات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ص۴۲۹)

## (۴۳) خاکسار پیپرمنٹ

ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء حالت کشفی میں جب کہ حضور (مرزا صاحب) کی طبیعت ناساز تھی ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا "خاکسار پیپرمنٹ"

(اخبار الحکم قادیان ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء ایضاً مجموعہ مکاشفات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ص۳۸ مؤلفہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی)

## (۴۴) کولا وائن

۵ مئی ۱۹۰۵ء رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولا وائن کی ایک بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بند کی ہوئی ہے۔ اور اس پر ریال لپٹی ہوئی ہیں ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی وہ یہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مکاشفات ص۵۲ مؤلفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسی وقت لے کر دستخط کر دیئے۔ پھر میں نے واپس آکر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو ابھی دستخط کیے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں منشوں کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ مکاشفات ص۳۲ مؤلفہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی)

۱۷-۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء کی درمیانی شب رؤیا دیکھا کہ ایک سپاہی وارنٹ لے کر آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر ایک رسی لپیٹی ہے تو میں اسے کہہ رہا ہوں کہ یہ کیا ہے مجھے تو اس سے ایک لذت اور سرور آ رہا ہے اور وہ لذت ایسی ہے کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ پھر اسی اثنا میں میرے ہاتھ میں گویا ایک پروانہ دیا گیا ہے کسی نے کہا کہ یہ اعلیٰ عدالت سے آیا ہے وہ پروانہ بہت ہی خوشخط لکھا ہوا تھا اور میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کا لکھا ہوا تھا میں نے اس پروانہ کو جب پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا۔ عدالت عالیہ نے اسے بری کیا ہے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ مکاشفات ص۴۲ مؤلفہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی)

خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک دکان دار کی طرف میں نے کسی قدر قیمت بھیجی تھی کہ وہ ایک عمدہ اور خوشبودار چیز بھیج دے اس نے قیمت رکھ کر ایک بدبودار چیز بھیج دی وہ چیز دیکھ کر مجھے غصہ آیا اور میں نے کہا جاؤ دکان دار کو کہو کہ وہی چیز دے ورنہ میں اس دغا کی اس پر نالش کروں گا۔ اور پھر عدالت سے کم سے کم چھ ماہ کی اس کو سزا ملے گی اور امید تو زیادہ کی ہے۔ تب دکان دار نے شاید یہ کہلا بھیجا کہ یہ میرا کام نہیں بابرا اختیار نہیں اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا کہ ایک سودائی پھرتا ہے۔ اس کا اثر میرے دل پر پڑ گیا اور میں بھول گیا اور اب وہی چیز دینے کو تیار ہوں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ مکاشفات ص۴۱ مؤلفہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی)

# (۷۴) بیداری اور خواب

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دشمنوں کی طرف سے چھ مقدمات پیش آئے چار فوجداری ایک دیوانی اور ایک مالی ... اور یہ مقدمات ان مقدمات کے علاوہ ہیں جو جائداد وغیرہ کے متعلق دادا صاحب (مرزا صاحب کے والد) کی زندگی میں اور ان کے بعد پیش آتے رہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۱۷ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

۱۴ مئی ۱۹۰۵ء خواب میں دیکھا کہ جیسا ہم ایک عدالت میں ہیں اور ایک مقدمہ ہے شبہ گزرتا ہے کہ مجسٹریٹ ایک شخص ڈپٹی قاسم علی ہے اور اس کے سررشتہ دار ہمارے بھائی غلام قادر مرحوم ہیں۔ اور ہم تینوں ایک ہی جگہ بیٹھے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم مدعی ہیں اور مدعا علیہ کو بلاتا ہے مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کے کان میں کچھ کہا جس کو ہم نے بھی سن لیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ پچیس روپیہ طلبانہ داخل کر دیں اور فریق ثانی کو بلوایا جائے۔ ہم نے جیب سے پچیس روپیہ دئے اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ مکاشفات ص۴۴ مؤلفہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی)

یہ خواب آئی میں نے دیکھا کہ عبد اللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے۔ اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت میں نے عبد اللہ کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرے پر ٹپک رہی ہے میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ روکھے ہوتے ہیں نہ کسی کی سفارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مِٹھن لال نام جو کسی زمانہ بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا

## (۵۰) مرزا حاضر ہے

میں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ میں کچہری میں گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ایک طرف ایک سررشتہ دار ہے کہ ہاتھ میں ایک مسل لئے ہوئے پیش کر رہا ہے حاکم نے مسل اٹھا کر کہا کہ مرزا حاضر ہے تو میں نے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اس کے ایک طرف خالی پڑی ہوئی معلوم ہوئی اس نے مجھے کہا اس پر بیٹھو اور اس نے مسل ہاتھ میں لی ہوئی ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ارشاد مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۳ء مندرجہ مکاشفات ص۳۸ مؤلفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی)

## (۵۱) خدائی لیڈر

مولوی عبدالکریم صاحب جب گھر آئے تو انہوں نے غیرت کے جوش میں اپنی بیوی کو بہت کچھ سخت سست کہا حتیٰ کہ ان کی یہ غصے کی آواز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیچھے اپنے مکان میں بھی سن لی۔ چنانچہ اس واقعہ کے متعلق اسی شب حضرت (مرزا) صاحب کو یہ الہام ہوا کہ یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو۔ لطیفہ یہ ہوا کہ صبح مولوی صاحب مرحوم تو اپنی اس بات پر شرمندہ تھے۔ اور لوگ انہیں مبارک باد دے رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام مسلمانوں کا لیڈر رکھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۱۰۸ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## کیس کیس کیس
## (۵۲) ایس ایس ایس

رؤیا میں میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھا اور فوت شدہ خیال کرکے ان سے کہا کہ میری عمر اتنی ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے۔ اس کے جواب

۸ ۲ مئی ۱۹۰۵ء رؤیا شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے اور ایک ایسی چیز ہے جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں شکل جمہوروں کی بہنگی کے۔ میں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا اور اس کو چکر دینا شروع کیا اتنے میں گھڑی گر گئی اور اس جگہ قریب ہی گری۔ میں کہتا ہوں اس کو تلاش کرو ایسا نہ ہو محمد حسین تلاش کر دے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ارشاد مندرجہ مکاشفات مرزا صاحب ملنٹ مرتبہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

## (۴۸) ایک اہلکار (ج)

حضرت مرزا صاحب سیالکوٹ میں جا کر اہلمد متفرقات کی آسامی پر ملازم ہوئے ۱۸۶۸ء تک کا واقعہ ہے۔۔۔ ۔۔۔۔۔ دنیا کے تمام علاقوں میں سے سیالکوٹ کے علاقہ ہی کو یہ عزت حاصل ہوئی کہ آپ نے وہاں اپنی عمر کے چند سال بطور ایک اہلکار کے گزارے۔۔۔۔۔۔۔ لالہ بھیم سین صاحب وکیل جن کے نانا ڈپٹی مٹھن لعل صاحب بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھے ان کے بڑے رفیق تھے۔

(حیاۃ النبی ۴۹ مؤلفہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

## (۴۹) محافظ دفتر (ج)

ایک مرتبہ اس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالیشان حاکم یا بادشاہ کا ایک خیمہ لگا ہوا ہے اور لوگوں کے مقدمات فیصل ہو رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے اور جیسے دفتروں میں مثلیں ہوتی ہیں بہت سی مثلیں پڑی ہوئی ہیں اور اس عاجز کے تحت میں ایک شخص نائب محافظ دفتر کی طرح ہے۔ اتنے میں ایک اردلی دوڑتا آیا کہ مسلمانوں کی مثل پیش ہونے کا حکم ہے وہ جلد نکالو۔

(تذکرہ یعنی مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب صفحہ ۵۹)

بیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا۔ اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۱۵۲ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں نے مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک کی معرفت مرزا سلطان احمد صاحب سے دریافت کیا تھا کہ آپ کی پیدائش کس سال کی ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے اچھی طرح معلوم نہیں بعض کاغذوں میں تو ۱۸۵۶ء لکھا ہے۔ مگر ہندو پنڈت مجھے کہتا تھا کہ میری پیدائش سمت ۱۹۱۳ بکرمی کی ہے اور میں نے سنا ہے کہ والد صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی عمر میری ولادت کے وقت کم و بیش اٹھارہ سال کی تھی۔ خاکسار عرض کرتا ہے سمت ۱۹۱۳ بکرمی والی روایت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ دوسرے قرائن اس کے مؤید ہیں نیز یہ بات بھی کہ ہندو عموماً جنم پتری کی حفاظت میں بہت ماہر ہوتے ہیں اس لحاظ سے مرزا سلطان احمد صاحب کی پیدائش ۱۸۵۶ء کے قریب بنتی ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۱۹۱ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

۱۹ مئی ۱۹۰۸ء۔ اللہ تعالیٰ حاضر ہے۔ میں سچ کہوں گا میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا بیان جو آپ نے عدالت گورداسپور میں بطور گواہ مدعا علیہ مرزا نظام الدین کے مقدمہ میں دیا۔ مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۶۱۹ منقول از منظور الٰہی ص۲۴۱ مصنفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

واردوا موتنا واشاعوا فیہ خبرا فبشرنا ربنا بثمانین سنۃ من العمر او ھو اکثر عددا۔

دعوت مانخواستند و دراں پیش گوئی کردند ایں خدا مارا بشارت ہشتاد سال عمر داد بلکہ شاید ازیں زیادہ (یعنی بشارت ہوئی کہ عمر اسی سال ہوگی یا اس سے زیادہ)

(مواہب الرحمٰن ص۲۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

لیکن واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے مئی ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ گویا فی الحقیقت صرف اڑسٹھ سال عمر ہوئی۔ للمؤلف۔

میں انہوں نے کہا کہ تحصیل دار ہیں نے انہیں کہا کہ آپ غیر متعلق بات کیوں کرتے ہیں جس امر کے لئے کہا ہے اس کے لئے دعا کریں تو انہوں نے سینہ تک ہاتھ اٹھائے مگر آگے نہ اٹھائے اور کہا ایس ایس ایس ایس اور یہی کہتے ہوئے چلے گئے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ارشاد مندرجہ رسالہ صادقوں کی روشنی مٹا مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۵۳) ایک بزرگ سے کشتم کشتا

ایک روز کشفی حالت میں ایک بزرگ صاحب کی قبر پر دعائیں مانگ رہا تھا اور وہ بزرگ ہر ایک دعا پر آمین کہتے جاتے تھے۔ اس وقت خیال ہوا کہ اپنی عمر بھی بڑھالوں تب میں نے دعا کی کہ میری عمر پندرہ سال اور بڑھ جائے اس پر اس بزرگ نے آمین نہ کہی۔ تب اس صاحب بزرگ سے بہت کشتم کشتا ہوا۔ تب اس مردے نے کہا مجھے چھوڑ دو میں آمین کہتا ہوں اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اور دعا مانگی کہ میری عمر پندرہ سال اور بڑھ جائے تب اس بزرگ نے آمین کہی (لیکن افسوس کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ پانچ سال کے بعد ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب فوت ہو گئے۔ شاید بزرگ صاحب نے آمین دل سے نہ کہی (المولف)

(کشف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم نمبر ۱ اردو ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء
ایضاً مکاشفات ص ۳۲ باختلاف الفاظ مؤلفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی)

## (۵۴) عمر کا بشارت (م)

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا اور ابھی ریش و بروت کا آغاز نہیں تھا۔

(کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۴۶ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میرے پر خدا تعالیٰ نے ظاہر کیا تھا کہ سخت بارشیں ہوں گی اور گھروں میں ندیاں چلیں گی۔ اور بعد اس کے سخت زلزلے آئیں گے چنانچہ ان بارشوں سے پہلے وہ وحی الٰہی بدر اور الحکم میں شایع کر دی گئی تھی۔ چنانچہ ویسا ہی ظہور میں آیا۔ اور کثرت بارشوں سے کئی گاؤں ویران ہو گئے۔ اور وہ پیش گوئی پوری ہو گئی۔ مگر دوسرا حصہ اس کا یعنی سخت زلزلے ابھی ان کی انتظار ہے۔ سو منتظر رہنا چاہیئے۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۱۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۵۶) طاعون کا حکم

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا۔ رات کو میں نے ایک خواب دیکھی کہ ایک شخص نے مجھے ایک پروانہ دیا ہے۔ وہ لمبا سا کاغذ ہے میں نے پڑھا تو لکھا ہوا تھا کہ عدالت سے چار کے لئے طاعون کا حکم جاری کیا گیا ہے اس پروانہ سے پایا جاتا ہے کہ اس کا اجرا میں نے کیا ہے۔ جیسے کاغذات کارنداوفتر کے پاس ہوتے ہیں ویسے ہی وہ میرے پاس ہے۔ میں نے کہا کہ یہ حکم ایک عرصہ سے ہے اور اس کی تعمیل آج تک نہ ہوئی اب میں اس کا کیا جواب دوں گا اس سے مجھے ایک خوف طاری ہوا اور تمام رات میں اسی خرخشہ میں رہا اور اس پروانہ میں روشن خط میں لفظ طاعون کا لکھا تھا گویا حکم میرے نام آتا ہے۔

(مکاشفات ص۵۰ مولفہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی)

## (۵۷) طاعون کی آمد

(نبوت کا چھیالیسواں نشان یہ ہے کہ اس زمانے میں جب کہ بجز ایک مقام کے پنجاب کے تمام اضلاع میں طاعون کا نام و نشان نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تمام پنجاب میں طاعون پھیل جائے گی۔ اور ہر ایک مقام طاعون سے آلودہ ہو جائے گا۔ اور بہت مری پڑے گی اور ہزارہا لوگ طاعون کا شکار ہو جائیں گے اور کئی گاؤں ویران ہو جائیں

# (۵۵) پیش گوئیاں (۴)

اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا اور پیش گوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیش گوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے۔ مری پڑے گی۔ لڑائیاں ہوں گی قحط پڑیں گے۔

(ازالۂ اوہام ص۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس درماندہ انسان (مسیح) کی پیش گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے۔ لڑائیاں ہوں گی۔ پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنھوں نے ایسی ایسی پیش گوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنالیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے۔ کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے۔ کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی کیوں نام رکھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

دنیا میں بجز انبیا کے اور بھی ایسے لوگ بہت نظر آتے ہیں کہ ایسی ایسی خبریں پیش از وقوع بتلایا کرتے ہیں کہ زلزلے آویں گے وبا پڑے گی۔ لڑائیاں ہوں گی قحط پڑے گا ایک قوم دوسری قوم پر چڑھائی کرے گی یہ ہوگا وہ ہوگا۔

(براہین احمدیہ ص۲۴۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور یہ سب چیزیں ایسی ہیں جن کے ساتھ اقتدار اور قدرت الوہیت شامل ہے یہ نہیں کہ نجومیوں کی طرح صرف ایسی ہی چیزیں ہوں کہ زلزلے آویں گے قحط پڑیں گے قوم پر قوم چڑھائی کرے گی۔ وبائیں پھیلیں گی وغیرہ وغیرہ۔

(براہین احمدیہ ص۵۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

شدہ ہے اعلان ہوا ہے۔

اس پیش گوئی میں زلزلے کا لفظ ہے لیکن اس سے مراد جنگ عظیم تھی۔۔۔۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیش گوئی کو شائع کیا تو اس وقت یہ نوٹ بھی لکھ دیا تھا کہ گو ظاہر الفاظ زلزلے کی طرف اشارہ کرتے ہیں مگر ممکن ہے کہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلا دے۔

(حقیقۃ النبوۃ ص۲۶۳ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

لیکن قادیانی صاحبان کی توجیہات کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ گزشتہ تیرہ دفعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں زلزلہ آیا تو وہ اسی پیش گوئی کا مصداق قرار پایا اور اب ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کے کوئٹہ کے زلزلے پر بھی خوشی منائی جا رہی ہے کہ "یہ ایک تازہ نشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ص۱ مورخہ ۵ جون ۱۹۳۵ء)

## (۵۹) زلزلے کے معنی (۳)

(مرزا صاحب کے) ایک صحابی نے خواب سنایا جس میں دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) نے فرمایا یہی طاعون زلزلہ ہے (اخبار البدر جلد اول نمبر ۱۰)

جب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان زلزلہ یعنی جنگ عظیم کی خبر دی گئی تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا اس سے مراد ممکن ہے کہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلا دے جس کی نظیر کبھی اس زمانے نے دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۲۰ مصنفہ مرزا صاحب)

جس سے معلوم ہوتا ہے زلزلہ سے مراد سخت تباہی مچانے اور ہلا دینے والی آفت ہوتی ہے جیسے طاعون یا جنگ اور بعض دفعہ ظاہری زلزلہ بھی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۹۴ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۲۲ء)

گے اور مجھے دکھایا گیا کہ ہر ایک جگہ اور ہر ایک ضلع میں طاعون کے سیاہ درخت لگائے گئے ہیں چنانچہ یہ پیش گوئی کئی ہزار اشتہار اور رسالوں کے ذریعہ سے میں نے اس ملک میں شائع کی پھر تھوڑی مدت کے بعد ہر ایک ضلع میں طاعون پھوٹ پڑی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۵۸) قادیانی زلزلہ

مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنے والا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اس خبر کے سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا......

مجھے اب تک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلے کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ بہرحال اس سے خوف کرنا لازم اور احتیاط کرنا ضروری سمجھ کر میں اب تک خیموں میں باہر جنگل میں گزارہ کرتا ہوں اور خیموں کے خریدنے اور عمارتوں کے بنانے میں ایک ہزار روپیہ کے قریب ہمارا خرچ بھی ہو چکا ہے۔ اور اس قدر خرچ کون اٹھا سکتا ہے بجز اس کے کہ جو سچے دل سے آنے والے حادثہ پر یقین رکھتا ہے مجھے بعد میں زلزلہ کی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ مجھے اس پر غور کرنے سے اجتہادی طور خیال گزرتا ہے کہ ظاہر الفاظ وحی الٰہی کے یہ چاہتے ہیں کہ یہ پیش گوئی بہار کے ایام میں پوری ہوگی شاید ان تحریکات کے لئے بہار کے ایام کو کچھ خصوصیت ہو اور ممکن ہے کہ اس وحی کے اور معنی ہوں اور بہار سے مراد کچھ اور ہو۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت

جلد دہم صفحہ ۔ مرتبہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

موعودہ قیامت خیز زلزلہ کا مرزا صاحب کو آخر عمر تک انتظار رہا مگر شاید بھول میں پڑ گیا۔ نہ آیا۔ اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس کے بعد ۱۹۱۴ء میں جب یورپ کی جنگ عظیم چھڑی تو میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کو من مانا موقع مل گیا اور

ہوتا خدائے حکیم کا فعل نہیں ہو سکتا جس میں حکمت کچھ بھی نہیں۔ وہ رسول یورپ میں یا امکی میں آنا چاہیئے تھا۔

پھر دوسری دقت یہ ہے کہ ہر رسول کے لئے ایک وقت مقرر کرنا پڑے گا کہ اگر اس کے بعد اتنے عرصے تک عذاب آئے تو وہ اس کی بعثت کی وجہ سے ہوگا۔ اور اگر اس میعاد کے بعد آئے تو نیا رسول چاہیئے۔ اور اب جو عذاب آرہے ہیں۔ اگر ان کے لئے کوئی نیا رسول پیدا ہونا ضروری ہو چکا ہے تو اب آئندہ رسول کی کب ضرورت ہوگی۔ آیا یہ قانون تیرہ سو سال کا بن جائے گا۔ ایسی باتیں کرنا گویا لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ مذہب علم نہیں بلکہ کھیل ہے۔

(بیان القرآن ۱۱۵۲ تا ۱۱۵۳ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری)

اسی طرح (نبوت و رسالت کے اجراء پر) بعض وقت ما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں عذاب آرہے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ رسول مبعوث ہوا ہو تو سوال یہ ہے کہ اس وقت تو بہرحال رسول کوئی موجود نہیں۔ حالانکہ عذاب آج بھی آرہے ہیں۔ اگر یہ کسی گزشتہ رسول کی وجہ سے ہے تو پھر آنحضرت ہی وہ رسول کیوں نہیں۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ نے کوئی حدبندی کہیں لگائی ہے کہ تیرہ سو سال تک جو عذاب آئے گا وہ رسول اللہ کے انکار کی وجہ سے آئے گا اور اس کے بعد کسی اور رسول کے انکار کی وجہ سے آئے گا۔ اور پھر اگر مسیح موعود رسول ہیں تو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کی وجہ سے کتنی مدت تک عذاب آئیں گے تاکہ اس کے بعد کسی اور نبی کی تلاش کی جائے۔

(النبوۃ فی الاسلام ص۱۲۳ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور)

## (۱۹) آتھم کا غم

جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو

## (۶۰) مرزا صاحب کی دلیل (۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے) آیت وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کو اپنی صداقت کی دلیل ٹھہرا کر اپنا رسول ہونا تحریر فرمایا ہے اور یورپ اور امریکہ اور اٹلی وغیرہ میں زلازل اور طوفانوں کے آنے کا باعث بھی اپنی بعثت ٹھہرائی ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب زاہر جماعت لاہور اس امر کو مذہب کا تکمیل بنانا قرار دیتے ہیں۔ اور یہ کہہ کر کہ اگر یورپ اور اٹلی وغیرہ میں عذابوں کا آنا کسی نئے رسول کے آنے کی وجہ سے ہے تو اسے (یعنی رسول کو) ہندوستان میں نہیں بلکہ یورپ و اٹلی میں آنا چاہیئے تھا۔ صریح طور پر حضرت اقدس (مرزا صاحب) کی تکذیب کی ہے۔ اوران کا یہ اعتراض بعینہ وہی ہے جو ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد نے (یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے جو مدتوں مرزا صاحب کے معتقد اور مرید رہے لیکن بالآخر اصلیت سمجھ کر بہ توفیق الٰہی قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گئے۔ مؤلف) حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا تھا چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ:۔

"زلزلے سان فرانسسکو میں آئے۔ یا فارموسا میں یا کوٹلبیا میں یا اٹلی میں کہیں طاعون ہو۔ کہیں کال پڑا پھیلے۔ اس کو تکذیب مرزا (صاحب) کا نتیجہ بتلایا جائے گیا دنیا میں سوائے اس ایک جرم کے اور کوئی جرم جناب خداوندی میں قابل سزا نہیں رہا۔"

(الذکر الحکیم نمبر۴ صفحہ۱۱ مرتبہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب مطبوعہ مطبع عزیزی)

(منکرین خلافت کا انجام صفحہ۹۱ مصنفہ جلال الدین شمس صاحب قادیانی)

جو لوگ ان الفاظ سے یہ مراد لیتے ہیں کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا جب تک کہ پہلے ایک رسول اس وقت مبعوث نہ کیا جائے۔ وہ غلطی کرتے ہیں...... پھر اگر رسول کی ضرورت ہے تو عین اس مقام پر ہے جہاں عذاب آئے۔ مثلاً جنگ کا عذاب یورپ میں آئے یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں آئے اور اس سے دلیل یہ لی جائے کہ ضرور اسی وقت کوئی رسول مبعوث ہو گیا ہو گا۔ تو پھر ایسے رسول کا ہندوستان میں مبعوث

رہی۔ مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورۃ تھی جیسے الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل ہے اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے گئے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے۔ اور فرمایا یہ دانے کسی غیر آباد کنوئیں میں ڈالے جائیں گے اور فرمایا کہ جب میں دانے کنوئیں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہیئے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنوئیں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر سرعت کے ساتھ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جلدی جلدی واپس چلے آئے اور کسی نے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۱۵۹ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو جس دن عبداللہ آتھم والی پیش گوئی کے پورا ہونے کا انتظار تھا آپ (یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب) قادیان میں تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت (مرزا) صاحب اس دن یہ فرماتے تھے کہ آج سورج غروب نہیں ہوگا کہ آتھم مر جائے گا مگر جب سورج غروب ہو گیا تو لوگوں کے دل ڈوبنے لگے آپ (یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب) فرماتے تھے کہ اس وقت مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں تھی ہاں فکر اور حیرانی ضرور تھی۔ لیکن جس وقت حضور نے تقریر فرمائی اور ابتلاؤں کی حقیقت بتلائی تو طبیعت بشاشت اور انشراح صدر پیدا ہو گیا اور ایمان تازہ ہو گیا (ماسٹر قادر بخش صاحب) فرماتے تھے کہ میں نے امرتسر جا کر عبداللہ آتھم کو خود دیکھا۔ عیسائی اسے گاڑی میں بٹھاتے ہوئے بڑی دھوم دھام سے بازاروں میں لئے پھرتے تھے لیکن اسے دیکھ کر یہ سمجھ گیا کہ واقع میں یہ مر گیا ہے اور یہ صرف اس کا جنازہ ہے جسے لئے پھرتے ہیں۔ آج نہیں تو کل مر جائے گا۔

(رحیم بخش صاحب قادیانی ایم۔ اے ولد ماسٹر قادر بخش صاحب قادیانی کا مضمون مندرجہ
اخبار الحکم قادیان جلد ۲۶ ص۳ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۳ء)

عیسائیوں سے بھی خوب چلی۔ مناظرے ہوئے۔ اشتہار بازی ہوئی۔ گالی گلوچ تو کوئی بات ہی نہ تھی۔ فوجداری تک نوبت پہنچی۔ مقدمے چلے۔ ان تمام معرکوں میں سب سے زیادہ مشہور عبداللہ آتھم کا قصہ ہے کہ اول مرزا صاحب نے اس سے مناظرہ کیا۔ پھر یہ پیش گوئی کی کہ اتنے عرصے کے اندر فلاں تاریخ تک وہ مرجائے گا ضعیف اور سن رسیدہ ہونے کے باوجود وہ پیش گوئی کی تاریخ پر نہ مرا بلکہ کافی عرصے تک بعد کو زندہ رہا مرزا صاحب نے تاویلات کا بہت زور لگایا لیکن سچ کیا ہے بات جہاں بات بنائے نہ بنے (الخ ملعت)

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
عنایت نامہ کارڈ پہنچا۔ اب تو صرف چند روز پیش گوئی میں رہ گئے ہیں دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان سے بچاوے شخص معلوم فیروز پور میں ہے۔ اور تندرست وفربہ ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے ضعیف بندوں کو ابتلاء سے بچا دے۔ آمین ثم آمین۔ باقی بخیریت ہے مولوی صاحب کو بھی لکھیں کہ اس دعا میں شریک رہیں۔ والسلام
خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۲ راگست ۱۸۹۴ء

نوٹ (از مؤلف مکتوبات احمدیہ) یہ آتھم کی پیش گوئی کے متعلق ہے حضرت اقدس (مرزا صاحب) کا ایمان خدا تعالیٰ کی بے نیازی اور استغنا ذاتی پر قابل رشک ہے۔ آپ کو مخلوق کے ابتلا کا خیال ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مکتوب مندرجہ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳ ص ۱۲۸
مولفہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

"بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ سے اور میاں حامد علی صاحب مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے فرمائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورت کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو۔ (مجھے وظیفے کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں

دبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے جل شانہ وعز اسمہ مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا..... سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عمنوائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیوں کہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمانی کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً۔

الراقم خاکسار غلام احمد مؤلف براہین احمدیہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۲۳) عظیم الشان نشان آسمانی

اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیش گوئی ہی نہیں بلکہ ایک

مولانا اکرم سلمکم اللہ تعالیٰ - السلام علیکم -

آج ۷ ستمبر ہے اور پیش گوئی کی میعاد مقررہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی۔ گو پیش گوئی کے الفاظ کچھ ہی ہوں لیکن آپ نے جو الہام کی تشریح کی ہے وہ یہ ہے :-

"میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسا ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا ضرور کرے گا زمین و آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی -

اب کیا یہ پیش گوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہو گئی۔ نہیں ہرگز نہیں۔ عبداللہ آتھم اب تک صحیح و سالم موجود ہے اور اس کو یہ سزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا ........ میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ دوسرے اگر کوئی تاویل ہو سکتی ہے تو یہ بڑی مشکل بات ہے کہ ہر پیش گوئی کے سمجھنے میں غلطی ہو۔ لڑکے کی پیشگوئی میں تفاؤل کے طور پر ایک لڑکے کا نام بشیر رکھا وہ مر گیا تو اس وقت بھی غلطی ہوئی۔ اب اس معرکہ کی پیش گوئی کے اصل مفہوم کے سمجھنے میں تو غضب ڈھا دیا ..........

راقم محمد علی خان از مالیر کوٹلہ

(نواب محمد علیخان صاحب قادیانی کا خط مرزا صاحب کے نام مندرجہ آئینہ حق نما ص۱۰۰۱ مؤلفہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

## (ب) پسر موعود کی پیش گوئی

## (۶۲) پسر موعود کا الہام اور اس کا اعلان

پہلی پیش گوئی بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزوجل۔ خدائے رحیم و کریم و بزرگ

چاہتا ہے (گویا مرزا صاحب کی بات تمام مسلمانوں کی بات ہے۔ المؤلف) اس لئے ہم ان کے اس قول دروغ کا رد واجب سمجھ کر عام اشتہار دیتے ہیں کہ ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰، ۲۲ سال سے زیادہ ہے پیدا نہیں ہوا لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔

(اشتہار واجب الاظہار منجانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول ص ۷۳ مولفہ میر قاسم علی قادیانی)

## (۶۵) نکتہ چینی اور دوبارہ توجہ

واضح ہو کہ اس خاکسار کے اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء پر بعض صاحبوں نے یہ نکتہ چینی کی ہے کہ ۹ برس کی حد جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ سو اول تو اس کے جواب میں یہ واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دوچند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا.. ماسوا اس کے اب بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے۔ یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ جو اب پیدا ہو گا یہ وہی لڑکا ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہو گا اور پھر بعد اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ "انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے۔ یا ہم دوسرے کی راہ تکیں" چونکہ یہ عاجز ایک بندۂ ضعیف مولیٰ کریم جل شانہ کا ہے اس لئے

عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واولیٰ واکمل وافضل واتم ہے کیوں کہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کرکے ایک روح کو واپس منگوایا جائے ........ جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت ہی کلام ہے اور پھر ...... یہ بھی منقول ہے کہ ایسا مردہ صرف چند منٹ کے لئے زندہ رہتا تھا ...... اور بفرض محال اگر ایسی روح کئی سال جسم میں باقی بھی رہتی تب بھی ایک ناقص روح کسی رذیل یا دنیا پرست کی جو احد من الناس ہے دنیا کو کیا فائدہ پہنچا سکتی تھی۔ مگر اس جگہ بفضلہ تعالےٰ وبہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کرکے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری وباطنی برکتیں تمام دنیا میں پھیلیں گی (یہاں مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چوٹ کی ہیں۔ وجہ یہ کہ لوگ مرزا صاحب کو چھیڑتے تھے کہ مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو کچھ مسیحائی دکھایئے۔ کس ترکیب سے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی آڑ لے کر مسلمانوں کی عقیدت ابھارنے کی کوشش کی ہے۔ یہ بھی قابل دید ہے۔ المؤلف)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار واجب الاظہار مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول ص۲ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۴۶) ایک فرزند صالح

چوں کہ اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء پر جس میں ایک پیش گوئی دربارۂ تولد ایک فرزند صالح درج ہے جو بہ صفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا۔ ایک شخص ساکنہ قادیان نے یہ دروغ بے فروغ برپا کیا ہے کہ ہماری دانست میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے صاحب مشتہر کے گھر میں لڑکا پیدا ہوگیا ہے۔ حالاں کہ یہ قول نام بردگان کا سراسر افترا اور دروغ و بمقتضائے کینہ وحسد وعناد جبلی ہے جس سے وہ نہ صرف مجھ پر بلکہ تمام مسلمانوں پر حملہ کرنا

فقرے سے وہ معنی نکالنا جو اس صورت میں نکالے جاتے جو اس کا لفظ فقرۂ مذکور کے سر پر
ہوتا۔ اگر بے ایمانی اور بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے۔ دانشمند آدمی جس کی عقل اور فہم میں کچھ
آلت نہیں اور جس کے دل پر کسی تعصب یا شرارت کا حجاب نہیں وہ سمجھ سکتا ہے کہ کسی
ذوالوجوہ فقرے کے معنی کرنے کے وقت سب وہ احتمالات مدِ نظر رکھنے چاہئیں جو اس
فقرے سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ فقرہ مذکورہ بالا یعنی یہ کہ "بہت جلد سے تجاوز نہیں
کر سکتا" ایک ذوالوجوہ فقرہ ہے جس کی تشکیک — وہی تشریح ہے جو میر عباس علی شاہ
صاحب لدھیانوی نے اپنے اشتہار ۔۔۔ ۱۸۸۶ء میں کی ہے (ابھی تک میر عباس علی شاہ
صاحب لدھیانوی مرزا صاحب کے بڑے معتقد اور خاص الخاص مرید تھے مگر بعد کو
بہ توفیق الٰہی تائب ہو کر مسلمان ہو گئے۔ بلکہ سابقہ واقفیت کی بنا پر مرزا صاحب کی تردید
میں تحریریں شائع کر کے تلافی مافات کر دی۔ المؤلف)

(اشتہار تکمیل اخبار رد شرارت جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ یکم ستمبر ۱۸۸۶ء
مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول ۱۸۹۲ء مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۲۷) میر عباس علی شاہ صاحب کا اشتہار

پہلا اشتہار جس کو مرزا صاحب نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بمقام ہوشیارپور شائع کیا تھا
اس میں کوئی تاریخ درج نہیں کہ وہ لڑکا جس کے صفات اشتہار میں درج ہیں۔ کب
اور کس سال پیدا ہوگا۔

دوسرا اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب کی طرف سے شائع کیا گیا یہ
بہت مفید اشتہار ہے۔ اس میں یہ تصریح تمام کھول دیا گیا ہے کہ وہ لڑکا نو برس کے
اندر پیدا ہو جائے گا۔ اس میعاد سے تخلف نہیں کرے گا لیکن تیسرا اشتہار جو مرزا صاحب
کی طرف سے ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کو جاری ہوا اس کی الہامی عبارت ذوی الوجوہ اور
کچھ گول گول ہے اور اس میں کوئی تصریح نہیں کہ وہ پسر موعود کب اور کس تاریخ
پر پیدا ہوگا۔ ہاں اس میں ایک یہ فقرہ ہے کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے

اسی قدر ظاہر کرتا ہے جو منجانب اللہ ظاہر کیا گیا آئندہ جو اس سے زیادہ منکشف ہوگا وہ بھی شائع کیا جائے گا۔

(اشتہار صداقت آثار من جانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۸ اپریل ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول ص ۸۹ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۶۶) لڑکی کی ولادت اور ذوالوجوہ فقرہ

سو واضح ہو کہ بعض مخالف ناخدا ترس جن کے دلوں کو زنگ تعصب و بخل نے سیاہ کر رکھا ہے ہمارے اشتہار مطبوعہ ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کو یہودیوں کی طرح محرف و مبدل کر کے اور کچھ کے کچھ معنی بنا کر سادہ لوح لوگوں کو سناتے ہیں اور نیز اپنی طرف سے اشتہارات شائع کرتے ہیں تا دھوکہ دے کر ان کے یہ ذہن نشین کر دیں کہ جو لڑکا پیدا ہونے کی پیش گوئی تھی اس کا وقت گزر گیا اور وہ غلط نکلی۔ ہم اس کے جواب میں صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنا کافی سمجھتے ہیں۔

ایک صاحب ملازم دفتر ایگزیمنر صاحب ریلوے لاہور .... اپنے خط مرسلہ ۱۲ جون ۱۸۸۶ء میں اس عاجز کو لکھتے ہیں کہ تمہاری پیش گوئی جھوٹی نکلی اور دختر پیدا ہوئی۔ اور تم حقیقت میں بڑے فریبی مکار اور دروغ گو آدمی ہو ..... بھلا کوئی اس بزرگ سے پوچھے کہ وہ فقرہ یا لفظ کہاں ہے جو کسی اشتہار میں اس عاجز کے قلم سے نکلا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ لڑکا اسی حمل میں پیدا ہو گا اس سے ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔

ہاں اس اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں ایک یہ فقرہ ذوالوجوہ درج ہے کہ "مدت حمل سے تجاوز نہیں کرے گا" مگر کیا اسی قدر فقرہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ مدت حمل سے ایام باقی ماندہ حمل موجودہ مراد ہیں کوئی اور مدت مراد نہیں۔ اگر اس فقرہ کے سر پر اس کا لفظ ہوتا تو بھی اعتراض کرنے کے لیے کچھ گنجائش نکل سکتی تھی۔ مگر جب الہامی عبارت کے سر پر اس کا لفظ (جو مخصوص وقت ہو سکتا ہے) ہی نہیں تو پھر خواہ نخواہ اس

## (۶۸) وہ لڑکا

اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا۔ آج ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۷ اگست ۱۸۸۶ء میں بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک (اس لڑکے کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ للمؤلف)

(اشتہار خوشخبری من جانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۷ اگست ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول ص۹۳ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۶۹) مزید لڑکے کا جدید وعدہ

سب ضرورتوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا (یعنی بشیر احمد۔ للمؤلف) بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہوگا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔

(اشتہار پانزدہم جولائی ۱۸۸۸ء منجانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول ص۱۲۱ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۷۰) انتقال اور مخالفین و موافقین

مخدومی مکرمی مولوی نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرا لڑکا بشیر احمد تیئس روز بیمار رہ کر آج بقضائے رب عزوجل انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس واقعہ سے جس قدر مخالفین کی زبانیں دراز ہوں گی اور موافقین کے دلوں میں شبہات پیدا ہوں گے اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا..... والسلام

جو مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ فقرہ کہ مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا ایک ذوی الوجوہ فقرہ ہے اگر الہامی عبارت کے سر پر لفظ اس کا ہوتا یعنی عبارت یوں ہوتی کہ اس مدت حمل سے تجاوز نہیں کرے گا ضرور اس میں پیدا ہو جائے گا تو بلاشبہ مواخذہ کی جگہ تھی۔ مگر اب تو ناحق کی نکتہ چینی ہے ...... الہامات ربانی یا قوانین سلطانی کی عبارتیں اس پایہ اور عزت کی ہوتی ہیں جن کے لفظ لفظ پر بحث کرنا چاہئے سو الہامی عبارت میں اس کا لفظ متروک ہونا جس سے حمل موجودہ میں پیشگوئی محدود ہو جاتی صریح بتلا رہا ہے کہ اس جگہ حمل موجودہ مراد نہیں لیا گیا۔ بلکہ اس فقرہ کے دو معنی ہیں۔ تیسرے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتے۔

اول یہ کہ مدت موجودہ حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا یعنی نو برس سے کیوں کہ اس خاص لڑکے کے حمل کے لئے وہی مدت موعود ہے۔ (لیکن میرزا صاحب کی یہ تاویل ۸ راپریل ۱۸۸۶ء کی پیش گوئی پر ذرا بھی چسپاں نہیں ہوتی۔ للمؤلف)

دوسرے یہ معنی کہ مدت معہودہ حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا سو مدت معہودہ حمل کی اکثر طبیبوں کے نزدیک ڈھائی برس بلکہ بعض کے نزدیک انتہائی مدت حمل کی تین برس بھی ہے بہر حال ان دونوں وجوہ میں سے کسی وجہ کی رو سے پیش گوئی کی صحت پر جرح نہیں ہو سکتی۔

اسی لئے مرزا صاحب نے اسی اشتہار ۸ راپریل میں قیاسی طور پر یہ بھی صاف لکھ دیا تھا کہ غالباً وہ لڑکا اب یا اس کے بعد قریب حمل میں پیدا ہوگا۔ اور پھر اس اشتہار کی اخیر سطر میں مرزا صاحب نے یہ بھی تحریر کر دیا کہ میں اسی قدر ظاہر کرتا ہوں جو مجھ پر من جانب اللہ ظاہر کیا گیا اور آئندہ جو اس سے زیادہ منکشف ہوگا۔ وہ بھی شائع کیا جائے گا سو مرزا صاحب نے اپنے اسی اشتہار میں بتلا بھی دیا کہ اس اشتہار کا الہامی فقرہ مجمل اور ذوی الوجوہ ہے جس کی تشریح اگر خدا نے چاہا پیچھے کی جائے گی۔

(اشتہار واجب الاظہار من جانب سید عباس علی شاہ صاحب لدھیانوی ۱۰ رجون ۱۸۸۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول ص۱۲۳ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

لکھا تھا کہ اگر میرا ہزار بیٹا ہوتا اور وہ میرے سامنے قتل کر دیا جاتا تو مجھے اس کا افسوس نہ ہوتا ہاں بشیر کی وفات سے لوگوں کو ابتلا نہ آتا۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۵ مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۲۷ء)

## (۳۷) طوفان عظیم

جب شروع ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود نے خدائی حکم کے ماتحت ہوشیار پور جا کر وہاں چالیس دن خلوت کی اور ذکر خدا میں مشغول رہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو ایک عظیم الشان بیٹے کی بشارت دی جس نے اپنے مسیحی نفس سے مصلح عالم بن کر دنیا کے چاروں کونوں میں شہرت پانی تھی یہ الہام اس قدر جلال اور شان و شوکت کے ساتھ ہوا کہ جب حضور نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اس کا اعلان فرمایا تو اس کی وجہ سے ملک میں ایک شور برپا ہو گیا۔ اور لوگ نہایت شوق کے ساتھ اس پسر موعود کی راہ دیکھنے لگے اور سب نے اپنے خیال کے مطابق اس پسر موعود کے متعلق اپنی امیدیں جما لیں بعض نے اس پسر موعود کو مہدی معہود سمجھا جس کا اسلام میں وعدہ دیا گیا تھا اور جس نے دنیا میں مبعوث ہو کر اسلام کے دشمنوں کو نابود اور مسلمانوں کو ہر میدان میں غالب کرنا تھا بعض نے اور اسی قسم کی امیدیں قائم کیں اور بعض تماشائی کے طور پر پیش گوئی کے جلال اور شان و شوکت کو دیکھ کر ہی حیرت میں پڑ گئے تھے اور بغیر کوئی امید قائم کئے اس انتظار میں تھے کہ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے غیر مذاہب والوں کو بھی اس خبر نے چونکا دیا تھا۔

غرض اس وحی الٰہی کی اشاعت رجوع عام کا باعث ہوئی۔ ان دنوں حضور کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا تھا مگر اللہ نے بھی ایمان کے رستہ میں ابتلا رکھے ہیں سو قدرت خدا کہ چند ماہ کے بعد یعنی مئی ۱۸۸۶ء میں بچہ پیدا ہوا تو وہ لڑکی تھی اس پر خوش اعتقادوں میں مایوسی اور بد اعتقادوں اور دشمنوں میں ہنسی اور استہزار کی ایک

(انتقال کے بعد یہ لڑکا بشیر اول کے نام سے تعبیر ہونے لگا۔ المؤلف)
خاکسار غلام احمد ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ مؤلفہ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

## (۷۱) کوئی ضروری امر نہیں (ج)

خدا تعالیٰ نے بعض الہامات میں یہ ہم پر ظاہر کیا تھا کہ یہ لڑکا جو فوت ہو گیا ہے۔ ذاتی استعدادوں میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور دنیوی جذبات بکلی اس کی فطرت سے مسلوب اور دین کی چمک اس میں بھری ہوئی ہے اور روشن فطرت اور عالی گوہر اور صدیقی روح اپنے اندر رکھتا ہے اس کا نام باران رحمت اور مبشر اور بشیر اور ید اللہ بجلال و جمال وغیرہ اسما بھی ہیں۔ سو جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ سے اس کی صفات ظاہر کی یہ سب اس کی صفائی استعداد کے متعلق ہیں جن کے متعلق ظہور فی الخارج کوئی ضروری امر نہیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا سبز اشتہار ص۸ و تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا صاحب ص۱۲۹)

## (۷۲) لوگوں کو ابتلاء

خلیفہ اول حکیم نور الدین صاحب (رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک ہی شخص ہے جس نے مجھے شکست دی ہے۔ اور وہ میاں محمد خاں صاحب ہیں بشیر اول کے فوت ہونے پر لوگوں نے حضرت (مرزا) صاحب کو بہت سے خطوط لکھے مولوی (نور الدین) صاحب نے لکھا کہ اگر اس وقت میرا اپنا بیٹا مر جاتا۔ تو میں کچھ پروانہ کرتا مگر بشیر اول فوت نہ ہوتا۔ اور لوگ اس ابتلاء سے بچ رہتے اور ساتھ ہی لکھا کہ اگر اس قسم کا کوئی اور خط بھی آیا ہو تو اس سے آگاہ فرما دیں۔ اس پر حضرت (مرزا) صاحب نے مولوی صاحب کو دو خط بھیجے جن میں سے ایک میاں محمد خاں صاحب کا تھا۔ انھوں نے

لیکن اکثروں پر مایوسی کا عالم تھا۔ اور مخالفین میں بڑے درجہ کا استہزاء کا جوش تھا اس کے پھر عامۃ الناس میں پسر موعود کی آمد آمد کا اس شدومد سے انتظار نہیں ہوا۔ جو اس سے قبل تھا (حقیقت کھل گئی اور پھر وہ پسر موعود آیا بھی نہیں۔ البتہ تاویلات کا سلسلہ آخر تک جاری رہا۔ للمؤلف)

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۴۳ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۴۷) درحقیقت دو لڑکے

ناظرین پر منکشف ہو کہ بعض مخالفین پسر متوفی (بشیر اول) کی وفات کا ذکر کر کے اپنے اشتہارات و اخبارات میں طنز سے لکھتے ہیں کہ یہ وہی بچہ ہے جس کی نسبت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸ اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ اگست ۱۸۸۷ء میں ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی ...

خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیش گوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، پہلے بشیر کی نسبت پیش گوئی ہے (جو بتاریخ ۴ نومبر ۱۸۸۸ء اس اعلان سے ایک ماہ قبل انتقال کر چکا۔ للمؤلف) جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے (جس کے آئندہ پیدا ہونے کی امید ہے للمؤلف)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کہ جو بظاہر ایک لڑکے کی بابت پیش گوئی سمجھی گئی تھی وہ درحقیقت دو لڑکوں کی بابت پیش گوئی تھی۔ (ایک وہ جو فوت ہو چکا۔ ایک وہ جو آئندہ تولد ہوگا۔ للمؤلف)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خط مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حکیم نورالدین صاحب مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان ص۱۴ نمبر ۱۱ جلد ۳)

ایسی لہر اٹھی کہ جس نے ملک میں ایک زلزلہ پیدا کر دیا۔ اس وقت تک بیعت کا سلسلہ تو تھا ہی نہیں کہ مریدین الگ نظر آتے۔ پس عام لوگوں میں چہ میگوئی ہو رہی تھی کہ یہ کیا ہوا۔ کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ حضور نے بذریعہ اشتہارات و خطوط اعلان فرمایا کہ وحی الٰہی میں یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ اس وقت جو بچے کی امید واری ہے تو یہی وہ پسر موعود ہوگا۔ اور اس طرح لوگوں کی تسلی کی کوشش کی۔ چنانچہ اس پر اکثر لوگ سنبھل گئے اور پیش گوئی کے ظہور کے منتظر رہے۔

کچھ عرصے بعد یعنی اگست ۱۸۸۷ء میں حضرت کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ اس لڑکے کی پیدائش پر بڑی خوشی منائی گئی اور کئی لوگ جو متزلزل ہو گئے تھے پھر سنبھل گئے اور لوگوں نے سمجھا کہ یہی وہ موعود لڑکا ہے اور خود حضرت صاحب کو بھی یہی خیال تھا۔ گو آپ نے اس کے متعلق کبھی قطعی یقین ظاہر نہیں کیا۔ مگر فرماتے رہے کہ قرائن سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ لڑکا ہے۔ واللہ اعلم۔

غرض بشیر اول کی پیدائش رجوع عام کا باعث ہوئی مگر قدرت خدا کہ ایک سال کے بعد یہ لڑکا اچانک فوت ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا ملک میں ایک طوفان عظیم برپا ہوا اور سخت زلزلہ آیا حتیٰ کہ میاں عبداللہ صاحب سنوری کا خیال ہے کہ ایسا زلزلہ عامتہ الناس کے لئے نہ اس سے قبل کبھی آیا تھا اور نہ اس کے بعد آیا ....... بہرحال یہ یقینی بات ہے کہ اس واقعہ پر ملک میں ایک سخت شور اٹھا اور کئی خوش اعتقادوں کو ایسا دھکا لگا کہ وہ پھر نہ سنبھل سکے۔

حضرت صاحب نے لوگوں کو سنبھالنے کے لئے اشتہاروں اور خطوط کی بھرمار کر دی اور لوگوں کو سمجھایا کہ میں نے کبھی یہ یقین ظاہر نہیں کیا تھا کہ یہی وہ لڑکا ہے ہاں یہ میں نے کہا تھا کہ چونکہ خاص اس لڑکے کے متعلق بھی مجھے بہت سے الہام ہوئے ہیں جن میں اس کی بڑی ذاتی فضیلت بتائی گئی تھی اس لئے میرا یہ خیال تھا کہ شاید یہی وہ موعود لڑکا ہو۔ مگر خدا کی وحی میں جو اس معاملہ میں اتباع کے قابل ہے ہرگز کوئی تعیین نہیں کی گئی تھی۔ غرض لوگوں کو بہت سنبھالا گیا۔ چنانچہ بعض لوگ سنبھل گئے۔

## (۲۶) تین چار

ایک اور الہام ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اس وقت ان تین لڑکوں کا جو اب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہوں گے اور پھر ایک اور ہو گا جو تین کو چار کر دے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہو گیا یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنیوالا ہوگا

(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۷) چوتھا لڑکا

میرا چوتھا لڑکا جس کا نام مبارک احمد ہے۔ اس کی نسبت پیش گوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی .. سو خدا نے میری تصدیق کے لئے اور تمام مخالفین کی تکذیب کے لئے اسی پسر چہارم کی پیش گوئی کو ۱۴ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ صفر ۱۳۱۷ھ تھی۔ بروز چہار شنبہ پورا کر دیا یعنی وہ مولود چوتھا لڑکا تاریخ مذکور میں پیدا ہو گیا۔ (۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار والی پیش گوئی ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اعلان کے مطابق حسب وعدہ الہٰی زیادہ سے زیادہ ۹ سال کے عرصے میں پوری ہونی قرار پائی تھی لیکن مرزا صاحب کے موجودہ بیان کے مطابق ۱۸۹۹ء میں چودھویں سال پوری ہوئی۔ صرف پانچ سال کا فرق پڑا۔ کچھ زیادہ نہیں۔ للمؤلف)

(تریاق القلوب ص۴۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

بہر حال مرزا صاحب اس درجہ خوش تھے کہ کم عمری ہی میں اس لڑکے کا نکاح بھی ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب قادیانی کی دختر مریم سے کر دیا تھا چنانچہ ملاحظہ ہو اخبار بدر قادیان ۵ ستمبر ۱۹۰۶ء و اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۶۱ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء

(للمؤلف)

# (۷۵) بالفعل محض تفاول

خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا۔ جب تک اپنے پاک وعدے کو پورا نہ کرلے مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا۔

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد      دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اس قدر دیر ہے کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاول بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ ورنہ وہ بفضلہ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا دودھ کا جلا چھاچھ کو پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ مرزا صاحب بشیر اول کا انجام دیکھ چکے تھے۔ اس لئے بشیر ثانی کے معاملہ کو گول مول رکھنا لازم تھا۔ للمؤلف)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار منقول از رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۱۳ نمبر ۵ صفحہ ۱۷۶)

لڑکے کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ تب اس نام رکھنے کے بعد ایک دفعہ وہ پیش گوئی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی یاد آگئی۔

(تریاق القلوب ص۴۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۸۰) دُعا قبول صحت کی بشارت

۷ راگست ۱۹۰۷ء صاحب زادہ میاں مبارک صاحب جو تپ سے سخت بیمار رہیں اور بعض دفعہ بیہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ابھی تک بیمار ہیں۔ ان کی نسبت آج الہام ہوا "قبول ہو گئی۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا" یعنی یہ دعا قبول ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو شفا دے۔ یہ پختہ طور پر یاد نہیں کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میاں کی صحت کی بشارت دی۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اعلان مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۹ راگست ۱۹۰۷ء)

## (۸۱) آخری وقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبارک احمد سے بہت محبت تھی۔ جب مبارک احمد بیمار ہوا تو دوائی وغیرہ میں ہی پلایا کرتا تھا میں نے دیکھا کہ آخری وقت میں حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ جو بڑے حوصلہ اور قوی دل کے انسان تھے اور سخت سے سخت گھبراہٹ کے موقعوں پر بھی گھبرایا نہیں کرتے تھے وہ بھی گھبرا گئے، انھوں نے نبض پر ہاتھ رکھا تو چھوٹ چکی تھی۔ انھوں نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا حضور کستوری لائیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چابی لے کر قفل کھول ہی رہے تھے کہ مبارک احمد فوت ہو گیا یہ دیکھ کر حضرت مولوی صاحب یک دم گر گئے میں نے دیکھا وہ سخت گھبراہٹ میں تھے۔ انھیں زیادہ خیال یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبارک احمد سے بہت محبت ہے اس کی وفات کی وجہ سے انھیں شدید صدمہ ہو گا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ سنا کہ مبارک فوت ہو گیا ہے

## (۷۸) ولادت سے قبل کلام

اور اس لڑکے (مبارک احمد) نے پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ" مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے "یعنی اے میرے بھائیو میں پورے ایک دن کے بعد تمھیں ملوں گا۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔ اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی۔

اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں۔ مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔ اور پھر بعد اس کے ۱۴ر جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چہارشنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔ اور پیش گوئی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیر کے دن اس کا عقیقہ ہوا۔ اور اس کی پیدائش کے دن یعنی بروز چہارشنبہ چوتھے گھنٹے میں کئی دن کے امساک باراں کے بعد خوب بارش ہوئی (چوتھے گھنٹہ اور بارش کو تو مرزا صاحب جانیں لیکن تقویم اسلامی کے حساب سے نہ چہارشنبہ چوتھا دن ہے نہ ماہ صفر چوتھا مہینہ۔ البتہ "قادیانی" تاویل ان کو چوتھا بنا سے تو دوسری بات ہے۔ للمؤلف)

(تریاق القلوب ص۱۴۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۷۹) یکدفعہ پیش گوئی یاد آگئی

اور عجیب تر یہ کہ چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی خبر جو سب سے پہلے اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں دی تھی۔ اس وقت ہر چہار لڑکوں میں سے ابھی ایک بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور اشتہار مذکور میں خدا تعالٰے نے صریح طور پر پسر چہارم کا نام مبارک رکھ دیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۳ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء دوسرے کالم کی سطر ۴۔ سو جب اس

لگایا۔ مگر واقعات نے اس اجتہاد کو غلط ثابت کر دیا۔ کیوں کہ وہ بچہ فوت ہو گیا پھر حضور نے اس پیش گوئی کو مبارک احمد پر لگایا اور بار بار مختلف کتابوں میں آپ نے اس اجتہاد کو صریح لفظوں میں لکھ کر شائع فرمایا مگر واقعات نے اس اجتہاد کو بھی غلط ثابت کر دیا کیوں کہ وہ بھی فوت ہو گیا۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۴۴ نمبر ۵ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۲ء)

## (۴۸) شادی (ج)

حضرت والدہ صاحبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب مبارک احمد فوت ہو گیا اور مریم بیگم جس کے ساتھ اس کی شادی ہوئی تھی بیوہ ہو گئی۔ تو حضرت صاحب نے گھر میں ایک دفعہ یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ یہ لڑکی ہمارے گھر میں ہی آجائے تو اچھا ہے یعنی ہمارے بچوں میں سے ہی کوئی اس کے ساتھ شادی کرے تو بہتر ہے (مرزا صاحب مبارک کو پسر موعود قرار دے چکے تھے۔ اسی اطمینان پر نو عمری میں اس کی شادی کر دی تھی۔ للمؤلف)

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۵۲ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۸۵) اے بسا آرزو کہ خاک شدہ (ج)

خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوش خبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔ (لیکن یہ بشارت بھی خالی گئی اور بعد کو مرزا صاحب کے گھر میں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ للمؤلف)

[illegible]

تو آپ کاغذ قلم دوات لے کر بیٹھ گئے اور چند خط لکھ کر دیئے کہ ڈاک میں ڈال دو۔ ان خطوں میں مضمون یہ تھا کہ مبارک احمد فوت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی دین تھی اس نے لے لی۔ رنج و فکر کی بات نہیں۔ اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے غرض دوسروں کو صبر کی تلقین کے خطوط اس وقت روانہ کئے اور یہاں کے لوگوں کو فرمایا بے شک مبارک احمد سے ہمیں محبت بہت تھی لیکن اس لیئے ہمیں محبت تھی کہ ہمیں خیال تھا بعض الہامات اس کی ذات سے پورے ہونے والے ہیں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۴۷ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

## (۸۲) خوش ہونا چاہیئے

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب ہمارا چھوٹا بھائی مبارک احمد بیمار ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دن رات اس کی تیمارداری میں مصروف رہتے تھے اور بڑے فکر اور توجہ کے ساتھ اس کے علاج میں مشغول رہتے تھے اور چونکہ حضرت (مرزا) صاحب کو اس سے بہت محبت تھی اس لئے لوگوں کا خیال تھا کہ اگر خدانخواستہ وہ فوت ہو گیا تو حضرت صاحب کو بڑا سخت صدمہ گزرے گا لیکن جب وہ صبح کے وقت فوت ہوا تو فوراً حضرت صاحب بڑے اطمینان کے ساتھ بیرونی احباب کو خط لکھنے بیٹھ گئے کہ مبارک فوت ہو گیا ہے اور ہم کو اللہ کی قضا پر راضی ہونا چاہیئے اور مجھے بعض الہاموں میں بھی بتایا گیا تھا کہ یا یہ لڑکا بہت خدا رسیدہ ہوگا اور یا بچپن میں فوت ہو جائے گا۔ سو ہم کو اس لحاظ سے خوش ہونا چاہیئے کہ خدا کا کلام پورا ہوا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۱۵۵ مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۸۳) پیش گوئی کا انجام (ج)

خود حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے مصلح موعود کی پیش گوئی کو پہلے بشیر اول پر

ذیل الفاظ لکھے :-

"مسیح موعود نے جس لڑکے کی بشارت دی تھی وہ آپ ہیں اور کیا جناب کا دعویٰ ہے"

اس کا جواب حضور نے اپنے دست مبارک سے یہ لکھا :-

"مکرم ۔ السلام علیکم ۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) نے ایک خاص لڑکے کی کئی جگہ پیش گوئی کی ہے ۔ ایک میری پیدائش سے پہلے کی ہے جس میں مصلح موعود کا لفظ آتا ہے ۔ ایک الوصیت میں ہے پہلے اشتہارات میں یہ نہیں لکھا کہ مصلح الہام الٰہی سے دعویٰ کرے گا ۔ الوصیت والے موعود کی نسبت لکھا ہے کہ قرب حق سے مخصوص ہوگا ۔ اگر یہ دونوں ایک ہی ہیں تب تو مصلح موعود کے لئے وحی سے دعویٰ کرنا ضروری ہے ۔ اور اگر دو شخص ہیں یا ایک ہی شخص کی دو مختلف وقتوں کی حالتیں ہیں تب مصلح موعود کے لئے نہ تو دعویٰ وحی سے ضروری ہے اور نہ بلا وحی کے ۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ دعویٰ بھی نہ کرے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی پیش گوئیاں امت کے بڑے بڑے آدمیوں کی نسبت فرمائیں بعض نے ان کے مستحق ہونے کا دعویٰ بھی نہ کیا ہاں لوگوں نے سمجھ کر ان پر چسپاں کیں ۔ مثلاً محمد مہدی فاتح قسطنطنیہ کی نسبت پیش گوئی موجود ہے ۔ اس کا دعویٰ ثابت نہیں اور بھی ہیں پس میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا ۔ اگر میں ہوں تو الحمد للہ ۔ دعوے سے فائدہ نہیں ۔ اگر میں نہیں تو اس احتیاط سے میں ایک غلطی سے محفوظ ہو گیا بعض لوگ مجھے وہ موعود سمجھتے ہیں میں ان کو بھی نہیں روکتا ۔ ہر ایک شخص کا اپنا خیال و تحقیق ہے اور خلاف شریعت نہیں"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۸۵ مورخہ ۲ فروری ۱۹۱۶ء)

## (۸۶) تین چار کا چکر

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں بھی کیسا اخفا ہے۔ پسر موعود کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ مگر ہمارے موجودہ سارے لڑکے بھی کسی نہ کسی طرح تین کو چار کرنے والے ہیں۔ چنانچہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ میاں (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) کو تو حضرت صاحب نے اس طرح تین کو چار کرنے والا قرار دیا کہ مرزا سلطان احمد اور فضل کو بھی شمار کر لیا۔ اور بشیر اول متوفی کو بھی۔ ...... تمھیں (یعنی خاکسار راقم الحروف کو) اس طرح پر کہ صرف زندہ لڑکے شمار کر لیے۔ اور بشیر اول متوفی کو چھوڑ دیا۔ شریف احمد کو اس طرح پر قرار دیا کہ اپنی پہلی بیوی کے لڑکے مرزا سلطان احمد اور فضل احمد چھوڑ دیئے اور میرے سارے لڑکے زندہ اور متوفی شمار کر لئے اور مبارک کو اس طرح پر کہ میرے صرف زندہ لڑکے شمار کر لئے۔ اور بشیر اول متوفی کو چھوڑ دیا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۵۹ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۸۷) ماحصل

پسر موعود کی بشارت کی تفصیلات درج کرنے کا منشا یہ ہے کہ مشتے نمونہ از خروارے اندازہ ہو جائے کہ مرزا صاحب کی عظیم الشان پیش گوئیاں کس انداز سے پیش ہو کر کس طور سے پوری ہوتی تھیں۔ ابہام۔ التباس۔ تاویل اور تضاد کی بہترین مثالیں ہیں اور اس لحاظ سے ضرور قابل یادگار ہیں۔ (للمؤلف)

## (۸۸) گول بات (ج)

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح (میاں محمود احمد صاحب) کی خدمت میں مندرجہ

کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے۔ جب قیوم عالم کوئی حرکت جزوی یا کلی کرے گا تو اس کی حرکت کے ساتھ اسکے اعضاء میں حرکت پیدا ہوجانا ایک لازمی امر ہوگا

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تصنیف توضیح المرام ص۴۳)

## (۳) وحدت وجود

(مرزا صاحب نے) میر عباس علی صاحب کے استفسار پر "وحدت وجود" کی تردید میں ایک مبسوط خط ۱۳ فروری ۱۸۸۹ء مطابق ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۰۶ھ کو لکھا جس میں وجودیوں کے اعتقادات کے پرخچے اڑا دیے۔ وحدت وجود کے مسئلہ پر جب آپ نے (مرزا صاحب نے) قلم اٹھایا تو یوں ہی خیالی طور پر نہیں بلکہ آپ نے ایک محقق کی حیثیت سے اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کر لیا تھا۔ اور کافی مطالعہ کر کے فیصلہ کیا تھا چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:

"اس عاجز نے ہر چند ایک مدت دراز تک غور کی اور کتاب اللہ اور احادیث نبوی کو بتدبر و تفکر تمام دیکھا اور محی الدین ابن عربی وغیرہ کی تالیفات پر بھی نظر ڈالی کہ جو اس طور کے خیالات سے بھری ہوئی ہیں اور خود عقل خداداد کی رو سے بھی خوب سوچا اور فکر کیا لیکن آج تک اس دعویٰ کی بنیاد پر کوئی دلیل اور صحیح حدیث ہاتھ نہیں آئی اور کسی نوع کی برہان اس کی صحت پر قائم نہیں ہوئی بلکہ اسکے ابطال پر براہین قویہ اور حجج قطعیہ قائم ہوئی ہیں جو کسی طرح اٹھ نہیں سکتیں"

(حیات احمد جلد دوم نمبر دوم ص۹۵ مرتبہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

## (۴) عیسیٰ ؑ کی حقیقت

وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔

# فصل ساتویں

## ارشادات

### (۱) دوبارہ نزول

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا صاحب) نے فرمایا یہ جو بات جو مفسرین و محدثین نے لکھے ہیں ممکن ہیں کہ یہ ہوں لیکن اصل امر شریف کا نام ہی سبع مثانی ہے اور اس کا سبع مثانی ہونا یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کا دوبارہ نزول ہوا ہے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور دوسری بار مسیح موعود (مرزا صاحب) پر۔ چنانچہ ہم پر اس کا دوبارہ نزول ہوا اور مسیح موعود کا ثبوت اس سورۃ سے واضح تر ہے اور ہماری تحریریں اور تفسیریں اس پر گواہ ہیں۔ توریت میں بھی سات آوازیں یا سات گرج لکھی ہیں اور وہ مقفل مانا گیا ہے ہمارے زمانے میں وہ قفل کھولا گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۲ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۳۱ء)

### (۲) قیوم العالمین کا قادیانی تخیل

اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھانے کے لئے تخیلی طور پر ہم فرض کرسکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں۔ جو صفحہ ہستی کے تمام

بارہ میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے میں حیران ہیں۔ بغیر اسکے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل اس کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ یہ احسان قرآن کا اُن پر ہے کہ ان کو بھی نبیوں کے دفتر میں لکھ دیا۔

(اعجاز احمدی ص۱۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں، کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اس قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے کہ جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔

(کشتی نوح ص۱۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اسکے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کنجریوں سے تیل ملوانا کوئی معمولی بات ہے۔ یسوع کا ان سے کیا تعلق تھا۔ اگر پادری صاحبان کہیں کہ اس کنجنی نے توبہ کر لی ہو گی تو ہم کہتے ہیں کہ کنجنی کی توبہ کا کیا اعتبار، دن کو تو توبہ کرتی ہے اور رات کو جا کر مونڈھے پر بیٹھ بدکاری میں

(توضیح مرام صـ۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (جن کو آپ لوگ یسوع کہتے ہیں) اسی سلسلہ کا مؤید بنا کر بھیجا۔

(ملفوظات احمدیہ جلد اول صـ۳۰۵ مجموعہ تقاریر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بد زبانی کے مقابل پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صـ۱۰۲)

اگر ایک مسلمان عیسائی عقیدہ پر اعتراض کرے تو اس کو چاہیئے کہ اعتراض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اور عظمت کا پاس رکھے۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم صـ۱۶۹)

غرض جس ابن مریم کی قرآن شریف نے ہمکو خبر دی ہے وہ اسی ازلی ابدی ہدایت کا پابند تھا جو ابتدا سے بنی آدم کے لئے مقرر کی گئی ہے لہٰذا اس کی نبوت کے لئے قرآنی ثبوت کافی ہے۔ گو انجیل کی روسے کتنے ہی شکوک وشبہات ان کی نبوت کے بارہ میں پیدا ہوں۔

(نور القرآن مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نمبر ۱ صـ۳۲)

غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی) پیش گوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو دفع نہیں کرسکتے۔ صرف قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور بجز اس کے ان کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔

(اعجاز احمدی صـ۱۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور یہود تو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے معاملہ میں اور ان کی پیش گوئیوں کی

فصل ساتویں

جو ایک ایسا یسوع پیش کیا ہے جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ اور بجز اپنے نفس کے تمام اولین و آخرین کو لعنتی سمجھتا تھا ........ سو ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ بن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں۔

(انوار القرآن حصہ دوم صـ۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۶) مریم کی عصمت

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا) "مریم کی ماں نے عہد کیا تھا کہ وہ بیت المقدس کی خدمت کرے گی اور تارکہ رہے گی۔ نکاح نہ کرے گی۔ اور خود مریم نے بھی یہ عہد کیا تھا کہ میں ہیکل کی خدمت کروں گی۔ اور باوجود اس عہد کے پھر وہ کیا بلا اور آفت پڑی کہ یہ عہد توڑا گیا اور نکاح کیا گیا۔ ان تاریخوں میں جو یہودی مصنفوں نے لکھی ہیں اور باتوں کو چھوڑ کر اگر یہی دیکھا جائے تو یہ لکھا ہے کہ یوسف کو مجبور کیا گیا کہ وہ نکاح کرے اور اسرائیلی بزرگوں نے اسے کہا کہ ہر طرح تمہیں نکاح کرنا ہو گا۔ اب اس واقعہ کو مدنظر رکھ کر دیکھو کہ کس قدر اعتراض واقع ہوتے ہیں۔

(اخبار الحکم مورخہ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء و اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ۱۲۴ مورخہ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۳۴ء)

غرض اس جگہ ایک معترض کا حق ہے کہ وہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا اگرچہ ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے۔

القصہ حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے نذر ہو چکی تھی اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی۔

مبتلا ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ششم ص۳۰۲ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میری نزدیک آپ کے یہ حرکات جائے افسوس نہیں۔ کیوں کہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بات بھی یاد رہے آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردمی اور رجولیت انسان کے صفات محمودہ میں سے ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ جیسے بہرا اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد سوم ص۲۸ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۵) مرزا صاحب کی معذرت

ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام پر نہایت نیک عقیدہ ہے۔ اور ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدائے تعالیٰ کے سچے نبی اور اس کے پیارے تھے۔ اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ وہ جیسا کہ قرآن شریف ہمیں خبر دیتا ہے اپنی نجات کے لئے ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے ایمان لائے تھے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے صدہا خادموں میں سے ایک مخلص خادم وہ بھی تھے۔ پس ہم انکی حیثیت کے موافق ہر طرح ان کا ادب ملحوظ رکھتے ہیں۔ لیکن عیسائیوں نے

پاک تھی ۔ اور ان کا مرنا عام لوگوں کی طرح صلیب پر نہ تھا
(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۳۳
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

آں حضرت صلعم کے حضرت مسیح اور ان کی والدہ پر بہت بڑے احسانات ہیں کہ آپ نے انہیں ہر ایک قسم کے الزام سے بری کیا جو ان کے مخالف یہودی ان پر لگاتے تھے ۔ ورنہ وہ خود تو جس دن سے پیدا ہوئے ، اسی دن سے مخالفین کی لعنت کے مورد تھے ۔ یہودیوں نے ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں چھوڑی ۔ ابتدا بھی ان کی لعنت سے ہے اور انتہا بھی لعنت سے ۔ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو ان کا مصدق تو کوئی بھی نظر نہیں آتا یہودی لوگ تو خیر لعنت کرتے ہی تھے لیکن خود ان کے حواری بھی لعنت کرنے سے باز نہ رہ سکے ۔ حواریوں میں سے ایک نے تین بار ان پر لعنت کی ۔ ۔ ۔ ۔

یہ صرف حضرت نبی کریم ہی تھے جو بڑے زور سے ان کے مصدق بنے اور مخالفین کے ہر قسم کے الزامات سے ان کی بریت کی ۔ اس سے بڑھ کر اور کیا احسان ہو سکتا ہے کہ بجائے لعنت کے رحمت کا خطاب انہیں دلایا ۔ اور اب مسلمان ان پر رحمۃ اللہ کا لفظ بولتے ہیں ۔
(ملفوظات احمدیہ جلد ہفتم صفحہ ۱۲۸ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

## (۸) حضرت عیسیٰ ع کی پیدائش

اخویم مکرم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ سیدنا حضرت قبلہ مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب مرحوم و مغفور نے ۱۹۱۰ء کے سالانہ جلسہ قادیان پر اخویم شیخ محمد جان صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ وزیر آباد کے مندرجہ ذیل استفسار پر اپنے قلم سے مندرجہ ذیل سطور لکھ دیں ۔ یہ نقل اس کی مطابق اصل ہے اگر عکس کی ضرورت ہو تو آپ شیخ محمد جان سے منگوالیں (راقم قمر الدین از جہلم)

سوال بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔
حضور ! اگر کوئی حضور کے مریدوں میں ہو کر حضرت مسیح علیہ السلام کو بن باپ نہ مانے تو اسکے ایمان میں کوئی نقص ہے یا نہیں ۔ ایک سائل کا یہ سوال ہے اس پر

افسوس اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے ناجائز تعلقات کے شبہات شائع کئے۔

(چشمہ مسیحی صفحہ ۱۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا۔ اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا۔ اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۷) لعنت۔ لعنت

(مرزا صاحب نے) فرمایا۔ توراۃ کی رو سے جو زنا کا نطفہ ہو وہ ملعون ہوتا ہے۔ اور جو صلیب دیا جائے وہ بھی ملعون ہوتا ہے تعجب ہے کہ عیسائیوں نے اپنی نجات کے واسطے کفارہ کا مسئلہ گھڑنے کے واسطے یہ تسلیم کر لیا کہ یسوع صلیب پر جا کر ملعون ہو گیا۔ جب ایک لعنت کو انہوں نے یسوع کے واسطے روا رکھا ہے تو پھر دوسری لعنت کو بھی کیوں روا نہیں رکھ لیتے۔ تاکہ کفارہ زیادہ پختہ ہو جائے۔ جب لعنت کا لفظ آ گیا تو پھر کیا ایک اور کیا دو مگر قرآن شریف نے ان دونوں لعنتوں کا رد کیا ہے۔ اور دونوں کا جواب دیا ہے کہ ان کی پیدائش بھی

کہ حضرت مسیح ابن مریم انواع و اقسام کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی بناء پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زندہ کر کے دکھلایئے . . . . . . ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جن میں ایسا لکھا ہے متشابہات میں سے ہیں . . . . . . اور موحد صاحب کا یہ عذر کہ ہم ایسا اعتقاد تو نہیں رکھتے کہ اپنی ذاتی طاقت سے حضرت عیسیٰ خالق طیور تھے بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ طاقت خدا تعالیٰ نے اپنے اذن و ارادہ سے ان کو دے رکھی تھی . . . . . . . . یہ سراسر مشرکانہ باتیں ہیں اور کفر سے بدتر۔

(ازالہ اوہام ص۲۹۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۰) عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرامکار اور حرام کی اولاد ٹھیرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

جو لوگ فرعون کے وقت مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے۔ اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لئے تھے۔ سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور پر ایسے طریق (یعنے سحر اور جادوگری) پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسا پرندہ پرواز کرتا ہے۔

کچھ فرمایا جائے۔ خاکسار محمد جان ۲۲، دسمبر ۱۹۱۱ء

اس پر آپ نے فرمایا کہ کسی کے پاس قلم دوات ہے تو کسی نے کہا میرے پاس پنسل ہے آپ نے فرمایا مجھے قلم دوات چاہیئے۔ جب قلم دوات آئی تو آپ نے فرمایا۔

جواب منجانب حضرت خلیفۃ المسیح مہدی وقت حضرت نورالدین اعظم

"جہاں تک میری سمجھ ہے یہ مسئلہ کسی عقیدہ میں داخل نہیں نہ قرآن کریم نہ حدیث میں اس کے متعلق صریح حکم موجود ہے کہ یہ عقیدہ رکھو۔ اگر کسی کی تحقیق اس کو مجبور کرے تو وہ معذور ہے یہ میرا خیال ہے۔ نورالدین۔"

(المہدی نمبر ۲ و ۳ صفحہ ۹۳ مولفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں، اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسٰی کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ایک صاحب نے عرض کیا بے نظیر چیز تو دنیا میں سوائے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کے اور کوئی نظر نہیں آتی۔

فرمایا۔ ہم تو اسے بھی بے نظیر نہیں مانتے۔ بلکہ اور بھی کئی ایسی پیدائشوں کا علم ہے دو مشہور لوگوں کے نام تو انسائیکلوپیڈیا والے نے گنائے ہیں۔ ہلاکو خاں اور چین کے شاہی خاندان منچو کے ایک بادشاہ کی پیدائش بھی اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۳۰ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۰ جلد ۱)

## (۹) سوال و جواب

بعض لوگ موحدین کے فرقہ میں سے بحوالہ آیت قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں

(یعنی مسمریزم) تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی، بہرحال یہ معجزہ صرف کھیل کی قسم میں سے تھا۔ اور مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اناجیل اربعہ کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح جو کام اپنی قوم کو دکھاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہیں تھے اور قرآن شریف میں بھی کسی جگہ یہ ذکر نہیں کہ مسیح بیماروں کو چنگا کرنے یا پرندوں کے بنانے کے وقت دعا کرتا تھا۔ بلکہ وہ اپنی روح کے ذریعہ سے جس کو روح القدس کے فیضان سے برکت بخشی گئی تھی ایسے ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ چنانچہ جس نے کبھی عمر میں غور سے انجیل پڑھی ہوگی وہ ہمارے اس بیان کی یقیناً تمام تصدیق کریگا اور قرآن شریف کی آیات بھی بآواز بلند پکار رہی ہیں کہ مسیح کے ایسے عجائب کاموں میں اس کو طاقت بخشی گئی تھی اور خدا تعالیٰ نے صاف صاف فرمادیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک فرد بشر کی فطرت میں مودع ہے۔ مسیح سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں۔ چنانچہ اس بات کا تجربہ اس زمانہ میں ہو رہا ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۱-۳۲۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۱) مرزا صاحب کی مسیحائی

۱۳ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء۔ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب یکایک سخت بیمار ہو گئے اور چند بار غش آیا۔ آخری مرتبہ ایسی غشی طاری ہوگئی کہ بدن بے حس اور سرد ہو گیا سب عورتوں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ دیا۔ حضرت مسیح موعود اس وقت دعا میں مصروف تھے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ آپ تکلیف نہ اٹھائیں لڑکا فوت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے بھی انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ دیا ہے۔ بایں ہمہ آپ نے عرق گلاب

(ازالۂ اوہام ص۳۰۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر اڑانا) حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے در اصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔

(ازالۂ اوہام ص۳۰۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس سے کچھ تعجب نہ کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھایا ہو اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بناتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں۔ اور دُم بھی ہلاتی ہیں۔ اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ پرواز بھی کرتی ہیں بمبئی اور کلکتے میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں۔ اور یورپ و امریکہ میں بکثرت ہیں۔ اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں۔

(ازالۂ اوہام ص۳۰۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزہ کی پوری حقیقت کھلتی ہے۔ اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ آپ کا نہیں۔ بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انھیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب

کرتا ہے ....... اور مسیح ابن مریم مجھ میں سے ہے اور میں خدا سے ہوں۔
مبارک وہ جو مجھے پہچانتا ہے۔ اور بدقسمت وہ جس کی آنکھوں سے میں پوشیدہ ہوں
خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

(مرزا صاحب کا مکتوب بنام نُور دین صاحب مندرجہ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص۱۱۱)

## (۱۳) یسوع مسیح سے پیار مسیحی ملکہ کا دربار

جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے وہی دعویٰ مسلمانوں کو بھی ہے گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترکہ جائداد کی طرح ہے اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے۔ کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے اور یسوع کی مجھ میں اسی دعویٰ کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر ہوئے ہیں ...... اور اس جگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اس لئے جرأت کی ہے کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سُنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے مجھے تحریک کی میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر باادب التماس کروں کہ ...... کیا خوب ہو کہ جناب کو اس چھپی ہوئی توہین پر بھی نظر ڈالنے کے لئے توجہ پیدا ہو جو یسوع مسیح کی شان میں کی جاتی ہے۔ (کم از کم مرزا صاحب کی تصانیف انجام آتھم۔ ازالہ اوہام۔ اور کشتی نوح میں یسوع مسیح کی جوگت بنائی گئی ہے ان کے اور ان کی والدہ مریمؑ کے حق میں جو بدگوئی اور بدزبانی روا رکھی گئی ہے اس پر ضرور توجہ ہو کہ یہ تحریرات بھی ملکہ معظمہ کی نظر سے چھپی ہوئی ہیں (المولف)

(تحفہ قیصریہ ص۲۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بحضور ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند)

## (۱۴) مسیحی سرکار قادیانی اقرار

غرض مسیح کا نام جو آسمان سے میرے لئے مقرر کیا گیا ہے اس کے معنی اس سے

لا کر صاحبزادے صاحب کے منہ پر چھینٹے مارے تب کے بعد انہیں کچھ حرکت ہوئی اور پھر تھوڑے عرصہ کے بعد وہ ہوش میں آگئے حضرت مسیح موعود نے بار بار ذکر بیان فرمایا کہ لڑکے کی نبض مفقود ہو چکی تھی اور علامات موت بالکل ظاہر ہو چکی تھیں آنکھیں پتھرا گئی تھیں میں نے عرق گلاب چھڑکا اور دعا کی کہ الٰہی زیادہ خوف شماتت اعداء کا ہے اس سے بچا لیں پھر اللہ تعالیٰ نے لڑکے کو مردہ حالت سے زندہ کیا حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں چونکہ علماء یہود کی برکت جاتی رہی تھی۔ اور موٹے اور سطحی خیال کے لوگ تھے کسی مریض والے کو شفا ہوئی ہو گی انہوں نے یہی سمجھ لیا۔

(روایت مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ [illegible] صفحہ [illegible]
ملاحظہ ہو [illegible] صاحب قادیانی لاہوری)

## (۱۲) مسیح ابن مریم اور مرزا صاحب

میں ایسے شخص کا سخت دشمن ہوں کہ جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر پھر خیال کرے کہ میں خدا ہوں۔ گو میں مسیح ابن مریم کو اس تہمت سے پاک قرار دیتا ہوں کہ اس نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا۔ تاہم میں دعویٰ کرنیوالے کو تمام گنہگاروں سے بدتر سمجھتا ہوں میں جانتا ہوں اور مجھے دکھایا گیا ہے کہ مسیح ابن مریم اس تہمت سے بری اور راستباز ہے اور اس نے کئی دفعہ مجھ سے ملاقات کی لیکن ہر ایک دفعہ اپنی عاجزی اور عبودیت ظاہر کی۔ ایک دفعہ میں نے اور اس نے عالم کشف میں جو گویا بیداری کا عالم تھا۔ ایک جگہ بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا اور اس نے اپنی فروتنی اور محبت سے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ میرا بھائی ہے۔ اور میں نے بھی محسوس کیا کہ وہ میرا بھائی ہے۔ تب میں اسکو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔ سو جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ اسکے موافق میرا یہی عقیدہ ہے کہ وہ میرا بھائی ہے۔ گو مجھے حکمت اور مصلحت الٰہی نے اس کی نسبت زیادہ کام سپرد کیا ہے۔ اور اس کی نسبت زیادہ فضل و کرم کے وعدے دئے ہیں۔ مگر پھر بھی میں اور وہ روحانیت کی رو سے ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اسی بنا پر میرا آنا اسی کا آنا ہے۔ جو مجھ سے انکار

نے فرمایا کہ مجھ کو بھی یہ علم آتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۳۶ء)

## (۱۶) بروز اوتار

راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اسکا بروز یعنی اوتار پیدا کرے سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔

(لکچر سیالکوٹ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

حضرت مسیح علیہ السلام کو دو مرتبہ یہ موقع پیش آیا کہ ان کی روحانیت نے قائم مقام طلب کیا۔ اول جب کہ ان کے فوت ہونے پر چھ سو برس گزر گیا اور یہودیوں نے اس بات پر حد سے زیادہ اصرار کیا کہ وہ نعوذ باللہ مکار اور کاذب تھا اور اس کا ناجائز طور پر تولد تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے جن کی بعثت کی اغراض کثیرہ میں سے ایک یہی غرض تھی کہ ان تمام بیجا الزاموں سے مسیح کا دامن پاک ثابت کریں اور اس کے حق میں صداقت کی گواہی دیں

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

پھر دوسری مرتبہ مسیح کی روحانیت اس وقت جوش میں آئی کہ جب نصاریٰ میں دجالیت کی صفت اتم و اکمل طور پر آگئی۔ اور جیسا کہ لکھا ہے کہ دجال نبوت کا دعویٰ بھی کرے گا اور خدائی کا بھی ایسا ہی انھوں نے کیا۔ نبوت کا دعویٰ اس طرح پر کیا کہ کلام الٰہی میں اپنی طرف سے دخل دے اور وہ قواعد مرتب کئے اور وہ تنسیخ ترمیم کی جو ایک نبی کا کام تھا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۱۱۱ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۶ء)

## (۱۷) تین مرتبہ دنیا میں نازل (ج)

اور یہ بھی کھلا کہ یوں مقدر ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد کہ خیر اور صلاح اور غلبہ توحید کا زمانہ ہوگا پھر دنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عود کرے گا اور بعض بعض کو کیڑوں کی طرح کھائیں گے اور جاہلیت غلبہ کرے گی اور دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہو جائے گی۔ اور مخلوق کو خدا بنانے کی جہالت بڑے زور سے پھیلے گی اور یہ سب فساد عیسائی مذہب سے اس آخری زمانہ کے آخری حصہ میں دنیا میں پھیلیں گے۔ تب پھر مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آکر دنیا میں نیا جلالی طور پر نزول چاہے گی تب ایک قہری شبیہ میں اسکا نزول ہو کر اس زمانہ کا خاتمہ ہو جائیگا۔ تب آخر ہوگا اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسیح کی امت کی نالائق کرتوتوں کی وجہ سے مسیح کی روحانیت کیلئے یہی مقدر تھا کہ تین مرتبہ دنیا میں نازل ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۸) مرزا صاحب اوتار (ج)

اس وقت خدا نے چاہا کہ حقوق عباد کے تلف کے لحاظ سے میرا نام مسیح رکھا اور مجھے خو اور بو اور رنگ اور روپ کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ مسیح کا اوتار کر کے بھیجا۔ ایسا ہی اس نے حقوق خالق کے تلف کے لحاظ سے میرا نام محمد و احمد رکھا اور مجھے توحید پھیلانے کے لئے تمام خو اور بو اور رنگ اور روپ اور جامہ محمدی پہنا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اوتار بنا دیا سو میں ان معنوں کرکے عیسیٰ مسیح بھی ہوں اور محمد مہدی بھی۔ ...... یہ وہ طریق ظہور ہے جس کو اسلامی اصطلاح میں بروز کہتے ہیں۔

(ضمیمہ رسالہ جہاد ص ۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۹) قادیانی نجوم

ان دونوں حسابوں کی رو سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جس کی خدائے تعالیٰ نے سورہ والعصر میں قسم کھائی الف خامس ہے یعنی ہزار پنجم جو مریخ کے

اسی جگہ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت بھی اسلام کے اندرونی مفاسد کے غلبہ کے وقت ہمیشہ ظہور فرماتی رہتی ہے۔ اور حقیقت محمدیہ کا حلول ہمیشہ کسی کامل تبع میں جلوہ گر ہوتا ہے اور جو احادیث میں آیا ہے کہ مہدی پیدا ہو گا۔ اس کا نام میرا ہی نام ہو گا۔ اس کا خلق میرا ہی خلق ہو گا۔ اگر یہ حدیثیں صحیح ہیں تو یہ اسی نزول روحانیت کی طرف اشارہ ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب آیۃ۔ وآخرین منھم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا اس لئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو (یعنی مرزا صاحب کو) اپنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا۔ تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا۔

(تحفہ گولڑویہ ص۱۲۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

پس مسیح موعود خود محمد رسول ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص۱۵۸ نمبر۳ جلد۱۴)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(از قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قادیانی۔ منقول از اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

اس ذات بابرکات (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی تو تعلق پیدا کیجئے۔ جو اپنی پہلی زمانہ والی تلوار اور نیزہ کو بند کر کے ایک زرق برق والی جمالی پوشاک زیب تن کر کے آپ ہی کے ملک (ہندوستان) میں تیرہ سو سال کے بعد دوبارہ تشریف لایا ہے۔

(مراد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

وہ اس زمانہ سے مخصوص تھیں دنیا کو اس سے پہلے ان کی معرفت عطا نہیں کی گئی تھی۔

(تحفۃ الملوک صفحہ ۱۲۲ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۲۱) ملائکہ اور شیطان

اگر کوئی کہے کہ شیطان و ملائکہ دکھا دو تو کہنا چاہئے کہ تمہارے اندر یہ خواص کہ بیٹھے بٹھائے آناً فاناً بدی کی طرف توجہ ہو جانا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی ذات سے بھی منکر ہو جانا اور کبھی نیکی میں ترقی کرنا اور انتہا درجہ کی انکساری و فروتنی و تذلل میں گر جانا یہ دو کششیں جو تمہارے اندر موجود ہیں ان سب کے محرک قوی ہیں وہ ان دو الفاظ ملائک و شیطان کے وجود کے ثبوت ہیں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۱ء منقول از

اخبار الفضل نمبر ۹۲ جلد ۱۲ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۲۵ء)

## (۲۲) معجزہ کی تعریف

(منقول از مندرجہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء)

ایک دفعہ منشی محمد اروڑے خاں صاحب نے حضرت اقدس سے پوچھا کہ حضور معجزہ کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

معجزہ کی ایسی مثال ہے کہ گرمی شدید پڑ رہی ہو۔ ایک پیر کے مرید ہوں وہ مرید اپنے پیر سے کہیں کہ دعا کرو کہ ٹھنڈی ہوا چل جائے وہ دعا کرے اور پھر اس کے بعد ٹھنڈی ہوا بھی چل پڑے۔ اس سے مریدوں کا تو ایمان بڑھتا ہے کہ ہمارے پیر نے دعا کی اور ٹھنڈی ہوا چل گئی مگر مخالف اس پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہوا کا کام تو چلنا ہی ہے۔ یہ کیا معجزہ ہے۔ معجزہ کی مثال ایسی ہی ہے۔

(اخبار الحکم قادیان نمبر ۴۴ جلد ۳۸ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء)

اثر کے ماتحت ہے اور یہی سر ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مفسدین کے قتل اور خونریزی کے لئے حکم فرمایا گیا جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کرنا چاہا اور انکے استیصال کے در پے ہوئے اور یہی خدائے تعالیٰ کے حکم اور اذن سے مریخ کا اثر ہے غرض آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم تھا جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا یعنی بعث اول جلالی تجلی ظاہر کرنے کے لئے تھا۔

مگر بعث دوم جس کی طرف آیۂ کریمہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اشارہ ہے وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے جو اسم جمالی ہے۔ ........ یہ باریک بھید یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعث دوم میں تجلی اعظم جو اکمل اور اتم ہے وہ صرف اسم احمد کی تجلی ہے کیوں کہ بعث دوم آخر ہزار ششم میں ہے اور ہزار ششم کا تعلق ستارہ مشتری کے ساتھ ہے جو کوکب ششم منجملہ خنس کنس ہے اور اس ستارہ کی یہ تاثیر ہے کہ ماموریں کو خون ریزی سے منع کرتا اور عقل اور دانش اور مواد استدلال کو بڑھاتا ہے۔

اس وقت کے مبعوث پر پرتو ستارہ مشتری ہے نہ پرتو مریخ۔ اسی وجہ سے بار بار اس کتاب میں کہا گیا ہے کہ ہزار ششم فقط اسم احمد کا مظہر اتم ہے جو جمالی تجلی کو چاہتا ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص۵۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۰) قادیانی تعلیم

بعض تعلیمات سلسلہ احمدیہ کی آپ کو ایسی نظر آئیں گی جو بظاہر مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف ہیں اور جو اس مشہور تعلیم کے بھی خلاف ہیں جو قرآن کریم کیطرف منسوب کی جاتی ہے لیکن ...... حضرت مسیح موعود نے کوئی نئی تعلیم نہیں دی صرف مسلمانوں کی غلطیوں کی اصلاح کی ہے ہاں بعض باتیں آپ نے نئی بھی بیان کی ہیں لیکن وہ بھی قرآن کریم سے باہر نہیں بلکہ قرآن کریم سے ہی ہیں لیکن چوں کہ

اس کو جادو کہا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی امر ضرور ظہور میں آیا تھا جس کا نام شق القمر رکھا گیا۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ایک عجیب قسم کا خسوف تھا جس کی قرآن شریف نے پہلے خبر دی تھی اور یہ آیتیں بطور پیش گوئیوں کے ہیں۔ اس صورت میں شق کا لفظ محض استعارہ کے رنگ میں ہوگا کیوں کہ خسوف کسوف میں جو حصہ پوشیدہ ہوتا ہے گویا وہ پھٹ کر علیحدہ ہو جاتا ہے ایک استعارہ ہے۔

(چشمہ معرفت ص۲۲۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

یہ آیت یعنی وان یروا آیۃ یعرضوا و یقولوا سحر مستمر یہ سورۂ قمر کی آیت ہے شق القمر کے معجزہ کے بیان میں۔ اس وقت کا فروں نے شق القمر کے نشان کو ملاحظہ کرکے جو ایک قسم کا خسوف تھا یہ ہی کہا تھا کہ اس میں کیا انوکھی بات ہے۔ قدیم سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے کوئی خارق عادت امر نہیں

(نزول المسیح ص۲۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ایک صاحب نے مرزا صاحب سے) پوچھا شق القمر کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں فرمایا ہماری رائے میں یہ ہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔ ہم نے اس کے متعلق اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھ دیا ہے"

(اخبار بدر قادیان مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

# (۲۵) قادیان کی مسجد

(دوسرا کھلا نشان خانۂ کعبہ کے متعلق یہ ہے کہ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا (القرآن) یعنی یہ ایک امن کا مقام ہے یہی خصوصیت ساری دنیا میں صرف خانہ کعبہ کو ہی حاصل ہے کہ وہ امن کا مقام ہے۔

(نکات القرآن حصہ سوم ص۲۶ مرتبہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری)

مرزا صاحب الہام کی بنا پر یہی صفت اپنی قادیانی مسجد کی قرار دیتے ہیں

## (۲۳) کمزوری پر پردہ

یہ باتیں قطعی طور پر اسلام اور احمدیت کے خلاف ہیں اور احمدیت کی جڑ پر تبر کا حکم رکھتی ہیں کہ معجزات تو ایسے ہی ہوتے ہیں۔ لیکن مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب نے اپنی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے ان سے انکار کر دیا اور اگر ہم قرآن سے ایسے معنی کریں گے تو دشمن کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ قرآن سے تو ایسے معجزات خود ان کے نزدیک بھی ثابت ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے ان سے انکار کیا۔ پھر جماعت کے بعض لوگ جن کا علم وسیع نہیں سمجھینگے کہ یہ ٹھیک ہے۔ جو پیغامی (لاہوری فریق) کہتے ہیں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نبی نہ تھے کیونکہ نبی تو ایسے معجزات دکھاتے ہیں اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہیں دکھائے

کچھ تو اس ابتلا میں پڑ جائیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہ تھے اور جو نبوت پر یقین رکھتے ہیں اُن میں سے کئی آپ کے معجزات کو بیان کرنے میں مبالغہ آرائی شروع کر دینگے اور آہستہ آہستہ وہ معجزات وہی رنگ اختیار کرلیں گے جو پہلے انبیاء کے معجزوں کو دے گیا ہے اور بوجہ جھوٹ ہونے کے خدا تعالیٰ کے نزدیک لعنت کا باعث بن جائیں گے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۰ نمبر ۰ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۰ء)

## (۲۴) معجزہ شق القمر کی تاویل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر ۔ وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی قیامت نزدیک آئی اور چاند پھٹ گیا اور جب یہ لوگ خدا کا کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایک پکا جادو ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر ظہور میں نہ آیا ہوتا تو ان کا حق تھا کہ وہ کہتے کہ ہم نے تو کوئی نشان نہیں دیکھا اور نہ

وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور تا وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہوسکیں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو یہ الہام ہے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ اس کے متعلق ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام قادیان کے ہیں مگر غیر مبایعین (لاہوری جماعت) مدینہ لاہور کو اور مکہ قادیان کو قرار دیتے ہیں اسی بات پر وہ قائم ہیں تو قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کو ظلی حج کہنا کوئی ناجائز نہیں ہے۔ اگر ہم یہ کہتا کہ مکہ معظمہ کا حج موقوف ہوگیا اور اس کے بجائے قادیان آنا حج کا درجہ رکھتا ہے تب وہ اعتراض کرسکتے تھے مگر مکہ معظمہ کا حج تو قائم ہے۔

(تقریر جلسہ سالانہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۸ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۳۳ء)

آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے حج خدائے تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا۔ آج احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہوسکتی۔ کیوں کہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کردینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے خدائے تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ الخ

جیسا حج میں رفث فسوق اور جدال منع ہیں ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہیں۔

(خطبہ جمعہ از میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ برکات خلافت مجموعہ تقاریر میاں صاحب جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء)

جیسے احمدیت کے بغیر پہلا یعنی حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے۔ اس طرح اس حج ظلی کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک حج رہ جاتا ہے کیوں کہ وہاں پر آج کل حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔

(قادیانی جماعت کے ایک بزرگ کا ارشاد مندرجہ اخبار پیغام صلح جلد ۲۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۳ء)

"بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کیلئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے۔ اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔ اور آخری فقرہ مذکورہ بالا (ومن دخلہ کان امنا) اسی مسجد کی صفت میں بیان فرمایا ہے"۔

(براہین احمدیہ ص۵۵۸ حاشیہ در حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۶) ارض حرم

جو احباب واقعی مجبوریوں کے سبب اس موقعہ (جلسہ سالانہ) پر قادیان نہیں آسکے وہ تو خیر معذور ہیں ... لیکن جنھوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد واثق کا پاس کیا اور ...... ارض حرم (قادیان) کے انوار و برکات سے بہرہ اندوز ہونے امام محترم کی زیارت کرنے ... ... کے شوق میں دارالامان مہدی ٹھیک وقت پر آن ہی پہنچے ان کی للّٰہیت انکا اخلاص فی الواقعہ قابل تحسین ہے اقامت نماز کے وقت جب ہجوم خلائق مسجد مبارک میں نہیں سما سکتا تو گلیوں دوکانوں اور راستوں تک میں نمازی ہی نمازی نظر آتے ہیں اور ارض حرم کے بیار مصلوں کی حقیقت ظاہر کرنے والا یہ نظارہ بھی ہر سال دیکھنے میں آتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۷۷ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۵ء)

زمین قادیاں اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین ص۵۲ مجموعہ کلام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۷) قادیان کا ظلی حج

چونکہ حج پر وہی لوگ جا سکتے ہیں جو مقدرت رکھتے اور امیر ہوں حالاں کہ الٰہی تحریکات پہلے غرباء میں ہی پھیلتی اور پہنچتی ہیں اور غرباء کو حج سے شریعت نے معذور رکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا تا وہ قوم جس سے

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس وقت اسلام کی خدمت کی بے حد ضرورت ہے اور یہی حج ہے چنانچہ پھر صاحبزادہ صاحب حج کے لئے نہ گئے اور یہیں رہے کیونکہ وہ اگر حج کے لئے چلے جاتے تو احمدیت نہ سیکھ سکتے۔

(تقریر جلسہ سالانہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۸۰ مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۳۳ء)

## (۲۹) حج کرنے میں کیا فائدہ (ج)

السلام علیکم۔ تمہارا خط ہم کو ملا۔ بڑا افسوس ہے کہ تم نہیں سمجھتے جو اس ارادہ کو جو ہم نے تمہارے لئے کیا تھا تم اسلام کا حیلہ طلب کرتے ہو اور ہم نے ارادہ کیا تھا کہ تم کو اسلام کا مغز اور اس کا ذوق دیا جائے۔ اگر تم خدا تعالیٰ سے ڈرتے تو جس بارے میں خدا نے مجھے بھیجا ہے اس میں فکر کرتے۔ جان لو کہ کسی کو کوئی عمل بغیر میری شناخت اور میرے اور میری دلائل کی واقفیت کے فائدہ نہیں دیتا۔ تمہارے لئے بہتر ہے کہ عید کے بعد (قادیان سے) جانے کے خیال سے توبہ کرو اور کچھ مدت ہمارے پاس رہو اور وہ علم حاصل کرو جو خدا تعالیٰ نے ہم کو دیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ تم کو صحت ایمان کے بغیر حج کرنے میں کیا فائدہ ہوگا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مکتوب موسومہ محمد قدسی مندرجہ مجموعہ مصطفیٰ جلد اول صفحہ ۲۴ مؤلفہ محمد فضل صاحب قادیانی)

## (۳۰) عذر حج (م)

مولوی محمد حسین بٹالوی کا خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں سنایا گیا جس میں اس نے اعتراض کیا تھا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے؟ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل اور صلیب کی شکست ہے ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سخت جان ابھی باقی ہیں

# (۳۸) حج نفل سے بڑھ کر حج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا وہ جلسہ سالانہ شروع ہونے والا ہے جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت رکھی اور جس میں شامل ہونے کی یہاں تک تاکید کی کہ آپ نے فرمایا۔

اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیوں کہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔

(آئینۂ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲ مصنفہ مرزا صاحب)

... جب یہ جلسہ اپنے ساتھ اس قسم کے فیوض رکھتا ہے کہ اس میں شمولیت نفلی حج سے بھی زیادہ ثواب کا انسان کو مستحق بنا دیتی ہے تو لازماً فوائد سے مستفیض ہونے کے لئے جماعت کے ہر فرد کے دل میں تڑپ ہونی چاہئے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۲ ، مورخہ ۵ ۲ دسمبر ۱۹۳۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالات اسلام میں نواب محمد علی خاں صاحب کو جو ہمارے بہنوئی ہیں قادیان آنے کی تحریک کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیوں کہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲ مصنفہ مرزا صاحب)

شیخ یعقوب علی صاحب بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں (قادیان) آنے کو حج قرار دیا ہے۔ ایک واقعہ مجھے بھی یاد ہے صاحب زادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم شہید حج کے ارادہ سے کابل سے روانہ ہوئے تھے وہ جب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے حج کرنے کے متعلق اپنے ارادہ کا اظہار کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود

الذی بارکنا حولہ (بقیہ حاشیہ خطبہ الہامیہ صفحہ)

اور اسی کی طرف اشارہ کیا ہے اللہ عز و جل نے اپنے اس قول میں سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ ... اور مسجد اقصیٰ وہی ہے جس کو بنایا مسیح موعود نے صفحہ ۲۵۔

اس مسجد کی تکمیل کے لئے ایک اور تجویز قرار پائی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسجد کی شرقی طرف جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا ہے ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے صفحہ ۳۴

دوسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصہ پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جائے گا ... یہ روشنی انسانوں کی آنکھیں روشن کرنے کے لئے دور دور جائے گی صفحہ ۳۵

وہ گھنٹہ جو اس منارہ کے کسی حصہ دیوار میں نصب کرایا جائے گا اس کے نیچے حقیقت مخفی ہے کہ تا لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازہ کھلنے کا وقت آگیا اب سے زمینی جہاد بند ہو گیا ہے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا۔ ... ... سوا آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔ صفحہ ۳۵-۳۶

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم)

## (۳۲) بحث سے انکار

کیا میں نے اس کو (یعنی مہر علی شاہ صاحب کو) اس لئے بلایا تھا کہ میں اس سے ایک منقولی بحث کر کے بیعت کروں جس حالت میں میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے مسیح موعود مقرر کر کے بھیجا ہے اور مجھے بتلایا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی ہے۔ اور قرآن کے صحیح معنوں سے مجھے اطلاع بخشی ہے تو پھر میں کس بات میں اور کس غرض کے لئے ان لوگوں سے منقولی بحث کروں جب کہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت و انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی کہ

ان سے فرصت اور فراغت ہوئے "

(ملفوظات احمدیہ حصہ پنجم مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

اس حدیث کے مطابق حضرت مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا کیوں کہ آپ کی صحت درست نہ تھی۔ ہمیشہ بیمار رہتے تھے۔ حجاز کا حاکم آپ کا مخالف تھا کیوں کہ ہندوستان کے مولویوں نے مکہ معظمہ سے حضرت مرزا صاحب کے واجب القتل ہونے کے فتاوے منگائے تھے۔ اس لئے حکومت حجاز آپ کی مخالف ہو چکی تھی۔ وہاں جانے پر آپ کو جان کا خطرہ تھا لہٰذا آپ نے قرآن شریف کے اس حکم پر عمل کیا لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کہ اپنی جان کو جان بوجھکر ہلاکت میں مت پھنساؤ مختصر یہ کہ حج کی مقررہ شرائط آپ میں نہیں پائی گئیں اس لئے آپ پر حج فرض نہ ہوا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۲ عیسوی)

## (۱۳۱) قادیان میں مسجد اقصیٰ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ کی آیت کریمہ میں مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد ہے۔ جیسے فرمایا۔ اس معراج میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے اور وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کی برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ کی طرف سے بطور موہبت ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۲ء)

پس اس پہلو کی رو سے جو اسلام کے انتہائی زمانہ تک آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔

پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

(تقریر مفتی محمد صادق صاحب مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ [illegible] جنوری [illegible] نمبر [illegible] جلد ۳)

# (۳۴) علی گڑھ میں سکوت

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ لدھیانہ میں پہلی دفعہ بیعت لیکر یعنی ابتداء ۱۸۸۹ء میں حضرت (مرزا) صاحب علی گڑھ تشریف لے گئے۔ میں اور میر عباس علی اور شیخ حامد علی ساتھ تھے۔ حضرت صاحب سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار کے مکان پر ٹھہرے . . . علی گڑھ میں لوگوں نے حضرت صاحب سے عرض کر کے حضور کے ایک لیکچر کا انتظام کیا تھا۔ اور حضور نے منظور کر لیا تھا جب اشتہار ہو گیا اور سب تیاری ہو گئی اور لیکچر کا وقت قریب آ گیا تو حضرت صاحب نے سید تفضل حسین صاحب سے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ میں لیکچر نہ دوں۔ اس لئے میں اب لیکچر نہیں دونگا انھوں نے کہا حضور اب تو سب کچھ ہو چکا ہے لوگوں میں بڑی ہتک ہو گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا خواہ کچھ ہو ہم خدا کے حکم کے مطابق کریں گے پھر اور لوگوں نے حضرت صاحب سے بڑے اصرار سے عرض کیا مگر حضرت صاحب نے نہ مانا اور فرمایا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں خدا کے حکم کو چھوڑ دوں اس کے حکم کے مقابل میں کسی ذلت کی پرواہ نہیں کرتا۔ غرض حضرت صاحب نے لیکچر نہیں دیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس سفر میں مولوی محمد اسمٰعیل علی گڑھی نے حضور کی مخالفت کی اور آخر آپ کے خلاف ایک کتاب لکھی مگر جلد ہی اس جہان سے گذر گیا

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ [illegible] مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

# (۳۵) حافظہ نباشد

ان اختلافات کے طوفان کے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظاہر ہوئے اور آپ نے ان سب غلطیوں سے مذہب کو پاک کر دیا ہے سب سے پہلے میں شرک کو لیتا ہوں آپ نے شرک کو پورے طور پر رد کیا اور توحید کو اپنے پورے

میں ان کے ہذیانات اور موضوعات کے ذخیرہ کو سنا کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی ضد کو چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ میرے مقابل پر جھوٹی کتابیں شائع کر چکے ہیں اور اب ان کو رجوع اشد من الموت ہے تو پھر ایسی حالت میں بحث سے کون سا فائدہ مترتب ہو سکتا تھا اور جس حالت میں میں نے اشتہار دے دیا کہ آئندہ کسی مولوی وغیرہ سے منقولی بحث نہیں کروں گا تو انصاف اور نیک نیتی کا تقاضا یہ تھا کہ ان منقولی بحثوں کا میرے سامنے نام بھی نہ لیتے۔ کیا میں اپنے عہد کو توڑ سکتا تھا۔

اگر مہر علی شاہ کا دل فاسد نہیں تھا تو اس نے ایسی بحث کی مجھ سے کیوں درخواست کی جس کو میں عہد محکم کے ساتھ ترک کر بیٹھا تھا۔

(اربعین ۴ ص ۲۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳۳) حیران

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایک دفعہ ایک انگریز اور ایک لیڈی امریکہ سے ملاقات کے لئے آئے۔ مولوی علی احمد صاحب ایم اے اور میں نے ترجمانی کی حضرت صاحب سے اس انگریز نے سلسلۂ کلام کا آغاز کرتے ہوئے پوچھا۔ کیا آپ نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا کوئی نشان دکھائیے۔ آپ نے فرمایا۔ آپ کا آنا بھی میری صداقت کا نشان ہے۔ اس پر وہ حیران سا ہو گیا اور اسی حیرانی کے عالم میں اس نے مجھ سے پوچھا میں یہ بات سمجھا نہیں کہ ہمارا آنا کیونکر آپ کی نبوت کا ثبوت ہو گیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا نبی وہ ہوتا ہے جو خدا سے خبر پاکر کوئی بات پہلے بتائے اور وہ پوری ہو جائے۔ میں نے آج سے ایک عرصہ پہلے خدا سے خبر پاکر یہ بیان کیا تھا کہ دور دور سے چلکر لوگ میرے پاس آئیں گے اور آج آپ امریکہ سے چلکر مجھے دیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ پھر کیا میں خدا کا نبی نہیں ہوں۔

قرآن سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت صلعم کی امت میں داخل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لتؤمنن به ولتنصرنه پس اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام آنحضرت صلعم کی امت میں داخل ہوئے۔

(تشحیذ الاذہان قادیان نمبر [illegible] جلد [illegible] بابت ماہ اگست [illegible])

## ۳۷۔ معلومات کی وسعت و صحت (؟)

امام الزمان کو نجومیوں اور علم سائنس سے متعلق اس قدر علم کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں طبابت کی رو سے بھی ہیئت کی رو سے بھی طبعی کی رو سے بھی جغرافیہ کی رو سے بھی اور کتب مسلمہ اسلام کی رو سے بھی اور عقلی بنا پر بھی

(ضرورۃ الامام صفحہ [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا۔

(پیغام صلح صفحہ ۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(تاریخ اسلام سے اتنی ناواقفیت۔ عام طور پر سب کو معلوم ہے اور احادیث میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک سے قبل ہی حضرت کے والد رحلت فرما چکے تھے۔ المولف)

تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے) گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے۔

(چشمہ معرفت صفحہ [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کل اولاد بھی گیارہ نہ تھی۔ مرزا صاحب کی تاریخ سب سے جدا معلوم ہوتی ہے۔ المولف)

کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چاء کی پیالی لایا جب

جلال کے ساتھ ظاہر کیا۔ آپ سے پہلے مسلمان علماء تین قسم کا شرک مانتے تھے۔۔۔۔۔۔
۔۔۔ ۔۔۔ علماء تسلیم کرتے تھے کہ کسی میں خدائی صفات تسلیم کرنا بھی شرک ہے۔ مگر یہ صرف منہ سے کہتے تھے بڑے بڑے توحید پرست و ہابی بھی حضرت مسیح کو ایسی صفات دیتے تھے جو خدا سے ہی تعلق رکھتی ہیں مثلاً یہ کہتے کہ وہ آسمان پر کئی سو سال سے بیٹھے ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ نہ ان پر کوئی تغیر آتا ہے۔

(حضرت مسیح موعود کے کارنامے ص۲۹ تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

وکلمہ ربہ علی طور سینین وجعلہ من المحبوبین ھذا ھو موسیٰ فتی اللہ الذی اشار اللہ فی کتابہ الی حیاتہ وفرض علینا ان نومن بانہ حی فی السماء ولم یمت ولیس من المیتین اور اس کا (حضرت موسیٰ کا) خدا کوہ سینا میں اس سے ہم کلام ہوا اور اس کو پیارا بنایا یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور ہرگز نہیں مرا اور مردوں میں سے نہیں۔

(نور الحق جلد اول ص۵۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص موحد کہلا سکے خدا تعالیٰ کو ایک سمجھے اور پھر یہ بھی عقیدہ رکھے کہ سیکڑوں سالوں سے حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بغیر کسی جسمانی تغیر کے جوں کے توں بیٹھے ہیں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

## (۳۶) چنیں چناں

جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا وہ بہ بداہت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ذریعوں اور نیز اپنے بیانات میں ہمیشہ عوام کو یہ دکھلاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے اخبار بدر میں معاذ اللہ یہ جھوٹ لکھا ہے کہ جناب رسول مقبول صلعم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔ ہر چند ان کو اچھی طرح سمجھایا گیا کہ یہ جھوٹ نہیں ہو سکتا اور کسی طرح اس پر جھوٹ کی تعریف صادق نہیں آتی اور نیز کہنے والے کی غرض ہرگز جھوٹ بیان کرنے کی نہیں ہے مگر عناد و تعصب نے انھیں سمجھنے کا کبھی موقع نہیں دیا۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۹۴)

## (۳۹) جھوٹ سچ

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس مجھ سے دشمنی کیوں ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتے۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا ہے جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہیئے تھا تو پھر سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام

بقلم خود مرزا غلام احمد

(اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء منقول از المہدی نمبر ۳ مولفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔

(ملفوظات احمدیہ جلد اول ص۳۴ مرتبہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

(حضرت امام حسین کے زمانہ میں عرب میں ضرور چار کا رواج ہوگا اور حضرت امام حسین بھی ضرور اس کے عادی ہوں گے۔ للمؤلف)

یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد ہی میں باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر بعد اسکے ۱۴ / جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چہارشنبہ۔ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔

(تریاق القلوب ص۴۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چہارشنبہ پیدا ہو گیا عجیب بات یہ ہے کہ اس لڑکے کے ساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔

(تریاق القلوب ص۴۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

سخن سازی کا جذبہ دیکھئے کہ ماہ صفر جو اسلامی مہینوں میں سے دوسرا مہینہ ہے اور چہارشنبہ جو ہفتہ میں پانچواں دن ہے چوتھے لڑکے سے لانے کے لئے چوتھا مہینہ اور چوتھا دن بن گیا۔ اس کی وجہ شاید یہ بھی ہو کہ مرزا صاحب کے نزدیک ایسے فرق کچھ قابل شمار نہیں ہوتے ورنہ بات نہیں بنتی۔ (للمؤلف)

## (۳۸) سچا جھوٹ

مولوی محمد علی مونگیری اور ان کے اعوان و انصار جن کی غرض اس مقدمہ بہار میں بالخصوص یہ ہے کہ جس طرح ہو احمدیوں کے خلاف عوام کو بھڑکایا جائے۔ اپنے صحیفہ

# (۲) بڑی بشارت

خدائے تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں (محمدی بیگم) انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی۔ اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدائے تعالےٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری (یعنی مرزا صاحب کی) طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے (اس کا تصفیہ بعد کو ہو جائے گا۔ للمولف) اور ہر ایک روک کو درمیان سے اوٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۳) بشارت کی بشارت

اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے پیش گوئی فرمائی تھی۔ کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہو گا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ایک ہر شادی کرتا ہے۔ اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے۔ جس کی نسبت اس عاجز (مرزا قادیانی صاحب) کی پیش گوئی موجود ہے (خاص اولاد کی مشہور پیشگوئی یوں ہے۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء

(مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ غالباً یہی خاص اولاد پیش نظر ہے للمولف)

گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ (گویا حدیث شریف کی رو سے مرزا صاحب کا محمدی بیگم سے نکاح ہونا لازم ہے اور یہ مسیح موعود ہونے کا خاص ثبوت ہوگا۔ للمولف)

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی صاحب۔ محمدی بیگم کے خواستگار۔
(۲) محمدی بیگم۔ ایک نوعمر لڑکی۔
(۳) مرزا احمد بیگ۔ محمدی بیگم کے والد۔ اور مرزا صاحب قادیانی کے ماموں زاد بھائی
(۴) والدہ محمدی بیگم۔ مرزا صاحب قادیانی کی چچازاد ہمشیرہ۔
(۵) فضل احمد اور سلطان احمد۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے لڑکے۔
(۶) عزت بی بی۔ فضل احمد کی اہلیہ (مرزا احمد بیگ کی بھانجی)
(۷) مرزا علی شیر بیگ۔ عزت بی بی کے والد۔
(۸) والدہ عزت بی بی۔ مرزا احمد بیگ کی ہمشیرہ۔
(۹) مرزا سلطان محمد۔ محمدی بیگم کا شوہر۔ اور مرزا صاحب قادیانی کا کامیاب رقیب۔
(۱۰) پھجے دی ماں۔ مرزا قادیانی صاحب کی پہلی بیوی۔
(۱۱) نصرت جہاں بیگم۔ مرزا قادیانی صاحب کی دوسری بیوی۔

موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۶)

# (۵) لالچ اور دھمکی

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص (احمد بیگ) کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے اور پھر تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے۔ جس کے تم خواہشمند ہو۔ بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائیگی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔ میرے اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے۔ تم مان لوگے تو میں بھی تسلیم کر لونگا۔ اگر تم قبول نہ کرو گے تو خبردار رہو مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ اس لڑکی کے لئے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لئے۔ ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے۔ جن کا نتیجہ موت ہوگا۔ پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مرجاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور ایسا ہی اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مرجائے گا۔ یہ حکم اللہ کا ہے پس جو کرنا ہے کر لو۔ میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔ پس وہ (مرزا احمد بیگ) تیوری چڑھا کر چلا گیا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۳

مصنفہ

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۴) خداداد موقع

(محمدی بیگم کے اعزا) مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے۔ اس وجہ سے کئی مرتبہ دعا کی گئی سو وہ دعا قبول ہو کر خدائے تعالے نے یہ تقریب قائم کی کہ اس لڑکی کا والد ایک ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہوا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبردہ (مرزا احمد بیگ) کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین نامی کو بیاہی گئی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا اور مفقود الخبر ہے، اس کی زمین جس کا حق ہمیں بھی پہنچتا ہے۔ نامبردہ (مرزا احمد بیگ) کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپور میں جاری ہے نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ (مرزا احمد بیگ) نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار پانچ ہزار روپیہ قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں۔ چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بغیر ہماری رضامندی کے بیکار تھا۔ اس لئے مکتوب الیہ (مرزا احمد بیگ) نے بہ تمام تر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا۔ تاکہ ہم راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں۔ اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے۔ لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے۔ جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیئے سو یہی جواب مکتوب الیہ (مرزا احمد بیگ) کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ (مرزا احمد بیگ) کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا۔ جس کو خدائے تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (مرزا احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر۔ اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط پر کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے

وہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اپنے الہام سے کہلوایا ہے۔ اور یہ مجھے میرے پروردگار کی وصیت تھی اس لئے میں نے اسے پورا کیا ورنہ مجھے آپ کی یا آپ کی لڑکی کی کچھ حاجت نہیں تھی ........... اگر میعاد گزر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو تو میرے گلے میں رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈالنا اور مجھے ایسی سزا دینا کہ تمام دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو۔

یہ خط میں نے احمد بیگ کو ۱۳۰۳ھ میں لکھا تھا۔ (ترجمہ)

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۷) اس راقم کا ایک خط

اخبار نور افشاں ۱۰۔ مئی ۱۸۸۸ء میں جو اس راقم (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کا ایک خط متضمن درخواست نکاح چھپا یا گیا ہے۔ اس خط کو صاحب اخبار نے اپنے پرچہ میں درج کرکے عجب طرح کی زبان درازی کی ہے اور ایک صفحہ اخبار کا سخت گوئی اور دشنام دہی میں ہی سیاہ کیا ہے ...........

اب یہ جاننا چاہئے کہ جس خط کو ۱۰۔ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشاں میں فریق مخالف نے چھپوایا ہے۔ جو خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا ........

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ (مرزا احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز (مرزا قادیانی صاحب) کے نکاح میں لاوے گا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۱ و صفحہ ۱۱۵ صفحہ ۱۱۶

مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

# (۶) اے عزیز سنئے

تب میں نے اللہ تعالیٰ کے ایما اور اشارہ سے اس کو (یعنے مرزا احمد بیگ صاحب کو) خط لکھا اور اس میں لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے عزیز سنئے۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ میری سنجیدہ بات کو لغو سمجھتے ہیں اور میرے کھرے کو کھوٹا خیال کرتے ہیں۔ بخدا میرا یہ ارادہ نہیں کہ میں آپ کو تکلیف دوں۔ انشاء اللہ آپ مجھے احسان کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ اور میں یہ عہد استوار کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ اگر آپنے میرے خاندان کے خلاف مرضی میری بات کو مان لیا تو میں اپنی زمین اور باغ میں آپ کو حصہ دوں گا اور اس رشتہ کی وجہ سے آپس کی نزاع اور اختلاف رفع ہو جائے گا۔ اور خدا میرے کنبہ اور خاندان کے قلوب کی اصلاح کر دیگا.... اگر آپ نے میرا قول اور بیان مان لیا تو مجھ پر مہربانی اور احسان اور میرے ساتھ نیکی ہوگی میں آپ کا شکر گذار ہوں گا۔ اور آپ کی درازی عمر کے لئے ارحم الراحمین کے جناب میں دعا کروں گا۔ اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کہ آپ کی لڑکی کو اپنی زمین اور مملوکات کا ایک تہائی حصہ دوں گا۔ اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں سے جو کچھ مانگیں گے میں آپ کو دوں گا۔ صلہ رحم عزیزوں سے محبت اور رشتہ کے حقوق کے بارے میں آپ کو مجھ جیسا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ آپ مجھے مصیبتوں میں اپنا دستگیر اور بار اٹھانے والا پائیں گے اس لئے انکار میں اپنا وقت ضائع نہ کیجئے اور شک و شبہ میں نہ پڑیئے۔

میں اپنا یہ خط اپنے پروردگار کے حکم سے لکھ رہا ہوں۔ اپنی رائے سے نہیں۔ آپ میرے اس خط کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھئے۔ یہ خط بڑے سچے اور امین کی جانب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میں اس میں سچا ہوں اور جو کچھ میں نے وعدہ کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور میں نے جو کہا ہے

فصل آٹھویں

اور جن کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو وہی میرے
خون کے پیاسے وہی میری عزت کے پیاسے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ خوار ہو۔ اور اس کا
روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیاہ کرے مگر اب تو وہ مجھے آگ میں
ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو۔ خدائے تعالٰی سے
خوف کرو۔ کسی نے جواب نہ دیا بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں
آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے؟ صرف عزت بی بی نام کے لئے فضل احمد کے گھر میں ہے
بے شک وہ طلاق دے دے ہم راضی ہیں ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔
ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہ کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے
رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحب کے نام خط بھیجا۔ مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار
بار کہا کہ اس سے ہمارا کیا باقی رہ گیا۔ جو چاہے سو کرے ہم اس کے لئے اپنے
خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا۔ کہیں مر بھی
ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی کی مجھے پہنچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں ذلیل ہوں اور
خوار ہوں مگر خدائے تعالٰی کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب
جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے کے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا
میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آئیں
اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے
میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا بلکہ ایک طرف
جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف سے فضل احمد آپ کی لڑکی
کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کر دوں گا
اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو
میں بدل و جان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضے میں ہے ہر طرح سے
درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کروں گا اور میرا مال ان کا
مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو

# ۱۸) خاندانی سرد مہری

## پہلا خط

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمتہ اللہ۔ اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قایم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج گزرے گا مگر میں لشدان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ اور رسول کے دین کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے یہ پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار و ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔

یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ اگر میں اس کا ہوں گا تو ضرور بچالے گا اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔ کیا میں چوہڑا یا چمار تھا جو مجھکو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی بلکہ وہ تو اب تک ہاں میں ہاں ملاتے رہے اور اپنے بھائی کے لیئے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لیئے سب ایک ہو گئے۔ یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا

کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالے کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا۔ اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔ اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا مجھے افسوس ہے کہ میں عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہتا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی۔ مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی بات کچی نہیں لکھی مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کروں گا اور خدائے تعالیٰ میرے ساتھ ہے جس دن نکاح ہوگا اسی دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہیگا۔

راقم مرزا غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء

# تیسرا خط

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند آں مکرم کی خبر سُنی تھی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا لیکن بوجہ اس کے یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزاپرسی سے مجبور رہا صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شاید اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا خصوصاً بچوں کی ماؤں کے لئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحب عمر عطا فرمائے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بات اُس کے آگے انہونی نہیں۔ آپکے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن خداوند علیم جانتا ہے آپ کے لئے دعا خیر و برکت چاہتا ہوں میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر

پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائے اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کر دیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے ورنہ مجھے خدائے تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا جب آپکی بیوی کی خویشی ثابت ہو ورنہ جہاں میں رخصت ہوا ایسا ہی سب رشتے ناطے ٹوٹ گئے یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم۔

راقم خاکسار غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء

# دوسرا خط

والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز میں محمدی (مرزا احمد بیگ کی لڑکی) کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدائے تعالےٰ کی قسم کھا چکا ہوں اس نکاح سے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہیگا اس لئے نصیحت کی راہ لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جسطرح تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھاؤ اور اگر ایسا نہ ہوگا تو آج میں نے مولوی نورالدین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اسکو عاق کیا جاوے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جاوے اور ایک پیسہ اس کو وراثت کا نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجائے گا۔ جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کا نکاح غیر کے ساتھ کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جاوے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا

اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے
آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین و دنیا دونوں
آپ کو خدا تعالیٰ عطا فرمائے۔ اگر میرے اس خط میں کوئی نا ملائم لفظ ہو تو معاف
فرما دیں۔ والسلام۔

خاکسار احقر عباد اللہ غلام احمد عفی عنہ۔ ۱۷۔ جولائی ۱۸۹۲ء روز جمعہ

(منقول از رسالہ کلمۂ فضل رحمانی مولفہ قاضی فضل احمد صاحب)

# (۹) ماموں کی خط و کتابت

ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ لیکھرام کے قتل کے واقعہ پر جب
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی تلاشی ہوئی تو پولیس کے افسر بعض کاغذات
اپنے خیال میں مشتبہ سمجھ کر ساتھ لے گئے اور چند دن کے بعد ان کاغذات کو واپس لیکر
بعض افسر قادیان آئے اور چند خطوط کی بابت جن میں کسی ایک خاص امر کا کنایۃً
ذکر تھا۔ حضرت (مرزا) صاحب سے سوال کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ حضرت صاحب نے
فوراً بتا دیا کہ یہ خطوط محمدی بیگم کے رشتے کے متعلق ہیں اور امر معہود سے مراد یہی امر ہے
اور یہ خط مرزا امام دین نے میرے نام بھیجے تھے جو میرے چچا زاد بھائی ہیں اور محمدی بیگم کا
حقیقی ماموں ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۱۲۵ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

# (۱۰) انعام کا وعدہ

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت
صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک

ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا آخری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اُس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے سو ہمیں خدائے تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے ہیں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا کیوں کہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اس لئے ہیں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلا یا کہ دوسری جگہ اس رشتے کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا ہیں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا اور ہیں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت ہیں ملتمس ہوں کہ اس رشتے سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کے لئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھولے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی اور آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیشگوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے۔ اور ایک جہان کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے۔ اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔ لیکن یقیناً خدا تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیشگوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تاکہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز نہیں بدل سکتا خدا تعالیٰ آپ کو دین

کے بارے میں ارقام فرمادیں کہ اس نے کیا جواب دیا ہے۔ والسلام۔
خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۸۔ ستمبر ۱۸۹۱ء
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر (۳)، ص۱۲۱ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۲) رقیب کی خودسری

احمد بیگ کے داماد (مرزا سلطان محمد) کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی۔ خط پر خط بھیجے گئے ان سے کچھ نہ ڈرا پیغام بھیج کر سمجھایا گیا کسی نے اس طرف ذرا التفات نہ کی اور احمد بیگ نے ترک تعلق نہ چاہا بلکہ وہ سب گستاخی اور استہزا میں شریک ہوئے۔ سو یہی قصور تھا کہ پیش گوئی سن کر پھر ناطہ کرنے پر راضی ہوئے اور شیخ بٹالوی کا یہ کہنا کہ نکاح کے بعد طلاق کے لئے ان کو فہمائش کی گئی تھی یہ سراسر افترا ہے بلکہ ابھی تو اُن کا ناطہ بھی نہیں ہو چکا تھا جب کہ ان کو حقیقت سے اطلاع دی گئی تھی اور اشتہار کئی برس پہلے شایع ہو چکے تھے۔
(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب انعامی ہزار روپیہ)
تبلیغ رسالت جلد سوم ص۱۲۶ حاشیہ دوم)

## (۱۳) چہ میگوئیاں

یہ کہنا کہ پیشگوئی کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے لئے کوشش کی گئی اور طمع دی گئی۔ اور خط لکھے گئے یہ عجب اعتراض ہیں۔ سچ ہے انسان شدت تعصب کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے۔ (شدت غرض میں بھی یہی حال ہو جاتا ہے۔ مؤلف) کوئی مولوی اس بات سے بے خبر نہ ہوگا کہ اگر وحی الٰہی کوئی بات بطور پیش گوئی ظاہر فرمادے اور ممکن ہو کہ انسان بغیر کسی فتنہ اور ناجائز طریق کے اس کو پورا کرسکے تو اپنے

حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری زندہ تھا۔ اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیارپور کے درمیان یکہ میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا اور چونکہ محمدی کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا اس لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔

خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے کہ یہ شخص اس معاملہ میں بدنیت تھا اور حضرت صاحب سے فقط کچھ روپیہ اڑانا چاہتا تھا۔ کیونکہ بعد میں یہی شخص اور اس کے دوسرے ساتھی اس لڑکی کے دوسری جگہ بیاہے جانے کا موجب ہوئے مگر مجھے والدہ صاحبہ سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت صاحب نے بھی اس شخص کو روپیہ دینے کے متعلق بعض حکیمانہ احتیاطیں ملحوظ رکھی ہوئی تھیں (ان ہی احتیاطوں نے غالباً کام بگاڑ دیا۔ للمولف)۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صـ۱۷۴
مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۱) خیر خبر

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کی نسبت جو آپ نے خبر دی تھی کہ بیس روز سے نکاح ہو گیا ہے۔ قادیان میں اس خبر کی کچھ اصلیت معلوم نہیں ہوتی۔ یعنی نکاح ہو جانا کوئی شخص بیان نہیں کرتا۔ لہٰذا مکلف ہوں کہ دوبارہ اس امر کی نسبت اچھی طرح تحقیقات کر کے تحریر فرماویں کہ نکاح اب تک ہوا یا نہیں اگر نہیں ہوا تو کیا وجہ ہے۔ مگر بہت جلد جواب ارسال فرماویں اور نیز سلطان احمد

مخالفت پر کمر باندھی اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی اور اس کی ہتک بدل و جان منظور رکھی چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جب کہ انھوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں معصیت نہ ہو۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا اور جس شخص کو انھوں نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے۔ اس کو رد نہ کیا بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے۔ اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی اور کسی نیکی بدی رنج، جشن شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی کیوں کہ انھوں نے اب تعلق توڑ دئے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے مومن دیوث نہیں ہوتا۔

چوں نہ بود خویش را دیانت و تقویٰ　　　قطع رحم بہ از مودت قربیٰ

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ
۲۔ مئی ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص۹)

ہاتھ سے اس پیش گوئی کو پورا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۱۹۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۴۰) خانہ بربادی

میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے اور اُس کی تائی صاحبہ جنہوں نے اُس کو بیٹا بنایا ہوا ہے وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اُس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی ضرورت اور کیا غرض تھی۔ امر ربی تھا اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار المہام وہ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا مگر اُنھوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا لیکن اُنھوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا۔ اول یہ کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی اور چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی تھی اس اُمید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائیں گے اور دین کی ہتک ہو گی اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا۔ .. .. .. ..

دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری

اور ایک مشہور امر ہے۔ وہ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے (یہ خط اوپر درج ہو چکا ہے۔ للمؤلف) اور سچ ہے وہ عورت (محمدی بیگم) میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی۔ مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیشگوئی میں تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں۔ ہنسی کی گئی ہے ایک وقت آتا ہے کہ عجب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے ...... عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید کیسی یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں۔ ہو کر رہیں گی۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا حلفیہ بیان عدالت ضلع گورداسپور میں)

(منظور الٰہی ص۲۴۳ مؤلفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

(اخبار الحکم قادیان جلد ۵ ص ۲۹ مورخہ اگست سنہ ۱۹ء)

# (۱۷) دنیا بامید قائم

پھر میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ معاملہ (محمدی بیگم کے نکاح کا) اتنے ہی پر ختم ہو گیا اور جو ظہور میں آیا یہ ہی نتیجہ آخری ہے اور پیش گوئی کی حقیقت اسی پر ختم ہو گئی۔ بلکہ اصل معاملہ ابھی اسی طرح باقی ہے اس کو کوئی بھی کسی حیلے سے رد نہیں کر سکتا۔ اور یہ تقدیر خدائے بزرگ کی طرف سے تقدیر مبرم (قطعی اور یقینی) ہے عنقریب اس کا وقت آئے گا۔ قسم خدا کی جس نے حضرت محمد رسول اللہ کو بھیجا اور خیر الرسل اور خیر الوریٰ بنایا کہ یہ بالکل سچ ہے۔ تم جلد ہی دیکھ لو گے اور میں اس خبر کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں۔ اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔

(انجام آتھم ص۲۲۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۱۵) ترکی تمام شد

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہوگئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت (مرزا) صاحب کی سخت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے اور سب نے احمد بیگ والد محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کرکے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرادی تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں کو الگ الگ خط لکھا کہ ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے۔ اب ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ لہذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرو۔ اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے۔ تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا۔ اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ ہیں اس صورت میں تم کو عاق کرتا ہوں۔

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں میں ان سے قطع تعلق نہیں کرسکتا۔ مگر مرزا فضل احمد نے لکھا کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ اگر یہ بات ہے تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر کو (جو سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی) طلاق دے دو۔ مرزا فضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھا کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کردیا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ پھر فضل احمد باہر سے آکر ہمارے پاس ہی ٹھہرتا تھا۔ مگر اپنی دوسری بیوی کی فتنہ پردازی سے آخر پھر آہستہ آہستہ ادھر جاملا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۲ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

# (۱۶) یاس میں آس

احمد بیگ کی دختر (محمدی بیگم) کی نسبت جو پیشگوئی ہے جو اشتہار میں درج ہے

کیوں کہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبدیل لکلمات اللہ یعنے میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اعلان مورخہ ستمبر ۱۸۹۱ء
مندرجہ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۱۵ — ۱۱۶)

# (۱۹) ناکامی کی تلخی

چاہیے تھا کہ ہمارے نادان مخالف (اس پیش گوئی کے) انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس دن یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بیوقوفوں کو کہیں بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں (مرزا صاحب) بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد) کی تقدیر مبرم (قطعی) ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔

(انجام آتھم صفحہ ۳۱ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم! اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے۔ اور اگر اے خداوندا! یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کی پیش گوئی کا انتظار کریں جس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے۔ ”اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا“

(الہام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۸۵)

# (۱۸) رعایتی توسیع

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے بڑے دعوٰی سے پیش گوئی کی تھی کہ محمدی بیگم کا خاوند مرزا سلطان محمد شادی کے بعد ڈھائی سال کے اندر ضرور مرجائے گا۔ کافی مہلت تھی مگر نہ مرا۔ بالآخر مرزا صاحب نے رحم کھا کر اس کی زندگی میں بلا تعین وقت توسیع منظور کرالی۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ مرزا صاحب کی زندگی ہی میں جگہ خالی کر دے اور خیر و خوبی سے مرزا صاحب کی موعودہ شادی ہو جائے (للمؤلف)۔

”لیکن اب بہتیرے جاہل اس میعاد گزرنے کے بعد ہنسی کریں گے۔ اور اپنی بدنصیبی سے صادق (یعنی مرزا صاحب) کا نام کاذب رکھیں گے۔ لیکن وہ دن جلد آتے جاتے ہیں کہ جب یہ لوگ شرمندہ ہوں گے۔ اور حق ظاہر ہوگا۔ اور سچائی کا نور چمکے گا اور خدا تعالیٰ کے غیر متبدل وعدے پورے ہو جائیں گے۔ کیا کوئی زمین پر ہے جو ان کو روک سکے.. .. .. .. اے بد نظر تو اپنی نظریں دکھلاؤ۔ لعنتیں بھیجو۔ ٹھٹھے کرو اور صادقوں کا نام کاذب اور دروغ گو رکھو۔ لیکن عن قریب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے۔

عذاب کی میعاد ایک تقدیر معلق ہوتی ہے۔ جو خوف اور رجوع سے دوسرے وقت پر جا پڑتی ہے۔ جیسا کہ تمام قرآن اس پر شاہد ہے۔ لیکن نفس پیش گوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا۔ یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی

اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت (محمدی بیگم) کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا ہے۔ خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسی وقت شایع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ۔ ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا۔ یا تاخیر میں پڑ گیا۔ (تاہم فی الحال تاخیر کی امید بہتر ہے ؎

بس ہجوم نا امیدی خاک میں مل جائیگی
نہ جو اک لذت ہماری سعی لاحاصل میں ہے (للمؤلف)

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۲۲) خاندانی ورثہ

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

بھلا یہ کیونکر ممکن تھا کہ جو آرزو مرزا صاحب دنیا سے ساتھ لے گئے ان کے مخلص اس آرزو سے دست بردار ہو جاتے چنانچہ مرزا صاحب کے رفیق مخلص اور جانشین صادق حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول قادیان نے مردہ امید میں پھر جان ڈال دی۔ مرزا صاحب نے بھی اس جدت طرازی کی ضرور داد دی ہو گی چنانچہ غور فرمائیے :۔

"اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں۔ ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد اور مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں۔ تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی اور کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات۔ (کیونکہ

اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب انعامی چار ہزار روپیہ۔
مورخہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد سوم ص۱۸۱)

## (۲۰) کسی کی یاد

جب یہ پیش گوئی معلوم ہوئی۔ اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی۔۔ ۔۔ تو اس کے بعد اس عاجز (مرزا صاحب) کو ایک سخت بیماری آئی۔ یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی۔ بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی۔ اس وقت گویا یہ پیش گوئی آنکھوں کے سامنے آگئی۔ اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیش گوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت میں بھی قریب الموت مجھے الہام ہوا۔ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین۔ یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے۔ تو کیوں شک کرتا ہے۔ اس وقت مجھ پر یہ بھید کھلا کہ کیوں خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو قرآن میں کہا کہ تو شک مت کر۔ سو میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے۔ جیسے یہ وقت تنگی اور نومیدی کا میرے پر ہے اور میرے دل میں یقین ہو گیا کہ جب نبیوں پر بھی ایسا ہی وقت آجاتا ہے جو میرے پر آیا تو خدا تعالیٰ تازہ یقین دلانے کے لئے اُن کو کہتا ہے کہ تو کیوں شک کرتا ہے اور مصیبت نے تجھے کیوں نومید کر دیا۔ تو نومید مت ہو۔

(ازالہ اوہام ص۳۹۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۱) آخری مایوسی

کوئی اُمید بر نہیں آتی — کوئی صورت نظر نہیں آتی

پوری ہو جاتی کہ اس کی تکمیل آسمان پر اور تشہیر زمین پر بجو بی ہو چکی تھی۔ اور خود مرزا صاحب نے اس کو اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا تھا۔ مزید براں اس کی دھن میں گھر برباد ہوا۔ قدیم بیوی کو طلاق ملی۔ جوان لڑکے عاق ہوئے گھر کنبے میں نفاق پڑا۔ علالت میں حالت مرگ تک نوبت پہنچی تو بھی پیشگوئی دل سے جدا نہ ہو سکی۔ لیکن وائے قسمت پوری ہونی تھی نہ ہوئی ؎

ہوئی مدت کہ غالب مر گیا پر یاد آتا ہے
وہ ہر اک بات پر کہنا کہ یوں ہوتا تو کیا ہوتا

## (۲۴) پھجے دی ماں (للمولف)

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر "پھجے دی ماں" کہا کرتے تھے بے تعلقی سی تھی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی (غالباً مرزا صاحب کے معتقد نہ ہونگے للمولف) اور اسکا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھی۔ اس سے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی (بہرحال دو لڑکے مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد صاحب تو اسی بیوی سے پیدا ہوئے۔ للمولف) ہاں آپ اخراجات وغیرہ با قاعدہ دیا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میری شادی کے بعد حضرت صاحب نے انھیں کہلا بھیجا کہ آج تک تو جس طرح ہوتا رہا سو ہوتا رہا۔ اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے۔ اس لئے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا تو میں گنہگار ہوں گا۔ اس لئے اب دو باتیں ہیں یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو اور یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو۔ میں تم کو خرچ دئے جاؤں گا۔ انھوں نے کہلا بھیجا کہ اب میں بوڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی بس مجھے خرچ ملتا رہے۔ میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔

لڑکیوں) کو حکم بنات نہیں مل سکتا اور کیا مرزا (صاحب) کی اولاد مرزا (صاحب) کی عصبہ نہیں ہیں نے تو بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت (مرزا صاحب) کی وفات ہو جاوے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آوے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آسکتا۔ (وہ عقیدت ہی کیا جس میں تزلزل آسکے ایسے عقیدت مند اور نکتہ رس مرید تو قسمت ہی سے ملتے ہیں۔ لیکن واقعات کو کیا کیجئے ع۔

ع کیا تیری بات جہاں بات بنائے نہ بنے (للمؤلف)

(حکیم نورالدین صاحب قادیانی کا مضمون بعنوان وفات مسیح موعود مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد ۷ ۱۹۰۸ء جون و جولائی ۱۹۰۸ء ص۲)

# (۲۳) اقرار و معذرت

لیکن مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری کی عقیدت میں ایسی جسارت نہ تھی جو بات تھی بلا تامل مان لی یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نکاح نہیں ہوا۔ لیکن مولوی صاحب نے ساتھ ہی ایک معقول معذرت بھی شریک کر دی کہ "ایک ہی بات کو لے کر سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں کسی امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہیے۔ جب تک سب کو نہ لیا جائے ہم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ صرف ایک پیش گوئی لے کر بیٹھ جانا اور باقی پیش گوئیوں کو چھوڑ دینا۔ جن کی صداقت پر ہزاروں گواہیاں موجود ہیں۔ یہ طریق انصاف اور راہ صواب نہیں۔ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے یہ دیکھنا چاہیے کہ تمام پیش گوئیاں پوری ہوئیں یا نہیں۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۶۔ جنوری ۱۹۲۱ء)

قادیانی معذرت یہ ہے کہ بعض پیش گوئیاں پوری ہو جانے کی صورت میں بعض پیش گوئیاں پوری نہ ہونے میں چنداں مضائقہ نہیں مگر قابل لحاظ یہ امر ہے کہ سب پیشگوئیاں اپنی قوت اہمیت اور صراحت میں یکساں نہیں ہوتیں۔ یہ شادی کی پیشگوئی بہر صورت

اس پر بہت سے لوگوں کی شہادتیں ثبت کروائی تھیں۔ اور جب حضرت صاحب کی وفات کے بعد ہماری چھوٹی ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم کا نکاح خان محمد عبد اللہ خان صاحب کے ساتھ ہوا تو مہر پندرہ ہزار مقرر کیا گیا اور یہ مہر نامہ بھی باقاعدہ رجسٹری کر لیا گیا لیکن ہم تینوں بھائیوں میں سے جن کی شادیاں حضرت (مرزا) صاحب کی زندگی میں ہو گئی تھیں کسی کا مہر نامہ تحریر ہو کر رجسٹری نہیں ہوا۔ اور مہر ایک ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۱۵۵ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

# (۲۷) اولاد

۱۲ ستمبر ۱۹۰۱ء۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے کبھی اولاد کی خواہش نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ خدائے تعالیٰ نے پندرہ یا سولہ برس کی عمر کے درمیان ہی اولاد دے دی تھی۔ یہ سلطان احمد اور فضل احمد قریباً اسی عمر میں پیدا ہو گئے تھے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ ص۳۵ منقول از منظور الٰہی ص۳۴۳ مولفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے کہ بڑی بیوی سے حضرت مسیح موعود کے دو لڑکے پیدا ہوئے یعنی مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد۔ حضرت صاحب ابھی گویا بچے ہی تھے کہ مرزا سلطان احمد پیدا ہو گئے تھے۔ اور ہماری والدہ صاحبہ سے حضرت مسیح موعود کی مندرجہ ذیل اولاد پیدا ہوئی۔

| | نام | ولادت | وفات |
|---|---|---|---|
| (۱) | عصمت | سنہ ۱۸۸۶ء | سنہ ۱۸۹۱ء |
| (۲) | بشیر احمد | سنہ ۱۸۸۷ء | سنہ ۱۸۸۸ء |
| (۳) | مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۂ ثانی | سنہ ۱۸۸۹ء | × |
| (۴) | شوکت | سنہ ۱۸۹۱ء | سنہ ۱۸۹۲ء |
| (۵) | خاکسار مرزا بشیر احمد | سنہ ۱۸۹۳ء | × |

والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ چنانچہ پھر ایسا ہی ہوتا رہا۔ حتٰی کہ محمدی بیگم کا سوال اٹھا۔ اور آپ کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کرا دیا اور فضل احمد کی والدہ نے ان سے قطع تعلق نہ کیا۔ بلکہ اُن کے ساتھ رہی۔ تب حضرت صاحب نے اُن کو طلاق دے دی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ طلاق دینا آپ کے اس اشتہار کے مطابق تھا جو آپ نے ۲۔ مئی ۱۸۹۱ء کو شائع کیا تھا اور جس کی سُرخی تھی۔ اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۶ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۲۵) دوسری بیوی

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت والدہ صاحبہ کا نام نصرت جہان بیگم ہے۔ اور والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ ان کا مہر میر صاحب کی تجویز پر گیارہ سو روپے مقرر ہوا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہمارے نانا صاحب کا نام میر ناصر نواب ہے۔ میر صاحب خواجہ میر درد دہلوی کے خاندان سے ہیں۔ اور پنجاب کے محکمہ نہر میں ملازم تھے۔ اور قریباً عرصہ پچیس سال سے پنشن پر ہیں۔ شروع شروع میں میر صاحب نے حضرت مسیح موعود کی کچھ مخالفت کی تھی۔ لیکن جلد ہی تائب ہو کر بیعت میں شامل ہو گئے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۳۵ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۲۶) مہر

خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے کہ جب ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم کا نکاح حضرت (مرزا) صاحب نے نواب محمد علی خان صاحب کے ساتھ کیا تو مہر چھپن ہزار روپے مقرر کیا گیا تھا۔ اور حضرت صاحب نے مہر نامہ کی باقاعدہ رجسٹری کروائے

کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جب کہ ایک پارسا طبع الہیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ان دنوں میں اتفاقاً شادی کے لئے دو شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب ان کی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قسمت میں ذلت ومحتاجگی اور بے عزتی ہے۔ اور اس لائق نہیں کہ تمہاری الہیہ ہو اور دوسری کی نسبت ارشاد ہوا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ گویا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحب صورۃ وصاحب سیرۃ لڑکا جس کی بشارت دی گئی ہے وہ برعایت مناسبت ظاہری الہیہ جمیلہ و پارسا طبع سے پیدا ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب مخالفین آنکھوں کے اندھے اعتراض کرتے ہیں کہ کیوں اب کی دفعہ لڑکا پیدا نہیں ہوا ان کے ابطال میں ایک دوست نے اشتہارات شائع کئے ہیں۔ مگر میری دانست میں اس لڑکے کے تولد سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ تیسری شادی ہو جانے کیوں کہ اس تیسری شادی میں اولاد ہونے کے اشارات پائے جاتے ہیں۔ غالباً اب تیسری شادی کا وقت نزدیک ہے۔ اب دیکھیں کہ کس جگہ ارادۂ ازل نے اس کا ظہور مقرر کر رکھا ہے۔ الہامات اس بارہ میں کثرت سے ہوئے ہیں اور ربانی ارادہ میں کچھ جوش سا پایا جاتا ہے۔ واللہ یفعل مایشاء وھو علی کل شی قدیر۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ از قادیان ۸ جون ۱۸۸۶ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ مؤلفہ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

مخدومی مکرمی اخویم مولوی نور الدین صاحب سلمہ تعالے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عنایت نامہ پہنچا۔ اس عاجز نے جو آپ کی طرف لکھا تھا وہ صرف دوستانہ طور پر بعض اسرار الہامیہ پر مطلع کرنے کی غرض سے لکھا گیا کیوں کہ اس عاجز کی یہ عادت ہے کہ اپنے احباب کو ان کی قوت ایمانی بڑھانے کی غرض سے کچھ کچھ امور غیبیہ بتا دیتا ہے اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارہ غیبی ہوا ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۶) | مرزا شریف احمد | ۱۸۹۵ء | × |
| (۷) | مبارکہ بیگم | ۱۸۹۷ء | × |
| (۸) | مبارک احمد | ۱۸۹۹ء | ۱۹۰۷ء |
| (۹) | امتہ النصیر | ۱۹۰۳ء | ۱۹۰۳ء |
| (۱۰) | امتہ الحفیظ بیگم | ۱۹۰۴ء | |

(سیرۃ المہدی حصہ اول مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

# (۲۸) تیسری شادی کی آرزو

مخدومی مکرمی اخویم مولوی نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! ............ جو عنایات خداوند کریم جلشانہ کے اس عاجز کے شامل حال ہیں ان کے بارے میں ہمیشہ یہی دل چاہتا ہے کہ اپنے دوستوں سے کچھ اس میں سے بیان کرتا رہوں اذ بحکم واما بنعمۃ ربک فحدث تحدیث نعمت کا ثواب حاصل کروں۔ سو آپ سے بھی جو میرے مخلص دوست ہیں ایک راز پیش گوئی کا بیان کرتا ہوں۔ شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا۔ اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرۃ اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔ وہ صاحب اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے تین ان میں سے تو آم تھے مگر ایک پھل سبز رنگ کا بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے وہی مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ

اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی (اکیس برس بعد الہام یاد آیا اور بیوہ بھی کہ محمدی بیگم کنواری نہیں تو بیوہ ہوکر عقد میں آئے گی۔ مگر مرزا صاحب کی وفات تک وہ سہاگن بنی رہی اور بیوہ نہ ہوئی للمولف)

(تریاق القلوب ص۳۵ حاشیہ اول مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے۔ میں نے اس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ بکر و ثیب۔

جس کے معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔

(تریاق القلوب ص۳۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
و تذکرہ ص۳۹ مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا صاحب)

نوٹ از مرتب تذکرہ:۔ یہ الہام اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المومنین (مرزا صاحب کی بیوی نصرت جہان بیگم صاحبہ) کی ذات میں ہی پورا ہوا جو بکر آئیں اور ثیب رہ گئیں۔ (یہ تاویل قادیانی تاویلات کا اچھا نمونہ ہے۔ یعنی مرزا صاحب کی بیوی بیوہ ہوگئیں تو گویا مرزا صاحب کا بیوہ سے نکاح ہوگیا اور اس طرح پیشگوئی پوری ہوگئی۔ مرزا صاحب کی اکثر پیشگوئیاں اسی انداز سے پوری ہوئیں اور اسی طرح کی تاویلات قادیانی جماعت کا ایمانی سرمایہ ہیں للمولف)

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ص۳۹)

## (۳۰) خواتین مبارکہ

پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے

تب سے خود طبیعت متفکر و متردد ہے اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں مگر بالطبع کارہ ہے اور ہر چند اول اول یہ چاہا کہ یہ امر غیبی موقوف رہے۔ لیکن متواتر الہامات و کشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ یہ تقدیر مبرم ہے ............. والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ ۲۰۔ جون ۱۸۸۶ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ مولفہ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی)

براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیش گوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اس وقت میرے پر کھولا گیا ہے۔ اور وہ یہ الہام ہے جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ میں مذکور ہے۔ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا ہے۔ اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم۔ یہ وہ ابتدائی نام ہے جب کہ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا۔ کیوں کہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس کو مسیح سے مشابہت ملی .......... اور تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے اسکے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا۔ اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی یہ ایک چھپی ہوئی پیش گوئی ہے جس کا سر اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے وہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔ یہ تحریر جنوری ۱۸۹۷ء میں شایع ہوئی۔ للمولف)

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۹) ایک کنواری ایک بیوہ (ج)

ایک دفعہ جس کو قریبًا اکیس برس کا عرصہ ہوا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا ....
.......اور اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا بکر و ثیب یعنی ایک کنواری

# (۳۱) محک امتحان

بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار
مورخہ ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء مندرجہ تبلیغ
رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۸ مولفہ میر قاسم
علی صاحب قادیانی)

بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا - اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی -

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا الہام مورخہ ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۶۱ مولفہ میر قاسم علیصاحب قادیانی)

اس عاجز نے ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں پیش گوئی خدا تعالے کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی -

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار محک اخیار (اشتہار مورخہ یکم ستمبر ۱۸۸۸ عیسوی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۹۹ مولفہ میر قاسم علیصاحب قادیانی)

واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کی دو شادیاں ہوئیں - پہلی بیوی کو تو مندرجہ بالا الہام کے اعلان کے کچھ عرصہ بعد طلاق مل گئی تھی اور دوسری بیوی جو آخر تک باقی رہی وہ اس اعلان کے وقت بھی موجود تھی - چنانچہ ۱۸۸۶ء میں پہلی لڑکی عصمت پیدا ہوئی مزید برآں مرزا صاحب نے بہت کوشش کی کہ محمدی بیگم کے ساتھ بھی شادی ہوجائے حتےٰ کہ پہلے سے اعلان کردیا کہ اس سے آسمان پر نکاح ہو گیا - اور زمین پر بھی ضرور ہوگا - چنانچہ اس کی تفصیل کتاب میں موجود ہے لیکن والئے قسمت کہ نکاح ہونا تھا نہ ہوا - پھر نہ معلوم اور کون دو خواتین مبارکہ، تھیں جن کے ملنے کی اور جن سے نسل بڑھنے کی مرزا صاحب کو بشارت ملی تھی - اور نہ معلوم کس طرح ان سے نسل بڑھی - بظاہر تو صرف وہی ایک بیوی تھی جس سے بعد میں اولاد ہوئی - رہی اور جو اعلان الہام کے وقت موجود تھی -

(للمولف)

مجھے قرض دیا اور ایک اور صاحب حکیم محمد شریف نام ساکن کلانور نے جو امرتسر میں طبابت کرتے تھے دو سو روپیہ یا تین سو روپیہ بطور قرضہ دیا۔

اس وقت منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ نے مجھے کہا کہ ہندوستان میں شادی کرنا ایسا ہے جیسا کہ ہاتھی کو اپنے دروازہ پر باندھنا۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ ان اخراجات کا خدا نے خود وعدہ فرمایا ہے۔ پھر شادی کرنے کے بعد سلسلہ فتوحات کا شروع ہو گیا۔ اور وہ زمانہ تھا کہ باعث تفرقہ وجوہ معاش پانچ سات آدمی کا خرچ بھی میرے پر ایک بوجھ تھا۔ اور اب وہ وقت آ گیا کہ بحساب اوسط تین سو آدمی ہر روز مع عیال و اطفال اور ساتھ اس کے کئی غرباء اور درویش اس لنگرخانہ میں روٹی کھاتے ہیں۔ اور یہ پیشگوئی لالہ شرمپت آریہ اور ملاوامل آریہ ساکنان قادیان کو بھی قبل از وقت سنائی گئی تھی اور شیخ حامد علی اور جنید اور واقف کاروں کو اس سے اطلاع دی گئی تھی۔ اور منشی عبدالحق اکونٹنٹ لاہوری اگرچہ اس وقت مخالفین کے زمرہ میں ہیں مگر میں امید نہیں رکھتا کہ وہ اس سچی شہادت کا اخفا کریں۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۱۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۲) املاک۔ آمدنی اور خرچ

اگر میری تائید میں خدا کا فیصلہ نہ ہو تو میں اپنی کل املاک منقولہ و غیر منقولہ جو دس ہزار روپیہ کی قیمت سے کم نہیں ہوگی عیسائیوں کو دے دوں گا۔

(اشتہار مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد پنجم ص۲۱۳ مجموعہ اشتہارات)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

مرزا غلام احمد پر امسال سات ہزار دو سو روپیہ اس کی سالانہ آمدنی قرار دے کر ایک سو ستاسی روپیہ آٹھ آنہ انکم ٹیکس قرار دیا گیا۔ اس کی عذرداری پر اس کا اپنا بیان خاص موقع قادیان میں جب کہ کمترین بہ تقریب دورہ اس طرف گیا۔ لیا گیا۔ اور تیرہ کس گواہان کی شہادت قلمبند کی گئی۔ مرزا غلام احمد نے اپنے

# فصل نہم

## معاملات

## (۱) دہلی کی شادی

ستاسیواں نشان (نبوت) یہ پیش گوئی ہے کہ میری اس شادی کے بارے میں
جو دہلی میں ہوئی تھی خدائے تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ الحمد للّٰہ الذی
جعل لکم الصھر والنسب یعنی اس خدا کی تعریف ہے جس نے تمہیں دامادی اور نسب
دونوں طرف سے عزت دی یعنی تمہارے نسب کو بھی شریف بنایا۔ اور تمہاری
بیوی بھی سادات میں سے آئے گی۔ یہ الہام شادی کے لئے ایک پیش گوئی تھی جس
سے مجھے یہ فکر پیدا ہوا کہ شادی کے اخراجات کو کیونکر میں انجام دوں گا کہ اس
وقت میرے پاس کچھ نہیں اور نیز کیونکر میں ہمیشہ کے لئے اس بوجھ کا متحمل ہو سکوں
گا۔ تو میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ ان اخراجات کی مجھ میں طاقت نہیں۔ تب یہ
الہام ہوا کہ ؎

ہرچہ باید نوعروسی را ہمہ ساماں کنم      وانچہ درکار شما باشد عطائے آں کنم

یعنی جو کچھ تمہیں شادی کے لئے درکار ہوگا۔ تمام سامان اس کا میں آپ
کروں گا اور جو کچھ تمہیں وقتاً فوقتاً حاجت ہوتی رہے گی آپ دیتا رہوں گا۔
چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ شادی کے لئے جو کسی قدر مجھے روپیہ درکار تھا۔ ان
ضروری اخراجات کے لئے منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ لاہوری نے پانسو روپیہ

کے مصارف میں بہت دقت ہوئی۔ کیوں کہ کثرت سے مہمانوں کی آمد تھی اور اس کے مقابل پر روپیہ کی آمدنی کم۔ اس لئے دعا کی گئی۔ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا۔ اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عین ضرورت کے وقت آنے والا۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔ بعد اس کے خدائے تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعہ سے اور کیا براہ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال وگمان نہ تھا اور کئی ہزار روپیہ آگیا۔ چنانچہ جو شخص اس کی تصدیق کے لئے صرف ڈاک خانہ کے رجسٹر ہی ۵ مارچ ۱۹۰۵ء سے آخر سال تک دیکھے اس کو معلوم ہوگا کہ کس قدر روپیہ آیا تھا۔

(حقیقۃ الوحی ص۳۳۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴) رانی - درشنی

اس عاجز کو بھی اس بات کا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض اوقات خواب یا کشف میں روحانی امور جسمانی شکل پر متشکل ہو کر مثل انسان نظر آجاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میرے والد صاحب غفر اللہ لہٗ جو ایک معزز رئیس اور اپنی نواح میں عزت کے ساتھ مشہور تھے انتقال کر گئے تو اُن کے فوت ہونے کے بعد دوسرے یا تیسرے روز ایک عورت نہایت خوبصورت خواب میں میں نے دیکھی جس کا حلیہ ابھی تک میری آنکھوں کے سامنے ہے اور اس نے بیان کیا کہ میرا نام رانی ہے اور مجھے اشارات سے کہا کہ میں اس گھر کی عزت اور وجاہت ہوں اور کہا کہ میں چلنے کو تھی مگر تیرے لئے رہ گئی۔

انہی دنوں میں میں نے ایک نہایت خوبصورت مرد دیکھا اور میں نے اس سے کہا کہ تم ایک عجیب خوبصورت ہو۔ اس نے اشارہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ میں تیرا

بیان حلفی میں لکھوایا کہ اس کو تعلقہ داری زمین اور باغ کی آمدنی ہے۔ تعلقہ داری کی سالانہ تخمیناً بیاسی روپیہ دس آنے کی۔ زمین کی تخمیناً تین سو روپیہ سالانہ کی اور باغ کی سالانہ دو سو تین سو روپیہ چار سو روپیہ اور حد درجہ پانسو روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے اس کے علاوہ اس کو کسی قسم کی اور آمدنی نہیں ہے۔ میرزا غلام احمد نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کو تقریباً پانچ ہزار دو سو روپیہ سالانہ مریدوں سے اس سال پہنچا ہے ورنہ اوسط سالانہ آمدنی قریباً چار ہزار روپیہ کی ہوتی ہے۔ وہ پانچ مدوں میں جن کا اوپر ذکر کیا گیا خرچ ہوتی ہے۔ اور اس کے ذاتی خرچ میں نہیں آتی۔ خرچ اور آمدنی کا حساب باضابطہ کوئی نہیں ہے۔ صرف یادداشت سے تخمیناً لکھوایا ہے۔

مرزا غلام احمد نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کی ذاتی آمدنی باغ زمین اور تعلقہ داری کی اس کے خرچ کے لئے کافی ہے اور اس کو کچھ ضرورت نہیں ہے کہ وہ مریدوں کا روپیہ ذاتی خرچ میں لاوے۔

(رپورٹ تاج الدین صاحب تحصیلدار بٹالہ ضلع گورداسپور مورخہ ۲۱ اگست ۱۸۹۸ء بمقدمہ عذرداری ٹیکس مبری ۵۶/۴۶ ۱۸۹۸ء مندرجہ ضرورۃ الامام صہ۴۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مہدی مسعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اپنی زندگی میں اپنے اہل و عیال اور اقارب کو اسی آمد میں سے خرچ دیتے تھے۔ جو جماعت کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش ہوتی تھی یا کسی اور سبیل سے۔ یہ بات ہر ایک فرد جانتا ہے کہ حضور علیہ السلام (مرزا صاحب) اسی آمد سے خرچ دیا کرتے تھے۔ پس آپ کے بعد انجمن (احمدیہ قادیان) کا یہ فرض ہے کہ ان کو اسی آمد میں سے اسی انداز پر دیں جس طرح حضرت مسیح موعود دیتے تھے کیوں کہ انجمن مسیح موعود سے بڑھ کر امین نہیں ہو سکتی۔

(اظہار حقیقت صہ۱۳ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء جس کو قادیانیوں کی انجمن انصار اللہ قادیان نے شائع کیا)

## ٹیچی (۳)

نشان۔ ایک دفعہ مارچ ۱۹۰۵ء کے مہینے میں بوقت قلت آمدنی لنگر خانہ

معرفت آئیں گے۔ چنانچہ ڈاک خانہ میں اپنا ایک معتمد بھیجا گیا وہ جواب لایا کہ ڈاک منشی کہتا ہے کہ میرے پاس آج صرف پانچ روپیہ ڈیرہ غازی خاں سے آئے ہیں جن کے ساتھ ایک کارڈ بھی ہے۔

اس خبر کے سننے سے بہت حیرانی ہوئی کیوں کہ میں آریوں کو اس پیش گوئی سے اطلاع دے چکا تھا کہ آج اکیس روپیہ آئیں گے اور ان کو معلوم تھا کہ ایک روپیہ آچکا ہے اور مجھے ڈاک منشی کی اس خبر سے اس قدر اضطراب ہوا جس کا بیان نہیں ہوسکتا کیوں کہ اس کی خبر سے کہ صرف پانچ روپیہ ڈیرہ غازی خاں سے آئے ہیں زیادہ روپیہ سے قطعاً نومیدی ہوگئی۔ اور مجھے علامات سے معلوم ہوا کہ آریہ لوگ جن کو یہ اطلاع دی گئی تھی۔ دل میں بہت خوش ہوئے ہیں کہ آج ہمیں تکذیب کا موقع مل گیا اور میں نہایت اضطراب میں تھا کہ ایک دفعہ مجھے یہ الہام ہوا بست و یک آئے ہیں اس میں شک نہیں میں نے آریوں کو یہ الہام سنا یا وہ اور بھی زیادہ ہنسی کا موجب ہوا کیوں کہ ایک ملازم سرکاری نے جو سب پوسٹ ماسٹر تھا علانیہ طور پر کہہ دیا تھا کہ صرف پانچ روپیہ آئے ہیں۔ بعد اس کے اتفاقاً ایک آریہ ان آریوں میں سے ڈاک خانہ گیا اور اس کو ڈاک منشی نے اس کے استفسار سے یا خود بخود کہا کہ در اصل بیس روپیہ آئے ہیں اور پہلے یوں ہی میرے منہ سے نکل گیا تھا کہ پانچ روپئے آئے ہیں اور ساتھ اس کے منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کا ایک کارڈ بھی تھا اور یہ روپیہ ۶ ستمبر ۱۸۸۳ء کو پہنچا جس دن یہ الہام ہوا پس اس مبارک دن کی یادداشت کے لئے اور نیز آریوں کو گواہ بنانے کے لیے ایک روپیہ کی شیرینی تقسیم کی گئی جس کو ایک آریہ لایا۔ اور آریوں کو اور نیز دوسروں کو دی گئی۔ اگر یوں نہیں تو شیرینی کھا کر ہی اس نشان کو یاد رکھیں۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۶۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

---

بخت بیدار ہوں۔ اور میرے اس سوال کے جواب میں کہ تو عجیب خوبصورت آدمی ہے اس نے یہ جواب دیا کہ ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔

(حیات النبی جلد اوّل ص۔۔ مولفہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

# (۵) منی آرڈر کی وحی

ایک دفعہ صبح کے وقت وحی الٰہی سے میری زبان پر جاری ہوا "عبداللہ خاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں" اور تفہیم ہوئی کہ اس نام کا ایک شخص آج کچھ روپیہ بھیجے گا۔ میں نے چند ہندوؤں کے پاس جو سلسلہ وحی کے جاری رہنے کے منکر ہیں... اس الہام الٰہی کا ذکر کیا۔ اور میں نے بیان کیا کہ اگر آج یہ روپیہ نہ آیا۔ تو میں حق پر نہیں۔ ان میں سے ایک ہندو بشن داس قوم کا برہمن۔ جو آج کل ایک جگہ کا پٹواری ہے بول اٹھا کہ میں اس کا امتحان کروں گا۔ اور میں ڈاک خانہ میں جاؤں گا۔ ان دنوں بھی قادیان میں ڈاک دوپہر کے بعد دو بجے آتی تھی۔ وہ اسی وقت ڈاک خانہ میں گیا۔ اور نہایت حیرت زدہ ہو کر جواب لایا کہ درحقیقت عبداللہ خاں نام شخص نے جو ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں اکسٹرا اسسٹنٹ ہے۔ کچھ روپیہ بھیجا ہے اور وہ ہندو نہایت متعجب اور حیران ہو کر بار بار مجھ سے پوچھتا تھا کہ یہ امر آپ کو کس نے بتایا۔ اور اس کے چہرہ سے حیرانی اور بہوت ہونے کے آثار ظاہر تھے۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۶۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۶) ایک روپیہ کی شیرینی

خلاصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مجھے الہام ہوا کہ بست و یک روپیہ آنے والے ہیں چنانچہ یہ الہام بھی ان ہی آریوں کو بتلایا گیا جن کا کئی دفعہ ذکر ہو چکا ہے۔ اور الہام میں یہ تفہیم ہوئی تھی کہ وہ روپیہ آج ہی آئے گا۔ چنانچہ اس روز زیرہ سنگھ نامی ایک بیمار نے آکر مجھے ایک روپیہ دیا اور پھر مجھے خیال آیا کہ باقی بیس روپیہ شاید ڈاک کی

میرے پر چلایا گیا جس کی سزا پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ کی قید تھی اور بظاہر سبیل رہائی معلوم نہیں ہوتی تھی تب بعد دعا خدائے تعالیٰ نے خواب میں میرے پر ظاہر کیا کہ وہ مقدمہ رفع دفع کر دیا جائے گا۔

اس مقدمہ کا مخبر ایک عیسائی رلیا رام نام کا تھا جو امرتسر میں وکیل تھا۔ اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ اس نے میری طرف ایک سانپ بھیجا ہے اور میں نے اس سانپ کو مچھلی کی طرح تل کر اس کی طرف واپس بھیج دیا ہوں کہ وہ وکیل تھا اس لئے میرے مقدمہ کی نظیر گویا اس کے لئے کار آمد تھی اور تلی ہوئی مچھلی کا کام دیتی تھی چنانچہ وہ مقدمہ پہلی پیشی میں ہی خارج ہو گیا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۱) ہاتھی کے سر پر تیل

ایک دوست نے آپ کے روبرو اپنا ایک خواب سنایا کہ اس نے رات کو خواب میں ہاتھی دیکھا تھا اور یہ کہ حضرت (مرزا) صاحب اس کے سر پر تیل لگا رہے ہیں حضرت مسیح موعود نے اس کی تعبیر فرمائی کہ رات کے وقت خواب میں ہاتھی دیکھنا عمدہ ہوتا ہے اور تیل لگانا چونکہ زینت کا کام ہے اس لئے یہ بھی اچھا ہے۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ہفتم صفحہ ۱۵۹ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

## (۱۲) گھر کی بات

میرے مکان کے ملحق دو مکان تھے جو میرے قبضہ میں نہیں تھے اور بہ باعث تنگی مکان توسیع مکان کی ضرورت تھی ایک دفعہ مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا۔ جو اس زمین پر ایک بڑا چبوترہ ہے اور مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ اس جگہ ایک لمبا دالان بن جائے گا اور مجھے دکھلایا گیا کہ اس زمین کے مشرقی حصہ نے ہماری عمارت بننے کے لئے دعا کی ہے اور مغربی حصہ کی زمین افتادہ نے آمین کہی ہے۔ چنانچہ فی الفور یہ کشف

## (۷) نام کے دام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک عرب سوالی یہاں آیا۔ آپ نے اسے ایک معقول رقم دے دی۔ بعض نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا یہ جہاں بھی جائے گا ہمارا ذکر کرے گا۔ خواہ دوسروں سے زیادہ وصول کرنے کے لئے ہی کرے مگر دور دراز مقامات پر ہمارا نام پہنچا دے گا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۰۳ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۳۵ء)

## (۸) پچاس ہزار خواب و الہام

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں۔ ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۳۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۹) ٹیکس کا مقدمہ

بتیسواں نشان (نبوت) ٹیکس کے مقدمہ میں پیش گوئی ہے جو بعض شریر لوگوں نے سرکار انگریزی میں میری نسبت یہ مخبری کی تھی کہ ہزارہا روپیہ کی ان کو آمدنی ہے۔ ٹیکس لگانا چاہیئے اور خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ اس میں وہ لوگ نامراد رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ (غالباً مرزا صاحب ٹیکس سے بچ گئے۔ للمؤلف)

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۰) تلی ہوئی مچھلی

نوسٹے (۹۰) واں نشان (نبوت)۔ ایک قانون ڈاک کی خلاف ورزی کا مقدمہ

اور نصف بعض دیگر شرکاء کو مل گئی۔

(نزول المسیح ص۱۲۱ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۱۵) بیعت

جب کبھی بیعت اور پیری مریدی کا تذکرہ ہوتا تو مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو خود سعی اور محنت کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ مولوی محبوب علی صاحب اس سے کشیدہ ہو جایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کے بغیر راہ نہیں ملتی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۵ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی صاحب)

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ جب ابھی حضور نے سلسلہ بیعت شروع نہیں فرمایا تھا میں نے ایک دفعہ حضرت سے عرض کیا کہ حضور میری بیعت لیں۔ حضور نے فرمایا پیر کا کام بھنگی کا سا کام ہے۔ اسے اپنے ہاتھ سے مریدکے گند نکال نکال کر دھونے پڑتے ہیں اور مجھے اس کام سے کراہت آتی ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۵ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

لوگ ایک عرصہ سے آپ کو بیعت لینے کے لئے عرض کر رہے تھے آپ نے ہمیشہ ایسے طالبین کو یہ کہا کہ میں اس غرض کے لئے ابھی مامور نہیں ہوں اور آخر جب خدا تعالیٰ کی وحی نے آپ کو بیعت لینے کیلئے مامور فرمایا تو آپ نے بیعت کیلئے اعلان کر دیا۔

(حیات احمد جلد دوم نمبر دوم حاشیہ ص مرتبہ یعقوب علی صاحب قادیانی)

میر عنایت علی صاحب لدھیانوی نے مجھ سے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت صاحب کو بیعت لینے کا حکم آیا تو سب سے پہلی دفعہ لدھیانہ میں بیعت ہوئی ایک رجسٹر بیعت کنندگان تیار کیا گیا جس کی پیشانی پر لکھا گیا "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت" اور نام مع ولدیت و سکونت لکھے جاتے تھے۔ اول نمبر حضرت مولوی نور الدین صاحب بیعت میں داخل ہوئے۔ دوم میر عباس علی صاحب

اپنی جماعت کے صدہا آدمیوں کو سنایا گیا اور اخباروں میں درج کیا گیا۔ بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ دونوں مکان بذریعہ خریداری اور وراثت کے ہمارے حصّہ میں آ گئے اور ان کے بعض حصّوں میں مکانات مہانوں کے لئے بنائے گئے۔ حالاں کہ ان سب کا ہمارے قبضہ میں آنا محال تھا۔ اور کوئی خیال نہیں کر سکتا تھا کہ ایسا وقوع میں آئے گا۔

(حقیقۃ الوحی ص۳۰۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۳) ریل کا سفر

اوائل میں حضرت (مرزا) صاحب انٹر کلاس میں سفر کیا کرتے تھے اور اگر حضرت بیوی صاحبہ ساتھ ہوتی تھیں تو ان کو اور دیگر مستورات کو زنانہ تھرڈ کلاس میں بٹھا دیا کرتے تھے اور حضرت صاحب کا یہ طریق تھا کہ زنانہ سواریوں کو خود ساتھ جا کر اپنے سامنے زنانہ گاڑی میں بٹھاتے تھے اور پھر اس کے بعد خود اپنی گاڑی میں اپنے خدام کے ساتھ بیٹھ جاتے تھے ...... اور آخری سالوں میں حضور عموماً ایک سالم سیکنڈ کلاس کمرہ اپنے لئے ریزرو کروا لیا کرتے تھے اور اسی میں حضرت بیوی صاحبہ اور بچوں کے ساتھ سفر فرماتے تھے اور حضور کے اصحاب دوسری گاڑی میں بیٹھتے تھے مگر مختلف اسٹیشنوں پر اتر اتر کر وہ حضور سے ملتے رہتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۱۱ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۴) ریل کا الہام

ایک دفعہ ہم ریل گاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جا رہے تھے کہ الہام ہوا نصفت ترا نصفت عمالیق را۔ اور اس کے ساتھ تفہیم ہوئی کہ امام بی بی جو ہمارے جدی شرکا میں سے ایک عورت تھی مر جائے گی اور اس کی زمین نصف ہمیں اور نصف دیگر شرکا کو مل جائے گی۔ یہ الہام ان دوستوں کو جو اس وقت ہمارے ساتھ تھے سنا دیا گیا تھا۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ عورت مذکور مر گئی۔ اور اس کی نصف زمین ہمیں

اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد ہی میں تشریف رکھتے تھے۔ اور حضور کے بہت سے احباب حضرت کے پاس بیٹھے تھے۔ میں بھی مجلس کے پیچھے ہو کر بیٹھ گیا.........

جب حوالہ جات کے متعلق گفتگو بند ہوئی تو میں بیعت کی خواہش ظاہر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف آگے بڑھنے لگا جس پر سید احمد نور صاحب کابلی نے کسی قدر بلند آواز سے کہا کہ یہ شخص مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ اسے رستہ دے دیا جائے میں دل میں حیران ہوا کہ مسلمان ہونے کے کیا معنی ہیں۔ لیکن پھر ساتھ ہی خیال آیا کہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہونا مسلمان ہونا نہیں قرار دیا ہے چنانچہ میں حضرت مسیح موعود کی بیعت سے مشرف ہو گیا۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۹۹۔ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

۲۱ ستمبر ۱۹۱۶ء۔ مولوی جان محمد صاحب مدرس ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے حضرت مسیح موعود سے عرض کی کہ آپ کی بیعت کرنے کے بعد پہلی بیعت اگر کسی بزرگ سے کی ہو وہ قائم رہتی ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا: "جب انسان میرے ہاتھ پر بیعت توبہ کرتا ہے تو پہلی ساری بیعتیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ انسان دو کشتیوں میں کبھی پاؤں نہیں رکھ سکتا اگر کسی کا مرشد اب زندہ بھی ہو تب بھی وہ ایسے حقایق و معارف ظاہر نہ کرے گا جو خدا تعالیٰ یہاں ظاہر کر رہا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے ساری بیعتوں کو توڑ ڈالا ہے۔ صرف مسیح موعود ہی کی بیعت کو قائم رکھا ہے جو خاتم الخلفاء ہو کر آیا ہے"۔

(روایت مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۲ نمبر ۳۰ منقول از منظور الٰہی صفحہ ۳۲۹۔ مولفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

## (۱۶) قادیانی مبالغے

خدا نے میری جماعت سے پنجاب اور ہندوستان کے شہروں کو بھر دیا چند سال میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ اشخاص نے میری بیعت کی۔

(رسالہ تحفۃ الندوہ صفحہ ۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ان کے بعد شاید خاکسار (میر عنایت علی صاحب) ہی سوم نمبر پر جاتا لیکن میر عباس علی صاحب نے مجھ کو قاضی خواجہ علی صاحب کے بلانے کے لئے بھیجدیا کہ ان کو بلالاؤ غرض ہمارے دونوں کے آتے آتے سات آدمی بیعت میں داخل ہوگئے ان کے بعد نمبر آٹھ پر قاضی صاحب بیعت میں داخل ہوئے اور نمبر نو میں خاکسار داخل ہوا۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ شاہ صاحب اور کسی بیعت کرنیوالے کو اندر بھیجدیں چنانچہ میں نے چودھری رستم علی صاحب کو اندر داخل کر دیا۔ اور وہ دسویں نمبر پر بیعت ہوگئے اس طرح ایک ایک آدمی باری باری بیعت کے لئے اندر جاتا تھا اور دروازہ بند کر لیا جاتا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صـ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میں ۱۹۰۰ء میں پہلی دفعہ قادیان آیا تو حضور (نے) ........ مجھے مخاطب فرما کر اپنے دعوے کی صداقت میں تقریر فرمائی میں نے عرض کیا کہ مجھے آپ کی صداقت کے متعلق تو کوئی شبہ نہیں رہا لیکن اگر بیعت نہ کی جاوے اور آپ پر ایمان رکھا جاوے کہ آپ صادق ہیں تو کیا حرج ہے آپ نے فرمایا کہ ایسے ایمان سے آپ مجھ سے روحانی فیض حاصل نہیں کر سکتے بیعت سنت انبیاء ہے اور اس سنت میں بہت بڑے فوائد اور حکمتیں ہیں .............

نیز مولوی شیر علی صاحب (قادیانی) نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت (مرزا) صاحب نے بیعت کے فوائد پر تقریر فرماتے ہوئے فرمایا کہ کیا یہ فائدہ بیعت کا کوئی کم ہے کہ انسان کے پہلے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صـ۱۹۵ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میں ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے قادیان آیا تو اس وقت نماز ظہر کے قریب کا وقت تھا۔ اور میں مہمان خانہ میں وضو کر کے مسجد مبارک میں حاضر ہوا

(لاہوری جماعت) کے ساتھ ایک ہزار آدمی ہوگا۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا بیان باجلاس سب جج عدالت گورداسپور

مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۱۰۰)

ہم چار لاکھ احمدی صفائے قلب کے ساتھ آپ (ہندوؤں) کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو تیار ہیں اگر آپ شرائط مندرجہ "پیغام" پر کاربند ہونے کو تیار ہیں۔

(خواجہ کمال الدین صاحب کا اعلان مورخہ ۱۵ جون ۱۹۲۱ء مندرجہ پیغام صلح ص

(مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

خواجہ حسن نظامی صاحب کا دعویٰ ہے کہ میاں (محمود احمد خلیفہ قادیان) صاحب بیس ہزار مریدین کی فہرست کبھی نہیں دے سکتے کیوں کہ خواجہ صاحب کے نزدیک کل ہندوستان میں احمدیوں کی تعداد اٹھارہ ہزار سے زیادہ نہیں ہے معلوم نہیں خواجہ صاحب کو ایسے کن سے یقینی وجوہ ہاتھ آ گئے ہیں کہ انہوں نے چار پانچ لاکھ کی جماعت کو اٹھارہ ہزار کی جماعت کہہ دیا۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ میاں صاحب کا یہ دعوےٰ کہ وہ چار پانچ لاکھ کے امام ہیں۔ قطعاً بے بنیاد ہے...... ہم تو صرف یہی دیکھیں گے کہ میاں صاحب کا یہ دعویٰ کہ وہ چار پانچ لاکھ کی جماعت کے امام ہیں یا یہ کہ ۹۵ فی صدی جماعت میں سے ان کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں یا ان کا یہ بیان کہ اس حصہ جماعت کی تعداد جنھوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی کل دو فیصدی ہے کہاں تک صحیح ہے۔ یا کون سی بات ان میں سے سچی ہے اور کون سی جھوٹی...... کیوں کہ میاں صاحب اور ان کے مریدین آئے دن یہ اعلان کرتے پھرتے ہیں کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) جماعت احمدیہ کے کسی بھی حصہ کی قائم مقام نہیں۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۵ ص ۹۵ مورخہ ۲ فروری ۱۹۱۸ء)

مقدمہ اخبار مباہلہ میں قادیانی گواہوں نے قادیانیوں کی تعداد دس لاکھ بیان کی تھی ۱۹۳۰ء میں کوکب دری کے قادیانی مؤلف کے قول کے مطابق بیس لاکھ قادیانی دنیا میں موجود تھے ستمبر ۱۹۳۲ء میں بھیرہ (پنجاب) کے مناظرہ میں مولوی

میں (مرزا غلام احمد قادیانی) حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ سیرۃ المہدی حصہ اول ص۱۴۶ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے نصیحت کرتا ہوں۔

(اعلان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم ص۱۲۲ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

ہر ایک پہلو سے خدا نے مجھ کو برومند کیا چنانچہ ہزارہا شکر کا یہ مقام ہے کہ قریباً چار لاکھ انسان اب تک میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

۲۰ مئی ۱۹۰۹ء کے بدر جلد ۸ نمبر ۳۰ میں ایک ایڈیٹوریل بعنوان "یادِ ایام سلف نے ہائے کیا تڑپا دیا" چھپا ہے اس کے آخر میں یہ سطور ہیں۔

"(اے مسیح موعود) تیری ہمت تیرا استقلال تیرا عزم اس سے ظاہر ہے کہ اور نبیوں کے لئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی کہ میں نبی ہوں مگر تیرے لئے دو مشکلیں تھیں اول یہ کہ کوئی نبی آسکتا ہے۔ دوم یہ کہ میں نبی ہوں۔ آخر تو نے چار لاکھ انسان کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کر دی"

کیا اس عبارت کو پڑھ کر ذرا بھی شبہ اس بات میں رہ سکتا ہے کہ ۱۹۰۹ء میں چار لاکھ کی جماعت حضرت مرزا غلام (احمد) مسیح موعود کو نبی مانتی تھی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۶۷ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء)

جماعت کی تعداد اندازاً بتا سکتا ہوں چار پانچ لاکھ کی جماعت ہے غیر مبایعین

قادیان کے حساب سے قادیانیوں کی فرضی تعداد زیادہ سے زیادہ پچھتر ہزار قرار پاتی ہے کیا مضائقہ ہے پچھتر لاکھ اور پچھتر ہزار میں صرف دو نقطوں کا فرق ہے۔ کچھ زیادہ فرق نہیں ہے خود مرزا صاحب بھی ایسے فرق کو فرق نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے دیباچہ میں فرماتے ہیں کہ "پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ عدد پورا ہو گیا" (حساب کا کیسا سچا اصول ہے (للمؤلف)

# (۱۷) مرزا صاحب کے مرید

اس گروہ میں بہت سے سرکار انگریزی کے ذی عزت عہدہ دار ہیں جو ڈپٹی کلکٹر اور اکسٹرا اسسٹنٹ اور تحصیلدار وغیرہ معزز عہدوں والے آدمی ہیں۔ ایسا ہی پنجاب اور ہندوستان کے کئی رئیس اور جاگیردار اور اکثر تعلیم یافتہ ایف اے بی۔ اے اور ایم۔ اے اور بڑے بڑے تاجر اس جماعت میں داخل ہیں۔ غرض ایسے لوگ جو عقل اور علم اور عزت اور اقبال رکھتے تھے یا بڑے بڑے عہدوں پر سرکار انگریزی کی طرف سے مامور تھے۔ یا رئیس اور جاگیردار اور تعلقدار اور نوابوں کی اولاد تھے اور یا ہندوستان کے قطبوں اور غوثوں کی نسل تھے جن کے بزرگوں کو لاکھوں انسان اعلیٰ درجہ کے ولی اور قطب وقت سمجھتے تھے وہ لوگ اس جماعت میں داخل ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں۔

(کتاب البریہ ملا حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکر گذاری کی جائے۔ سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں۔ چنانچہ میں نے اس مسئلہ پر عملدرآمد کرانے کے لئے بہت سی کتابیں عربی فارسی اور اردو میں تالیف کیں اور ان میں تفصیل سے لکھا کہ کیوں کر مسلمانان برٹش انڈیا اس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے

مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان نے قادیانیوں کی تعداد پچاس لاکھ بیان کی۔ حال ہی میں عبدالرحیم درد قادیانی مبلغ نے انگلستان میں سر فیروز خان نون کے سامنے بیان کیا تھا کہ پنجاب کے مسلمانوں میں غالب اکثریت قادیانیوں کی ہے۔ پنجاب میں قریبا ڈیڑھ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اس حساب سے بقول عبدالرحیم صاحب گویا ۷۵ لاکھ سے بھی زیادہ قادیانی پنجاب میں موجود ہیں۔

(رسالہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب) جلد ۵ نمبر ۱۰)

لیکن سرکاری مردم شماری کا خدا بھلا کرے کہ سارا بھانڈا پھوٹ گیا اور بالآخر لاچار ہو کر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کو اصلی تعداد تسلیم کرنی پڑی چنانچہ ملاحظہ ہو۔

جس وقت ہماری تعداد آج کی تعداد سے بہت کم یعنی سرکاری مردم شماری کی رو سے اٹھارہ سو تھی اس وقت اخبار بدر کے خریداروں کی تعداد (۱۴۰۰) تھی اس وقت سرکاری مردم شماری کی رو سے پنجاب کے احمدیوں کی تعداد ۵۶ ہزار ہے اور اگر پہلی نسبت کا لحاظ رکھا جائے تو ہمارے اخبار کے صرف پنجاب میں ۴۰۰۰ سے زائد خریدار ہونے چاہئیں۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۳۶ء)

ہماری جماعت مردم شماری کی رو سے پنجاب میں ۵۶ ہزار ہے گو یہ بالکل غلط ہے (بیشک غلط ہے سرکاری رپورٹ ۱۹۳۱ء میں مجموعی تعداد ۵۵ ہزار درج ہے جس میں لاہوری جماعت کے کئی ہزار لوگ بھی شامل ہیں۔ اس طرح میاں محمود احمد صاحب کی جماعت کی تعداد پچاس ہزار بھی نہیں رہتی۔ مؤلف) ...... مگر فرض کر لو کہ یہ تعداد درست ہے اور فرض کر لو کہ باقی تمام ہندوستان میں ہماری جماعت کے بیس ہزار فرد رہتے ہیں تب بھی یہ پچھتر چھہتر ہزار آدمی بن جاتے ہیں۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۴ نمبر ۲۸۵ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۳۶ء)

گویا پچاس سال کی سعی اور تبلیغ کے بعد تمام ہندوستان میں خود خلیفہ صاحب

علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر، مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

(لوح الہدیٰ ص۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۱۹) گورداس پور میں مقدمہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ زمانہ مجھے یاد ہے جب کہ آپ پر مقدمہ گورداسپور میں ہو رہا تھا اور اس میں روپیہ کی ضرورت تھی حضرت صاحب نے دوستوں میں تحریک بھیجی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ لنگر خانہ دو جگہ پر ہو گیا ہے ایک قادیان میں اور ایک یہاں گورداسپور میں۔ اس کے علاوہ اور مقدمہ پر خرچ ہو رہا ہے۔ لہٰذا دوست امداد کی طرف توجہ کریں۔

(تقریر جلسہ سالانہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲ جنوری ۱۹۲۶ء ص۵ جلد ۱۳)

# (۲۰) فتوے

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتوے دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی تھی۔ اس نے اس حالت میں بہت روپیہ کمایا پھر وہ مر گئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا۔ مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی۔ اب میں اس مال کو کیا کروں حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہو سکتا ہے (اور اسلام کی خدمت خود مرزا صاحب کے سپرد تھی۔ ان سے زیادہ اس مال کا مستحق اور کون ہو سکتا تھا۔ مؤلف)

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۶۱ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی۔)

آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور کیوں کر آزادگی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں۔ اور تمام فرائض منصبی بے روک ٹوک بجالاتے ہیں پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے یہ کتابیں ہزارہا روپیہ کے خرچ سے طبع کرائی گئیں اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزارہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر پڑا ہے۔ بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔

(تحفہ قیصریہ صنا مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۸) فرمان واجب الاذعان

یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے میرا ان ہی سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدائے تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں سو ہر شخص کو چاہیئے کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے سے عہد کرکے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے...... اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے لئے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا ماہواری چندہ اس سلسلہ کی امداد کے لئے قبول کرتا ہے اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہیں آیا تو سلسلۂ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔ اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کرکے تین ماہ چندے کے بھیجنے سے لاپروائی کی تو اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہے گا۔ والسلام

تعداد پہنچتی ہے۔
اب تک کئی لاکھ انسان قادیان میں آچکے ہیں اور اگر خطوط بھی اس کے ساتھ شامل کئے جائیں تو شاید یہ اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے گا۔
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)
(مرزا صاحب نے ۱۸۸۰ء سے علمی اور مذہبی زندگی شروع کی جب کہ براہین احمدیہ کا اعلان کیا اور ۱۹۰۸ء میں انتقال ہوا۔ گویا کل (۲۷) سال یہ شغلہ رہا۔ ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کی تحریک نے بتدریج ترقی شروع کی۔ ابتدا میں چند سال کام ہلکا رہا بعد کو فروغ ہوا۔ تاہم اگر کل ۲۷ سال مساوی ان لئے جائیں تو بھی مرزا صاحب کے بیان کے مطابق خطوں اور مہمانوں کا روزانہ اوسط بلا ناغہ ایک ہزار پڑتا ہے اور اگر حسب واقعہ سال غیر مساوی مانے جائیں تو آخری سالوں کا روزانہ اوسط کئی ہزار پڑنا چاہیئے خوب حساب ہے۔ مؤلف)

# (۲۲) تحصیل و تشفی

محب یکرنگ مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا سلمہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں بذریعہ تار مبلغ پانسو روپے مرسلہ آں مکرم مجھ کو پہنچ گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان الٰہی خدمات کا دونوں جہان میں وہ اجر بخشے جو اپنے مخلص اور وفادار بندوں کو بخشتا ہے آمین ثم آمین۔ یہ بات فی الواقع سچ ہے کہ مجھ کو آپ کے روپیہ سے اس قدر دینی کام میں مدد پہنچ رہی ہے کہ اس کی نظیر میرے پاس بہت ہی کم ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کی ان خدمات کا وہ بہ رحمت پاداشں بخشے کہ تمام حاجات دارین پر محیط ہو۔ اور اپنی محبت میں ترقیات عطا فرمائے۔ محض اللہ کے لئے اس پرآشوب زمانہ میں جو دل سخت ہو رہے ہیں آگے سے آگے بڑھانا کچھ تھوڑی بات نہیں ہے۔ انشاء اللہ القدیر آپ ایک بڑے ثواب کا حصہ پانے والے ہیں۔
کچھ تھوڑے دن ہوئے کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں یکدفعہ گیا

# (۲۱) مرزا صاحب کے فتوحات

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر — کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی — میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسے رجوع جہاں ہوا — اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

(درثمین اردو ص۴۹ مجموعہ کلام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور میں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیش گوئی کے مواقف ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔

مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدائے تعالیٰ جو غریبوں کو خاک سے اٹھاتا ہے اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شاید اس سے بھی زیادہ ہو۔

اگر اس میرے بیان کا اعتبار نہ ہو تو بیس برس کی ڈاک کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو تا معلوم ہو کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ اس تمام مدت میں کھولا گیا ہے حالاں کہ یہ آمدنی صرف ڈاک کے ذریعہ تک محدود نہیں رہی بلکہ ہزارہا روپیہ کی آمدنی اس طرح بھی ہوتی ہے کہ لوگ خود قادیان میں آکر دیتے ہیں اور نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۱۱-۲۱۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

تیسری پیش گوئی یہ تھی کہ لوگ کثرت سے آئیں گے۔ سو اس کثرت سے آئے کہ اگر ہر روزہ آمدن اور خاص وقتوں کے مجمعوں کا اندازہ لگایا جائے تو کئی لاکھ تک اس

تھی کہ کوئی شخص کسی مطلب کے حصول پر بہت سا حصہ اپنے مال میں سے بطور نذرانہ بھجوائے گا۔ میں نے اس الہام کو اپنی کتاب میں لکھ لیا تھا۔ بلکہ اپنے گھر کے قریب دیوار مسجد کی نہایت خوش خط یہ الہام لکھ کر چسپاں کر دیا۔ اس الہام میں نہ کسی مدت کا ذکر ہے کہ کب ہو گا۔ اور نہ کسی انسان کا ذکر ہے کہ کس شخص کو ایسی کامیابی ہو گی یا ایسی مسرت ظہور میں آئے گی۔ لیکن چونکہ میرا دل آں کرم کی کامیابی کی طرف لگا ہوا ہے اس لئے طبیعت نے یہی چاہا کہ کسی وقت اس کے مصداق آپ ہی ہوں اور خدا تعالیٰ ایسا کرے۔ کیا اللہ جل شانہ کے نزدیک لاکھ دو لاکھ روپیہ کچھ بڑی بات ہے۔

دعاؤں میں اثر ہوتے ہیں مگر صبر سے ان کا ظہور ضرور ہوتا ہے ...... میں آپ کے شدت اخلاص کی وجہ سے اس میں لگا ہوا ہوں کہ اعلیٰ درجہ کی زندہ دعا آپ کے حق میں ہو جاوے اور جس طرح شکاری ایک جگہ سے دام اٹھاتا ہے اور دوسری جگہ بچھاتا ہو تا کسی طرح شکار مارنے میں کامیاب ہو جائے۔ اسی طرح میں ہر طرح سے دعا میں روحانی حیلوں کو استعمال میں لاتا ہوں۔ اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ القدیر والموفق میں اس بات کو اسی قادر کے فضل و کرم اور توفیق سے دکھلاؤں گا کہ زندہ دعا اس کو کہتے ہیں۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۳ / اکتوبر ۱۸۹۸ء

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص۶۷ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پہلے خط کے روانہ کرنے کے بعد آج مبلغ سو روپیہ مرسلہ آں کرم بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا میں آپ کے اس صدق و اخلاص سے نہایت امیدوار ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ مجھے آپ کے روپیہ سے اپنے کاروبار میں اس قدر مدد ملتی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ یہی عملی حالت ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بہت ہی امید دلاتی ہے چونکہ مجھے اپنے سلسلہ طبع تک میں ایسی حاجتیں پیش آتی رہتی ہیں اور مجھے اس سے زیادہ دنیا میں کوئی غم نہیں کہ جو میں بوجہ نہ میسر آنے مالی سرمایہ کے طبع

فصل نویں

دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری یہ رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر ساتھ الہام ہوا۔ انی مرسل الیکم ھدیۃ۔ کہ میں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں۔ اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کئے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے اور میں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ لیا۔ چنانچہ کل اس کی تصدیق ہو گئی۔ الحمد للہ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے خواب اور الہام سے تصدیق فرمائی ............ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۲۰ مارچ ۱۸۹۵ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص۳ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی محبی فی اللہ حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آں محب مجھ کو پہنچا۔ اس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اس روپیہ کے پہنچنے سے تخمیناً سات گھنٹے پہلے مجھ کو خدائے عزوجل نے اس کی اطلاع دی۔ سو آپ کی اس خدمت کے لئے یہ اجر کافی ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ سے راضی ہے۔ اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہان ریزہ ریزہ ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں۔ یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارے میں مجھ کو دو دفعہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ ......... والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۶ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص۔ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عنایت نامہ پہنچا۔ جو کچھ آپ نے لکھا ہے آپ کے صدق و اخلاص پر قوی نشانی ہے۔ میں نے جو خط لکھا تھا اس کے لکھنے کے لئے یہ تحریک پیدا ہوئی تھی جو چند ہفتے ہوئے ہیں مجھے الہام ہوا تھا۔ غثم لہ۔ دفع الیہ من مالہ دفعۃ۔ اس میں تفہیم یہ ہوئی

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص۳۵ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عنایت نامہ آں کرم اور نیز مبلغ ایک سو روپیہ مجھ کو پہنچا جزاکم اللہ خیرالجزاء میں آپ کے لئے دعا میں مشغول ہوں آپ کا ہر ایک خط جس میں تفرقہ خاطر اور خوف وخطر کا ذکر ہوتا ہے۔ پہلی دفعہ تو میرے پر ایک دردناک اثر ہوتا ہے مگر پھر بعد اس کے جب اللہ جل شانہ کی طاقت اور قدرت اور اس کے وہ الطاف کریمانہ جو میرے پر ہیں بلا توقف یاد آجاتی ہیں تو وہ غم دور ہو کر نہایت یقینی امیدیں دل میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آپ کے لئے میرے دل میں عجب جوش تضرع اور دعا ہے اگر عمیق مصالح جس کا علم بشر کو نہیں ملتا توقف کو نہ چاہتیں تو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید تھی کہ اس قدر توقف ظہور میں نہ آتا۔ بہرحال میں آپ کی بلاؤں کی دفع کے لئے ایسا کھڑا ہوں جیسا کوئی شخص لڑائی میں کھڑا ہوتا ہے خداداد قوت استقلال اور ثابت قدمی اور صدق ویقین کے ہتھیاروں سے اور عقد ہمت کی پیش قدمی سے اسی میدان میں خدا تعالیٰ سے کامیابی چاہتا ہوں۔......

میں پہلے اس کی اطلاع دے چکا ہوں کہ میرے پر ایک فوجداری مقدمہ سرکار کی طرف سے دائر ہو گیا ہے...... میں نے اول خیال کیا تھا کہ شاید آں کرم کی تحریک سے مدد اس میں کسی قدر چندہ ہو۔ مگر پھر مجھے خیال آتا ہے کہ ہر ایک انسان اس ہمدردی کے لائق نہیں جب تک انسان سلسلہ میں داخل ہو کر جاں نثار مرید نہ ہو تب تک ایسے واقعات رحم پر قوی اثر نہیں کرتے۔ دلوں کا خدا کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے باوجود اس تفرقہ کے اور ایسی حالت کے جو قریب قریب تباہی کے ہے آپ کو وہ اخلاص بخشا ہے کہ جو وفادار جاں نثار جواں مردوں میں ہوتا ہے۔ میں نے پہلے بھی لکھا تھا اور اب بھی لکھتا ہوں کہ بوجہ اس کے کہ آپ ہر وقت مالی امداد میں مشغول ہیں اس لئے ایسے چندہ سے آپ مستثنیٰ ہیں۔ آپ کا بہت سا چندہ پہنچ چکا ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

کتب دینیہ سے مجبور رہ جاؤں۔ اس لئے میں ایک یہی حکمت عملی آپ کے متعلق دیکھتا ہوں کہ آپ دل میں ایک نذر مقرر کر چھوڑیں کہ اگر ایک عمدہ کامیابی امور تجارت میں آپ کو میسر آوے تو آپ ایک مشت نذر اس کارخانہ کے لئے ارسال فرماویں کیا تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے اس صدق واخلاص پر نظر کرکے وہ کامیابی آپ کے نصیب کرے کہ جو فوق العادت ہو اور اس ذریعہ سے اس اپنے سلسلہ کو بھی کافی مدد پہنچ جاوے۔ کیونکہ اب یہ سلسلہ مشکلات میں پھنسا ہوا ہے اور شاید یہ کام طبع کتب کا آگے کو بند ہو جاوے۔ آپ کی طرف سے جو مدد آتی ہے وہ لنگرخانہ میں خرچ ہو جاتی ہے اور مجھے جس قدر آپ کے کاروبار کے لئے توجہ ہے یہ ایک دلی خواہش ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھ میں پیدا کی ہے اور یہ یقین جانتا ہوں کہ یہ خالی نہیں جائے گا۔ کیا تعجب کہ اس نیت کے پختہ کرنے پر خدا تعالیٰ فوق العادت کے طور پر آپ سے کوئی رحمت کا معاملہ کرے میں تو جانتا ہوں آپ نہایت خوش نصیب ہیں آپ کی دنیا بھی اچھی ہے اور آخرت بھی۔ کیونکہ آپ اس طرف دل سے اور پورے اعتقاد سے جھک گئے ہیں۔ سو اگر تمام دنیا کا کاروبار تباہی میں آجائے تب میں یقین نہیں کرتا کہ آپ ضائع کئے جائیں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد ۲۱ ر اکتوبر ۱۸۹۹ء

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص۱۲ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا عنایت نامہ معہ مبلغ ایک سو روپیہ آج مجھ کو ملا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء آمین!

جس قدر یہ عاجز آپ کو تسلی اور اطمینان کے لفظ لکھتا ہے۔ یہ لغو اور بیہودہ نہیں ہے۔ بلکہ بوجہ آپ کے نہایت درجہ کے اخلاص کے اس درجہ پر آپ کے لئے دعا ظہور میں آتی ہے کہ دل گواہی دیتا ہے کہ یہ دعائیں خالی نہیں جائیں گی ....... باقی خیریت ہے والسلام۔ مبلغ ایک سو روپیہ سیٹھ دال جی صاحب کی طرف سے بھی پہنچ گیا تھا۔ میری طرف سے دعا اور شکران کو پہنچا دینا۔

خاکسار مرزا غلام احمد ۔ ۲۲ ر نومبر ۱۸۹۹ء

جائے ...... سو خلاصہ تمام نصیحتوں کا یہی ہے کہ آپ وہ قوت ایمانی دکھلا دیں کہ اگر اس قدر انقلاب اور انصباب مصائب ہو کہ سر رکھنے کی جگہ باقی نہ رہے تب بھی افسردہ نہ ہوں ؎

ز کار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار   کہ آب چشمۂ حیواں درون تاریکیست

والسلام خاکسار مرزا غلام احمد ۲۲ مئی ۱۹۰۳ء

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص ۱۱۳ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
عنایت نامہ پہنچا۔ یہ سچ ہے کہ بنا ہوا کام بگڑنے سے اور وسائل معاش کے گم یا معدوم ہونے کی حالت میں بے شک انسان کو صدمہ پہنچتا ہے۔ مگر وہ جو بگاڑتا ہے وہی بنانے پر قادر ہے۔ پس دنیا میں شکستہ دلوں کے اور تباہ شدہ لوگوں کے خوش ہونے کے لئے ایک ذریعہ ہے کہ اس خدائے ذوالجلال کو ایمانی یقین کے ساتھ یاد کریں کہ جیسا کہ وہ ایک دم میں تخت پر سے خاک مذلت میں ڈالتا ہے ایسا ہی وہ خاک پر سے ایک لحظہ میں تخت پر بٹھا دیتا ہے ...... اور وہ کریم و رحیم ہے ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا جو اس کے آستانہ پر گرتے ہیں۔ والسلام
خاکسار مرزا غلام احمد ۷ جولائی ۱۹۰۳ء

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص ۱۱۳ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب۔)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
عنایت نامہ پہنچا۔ غم و اندوہ کی کثرت اور بارگراں قرضہ ایسی حالت میں جب کہ انسان اپنی کمزوری اور بے سامانی اور عدم موجودگی اسباب کا مطالعہ کر رہا ہو بہت آزار دہ چیز ہے۔ لیکن اگر دوسرے پہلو میں کہ خداداری چہ غم داری سوچا جائے تو ایسے غم کہ بہت مجبوریوں کے ساتھ لاحق ہوں تاہم ایک غفلت کا شعبہ ثابت ہوں گے یعنی قادر حقیقی کے عجائب در عجائب قدرتوں پر ایمان نہیں ہوتا جو ہونا چاہیئے یہ خیال درحقیقت ایک تسلی اور شکر اور ہزار ہا امیدوں کے سلسلہ

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص۲۲ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

عنایت پہنچا مجھ کو سخت افسوس ہے جس کو میں بھول نہیں سکتا کہ مجھ کو قبل اس حادثہ وفات کے اس کامل دعا کا موقع نہیں ملا جو اکثر کرشمہ قدرت دکھلاتی ہے۔ میں دعا تو کرتا رہا مگر وہ اضطراب جو سینہ میں ایک جلن پیدا کرتی ہے اور دل کو بےچین کر دیتی ہے۔ وہ اس کے لئے کامل طور پر پیدا نہ ہوئی آپ کے عنایت نامجات جو حال میں آئے تھے یہ فقرہ بھی درج ہوتا رہا کہ اب کسی قدر آرام ہے۔ اور آخری خط آپ کا جو نہایت اضطراب سے بھرا ہوا تھا اس تار کے بعد آیا جس میں وفات کی خبر تھی۔ اس خانہ ویرانی سے جو دوبارہ وقوع میں آگئی رنج اور درد و غم تو بہت ہے۔ نہ معلوم آپ پر کیا کیا قلق اور رنج گذرا ہوگا لیکن خداوند کریم و رحیم کی اس میں کوئی بڑی حکمت ہوگی ...... باقی خیریت ہے والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد ۱۶ ستمبر ۱۸۹۹ء

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر اول ص۲۹ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

عنایت نامہ پہنچا۔ موجودہ حالات سے آپ دلگیر نہ ہوں اور کسی گھبراہٹ کو اپنے دل تک آنے دیں۔ میں اپنی دعاؤں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہرگز خطا نہیں جائیں گی۔ اگر ایک پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو میں اس کو ممکن جانتا ہوں مگر وہ دعائیں جو آپ کے لئے کی گئی ہیں وہ ٹلنے والی نہیں۔ ہاں میرے خدائے کریم و قدیر کی یہ عادت ہو کہ وہ اپنے ارادوں کو جو دعاؤں کی قبولیت کے بعد ظاہر کرنا چاہتا ہے اکثر دیر اور آہستگی سے ظاہر کرتا ہے تا جو بدبخت اور شتاب کار ہیں وہ بھاگ جائیں......... میں آپ کو کہتا ہوں کہ صبر سے انتظار کریں ایسا نہ ہو کہ آپ تھک جائیں اور وہ جو آپ کے لئے تخم بویا گیا ہے وہ سب برباد ہو

کہ نمونۂ قیامت ہے۔ گرمی کے ایام میں بھی زور چلا جاتا ہے میں آپ کے لئے برابر دعا کر رہا ہوں خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آخر کار یہ پریشانی دور کرے گا۔ مناسب ہے کہ آپ ارسال خطوط میں سستی نہ کریں کہ اس سے تفکر پیدا ہوتا ہے۔ خدا حافظ ہو چند روز سے میری طبیعت بعارضہ زحیر علیل ہے۔ انشاء اللہ القدیر شفا ہو جائے گی۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد ۲۰ رمئی ۱۸۹۸ء

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص۳۳ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۲۳) خانگی زندگی

اور جس روز مسجد کے چندہ کے واسطے کڑیا نوالے کی طرف جا رہے تھے اور جناب نواب خاں صاحب تحصیلدار کے ٹانگہ پر ہم تینوں سوار تھے کوچبان اور جناب خواجہ (کمال الدین) صاحب آگے تھے میں (یعنی سید سرور شاہ صاحب) اور جناب (یعنی مولوی محمد علی صاحب) پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے تو خواجہ صاحب نے یہ فرمایا کہ راستہ باتوں سے طے ہوا کرتا ہے۔ اور میرا ایک سوال ہے جس کا جواب مجھے نہیں آتا۔ میں اسے پیش کرتا ہوں۔ آپ اس کا جواب دیں۔ سوال شروع کیا۔ صحیح اور یقینی مضمون اس کا یہ تھا کہ:۔

پہلے ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر کہ انبیاء اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہئے کہ وہ کم اور خشک کھاتے اور خشن پہنتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہئے۔ غرض ایسے وعظ کرکے کچھ روپیہ بچاتے تھے اور پھر وہ قادیان بھیجتے تھے لیکن جب ہماری بیبیاں خود قادیان گئیں۔ وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو واپس آکر ہمارے سر پر چڑھ گئیں کہ تم بڑے جھوٹے ہو۔ ہم نے تو قادیان میں جاکر خود انبیاء اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے اس کا تو

کا موجب ہے کہ ہمارا خدا قادر خدا ہے۔ اس کے آگے کوئی بات ان ہونی نہیں۔ یہ ایسی باتیں نہیں ہیں کہ محض طفلی تسلی کے طور پر دل خوش کن باتیں ہوں۔۔۔۔ باقی سب طرح خیریت ہے۔ خدا آپ کا حافظ ہو زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۳ر اگست ۱۹۰۲ء

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۳۰ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

عنایت نامہ مجھ کو ملا۔ آپ بہت مضبوطی سے اپنی استقامت پر قائم رہیں کیونکہ جو آپ کے لئے کوشش کی گئی ہے وہ ضائع نہیں جائے گی ضرور ہے کہ اوّل یہ ابتلا انتہا تک پہنچ جائے۔ عسر کے ساتھ یُسر ہوتی ہے اور غم کے بعد خوشی۔ ایسا نہ ہو کہ آپ بشریت کے وہم سے مغلوب ہو کر سلسلہ امید کو ہاتھ سے چھوڑ دیں کہ ایسا کرنا دعا کی برکت کو کم کر دیتا ہے۔ میں بڑی سرگرمی سے آپ کے لئے مشغول ہوں مگر قریباً بیدرہ روز سے ریزش کی شدت سے بیمار ہوں اور ضعف بہت ہے اس لئے میں خط لکھنے سے اکثر مجبور و معذور رہتا ہوں اکثر بباعث ضعف میرے دل پر ایسے عوارض کا ہجوم ہوتا ہے کہ میں بہت کمزور ہو جاتا ہوں۔۔۔۔۔۔ خدا آپ کو استقامت بخشے اور آپ کے دل میں صبر ڈالے صبر وہ کیمیا ہے جس کا سونا کبھی ختم ہونے میں نہیں آتا خدا ابتلاء کے طور پر آگ میں ڈالتا ہے۔ مگر صابر اور وفادار کو پھر محبت سے پکڑ لیتا ہے اور دوسری حالت اس کی پہلی سے اچھی ہوتی ہے والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہٗ

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۳۱ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مدت ہوئی آں مکرم کا کوئی خط میرے پاس نہیں پہنچا نہایت تردد اور تفکر ہے خدا تعالیٰ آفات سے محفوظ رکھے۔ اس طرف طاعون کا اس قدر زور ہے

# (۲۵) لنگر کا قصہ

پھر جناب کو (یعنی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو) یاد ہوگا کہ جب میں نے (یعنی مولوی سرور شاہ صاحب قادیانی نے) جناب کو کہا تھا کہ آج مجھے پختہ ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گھر میں بہت اظہار رنج فرمایا ہے کہ باوجود میرے کہ بتانے کے کہ خدا کا منشا یہی ہے کہ میرے وقت میں لنگر کا انتظام میرے ہی ہاتھ میں رہے اور اگر اس کے خلاف ہوا تو لنگر بند ہو جائے گا۔ مگر یہ خواجہ وغیرہ ایسے ہیں کہ بار بار مجھے کہتے ہیں کہ لنگر کا انتظام ہمارے سپرد کر دو اور مجھ پر بدظنی کرتے ہیں۔ اور یہ سنا کر میں نے بوجہ محبت آپ کو (یعنی مولوی محمد علی صاحب کو) یہ کہا تھا کہ آپ آئندہ کبھی اس معاملہ میں شریک نہ ہوں ایسا نہ ہو کہ حضرت اقدس کی زیادہ ناراضگی کا موجب ہو جائے اور آپ کو نقصان پہنچے۔

(کشف الاختلاف ص۱۳ مصنفہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی)

اور خواجہ (کمال الدین) صاحب بار بار تاکید کرتے تھے کہ ضرور کہنا۔ اور یہ باتیں کر رہے تھے کہ دفعتاً آپ کی (یعنی مولوی محمد علی صاحب کی) طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ مولوی صاحب۔ اب مجھے وہ طریق معلوم ہو گیا ہے جس سے لنگر کا انتظام فوراً حضرت (مرزا) صاحب ہمارے سپرد کر دیں ...... پس آپ نے کہا کہ خواجہ صاحب میں تو آپ ہرگز پیش نہ کروں گا تو خواجہ صاحب نے یہ سنتے ہی آنکھیں سرخ کر لیں اور غصہ والی شکل اور غضب والے لہجہ میں کہنا شروع کیا کہ قومی خدمت ادا کرنے میں بڑے بڑے مشکلات پیش آیا کرتے ہیں اور کبھی حوصلہ پست نہ کرنا چاہیئے۔ اور یہ کیسے غضب کی بات ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ قوم کا روپیہ کس محنت سے جمع ہوتا ہے۔ اور جن اغراض قومی کے لئے وہ اپنا پیٹ کاٹ کر روپیہ دیتے ہیں وہ روپیہ ان اغراض میں صرف نہیں ہوتا بلکہ بجائے اس کے شخصی خواہشات میں صرف ہوتا ہے اور پھر روپیہ بھی اس قدر کثیر ہے کہ اس وقت جس قدر قومی کام آپ نے شروع کئے ہوئے ہیں

عشر عشیر بھی باہر نہیں۔ حالاں کہ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہوتا ہے اور ان کے پا
جو روپیہ جاتا ہے وہ قومی اغراض کے لیے قومی روپیہ ہوتا ہے۔ لہٰذا تم جھو
ہو جو جھوٹ بول کر اس عرصہ دراز تک ہم کو دھوکہ دیتے رہے اور آئندہ ہم ہرگز تمہا
دھوکہ میں نہ آویں گی بس اب وہ ہم کو روپیہ نہیں دتیں کہ ہم قادیان بھیجیں۔
اس پر خواجہ (کمال الدین) صاحب نے خود ہی فرمایا تھا کہ ایک جواب تم
لوگوں کو دیا کرتے ہو پھر تمہارا وہ جواب میرے آگے نہیں چل سکتا کیوں کہ میں خو د
واقف ہوں۔ اور پھر بعض زیورات اور بعض کپڑوں کی خرید کا مفصل ذکر کیا.....
.....ان اعتراضات کے باعث مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ غضب خدا نازل ہو
رہا ہے۔ اور میں متواتر دعا میں مشغول تھا۔ اور بار بار جناب الٰہی میں یہ عرض کرتا تھا کہ
مولا کریم! میں اس قسم کی باتوں کے خلاف ہوں میں اس مجلس سے بھی علیحدہ ہو جاتا مگر
مجبور ہوں پس تیرا غضب جو نازل ہو رہا ہے اس سے مجھے بچانا
(کشف الاختلاف ص۱۳ مصنفہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی)

# (۲۴) بڑا اعتراض

سب سے بڑا اعتراض جو اس نے (ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے) مسیح موعود
(مرزا صاحب) پر کیا۔ وہ مال کے متعلق تھا کہ لوگوں سے روپیے لیتے ہیں اور جس طرح
چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں چنانچہ اس نے اپنی کتب میں بہت جگہ یہی واویلا کیا ہے
جیسا کہ الذکر الحکیم نمبر ۴ کے صفحہ ۳ و ۵ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۲۵ و ۴۰ و ۴۳ و ۸۳ و ۸۴ و ۸
وغیرہ میں ذکر ہے کہ اپنی کتابوں کے شائع کرنے کے لیے چندے جمع کر لیتے ہیں اور جس
طرح ہو سکتا ہے مکر و فریب کر کے لوگوں سے مال جمع کر لیتے ہیں اور اسے جس طرح
چاہتے ہیں جا و بیجا صرف کرتے ہیں کوئی حساب نہیں۔
(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۴۸ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۲۱ء)

ان پر اعتراض کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ارشاد مندرجہ اخبار الحکم مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء

منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۶۹ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۴ء)

# (۲۷) مالی منافقت

باقی آپ سے (یعنی مولوی حکیم نور الدین صاحب قادیانی خلیفۂ اول سے) میں (یعنی میاں محمود احمد صاحب ابن مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ابتلاء اگر حضرت (مرزا) صاحب زندہ رہتے تو ان کے عہد میں بھی آتا۔ کیوں کہ یہ لوگ (یعنی خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری) اندر ہی اندر تیاری کر رہے تھے چنانچہ نواب صاحب نے بتایا کہ ان سے انھوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب سے حساب لیا جائے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے اپنی وفات سے پہلے جس دن وفات ہوئی اسی دن بیماری سے کچھ ہی پہلے۔ کہا کہ خواجہ (کمال الدین) صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ مجھ پر بدظنی کرتے ہیں کہ میں قوم کا روپیہ کھا جاتا ہے ان کو ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا۔ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج خواجہ صاحب مولوی محمد علی (صاحب) کا ایک خط لے کر آئے اور کہا کہ مولوی محمد علی (صاحب) نے لکھا ہے کہ لنگر کا خرچ تو تھوڑا سا ہوتا ہے باقی ہزاروں روپیہ جو آتا ہے وہ کہاں جاتا ہے اور گھر میں آکر آپ نے بہت غصہ ظاہر کیا کہ کیا یہ لوگ ہم کو حرام خور سمجھتے ہیں۔ ان کو اس روپیہ سے کیا تعلق۔ اگر آج میں الگ ہو جاؤں تو سب آمدن بند ہو جائے پھر خواجہ صاحب نے ایک ڈپوٹیشن کے موقع پر جو عمارت مدرسہ کا چندہ لینے گیا تھا۔ مولوی محمد علی سے کہا کہ حضرت (مرزا) صاحب آپ تو خوب عیش و آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ہمیں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اپنے خرچ گھٹا کر بھی چندہ دو جس کا جواب مولوی محمد علی (صاحب) نے یہ دیا کہ ہاں اس کا انکار تو نہیں ہو سکتا مگر بشریت ہے۔ کیا ضرور کہ ہم نبی کی بشریت کی پیروی کریں۔۔

اور روپیہ کی کمی وجہ سے پورے نہیں ہو سکے اور ناقص حالت میں پڑے ہوئے ہیں اگر یہ لنگر کا روپیہ اچھی طرح سے سنبھالا جائے تو اکیلے اسی سے وہ سارے کام پورے ہو سکتے ہیں۔ آپ اچھے خادم قوم ہیں کہ یہ جانتے ہوئے پھر ایک ذراسی بات سے کہتے ہیں کہ میں آیندہ ہرگز پیش نہیں کروں گا میں تو کہتا ہوں میں ضرور پیش کروں گا اس پر آپ نے کہا کہ میں ساتھ چلا جاؤں گا مگر بات نہیں کرونگا تو خواجہ صاحب نے کہا کہ میں بھی ساتھ ہی جانے کے لئے کہتا ہوں۔ بات تو میں نہیں کراتا۔ بات تو میں خود کرونگا۔

غرض کہ اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں جن سے اس بات کا صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے زمانہ ہی میں مالی اعتراض کا درس خواجہ صاحب نے شروع کر دیا تھا۔

(کشف الاختلاف مؤلفہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی)

# (۲۶) اسراف کا طعنہ (ج)

جو شخص کچھ مدد دے کر مجھے اسراف کا طعنہ دیتا ہے وہ میرے پر حملہ کرتا ہے ایسا حملہ قابل برداشت نہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ مجھے کسی کی بھی پرواہ نہیں اگر تمام جماعت کے لوگ متفق ہو کر چندہ بند کر دیں یا مجھ سے منحرف ہو جائیں تو وہ جس نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے وہ اور جماعت ان سے بہتر پیدا کر دے گا۔ جو صدق و اخلاص رکھتی ہوگی (گویا اسراف کا طعنہ نہ دے گی للمؤلف) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے............. یعنی خدا تیری اپنے پاس سے مدد کرے گا۔ تیری وہ مدد کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ وحی کریں گے اور الہام کریں گے۔ پس اس کے بعد میں ایسے لوگوں کو ایک مرے ہوئے کیڑے طرح بھی نہیں سمجھتا جن کے دلوں میں بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کے لیئے مجبور نہیں کرتا جس کا ایمان ہنوز ناتمام ہے مجھے وہ لوگ چندہ دے سکتے ہیں جو اپنے سچے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں اور میرے تمام کاروبار خواہ اس کو سمجھیں یا نہ سمجھیں ان پر ایمان لاتے اور

(حقیقت اختلاف ص۵۳ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور)

# (۲۸) مجوزہ بیت المال

دوسرا مطالبہ جو دراصل پہلے ہی مطالبہ پر مبنی ہے میں یہ کرتا ہوں کہ جماعت کے مخلص افراد کی ایک جماعت ایسی نکلے جو اپنی آمد کا ۱/۵ سے ۱/۳ حصہ تک سلسلہ کے مفاد کے لئے تین سال تک بیت المال میں جمع کرائے۔ اس کی صورت یہ ہو کہ جس قدر وہ مختلف چندوں میں دیتے ہیں یا دوسرے ثواب کے کاموں پر خرچ کرتے ہیں۔ یا دارالانوار کمیٹی کا حصہ یا حصے انہوں نے لئے ہیں (اخبارات وغیرہ کی قیمتوں کے علاوہ) وہ سب رقم اس حصہ میں سے کاٹ لیں۔ اور باقی رقم اس تحریک کی امانت میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس جمع کرا دیں۔ مثلاً ایک شخص کی پانچ سو روپیہ آمدنی ہو اور وہ موصی بھی ہے۔ اور دارالانوار کا ایک حصہ بھی اس نے لیا ہوا ہے۔ وہ دس بارہ روپیہ ماہوار اور ثواب کے کاموں میں بھی خرچ کرتا ہے۔ اس شخص نے ۱/۵ دینے کا عہد کر لیا اور یہ سو روپیہ کی رقم ہوئی۔ وصیت ایسے شخص کی پچاس ہوئی (بہشتی مقبرہ کے واسطے) دارالانوار کمیٹی کے ۲۰ ہوئے۔ چندہ کشمیر اور دوسرے کار ہائے ثواب مثلاً بارہ روپیہ ہوئے۔ یہ کل رقم ۸۷ ہوئی۔ باقی تیرہ روپیہ ماہوار اس شخص کو انجمن میں اس تحریک کی امانت میں جمع کراتے رہنے چاہئیں۔

اس مطالبے کے ماتحت جو آنا چاہے۔ اسے چاہئے کہ جلد سے جلد مجھے اطلاع دے........ مقررہ تین سال کے بعد جتنی رقم جمع ہوگی وہ یا تو نقد یا رقم کے برابر جائداد کی صورت میں اسے واپس دے دی جائے گی...... جو کمیٹی میں اس رقم کی حفاظت کے لئے مقرر کروں گا۔ اس کا فرض ہوگا کہ ہر شخص پر ثابت کر دے کہ اگر کسی کی جائداد کی صورت میں روپیہ واپس کیا جا رہا ہے۔ تو وہ جائداد فی الواقع اس رقم میں خریدی گئی ہے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

میرا ان باتوں کے لکھنے سے یہ مطلب تھا کہ یہ ابھی بات شروع نہیں ہوئی بلکہ حضرت اقدس کے زمانہ سے ہے وہ (یعنی مرزا صاحب) لنگر کا چندہ اپنے پاس رکھتے تھے۔ آپ نے وہ بھی ان کے (یعنی خواجہ صاحب وغیرہ کے) حوالے کر دیا اب ان کو خیال سوجھا کہ چلو اور بھی سب کچھ چھینو باقی رہا ان کا تقوٰی وہ تو ان کے ملوں اور رجسٹروں سے بہت کچھ ظاہر ہو سکتا ہے کہ جس پر شور مچا رہے ہیں وہ کام روزمرہ خود کرتے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب کا خط بنام مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول مندرجہ حقیقت اختلاف مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور)

اس خط کے آخری فقرہ سے میاں صاحب کی گھبراہٹ جو ان کو اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ سب کچھ انجمن کے ہاتھ میں چلا گیا ہے اور جا رہا ہے کس قدر عیاں ہے حضرت مولوی (نور الدین) صاحب مرحوم کا بھی اسے بڑا قصور قرار دیا گیا ہے کہ انھوں نے لنگر کا چندہ بھی انجمن کے حوالہ کر دیا اور اب ان کو خیال سوجھا کہ چلو اور سب کچھ چھینو ....... اگر یہ سب کچھ چھین کر ہم کہاں لے جا رہے ہیں کیا اپنی جائداد بڑھا رہے تھے یا قوم پر ہی صرف کر رہے تھے ....... ہاں میاں (محمود احمد) صاحب کی ذاتی جائداد بیشک بہت بڑھ گئی ہے اور مریدوں کے بھی مکانات بن گئے ہیں۔

(حقیقت اختلاف ص مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور)

میں (یعنی مولوی محمد علی صاحب لاہوری) اس سے انکار نہیں کرتا کہ میاں (محمود احمد) صاحب نے چند مقامات پر مبلغین بھیجنے کا اچھا کام کیا ہے مگر حق تو یہ ہے کہ اس راہ میں بھی سابق وہی شخص ہے جسے میاں صاحب منافق کہہ رہے اور میں اس سے بھی انکار نہیں کرتا کہ سالانہ جلسہ پر بہت سے آدمی جمع ہو جاتے ہیں اور اس سے بھی انکار نہیں کرتا کہ قادیان میں بہت سے احمدیوں نے سکونت اختیار کر لی ہے اور مکانات بنائے ہیں اور اس سے بھی انکار نہیں کرتا کہ سلسلہ پیری مریدی میں میاں صاحب نے نمایاں ترقی کی ہے اور نذر و نیاز کی آمدنی بھی بڑھ گئی ہے اور جناب میاں صاحب کی ذاتی جائداد بھی بہت بڑھ گئی ہے۔

زمین قادیاں اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(منصب خلافت ص۲۳ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

# (۳۰) معاملہ کی بات

قادیان میں آراضی خریدنے کے خواہشمند احباب مطلع رہیں کہ ہمارے انتظام میں ہر وقت ہر قسم اور ہر موقع کی زمین موجود رہتی ہے تفصیلات بذریعہ خط وکتابت معلوم کی جاویں۔

خاکسار (صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۲۲ء)

قادیان کی نئی آبادی کے مختلف محلہ جات میں مختلف موقعوں پر قطعات آراضی قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہش مند احباب خاکسار کے ساتھ خط وکتابت فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۲۶ء جلد ۱۳ نمبر ۶۸ و ۲۳ مارچ ۱۹۲۶ء جلد ۱۳ نمبر ۷۹)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کوٹھی واقع دارالانوار قادیان کے احاطہ کے ساتھ بالکل ملحق جانب شمال کچھ رقبہ مملوکہ مرزا عزیز احمد صاحب و مرزا رشید احمد صاحب قابل فروخت موجود ہے۔ جس کے فروخت کرنے کا مالکان کی طرف سے مجھے اختیار دیا گیا ہے ...... نہایت باموقع اور اعلیٰ درجہ کی زمین ہے قیمت یکمشت وصول کی جائے گی۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

(اخبار الفضل قادیان نمبر ۷ جلد ۲۲ مورخہ ۷ اگست ۱۹۳۴ء)

# (۲۹) تحریص و ترغیب

ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں۔ روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے، بگھیاں۔ ٹم ٹم، فٹن۔ پالکیاں۔ گھوڑے، شکرم، پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم مورخہ ۲۴ / اپریل ۱۹۰۱ء / اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ / ۱۴ ص۵ مورخہ ۱۱ / جنوری ۱۹۲۹ء)

جو شخص سب کو چھوڑ کر اس جگہ آکر آباد نہیں ہوتا۔ اور کم سے کم یہ کہ یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ اس کی حالت کی نسبت مجھ کو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے۔

(تریاق القلوب ص۲۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

پھر ایک اور بڑا ذریعہ تزکیہ نفوس کا ہے جو مسیح موعود (مرزا صاحب) نے کہا ہے اور میں یقین سے کہ وہ بالکل درست ہے ہر ہر حرف اس کا سچا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر شخص جو قادیان نہیں آتا۔ یا کم از کم ہجرت کی خواہش نہیں رکھتا اس کی نسبت شبہ ہے کہ اس کا ایمان درست ہو۔ ........ قادیان کی نسبت اللہ تعالیٰ نے (انہ اوی القریۃ) فرمایا یہ بالکل درست ہے کہ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے تھے۔

رسالۂ الوصیت میں فرماتے ہیں۔

ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر قسم کی رحمت اسی قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔

آگے چل کر اس میں داخل ہونے کی شرائط بیان فرمائی گئی ہیں اور ان شرائط کے بعد یہ اضافہ فرمایا ہے۔

میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۵۰ مورخہ ۲ رستمبر ۱۹۳۶ء)

ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں ...... چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ ..... اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہوسکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں .... پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف (تکمیل احاطہ وغیرہ) کے لئے چندہ داخل کرے دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو

# (۳۱) بہشتی مقبرہ (م)

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) نے فرمایا کہ نماز سے کوئی بیس یا پچیس منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اس میں دفن ہو گا وہ بہشتی ہو گا۔

(مکاشفات ص۲۳ مولفہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی)

صبح کو نماز کے لئے اٹھنے سے کوئی ۲۰-۲۵ منٹ پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک زمین اس مطلب کے لئے خریدی گئی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کی جائیں تو کہا گیا کہ اس کا نام بہشتی مقبرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو اسمیں دفن ہو گا وہ بہشتی ہو گا۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ہفتم ص۴۹۶-۴۹۷ مرتبہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

فاوحی الیّ ربی واشار الی ارض وقال انھا ارض تحتھا الجنۃ فمن دفن فیھا دخل الجنۃ وانہ من الامنین۔

ترجمہ۔ تو خدا تعالیٰ نے مجھے وحی کی اور ایک زمین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ وہ زمین ہے جس کے نیچے جنت ہے پس جو شخص اس میں دفن کیا گیا وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ امن پانے والوں میں سے ہے۔

(الاستفتاء عربی ص۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے اور پھر الہام ہوا کل مقابر الارض لاتقابل ھذہ الارض۔ (روئے زمین کی تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتیں)۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مکاشفات ص۵۹ مولفہ محمد منظور الٰہی صاحب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقبرہ بہشتی کے متعلق حسب ذیل ارشادات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جو وصیت نہیں کرتا وہ منافق ہے اور وصیت کا کم از کم چندہ ۱/۱۰ حصہ مال کا رکھا ہے۔

(منہاج الطالبین مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ص۱۶)

## (۳۲) لوگ ترستے مر گئے (ج)

مقبرہ بہشتی اس سلسلہ کا ایک ایسا مرکزی نقطہ ہے اور ایسا عظیم الشان انسٹی ٹیوشن یعنی محکمہ ہے جس کی اہمیت ہر دوسرے محکمہ سے بڑھ کر ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جس کو آدم کے وقت سے اسوقت تک کے لوگ ترستے مر گئے۔ گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدم اول کو جب شیطان نے ایک عارضی بہشت سے نکالا تھا تو اس کی تلافی کے لئے چھ ہزار سال کے بعد پھر آدم ثانی کی معرفت یہ محکمہ دائمی جنت میں داخل ہونے کا اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کے لئے کھولا ہے۔ اگلے زمانہ میں انبیاء اپنے بعض خاص خاص مقربوں کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دیا کرتے تھے اور یہاں تو یہ نظر آتا ہے کہ بہشت کا دروازہ ہی کھل گیا ہے صرف ذرا کھڑا ہونے اور قدم اٹھانے کی دیر ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۶۵ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء)

## (۳۳) ابوبکر کے ہم پلہ

آج تمہارے لئے ابوبکر و عمر سی فضیلت حاصل کرنے کا موقع ہے اور وہ بہشتی مقام موجود ہے جہاں تم وصیت کر کے اپنے پیارے آقا المسیح الموعود کے قدموں میں دفن ہو سکتے ہو اور چونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود رسول کریم کی قبر میں دفن ہوگا اس لئے تم اس مقبرہ میں دفن ہو کر خود رسول اکرم کے پہلو میں دفن ہوگے اور تمہارے لئے اس خصوصیت میں ابوبکرؓ کے ہم پلہ ہونے کا موقع ہے۔

(اشتہار بہشتی مقبرہ کا اعلان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۹۹ مورخہ ۲ فروری ۱۹۱۵ء)

یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے ... تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔ ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی ان کو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا اور نیز ضروری ہوگا کہ کم از کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں .....

اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کے مرض سے فوت ہوں ....

.... ان کی نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جائیں ........

اگر کوئی صاحب دسویں حصہ جائداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میت کو لانا متعذر ہو تو ان کی وصیت قائم رہے گی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ ان کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اس پر واقعات لکھے جائیں۔

اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے مجذوم ہو جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو دہ قبرستان میں لایا جاسکے تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہری مناسب نہیں ہے کہ اس قبرستان میں لایا جائے۔

میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔

(الوصیت ص ۱۷ تا ۱۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس کے متعلق واضح کر دیا جاتا ہے کہ ایسے موصیوں کی دوبارہ وصایا نہیں لی جائیں گی۔ جو لقایا کی وجہ سے منسوخ کرائیں گے۔ (سکریٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۵ مورخہ ۔ ستمبر ۱۹۳۶ء)

## (۳۵) عملی مثال گھناؤنی اور شرمناک (ج)

اگر یہ واقعہ صحیح ہے کہ ایک ایسے قادیانی احمدی کو جس پر بہشتی مقبرہ کی شرائط صادق نہ آتی تھیں غلطی سے اس میں دفن کر دیا گیا۔ اور بعد میں غلطی معلوم ہونے پر اس کی نعش اکھاڑ کر پھر دوسرے قبرستان میں دفن کی گئی۔ تو یہ عملی مثال احرار کے فعل شنیع سے بڑھ کر ہے [illegible] کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے سے روکا۔ (مؤلف) بڑھ کر گھناؤنی اور شرمناک ہے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار [illegible] مورخہ ۳ اگست ۱۹۳۶ء)

## (۳۶) [illegible] سے خارج

ایک غیر مبایع (لاہوری [illegible]) صاحب نے سوال کیا کہ آیا وہ مقبرہ بہشتی میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ (میاں محمود احمد صاحب) نے لکھوایا کہ دلوں کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہمارا کام ظاہر کو دیکھنا ہے حضرت مسیح موعود نے شرط لگائی ہے کہ وصیت کنندہ ظاہری عیوب سے پاک ہو اور ہمارے نزدیک بیعت سے باہر رہنا گناہ ہے۔ اس لئے غیر مبایع (لاہوری قادیانی) مقبرہ میں نہیں دفن ہو سکتا۔

(مکتوب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۹ / ۲۲ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۱۰۰)

# (۳۴) وصیتوں کے قصے (ج)

بقایا داران حصہ آمد کے متعلق اخبار الفضل میں متواتر کئی دفعہ اعلان ہو چکا ہے کہ یہ اعلان مساجد میں پڑھ کر سنا دیا جائے مگر معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے ابھی تک ایسا نہیں کیا۔ اب مزید توجہ کے لئے مندرجہ ذیل اعلان کیا جاتا ہے کہ اس آواز کو ہر موصی تک پہنچا دیں۔

بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ کے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت ادا نہ کرے گا نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے گا اس کی وصیت انجمن کارپردازان مصالح قبرستان کو منسوخ کرنے کا کامل اختیار ہے اور جس قدر روپیہ وہ وصیت میں ادا کر چکا ہے اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو جائے۔ اور جو وصیتیں اس وقت تک ہو چکی ہیں۔ ان کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک چندہ ادا نہیں کرتا اس کی وصیت منسوخ کی جائے اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے خود اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔ (سکریٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۶۲ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۶ء)

بقایا داران موصیان حصہ آمد کے متعلق کئی دفعہ اعلان ہو چکا ہے کہ آخر اکتوبر ۱۹۳۶ء تک جن موصیان حصہ آمد کا بقایا ادا نہ ہوگا یا ادائیگی بقایا کے متعلق نظارت ہذا سے انھوں نے مہلت حاصل نہ کر لی ہو۔ ان کے وصایا برائے منسوخی مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائیں گی۔ مذکورہ بالا اعلانات کے بعد بعض موصیوں کی طرف سے خطوط آئے ہیں کہ ہماری وصایا منسوخ کر دی جائیں۔ ہم بعد میں دوبارہ وصیتیں کریں گے

طاعون کیوں نہیں آتی حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ قرآن کریم سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ بدکار لوگ انبیاء سے خود ہی عذاب طلب کیا کرتے تھے۔ کم بخت لوگ یہ نہیں کہتے کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں نیکی کی ہدایت دے بلکہ الٹا طاعون ہی مانگتے ہیں۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ہفتم ص۔ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

اگر خدا نخواستہ کوئی شخص ہماری جماعت سے اس مرض سے وفات پا جائے تو گو وہ ذلت کی موت ہوگی لیکن ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیوں کہ ہم نے خود اشتہار دے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہماری جماعت سے وعدہ ہے کہ وہ متقی کو اس سے بچائے گا اس لئے تم کو چاہیئے کہ اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو تاکہ دوسروں کے طعن اور خدا کے عذاب سے محفوظ رہو۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ہفتم ص۲۹۲ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

اگر ہماری جماعت کا کوئی شخص طاعون سے مر جائے اور اس وجہ سے ہماری جماعت کو ملزم گردانا جائے تو ہم کہیں گے یہ محض دھوکہ اور مغالطہ ہے۔ کیوں کہ طاعونی موت ثابت کرتی ہے کہ وہ فی الحقیقت جماعت سے الگ تھا ورنہ ایک موت تو دوسری موت کا کفارہ ہو جاتی ہے اگر اس کے نفسانی جذبات اور خواہشات پر موت آچکی ہوتی اور دنیا کے فریبوں اور مکاریوں سے علیحدہ ہو چکا ہوتا تو پھر کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ دوبارہ ہلاک کیا جاتا۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ششم ص۳۰۵ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

قمیص تو ہم دے دیں گے لیکن سچی بات یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کی قمیص انسان نہ پہنے کوئی دوسری چیز حفاظت نہیں کر سکتی۔ دیکھو میں جانتا ہوں کہ گو اللہ تعالیٰ نے بار بار وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اور میری جماعت کی اس ذلت کی موت سے محافظت فرمائے گا لیکن اس حفاظت کے وعدہ کے ساتھ تقویٰ کی شرط ہے محض رسمی طور پر مسلمان کہلانا یا رسمی طور پر بیعت

# (۳۷) طاعون کی دعاء

حمامۃ البشریٰ میں جو کئی سال طاعون پیدا ہونے سے پہلے شایع کی تھی میں نے یہ لکھا تھا کہ میں نے طاعون پھیلنے کے لئے دعا کی ہے۔ سو وہ دعا قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۳۸) طاعون کا فلسفہ

براہین احمدیہ کے آخری اوراق کو دیکھا تو ان میں یہ الہام درج تھا" دنیا میں ایک نذیر آیا اور دنیا نے اس کو قبول نہ کیا پر خدا اس کو قبول کرے گا اور زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا" اس پر مجھے خیال آیا کہ اس وقت دنیا کہاں تھی اور ہمارا دعوےٰ بھی نہ تھا لیکن اس الہام میں ایک پیش گوئی تھی جو اس وقت طاعون پر صادق آرہی ہے اور زور آور حملوں سے طاعون مراد ہے۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ہفتم صفحہ ۲۲ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

ہوشیار پور اور جالندھر کے اضلاع میں ابھی چند وارداتیں طاعون کی ہوئی تھیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر پیش گوئی کی تھی کہ یہ وبا پنجاب کے دوسرے اضلاع میں بھی پھیل جائے گی۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ششم صفحہ ۲۳ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

اسی طرح سے طاعون سے محفوظ رہنے کا جو نشان مجھے دیا گیا ہے۔ میں اس سے کیوں کر انکار کر سکتا ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ بدوں ٹیکہ طاعون کے مجھے اس بیماری سے بچایا گیا ہے۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ہفتم صفحہ ۵ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

شیخ نور احمد صاحب نے عرض کی۔ اب بھی کئی مخالف یہی کہتے ہیں کہ ان کو

عنایت نامہ پہنچا۔ بدریافت خیر و عافیت خوشی ہوئی۔ الحمدللہ اس جگہ بھی بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔ میں اس وقت تک مع اپنی جماعت کے باغ میں ہوں اگرچہ اب قادیان میں طاعون نہیں ہے لیکن میں اس خیال سے کہ جو زلزلہ کی نسبت مجھے اطلاع دی گئی ہے اس کی نسبت میں توجہ کر رہا ہوں۔ اگر معلوم ہو کہ وہ واقعہ جلد تر آنے والا ہے تو اس واقعہ کے ظہور کے بعد قادیان میں جاؤں اگر معلوم ہو کہ وہ واقعہ کچھ دیر کے بعد آنے والا ہے۔ تو پھر قادیان میں چلے جائیں۔ بہر حال دس یا پندرہ جون تک انشاء اللہ میں اسی باغ میں ہوں۔ آپ تشریف لے آویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس جگہ کوئی تکلیف نہ ہوگی اور آنے سے پہلے مجھے اطلاع دیں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء

(مکتوب نمبر ۹ مندرجہ مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص ۳۹ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو خطرناک زلزلہ آیا۔ اس موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زلازل کے متعلق کثرت سے الہامات ہوئے آپ خدا تعالیٰ کے کلام کا ادب اور احترام کرتے ہوئے باغ میں تشریف لے گئے۔ کئی بے وقوف کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام طاعون سے ڈر کر باغ میں چلے گئے اور تعجب ہے کہ میں نے بعض احمدیوں کے منہ سے بھی یہ بات سنی ہے حالاں کہ طاعون کے ڈر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی اپنا گھر نہیں چھوڑا۔ اس وقت چوں کہ زلازل کے متعلق آپ کو الہامات ہو رہے تھے اس لئے آپ نے یہی مناسب خیال فرمایا کہ کچھ عرصہ باغ میں رہیں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۳ مؤرخہ ۱۱ مئی ۱۹۳۳ء)

## (۸۱) طاعونی جہاد

جن لوگوں کو خدا کا خوف نہیں ہے وہ ایسی نکتہ چینیاں کرتے ہیں جن کی رو سے

کر لینا کسی کام نہیں آسکتا۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ہفتم ص۱۲۰ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

# (۳۹) ایمان واسباب

ایک مومن کا جس قدر ایمان اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ہوتا ہے۔ اسی قدر وہ اسباب پرستی پر بھروسہ کرنے سے دور ہوتا ہے اور یہ ہے بھی سچ۔ کیوں کہ جب انسان کا ایمان اللہ تعالیٰ پر کامل ہو جاتا ہے تو اس کی ایمانی نظر میں اسباب کا سلسلہ بالکل معدوم ہو جاتا ہے اور اس کا سارا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہی ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ ہفتم ص۵ و ص۶ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صفائی کا بہت خیال تھا خصوصاً طاعون کے ایام میں اتنا خیال رہتا تھا کہ فنائل لوٹے میں حل کر کے خود اپنے ہاتھ سے گھر کے پاخانوں اور نالیوں میں جا کر ڈالتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ بعض اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر میں ایندھن کا بڑا ڈھیر لگوا کر آگ بھی جلوایا کرتے تھے تاکہ ضرر رساں جراثیم مر جاویں۔ آپ نے ایک بہت بڑی آہنی انگیٹھی بھی منگوائی ہوئی تھی جسے کوئلہ ڈال کر اور گندھک وغیرہ رکھ کر کمروں کے اندر جلایا جاتا تھا۔ اور اس وقت دروازے بند کر دیئے جاتے تھے۔ اس کی اتنی گرمی ہوتی تھی کہ جب انگیٹھی کے ٹھنڈا ہو جانے کے ایک عرصہ بعد بھی کمرہ کھولا جاتا تھا تو پھر بھی وہ اندر سے بھٹی کی طرح تپتا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۵۹ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

# (۴۰) باغ میں قیام

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

بعد چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بیان فرماتے تھے کہ جن دنوں میں اس بیماری کا پنجاب میں زور تھا۔ ان دنوں میں بعض اوقات پانچ پانچ سو آدمیوں کی بیعت کے خطوط ایک ایک دن میں حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

# (۴۴) طاعون کا مجرب علاج

چوں کہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون ملک میں پھیل جائے اور ہمارے گھر میں جس میں بعض حصوں میں مرد بھی مہمان رہتے ہیں اور بعض حصوں میں عورتیں سخت تنگی واقع ہے اور آپ لوگ سن چکے ہیں۔ کہ اللہ جل شانہٗ نے ان لوگوں کے لئے جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہوں گے حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے اور اب وہ گھر جو غلام حیدر متوفی کا تھا جس میں ہمارا حصہ ہے۔ اس کی نسبت ہمارے شریک راضی ہو گئے ہیں کہ ہمارا حصہ دیں اور قیمت پر باقی حصہ بھی دے دیں میری دانست میں یہ حویلی جو ہماری حویلی کا ایک جزو ہو سکتی ہے دو ہزار تک تیار ہو سکتی ہے چوں کہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر وحی الٰہی کی خوشخبری کی رو سے اس طوفان طاعون میں بطور کشتی کے ہو گا۔ نہ معلوم کس کس کو اس بشارت کے وعدہ سے حصہ ملے گا اس لئے یہ کام بہت جلدی کا ہے۔ خدا پر بھروسہ کر کے جو خالق اور رازق ہے اور اعمال صالحہ کو دیکھتا ہے کوشش کرنی چاہئے۔ میں نے بھی دیکھا کہ یہ ہمارا گھر بطور کشتی کے تو ہے۔ مگر آئندہ اس کشتی میں نہ کسی مرد کی گنجائش ہے نہ عورت کی۔ اس لئے توسیع کی ضرورت پڑی۔

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

(کشتی نوح ص۲۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے اعتراض کے نیچے آجاتے ہیں چنانچہ بعض نادان کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بعض لوگ بھی طاعون سے ہلاک ہوگئے ہیں..... ہم ایسے متعصبوں کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ہماری جماعت میں بعض لوگوں کا طاعون سے فوت ہونا بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ لڑائیوں میں شہید ہوتے تھے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۳۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴۲) طاعون کی برکت

اسی طرح میں کہتا ہوں اور بڑے دعوی اور زور سے کہتا ہوں کہ اگر ایک شخص ہماری جماعت میں سے طاعون سے مرتا ہے تو بجائے اس کے سو آدمی یا زیادہ ہماری جماعت میں داخل ہوتا ہے اور یہ طاعون ہماری جماعت کو بڑھاتی جاتی ہے اور ہمارے مخالفوں کو نابود کرتی جاتی ہے۔ ہر ایک مہینہ میں کم سے کم پانسو آدمی اور کبھی ہزار دو ہزار آدمی بذریعہ طاعون ہماری جماعت میں داخل ہوتا ہے پس ہمارے لئے طاعون رحمت ہے اور مخالفوں کے لئے زحمت اور عذاب ہے اور اگر دس پندرہ سال تک ملک میں ایسی ہی طاعون رہی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ تمام ملک احمدی جماعت سے بھر جائے گا........ پس مبارک وہ خدا ہے جس نے دنیا میں طاعون کو بھیجا تا اس کے ذریعہ سے ہم بڑھیں اور پھولیں اور ہمارے دشمن نیست و نابود ہوں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۱۳۱تا۱۳۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴۳) سلسلہ کی ترقی

چنانچہ اگر اشاعت سلسلہ کی تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ جس سرعت کے ساتھ طاعون کے زمانہ میں سلسلہ کی ترقی ہوئی۔ ایسی سرعت اس وقت تک اور کسی زمانہ میں نہیں ہوئی نہ طاعون کے دور دورہ سے قبل اور نہ اسکے

کی نہیں۔ اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے وہی کپڑے رہنے دو اور ہو سکے تو اس پر ایک سفید چادر ڈال دو اور چوں کہ مرنے کے بعد میت کے جسم میں زہر کا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے اس واسطے سب لوگ اس کے گرد جمع نہ ہوں حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چارپائی کو اٹھائیں اور باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر جنازہ پڑھیں۔ جنازہ ایک دعا ہے اور اس کے واسطے ضروری نہیں کہ انسان میت کے سر پر کھڑا ہو۔ جہاں قبرستان دور ہو مثلاً لاہور میں سامان ہو سکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر ڈال کر میت کو لے جاویں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۱۷ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۵ء)

**سوال:۔** اگر خدانخواستہ ہمارا کوئی احمدی بھائی پلیگ سے فوت ہو جائے تو اس کے نہلانے کے متعلق کیا حکم ہے۔ آیا حضرت (مرزا) صاحب کا پہلا فتویٰ یعنی نہ نہلانا ہی ہے یا نہلانا چاہیئے اور نیز اس کے کفن کے متعلق کیا حکم ہے اُسے کفنانا چاہیئے یا نہیں۔

**جواب:۔** اگر احتیاط سے نہلایا جائے یعنی نہلانے والا ہاتھ نہ لگائے اور ہاتھ پر کپڑا باندھ لے یا دستانہ پہن لے پھر فوراً گرم پانی اور صابن سے خود نہائے تو نہلانا اچھا ہے اور اگر یہ احتیاطیں نہ ہو سکیں یا میت کی حالت زیادہ خراب ہو تو نہ نہلانا بہتر ہے۔

(مکتوب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱ اپریل ۱۹۲۳ء نمبر ۷۸ جلد ۱۰)

## (۴۷) قادیانی تحریک اور طاعون (ج)

طاعون خدا کا ایک عذاب [illegible] مسیح موعود (مرزا صاحب) کی تائید کے لئے بھیجی گئی ہے۔ اگر [illegible] کی رفتار ترقی کو دیکھا جائے تو ثابت ہوگا کہ ساٹھ ستر فی صدی آدمی طاعون کی وجہ سے سلسلہ میں داخل ہوئے

# (۴۵) طاعون کی تواضع

اس جگہ طاعون سخت تیزی پر ہے۔ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے۔
اور صرف چند گھنٹوں میں مرجاتا ہے خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کب تک یہ ابتلا دور
ہو...... مکرر یہ کہ آتے وقت ایک بڑا بکس فنائیل کا جو سولہ یا بیس روپیہ کو آتا ہے۔
ساتھ لے آویں۔اس کی قیمت اس جگہ دے دی جاوے گی۔اور علاوہ اس کے
آپ بھی اپنے گھر کے لئے فنائیل بھیج دیں اور ڈس انفیکٹ کے لئے رس کپور اس قدر
بھیج دیں جو چند گھروں کے لئے کافی ہو۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحب مندرجہ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم ص ۱۱۲، ۱۱۳)

اس وقت تک خدا کے فضل و کرم اور جود و احسان سے ہمارے گھر اور آپ
کے گھر میں بالکل خیر و عافیت ہے۔بڑی عزشان کو تپ ہو گیا تھا۔اس کو گھر سے نکال دیا
ہے لیکن میری دانست میں اس کو طاعون نہیں ہے۔احتیاطاً نکال دیا ہے اور ماسٹر
محمد دین کو تپ ہو گیا اور گلٹی بھی نکل آئی۔اس کو بھی باہر نکال دیا ہے......آج
ہمارے گھر میں ایک مہمان عورت کو جو دہلی سے آئی تھی بخار ہو گیا ہے........
میں تو دن رات دعا کر رہا ہوں اور اس قدر زور اور توجہ سے دعائیں کی گئی ہیں کہ
بعض اوقات میں ایسا بیمار ہو گیا کہ یہ وہم گذرا کہ شاید دو تین منٹ جان باقی ہے اور
خطرناک آثار ظاہر ہو گئے (قبل از مرگ واویلا۔للمؤلف) اگر آتے وقت لاہور سے
ڈس انفیکٹ کے لئے کچھ رس کپور اور کسی قدر فنائیل لے آویں اور کچھ گلاب اور
سرکہ لے آویں تو بہتر ہوگا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحب ۱۰ اپریل ۱۹۰۴ء مندرجہ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص ۱۱۰)

# (۴۶) قادیانی میت

جو خدانخواستہ اس بیماری سے مر جائے وہ شہید ہے اس کے واسطے ضرورت غسل

ہیں پس تم صداقت کے قالبوں میں ان کو ڈھال لو۔ یہ دن تبلیغ کے دن ہیں دونوں باتوں کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۲۰ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۳۱ء)

## (۴۸) مرزا صاحب کی مخصوص گالی (ج)

## (ذریۃ البغایا)

"تلک کتب ینظر الیہا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ وینتفع من معارفہا یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبہم فہم لا یقبلون۔"

(ترجمہ) ان کتابوں کو سب مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور مجھے قبول کرتے ہیں اور میرے دعوی کی تصدیق کرتے ہیں مگر بدکار عورتوں کی اولاد نہیں مانتے کہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا صاحب نے مندرجہ بالا بیان میں ان لوگوں کو تو مسلمان قرار دیا جو ان کو قبول کرتے ہیں اور ان کے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں۔ لیکن مسلمان جو ایسا نہیں کرتے تو ان کو ذریۃ البغایا کا خطاب دیا ہے۔ چونکہ عربی میں "ذریۃ البغایا" سخت گالی مانی جاتی ہے یعنی بدکار عورت کی اولاد۔ لہذا مسلمانوں کی ناراضی کے خوف سے قادیانی صاحبان بالعموم اس کی دو تاویلیں کرتے ہیں۔ اوّل یہ کہ ذریۃ البغایا کے معنی گمراہ یا ہدایت سے دور لوگ ہیں۔ دوم یہ کہ اس کے معنے جو کچھ بھی ہوں یہاں مخاطب غیر مسلم لوگ ہیں۔ آخری تاویل اس لحاظ سے پیش کی جا سکتی ہے کہ اپنے عقیدے میں قادیانی لوگ اپنے آپ کو مسلمان اور مسلمانوں کو غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ رہی پہلی تاویل سو ذریۃ البغایا۔ اور بغایا۔ مرزا

ہیں۔ مجھ کو یاد ہے کہ طاعون کے دنوں میں پانچ پانچ سو۔ ہزار ہزار آدمی کی بیعت کے خطوط حضرت صاحب کے پاس روزانہ آتے تھے تو چونکہ یہ احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے اور جب تک جماعت کی حفاظت نشان کے طور پر نہ ہو یہ نشان کامل تجلی کے ساتھ ظاہر نہیں ہو سکتا اس لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ امتیازی طور پر ہماری جماعت کو اس مرض سے بچائے ......

موت تو ہر ایک انسان کو آنی ہے۔ لیکن چونکہ طاعون حضرت (مرزا) صاحب کی پیش گوئی کے ماتحت آئی ہے اس لئے اگر کوئی احمدی اس میں مبتلا ہوتا ہے تو لوگوں کو ابتلاء آتا ہے کیونکہ یہ مرض غیروں کے لئے بطور عذاب کے ہے اگرچہ اس میں ہمارے بعض آدمیوں کا مبتلا ہونا کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھو صحابہ رضوان اللہ علیہم کے وقت میں تلوار کفار کے لئے بطور عذاب کے تھی مگر اس تلوار کی جنگ میں صحابہ بھی مارے جاتے تھے مگر ان کے لئے عذاب نہ تھی کیونکہ اس وقت تلوار سے مرنا دشمنوں کے لئے تباہی تھی۔ صحابہ کے لئے تباہی نہ تھی کیونکہ صحابہ مرنے سے کم نہیں ہوتے تھے بلکہ بڑھتے تھے اور دشمن مرتے تھے اور کم ہوتے چلے جاتے تھے۔

پس جب مرنے سے کوئی قوم بڑھ جائے وہ اس کے لئے عذاب نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی جو ناواقف لوگ ہوتے ہیں وہ ابتلاء میں پڑ جاتے ہیں کہ جب یہ مرض بطور عذاب کے ہے تو احمدی کیوں مبتلا ہوتے ہیں ان لوگوں کو ابتلاء سے بچانے کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو محفوظ رکھے۔

پس جماعت کے لوگوں کو دعاؤں کے ساتھ ہی اس نشان پر زور دینا چاہیئے تاکہ احمدیت خوب پھیلے۔ جانتے ہو اگر گرم لوہے پر چوٹ مارو تو اس کو جس شکل میں چاہو ڈھال لو لیکن ٹھنڈے لوہے پر کچھ اثر نہیں ہوا کرتا۔ آج تو چونکہ دل پگھلے ہوئے ہیں اس لئے احمدیت کے سانچے میں ڈھل جائیں گے۔ طاعون بھی خدا کی طرف سے ایک بھٹی بنائی گئی ہے جس میں دل پگھلائے جاتے

"اگر در خانہ زنان آں فاسقہ باشند پس مردان آں خانہ دیوث و دجال می باشند" صفحہ؟

(نجم الہدیٰ۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"اذیتنی خبثاً فلست بصادق | ان لم تمت بالخزی یا ابن بغایا
مرا بخباثت خود ایذا دہی پس من صادق نیم | اگر تو اے نسل بدکاراں بذلت نمیری"

(انجام آتھم صفحہ؟ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"والتشوق الی رقص البغایا و تو بیھن، معانقتھن و لعلّ ھذا انطاقھن۔

اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اور ران کا بوسہ اور گلے لپٹانا اور بعد اس کے ان کا جائے کمر بند"

(خطبہ الہامیہ صفحہ؟ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کانھم وقفوا ابدانھم وقواھم علی البغایا واثروا حبھن علی عصمۃ النفس والعرض والملۃ۔

گویا ان لوگوں نے اپنے بدن اور قوت کو بدکار عورتوں پر وقف کر رکھا ہے اور ان کی محبت کو جان اور آبرو اور مال اور ملت کے بجاؤ پر مقدم کر لیا ہے۔

(الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ صفحہ؟ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۹۴) مرزا صاحب کی خوش کلامی

اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی اپنے بچہ پر یہ خیال بھی کر لیں کہ شاید وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اسمیں الہام الٰہی کا کیا قصور ہو گا۔ کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں اگر ہم نے وفات یافتہ لڑکے کی نسبت کوئی قطعی الدلالت الہام کسی اپنی کتاب میں لکھا ہے تو وہ پیش کریں۔ جھوٹ بولنا اور نجاست کھانا ایک

صاحب کے خاص الفاظ ہیں۔ جن کو وہ اکثر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے معنی بھی خود ہی لکھے ہیں۔ ذیل میں چند حوالے بطور نمونہ درج ہیں۔ ان سے واضح ہو جائے گا کہ مرزا صاحب ذریۃ البغایا اور بغایا سے اپنی تحریرات میں ہمیشہ کیا مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"واعلم ان کل من ھو من ولد الحلال ولیس من ذریۃ البغایا ونسل الدجال فیفعل امرا من امرین"

"اور جاننا چاہئے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا"

(نور الحق حصہ اول ص۱۲۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

علیٰ ہذا مرزا صاحب ایک دوسرے موقع پر اپنے مخالف مولوی عبد الحق صاحب غزنوی کو عربی میں گالی دے کر خود ہی اس کا اردو ترجمہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"رقصت کرقص بغیۃ فی مجالس تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا"

(حجۃ اللہ عربی ص۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس کے سوا ملاحظہ ہو۔

(۱) "ویتزوجون البغایا"

"و در نکاح خود می آرند زنان بازاری را" ص۸۶

(۲) "فلا شک ان البغایا قد خربن بلادنا"

"پس ہیچ شک نیست کہ زنان فاحشہ ملک ما را خراب کردہ اند" ص۸۸

(۳) "ان البغایا حزب نجس فی الحقیقۃ"

"زنان فاحشہ در حقیقت پلید اند" ص۸۹

(۴) "ان نساء دار ان کن بغایا فیکون رجالھا دیوثین دجالین"

(انوار الاسلام صفحہ ۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ ایک شخص زور زور سے کہہ رہا تھا کہ اس حرام زادے کو میرے سامنے لاؤ جو کہتا ہے کہ کتے کا جھوٹا کھانا جائز نہیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کہا گیا تھا کہ کسی کو حرام زادہ کہنے والے کو حد لگائی جائیگی۔ وہ شخص بازار میں کہہ رہا تھا کسی کو احساس نہ تھا۔ لوگ سنتے تھے اور روکتے نہ تھے۔ گویا یہ معمولی بات ہے جو ہونی چاہیئے۔

(خطبۂ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۹ ص ۶۳ مورخہ ۱۳ فروری ۲۲؁ء)

## (۵۱) مرزا صاحب کا عتاب

قادیان میں ایک بدگو مخالف آیا ہوا تھا جس نے حضرت کے خدام میں سے ایک کو اپنے پاس بلا بھیجا۔ جو اس کے ساتھ گفتگو کرتے چلا گیا جب اس امر کی حضرت مسیح موعود کو خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ ایسے خبیث مفسد کو اتنی عزت نہیں دینی چاہیئے۔ کہ اس کے ساتھ تم میں سے کوئی بات چیت کرے۔"

(ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۱ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

## (۵۲) اخراج

بیان کیا مجھ سے حضرت خلیفہ ثانی نے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کا ایک رشتہ دار جو ایک بھنگی چرسی اور بدمعاش آدمی تھا۔ قادیان آیا۔ اور اس کے متعلق کچھ شبہ ہوا کہ وہ کسی بد ارادے سے یہاں آیا ہے اور اس کی رپورٹ حضرت صاحب تک بھی پہنچی آپ نے حضرت خلیفہ اوّل کو کہلا بھیجا اسے فوراً قادیان سے رخصت کر دیں۔ لیکن جب حضرت خلیفہ اول نے اسے قادیان سے چلے جانے کو کہا تو اس نے یہ موقعہ غنیمت سمجھا اور کہا کہ اگر مجھے اتنے روپیہ دے دو گے تو میں چلا جاؤں گا۔

برا ابر ہے تعجب کہ ان لوگوں کو نجاست خواری کا کیوں شوق ہو گیا۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص۲۹

مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

سوچاہئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بد گوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔

(نجم الہدیٰ ص۱۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۵۰) حد لگانے کا فتویٰ

اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے خلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور اپنی شرارت سے بار بار کہے گا کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی اور کچھ شرم و حیا کو کام نہیں لائے گا...... اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ ........ ورنہ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے اور ظلم اور ناانصافی کی راہوں سے پیار کرتا رہے۔

خدا کی غیرت اس کے ان پیاروں کے لئے آخر کوئی کام دکھلا دیتی ہے بس اپنی زبان کی چھری سے کوئی اور بدتر چھری نہیں۔

(خاتمہ حقیقۃ المعرفت صفحہ ۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۵۴) عدالت کی ہدایت

ڈاکٹر مارٹن کلارک کی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب پر زیر دفعہ (۱۰۷) ضابطہ فوجداری۔ اگست ۱۸۹۷ء میں خوب زور شور سے فوجداری مقدمہ چلا۔ اس کی مکمل مسل مرزا صاحب کی تالیف کتاب البریہ میں درج ہے۔ اس مقدمہ کا جو فیصلہ ہوا۔ کافی عبرت آموز ہے چنانچہ آخری حصہ جو کل فیصلہ کا خلاصہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"یہ ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئیاں ڈیلفک (Delphic) الہاموں کی طرح دو پہلو رکھتی ہیں۔ اور اسی میں فائدہ ہے کہ وہ ایسی ہوں۔ مرزا صاحب کچھ مطلب بیان کرتے ہیں اور ڈاکٹر کلارک کچھ اور۔ اس صورت میں اس امر کا ثابت کرنا ناممکن ہے کہ ڈاکٹر کلارک کے معنی ٹھیک ہوں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ انھوں نے ڈاکٹر کلارک کی موت کی نسبت بھی کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ اور جس قدر مطبوعہ شہادت پیش کی گئی ہے ہم منجملہ اس کے کسی میں بھی کوئی صاف اور صریح امر نہیں پاتے جس سے مرزا صاحب کے بیان کی تردید ہوتی ہو۔

جہاں تک ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ سے تعلق ہے۔ ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے کہ غلام احمد سے حفظ امن کے لئے ضمانت لی جائے۔ یا یہ کہ مقدمہ پولیس کے سپرد کیا جائے لہٰذا وہ بری کئے جاتے ہیں لیکن ہم اس موقع پر مرزا غلام احمد کو بذریعہ تحریری نوٹس کے جس کو انھوں نے خود پڑھ لیا اور اس پر دستخط کر دئے ہیں۔ با ضابطہ طور سے متنبہ کرتے ہیں کہ ان مطبوعہ دستاویزات سے جو شہادت میں پیش ہوئی ہیں۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے اشتعال اور غصہ دلانے والے رسالے شائع کئے ہیں جن سے ان لوگوں کی ایذا متصور ہے جن کے مذہبی خیالات اس کے

حضرت خلیفہ ثانی بیان کرتے تھے کہ جتنے روپیہ وہ مانگتا تھا ۔اس وقت اتنے روپیہ حضرت خلیفہ اول کے پاس نہ تھے اس لئے آپؓ کچھ کم دیتے تھے اسی جھگڑے میں کچھ دیر ہو گئی ۔چنانچہ اس کی اطلاع پھر حضرت صاحب تک پہنچی کہ وہ ابھی تک نہیں گیا اور قادیان میں ہی ہے اس پر حضرت صاحب نے حضرت خلیفہ اول کو کہلا بھیجا کہ یا تو اسے فوراً قادیان سے رخصت کر دیں یا خود بھی چلے جاویں حضرت مولوی صاحب تک یہ الفاظ پہنچے تو انھوں نے فوراً کسی سے قرض لے کر اسے رخصت کر دیا۔

حضرت خلیفہ اول کا یہ رشتہ دار آپ کا حقیقی بھتیجا تھا اور اس کا نام عبد الرحمن تھا۔یہ ایک نہایت آوارہ گرد اور بدمعاش آدمی تھا (شاید سخت مخالف ہو۔ للمؤلف) اور اس کے متعلق اس وقت یہ شبہ کیا گیا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ شخص قادیان میں کسی فتنہ عظیمہ کے پیدا کرنے کا موجب ہو (کوئی گھبراہٹ معلوم ہوتا ہے۔ للمؤلف)

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۵۲ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۵۳) بدمزاجی کا فیصلہ

اوّل قوت اخلاق ۔چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تاکہ ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو۔ اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں ۔یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار رہے اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زماں کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں ۔وہ کسی طرح امام زماں نہیں ہو سکتا ۔

(ضرورۃ الامام ص۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۱۲۱)

## (٥٦) صاحب مجسٹریٹ ضلع کی اجازت

بعض ہمارے مخالف جن کو افترا اور جھوٹ بولنے کی عادت ہے لوگوں کے پاس کہتے ہیں کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے آئندہ پیش گوئیاں کرنے سے منع کر دیا ہے خاص کر ڈرانے والی پیش گوئیوں اور عذاب کی پیش گوئیوں سے سخت ممانعت کی ہے سو واضح رہے کہ یہ باتیں سراسر جھوٹی ہیں۔ ہم کو کوئی ممانعت نہیں ہوئی اور عذابی پیش گوئیوں میں جس طریق کو ہم نے اختیار کیا ہے یعنی رضامندی لینے کے بعد پیش گوئی کرنا اس طریق پر عدالت اور قانون کا کوئی اعتراض نہیں۔

(کتاب البریہ اشتہار ص۸ حاشیہ مؤلفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ہاں یہ سچ ہے کہ میں نے بعض اشخاص کی موت وغیرہ کی نسبت پیش گوئی کی ہے لیکن نہ اپنی طرف سے۔ بلکہ اس وقت اور اس حالت میں جب کہ ان لوگوں نے اپنی رضا و رغبت سے ایسی پیش گوئی کے لئے مجھے تحریری اجازت دی۔ چنانچہ ان کے ہاتھ کی تحریریں اب تک میرے پاس موجود ہیں جن میں سے بعض ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ میں شامل مسل کی گئی ہیں مگر جوں کہ باوجود اجازت دینے کے پھر بھی ڈاکٹر کلارک صاحب نے ان پیش گوئیوں کا ذکر کیا۔ اور اصل واقعات کو چھپایا۔ اس لئے آئندہ میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ کسی ایسی درخواست پر انذاری (ڈراؤنی) پیش گوئی کی جائے۔ بلکہ آئندہ ہماری طرف سے یہ اصول رہے گا کہ اگر کوئی ایسی انذاری پیش گوئیوں کے لئے درخواست کرے تو اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں کی جائے گی جب تک وہ ایک تحریری حکم اجازت صاحب مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے نہ پیش کرے۔

(کتاب البریہ اشتہار ص۸ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۸ء مؤلفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مذہبی خیالات سے مختلف ہیں۔

جو اثر کہ اس کی باتوں سے اس کے بے علم مریدوں پر ہوگا اس کی ذمہ داری ان ہی پر ہوگی اور ہم انھیں متنبہ کرتے ہیں کہ جب تک وہ زیادہ ترمیانہ روی کو اختیار نہ کریں گے وہ قانون کی زد سے بچ نہیں سکتے۔ بلکہ اس کی زد کے اندر آجاتے ہیں۔

دستخط۔ ایم۔ ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور ۲۳؍ اگست ۱۸۹۷ء

(ترجمہ انگریزی مندرجہ کتاب البریہ ص۱۴ مؤلفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۵۵) مرزا صاحب کا عہد

میں حکام کو یقین دلاتا ہوں کہ ہرگز یہ میری عادت میں داخل نہیں کہ خود بخود کسی کو آزار دوں اور نہ ایسی عادت کو میں پسند کرتا ہوں بلکہ جو کچھ سخت الفاظ میں لکھا گیا وہ سخت الفاظ کا جواب تھا مگر مخالفوں کی سختی سے نہایت کم تاہم یہ طریق بھی میری طبیعت اور عادت سے مخالف ہے اور جیسا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مقدمہ کے فیصلہ پر مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ آیندہ اشتعال کو روکنے کے لئے مباحثات میں نرم اور مناسب الفاظ کو استعمال کیا جائے میں اسی پر کاربند رہنا چاہتا ہوں اور اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنے تمام مریدوں کو جو پنجاب اور ہندوستان کے مختلف مقامات میں سکونت رکھتے ہیں نہایت تاکید سے سمجھاتا ہوں کہ وہ بھی اپنے مباحثات میں اس طرز کے کاربند رہیں اور ہر ایک سخت اور فتنہ انگیز لفظ سے پرہیز کریں۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۲۰؍ ستمبر ۱۸۹۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم ص۱۶)

اور یاد رہے کہ یہ اشتہار مخالفین کے لئے بھی بطور نوٹس ہے چوں کہ ہم نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے یہ عہد کر لیا ہے کہ آیندہ ہم سخت الفاظ سے کام نہ لیں گے اس لئے حفظ امن کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تمام مخالف بھی اس عہد کے کاربند ہوں۔

(۳) میں کسی چیز کو الہام بتا کر شایع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشاء ہو یا جو ایسا منشا رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہوں کہ فلاں شخص (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو یا عیسائی وغیرہ) ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

(۶) جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے میں تمام اشخاص کو جن پر کچھ میرا اثر یا اختیار ہے ترغیب دوں گا کہ وہ بھی بجائے خود اس طریق پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کا میں نے دفعہ ۱ تا ۶ میں اقرار کیا ہے۔

العبد گواہ شد

مرزا غلام احمد بقلم خود خواجہ کمال الدین بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی

دستخط:۔ جے ایم ڈوئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

سوا گر مسٹر ڈوئی صاحب (ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور) کے روبرو میں نے اس بات کا اقرار کیا ہو کہ میں ان کو (مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو) کافر نہیں کہوں گا تو واقعی میرا یہی مذہب ہے کہ میں کسی مسلمان کو کافر نہیں جانتا۔

(تریاق القلوب ص۱۳۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۵۸) اقرار نامہ کا نتیجہ

اس (مضمون مندرجہ اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء) میں جو حضرت مسیح موعود کے اس اقرار نامہ پر ریمارک ہوا ہے جو آپ نے گورنمنٹ سے انذاری پیش گوئیاں نہ کرنے کے متعلق کیا تھا تو ............ غرض صرف اتنی تھی کہ میاں (محمود احمد) صاحب جو آپ کو نبی بناتے ہیں تو منجملہ اور دلائل قاطعہ کے آپ کا یہ اقرار نامہ کو کر دینا بھی اس کے قطعاً خلاف ہے۔ کیوں کہ نبی مکلف ہوتا ہے کہ جو کچھ اس پر نازل ہوا اسے سب کو سُنائے بحکم یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک۔ ۱۸۹۹ء میں آپ کو (مرزا صاحب کو) مولوی محمد حسین (صاحب)

میں نے مسٹر ڈوئی کے سامنے لکھ دیا تھا کہ آئندہ کسی کی نسبت موت کا الہام شایع نہیں کروں گا جب تک کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت نہ لے لیوے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا حلفیہ بیان عدالت ضلع گورداسپور میں مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۲۹ منقول از منظور الٰہی ص۲۴۲ مصنفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

# (۵۷) عدالتی اقرار نامہ

اقرار نامہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بمقدمہ فوجداری۔ اجلاس مسٹر جے۔ ایم ڈوئی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور مرجوعہ ۵ رجنوری ۱۸۹۹ء بفیصلہ ۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء نمبر بستہ قادیان نمبر مقدمہ ۱/۳ سرکار دولت مدار بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ملزم۔ الزام زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

## اقرار نامہ

میں مرزا غلام احمد قادیانی بحضور خداوند تعالیٰ باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ:-

(۱) میں ایسی پیش گوئی شایع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

(۲) میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے۔ یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

# فصل دسویں

## سیاسیات۔ دورِ اوّل

### (۱) اپنا تعارف

چوں کہ میں جس کا نام غلام احمد اور باپ کا نام میرزا غلام مرتضٰی قادیان ضلع گورداس پور پنجاب کا رہنے والا ایک مشہور فرقہ کا پیشوا ہوں جو پنجاب کے اکثر مقامات میں پایا جاتا ہے۔ اور نیز ہندوستان کے اکثر اضلاع اور حیدر آباد اور بمبئی اور مدراس اور ملک عرب اور شام اور بخارا میں بھی میری جماعت کے لوگ موجود ہیں۔ لہذا قرین مصلحت سمجھتا ہوں کہ یہ مختصر رسالہ اس غرض سے لکھوں کہ اس محسن گورنمنٹ کے اعلیٰ افسر میرے حالات اور میری جماعت کے خیالات سے واقفیت پیدا کرلیں۔

اور یہ مؤلف تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے بادب گذارش کرتا ہے کہ براہ غریب پروری و کرم گستری اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔

(کشف الغطاء ابتداء مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

---

میں تاج عزت عالی جناب حضرت مکرمہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈالتا ہوں کہ اس رسالہ کو ہمارے حکام عالی مرتبت توجہ سے اول سے آخر تک پڑھیں۔

(کشف الغطاء ص۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

بٹالوی کے بالمقابل عدالت میں جانا پڑا اور وہاں آپ یہ بھی لکھ کر دے آئے کہ میں آئندہ مولوی محمد حسین کو کاذب۔ کافر اور دجال نہیں کہوں گا اسی سال اور اسی مقدمہ میں آپ نے ایک اور اقرارنامہ بھی لکھ کر دیا جس کے یہ لفظ ہیں:۔

"میں کسی چیز کو الہام جتا کر شایع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ نشا ہو یا جو ایسا منشا رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (مسلمان ہو خواہ ہندو یا عیسائی) ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہو گا۔ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء

مرزا غلام احمد"

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۵ نمبر ۱۰ مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۱۸ء)

## (۵۹) من گھڑت نبی (ج)

تم (قادیانی صاحبان) اپنے دعویٰ میں راستباز نہیں کہلا سکتے بلکہ ایک طرف نبی تراش نام رکھ، دوسری طرف نتیجہ میں صرف ایک نبی کا لفظ بول کر سراسر نبی کریم کی ہتک کر رہے ہو پھر کیا وہ پہلے انبیا بھی ایسے ہی محکوم ہوتے تھے۔ کہ گورنمنٹ کے خوف سے آیندہ کے لئے اندازی پیشگوئیاں موت وغیرہ کے متعلق کرنے سے رک جایا کرتے تھے کہ آیندہ ہم موت کی پیشگوئی کسی کی نہ کیا کریں گے۔ خدا کی گورنمنٹ زبردست ہے یا انسانوں کی۔ پہلے مسیح نے تو سولی قبول کی مگر کلمہ حق پہنچانے سے انکار نہیں کیا۔ مگر اپنے من گھڑت نبی کے حالات سے تم خود ہی واقف ہو۔ ہمیں تشریح کرنے کی حاجت نہیں۔

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۱۶ء)

یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہونچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہوگئیں مگر تین چٹھیاں جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی میرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کی گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔

(کتاب البریہ اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء ص ۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴) میرا باپ بھائی اور میں

اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا۔ اور سفر آخرت کا وقت آگیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عند الضرورت خدمتیں بجا لاتا رہا۔ یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غمخواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی اور اس کو اپنے خیرخواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا۔ تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام میرزا غلام قادر تھا۔ اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے شامل حال ہوگئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں۔ اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہوگیا۔ پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی۔ لیکن میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سو میں اس کی مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا۔ اور خدا میری مدد پر تھا۔ اور میں نے اسی زمانہ سے

## (۲) روح کا جوش

سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں لیسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے ........ ان تمام تحریرات سے ثابت ہے کہ میرے والد صاحب اور خاندان ابتداء سے سرکار انگریزی کے بدل وجان ہوا خواہ اور وفادار رہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کے معزز افسروں نے مان لیا کہ یہ خاندان کمال درجہ پر خیر خواہ سرکار انگریزی ہے ........ ہمارے پاس تو وہ الفاظ نہیں جن کے ذریعہ سے ہم اس آرام وراحت کا ذکر کر سکیں جو اس گورنمنٹ سے ہم کو حاصل ہوئی۔ ہماری تو یہی دعا رہا ہے کہ خدا اس گورنمنٹ محسنہ کو جزائے خیر دے۔ اور اس سے نیکی کرے جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔ یہی وجہ ہے کہ میرا باپ اور میرا بھائی اور خود میں بھی روح کے جوش سے اس بات میں مصروف رہے کہ اس گورنمنٹ کے فوائد اور احسانات کو عام لوگوں پر ظاہر کریں۔ اور اس کی اطاعت کی فرضیت کو لوگوں کے دلوں میں جمادیں۔

(درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۸-۹-۱۱ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۳) خاندانی خدمات

میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد میرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔ جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی۔ اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے۔ اور ۱۸۵۷ء میں انھوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی

دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیر دوں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کر دوں۔ جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔

اور میں نے نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا۔ بلکہ بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیوں کر امن وامان اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایۂ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایسی کتابوں کے چھاپنے اور شایع کرنے میں ہزارہا روپیہ خرچ کیا گیا۔ مگر با ایں ہمہ میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں کیوں کہ میں نے کسی صلہ یا انعام کی خاطر سے نہیں بلکہ ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا

(درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد

از قادیان مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص۱۰

مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۷) پچاس الماری

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے۔ اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شایع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے

خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کروں گا جو اس میں احسانات قیصرہ ہند کا ذکر نہ ہو۔ نیز اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔

(نور الحق حصہ اول صفحہ ۳۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۵) حق واجب

میں ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ جس کی دنیوی طریق پر زندگی نہیں تھی اور نہ ایسی کے کامل اسباب پہلے تھے۔ تاہم میں نے برابر سولہ برس سے یہ اپنے پر حق واجب ٹھہرا لیا کہ اپنی قوم کو اس گورنمنٹ کی خیر خواہی کی طرف بلاؤں اور ان کو سچی اطاعت کی طرف ترغیب دوں۔ چنانچہ میں نے اس مقصد کے انجام کے لئے اپنی ہر ایک تالیف میں یہ لکھنا شروع کیا۔ (مثلاً دیکھو براہین احمدیہ۔ شہادۃ القرآن۔ سرمہ چشم آریہ۔ آئینہ کمالات اسلام حمامۃ البشریٰ۔ نور الحق وغیرہ) کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ کسی طرح مسلمانوں کو جہاد درست نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ بار بار اس بات پر زور دیا کہ چونکہ گورنمنٹ برطانیہ برٹش انڈیا کی رعایا کی محسن ہے۔ اس لئے مسلمانان ہند پر لازم ہے کہ نہ صرف اتنا ہی کریں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے مقابل بد ارادوں سے رکیں بلکہ اپنی سچی شکر گذاری اور ہمدردی کے نمونے بھی گورنمنٹ کو دکھلا دیں۔

(از اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ جو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور جناب گورنر جنرل ہند اور لفٹنٹ گورنر پنجاب اور دیگر معزز حکام کے ملاحظہ کے لئے شائع کیا گیا۔ منجانب خاکسار غلام احمد قادیانی مورخہ ۱۰۔ دسمبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۹۳ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۶) قابل گزارش

دوسرا امر قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تا مسلمانوں کے

اور جہادی خیالات کے روکنے کے لئے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا۔ کیا اس کام کی۔ اور اس خدمت نمایاں کی۔ اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے ؟ (کوئی نہیں)

ع - ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند
(للمولف)

(کتاب البریہ اشتہار مورخہ ۲۰۔ ستمبر ۱۸۹۷ء صـ ۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی)

## (۱۰) اسلام کے دو حصے

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہ ہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قایم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے .. .. .. .. .. سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ رسالہ جس کا عنوان ہے "گورنمنٹ کی توجہ کے لایق" صـ ۱۰ (مصنفہ مرزا صاحب موصوف)

## (۱۱) گویا اللہ اور رسولؐ

(مرزا صاحب نے) لکھا ہے کہ میں نے کوئی کتاب یا اشتہار ایسا نہیں لکھا جس میں گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ نہیں کیا پس

سچے خیر خواہ ہو جائیں۔ اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔

(تریاق القلوب ۱۸۹۹ء مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۸) بزرگوں سے زیادہ

میں بذات خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایک ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ در حقیقت وہ ایک ایسی خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائی ہیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے۔ اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لئے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ کے لئے دلی جان نثار ہے۔

(عریضہ بعالی خدمت گورنمنٹ عالیہ انگریزی منجانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۶۵ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۹) بے نظیر کارگزاری

پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن

پر رعایا ہیں سے شکر واجب ہو مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیوں کہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصر ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے۔ اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔

(تحفۂ قیصریہ ص۲۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۴) خدا کی طرف مشغول

والد صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد یہ عاجز (یعنی مرزا صاحب) دنیا کے شغلوں سے بکلی علیحدہ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف مشغول ہوا۔ اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شایع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے۔ اور دل سے اس دولت کا شکر گذار اور دعاگو رہے۔ اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی۔ اردو فارسی عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شایع کر دیں۔ اور روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔

(ستارۂ قیصرہ ص۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

حضرت (مرزا) صاحب کا اس طرف توجہ دلانا اور اس زور کے ساتھ توجہ دلانا اس آیت کے ماتحت ہونے کی وجہ سے گویا اللہ اور اس کے رسول کا ہی توجہ دلانا ہے۔ اس سے سمجھ لو کہ اس طرف توجہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۵ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۴۔ اگست ۱۹۱۷ء)

## (۱۲) ہمارے مقاصد (ج)

جسمانی سلطنت میں بھی یہ ہی خدا ئے تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے حالانکہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ (اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزماں ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مقاصد) کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے اسی لئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔

(ضرورۃ الامام ص۲۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب۔)

## (۱۳) سب سے زیادہ (ج)

سو اس نے مجھے بھیجا۔ اور میں اس کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایۂ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔ اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک

مورخہ ۲۴- فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص۱۱ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۱۷) بیعت کی شرط

اب اس تمام تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کئے ہیں صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا بدل وجان خیر خواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں - اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا کی میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے - جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے - چنانچہ پرچہ شرائط بیعت جو ہمیشہ مریدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے - اس کی دفعہ چہارم میں ان ہی باتوں کی تصریح ہے -

(ضمیمہ کتاب البریہ ص۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس عام اصلاح کے علاوہ بھی ایک خاص امر کو اس جگہ ضرور بیان کر دینا چاہتا ہوں - اور وہ حضرت مسیح موعود کا اپنی بیعت کی شرائط میں وفاداری حکومت کا شامل کرنا ہے - آپ نے قریباً اپنی کل کتب میں اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ جس گورنمنٹ کے ماتحت رہیں - اس کی پورے طور پر فرماں برداری کریں - اور یہاں تک لکھا کہ جو شخص اپنی گورنمنٹ کی فرماں برداری نہیں کرتا اور کسی طرح بھی اپنے حکام کے خلاف شورش کرتا اور ان کے احکام کے نفاذ میں روڑے اٹکاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں -

یہ سبق آپ نے جماعت کو ایسا پڑھایا کہ ہر موقع پر جماعت احمدیہ نے گورنمنٹ ہند کی فرماں برداری کا اظہار کیا ہے - اور کبھی خفیف سے خفیف شورش میں بھی حصہ نہیں لیا - (تحفۃ الملوک ص۱۲۲ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان

## (۱۸) خیر خواہ اور دعا گو (جج)

اس جماعت کے نیک اثر سے جیسے عامہ خلائق منتفع ہوں گی ایسا

## (۱۵) فقیرانہ زندگی

اور چوں کہ میری زندگی فقیرانہ اور درویشانہ طور پر ہے اس لئے میں ایسے درویشانہ طرز سے گورنمنٹ انگریزی کی خیرخواہی اور امداد میں مشغول رہا ہوں قریبًا انیس ۱۹ برس سے ایسی کتابوں کے شایع کرنے میں میں نے اپنا وقت بسر کیا ہے جن میں یہ ذکر ہے کہ مسلمانوں کو سچے دل سے اس گورنمنٹ کی خدمت کرنی چاہئے اور اپنی فرماں برداری اور وفاداری کو دوسری قوموں سے بڑھ کر دکھلانا چاہئے - اور میں نے اسی غرض سے بعض کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور بعض فارسی زبان میں اور ان کو دور دور ملکوں تک شایع کیا اور ان سب میں مسلمانوں کو بار بار تاکید کی اور معقول وجوہ سے ان کو اس طرف جھکایا کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت بدل وجان اختیار کریں اور یہ کتابیں بلاد عرب اور بلاد شام اور کابل اور بخارا میں پہنچائی گئیں -

(کشف الغطاء صت ۲۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۶) گورنمنٹ کو اطلاع

جو ہدایتیں اس فرقہ کے لئے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲- جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شایع ہوا ہے- جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے - جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی ان ہدایتوں کو پڑھ کر اور ایسا ہی دوسری ہدایتوں کو دیکھ کر جو وقتًا فوقتًا چھپ کر مریدوں میں شایع ہوتی ہیں- گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ امن بخش اصولوں کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے اور کس طرح بار باران کو تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیرخواہ اور مطیع رہیں-

(درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

کو مغلوب کرکے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی اور جس کو خدا تعالیٰ چاہے گا فتح دے گا۔ چوں کہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں۔ اس لئے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو کیوں کہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گذار ہیں۔ کیوں کہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پا سکتے ہرگز نہیں پا سکتے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۰۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۰) اسلامی ممالک پر توجہ

میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھی بھیج دوں کیوں کہ اس کتاب کے صفحہ (۱۵۲) میں جہاد کی مخالفت میں ایک مضمون لکھا گیا ہے۔ اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھی بہت شہرت پا گئی ہیں۔

(تحریر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۱۸۔ نومبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت دہم صفحہ ۲۶)

## (۲۱) حکومتوں کا فرق

ہمیں اس گورنمنٹ کے آنے سے وہ دینی فائدہ پہنچا کہ سلطان روم کے کارناموں میں اس کی تلاش کرنا عبث ہے۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم صفحہ ۵)

بلکہ اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں

ہی اس پاک باطن جماعت کے وجود سے گورنمنٹ برطانیہ کے لئے انواع اقسام کے فوائد متصور ہوں گے جن سے اس گورنمنٹ کو خداوند عزوجل کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ ازانجملہ ایک یہ کہ یہ لوگ سچے جوش اور دلی خلوص سے اس گورنمنٹ کے خیر خواہ اور دعاگو ہوں گے کیوں کہ بموجب تعلیم اسلام (جس کی پیروی اس گروہ کا عین مدعا ہے) حقوق عباد کے متعلق اس سے بڑھ کر کوئی گنہ کی بات اور خبث اور ظلم اور پلید راہ نہیں کہ انسان جس سلطنت کے زیر سایہ بامن و عافیت زندگی بسر کرے اور اس کی حمایت سے اپنے دینی و دنیوی مقاصد میں بار آور کوشش کر سکے اسی کا بدخواہ و بداندیش ہو بلکہ جب تک ایسی گورنمنٹ کا شکر گزار نہ ہو تب تک خدائے تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں۔ پھر دوسرا فائدہ اس بابرکت گروہ کی ترقی سے گورنمنٹ کو یہ ہے کہ ان کا عملی طریق موجب انسداد جرائم ہے۔

فتفکروا وتاملوا

(ازالہ اوہام ص ۷۹۴ حاشیہ
مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۹) یاجوج و ماجوج

ایسا ہی یاجوج و ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجئے یہ دونو پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں اور ان کی حالت میں ضعف رہا لیکن خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی۔ یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ دونوں قومیں دوسروں

اور خدمت گذاری کی نیت سے ہم نے کئی کتابیں مخالفت جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھ کر دنیا میں شایع کیں اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے اسی گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں ہم نے قبول کیا کہ ہماری اردو کی کتابیں جو ہندوستان میں شایع ہوئیں ان کے دیکھنے سے گورنمنٹ عالیہ کو یہ خیال گزرا ہو گا کہ ہماری خوشامد کے لئے ایسی تحریریں لکھی گئی ہیں لیکن یہ دانشمند گورنمنٹ ادنیٰ توجہ سے سمجھ سکتی ہے کہ عرب کے ملکوں میں جو ہم نے ایسی کتابیں بھیجیں جن میں بڑے بڑے مضمون اس گورنمنٹ کی شکر گزاری اور جہاد کی مخالفت کے بارے میں تھے۔ ان میں گورنمنٹ کی خوشامد کا کون سا موقع تھا۔ کیا گورنمنٹ نے مجھ کو مجبور کیا تھا کہ میں ایسی کتابیں تالیف کر کے ان ملکوں میں روانہ کروں اور ان کئی سالوں میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن یہ گورنمنٹ عالیہ ضرور میری ان خدمات کی قدر کرے گی۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۲۸)

## (۲۱) جشن جوبلی

ہم بڑی خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام ظلہا کے جشن جوبلی کی خوشی اور شکریہ کے ادا کرنے کے لئے میری جماعت کے اکثر احباب دور دور کی مسافت قطع کر کے ۱۹۔ جون ۱۸۹۷ء کو ہی قادیان میں تشریف لائے اور یہ سب (۲۲۵) آدمی تھے اور اس جگہ کے ہمارے مرید اور مخلص بھی ان کے ساتھ شامل ہوئے جن سے ایک گروہ کثیر ہو گیا اور وہ سب ۲۰۔ جون ۱۸۹۷ء کو اس مبارک تقریب میں باہم مل کر دعا، اور شکر باری تعالےٰ میں مصروف ہوئے۔

اس تقریب پر ایک کتاب شکر گذاری جناب قیصرہ ہند کے لئے تالیف کر کے اور چھاپ کر اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھا گیا اور چند جلدیں اس کی نہایت

تو نہ ہمارا مکہ میں گذارا ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں۔ تو پھر کس طرح سے ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے برخلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ ملفوظات احمدیہ جلد اول ۱۴۲

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں۔ نہ شام نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔ لہذا وہ اس الہام میں اشارہ فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور تیری دعا کا اثر ہے اور اس کی فتوحات تیرے سبب سے ہیں کیونکہ جدھر تیرا منہ اودھر خدا کا منہ ہے۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۲۲۔ مارچ ۱۸۹۷ء

مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ۶۹)

میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہیں جس نے زمین پر ایسا امن قائم کیا ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعت حق کر سکتے ہیں۔ یہ خدمت ہم مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے۔ اگر یہ امن اور آزادی اور بے تعصبی آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت عرب میں ہوتی تو وہ لوگ ہرگز تلوار سے ہلاک نہ کئے جاتے۔ اگر یہ امن یہ آزادی اور بے تعصبی اس وقت کے قیصر اور کسریٰ کی گورنمنٹوں میں ہوتی تو وہ بادشاہتیں اب تک قائم رہتیں۔

(ازالہ اوہام صدوہ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۴) توجہ کی آرزو

بار ہا بے اختیار دل میں یہ بھی خیال گذرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت

مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ کی طرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں۔ اسی غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں۔

(ستارۂ قیصرہ ص۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں نے (یعنی مرزا صاحب نے) تحفہ قیصریہ میں جو حضور قیصرہ ہند کی خدمت میں بھیجا گیا۔ یہی حالات اور خدمات اور دعوات گذارش کئے تھے اور میں اپنی جناب ملکہ معظمہ کے اخلاص وسیعہ پر نظر رکھ کر ہر روز جواب کا امیدوار تھا اور اب بھی ہوں۔ میرے خیال میں یہ غیر ممکن ہے کہ میرے جیسے دعاگو کا وہ عاجزانہ تحفہ جو بوجہ کمال اخلاص خون دل سے لکھا گیا تھا اگر وہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پیش ہوتا تو اس کا جواب نہ آتا بلکہ ضرور آتا ضرور آتا۔ اس لئے مجھے بوجہ اس یقین کے کہ جناب قیصرہ ہند کے پُر رحمت اخلاق پر کمال وثوق سے حاصل ہے اس یاددہانی عریضہ کو لکھنا پڑا۔ اور اس عریضہ کو نہ صرف میرے ہاتھوں نے لکھا ہے۔ بلکہ میرے دل نے یقین کا بھرا ہوا زور ڈال کر ہاتھوں کو اس برارادت خط کے لکھنے کے لئے چلایا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خیر و عافیت اور خوشی کے وقت میں خدا تعالےٰ اس خط کو حضور قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پہنچا دے اور پھر جناب ممدوحہ کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس سچی محبت اور سچے اخلاص کو جو حضرت موصوفہ کی نسبت میرے دل میں ہے اپنی پاک فراست سے شناخت کرلیں اور رعیت پروری کی رو سے مجھے پُر رحمت جواب سے ممنون فرمادیں۔

(ستارۂ قیصریہ ص۱۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۵) مگر افسوس

میں اٹھارہ برس سے ایسی کتابوں کی تالیف میں مصروف ہوں کہ جو مسلمانوں کے

خوب صورت مجلد کرا کے ان میں سے ایک حضرت قیصرہ ہند کے حضور میں بھیجنے کے لئے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بھیجی گئی۔ اور ایک کتاب بحضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند روانہ ہوئی اور ایک بحضور جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب بھیج دی گئی۔ اب وہ دعائیں جو چھ زبانوں میں کی گئیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔ اور بعد اس کے ان تمام دوستوں کے نام درج کئے جائیں گے۔ جو تکالیف اٹھا کر اس جلسہ کے لئے قادیان تشریف لائے۔

(اعلان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۲۰
مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۲۴) جواب کی استدعا

اس عاجز (یعنے مرزا صاحب) کو وہ اعلےٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کر سکوں۔ اسی سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام اقبالہا کے نام سے تالیف کر کے اور اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا۔ اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی اور امید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا ۔ ۔ ۔ مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا۔ اور میرا کانشنس ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیہ عاجزانہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ حضور ملکہ معظمہ میں پیش ہوا ہو اور پھر میں اس کے جواب سے ممنون نہ کیا جاؤں یقیناً کوئی اور باعث ہے جس میں جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں لہٰذا اس حسن ظن نے جو میں حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں دوبارہ

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی ۲۷۔ دسمبر ۱۹۱۴ء والی تقریر مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابتہ جنوری ۱۹۱۴ء)

# (۳۰) تاکیدی نصیحت

چوں کہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہ تعالےٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے۔ نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً سولہ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیوں کہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے۔ اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اعلان اپنی جماعت کے نام۔ مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۱۲۳ مرتبہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

# (۳۱) بے نظیر خیر خواہی

میرے اس دعوے پر کہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا سچا خیر خواہ ہوں دو ایسے شاہد ہیں کہ اگر سول ملٹری جیسا لاکھ پرچہ بھی ان کے مقابلہ پر کھڑا ہو تب بھی وہ دروغ گو ثابت ہوگا۔ اول یہ کہ علاوہ اپنے والد مرحوم کی خدمت کے میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ

کو عمر دراز کرکے ہر ایک اقبال سے بہرہ ور کرے اور وہ تمام دعائیں جو میں نے اپنے رسالہ ستارہ قیصرہ اور تحفہ قیصریہ میں ملکہ موصوفہ کو دی ہیں قبول فرماوے اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ محسنہ اس کے جواب سے مجھے مشرف فرماوے گی۔ والدعا۔

(حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست عریضۂ خاکسار غلام احمد از قادیان

المرقوم ۲۷ ستمبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۲۹) سیاسی خلوت

ایک دفعہ صوبہ کے ایک بڑے افسر سے حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یوں تو آپ کسی کے پاس نہ جایا کرتے تھے لیکن انھیں اپنا مہمان سمجھ کر چلے گئے۔ ان دنوں گورنمنٹ کا یہ خیال تھا کہ مسلم لیگ سے گورنمنٹ کو فائدہ پہنچے گا۔ ان افسر صاحب نے حضرت (مرزا) صاحب سے پوچھا کہ آپ کا مسلم لیگ کے متعلق کیا خیال ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اسے نہیں جانتا۔ خواجہ (کمال الدین) صاحب چوں کہ اس کے ممبر تھے۔ انھوں نے اس کے حالات عجیب پیرائے میں آپ کو بتائے۔ فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ لوگ سیاست میں دخل دیں۔ صاحب بہادر نے کہا کہ مرزا صاحب مسلم لیگ کوئی بری چیز نہیں ہے بلکہ بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا بری کیوں نہیں ایک دن یہ بھی بڑھتے بڑھتے بڑھ جائے گی۔ صاحب بہادر نے کہا مرزا صاحب شاید آپ نے کانگرس کا خیال کیا ہوگا۔ لیگ کا حال کانگرس کی طرح نہیں۔ کیوں کہ کسی کام کی جیسی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ ویسا ہی اس کا نتیجہ نکلتا ہے۔ کانگرس کی بنیاد چوں کہ خراب رکھی گئی تھی۔ اس لئے وہ مضر ثابت ہوئی۔ لیکن مسلم لیگ کے تو ایسے قواعد بنائے گئے ہیں کہ اس میں باغیانہ عنصر پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ آج آپ کا یہ خیال ہے۔ تھوڑے دنوں کے بعد لیگ بھی وہی کام کرے گی جو آج کانگرس کر رہی ہے۔

کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالے نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا۔ کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے۔ جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے۔ اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے۔ سو خدا اس کو وہ جزا دے خیر دے جو ایک عادل بادشاہ کو اس کی رعیت پروری کی وجہ سے ملتی ہے۔

(نور الحق حصہ اول صہ)

(مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۳۴) حرز سلطنت

اطلاع۔ براہین احمدیہ کے (صلاہ۲) میں ایک پیش گوئی گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم اینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی خدا ایسا نہیں ہے کہ اس گورنمنٹ کو کچھ تکالیف پہنچاوے حالاں کہ تو ان کی عملداری میں رہتا ہو۔ جدھر تیرا منہ خدا کا اسی طرف منہ ہے۔ چوں کہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ مجھے۔ اس گورنمنٹ کی پر امن سلطنت اور ظل حمایت میں دل خوش ہے۔ اور اس کے لئے میں دعا میں مشغول ہوں کیوں کہ میں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں۔ نہ مدینہ میں۔ نہ روم میں نہ شام میں۔ نہ ایران میں نہ کابل میں۔ مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں لہٰذا وہ اس الہام میں ارشاد فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور تیری دعا کا اثر ہے۔ اور اس کی فتوحات سب تیرے سبب سے ہیں

فرض اور جہاد حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ میں نے کئی کتابیں عربی فارسی تالیف کرکے غیر ملکوں میں بھیجی ہیں جن میں برابر یہی تاکید اور یہی مضمون ہے۔ پس اگر کوئی بداندیش یہ خیال کرے کہ سولہ برس کی کارروائی میری کسی نفاق پر مبنی ہے تو اس بات کا اس کے پاس کیا جواب ہے کہ جو کتابیں عربی و فارسی روم اور شام اور مصر اور مکہ اور مدینہ وغیرہ ممالک میں بھیجی گئیں اور ان میں نہایت تاکید سے گورنمنٹ انگریزی کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ وہ کارروائی کیوں کر نفاق پر محمول ہو سکتی ہے کیا ان ملکوں کے باشندوں سے بجز کافر کہنے کے کسی اور انعام کی توقع تھی۔ کیا سول ملٹری گزٹ کے پاس کسی ایسے خیر خواہ گورنمنٹ کی کوئی اور بھی نظیر ہے۔ اگر ہے تو پیش کرے لیکن میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جس قدر میں نے کارروائی گورنمنٹ کی خیر خواہی کے لئے کی ہے اس کی نظیر نہیں ملے گی۔

"(اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ جو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور جناب گورنر جنرل ہند اور لفٹنٹ گورنر پنجاب اور دیگر معزز حکام کے ملاحظہ کے لئے شایع کیا گیا ،، منجانب خاکسار غلام احمد قادیانی مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۹۶ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۳۲) ہماری پرورش (ج)

اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن یہ دولت برطانیہ غالب اور راست سیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اس کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے۔ کمزوروں کو اپنی مہربانی اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گزار ہیں اور یہ خدا

ہے ۔(اللولف) مرزا عربی ۔ فارسی ۔ اور اردو کی بہت سی کتابوں کا مصنف تھا جس میں اس نے مسئلہ جہاد کی تردید کی اور یقین کیا جاتا ہے کہ ان کتابوں نے مسلمانوں پر معتدبہ اثر کیا ہے (ص۱۱)

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۱۱ مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۳۵) مرزا صاحب کی چھٹیاں (۷)

اسی طرح مختلف مواقع پر حضرت (مرزا) صاحب نے (گورنمنٹ کو) چھٹیاں لکھیں مثلاً جنگ ٹرانسوال کے موقع پر۔ جوبلی کے موقع پر۔ طاعون کے پھیلنے پر جس میں گورنمنٹ کی وفاداری اور اس کے کام میں مدد دینے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۱۵ء)

## (۳۶) فنانشل کمشنر صاحب

جب فنانشل کمشنر صاحب بہادر دورہ پر قادیان تشریف لائے تھے تو آپ نے (مرزا صاحب نے) اس خبر کو سن کر تمام جماعت کے ذی حیثیت آدمیوں کو خطوط لکھ کر قادیان بلوایا اور ان کے قادیان آنے سے پہلے زین مدرسہ میں ایک بڑا دروازہ لگوایا گیا تھا۔ اور ان کے خیمہ تک ایک عارضی سڑک بنادی گئی تھی اور جس وقت ان کی آمد کی امید تھی تمام جماعت کو جس میں حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول (حکیم نور الدین صاحب) اور مولوی محمد علی صاحب بھی شامل تھے حکم دیا تھا کہ اس دروازہ کے دونوں طرف دور و یہ کھڑے رہیں اور پھر مجھے اپنا قائم مقام کر کے آپ کے استقبال کے لئے آگے بھیجا تھا اور خواجہ کمال الدین صاحب کو میرے ساتھ کیا تھا کہ جہاں آپ ملیں ان سے یہ بھی عرض کر دیں کہ میں بسبب ضعف

کیوں کہ جدھر تیرا منہ ادھر خدا کا منہ۔

اب گورنمنٹ شہادت دے سکتی ہے کہ اس کو میرے زمانہ میں کیا کیا فتوحات نصیب ہوئیں۔ یہ الہام سترہ برس کا ہے۔ کیا یہ انسان کا فعل ہو سکتا ہے غرض میں گورنمنٹ کے لئے بمنزلہ حرز سلطنت کے ہوں۔

(عریضہ لعانی خدمت گورنمنٹ عالیہ انگریزی منجانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم حاشیہ صفحہ ۶۹ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۳۴) سرکاری تصدیق

خاکسار عرض کرتا ہے کہ کتاب پنجاب چیفس یعنی تذکرہ رؤسا پنجاب میں جسے اولاً سر لیپل گریفن نے زیر ہدایت پنجاب گورنمنٹ تالیف کرنا شروع کیا اور بعد میں مسٹر میسی اور مسٹر کریک نے علی الترتیب گورنمنٹ پنجاب کے حکم سے اسے مکمل کیا اور اس پر نظر ثانی کی۔ ہمارے خاندان کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ درج ہے (صفحہ ۱۱)

"اس جگہ یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ مرزا غلام احمد جو غلام مرتضیٰ کا چھوٹا بیٹا تھا۔ مسلمانوں کے ایک بڑے مشہور مذہبی سلسلہ کا بانی ہوا۔ جو احمدیہ سلسلہ کے نام سے مشہور ہے۔ مرزا غلام احمد ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا تھا اور اس کو بہت اچھی تعلیم ملی۔ ۱۸۹۱ء میں اس نے بموجب مذہب اسلام مہدی یا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا چوں کہ مرزا ایک قابل مذہبی عالم اور مناظر تھا اس لئے جلدی بہت سے لوگوں کو اس نے اپنا معتقد بنا لیا۔ اور اب احمدیہ جماعت کی تعداد پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں تین لاکھ کے قریب بیان کی جاتی ہے (حالاں کہ مدتوں بعد ۱۹۳۰ء کی تازہ ترین مردم شماری میں خاص اپنے مرکز پنجاب میں قادیانیوں کی تعداد ۵۵ ہزار نکلی اور خود قادیانی صاحبان بقیہ ہندوستان میں اپنی تعداد بیس ہزار تخمینہ کرتے ہیں۔ اس طرح بھی مجموعی تعداد کل ہندوستان میں زیادہ سے زیادہ (۷۵) ہزار بنتی ہے اور یہ پچاس برس کی کوشش کا ماحصل

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان
جلد ۲۰ نمبر ۳ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۲ء)

## (۳۸) پرانا اعتراض

ہمارے مخالفوں کا یہ ایک پرانا اعتراض ہے جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف پیش کرتے رہے ہیں کہ آپ نعوذ باللہ گورنمنٹ کے خوشامدی تھے اور اس وقت ہم سے جدا ہونیوالا احمدیوں کا گروہ بھی ہم پر یہ اعتراض کرتا ہے کہ تم گورنمنٹ برطانیہ کے خوشامدی ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسی طرح غیر احمدی بھی اعتراض کرتے ہیں حضرت مسیح موعود نے نہ ان اعتراضوں کی پرواکی اور نہ ہم پروا کرتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۵۱ مورخہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

اور بڑھاپے کے آگے نہیں آسکتا اس لئے اپنے بڑے بیٹے کو آپ کے استقبال کے لئے بھیجتا ہوں جس پر اس وقت یہ میگوئیاں بھی ہوئی تھیں کہ آپ نے بڑا بیٹا کیوں فرمایا غرض کہ خواجہ صاحب میرے ساتھ گئے تھے اور قادیان سے ایک میل کے فاصلہ پر جناب فنانشل کمشنر صاحب سے ملاقات ہوئی تھی اور پھر ہم سب ان کے ساتھ ہی ان کے مقام تک آئے تھے۔ جہاں دروازہ پر تمام جماعت دوروپیہ کھڑی تھی اور بڑے بڑے آدمیوں کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا تھا پھر دوسرے روز خود حضرت مسیح موعود آپ سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس پہلے آپ حضرت مسیح موعود پر اعتراض کریں کہ اظہار وفاداری تو ہم سب کا شعار ہے اور احمدی جماعت کی وفاداری ایک مسلمہ امر ہے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۰۱ مورخہ ۲۱۔ فروری ۱۹۱۵ء)

۱۹۰۸ء۔ فنانشل کمشنر پنجاب کا قادیان آنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۱۵۱ مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۳۷) فخر اور شرم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فخریہ لکھا ہے کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں میں نے گورنمنٹ کی تائید نہ کی ہو۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں کو یہ کہتے سنا ہے۔ میں انھیں احمدی ہی کہوں گا کیوں کہ نابینا بھی آخر انسان ہی کہلاتا ہے۔ کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ایسی تحریریں پڑھ کر شرم آجاتی ہے۔ انھیں شرم کیوں آتی ہے۔ اس لئے کہ ان کی اندر کی آنکھ نہیں کھلی۔

کو دین سے تو اب خیر چنداں واسطہ ہی نہیں ایک اچھا خاصہ پولیٹیکل مرکز بنایا جا رہا ہے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۵ ع۴۵ مؤرخہ دسمبر ۱۹۱۷ء)

## (۲) سیاسیات ہی سیاسیات

سیاسی مسائل میں ان لوگوں (قادیانی صاحبان) کا انہماک یہاں تک ترقی کر چکا ہے کہ اب قادیان میں بھی بقول میاں (محمود احمد) صاحب اگر کوئی بات چیت ہوتی ہے تو وہ سیاسی مسائل پر ہی ہوتی ہے۔ باہر سے خط و کتابت بھی سب کی سب مسائل سیاسیہ ہی سے متعلق کی جاتی ہے قادیان آنے والے لوگ بھی ان ہی مسائل سیاسی میں ہی غور و فکر کرنے کے لئے آتے اور میاں صاحب کے آگے زانوئے ادب تہ کرتے ہیں۔ غرض جو کچھ ہوتا ہے محض سیاست ہی سیاست ہے اور دین کا نام و نشان تک نہیں۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۸ ع۶۳ مورخہ ۸ رفروری ۱۹۱۹ء)

## (۳) سیاسیات میں برتری

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں سیاسیات میں بھی ایسی ہی برتری عطا کی جیسی دوسرے امور میں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمیں جو کچھ ملتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتا ہے۔ ہماری اپنی قابلیتوں کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اب بیسیوں بڑے بڑے سیاست داں یورپ اور ہندوستان کے لوگوں کی تحریریں موجود ہیں جن میں تسلیم کیا گیا ہے کہ ہم نے ہندوستان کے نظم و نسق کے متعلق جو رائے پیش کی ہے وہ بہت صائب ہے۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان جلسہ سالانہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۸۲ مورخہ ۱۳ رجنوری ۱۹۳۱ء)

## (۴) پُرفریب نام

چند ماہ سے قادیانی جماعت اور اس کے امام محترم سیاسیات میں خاص دلچسپی

# فصل گیارھویں

## سیاسیات۔ دورِ ثانی

### (۱) پولیٹیکل مرکز

اب تو قادیان۔ ہاں وہ قادیان جہاں سے کبھی علوم دینیہ کے چشمے پھوٹتے تھے ایک اچھا خاصہ پولیٹیکل مرکز بن چکا ہے۔ ہندوستان کے ہر حصہ کے لوگوں سے وہاں پولیٹیکل امور سے متعلق خط و کتابت ہوتی رہتی ہے۔ لوگ وہاں آتے ہیں تو کوئی دین سیکھنے کے لیے نہیں بلکہ محض سیاسی امور کے متعلق جناب خلافت مآب سے مشورہ لینے اور ان سے گفتگو کرنے کے لیے۔ صرف ہندوستان کے لوگ ہی نہیں بلکہ بہت سے دیگر ممالک افغانستان وغیرہ سے بھی لوگ اسی غرض کو لے کر آتے ہیں۔ حالانکہ ہندوستان کے پولیٹیکل معاملات ان سے بالکل علیحدہ ہیں۔ لیکن میاں صاحب ہیں کہ برطانوی حکومت کے مفاد کو مدنظر نہ رکھتے ہوئے ان لوگوں سے ان باہر کے آئے ہوئے لوگوں کے ساتھ ان پولیٹیکل معاملات پر گفتگو کرتے ہیں۔ ان سے خط و کتابت جاری رکھتے ہیں۔ اور لوگ مل کر ان سے ملنے آتے ہیں تاکہ قادیان کے اندر بیٹھ کر ان سے ان معاملات پر بات چیت کریں۔ کیا ان حالات، ان خود فرمودہ واقعات کے ہوتے ہوئے یہ کہنا بعید از انصاف ہوگا کہ دین کی آڑ میں میاں (محمود احمد) صاحب جو کچھ کرتے ہیں وہ بڑے بڑے پولیٹیکل سازشیوں سے بھی ناممکن ہے۔

تعجب ہے کہ خود خلافت مآب پولیٹیکل امور میں اس قدر سرگرم ہوں کہ ہر وقت ہر چہار حصص ہندوستان بلکہ بیرونی ممالک افغانستان وغیرہ سے بھی ملکی امور پر ان کی خط و کتابت ہوتی رہتی ہو۔ لوگ ان کے پاس ملکی مشورہ کرنے کے لئے آئیں اور قادیان

چند دنوں کا ہی ذکر ہے کہ ہمارے مالابار کے احمدیوں کی حالت بہت تشویش ناک ہو گئی تھی۔ ان کے لڑکوں کو سکولوں میں آنے سے بند کر دیا گیا۔
مردے دفن کرنے سے روک دیئے گئے۔ چنانچہ ایک مردہ کئی دن تک پڑا رہا مسجدوں سے روک دیا گیا ....... گورنمنٹ نے احمدیوں کی تکلیف دیکھ کر اپنے پاس سے زمین دی ہے کہ اس میں مسجد اور قبرستان بنالو .......... ڈپٹی کمشنر نے یہ حکم دیا کہ اب اگر احمدیوں کو کوئی تکلیف ہوئی تو مسلمانوں کے جتنے لیڈر ہیں ان سب کو نئے قانون کے ماتحت ملک بدر کر دیا جائے گا۔

(انوار خلافت ص۹۵ ۱۹۲۰ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

# (۷) ایسا ہی (ج)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ایک جنگ ہوئی تھی اور اب بھی ایک جنگ شروع ہے مگر وہ جنگ اس کے مقابلہ میں بہت چھوٹی تھی اس وقت کی حضرت مسیح موعود کی تحریریں موجود ہیں اس وقت گورنمنٹ کے لئے چندے کئے گئے۔ مدد دینے کی تحریریں کی گئیں۔ دعائیں کرائی گئیں۔ آج بھی ہمارا فرض ہے کہ ایسا ہی کریں۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان جلد ۵ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۱۷ء)

# (۸) قادیانی رنگروٹ

جو گورنمنٹ ایسی مہربان ہو اس کی جس قدر بھی فرماں برداری کی جائے تھوڑی ہے ایک دفعہ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر مجھ پر خلافت کا بوجھ نہ ہوتا تو میں مؤذن بنتا اسی طرح میں کہتا ہوں کہ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو والینٹر ہو کر بنگسدیورسپ) میں چلا جاتا۔

(انوار خلافت ص۹۶ مصنفہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان)

ہارڈ جمیفورڈ نے میرے نام اپنی چٹھی میں اس کا ذکر کیا کہ حکومت نے ایک کمیو عک

لے رہے ہیں اور ان کی طرف سے تحفظ حقوق مسلمین کے پرفریب نام سے نہایت مشتبہ کارروائیاں کی جا رہی ہیں، اور اس سلسلہ میں بعض نہایت عجیب و غریب باتیں معلوم ہوئیں اور جستجو پر بہت سے خوفناک اور سنجیدہ انکشافات بھی ہوئے۔

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۵ / جولائی ۱۹۳۲ء)

## (۵) تخم ریزی

اسی سلسلہ میں (بمقام شملہ) خود حرم حضرت اقدس (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) نے ایک پردہ پارٹی دی جس میں انگریز۔ ہندو۔ پارسی۔ سکھ اور مسلم خواتین کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔ ہمارے لاہور کے کمشنر صاحب مسٹر ایلز اور ینگ کی خاتون بھی شریک پارٹی تھیں بسر جینی نائیڈو۔ کپور تھلہ کے شاہی خاندان کی خواتین۔ آنریبل مسٹر جنات کی بیگم صاحبہ اور بہت سی معزز اور سربرآوردہ بیگمات اس موقع پر موجود تھیں اور قریباً اڑھائی گھنٹہ تک یہ جلسہ شملہ کی مشہور فرم ڈیوی کو کے ہال میں رہا جہاں پردہ کا پورا اہتمام تھا اور نفیس ماکولات و مشروبات کا انتظام تھا۔ اس پارٹی میں حضرت ام المومنین (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اہلیہ) کا وجود باجود بھی موجود تھا اور پارٹی کو معزز میزبان کی طرف سے کامیاب بنانے میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (مرزا صاحب کی صاحبزادی) نے جس دلچسپی اور قابلیت کا اظہار فرمایا وہ ہر طرح سے شکریہ کے قابل ہے۔ میں ان واقعات کو سرسری نظر سے نہیں دیکھ رہا ہوں۔ یہ واقعات ایک تخم ریزی ہیں۔ آئندہ سلسلہ کی شاندار ترقیات کی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۵ نمبر ۲۶/۲۷ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۷ء)

## (۶) بڑے احسان

گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر بڑے احسان ہیں اور ہم بڑے آرام اور اطمینان سے زندگی بسر کرتے اور اپنے مقاصد کو پورا کرتے ہیں۔ . . . . . . اور اگر دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لئے جائیں تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے۔

(برکات خلافت صفحہ ۱۶ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

..........حضرت مسیح موعود نے بھی تم پر بھروسہ کیا ہے کہ احمدی کبھی اپنی مہربان گورنمنٹ کے برخلاف نہیں ہوں گے اور خدا کے فضل سے احمدیوں نے موجودہ جنگ میں جس کو آج پورے تین سال ہو گئے ہیں اپنی لبساط سے بہت بڑھ کر تن من دھن سے حصہ لیا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۱۷ء)

## (۱۰) کانگریس اور قادیانی جماعت

آج کل کانگریس والوں کو جہاں گورنمنٹ سے مقابلہ ہے۔ وہاں قادیانیوں کا سامنا بھی ہے اور بیچارے سخت مشکل میں آئے ہیں..........گاؤں گاؤں گھوم پھیر کر قادیانی مبلغین کانگرس کے پروپیگنڈے کو بے اثر بنا رہے ہیں دعظوں اور لیکچروں کے ذریعہ گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کا سبق دیا جا رہا ہے۔ اور دلائل و منکمہ کی تفسیر کے دریا بہائے جا رہے ہیں۔ غرض گورنمنٹ کی سختیوں اور قادیانیوں کی لن ترانیوں نے کانگرس والوں کا ان دنوں یہ حال کر رکھا ہے ؎

غم صیاد فکر باغباں ہے دو گونہ میں ہمارا آشیاں ہے

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۴ جون ۱۹۳۰ء)

میں نے پھر بھی کانگرس کی شورش کے وقت میں ایسا کام کیا ہے کہ کوئی انجمن یا فرد اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ اگر میں اس وقت الگ رہتا تو یقیناً ملک میں شورش بہت زیادہ ترقی کر جاتی۔ اور یہ صرف میری ہی راہنمائی تھی جس کے نتیجہ میں دوسری اقوام کو بھی جرأت ہوئی اور ان میں سے کئی کانگرس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئیں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸ نمبر ۱۳۷ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۱ء)

شائع کیا ہے کہ آپ کی جماعت نے بہت مدد دی ہے۔ پھر کابل کی لڑائی ہوئی اور اس موقعہ پر بھی میں نے فوراً گورنمنٹ کی مدد کی، اپنے چھوٹے بھائی کو فوج میں بھیجا۔ جہاں انہوں نے بغیر تنخواہ کے چھ ماہ کام کیا۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۲ ع۹۱ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء)

## (۹) دعائیہ جلسہ (ج)

موجودہ جنگ کی تیسری سالگرہ ۴ اگست ۱۹۱۷ء کو تھی جس کے متعلق تقدس مآب حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے قادیان میں ایک خاص دعائیہ جلسہ منعقد فرمایا جس میں تمام قادیان کے احمدی دکاندار۔ اہلکاران اور طلباء ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ بلوائے گئے۔ بعد نماز عصر ایک تقریر فرمائی جس میں برٹش راج کے احسانات اور برکات کو واضح طور پر سامعین کے ذہن نشین کروادیا اور برٹش راج سے پہلے مسلمانوں کی ذلیل حالت کا نقشہ کھینچ کر بتلایا کہ سکھوں کے وقت میں ان کے مذہب کی کیا حالت تھی۔ بالخصوص حضور ممدوح نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) کی وہ ہدایات یاد دلائیں جن میں حضرت اقدس نے اپنی شرائط بیعت میں حاکموں کی فرماں برداری کو بھی داخل فرمایا ہے اور تاکیداً حکم دیا ہے۔ اور فرمایا کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا بھی مسلمانوں کو حکم ہے کہ جو تم پر حاکم ہوں ان کی فرماں برداری کرو تو گویا گورنمنٹ کے برخلاف کسی امر میں حصہ لینے والا خدا کا نافرمان ہے اور مثالیں دیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض کالج کے طلباء سے بھی جب انہوں نے اسٹرائک کرنے والوں کی حامی بھری تھی قطع تعلق کرلیا تھا تو خوب سوچو کہ جو محسن گورنمنٹ کا باغی ہوا اس کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ کیا تعلق ہوسکتا ہے....

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۹۳ مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

انگریزوں کا عمل یہ ہے کہ ملک میں ایجی ٹیشن ہونی چاہیے۔ میں نے حکام سے کئی دفعہ اس امر پر بحث کی ہے کہ یہ غلط پالیسی ہے۔ میں نے سر اڈوائر پر اس کے متعلق زور دیا۔ سر میکلیگن پر زور دیا۔ در ہیں سمجھایا کہ جب تک یہ پالیسی ترک نہ کی جائے گی نہ امن قائم ہو سکتا ہے نہ انصاف۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۹۳ مورخہ ۳ فروری ۱۹۳۵ء)

مجھے ایک کانگریسی لیڈر نے بتایا کہ ایک ہندوستانی جج اپنی تنخواہ کا بیشتر حصہ کانگریس کو بطور چندہ دیتا ہے تا اس سے مسلمان مولویوں کو تنخواہیں دی جائیں جو مسلمانوں کو ورغلانے کے لیے کانگریس نے رکھے ہوئے ہیں۔ میں نے اس امر کے متعلق ایک دفعہ دوران گفتگو میں سابق گورنر پنجاب سر جافری سے ذکر کیا کہ سرکاری ملازم اس طرح کی بد دیانتیاں کرتے ہیں تو انہوں نے ایک جج کا نام لیا اور مجھ سے دریافت کیا کہ یہ تو نہیں ہے۔ اور کہا کہ ہمیں بھی اس کے متعلق شکایات پہنچی ہیں۔ مگر چونکہ ہمارا طریق جاسوسی اور شکایت کرنے کا نہیں اس لئے میں نے نام تو نہ بتایا مگر جس کا نام انہوں نے لیا وہ نہیں تھا جس کا مجھ سے ذکر کیا گیا تھا۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۹۱ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء)

## (۱۳) پچاس ہزار روپیہ

اس کے بعد ہر موقع پر جب کانگرس نے شورش کی ہم نے حکومت کی مدد کی۔ گذشتہ گاندھی موومنٹ کے موقع پر ہم نے پچاس ہزار روپیہ خرچ کرکے ٹریکٹ اور اشتہار شائع کئے اور ہم ریکارڈ سے یہ بات ثابت کر سکتے ہیں۔ سینکڑوں تقریریں اس تحریک کے خلاف ہمارے آدمیوں نے کیں۔ اعلیٰ مشورے ہم نے دیئے جنہیں اعلیٰ حکام نے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۲ نمبر ۱۱۰ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء)

## (۱۱) شرمناک الزام

پیغام صلح نے جماعت احمدیہ پر یہ شرمناک الزام لگایا تھا کہ وہ کارخاص پر متعین ہے اور اس کے ثبوت میں ناظر صاحب امور خارجہ قادیان کی ایک چٹھی کا اقتباس شائع کیا تھا جو انہوں نے بیرونی جماعتوں کو ارسال کی تھی۔

اس چٹھی کے خاص فقرات یہ ہیں۔

"اپنے علاقہ کی سیاسی تحریکات سے پوری طرح واقف رہنا چاہئے اور کانگرس کے اثر کے بڑھنے اور گھٹنے سے مرکز کو اطلاع دیتے رہیں۔ اگر کوئی سرکاری افسر سیاسی تحریکوں میں حصہ لیتا ہو یا کانگرسی خیالات رکھتا ہو تو اس کا بھی خیال رکھیں اور یہاں (قادیان) اطلاع دیں۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء)

## (۱۲) سیاسی مشورے

غرض جو کام اب کیا جائے گا جماعت پہلے بھی یہ کام کرتی رہی ہے۔ جیسے گورنمنٹ کی طرف سے جب کانگریس کے جتھوں پر مار پیٹ شروع ہوئی اور بعض جگہ ظلم ہونے لگا تو میں نے بحیثیت امام جماعت احمدیہ حکومت کو توجہ دلائی کہ یہ امر گورنمنٹ کو بدنام کرنے والا ہے میرے اس توجہ دلانے پر لارڈ ارون نے مجھے لکھا کہ آپ اپنی جماعت کا ایک وفد اس امر کے متعلق تفصیلی مشورہ دینے کے لئے بھیجیں اور انہوں نے سرجافری سابق گورنر پنجاب کو تاکید کی کہ ان کی باتوں کو غور سے سنا جائے اور ان پر عمل کیا جائے چنانچہ ہمارا وفد گیا اور انہوں نے نہایت خوشی سے ہماری باتوں کو سنا اور اس کے بعد سرجافری نے مجھے شکریہ کی ایک لمبی چٹھی اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھیجی۔ میں نے اس وقت انہیں یہی بتایا تھا کہ آپ بغیر بدنام ہوئے کانگریس کے اثر سے لوگوں کو بچا سکتے ہیں یہ ایک سیاسی بات تھی مگر ہم نے اس وقت اس میں دخل دیا پس سیاسی کاموں میں ہم پہلے بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔

جناب من۔ آپ نے جو خط ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کے نام ارسال فرمایا تھا اس کے متعلق مجھے یہ کہنے کی ہدایت ہوئی ہے کہ نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے آپ کی تحریر کو بڑی توجہ سے ملاحظہ فرمایا اور آپ کے اظہار وفاداری نیز اس نازک موقع پر اپنے پیرو دل کو ملک معظم اور ملک کے ساتھ دینے کی گراں بہا نصیحت کو استحسان اور قدر کی نظر سے دیکھا ہے۔ چند ہفتہ قبل ضلع گورداسپور کا دورہ کرتے وقت ہز آنر احمدی جماعت کے ایک وفد سے مل کر خوش ہوئے اور جو کچھ حضور نے اس وقت فرمایا تھا اس کا پھر اعادہ فرماتے ہیں وہ یہ کہ گورنمنٹ عالیہ نے جو وسیع مذہبی آزادی اپنی رعایا کو دے رکھی ہے اس کی بنا پر احمدی جماعت گورنمنٹ کی حفاظت پر بھروسہ کر سکتی ہے اور گورنمنٹ عالیہ کو بھی احمدی جماعت اور اس کے امام کی طرف سے نہ صرف وفادارانہ امداد کی امید بلکہ یقین ہے۔

دستخط پرائیویٹ سکرٹری ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۹ ر نومبر ۱۹۱۴ء)

## ۱۷۱ قادیانی اڈریس بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

آئندہ مشکلات اور آنے والے واقعات کی نسبت سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا اور ہم نہیں جانتے کہ جناب کے عرصہ کارگزاری میں واقعات کس رنگ میں ظہور پذیر ہوں گے مگر ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہو جناب جماعت احمدیہ کو ملک معظم کا نہایت وفادار اور سچا خادم پائیں گے کیوں کہ وفاداری گورنمنٹ جماعت احمدیہ کی شرائط بیعت میں سے ایک شرط رکھی گئی ہے اور بانی سلسلہ نے اپنی جماعت کو وفاداری حکومت کی اس طرح بار بار تاکید کی ہے کہ اس کی اسی کتابوں میں کوئی کتاب بھی نہیں جس میں اس کا ذکر نہ کیا گیا ہو اور اس کی وفات کے بعد اس کے اول جانشین (حکیم نورالدین صاحب) نے اپنے زمانہ میں اور دوسرے جانشین ہمارے امام (میاں محمود احمد صاحب) نے بھی بانی سلسلہ کی تعلیم کی اتباع میں جماعت کو تعلیم دیتے وقت اس امر کو خاص طور پر مدنظر رکھا ہے۔ پس جناب اور جناب کی گورنمنٹ ہر وقت ہماری جماعت کی عملی ہمدردی پر بھروسہ رکھ سکتی ہے

# (۱۴) آگ کا انگارا

سلطنت گورنمنٹ یا حکومت خود اختیاری کوئی بچوں کا کھیل نہیں کہ ہر کس و ناکس اس کے حصول کے لئے تیار ہو جائے بلکہ کانٹوں کی مالا ہے۔ جسے گلے میں ڈالنے کے لئے خاص دل گردہ اور قابلیت کی ضرورت ہے۔ اور جب تک قابلیت پیدا نہ ہولے اس وقت تک اس کا مطالبہ کرنا اسی طرح کا ہے جس طرح ایک چھوٹا بچہ آگ کے انگارہ کو چمکتا ہوا دیکھ کر اس کے پکڑنے کی کوشش کرے۔ اس وقت جس طرح اس کے دانا اور عقلمند محافظ کا فرض ہے کہ اسے انگارہ نہ پکڑنے دے اسی طرح اس وقت گورنمنٹ برطانیہ کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو حکمت سے تدبیر سے اور اگر وہ نہ ہی مانیں تو اثر حکومت سے باز رکھے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۸ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۱۷ء)

# (۱۵) خوشی کی بات

پچھلے دنوں کی شورش میں جماعت احمدیہ نے گورنمنٹ کے متعلق جس وفاداری اور امن پسندی کا ثبوت دیا وہ کسی صلہ یا انعام حاصل کرنے کی غرض سے نہیں تھا بلکہ اپنا مذہبی فرض سمجھ کر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور موجودہ امام جماعت احمدیہ کی تعلیم کے مطابق دیا تھا لیکن خوشی کی بات ہے کہ گورنمنٹ پنجاب کے خاص اعلان کے علاوہ اور کئی مقامات کے ذمہ دار افسروں نے بھی جماعت احمدیہ کے افراد کے رویہ پر نہایت مسرت کا اظہار کیا اور اپنی خوشنودی کے سرٹیفکیٹ عطا کئے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۹۰ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۱۹ء)

# (۱۶) نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب سے خط و کتابت

پرائیویٹ سکرٹری نواب لفٹنٹ گورنر بہادر تحریر فرماتے ہیں:-

## (۱۹) نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کو قادیان کی دعوت

جماعت احمدیہ جس نے کہ مہذب دنیا میں بہت بڑا انقلاب پیدا کر دیا ہے اس بات کی حق دار ہے کہ گورنمنٹ کا اعلیٰ افسر گورنمنٹ کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس جماعت کے مرکز (قادیان) کا گاہے بگاہے ملاحظہ کرتا رہے اور بدیں وجہ ہم نے جناب سے قادیان آنے کی درخواست کی ہے اور گو جناب اس وقت کثرت مشغولیت کی وجہ سے ہماری درخواست کو منظور نہیں کر سکیں گے لیکن ہم امید رکھتے ہیں کہ حضور اس صوبہ کی حکومت سے سبکدوش ہونے سے پہلے کوئی وقت قادیان میں تشریف آوری کے لئے ضرور نکالیں گے۔ اور آپ کے جانشین بھی گاہے بگاہے بخوشی قادیان میں تشریف لے جا کر ہماری جماعت کے حالات کو ملاحظہ فرمایا کریں گے ہم حضور کی تشریف آوری پر حضور سے کسی قسم کے پولیٹکل حقوق و مراعات لینے کے خواہشمند نہیں۔ صوبہ کے حاکم اعلیٰ کی تشریف آوری سے اخلاقی فوائد کا مترتب ہونا کچھ مستبعد نہیں۔

(قادیانی وفد کا اڈریس بخدمت ہز ایکسلنسی سر ایڈورڈ میکلیگن گورنر پنجاب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۲۳ء)

## (۲۰) وزیر ہند سے ملاقات

اسی دن ۴ بجے شام کا وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے وزیر ہند صاحب کے ساتھ انٹرویو (ملاقات) کا مقرر تھا۔ ٹھیک وقت پر حضرت خلیفۃ المسیح وہاں پہنچ گئے۔ ایک یورپین صاحب احاطہ کے دروازہ تک آپ کے استقبال کے لئے آئے جن کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح مع جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا جو بطور ترجمان مقرر ہو چکے تھے اندر تشریف لے گئے اور دروازہ کے پاس اس خیمہ میں بٹھائے گئے جو انتظار کے لئے مقرر تھا دو تین منٹ کے بعد مسٹر رابرٹ ممبر پارلیمنٹ تشریف لائے اور ساتھ وزیر ہند کے خیمہ کی طرف لے گئے جو انتظار کے خیمہ سے سو گز سے زیادہ فاصلہ پر تھا۔ وزیر ہند صاحب نے نہایت

اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا یہ بھروسہ خطا نہیں کرے گا۔

ہم خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہماری جماعت کو بھی اس نازک وقت میں جب کہ برٹش گورنمنٹ چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں گھری ہوئی تھی اور اس کے بعد جب کہ اسی جنگ کے نتائج کے طور پر اسے خود اندرون ملک اور سرحد پر بعض خطرات کا سامنا ہوا اپنی طاقت اور اپنے ذرائع سے بڑھ کر خدمات کا موقع دیا۔ اور اس جماعت کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر جو نہ صرف پنجاب ہی میں ہو رہی ہے بلکہ تمام علاقہ جات ہندوستان کے علاوہ انگلستان۔ مصر۔ نائجیریا۔ سیرالیون۔ روسی ترکستان۔ ایران۔ افغانستان ماریشس سیلون۔ وغیرہ دوسرے ممالک میں بھی ہو رہی ہے۔ اور ان وعدوں پر ایمان رکھتے ہوئے جو بانی سلسلہ سے خدائے کون و مکاں نے فرمائے ہیں امید کرتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ کی قیام امن اور اشاعت تہذیب کی کوششوں میں ہم آئندہ اور بھی زیادہ مدد کریں گے۔

(قادیانی جماعت کا ایڈریس بخدمت سر ایڈورڈ میکلیگن لفٹنٹ گورنر پنجاب منصبہ اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۴۷ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۹ء)

## (۱۸) ممبران پارلیمنٹ میں اڈریس کی تقسیم

جماعت احمدیہ نے جس نے اپنا صدر مقام ایجویر روڈ میں قائم کیا ہے ممبران پارلیمنٹ کے نام ایک گشتی مراسلہ ایک اڈریس کی کاپی کے ساتھ جو سر ایڈورڈ میکلیگن کو پیش کیا گیا تھا۔ روانہ کیا ہے خط منسلکہ میں لکھا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کی ایک نئی تحریک ہے جو تیزی سے مختلف حصص سلطنت میں پھیل رہی ہے۔ پتا، یہ لیا ام ان کا پتا شدہ بام ہیں اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ آپ کو اس جماعت کے سیاسی خیالات سے آگاہ کریں۔ اپنی حکومت کا وفادار رہنا اور ان پر خدا کی رحمت چاہنا اس کے اصولوں میں سے ایک ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۷، مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۲۰ء)

توجہ دلائی گئی تھی۔ ایڈریس ختم ہونے کے بعد حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے ایک کاسکٹ میں ایڈریس پیش کیا اس کے بعد حضور وائسرائے نے ایڈریس کا جواب دیا اور قریبًا بیس پچیس منٹ تک تقریر فرمائی اور سلسلہ کی خدمات کا اعتراف اور ان پر گورنمنٹ کی طرف سے اظہار خوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم جانتے ہیں کہ تمام حالات کے تحت گورنمنٹ آپ کی جماعت کی مدد پر بھروسہ کر سکتی ہے اور جن امور کی طرف حضور وائسرائے کو توجہ دلائی گئی تھی ان کا بھی ........ اپنے نقطہ خیال سے مفصل جواب دیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۹۹ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۲۱ء)

## (۲۲) مختصر خاکہ (ج)

جناب عالی! یہ ایک نہایت ہی مختصر خاکہ ہے ان خدمات کا جو ہمارا سلسلہ قیام امن کے لئے بادشاہ معظم کی وفاداری میں کرتا رہا ہے اور اس کے بیان کرنے کی یہ ضرورت پیش آئی ہے کہ ہم جناب کو بتائیں کہ اسی روح کو لے کر ہم آج جناب کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور اسی روح کے ساتھ ہم جناب کو ہندوستان میں ملک معظم کا سب سے بڑا قائم مقام سمجھ کر یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم ہر ممکن اور جائز طریقے سے جناب کے ارادوں اور تجویزوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے اور ہندوستان میں قیام امن کی کوشش اور اس کی ترقی کے لئے سعی میں اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مل کر آپ کا ہاتھ بٹائیں گے اور مخالفوں کی مخالفت اور دشمنوں کی دشمنی انشاء اللہ ہمیں اس مقصد سے پھیر نہ سکے گی۔

(قادیانی جماعت کا ایڈریس بخدمت ہز ایکسلنسی لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۱ مورخہ ۴ جولائی ۱۹۲۱ء)

## (۲۳) امام کی تعلیم

جناب عالی۔ جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ ہمیں اپنے امام کی طرف سے یہ تعلیم دی

خوش اخلاقی سے ملاقات کی اور ۳۵ منٹ تک نہایت اہم اور ضروری امور پر آنریبل
مسٹر رابرٹ ممبر پارلیمنٹ نے گفتگو فرمائی۔ جو نہایت کامیابی اور عمدگی کے ساتھ ہوئی
اور مندرجہ بالا جلیل القدر اصحاب نے پوری توجہ سے سنی۔

امید ہے کہ یہ گفتگو ہماری جماعت کے لئے نہایت مفید اور بابرکت نتائج
پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۲۱ء)

## (۴۲) سنہ ۱۹۲۱ء کا قادیانی وفد بحضور وائسرائے ہند

حضور وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ کے خیر مقدم کا وفد جماعت احمدیہ کی طرف سے
بمقام شملہ ۲۴ جون ۱۹۲۱ء کو گیارہ بجے وائسریگل لاج میں پیش ہوا۔ حاضر ممبران وفد
کی تعداد تیس تھی جو ہندوستان کے مختلف صوبجات سے آئے تھے اور اپنے اپنے علاقے کے
لباس پہن کر گئے تھے۔ چار فوجی افسران بھی اپنی وردیوں اور تمغوں میں موجود تھے۔
تمام جماعت فرودگاہ سے رکشوں میں بیٹھ کر وائسریگل لاج کی طرف روانہ ہوئی۔
رکشوں کی لائن قریباً ایک فرلانگ لمبی تھی۔ اس کا شہر والوں پر خاص اثر ہوا۔ یعنی یہ
بھی گویا ایک ذریعہ تبلیغ ہوگیا کیونکہ سب دیکھ دیکھ کر پوچھتے تھے کہ یہ کون لوگ ہیں
اور کیا بات ہے۔ دروازہ پر استقبال کے لئے حضور وائسرائے کا اے ڈی کانگ حاضر تھا۔ جب سب
ممبران وفد اپنی جگہ بٹھا دئے گئے تو حضور وائسرائے تشریف لائے اور انکے پرائیوٹ سکرٹری نے
سب سے پہلے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر لاہور سکرٹری وفد کا انٹروڈیوس کرایا۔ پھر چودھری صاحب نے
ممبران وفد کا ایک ایک کرکے انٹروڈیوس کرایا۔ حضور وائسرائے صاحب سب سے ہاتھ ملاتے ہوئے اپنی کرسی پر تشریف
لے گئے۔ اسکے بعد چودھری صاحب موصوف نے ایڈریس پڑھ کر سنایا جس میں حضور وائسرائے
کا سلسلہ احمدیہ کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا تھا اور حضرت مسیح موعود کے خاندان اور آپ کی تعلیم کا
ذکر تھا۔ نیز مختصر طور پر سلسلہ کی خدمات برائے قیام امن کا تذکرہ تھا۔ اس کے بعد ہندوستان
کی موجودہ حالت اور بے چینی کا ذکر تھا۔ اور اسی ضمن میں بعض باتوں کی طرف گورنمنٹ کو

ہوا ہوں اور خاص کر یہ دیکھ کر کہ اس وفد میں آپ کے سلسلہ کے مقدس بانی کے دو فرزند بھی شامل ہیں مجھے کمال خوشی ہوئی ہے۔"

"اور یہ بات اور بھی اطمینان کا موجب ہے کہ آپ میں سے بہت سے آدمی ایسے ہیں جو اپنے لباس اپنی وردی اور اپنے سینوں پر کے تمغوں سے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ اس وفاداری کو برقرار رکھنے کے لئے جو انہیں حضور ملک معظم سے ہے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے آئندہ بھی اسی طرح تیار رہوں گے جیسے کہ وہ پہلے تیار رکھتے تھے"

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کی جماعت کی خدمات کا اپنے پیشرو سے کم قدرداں نہیں ہوں۔ آپ نے جو وفاداری کی روح بعض دفعہ بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کر کے ظاہر کی ہے نیز وہ امداد جو آپ کی طرف سے گورنمنٹ کو پہنچی ہے وہ قابل مبارکباد ہے۔"

(ہزا کسلنسی لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کا جواب مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۴ر جولائی ۱۹۲۱ء جلد ۹ نمبر ۴)

## (۲۵) قادیانی اڈریس بخدمت ہز رائل ہائی نس پرنس آف ویلز

"ہمارے تجربہ نے ہمیں بتا دیا ہے۔ کہ تخت برطانیہ کے زیر سایہ ہمیں ہر قسم کی مذہبی آزادی حاصل ہے حتیٰ کہ اکثر اسلامی کہلانے والے ملکوں میں ہم اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ مگر تاج برطانیہ کے زیر سایہ ہم خود اس مذہب کے خلاف جو ہمارے ملک معظم کا ہے تبلیغ کرتے ہیں اور ان کی اپنی قوم کے لوگوں میں ان کے اپنے ملک میں جا کر اسلام کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور کوئی ہمیں کچھ نہیں کہتا اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کی اس قدر جلد اشاعت میں حکومت برطانیہ کے غیر جانبدار رویہ کا بھی بہت کچھ دخل ہو سو حضور عالی! ہماری فرماں برداری مذہبی امور پر ہے۔ اس لئے گو ہم حکومت وقت کی پالیسی سے کس قدر ہی اختلاف کریں کبھی اس کے خلاف کھڑے نہیں ہو سکتے کیونکہ اس صورت میں ہم خود اپنے عقیدہ کی رو سے مجرم ہوں گے۔ اور ہمارا ایمان خود ہم پر جبط

گئی ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت بھی ہم رہیں۔ اس کے پورے طور پر فرمانبردار رہیں اور امن میں خلل کبھی نہ ڈالیں۔ اور یہ تعلیم ہمارے ہمیشہ مدنظر رہی ہے۔ ہم نے ہر مشکل کے وقت اور بے امنی کے زمانہ میں برطانیہ کی گورنمنٹ کی وفاداری کی ہے اور جناب کے ہمدرد کے ان الفاظ سے بھی اس پر روشنی پڑتی ہے جو انہوں نے اپنے ایک خط میں ہماری جماعت کے موجودہ امام کے نام لکھے تھے۔ چنانچہ ان کے پرائیویٹ سکریٹری لکھتے ہیں۔

"میں حضور وائسرائے کی خواہش کے مطابق حضور وائسرائے کی طرف سے جناب کی چٹھی مورخہ ۱۶ مئی کا جس میں آپ نے تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت کی ان کوششوں کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے فسادات پنجاب کے دوران میں قیام امن کے لئے کیں، شکریہ ادا کرتا ہوں مگر اس سے پہلے بھی حضور وائسرائے کو پنجاب گورنمنٹ کے ذریعہ آپ کی خدمات کا جن کا اعتراف گورنمنٹ پنجاب ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ کر چکی ہے) علم ہو چکا ہے مگر آپ کے کام کی تفصیل کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں ان کی طرف سے آپ کو ایسے مشکلات کے مقابلہ میں گورنمنٹ سے اظہار وفاداری کی مبارک باد دوں۔"

(قادیانی جماعت کا ایڈریس بخدمت ہز ایکسلنسی لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۲۱ء جلد ۹ نمبر ۱)

## (۲۴) ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند کی تقریر

آپ صاحبان سے جو جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں آج مجھے مل کر بہت خوشی ہوئی اور آپ نے جو اپنے سکریٹری صاحب کے ذریعے سے میرے وائسرائے ہند بننے پر مبارکباد دی ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے آپ کے سلسلہ کی ابتدا اور ترقی کے بیان کو نہایت دلچسپی سے سنا ہے اور آپ کی جماعت نے جو خدمات شاہنشاہ معظم کی کی ہیں ان کو سن کر مجھے اطمینان ہوا ہے۔

آپ صاحبان میں مختلف طبقوں اور پیشوں کے قائم مقام ہیں جنہیں دیکھ کر میں متاثر

سلطنت برطانیہ کی وفاداری میں غیر متزلزل ثبات دکھایا ہے۔
مجھے حضور شہزادہ ویلز کی طرف سے حکم ملا ہے کہ میں آپ کو یقین دلاؤں کہ نظر بایں حالات جماعت احمدیہ کو حضور شہزادہ ویلز کے التفات محبت آمیز کا ہمیشہ پورا یقین رکھنا چاہئے۔

میں ہوں جناب کا نیاز مند خادم
جی۔ایف۔ڈی۔ مانٹ۔ مورنسی
چیف سکرٹری ہز رائل ہائی نس پرنس آف ویلز

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۹؍ مارچ ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۶۹)

## (۲۷) ۱۹۲۷ء کا قادیانی وفد بحضور وائسرائے ہند

۲۵؍ فروری ۱۹۲۷ء بروز جمعہ ۱/۲ ۲ بجے جماعت احمدیہ کا وفد جو مشتمل بر ۲۹۔ اشخاص تھا بحضور ہز اکسیلنسی وائسرائے ہند لارڈ ارون۔ وائسریگل لاج دہلی میں پیش ہوا۔ جب ممبران وفد کرسیوں پر بیٹھ گئے تو حضور وائسرائے تشریف لائے اور وفد کے ہیڈ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سے ہاتھ ملا کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔ وائسرائے کے ساتھ ان کے پرائیوٹ سکرٹری اور ایڈ ڈی کانگ بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے ایڈریس پڑھا۔ ایڈریس ایک چاندی کے کاسکٹ میں رکھ کر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے پیش کیا اور مفتی محمد صادق صاحب نے سلسلہ کی چند کتابیں جو مخملی خریطے میں تھیں۔ ایک ایک کر کے پیش کیں اور ہر ایک کتاب کے پیش کرتے کے وقت اس کتاب کا مختصر ذکر کیا مثلاً یہ وہ لیکچر ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ولایت میں پڑھا جانے کے واسطے لکھا تھا۔ وائسرائے بہادر نے کتابوں کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور فرمایا کہ میں ان کو پڑھوں گا۔ اس کے بعد وائسرائے نے کھڑے ہو کر ایڈریس کا جواب دیا۔ اس کے بعد چوہدری صاحب نے ایک ایک ممبر کو الگ الگ پیش کیا وائسرائے بہادر نے سب کے ساتھ ہاتھ ملایا اور فوجی ممبران وفد سے جنگی حالات دریافت

قائم کرے گا۔ حضور ملک معظم کی فرمانبرداری ہمارے لئے ایک مذہبی فرض ہے جس میں سیاسی حقوق کے ملنے یا نہ ملنے کا کچھ دخل نہیں جب تک ہمیں مذہبی آزادی حاصل ہے ہم اپنی ہر ایک چیز تاج برطانیہ پر نثار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اعداگروں کی دشمنی اور عداوت ہمیں اس سے باز نہیں رکھ سکتی ہم نے بار ہا سخت سے سخت سوشل بائیکاٹ کی تکالیف برداشت کر کے اس امر کو ثابت کر دیا ہے۔ اور اگر ہزار بار دفعہ پھر ایسا ہی موقعہ پیش آئے تو پھر ثابت کرنے کے لئے تیار رہیں۔

(قادیانی جماعت کا ایڈریس بخدمت ہز رائل ہائی نس پرنس آف ویلز مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۷۲)

## (۲۰۶) ایڈریس کا شکریہ

منجانب چیف سکرٹری ہز رائل ہائی نس شہزادہ ویلز

بخدمت ذوالفقار علی خاں ایڈیشنل سکرٹری جماعت احمدیہ

قادیان پنجاب مورخہ یکم مارچ ۱۹۲۲ء

جناب من! حسب الحکم ہز رائل ہائی نس شہزادہ ویلز میں ممبران جماعت احمدیہ کے اس خیر مقدم کے ایڈریس کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو گورنمنٹ پنجاب کی وساطت سے حضور شہزادہ ویلز کو پہنچا ہے۔ ہز رائل ہائی نس شہزادہ ویلز نے شوق و دلچسپی کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کی ابتدا اور تاریخ کے حالات کا آپ کے ایڈریس میں مطالعہ کیا ہے اور حضور شہزادہ ویلز اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں جب وہ اس نہایت خوب صورت کتاب میں جو کہ ممبران جماعت احمدیہ کے چندہ سے بطور تحفہ پیش کی گئی ہے سلسلہ کی تفصیلی تاریخ کا مطالعہ فرمائیں گے۔ ہز رائل ہائی نس نہایت گرم جوشی کے ساتھ اس وفادارانہ جذبہ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جس نے آپ کے ہزارہا ہم عقیدہ اصحاب کو اس تحفہ کے پیش کرنے پر آمادہ کیا ہے اور حضور شہزادہ ویلز کی خوشی اس نشان وفاداری کے قبول کرنے میں اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے کیونکہ آپ کو ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب کی طرف سے یہ علم دیا گیا ہو کہ جنگ عظیم کے دوران میں اور نیز اسکے بعد آنیوالے سخت ایام میں جماعت احمدیہ نے تاج د

(قادیانی جماعت کا اڈریس بخدمت لارڈ اردن وائسرائے ہند مندرجہ اخبار الفضل قادیان

مورخہ ۸ مارچ ۱۹۲۷ء نمبر ۷۱ جلد ۱۴)

# (۲۹) ہزایکسلنسی وائسرائے ہند کا خط

## لارڈ اردن کا جواب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کے نام

جناب محترم!

آپ نے نہایت مہربانی سے مجھے جو کتاب بھجوائی ہے اور جو یور ہولینس کے نمائندہ وفد نے کل مجھے دی اس کے اور نیز اس خوبصورت کاسکٹ کے لئے جس میں کتاب رکھی ہوئی تھی آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - یہ ان تمام کاسکٹوں سے جو میں نے آج تک دیکھے ہیں بے نظیر ہے اور جماعت احمدیہ کے ممبروں کے ساتھ مختلف مواقع پر میری جو ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں یہ کاسکٹ ان کے لئے ایک خوشگوار یادگار کا کام دے گا - یہ امر میرے لئے بے حد دلچسپی کا باعث ہے کہ آپ کے قریباً دس ہزار پیرودں نے اس خوب صورت تحفہ کی تیاری میں حصہ لیا ہے -

اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ کو خدا حافظ کہتا ہوں - آپ یقین رکھیں کہ ہندوستان سے جانے کے بعد آپ کی جماعت سے میری دلچسپی اور ہمدردی کا سلسلہ منقطع نہ ہوگا بلکہ بدستور جاری رہے گا اور میری ہمیشہ یہی آرزو رہے گی کہ مسرت و خوشحالی پوری طرح آپ نیز آپ کے متبعین کے شامل حال رہے -

(دستخط لارڈ اردن بحضور میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

# (۳۰) ہزایکسی لنسی وائسرائے ہند سے ملاقات

یکم ستمبر ۱۹۲۷ء ۶ بجے کا وقت ہزاکسلنسی وائسرائے ہند نے ملاقات کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو دیا تھا - چنانچہ حضرت اقدس مع مفتی محمد صادق صاحب کے

کرتے رہے اور بعض کے تمغے دیکھے۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۸ مارچ ۱۹۲۷ء نمبر ۹۷ جلد ۱۴)

## (۲۸) نازو نیاز

ہم اس موقع پر گورنمنٹ برطانیہ کا شکریہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس نے ہر حالت میں ہماری حفاظت کی ہے اور پچھلے دنوں میں ہی جناب کے زمانہ وائسرائلٹی میں ہمارے ایک مبلغ مولوی ظہور حسین صاحب کو جنہیں روسی گورنمنٹ نے قید کر لیا ہوا تھا جناب کی گورنمنٹ نے نہایت سخت قید سے جس کا گہرا اثر ان کی صحت پر پڑا ہے نکال کر بحفاظت تمام مرکز سلسلہ میں پہنچایا ہے جس کا ہم ایک دفعہ پھر اس موقعہ پر بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

بس یہ خیال کرنا کہ چونکہ مرکز سلسلہ گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ ہے اور اپنے مذہبی اصول کے ماتحت اس سے تعاون کرتا اور اس کی خوبیوں کے اظہار سے کسی ذاتی مصلحت کی وجہ سے باز نہیں رہتا۔ اس لئے سلسلہ احمدیہ گورنمنٹ برطانیہ سے کوئی خفیہ ساز و باز رکھتا ہے حقیقت سے بالکل دور ہے۔

ہماری نسبت یہ شک کیا جاتا ہے کہ ہم گورنمنٹ سے ساز باز رکھتے ہیں اور اس کا بدنتیجہ ہمیں ہندوستان میں بھی اور ہندوستان سے باہر بھی پہنچ رہا ہے۔ اور ہمارے آدمی نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بعض دوسری گورنمنٹوں کے ماتحت بھی اس شبہ کی وجہ سے سخت اذیتیں پا رہے ہیں لیکن چونکہ یہ اصول کا سوال ہے ہم ان اذیتوں کو بہادری سے برداشت کر رہے ہیں۔

ہم ضمناً اس جگہ یہ بات کہنے سے بھی نہیں رک سکتے کہ گو گورنمنٹ کی دیرینہ بدظنی جو اسے ہمارے سلسلہ کے متعلق تھی وہ تو ایک حد تک دور ہو چکی ہے اور سلسلہ احمدیہ کی غیر متزلزل وفاداری کے غیر معمولی کارناموں نے حکام حکومت برطانیہ کو اس امر کے تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا ہے کہ یہ سلسلہ سچی وفاداری کا ایک بے نظیر نمونہ ہے لیکن باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے حقوق پوری طرح محفوظ نہیں ہیں۔

## (۳۴۲) ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کا جواب

ہز ایکسلنسی (لارڈ ولنگڈن) وائسرائے ہند نے ہمارے (یعنی قادیانی) ایڈریس کا جو جواب دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

مجھے آپ کا ایڈریس سن کر بہت خوشی ہوئی اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ سے واقفیت حاصل ہوئی اور معلوم ہوا کہ باوجود مخالفت کے اس سلسلہ نے اس قدر ترقی حاصل کی ہے مجھے اس سے پہلے معلوم نہ تھا کہ جماعت احمدیہ اس قدر دور دراز ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کی وفاداری کے اظہار کو میں ملک معظم کے حضور پہنچا دوں گا۔ میرے اور لیڈی ولنگڈن سے متعلق جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ہم ہر ایک فرقہ اور جماعت سے ساتھ انصاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر حکومت سے کسی غلطی کا ارتکاب ہو تو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ مجھے اطلاع دیں گے آپ کا اصول حکومت سے تعاون کرنے کا اور حکومت سے غلطی ہو تو اس سے اطلاع کر دینے کا قابل تعریف ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی وفاداری ہمیشہ قائم رہے گی اور یہ امر حکومت کے واسطے بہت ہی حوصلہ افزا ہے۔ میں آپ کے کام میں ترقی اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ ص۱۱ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۳۴ء)

## (۳۴۳) بے بنیاد الزام

جناب عالی۔ جماعت احمدیہ کا سیاسی مسلک ایک مقررہ شاہراہ ہے جس سے وہ کبھی ادھر ادھر نہیں ہو سکتے اور وہ حکومت وقت کی فرمانبرداری اور امن پسندی ہے اگر خدا تعالیٰ کے رسول دنیا کو امن دینے کے لئے نہیں آتے تو وہ یقیناً دنیا کے لئے رحمت نہیں کہلا سکتے بعض لوگوں نے سلسلہ احمدیہ کی اس تعلیم سے یہ دھوکا کھایا ہے کہ شاید جماعت احمدیہ حکومت ہند سے سازباز رکھتی ہے لیکن جناب سے زیادہ کوئی اس امر کی حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتا کہ جس قدر شدت سے یہ الزام لگایا

جو بحیثیت ترجمان ہمراہ گئے تھے۔ وائسریگل لاج میں پہنچے۔ حضرت (میاں محمود احمد صاحب) کے پہنچنے پر وائسرائے نے آگے بڑھ کر حضور سے ہاتھ ملایا۔ مزاج پرسی کے بعد تقریباً نصف گھنٹہ حضرت کے ساتھ موجودہ واقعات پر گفتگو کی اور فرمایا کہ آپ بھی کوشش فرمائیں کہ ہندو مسلمانوں میں صلح ہو جائے۔ بہت تفصیلی گفتگو واقعات حاضرہ پر ہوتی رہی۔ کل مسٹر کو اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری وائسرائے مسٹر ایمرسن کو حضرت نے چائے کی دعوت دی ایک گھنٹہ تک مختلف امور پر گفتگو رہی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۵ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۷ء)

یہ ہمارا ہی خیال نہیں ہے بلکہ یہ وجہ خود حضور وائسرائے ہند نے حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی جب کہ آپ نے اپنی ایک ملاقات میں ان سے ذکر کیا کیا کہ سنٹرل کمیٹی کی نمائندگی نہ ہونے پر لوگ معترض ہیں اور اس وجہ کے معقول ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۳۰ء)

## (۱۳) خط کا جواب

مکرمی مرزا صاحب (میاں محمود احمد صاحب)

میں حسب ایماء ہز اکسی لنسی وائسرائے ہند جناب کے خط مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۳۰ء کی بابت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ ہز اکسی لنسی نے جناب کے خط کا بہت غور سے مطالعہ فرمایا ہے۔

آپ نے جو بحیثیت امام جماعت احمدیہ اپنی قوم کی طرف سے حکومت کے ساتھ وفاداری اور تعاون کا یقین دلایا ہے وہ ہز اکسی لنسی کی دلی مسرت کا موجب ہوا ہے۔ یہ اظہار تعلق جماعت احمدیہ کی دیرینہ روایات اور گزشتہ شاندار ریکارڈ کے عین مطابق ہے۔"

(اقتباس جواب من جانب ہز اکسی لنسی وائسرائے ہند مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۱۳۱ مورخہ ۵ جون ۱۹۳۰ء)

# فصل بارھویں

## سیاسیات - دور ثالث

### (۱) سرکاری بے اعتباری

احمدیت کی ابتداء میں انگریز مخالف نہ تھے بسوائے چند ابتدائی ایام کے جب کہ وہ مہدی کے لفظ سے گھبراتے تھے مگر اب تو وہ بھی مخالف ہو رہے ہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو جماعت کی خدمات کو سمجھتے ہیں باقی تو باغیوں سے بھی زیادہ ہمیں غصہ سے دیکھتے ہیں اور اگر انگریزوں کا فطری عدل مانع نہ ہو تو شاید وہ ہمیں پیس ہی دیں۔

انگریز شاید خیال کرنے لگے ہیں کہ اتنی بڑی منظم جماعت اگر مخالف ہو گئی تو ہمارے لئے بہت پریشانیوں کا موجب ہو گی اور وہ اتنا نہیں سوچتے کہ جماعت احمدیہ کی مذہبی تعلیم یہ ہے کہ حکومت کی فرمانبرداری کی جائے۔ تو پھر جماعت احمدیہ گورنمنٹ کی مخالف ہو کس طرح ہو سکتی ہے لیکن شاید وہ گربہ کشتن روز اول کے مطابق ہمیں دبا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ جو اخبار الفضل جلد ۲ صنا ۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا)

### (۲) پتہ کی بات

پھر یہ بات ضلع کے حکام تک ہی محدود نہیں۔ اوپر کے بعض افسر بھی ایسا ہی سلوک کر رہے ہیں اور ان کو بھی ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ جب بھی کوئی شکایت ان کے پاس کی جاتی ہے وہ کہہ دیتے ہیں احمدی مبالغہ کرتے ہیں۔ (اخبار) الفضل میں جھوٹی خبریں شائع ہوتی ہیں بلکہ ہمارے دوست نے جب ایک سرکاری افسر سے ذکر کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح

جاتا ہے اتنا ہی یہ الزام بے بنیاد ہے۔

جناب کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ یہ الزام نہ صرف ہندوستان میں لگایا جاتا ہے بلکہ بیرون ہند میں بھی۔ چنانچہ چند سال ہوئے ایک احمدی عمارت کی بنیاد کے موقع پر جرمن وزیر تعلیم نے شمولیت کی تو اس کے خلاف لوگوں نے یہ الزام لگایا کہ حکومت برطانیہ کی جاسوس جماعت کے ساتھ اس نے اظہار تعلق کیا ہے۔ اور مجلس وزارت نے اس کے اس فعل پر جواب طلبی کی۔

(قادیانی جماعت کا اڈریس جس کو قادیانی اکابر کے وفد نے بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۳۶ء ہز ایکسلنسی لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند کی خدمت میں بمقام دہلی پیش کیا۔ مندرجہ اخبار الفضل نمبر ۱۱۸ جلد ۲۱ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۳۴ء)

## (۳۴) سیاسی شبہات

جناب عالی۔ گو بعض وجوہ سے جن کی تفصیل میں ہم نہیں پڑنا چاہتے بعض برطانوی حکام یہ شبہ ظاہر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سیاسیات میں خلاف اپنی سابقہ روایات کے حصہ لینے لگ گئی ہے لیکن چونکہ ہماری وفاداری مذہبی جذبات پر مبنی ہے ہم ان شبہات کی پروا نہیں کرتے ہم نے جب کبھی کوئی کام کیا ہے دیانتداری سے کیا ہے اور قانون کے اندر رہ کر کیا ہے ہمارا یہ دستور رہا ہے کہ جب کسی امر میں حکومت برطانیہ کو غلطی پر سمجھیں تو ادب سے اور قانون کے اندر رہ کر اس کا اظہار کر دیا کرتے ہیں ہم یقین کرتے ہیں کہ صحیح برطانوی روح اس کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ پس بعض افراد کے شکوک یا مخالفت ہم کو برطانیہ کی وفاداری سے منحرف نہیں کر سکتی۔

(قادیانی جماعت کا اڈریس جس کو قادیانی اکابر کے وفد نے بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۳۴ء ہز ایکسلنسی لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند کی خدمت میں بمقام دہلی پیش کیا مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ۱۱۸ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۳۴ء)

اور گورنمنٹ کی پٹھو ہے بعض لوگ ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے جاسوس ہیں۔ پنجابی محاورہ کے مطابق ہمیں جھولی چک اور نئے "زمینداری" محاورہ کے مطابق ہمیں ٹوڈی کہا جاتا ہے . . . . . . در اصل ان اعتراضات کی وجہ سے ہمیں رنج نہیں بلکہ ہمیں رنج دو وجہ سے ہے ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہم نے گورنمنٹ کے ساتھ دوستی کی۔ ظاہر و باطن دوستی کی۔ مگر گورنمنٹ نے اس کے صلہ میں بغیر تحقیق کیئے ہم پر ایک خطرناک الزام لگا دیا . . . . . . پھر دوسری وجہ ہمارے شکوہ کی یہ ہے کہ گورنمنٹ نے ایسا راستہ اختیار کیا ہے جس پر چلنے سے فساد برپا ہوتا اور ملک کا امن برباد ہوتا ہے، ہم نے ابتدائے سلسلہ سے گورنمنٹ کی وفاداری کی۔ ہم ہمیشہ یہ فخر کرتے رہے کہ ہم ملک معظم کی وفادار رعایا ہیں۔ کئی ٹوکرے خطوط کے ہمارے پاس ایسے ہیں جو میرے نام یا میری جماعت کے سکرٹریوں یا افراد جماعت کے نام ہیں جن میں گورنمنٹ نے ہماری جماعت کی وفاداری کی تعریف کی۔ اسی طرح ہماری جماعت کے پاس کئی ٹوکرے تمغوں کے ہوں گے۔ ان لوگوں کے تمغوں کے جنھوں نے اپنی جانیں گورنمنٹ کے لیئے فدا کیں۔ یہ اتنے ٹوکرے ہیں کہ ایک افسر کے وزن سے بھی انکا وزن زیادہ ہے مگر ان تمام خدمات کے بعد۔ اس تمام ادعائے وفاداری کے بعد اور اس تمام ثبوت وفاداری کے بعد گورنمنٹ نے بلا وجہ اور بغیر کسی حق کے بغیر اس کے کہ وہ انصاف اور عدل کے ماتحت فیصلہ کرتی۔ اندھا دھند اپنا قلم اٹھایا اور ہمیں باغی اور سلطنت کا تختہ الٹ دینے والا اور رسول ٹوس اور بیڈ مینیس کا مرتکب قرار دے دیا۔

(خطبۂ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ش ۵۸ ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

## (۵) قادیانی اسناد

ہم نے پچاس سال سے دنیا میں امن قائم کر رکھا ہے ہم نے لاکھوں روپیہ

(یعنی میاں محمود احمد صاحب) نے گزشتہ خطبہ میں برطانوی قوم کی تعریف کی ہے اس نے کہا کہ پھر کیا۔ اگلے خطبہ میں کہدیں گے کہ بعض افسر غدار ہیں۔ یہ ایک ذمہ دار افسر کا بیان ہے جس کے متعلق کسی کو امید نہ ہوسکتی تھی کہ وہ ایسا بے قابو ہو جائے گا۔

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ عـ۲ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۵ء

# (۳) اصل میں

پھر اس کے بعد ۱۹۲۲ء میں مسلمانوں کی لاہور اور مختلف علاقوں میں جو حالت ہوئی اس وقت کون تھے جو آگے آئے۔ ہم نے ہی اس وقت مسلمانوں کے لئے روپیہ خرچ کیا تنظیم کی اور اس وقت ہر جگہ یہ چرچا تھا کہ احمدی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ سر میلکم ہیلی نے جو اس وقت گورنر تھے مسٹر شنگلے سے جو اس وقت کمشنر تھے مجھے خط لکھوایا کہ آپ تو ہمیشہ حکومت کا ساتھ دیتے رہے ہیں آج کیوں اس ایجی ٹیشن میں حصہ لیتے ہیں اور میں نے انہیں جواب دیا کہ حکومت کی وفاداری سے یہ مراد نہیں کہ مسلمانوں کا غدار ہوں اور مسلمانوں کی خدمت سے یہ مراد نہیں کہ حکومت کا غدار ہوں میں تو دونوں کا بھلا چاہتا ہوں۔ مجھے اگر سمجھا دیا جائے کہ مسلمان مظلوم نہیں تو اب اس طریق کو چھوڑنے کو تیار ہوں۔ انھوں نے تحریرًا تو اس کا جواب نہ دیا۔ مگر شملہ میں میں گیا تو چیف سکرٹری نے جو غالبًا ہمارے موجودہ گورنر تھے۔ مجھے لکھا کہ لاٹ صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں اور جب میں ان سے ملا تو زبانی گفتگو اس پر خوب تفصیلی کی مگر اس کا کیا نتیجہ نکلا یہی کہ مسلمانوں میں سے ایک اثر رکھنے والے گروہ نے کہا کہ احمدیوں کا بائیکاٹ کرو یہ اصل میں ہمارے دشمن ہیں

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ۹۱ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء)

# (۴) قادیانی کہانی

ہماری جماعت وہ جماعت ہے جسے شروع سے ہی لوگ کہتے چلے آئے کہ یہ خوشامدی

بتائے کہ ہم نے کبھی ذاتی طور پر اس سے کوئی فائدہ اٹھایا ہے لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ کے خوشامدی ہیں لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ سے نفعوں کی امید رکھتے ہیں لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ گورنمنٹ ان کے خزانے آپ بھرتی ہے مگر گورنمنٹ تو جانتی ہے کہ ہم نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا اور اگر اٹھایا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ پیش کرے ساری عمر میں صرف ایک کام حکومت نے ایسا ہمارے بعض آدمیوں کے سپرد کیا تھا جس کے متعلق اس نے کہا تھا کہ ہم اس پر دو ہزار روپیہ تک خرچ کر سکتے ہیں لیکن جب وہ معاملہ میرے پاس آیا تو میں نے روپیہ کے معاملہ کو نظر انداز کر دیا۔ میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ اگر یہ دو ہزار روپیہ لیا گیا تو گو یہ گورنمنٹ ہی کا کام ہے مگر بعد میں جب کبھی کوئی ذکر ہوا یہ دو ہزار روپیہ ہمارے منہ پر مارا جائے گا اور کہا جائے گا انھوں نے حکومت سے اتنا روپیہ لیکر فلاں کام کیا چنانچہ جو کام کرنے والے تھے انہیں میں نے حکومت سے کسی قسم کی مالی امداد لینے سے روک دیا۔ اس کے سوا کبھی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی چیز پیش کرنے کی خواہش بھی نہیں کی گئی صرف یہ ایک واقعہ ہے جو پنجاب گورنمنٹ کا بھی نہیں بلکہ حکومت ہند کا ہے اس ایک معاملہ میں بھی ہم نے روپیہ لینے سے انکار کر دیا۔ مگر مخالف کہتے ہیں احمدیوں کے خزانے گورنمنٹ بھرتی ہے اگر واقعہ میں یہ بات درست ہے تو اب گورنمنٹ کیلئے خوب اچھا موقع ہے وہ اعلان کر دے کہ فلاں موقع پر ہم نے احمدیوں کو اتنا روپیہ دیا۔ (لیکن "حساب دوستاں در دل"۔ مکرر غور فرمایا جائے تو عجب نہیں کسی نہ کسی شکل میں معاوضہ یاد آجائے اور شکوہ رفع ہو جائے للمولف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۳۱ مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۵ء)

## (۷) پچاس سالہ خدمات

تمہاری پچاس سالہ خدمات کا حکومت پر ایک بوجھ تھا۔ اس پر بوجھ تھا کہ تم نے جنگ یورپ میں آدمیوں اور روپیوں سے مدد کی۔ اس پر بوجھ تھا کہ تم نے رولٹ ایکٹ

گورنمنٹ کی بہبودی کے لئے قربان کیا ہے۔ اور کوئی شخص بتا نہیں سکتا کہ اس کے بدلے ایک پیسہ بھی ہم نے گورنمنٹ سے کبھی لیا ہو۔ ہمارے پاس وہ کاغذات موجود ہیں جس میں گورنمنٹ نے ہمارے خاندان کی خدمات کا اعتراف کیا ہے اور یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ اس خاندان کو وہی اعزاز دیا جائے گا جو اسے پہلے حاصل تھا ہمارے پردادا کو ہفت ہزاری کا درجہ ملا ہوا تھا۔ جو مغلیہ سلطنت میں صرف شہزادوں کو ملا کرتا تھا پھر عضد والدولہ کا خطاب حاصل تھا یعنی حکومت کا مغلیہ بازو (تو گویا سیاسی اور لوازمیاں خاندانی ورثہ ہے۔ للمولف) مگر ہم نے کبھی گورنمنٹ کے سامنے ان کاغذات کو پیش نہیں کیا۔ (غنیمت ہے کہ ان کا ذکر آ گیا۔ ایسا بھی کیا انکسار اور استتار ہے کم از کم ہفت ہزاری کی سند تو شائع کر دینی چاہیئے۔ للمولف) اور نہ اپنی وفادارانہ خدمات میں کمی کی۔ بلکہ ہر منزل زیادتی کرتے چلے گئے ہم نے کانگریس کا مقابلہ کیا۔ ہم نے احرار موومنٹ کا مقابلہ کیا۔ اور اس مقابلہ میں لاکھوں روپیہ صرف کیا۔ (اپنی خاطر یا سرکار کی خاطر۔ للمولف) جانیں قربان کیں۔ جنگ کے موقع پر اپنی جماعت کے بہترین آدمی پیش کئے۔

سر اڈوائر۔ لارڈ چیمسفورڈ اور لارڈ ارون۔ سر میلکم ہیلی۔ سر جیفرے ڈی مانٹ مورنسی۔ اور دوسرے اعلیٰ حکام کی تحریریں جن میں سے بعض ان کی دستخطی ہیں اور بعض ان کے نائبین کی ہیں میرے پاس موجود ہیں جن میں وہ ہماری جماعت کی وفاداری اور انتہائی قربانی کا اعتراف کرتے ہیں۔

مگر آج گورنمنٹ کے حکام ہمیں یہ سناتے ہیں کہ تم امن کو برباد کرنے والے ہو۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۲ ص ۵ مورخہ ۲۲ راکتوبر ۱۹۳۴ء)

## (۶) خدمت بلا معاوضہ (ج)

بحیثیت قوم ہم نے جو خدمت حکومت کی کی اس کے بدلہ میں بحیثیت قوم ہم نے کبھی اس سے بدلہ نہیں لیا اور اپنے خاندان کے متعلق تو اس شرط کو بھی میں اڑا دیتا ہوں گورنمنٹ

خلاف سخت جوش ہے ہم آپ کو پولیس کی مدد دیں۔ ہم نے کہا خدا تعالےٰ ہمارا محافظ ہے اور ہم حکومت کی وفاداری اور امن کا پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے لے جا رہے ہیں ہم اگر اس راہ میں قتل بھی کئے گئے تو پروا نہیں خدا کے فضل سے ہم اس سفر میں کامیابی سے واپس آ گئے اور ضلع گورداس پور سارے کا سارا حضور کے ذریعہ امن میں رہا۔ ہم نے لوگوں سے کہا کہ رولٹ ایکٹ کا استعمال مفسد لوگوں کے لئے ہے نہ کہ شریفوں کے لیے۔ کجا وہ وقت اور کجا یہ کہ گورنمنٹ پنجاب ہر ایک معاملہ میں احراریوں کی پشت پناہ بنی ہوئی ہے۔ اور جماعت احمدیہ مظالم کا نشانہ بنائی جا رہی ہے "

"ہم پر کھلے کھلے ظلم کئے جا رہے ہیں مگر گورنمنٹ پنجاب خاموش ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ ناشکری کر رہی ہے۔ ہم گورنمنٹ کے سچے ہمدرد تھے ہم بزدل نہیں۔ ہم بے غیرت نہیں۔ ہم ڈرپوک نہیں۔ ہماری جان ہتھیلی پر ہے۔ ہم بہادر ہیں اور صحیح معنوں میں بہادر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم میں بہادری کی روح پھونک دی ہے مگر ساتھ ہی حکومت کے قوانین کی پابندی سکھائی ہے۔ تاہم گورنمنٹ پنجاب کی موجودہ روش کی وجہ سے ہماری دلی ہمدردی جا رہی ہے گورنمنٹ خدا کے ناشکری کی مرتکب ہو رہی ہے۔ لیکن اے خدا تو جلد اپنی قدرت دکھا اور ہماری مدد فرما۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ (میاں محمود احمد صاحب) ہماری جانیں حضور کے قدموں پر نثار ہونے کیلئے ہر وقت حاضر ہیں "

(الفضل):۔ اس (متذکرہ بالا) خط میں ان ہولناک ایام کا ذکر کیا گیا ہے جب پنجاب میں حکومت کے خلاف خطرناک جوش پھیل گیا تھا۔ کئی ایک انگریز قتل کر دیے گئے تھے۔ کئی جگہ سرکاری عمارات جلا دی گئی تھیں۔ اور ایک عام بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ (میاں محمود احمد صاحب) نے انگریزوں کی جانیں بچانے کے لیئے اور لوگوں کو حکومت کے وفادار بنائے رکھنے کے لئے اپنے خدام کو اس کام میں لگا دیا۔ اور حکم دے دیا کہ وہ اپنے آرام و آسایش کی قطعاً پروا نہ کریں حتیٰ کہ اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر حکومت کی خدمات بجا لائیں

کی شورش کا مقابلہ کیا۔ اس پر بوجھ تھا کہ تم لوگوں نے ہجرت کی تحریک کا مقابلہ کیا اور اس نے تم کو کوئی بدلہ نہیں دیا۔ اس پر بوجھ تھا کہ تم نے نان کوآپریشن کا مقابلہ مفت لٹریچر تقسیم کر کے اور جلسوں اور لیکچراروں کے ذریعہ کیا اور حکومت اس کا بدلہ دینے سے عاجز رہی اس پر بوجھ تھا کہ تم نے سول ڈس اوبیڈینس کا مقابلہ کیا۔ ریڈشرٹ کا مقابلہ کیا بنگال میں ٹیررزم کا مقابلہ کیا اور اس نے کوئی قدر دانی نہ کی۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ص۵۲ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

ہم حکومت کی ایسی خدمت کرتے ہیں کہ اس کے پانچ پانچ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے ملازم بھی کیا کریں گے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان یکم اپریل ۱۹۳۰ء جلد ۷۶)

## (۸) رولٹ ایکٹ

"مجھے تو بار بار وہ وقت یاد آتا ہے جب حضور (میاں محمود احمد صاحب) نے رولٹ ایکٹ کے زمانہ میں ضلع گورداسپور کے لوگوں کو سمجھانے اور امن قائم رکھنے کے لیئے ہر ایک تحصیل میں وفد روانہ کیئے تھے۔ اور میں پٹھان کوٹ کی تحصیل میں وفد کے ساتھ گیا تھا۔ حضور نے قریباً ساڑھے ۴ بجے شام حکم دیا کہ وفود پیدل چلے جائیں اور رات جہاں آئے وہاں گزاریں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ گورنمنٹ اور لوگوں کے ساتھ عملی ہمدردی دکھلانے کا وقت ہے ہم بغیر اس کے کہ شام کا کھانا کھا کے نکلتے اسی وقت چل پڑے تھے لوگوں کو نصیحت کرتے اور پیدل چلتے رہے۔ خدا گواہ ہے ہمارے پاؤں سخت زخمی ہو گئے گورداسپور ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سے ہم ملے وہ ہمارے دورہ کا مقصد سن کر حیران ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ آپ لوگوں کو جان کا خطرہ ہے کیونکہ امرتسر کے جلیانوالے باغ کے تازہ حادثہ سے عام لوگوں میں گورنمنٹ کے

ابھی کل ہی کا واقعہ ہے کہ وائسرائے ہند کی طرف میں نے ایک خط لکھا تھا کہ جماعت احمدیہ کے ایڈریس کے جواب میں جو کچھ آپ نے فرمایا تھا اس سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید حکومت کا خیال ہے کہ ہم بعض مواقع پر اس سے تعاون نہیں کرتے اس کے جواب میں ان کے پرائیوٹ سکرٹری نے لکھا ہے کہ ہز ایکسلنسی کو یہ خیال ہرگز نہیں بلکہ حضور وائسرائے اس کے برعکس ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کو سب سے زیادہ قانون کی پابند اور وفادار جماعتوں میں ایک جماعت سمجھتے چلے آتے ہیں۔

ہم نے ملک معظم کی حکومت کو قائم کرنے کے لیئے ملک کو اپنا دشمن بنا لیا ہے احرار کی تقریریں پڑھو۔ ان کو زیادہ غصہ اسی بات پر ہے کہ ہم حکومت کے جھولی چک ہیں وہ صاف کہتے ہیں کہ ہم اسی وجہ سے ان کے مخالف ہیں ...... کانگریس سے ہمیشہ ہماری یہی جنگ رہی ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم غلام ہیں مگر ہم کہتے ہیں ہم ہرگز غلام نہیں ہیں۔ اب ہم انہیں کیا منہ دکھائیں گے۔ کیوں کہ اب تو پنجاب گورنمنٹ نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہندوستانیوں کو حتیٰ کہ قادیانیوں کو، غلام سمجھتی ہے اور ان کی عزت کی قیمت اس کی نظر میں ایک کوڑی کی بھی نہیں۔

اس حکم کے جاری کرنے والے افسروں نے یہ خطرناک غلطی کی ہے کہ ہم پر اس کام کا الزام لگایا ہے جسے ہم حرام سمجھتے ہیں۔ اور جس کے لیئے ہم باوجود اس کے کہ اس نے ہماری عزت کا پاس نہیں کیا۔ تیار نہیں ہیں۔ ورنہ غالب کی طرح ہم بھی کہہ سکتے تھے کہ بے وفا ہیں تو پہ وفا ہی سہی مگر نہیں ہمارے مذہب نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ حکومت کے وفادار رہیں۔ اس لیئے وہ اگر ہمیں قید کر دے پھانسی دے دے تب بھی ہم وفادار ہی رہیں گے ۔"

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۲ نمبر ۵۴ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

## (۱۰) پرانے قدردان مہربان

پھر اسی پنجاب میں سر اڈوائر جیسا آدمی بھی گزرا ہے ان کے زمانہ میں ایک انگریز

وہ وقت گزر گیا۔ احمدیوں نے اس نازک وقت میں ہر جگہ بڑی بڑی خدمات سرانجام دیں اور سخت تکالیف اٹھا کر دیں خاص کر ضلع گورداسپور بدامنی سے بالکل محفوظ رہا۔ اس وقت حکومت نے ان خدمات کا کھلے لفظوں میں اعتراف بھی کیا۔ مگر آج اس کا جو بدلہ مل رہا ہے وہ ظاہر ہے اور واقعات بتا رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ کیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔

(روزنامہ الفضل قادیان مورخہ یکم اگست ۱۹۳۵ء جلد ۲۳ نمبر ۲۶)

## (۹) شکوہ و شکایت

حکومت نے بے انصافی اور ظلم کیا جب اس نے ہمارے لیے اس قانون کو استعمال کیا جو باغیوں اور انارکسٹوں کے لیے بنایا گیا ہے اور جسے پاس کرتے وقت حکومت نے ملک کے نمائندوں کو یقین دلایا تھا کہ اسے بڑی احتیاط سے استعمال کیا جائے گا . . . . کیا کوئی معقول انسان سمجھ سکتا ہے کہ یہ صحیح استعمال ہے اس قانون کا اس کے لیے (یعنی خلیفہ صاحب قادیان کے لیے) جس نے خود اس کے بنانے والوں سے بھی زیادہ قیام امن کی کوشش کی ہے۔ جس نے اور جس کی جماعت نے اس وقت سول نافرمانی اور اس قسم کی دوسری سورشوں کا مقابلہ کیا۔ جب یہ افسر جو آج ہمیں باغی قرار دے رہے ہیں۔ آرام سے اپنے بیوی بچوں میں بیٹھے ہوا کرتے تھے۔ پھر یہ لوگ تنخواہیں لے کر کام کرتے تھے۔ اور میں نے اور میری جماعت نے لاکھوں روپیہ اپنے پاس سے خرچ کر کے بدامنی پیدا کرنے والی تحریکات کا مقابلہ کیا۔ پھر کس قدر ظلم ہے کہ جو قانون ان تحریکات کے انسداد کے لیے وضع کیا گیا وہ سب سے پہلے ہمیں پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کیا عجیب بات ہے کہ جب حکومت پر مصیبت آئے تو وہ ہم سے استمداد کرتی ہے اس کی مصیبت کے وقت ہمارے آدمی پکڑے جاتے ہیں اور مخالف تحریکوں کا مقابلہ کرتے ہیں جنگ میں ہم نے تین ہزار والنٹیئر دیئے۔ روپیہ ہم خرچ کرتے تھے۔ مگر آج احراریوں کی حفاظت کے لیے وہ ہمیں باغی بتا رہے ہیں۔

ابھی ابھی (عبدالرحیم) درد صاحب (قادیانی) ان سے (ولایت میں) ملے تھے اور انہیں موجودہ حالات سنائے تھے۔ انہوں نے سن کر کہا کہ آپ کی جماعت تو مذہبی جماعت ہے۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ اس حکومت کے اوپر ایک اور حکومت ہے اس لئے جو افسر ناانصافی کر رہے ہیں وہ سزا سے ہرگز نہیں بچ سکیں گے اور میں امید کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں کی وجہ سے آپ ہماری دوستی کو نہیں توڑیں گے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۶ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء)

## (۱۱) یادِ رفتگان

بہت سے افسر ایسے گزرے ہیں جو فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے حسن سلوک سے پچاس ہزار یا لاکھ بلکہ کئی لاکھ کی ایک ایسی جماعت (قادیانی) ہندوستان میں چھوڑی ہے جو اپنی جانیں قربان کر سکے۔ جو برطانیہ سے تعاون کرے گی۔ مگر موجودہ افسر جا کر کیا کہہ سکتے ہیں۔ سوائے اس کے صاحب فخر یہ کہیں کہ ہم اسی جماعت کے گروہ کو توڑ کر آئے ہیں کیا یہ بات ان کی اپنی یا ان کی حکومت کی شہرت کا موجب ہوگی۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۶ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء)

## (۱۲) عہدوں کی تقسیم

ان الفاظ کے معنی یہ ہیں کہ ہم جماعت احمدیہ کی وفاداری کے بدلے اسے عہدے نہیں دے سکتے یہ ایسی غلطی ہے جو کئی انگریزوں کو لگی ہوئی ہے وہ ایسے وقت جب کہ انہیں کسی وفادار جماعت کی ضرورت ہو جماعت احمدیہ کو مدد کیلئے بلاتے ہیں مگر جب عہدے دینے کا سوال ہو تو کانگریسیوں کو دے دیتے ہیں۔ مگر اس کا خمیازہ بھی گورنمنٹ بھگت رہی ہے۔ اور اب حالت یہ ہے کہ حکومت کے لئے شدائد

ڈپٹی کمشنر نے میرے ساتھ سخت لہجہ میں گفتگو کی اور سر موصوف کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اسے پہلے بدل دیا اور پھر اس کا تنزل کر دیا۔ اور آخر اُسے ریٹائر ہو کر واپس جانا پڑا وہ فخر سے کہا کرتے تھے کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے ایک ہندوستانی کے مقابل پر ایک انگریز افسر کو سزا دی ............

پھر اسی صوبہ میں سر جیفری ڈی مونٹ مورنسی جیسے انسان بھی گزرے ہیں آج بھی یہ لوگ ہمارے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ مسٹر ٹامسن چیف کمشنر دہلی کے متعلق مجھے یاد نہیں کہ ہم نے انہیں کوئی پیغام بھیجا ہو اور انھوں نے فوراً خنداں پیشانی سے ہمارا کام نہ کر دیا ہو حالانکہ بعض اوقات ان کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوتا۔ پھر اسی ضلع میں منصف افسر رہے ہیں (اخبار) مباہلہ والوں کی شورش کے ایام میں بھی انگریز ڈپٹی کمشنر تھے جو اچھی طرح انصاف کرتے رہے۔ ان سے پہلے یہاں ایک ڈپٹی کمشنر مسٹر واٹسن گزرے ہیں میں جب انگلستان گیا تو وہ لندن میں مجھ سے ملنے آئے حالاں کہ وہ کہیں باہر رہتے ہیں ............

میں سر اوڈل کا نام پہلے لے چکا ہوں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ وہ اول درجہ کے نیک اور شریف افسر تھے۔ میرے ساتھ ان کو جیسی عقیدت تھی وہ اس سے ظاہر ہے کہ میرے ایک عزیز کے خلاف ان کے انگریز افسر نے بالا افسروں کے پاس شکایت کی مجھے پہلے تو علم نہ ہوا۔ مگر جب علم ہوا تو میں نے سر اوڈل کو کہلا بھیجا کہ درست واقعات یوں ہیں انھوں نے کہا کہ میرا تعلق تو نہیں لیکن میں کوشش کروں گا۔ اس کے متعلق انہوں نے اس صیغہ کے افسر کو جو چٹھی لکھی اس کی ایک نقل مجھے بھی مل گئی۔ انہوں نے اس میں لکھا کہ گو شکایت کرنے والا انگریز ہے مگر مجھے جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے ان کے سکرٹری نے بتایا ہے کہ واقعات یوں ہیں اور اگرچہ واقعات ان کے چشم دید نہیں لیکن مجھے ان پر اس قدر یقین ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ کوئی بات بغیر تصدیق کے پیش نہیں کرسکتے۔ اس لیئے ان کی بات ضرور سچی ہے۔ پس آپ اس معاملہ کی بذات خود تحقیقات کریں صرف رپورٹ پر انحصار نہ کریں۔

پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں احمدیہ جماعت میں سے ہوں اور احمدیہ جماعت وہ ہے جو حکومت برطانیہ کی ہمیشہ وفادار رہی ہے تو مسٹر ہارڈنگ نے کہا کہ میں احمدیہ جماعت کی وفاداری کی کوئی حیثیت نہیں سمجھتا۔

وہ دوست لکھتے ہیں کہ جب ہماری جماعت کی وفاداری کے کوئی معنے ہی نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم لاکھوں روپیہ حکومت کی بہبودی کے لیے خرچ کریں اور اپنی سینکڑوں قیمتی جانوں کو خطرات میں ڈالیں اور حکومت کی وفاداری ان معنوں میں کرتے چلے جائیں کہ نازک اور مشکل مواقع پر اس کی حمایت کریں۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ۶۳ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۴ء)

## (۱۴۱) قادیانی مشین

بعض حکام کے افعال نے جماعت احمدیہ کو ایک مشین بنا دیا ہے جو قانون کی پابندی کرتی ہے اور کرے گی۔ لیکن مشین اپنا راستہ چھوڑ کر آقا کی خدمت نہیں کرسکتی ایک پانچ روپیہ کا نوکر اپنا رستہ چھوڑ کر بھی دیکھے گا کہ مالک کا نقصان نہ ہو مگر دس لاکھ کی مشین اس کا کوئی خیال نہیں رکھ سکتی۔ بلکہ وہ اپنے راستہ پر چلی جائے گی۔ تو ان حکام نے جماعت کو ایک مشین بنا دیا ہے۔ پہلے وہ اپنا راستہ چھوڑ کر بھی اس امر کا خیال رکھتی تھی کہ حکومت برطانیہ پر کوئی حرف نہ آئے مگر اب وہ ایسا کہاں کرے گی۔ جب تک کہ حکومت کی طرف سے اس ہتک کا ازالہ نہ کیا جائے۔ اور ان حالات کے ذمہ دار حکام کو سزا نہ دی جائے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء)

بھی محفوظ نہیں "

ایک دفعہ گورنمنٹ کے ایک سکریٹری شملہ میں جا، پر میرے پاس آئے۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ کی ھربات کانگریس کے پاس پہنچتی رہتی ہے آپ کو بھی کوئی ایسا انتظام کرنا چاہیے کہ ان کی باتیں آپ کو پہنچتی رہیں انہوں نے کہا آپ کو یہ کس نے بتایا ہے کہ ہم نے کانگریس میں اپنے آدمی نہیں رکھے ہوئے ہیں۔ ہماری باتیں انہیں پہنچتی رہتی ہیں۔ اور ان کی باتیں ہمیں معلوم ہوتی رہتی ہیں یہ حالت اس لیے ہوئی ہے کہ گورنمنٹ خیال نہیں رکھتی کہ وفادار جماعتوں کو اعلیٰ عہدوں پر پہنچائے اگر اعلیٰ عہدوں پر اس کی وفادار جماعت کے ارکان ہوں تو اس کے راز مخفی رہیں اور کبھی بھی وہ حالت نہ ہو جو آج کل ہے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۲ عـ۶۳ مورخہ ۲۲ر نومبر ۱۹۳۴ء)

## (۱۳) ایک خط

اس دوران میں مجھے ایک خط ملا......اس کے لحاظ سے ممکن ہے کہ اس قسم کے خیالات رکھنے والے لوگ بھی ہماری جماعت میں ہوں.... جس خط کا میں نے ذکر کیا ہے اس کا مضمون یہ ہے کہ ہم دیر سے محسوس کر رہے ہیں کہ انگریز لوگ بغیر شورش اور فساد کے کوئی بات نہیں مانا کرتے اور یہ کہ (اس دوست کے نزدیک) اب وقت آگیا ہے کہ ہم گورنمنٹ کے متعلق اس وفاداری کی تعلیم پر جو ہمارے سلسلہ میں موجود ہے، دوبارہ غور کریں اور سوچیں کہ کیا اس کی تشریح حد سے بڑھی ہوئی تو نہیں اور کیا وفاداری کا جو مفہوم ہم سمجھتے چلے آئے ہیں وہ خوشامد اور زنکا پن تو نہیں "

اس دوست نے اپنے خط میں ایک واقعہ بھی پیش کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ ایک دفعہ پبلک پراسیکیوٹر کے سلسلہ میں سب انسپکٹری کے لیے بطور امیدوار پیش تھے لاہور کے سینیئر سپرنٹنڈنٹ مسٹر ہارڈنگ کے سامنے جب انہوں نے اپنے آپ کو

جب یہ بات دنیا کے سامنے آئے گی۔ تو ہر وہ شخص جس کے دماغ میں عقل ہے یہی سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ اس حکومت کے پاس جانا خطرناک ہے یہ دوست کو چھوڑتی ہے نہ دشمن کو سب کو مارتی ہے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ عـ۵۵ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

میں اس امر کے آثار دیکھتا ہوں کہ حکومت کو جلد وفادار جماعتوں کی امداد کی پھر ضرورت پیش آئے گی۔ میں یہ کسی الہام کی بنا پر نہیں کہتا بلکہ زمانہ کے حالات کو دیکھ کر عقل کی بنا پر کہتا ہوں۔ میں نے کانگریس کی تحریک کو خوب غور سے دیکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اب کانگریس ایک ایسی اسکیم تیار کر رہی ہے جس سے گو بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ میدان سے ہٹ گئی۔ مگر عنقریب وہ گورنمنٹ کو ایسی مشکلات میں ڈال دے گی جس کے لیئے پھر اسے وفاداروں کی ضرورت محسوس ہوگی۔ اور ہم پھر اپنے جھگڑے کو ایک طرف رکھ کر اس کی مدد کے لیئے تیار ہو جائیں گے۔ مگر حکومت نے ہمیں سبق دیدیا ہے کہ سودا کئے بغیر تعلق نہیں رکھنا چاہیے۔ ہم خود بھی آئندہ حکومت سے سودا کریں گے اور دوسروں کو بھی سودا کرنے کا سبق پڑھائیں گے سوائے اس صورت کے کہ حکومت ہم پر جو ظلم ہوا ہے اسے دور کر دے۔ تب ہمارے تعلقات پہلے کی طرح ہو جائیں گے لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو ہماری مدد سودا کرنے کے بعد ہوگی۔ اور ہم اپنی خدمات کا معاوضہ طلب کریں گے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ عـ۵۸ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

# (۱۷) قادیان تا انگلستان پرانے قدردان

جوں جوں انگلستان کے لوگ ان کارروائیوں سے اطلاع پا رہے ہیں جو احرار اور ان کے بعض دوست حکام کی طرف سے احمدیوں کے خلاف ہو رہی ہیں ان کے

## (۱۵) ناقدری کا راز

میں نے پہلے ہی لکھا تھا کہ جس وقت سے ملک میں حکومت خود اختیاری کا سوال پیدا ہوا ہے حکومت ہمیشہ زبردست کا ساتھ دینے کی کوشش کرتی ہے کیونکہ کوئی خواہ کتنا ہی دیانت دار ہو۔ اگر اس میں دین داری اور روحانیت نہیں تو وہ قومی مفاد کے مقابلہ میں دیانت داری کی کوئی زیادہ پرواہ نہیں کرتا۔ جس کے اخلاق کیسے ہوں وہ جہاں بھی قومی سوال پیدا ہوگا۔ انہیں خیرباد کہدے گا۔ اس لئے میں نے پہلے بھی کئی بار کہا ہے اور اب بھی کہتا ہوں کہ جوں جوں ہندوستان میں حکومت خود اختیاری کا سوال زور پکڑتا جائے گا۔ انگریز زبردست کی طرف جھکتے جائیں گے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں زبردست کی حمایت کے بغیر ہم یہاں نہیں رہ سکتے ۔۔

آئرلینڈ میں دیکھ لو کیا ہوا۔ جن لوگوں نے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر حکومت کا ساتھ دیا تھا۔ حکومت نے جب دیکھا کہ ملک میں مخالفت بڑھ گئی ہے تو اس نے ان جانبازوں کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور ایسے ایسے قوانین پاس کر دیئے جنہیں ان بہادروں نے اپنی حق تلفی سمجھا۔ وہ لوگ ان کے ہم مذہب ہم قوم اور وفادار تھے۔ لیکن ان تعلقات کے ہوتے ہوئے جب زبردست کے مقابلہ میں ان کی پرواہ نہیں کی گئی۔ تو صرف وفاداروں (مثلاً قادیانیوں) کا جو نہ ان کے ہم مذہب ہیں اور نہ ہم قوم۔ ساتھ چھوڑ دینا کون سی اچنبھے کی بات ہے۔

(ارشاد میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء جلد ۱۷ نمبر ۳۱)

## (۱۶) وفاداری کا سودا

افسروں نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ ہم نے کانگریس کو دبا لیا ہے باغی جماعتوں کو توڑ دیا ہے اور اب ہم تمھیں بتاتے ہیں کہ ہمیں وفاداروں کی بھی ضرورت نہیں اور

ہیں کہ یہ تو ہمارے دوست ہیں ہم سے ملنے جلنے والے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ کے بدخواہ نہیں بلکہ وفادار ہیں۔ پھر پنجاب کے بعض افسروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایک پرامن اور اطاعت شعار جماعت کے خلاف رپورٹیں کرنے لگ گئے ہیں چنانچہ کئی ریٹائرڈ گورنر ہیں جنہوں نے اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا اور بعض نے تو اس موقع پر ہمیں تحریریں دی ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان تحریروں میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہم جانتے ہیں یہ جماعت وفادار ہے۔ باقی رہیں شورشیں سو وہ ہماری موجودگی میں بھی اس جماعت کے خلاف ہوا کرتی تھیں۔ مگر ہم تجربہ سے کہہ سکتے ہیں کہ صرف دشمن اس جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ (اور اب دوستوں کا یہ برتاؤ ہے مقام حیرت ہے للمؤلف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۶۶ جلد ۲۳ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء)

## (۱۹) سلطنت برطانیہ کا زوال

حضرت مرزا صاحب نے وہ کام تو کر دیا ہے جو آنے والے مسیح کے لیئے مقرر تھا۔ اب آنے والے کے لئے کوئی اور کام باقی نہیں۔ اور اس لیئے کسی اور کے آنے کی ضرورت بھی باقی نہیں رہی یہ بات بالکل عقل کے خلاف ہے کہ کسی کے لئے خدا تعالٰے نے کوئی کام مقرر کیا ہو اور اسے دوسرا آکر کر جائے . . . عیسائیت میں بھی تنزل کے آثار شروع ہو چکے ہیں اور عیسائیوں کا غلبہ مٹ رہا ہے آج سے پچاس سال قبل کسی کو یہ خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ انگریز کبھی ہندوستان کو حقوق دے دیں گے لیکن اب وہ آہستہ آہستہ دے رہے ہیں۔ پھر ان کی تجارتی طاقت بھی ٹوٹ رہی ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ انگریز کہتے تھے ہم یورپ کی دو بڑی سی بڑی طاقتوں سے دوگنا بحری بیڑا رکھیں گے۔ اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب نے پیش گوئی فرمائی ؎

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال
بعد ازاں آثار ضعف و اختلال

سنجیدہ طبقہ میں اس پر حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ایک سابق گورنر نے حالات سنکر کہا کہ آخر میرے زمانہ میں بھی تو احرار موجود تھے۔ اس وقت کیوں ان لوگوں کو یہ جرأت نہ ہوئی۔ میں ہمیشہ اپنے افسروں سے کہا کرتا تھا کہ یہ خطرناک لوگ ہیں ان کے فریب میں نہ آنا۔

اخبار آبزرور لکھتا ہے کہ ۱۵ر جولائی کو پیر کے دن امپائر ورکرز کونسل کے ان ممبروں کے جلسہ میں جو مغربی لندن سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ میٹنگ کے ختم ہونے پر کونسل کے سکریٹری مسٹر چارلس نلر نے . . . . . . کہا کہ . . . . . اس قوم (یعنی قادیانی جماعت) کا صرف یہ قصور ہے کہ وہ قانون شکنی کے مخالف ہیں اور حکومت کی اطاعت کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ یہ حملہ کرنے والے لوگ چند ہندو اور جماعت احرار کے لوگ ہیں۔ جو انتہا پسند کانگرسی ہیں۔

جلسہ کے اختتام پر بغیر کسی مخالفت کے بالاتفاق یہ رزولیوشن پاس ہوا۔ "ان مظالم کے خلاف جو احمدیہ جماعت قادیان پر بعض ہندوؤں اور جماعت احرار کی طرف سے (جو کہ ایک پیشہ ور ایجی ٹیٹر اور سڈیشن پھیلانے والوں کی جماعت ہے) ہو رہے ہیں امپائر ورکرز کونسل کا یہ جلسہ بڑے شد و مد سے احتجاج کرتا ہے۔"

اسی سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کی ایک پارٹی کے بعض ذمہ دار افسر ایک نوٹ تیار کر رہے ہیں۔ جو غور کرنے کے لیئے پارٹی کے لیڈروں کے سامنے پیش ہوگا امید کی جاتی ہے کہ حالات کا پورا مطالعہ کرنے کے بعد پارلیمنٹ کی ایک باثر پارٹی اس سوال کو خاص طور پر اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔

(قادیانی جماعت کا اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۸ر جولائی ۱۹۳۵ء جلد ۲۳ نمبر ۲۶)

## (۱۸) ولایت کی تحریریں

پھر چونکہ ہماری جماعت انگلستان میں بھی موجود ہے اس لئے جب پنجاب کی خبریں انگلستان جاتی ہیں اور وہ ہمارے آدمیوں کو دیکھتے ہیں تو وہاں کے افسر حیران ہوتے

کرتے ہیں اور واقعات کے ظہور کے بعد ہی میں نے اس کے یہ معنے سمجھے ہیں"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے نزدیک یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت صاحب کی وفات سے اس کی میعاد شمار کی جاوے کیونکہ حضرت صاحب نے اپنی ذات کو گورنمنٹ برطانیہ کے لئے بطور حرز کے بیان کیا ہے پس حرز کی موجودگی میں میعاد کا شمار کرنا میرے خیال میں درست نہیں۔ اس طرح جنگ عظیم کی ابتداء اور ہفت یا ہشت سالہ میعاد کا اختتام آپس میں ملجاتے ہیں ۔ واللہ اعلم۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ہم لوگوں پر بڑے احسانات ہیں ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالے اسے فتنوں سے محفوظ رکھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۱۸ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۲۰) نیشنل لیگ قادیان

اس زمانہ میں کامیابی کا رستہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح سولی پر چڑھنے کا رستہ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ہم میں سے جو لوگ دعوی کرتے ہیں کیا وہ سولی پر چڑھنے کو تیار بھی ہو سکتے ہیں؟ قید و بند کے مصائب جھیل سکتے ہیں؟ ماریں اور جوتیاں کھا سکتے ہیں؟ گالیاں سن سکتے ہیں۔ لٹھ کھانے کے لیئے تیار ہیں یا اور کسی رنگ کے مصائب جو ان کے لئے مقدر ہیں اٹھانے کو تیار ہیں؟ اگر تیار ہیں تو ان کے لئے کامیابی بھی یقینی ہے ورنہ اللہ تعالے کسی اور جماعت کو کھڑا کر دے گا۔ تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنے وطن اور اپنی جان مال کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ کیوں کہ یہی وہ چیز ہے جس سے اللہ تعالے کامیابی کا رستہ کھولتا ہے اور اگر جماعت ان چیزوں کے لئے تیار نہیں تو وہ کبھی بھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ خواہ لاکھ سال ریزولیوشنز پاس کرتی رہے ریزولیوشنز سے نہ خدا خوش ہو سکتا ہے اور نہ اس کے بندے اور نہ کوئی معقول انسان انہیں مفید سمجھ سکتا ہے اسی لئے میں نے توجہ دلائی تھی کہ دھواں دھار تقریروں کے بجائے اپنے آپ کو منتظم کریں میں نے

اس کے کچھ عرصہ بعد جب ملکہ وکٹوریا فوت ہوئیں تو اس سلطنت میں آثار ضعف شروع ہو گئے۔ ہندوستان میں جو روآج نظر آ رہی ہے یہ دراصل جنگ ٹرانسوال کے زمانہ ہی میں شروع ہو گئی تھی۔ اس وقت ہندوستانیوں نے خیال کیا کہ اگر یہ تیس لاکھ انسان انگریزوں کو تنگ کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اسی وقت سے یہ کشمکش شروع ہوئی اور پھر روز بروز ضعف زیادہ ہی ہوتا چلا گیا۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل، ۷ مارچ ۱۹۳۰ء جلد ۱۷، نمبر ۶۹)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس مجلس میں جس میں حاجی عبدالمجید صاحب نے یہ روایت بیان کی میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ میرے خیال میں یہ الہام اس زمانہ سے بھی پرانا ہے۔ حضرت صاحب نے خود مجھے اور حافظ حامد علی کو یہ الہام سنایا تھا اور مجھے الہام اس طرح پر یاد ہے ؎

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال

بعد ازآں باشد خلاف و اختلال

میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ دوسرا مصرع تو مجھے پتھر کی لکیر کی طرح یاد ہے کہ یہی تھا۔ اور ہشت کا لفظ بھی یاد ہے۔ جب یہ الہام ہمیں حضرت (مرزا) صاحب نے سنایا تو اس وقت مولوی محمد حسین بٹالوی مخالف نہیں تھا شیخ حامد علی سے اسے بھی جا سنایا پھر جب وہ مخالف ہوا تو اس نے حضرت صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو بدظن کرنے کے لئے اپنے رسالہ میں شایع کیا کہ مرزا صاحب نے یہ الہام شایع کیا ہے۔"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس الہام کے مختلف معنی کئے گئے ہیں بعضوں نے تاریخ الہام سے میعاد شمار کی ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کی وفات کے بعد سے اس کی میعاد شروع ہوتی ہے کیونکہ ملکہ کے لئے حضرت نے بہت دعائیں کی تھیں بعض اور معنی کرتے ہیں۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے تھے کہ میرے نزدیک آغاز صدی بیسویں سے اس کی میعاد شروع ہوتی ہے چنانچہ وہ کہتے تھے کہ واقعات اس کی تصدیق

باغی اور شورش پسند والا سلوک روا رکھا گیا۔

(خطبۂ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ع۵۲ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

## (۲۲) قدرتی بات

یہ قدرتی بات ہے کہ ہمارے رعظوں، لیکچروں، کتابوں، اخباروں اور رسالوں میں چونکہ بار بار یہ ذکر آتا ہے کہ انگریز عادل و منصف ہیں اور وہ اپنی رعایا کے تمام فرقوں سے حسن سلوک کرتے ہیں اور امن قائم رکھتے ہیں اس لئے غیر ممالک کے احمدی بھی ہمارے لٹریچر سے متاثر ہو کر کہتے ہیں کہ گو ہم انگریزوں کے ماتحت نہیں لیکن چونکہ ہمارا مرکز ان کی تعریف کرتا ہے اس لئے وہ برے نہیں بلکہ منصف مزاج حکمراں ہیں اس ذریعہ سے ہزاروں آدمی امریکہ میں، ہزاروں آدمی ڈچ انڈیز میں اور ہزاروں آدمی باقی غیر ممالک میں ایسے تھے جو گو اپنی اپنی حکومتوں کے وفادار تھے مگر انگریزوں کے متعلق بھی کلمۃ الخیر کہا کرتے تھے۔ امریکہ جیسے کسی وقت جرمن ایجنٹوں نے انگریزی گورنمنٹ کے خلاف کرنے کے لئے اپنی تمام کوششیں صرف کر دی تھیں وہاں احمدی ہی تھے جو اپنی جماعت کا لٹریچر پڑھنے سے جس میں انگریزوں کی تعریف ہوتی آپ ہی آپ ان خیالات کا ازالہ کرتے تھے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبۂ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۳۱ جلد ۲۳ مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۵ء)

## (۲۳) ایجنٹ

ایسی حالت میں جب لوگوں پر یہ اثر تھا کہ احمدی انگریزوں کی قوم کے ایجنٹ ہیں تو تعلیم یافتہ طبقہ کی اکثریت ہماری باتیں سننے کے لئے تیار نہ تھی وہ سمجھتے تھے کہ گو یہ مذہب کے نام سے تبلیغ کرتے ہیں مگر دراصل انگریزوں کے ایجنٹ ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبۂ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۳۱ مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۵ء)

ایک رستہ بتایا تھا اور وہ نیشنل لیگ کا رستہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جن لوگوں کو قانونی لحاظ سے نیشنل لیگ میں شامل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں اس کے بعد اپنے اپنے ہاں سیاسی انجمنیں اور مرکزی جماعت سے ان کا الحاق کریں۔ اور اس کے بعد جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں ان پر عمل کریں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ۴۱ ۶ اگست ۱۹۳۵ء)

## (۲۱) کابلی کارنامہ

گورنمنٹ بھی اچھی طرح جانتی ہے کہ ہم بزدل نہیں ہیں۔ اسے خوب معلوم ہے کہ کس طرح ہمارے آدمیوں نے کابل میں جانیں دی۔ کیا ان واقعات کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم موت سے ڈرتے ہیں (سچ ہے ڈرتے تو ایسے کام کیوں کرتے للمؤلف) ایک یورپین کی کتاب میں لکھا ہے جو اس زمانہ میں وہاں (افغانستان میں) اٹلی کا انجینیر تھا کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو صرف اس لئے سنگسار کیا گیا تھا کہ وہ جہاد کے مخالف ہیں اور اس طرح گویا انگریزی حکومت کو طاقت پہنچاتے ہیں۔ پس جس قوم کے افراد انگریزوں کے لئے جانیں دے سکتے ہیں کیا وہ دین کے خاطر نہیں دے سکتے۔ (سخن دریں ست للمؤلف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ۱۰ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء)

ہمارے آدمی کابل میں مارے گئے محض اس لئے کہ وہ جہاد کرنے کے مخالف تھے اٹلی کے ایک انجینیر نے جو حکومت افغانستان کا ملازم تھا۔ صاف لکھا ہے کہ امیر حبیب اللہ خاں نے صاحبزادہ سید عبداللطیف کو اس لئے مروا دیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دے کر مسلمانوں کے شیرازہ کو بکھیرتا تھا۔ پس ہم نے اپنی جانیں اس لئے قربان کیں کہ انگریزوں کی جانیں بچیں مگر آج بعض حکام سے ہمیں یہ بدلہ ملا ہے کہ ہم سے

## (۲۵) انقلاب (ج)

موجودہ زمانہ کو انقلاب کا دور کہا جاتا ہے۔ سورج ہر روز ایک نئے انقلاب کی خبر لے کر طلوع ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بعض انقلابات ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کو محو حیرت کر دیتے ہیں۔ گذشتہ ماہ لاہور میں پنڈت جواہر لال نہرو کا قادیانی استقبال اسی قسم کا ایک حیرت انگیز انقلاب ہے ......... ۲۹ مئی کو جب پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس لاہور تشریف لائے تو قادیانی جماعت کی طرف سے ان کا شاندار استقبال ہوا۔ الفضل میں اس کی تفصیل بصد فخر نمایاں طریق پر "فخر وطن پنڈت جواہر لال نہرو کا لاہور میں شاندار استقبال" کے عنوان سے شائع کی گئی۔

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۳۶ء)

## (۲۶) فخر وطن پنڈت جواہر لال نہرو کا لاہور میں شاندار استقبال (ج)

## آل انڈیا نیشنل لیگ کورز کی طرف سے

(الفضل کے خاص رپورٹر کے قلم سے)

لاہور۔ ۲۹ اپریل۔ آج حسب پروگرام پنڈت جواہر لال صاحب نہرو لاہور تشریف لائے۔ پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی کی خواہش پر (قادیانی جماعت کی) آل انڈیا نیشنل لیگ کورز کی طرف سے آپ کے استقبال کا انتظام کیا گیا تھا۔ چونکہ کانگریس نے صرف پانصد والنٹیروں کی خواہش کی تھی۔ اس لئے قادیان سے تین صد اور سیالکوٹ سے دو صد کے قریب والنٹیر ۲۸ مئی کو لاہور پہنچ گئے قادیان کی کور دس بجے پہونچی۔ گاڑی کے آنے پر جناب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ اور قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کورز موجود تھے۔ پولیس کا بھی زبردست مظاہرہ تھا۔ کنسٹبلوں کی بہت بڑی تعداد کے علاوہ پولیس کے بڑے بڑے افسر بھی موجود تھے۔ قادیان سے کار خاص کے

دنیا ہمیں انگریزوں کا ایجنٹ بھتی ہے چنانچہ جب جرمنی میں احمدیہ عمارت کے افتتاح کی تقریب میں ایک جرمن وزیر نے شمولیت کی تو حکومت نے اس سے جواب طلب کیا کہ کیوں تم ایسی جماعت کی کسی تقریب میں شامل ہوئے جو انگریزوں کی ایجنٹ ہے لیکن دوسری طرف حکومت ہم سے یہ سلوک کرتی ہے کہ کہتی ہے تم (مرزا محمود احمد) سول نافرمانی کرنے والے ہیں اور جب یہ واقعات کسی عقلمند کے سامنے پیش ہوں گے تو وہ تسلیم کرے گا کہ حکومت کا یہ رویہ صحیح نہیں۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۲ ۵۲ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

## (۲۴) پنڈت جواہر لال نہرو

پھر یہ خیال کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی ایجنٹ ہے لوگوں کے دلوں میں اس قدر راسخ تھا کہ بعض بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے مجھ سے سوال کیا کہ ہم علیحدگی میں آپ سے پوچھتے ہیں کیا یہ صحیح ہے کہ آپ کا انگریزی حکومت سے اس قسم کا تعلق ہے۔
ڈاکٹر سید محمود جو اس وقت کانگریس کے سکریٹری ہیں ایک دفعہ قادیان آئے اور انہوں نے بتایا کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو جب یورپ کے سفر سے واپس آئے تو انہوں نے اسٹیشن پر اتر کر جو باتیں سب سے پہلے کیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ میں نے اس سفر یورپ میں یہ سبق حاصل کیا ہے کہ اگر انگریزی حکومت کو ہم کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے احمدیہ جماعت کو کمزور کیا جائے جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کا یہ خیال تھا کہ احمدی جماعت انگریزوں کی نمائندہ اور ان کی ایجنٹ ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۳۱ جلد ۲۳ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۳۵ء)

کور کا مظاہرہ ایسا شاندار تھا کہ ہر شخص اس کی تعریف میں رطب اللسان تھا اور لوگ کہہ رہے تھے کہ ایسا شاندار نظارہ لاہور میں کم دیکھنے میں آیا ہے کانگریسی لیڈر کور کے ضبط اور ڈسپلن سے حد درجہ متاثر تھے اور بار بار اس کا اظہار کر رہے تھے حتیٰ کہ ایک لیڈر نے جناب شیخ صاحب سے کہا کہ اگر آپ لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں تو یقیناً ہماری فتح ہو گی۔

پنڈت جی کے قیام گاہ کی طرف تشریف لے جانے پر کور رز باقاعدہ مارچ کرتے ہوئے احمدیہ ہوسٹل میں آئیں اور وہاں جناب شیخ صاحب نے پھر ایک تقریر کی جس میں کور والوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا اور بتایا کہ آپ لوگ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ دنیا میں انصاف قائم کرنے اور ظلم و ناانصافی کو مٹانے کے لئے ہر قربانی کرنا آپکا فرض ہے۔

احمدیہ ہوسٹل میں کھانے کا بہت اچھا انتظام تھا جس کے مہتمم بابو غلام محمد صاحب تھے۔ ماسٹر نذیر احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل نے بھی مہمانوں کی آسائش کے لئے بہت کوشش کی۔ قادیان کی کور رز ۲۹ کو ۹ بجے کی گاڑی سے واپس پہنچ گئیں

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۷۵ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۳۶ء)

## (۲۷) استقبال کی وجہ (ج)

اگر پنڈت جواہر لال صاحب نہرو اعلان کر دیتے کہ احمدیت کو مٹانے کے لئے وہ اپنی تمام طاقت خرچ کر دینگے۔ جیسا کہ احرار نے کیا۔ ہوا ہے تو اس قسم کا استقبال بے غیرتی ہوتا۔ لیکن اگر اس کے برخلاف یہ مثال موجود ہو کر قریب کے زمانہ میں ہی پنڈت صاحب نے ڈاکٹر اقبال صاحب کے ان مضامین کا رد لکھا ہے جو انہوں نے احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دیئے جانے کے لئے لکھے تھے اور نہایت عمدگی سے ثابت کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے احمدیت پر اعتراض اور احمدیوں کو علیحدہ کرنے کا سوال بالکل نامعقول اور خود ان کے گذشتہ رویہ کے خلاف ہے تو ایسے شخص کا

سپاہی ساتھ آئے اور عصر تک ساتھ رہے۔ احمدیہ ہوسٹل میں جہاں قیام کا انتظام تھا۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب قادیانی، ایڈوکیٹ لاہور صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے ایک مختصر مگر برمحل اور برجستہ تقریر کی جس میں بتایا کہ آج ہم اپنے عمل سے یہ ثابت کرنے کے لئے آئے ہیں کہ آزادی وطن کی خواہش میں ہم کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اور ہم نے نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا سے ظلم اور ناانصافی کو مٹانا ہے اور صحیح سیاسیات کی بنیاد رکھنی ہے۔ آپ لوگ اس موقع پر کسی صورت میں کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو سلسلہ کے لئے کسی طرح کی بدنامی کا موجب ہو۔

علی الصباح ۶ بجے تمام باوردی والنٹیرز باقاعدہ مارچ کرتے ہوئے سٹیشن پر پہنچ گئے۔ یہ نظارہ حد درجہ جاذب توجہ اور روح پرور تھا۔ ہر شخص کی آنکھیں اس طرف اٹھ رہی تھیں۔ استقبال کا تقریباً تمام انتظام کور ہی کر رہی تھی اور کوئی آرگنائزیشن اس موقعہ پر نہ تھی۔ سوائے کانگریس کے ڈیڑھ دو درجن والنٹیروں کے اسٹیشن سے لے کر جلسہ گاہ تک اور پلیٹ فارم پر انتظام کے لئے ہمارے والنٹیرز موجود رہے۔ پلیٹ فارم پر جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب (قادیانی) بیرسٹر ایم ایل سی قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور بہ نفس نفیس موجود تھے۔ اور باہر جہاں آکر پنڈت جی نے کھڑا ہونا تھا۔ شیخ صاحب موجود تھے۔ ہجوم بہت زیادہ تھا۔ بالخصوص پنڈت جی کی آمد کے وقت مجمع میں بے حد اضافہ ہو گیا۔ اور لوگوں نے صفوں کو توڑنے کی کوشش کی مگر ہمارے والنٹیروں نے قابل تعریف ضبط اور نظم سے کام لیا اور حلقہ کو قائم رکھا پنڈت جی کے اسٹیشن سے باہر آنے پر جناب شیخ بشیر احمد صاحب (قادیانی) ایڈوکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے لیگ کی طرف سے آپ کے گلے میں ہار ڈالا۔ کور کی طرف سے حسب ذیل ماٹو جھنڈیوں پر خوبصورتی سے آویزاں تھے۔

(1) Beloved of the nation welcome you.
(2) We join in Civil Liberties Union.
(3) Long live Jawaher Lal

# فصل تیرھویں

## قادیانی صاحبان اور مسلمان - دین وملت

## (ا) اختلاف

### (۱) مسلمانوں سے اختلاف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء)

### (۲) کونسا اسلام (ج)

تم اپنے امتیازی نشانوں کو کیوں چھوڑتے ہو۔ تم ایک برگزیدہ نبی (مرزا صاحب) کو مانتے ہو اور تمہارے مخالف اس کا انکار کرتے ہیں۔ حضرت (مرزا صاحب) کے زمانہ میں ایک تجویز ہوئی کہ احمدی غیر احمدی مل کر تبلیغ کریں۔ مگر حضرت (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ تم کونسا اسلام پیش کروگے۔ کیا جو تمہیں خدا نے نشان دئے جو انعام خدا نے تم پر کیا وہ چھپاؤگے۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء آئینہ صداقت صفحہ ۵۳ مصنفہ میاں صاحب موصوف)

جبکہ وہ صوبے میں مہمان کی حیثیت سے آ رہا ہو۔ ایک سیاسی انجمن کی طرف سے استقبال بہت اچھی بات ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۸۰ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۳۶ء)

## (۲۸) قادیانی جماعت کی بے راہ روی (ج)

(عنوان مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور)

۲۹ مئی ۱۹۳۶ء کو پنڈت جواہر لال نہرو صاحب صدر کانگریس لاہور تشریف لائے تو مختلف حلقوں کی طرف سے اسٹیشن پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس استقبال کی نمایاں اور حیرت انگیز خصوصیت تقریباً پانچ سو قادیانی رضاکاروں کی موجودگی تھی جو قادیان سے زیر قیادت چودھری اسداللہ خانصاحب (قادیانی) ممبر پنجاب کونسل (برادر چودھری سر ظفر اللہ خانصاحب) لائے گئے تھے۔ اخبارات کے بیانات کے مطابق یہ رضاکار خاکی وردی میں ملبوس تھے۔ ان کے ہاتھوں میں پولیس والوں کی طرح لمبی لمبی لاٹھیاں تھیں اور ان کو مجمع پر کنٹرول رکھنے کے لئے کانگریسی رضاکاروں کے پہلو بہ پہلو قطاریں باندھ کر کھڑا کیا گیا تھا تو انہوں نے اس انتظام میں غیر معمولی جوش اور دلچسپی سے حصہ لیا۔

پنڈت جی کے استقبال میں قادیانی رضاکاروں کی شرکت پر طرح طرح کی خیال آرائیاں اور چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ جناب خلیفۂ قادیان کانگریس کے اشد ترین مخالف تھے اور قادیانی حضرات نے کانگریس کے مقابلہ میں حکومت کی امداد کی اور کارخاص کی خدمات انجام دیں۔ آج وہ کانگریس بلکہ انتہا پسند اور اشتراکی خیالات رکھنے والے صدر کے استقبال میں حصہ لے رہے ہیں۔ افسوس قادیانیوں نے اپنے اصل کام تبلیغ اسلام و خدمت دین کو پس پشت پھینک دیا اور سیاسیات میں نہایت بھونڈے طریق سے حصہ لینا شروع کر دیا جس کا نتیجہ موجودہ بے راہ روی ہے۔

(قادیانیوں کی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۳ جون ۱۹۳۶ء)

کہ اسلام کی تبلیغ یہی میری تبلیغ ہے۔ پس اس اسلام کی تبلیغ کرو جو مسیح موعود لایا۔
(منصب خلافت تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ص۳)

## (۶) مردہ اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کی تجویز پر ۱۹۰۶ء میں ایڈیٹر صاحب اخبار وطن نے ایک فنڈ اس غرض سے شروع کیا تھا کہ اس سے (رسالہ) ریویو آف ریلیجنز (قادیان) کی کاپیاں بیرونی ممالک میں بھیجی جائیں بشرطیکہ اس میں حضرت مسیح موعود کا نام نہ ہو مگر حضرت اقدس (مرزا صاحب نے) اس تجویز کو اس بنا پر رد کردیا کہ مجھ کو چھوڑ کر کیا مردہ اسلام پیش کرو گے۔ اس پر ایڈیٹر صاحب وطن نے اس چندہ کے بند کرنے کا اعلان کر دیا۔
(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

## (۷) اسلام کی آواز (ج)

جب کوئی مصلح آیا تو اس کے ماننے والوں کو نہ ماننے والوں سے علیحدہ ہونا پڑا اگر تمام انبیاء سابق کا یہ فعل قابل ملامت نہیں اور ہرگز نہیں تو مرزا غلام احمد کو الزام دینے والے انصاف کریں کہ اس مقدس ذات پر الزام کس لئے۔ پس جس طرح حضرت موسیٰ کے وقت میں موسیٰ کی آواز اسلام کی آواز تھی اور حضرت عیسیٰ کے وقت میں عیسیٰ کی اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اسلام کا صور تھا اسی طرح آج قادیان سے بلند ہونے والی آواز اسلام کی آواز ہے۔
(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۹۰ مورخہ ۲۷ رمئی ۱۹۲۰ء)

## (۸) مرزا ساحر

ساحروں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انسانوں کو بندر بنا دیتے ہیں لیکن حضرت مرزا صاحب

## (۳) قادیانی اسلام

عبداللہ کوئیلیم نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایک مشن قائم کیا بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ مسٹر ویب نے امریکہ میں ایسی اشاعت شروع کی مگر آپ نے (مرزا صاحب) نے متعلق ان کو ایک پائی کی مدد نہ کی اس کی وجہ یہ کہ جس اسلام میں آپ پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو اور آپ کے سلسلہ کا ذکر نہیں اسے آپ اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفہ اول نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا (قادیانیوں کا) اسلام اور ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۸۵ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۱۴ء)

## (۴) احمدیت (ج)

کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام صرف اشاعت اسلام تھا اور اس کے لئے لوگوں کو تیار کرنا تھا اور یہی احمدیت ہے اگر یہی احمدیت تھی تو اور لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اشاعت اسلام کے لئے اٹھے تھے ان کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو خوشی کا اظہار کرنا چاہیئے تھا اور ۔۔۔۔ آپ ان کی انجمنوں میں شریک ہوتے انھیں چندہ دیتے مگر آپ نے (مرزا صاحب نے) کبھی اس طرح نہیں کیا۔

(خطبہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۹۷ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۱۵ء)

## (۵) میری تبلیغ

ہندوستان سے باہر ہر ایک ملک میں ہم اپنے واعظ بھیجیں۔ مگر میں اس بات کے کہنے سے نہیں ڈرتا کہ اس تبلیغ سے ہماری غرض سلسلہ احمدیہ کی صورت میں اسلام کی تبلیغ ہو۔ میرا یہی مذہب ہے اور حضرت مسیح موعود کے پاس رہ کر اندر باہر ان سے بھی یہی سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے

اب جب کہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۴۰ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۱۰) غیروں سے الگ (ج)

کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا۔ کیا وہ انبیاء جن کی سوانح کا علم ہم تک پہونچا ہے اور ہیں ان کے ساتھ جماعتیں بھی نظر آتی ہیں انھوں نے اپنی ان جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کر دیا ہر ایک شخص کو ماننا پڑے گا کہ بیشک کیا ہے۔ پس اگر حضرت مرزا صاحب بھی جو کہ نبی اور رسول ہیں اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے الگ کر دیا تو نئی اور انوکھی بات کونسی کی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۶۹ مورخہ ۲۶ فروری و ۲ مارچ ۱۹۱۸ء)

## (۱۱) حضرت مسیح موعود کو مسلمان کہنا مسلمان بننے کے لئے کافی نہیں (ج)

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۵ء)

آپ کے (مرزا صاحب کے) مبعوث کئے جانے کی غرض یہ نہ تھی کہ لوگ آپ کو مسلمان سمجھ لیں اور بس۔ بلکہ یہ تھی کہ آپ کو قبول کریں اور آپ مسلمان را مسلمان باز کردند کے مطابق مسلمان کہلانے والوں کو سچے اور حقیقی مسلمان بنائیں پس حضرت مرزا صاحب نے یہ کبھی نہیں کہا کہ جو مجھے مسلمان کہہ لے وہ پکا مسلمان ہو جاتا ہے بلکہ یہی کہا کہ جو مجھے مانیگا اور قبول کرے گا وہی مسلمان ہوگا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۵ء۔)

------

ایسے ساحر تھے کہ ان لوگوں کو جو یہودی صفت ہو کر بندروں سے مشابہ ہو چکے تھے انسان بنا دیتے تھے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۹ء)

# (۹) ایک فرقہ

براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۲ میں آپ (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"ان ہی دنوں میں سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لئے ایک کرنا بجائے گا۔ اور اس کرنا کی آواز پر ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھینچ آئے گا بجز ان لوگوں کے جو شقی ازلی ہیں۔ جو دوزخ کے بھرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں"۔

ایسا ہی اشتہار حسین کامی سفیر سلطان روم میں آپ لکھتے ہیں:-

"خدا نے یہ ہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمان مجھ سے الگ رہے گا وہ کاٹا جائے گا"

پھر ایک حضرت مسیح موعود کا الہام ہے جو آپ نے اشتہار معیار الاخیار مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۸ پر درج کیا ہے اور وہ یہ ہے:-

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے"

اختصار کے طور پر اتنے حوالے دئے جاتے ہیں ورنہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب نے) بیسیوں جگہ اس مضمون کو ادا کیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل (حکیم نور الدین صاحب) کا بھی یہی عقیدہ تھا چنانچہ جب ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں تو آپ نے فرمایا:-

"اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی"

(دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۸ جلد ۱۲ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

ہی کہیں گے حال آں کہ عیسائی ہو جانے کی وجہ سے وہ اب سراج دین نہیں رہا بلکہ کچھ اور بن گیا ہے لیکن عرف عام کی وجہ سے اسے اس نام سے پکارا جاوے گا۔

معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں میں غیراحمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکا نہ کھائیں اس لئے آپ نے کہیں کہیں بہ طور ازالہ کے غیراحمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ "وہ لوگ جو اسلام کا دعوی کرتے ہیں" تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان .... پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ حضرت (مرزا صاحب) نے جہاں کہیں بھی غیراحمدیوں کو مسلمان کہہ کر پکارا ہے وہاں صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اسلام کا دعوی کرتے ہیں ورنہ آپ حسب حکم الٰہی اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھتے تھے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیراحمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۲۶ نمبر ۳ جلد ۱۴)

یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم جہاں غیراحمدیوں کے لئے مسلمان کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد حسب حیثیت گوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسمی و رسمی ہوتی ہے۔ کیوں کہ آخر وہ نہ تو ہندو ہیں نہ عیسائی نہ بدھ۔ کلمہ پڑھتے ہیں اور قرآن شریف پر عمل کے مدعی۔ ضرور ہے کہ ہم انہیں اسی نام سے پکاریں جس کا وہ اپنے آپ کو مستحق سمجھتے ہیں۔ یہودیوں کے لیے اَلَّذِیْنَ ھَادُوْا قرآن مجید میں آتا ہے اور عیسائیوں کے لیے نصاریٰ اور بعض اوقات عیسائی اور موسائی بھی کہہ لیا جاتا ہے حال آں کہ وہ نہ ہدایت یافتہ نہ حضرت عیسٰی و موسیٰ کے متبعین۔ پس مسلمان کا لفظ بہ لحاظ قوم ہے اور شرعی فتویٰ جو کسی نبی کے انکار سے لازم آتا ہے وہ اور بات ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۱۲۵ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۵ء)

## (۱۴) سلام مسنون

لیکن ہم پوچھتے ہیں اگر سلام مسنون نہ کہنے سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ مخاطب کرنے

# (ب) مسلمان

## (۱۲) مسلمان مسلمان نہیں

چو دور خسروی آغاز کردند مسلمان را مسلمان باز کردند

اس الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کفر و اسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اس میں خدا نے غیر احمدیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے مسلمان تو اس لئے کہا ہے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور جب تک یہ لفظ استعمال نہ کیا جاوے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ کون مراد ہے مگر ان کے اسلام کا اس لئے انکار کیا گیا ہے کہ وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں بلکہ ضرورت ہے کہ ان کو پھر نئے سرے سے مسلمان کیا جاوے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۴۳ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۱۳) مسلمان کا لفظ

اس جگہ ایک اور شبہ بھی پڑتا ہے اور وہ یہ کہ جب حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اپنے منکروں کو حسب حکم الٰہی اسلام سے خارج سمجھتے تھے تو آپ نے ان کے لئے اپنی بعض آخری کتابوں میں مسلمان کا لفظ کیوں استعمال فرمایا تو اس کا جواب یہ ہے کہ...... کیا قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب ہونے والی قوم کو نصاریٰ کے نام سے یاد نہیں کیا گیا ضرور کیا گیا اور بہت دفعہ کیا گیا۔ مگر وہاں معترض نے اعتراض نہ کیا کہ جب وہ عیسیٰ کی تعلیم سے دور جا پڑے ہیں تو ان کو نصاریٰ کیوں کہا جاتا ہے پھر اب یہاں اعتراض کیسا۔ اصل میں بات یہ ہے کہ عرف عام کی وجہ سے ایک نام کو اختیار کرنا پڑتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ چیز اسم بامسمیٰ ہو گئی مثلاً دیکھو اگر ایک شخص سراج دین نامی مسلمان سے عیسائی ہو جاوے تو اسے پھر بھی سراج دین

## (۱۵) زبانی دعوی

لہذا یہ یقینی اور قطعی طور پر یقینی ہے کہ اگر اس زمانہ کے یہودی صفت مسلمان نبی کریم کے وقت میں پیدا کئے جاتے تو آپ کے ساتھ بھی وہی سلوک کرتے جو انہوں نے اس زمانہ کے رسول (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کے ساتھ کیا۔ اور اگر وہ موسیٰ اور عیسیٰ کا زمانہ پاتے تو ان کا بھی اسی طرح انکار کرتے کیوں کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) اللہ تعالیٰ کا ایک نور ہے اور وہ آنکھ جو اس نور کو ہی نہیں دیکھ سکی وہ اندھی ہے کسی اور نور کو بھی نہیں دیکھ سکتی حضرت مسیح موعود نے بھی اس اصل کو بیان فرمایا ہے جیسا کہ آپ مخالفوں کا ذکر کرتے ہوئے اربعین صـ۲۳ پر فرماتے ہیں کہ "ایسا شخص اگر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاتا تو آپ کو بھی نہ مانتا۔ اگر حضرت عیسیٰ کے زمانے میں ہوتا تو ان کو بھی قبول نہ کرتا" پس مخالفین کا یہ دعویٰ کہ ہم مسلمان ہیں ایک زبانی دعویٰ ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صـ۱۳۱ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۱۶) خبیث عقیدہ

حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی اس تحریر سے بہت سی باتیں حل ہو جاتی ہیں اول یہ کہ حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ کے الہام کے ذریعہ اطلاع دی کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں اور نہ صرف یہ اطلاع دی بلکہ حکم دیا کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھ۔ دوسرے یہ کہ حضرت صاحب نے عبدالحکیم خاں کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔ تیسرے یہ کہ مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے۔ چوتھے یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لئے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔ پانچویں کہ جو شخص مسیح موعود کی دعوت کو رد کرتا ہے وہ قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتا ہے اور خدا کے کھلے نشانات سے منہ پھیرتا ہے چھٹے یہ کہ جو مسیح موعود کے منکروں کو راستباز قرار دیتا ہے اس کا دل شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صـ۱۲۵ نمبر ۳ جلد ۱۴)

والے کے نزدیک مخاطبین مسلمان نہ تھے بلکہ کافر تھے تو کیا اسی قسم کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کی جائے تو پیغام اور اس کا امیر (مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری) تسلیم کریں گے کہ مسیح موعود بھی ان لوگوں کو جنہیں آپ نے بغیر سلام مسنون مخاطب کیا مسلمان نہ سمجھتے تھے بلکہ کافر قرار دیتے تھے دیکھئے حضرت مسیح موعود نے آئینۂ کمالات اسلام میں ایک مکتوب بزبان عربی لکھا . . . . . یہ عربی خط ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف ہی نہیں لکھا گیا بلکہ اس کے مخاطب مشائخ ہند اور زہاد و صوفیا مصر و شام وغیرہ اسلامی ممالک بھی ہیں مگر جب ہم خط کو دیکھتے ہیں تو وہ بغیر سلام مسنون بسم اللہ کے بعد اس طرح شروع ہوتا ہے۔

الی مشائخ الهند ومتصوفة افغانستان ومصر وغيرها من الممالك۔

اما بعد۔ فاعلموا ايها الفقراء والزهاد ومشائخ الهند وغيرها من البلاد الذين وقعوا في البدعات والفساد۔

اور دیکھئے ۱۹۰۲ء میں جب علماء ندوہ کا جلسہ امرتسر میں ہوا تو اس وقت حضرت مسیح موعود کے متعلق ایک اشتہار شائع ہوا جس کے جواب میں آپ نے (مرزا صاحب نے) ایک ہی دن میں دعوۃ الندوہ کے نام سے ایک رسالہ لکھا جس میں بغیر سلام مسنون کے التبلیغ کے عنوان سے علمائے ندوہ کو یوں مخاطب فرمایا۔

یا اهل دار الندوة تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم ان لا نحکم الا القرآن۔

پس اگر حضرت خلیفہ ثانی (میاں محمود احمد صاحب) کے سلام مسنون نہ لکھنے کا مطلب ہے کہ آپ نے اس مجمع کو مسلمانوں کا مجمع نہ سمجھا تو حضرت مسیح موعود نے جو عام مسلمانوں کے مجمعوں کو نہیں بلکہ علماء اور فضلاء کے مجمعوں کو بغیر سلام مسنون مخاطب فرمایا ہے اس سے بہ درجۂ اولیٰ ثابت ہوا کہ آپ بھی اُن کو مسلمان نہ سمجھتے تھے بلکہ کافر قرار دیتے تھے اور جن کو حضرت مسیح موعود کافر قرار دیں ان کو کافر سمجھنا ہر ایک اس شخص کا فرض ہے جو آپ کو راست باز اور خدا کا برگزیدہ سمجھتا ہو۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۴ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۰ء)

دجّال نہیں ہو سکتا۔ ہاں ضال اور جادہ صواب سے منحرف ضرور ہوگا اور میں اس کا نام بےایمان نہیں رکھتا۔ (متن کتاب)

یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب شریعت کے اسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمۂ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن سکتا۔ (حاشیہ)

(تریاق القلوب ص۱۳۰ متن و حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

دیکھو جس طرح جو شخص اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کو ماننے کا دعویٰ کر کے ان کے احکام کی تفصیلات مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ تقویٰ طہارت کو بجا نہ لائے اور ان احکام کو جو تزکیہ نفس ترک شر اور حصول خیر کے متعلق نافذ ہوئے ہیں چھوڑ دے وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے اور اس پر ایمان کے زیور سے آراستہ ہونے کا اطلاق صادق نہیں آسکتا۔ اسی طرح سے جو شخص مسیح موعود کو نہیں مانتا یا ماننے کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بھی حقیقت اسلام اور غایت نبوت اور غرض رسالت سے بےخبر محض ہے اور وہ اس بات کا حق دار نہیں ہے کہ اس کو سچا مسلمان۔ خدا اور اس کے رسول کا سچا تابع دار اور فرمانبردار کہہ سکیں کیوں کہ جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قرآن شریف میں اور احکام دئیے ہیں۔ اسی طرح سے آخری زمانے میں ایک آخری خلیفہ کے آنے کی پیشگوئی بھی بڑے زور سے بیان فرمائی ہے اور اس کے نہ ماننے والوں اور اس سے انحراف کرنے والوں کا نام فاسق رکھا ہے۔

(حجۃ اللہ تقریر لاہور از مرزا غلام احمد قادیانی ص۔ منقول از النبوۃ فی الاسلام ص۲۰۱ مؤلفہ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور)

میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری طاعت واجب ہے۔ اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔ اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے

## (۱۷) دجالی طلسم

اس تحریر سے ہم کو اتنی باتوں کا پتہ لگتا ہے۔ اوّل یہ کہ حضرت مولوی صاحب (یعنی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اوّل) کا یہ عقیدہ تھا کہ مسلمان کہلانے کے لیئے ایمان بالرسل ضروری ہے دوسرے یہ کہ رسل کے مفہوم میں سارے رسول شامل ہیں خواہ کوئی رسول نبی کریم صلعم سے پہلے آئے یا بعد میں۔ ہندوستان میں ہو یا کسی اور ملک میں تیسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود بھی اللہ تعالٰے کے ایک رسول تھے اور ایمان بالرسل میں آپ پر ایمان لانا بھی شامل ہے۔ چوتھے یہ کہ جو مسیح کو نہیں مانتا وہ اللہ کے رسولوں میں تفرقہ کرتا ہے اس لئے وہ کافر ہے اب کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ حضرت مولوی صاحب غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھا کرتے تھے وہ دیکھیں کہ مذکورہ بالا تحریر ان کے سارے دجالی طلسم کو پاش پاش کر دیتی ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۲۲ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۱۸) فیصلہ

اب مسیح موعود کے اس فیصلہ کے بعد ہم کسی ایسے شخص کی بات کو پر پشہ کے برابر بھی وقعت نہیں دیتے، جو احمدی کہلا کر غیر احمدیوں کو مسلمان جانتا ہے ہم مجبور ہیں۔ ہم نے مسیح موعود کو مصلحت وقت کے لیئے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے اسے واقعی حکم سمجھ کر مانا ہے اور اس کی ہر ایک بات کو سچا پایا ہے پس جب مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کہتا ہے کہ اس کے منکروں کو خدا مسلمان نہیں جانتا تو ہم کون ہیں کہ اس بات کا انکار کریں۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۳۲ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (ج) تکفیر

## (۱۹) تکفیر کی توسیع

ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ رسالہ الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۲۴ مرتبہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب منقول از اخبار الفضل مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء)

جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔

(الہام مرزا احمد قادیانی صاحب اشتہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۲۷ مجموعہ اشتہارات مرزا صاحب)

آپ نے (مسیح موعود نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے۔ کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد ۶ نمبر ۴۔ اپریل ۱۹۱۱ء منقول از عقائد احمدیہ صفحہ ۱۰ مؤلفہ میر ترشاہ صاحب قادیانی لاہوری)

کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

(آئینۂ صداقت صفحہ ۳۵ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے ...... کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیوں کر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لانفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔

(نہج المصلی مجموعہ فتاوائے احمدیہ صفحہ ۲۷۲ مؤلفہ محمد فضل خان صاحب قادیانی)

ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۱۰ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۲۰) اصول تکفیر

ایک دن نماز عصر کے بعد خود جناب خلیفہ (میاں محمود احمد) صاحب سے اس بارہ میں

جانتا ہے وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے کیوں کہ جس امر کو اس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اس کو رد کر دیا۔

(تحفۃ الندوہ صفحہ۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آخری زمانے میں میری امت میں سے ہی مسیح موعود آئے گا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خبر دی تھی کہ میں معراج کی رات میں مسیح ابن مریم کو نبیوں میں دیکھ آیا ہوں جو اس دنیا سے گزر گئے ہیں۔ اور یحیٰی شہید کے پاس دوسرے آسمان میں ان کو دیکھا ہے اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لیے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا اب جو شخص خدا اور رسول کے احکام کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیوں کر ہو سکتا ہے اور اگر وہ مومن ہے تو میں بوجہ افترا کرنے کے کافر ٹھہرا کیوں کہ میں ان کی نظر میں مفتری ہوں۔

(حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب صفحہ ۱۶۳)

کفر دو قسم پر ہے۔ ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔

ہیں سے بعض یا تمام یا دیگر ایمانیات کا منکر رہے ۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۹ جون ۱۹۲۲ء نمبر ۱۲۳ جلد ۱۳)

## (۲۲) کیوں کافر

اس کی وجہ کہ غیر احمدی کیوں کافر ہیں ۔ قرآن کریم نے بیان کی ہے وہ اصل جو قرآن کریم نے بتایا ہے ۔ اس سب کا انکار یا اس کے کسی ایک حصہ کے نہ ماننے سے کافر ہو جاتا ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ کا انکار کفر ہے سب نبیوں کا یا نبیوں میں سے ایک کا انکار کفر ہے کتب الٰہی کا انکار کفر ہے ملائکہ کے انکار سے انسان کافر ہو جاتا ہے وغیرہ ۔ ہم چونکہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے ۔ غیر احمدی کافر ہیں ۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا بیان بہ اجلاس سب جج عدالت گورداسپور مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶/۲۹ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۱۰۱/۱۰۲)

## (۲۳) دو بڑے کافر

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں دو شخصوں کو سب سے بڑا کافر بیان فرمایا ہے ۔ اول وہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرتا ہے مثلاً کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام کیا ہے ۔ حال آں کہ درحقیقت اسے کوئی الہام نہیں ہوا ۔ دوسرے وہ جو خدا کے کلام کی تکذیب کرتا ہے ۔ جیسے فرمایا ۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ (اس آیت میں ظالم سے کافر مراد ہے اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے بھی ظالم کے یہی معنی کیے ہیں ۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صـ ۱۶۳ حاشیہ) اب مسیح موعود کا یہ دعویٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مامور ہے ۔ یا تو وہ نعوذ باللہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور محض افتریٰ علی اللہ کے طور پر دعویٰ کرتا ہے تو ایسی صورت میں نہ صرف وہ کافر بلکہ بڑا کافر ہے اور یا مسیح موعود اپنے دعویٰ الہام میں سچا ہے اور خدا

میری گفتگو ہوئی کہ وہ غیر احمدیوں کی کیوں تکفیر کرتے ہیں اس گفتگو کا خلاصہ میں ذیل میں درج کرتا ہوں :-

خاکسار۔ کیا یہ صحیح ہے کہ آپ غیر احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں۔

خلیفہ صاحب۔ ہاں یہ درست ہے۔

خاکسار۔ اس تکفیر کی بنا کیا ہے کیا وہ کلمہ گو نہیں ہیں۔

خلیفہ صاحب۔ بے شک وہ کلمہ گو ہیں لیکن ہمارا اور ان کا اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے مسلم کے لئے توحید پر۔ تمام انبیاء پر۔ ملائکہ پر۔ کتب آسمانی پر ایمان لانا ضروری ہے اور جو ان میں سے ایک بھی نبی اللہ کا منکر ہو جائے وہ کافر ہو جاتا ہے جیسا کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کو مانتے ہیں لیکن صرف رسول اکرم کی رسالت کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر ہیں اسی طرح قرآن کریم کے مطابق غیر احمدی مرزا صاحب کی نبوت سے منکر ہو کر کفار میں شامل ہیں۔ اللہ کی طرف سے ایک امر آیا جس کو ہم نے مان لیا اور انہوں نے نہ مانا۔

(مضمون عبد القادر صاحب متعلم جامعہ ملیہ سندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۹۹ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۲۳ء)

## (۲۱) جزو ایمان

ہمارے نزدیک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا جزو ایمان ہے۔ کیوں کہ آپ کے انکار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار مستلزم ہے چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

پس جب کہ مسیح موعود کے انکار سے خدا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار لازم ہے تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں خود مسیح موعود کا اقرار آ جاتا ہے۔ اس لئے جو شخص مسیح موعود علیہ السلام کا منکر ہو کر منہ سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا رہے۔ وہ اسی طرح مسلمان نہیں ہو سکتا جس طرح کوئی شخص کلمہ طیبہ کا اقرار کرتا رہے مگر ساتھ ہی گذشتہ انبیاء علیہم السلام

ہاں اگر اس بات کا ثبوت چاہو کہ حضرت مسیح موعود اپنے مخالفین کو اس آیت کے ماتحت سمجھتے تھے یا نہیں تو الحکم نمبر ۳۰ جلد ۴ سنہ ۱۹ پڑھ لو۔ ساری حقیقت کھل جائے گی۔ وہاں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا ایک خطبہ درج ہے۔ جو مولوی صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود کے سامنے پڑھا۔ مولوی صاحب موصوف نے اس خطبہ کو اولٰئک ھم الکافرون حقا والی آیت سے ہی شروع کیا اور احمدیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم مسیح موعود کو ہر ایک امر میں حکم نہیں ٹھہراؤ گے اور اس پر ایمان نہیں لاؤ گے جیسے صحابہ نبی کریم پر لائے تو تم بھی ایک گونہ غیر احمدیوں کی طرح اللہ کے رسولوں میں تفریق کرنے والے ہو گے۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم نے اس خطبہ میں یہ بھی کہا کہ اگر میں اس خیال میں غلطی پر ہوں تو میں التجا کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود مجھے میری غلطی سے مطلع فرما دیں۔ مگر حضرت صاحب نے ایسا نہیں کیا بلکہ جب مولوی صاحب آپ کو نماز جمعہ کے بعد ملنے کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے (یعنی مرزا صاحب نے) فرمایا کہ " یہ بالکل میرا مذہب ہے جو آپ نے بیان کیا " اور فرمایا کہ " یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ آپ معارف الٰہیہ کے بیان میں بلند چٹان پر قائم ہو گئے ہیں "

(دیکھو اخبار الحکم قادیان نمبر ۳۰ جلد ۴ سنہ ۱۹ء)

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۶۶ و صفحہ ۱۶۷ نمبر ۴ جلد ۱۴)

## (۲۶) خدا کی قسم

کیا خلیفہ اوّل (حکیم نورالدین صاحب) کو مہدی جاننے والے اپنے مہدی کی بات ماننے کو تیار ہیں وہ سنیں کہ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا ایک لعنتی آدمی کا کام ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اوّل کو اولٰئک ھم الکافرون حقا والی آیت کو غیر احمدیوں پر چسپاں کرتے ہوئے اور رسل کے لفظ میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

سچ مسیح اس سے ہم کلام ہوتا تھا تو اس صورت میں بلاشبہ یہ کفر انکار کرنے والے پر پڑے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خود فرمایا ہے۔ پس اب تم کو اختیار ہے کہ یا مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پہ کفر کا فتویٰ لگاؤ اور یا مسیح موعود کو سچا مان کر اس کے منکروں کو کافر جانو۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۲۳ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۲۴) صاف ظاہر

پھر (مرزا صاحب کا) ایک اور الہام ہے جس میں انکار کی گنجائش باقی رہتی ہی نہیں سوائے اس کے کہ الہام کا انکار کر دیا جائے اور وہ الہام یہ ہے قل یاایھا الکفار انی من الصادقین (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۲)۔ ........ خدا مسیح موعود (مرزا صاحب) کو حکم دیتا ہے کہ تو کہہ اے کافرو میں صادقین میں سے ہوں یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ اس الہام میں مخاطب ہر ایک ایسا شخص ہے جو حضرت مسیح موعود کو صادق نہیں سمجھتا کیوں کہ فقرہ انی من الصادقین اس کی طرف صاف طور پر اشارہ کر رہا ہے پس ثابت ہوا کہ ہر ایک جو آپ کو (یعنی مرزا صاحب کو) صادق نہیں جانتا اور آپ کے دعاوی پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان صفحہ ۱۲۳ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۲۵) آیت کے ماتحت

پس اس آیت کے ماتحت ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور یہ فتویٰ ہماری طرف سے نہیں ہے بلکہ اس کی طرف سے ہے جس نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کے لیے اولئک ھم الکافرون حقا۔ فرمایا ہے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۱۰ نمبر ۳ جلد ۱۴)

انکار کر دے تو کر دے مگر آپ کو ظلی نبی مان کر پھر اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ آپکے منکرین کی نسبت وہی فتویٰ ہے جو قرآن کریم نے انبیاء کے منکرین کے متعلق بیان فرمایا ہے یہ ایک موٹی سی بات ہے کہ جب مسیح موعودؑ (مرزا صاحب) خدا کا ایک رسول اور نبی ہے تو پھر اس کو وہ سارے حقوق حاصل ہیں جو اور نبیوں کو ہیں اور اس کا انکار ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالےٰ کے اور نبی کا انکار۔ اب ظاہر ہے کہ جو شخص مسیح موعود (مرزا صاحب) کا انکار کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے رسولوں میں تفریق کرتا ہے یعنی باقی رسولوں کو تو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا صاحب) کو نہیں مانتا اس لئے اس کی طرف یہ قول منسوب نہیں کیا جا سکتا لا نفرق بین احد من رسلہ کیوں کہ اس نے مسیح موعود کے انکار سے رسولوں میں تفریق کر دی پس اس لئے وہ حق نہیں رکھتا کہ اسے مومن کے نام سے پکارا جاوے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے دوسری جگہ ایسے لوگوں کو جو خدا کے بعض رسولوں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے پکا کافر کہا ہے

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص۱۱۹ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۲۹) ہتک اور استہزاء

آنحضرت کی بعثت اول میں آپکے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا لیکن آپ کی بعثت ثانی میں آپکے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت کی ہتک اور آیات اللہ سے استہزاء ہے۔ حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے آنحضرت کی بعثت اول و ثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے جس سے لازم آتا ہے کہ بعث ثانی کے کافر کفر میں بعث اول کے کافروں سے بہت بڑھ کر ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ ص۱۰ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

پس ان معنوں میں مسیح موعود (جو آنحضرت کی بعث ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے) کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا گویا آنحضرت کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے

کو شامل کرتے ہوئے سنا ہے۔ مجھے ایک عرصہ گزر جانے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے الفاظ یاد نہیں ہیں مگر مجھے یہ اچھی طرح یاد ہے کہ آپ نے مذکورہ بالا آیت کو غیر احمدیوں پر چسپاں کیا بلکہ سننے والوں نے اس دن تعجب بھی کیا تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے خلاف عادت صریح الفاظ میں مسئلہ کفر کی تصدیق فرمائی ورنہ عام طور پر مولوی صاحب کی عادت تھی کہ اگر کوئی آپ سے اس مسئلہ کے متعلق سوال کرتا تو آپ یہ کہہ کر ٹال دیا کرتے تھے کہ تمہیں دوسرے کے کفر و اسلام سے کیا۔ تم اپنی فکر کرو۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۲۰ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۲۷) پھر کس طرح

پھر ہم کس طرح مان لیں کہ خدا تو ایک شخص کو کہے کہ۔ انت منی بمنزلۃ ولدی۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی لیکن وہ شخص ایسا معمولی ہو کہ اس کا ماننا نہ ماننا قریباً برابر ہو۔ پھر ہم کس طرح مان لیں کہ ایک شخص کے انکار سے یہودی بن کر مغضوب علیہم بن جائے لیکن اس کو ماننا ایمانیات میں سے نہ ہو۔ پھر ہم کس طرح مان لیں کہ ایک شخص پکار پکار کر کہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

لیکن ابن مریم کا منکر تو کافر ہو اور غلام احمد (قادیانی) کا منکر کافر نہ ہو۔ اور پھر ہم کس طرح مان لیں کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ بار بار اپنے الہام میں رسول اور نبی کہہ پکارے لیکن وہ لا نفرق بین احد من رسلہ کے لفظ رسل میں شامل نہ ہو اور اس کا منکر اولئک ھم الکافرون حقاً سے باہر ہو۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۲۷ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۲۸) موٹی سی بات

پس اب کوئی شخص مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی ظلی نبوت کا

نزدیک تو اسی طرح یہود کے نزدیک مسیح اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور مسیحیوں کے نزدیک آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت بھی ثابت نہیں۔ اگر منکرین کے فیصلے سے ایک نبی غیر نبی ٹھہر جاتا ہے تو کروڑوں عیسائیوں اور یہودیوں کا اجماع ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم من جانب اللہ نبی اور رسول نہ تھے۔ پس اگر ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا یہ اصل درست ہے کہ بیت المقدس کی تولیت کے مستحق تمام نبیوں کے ماننے والے ہی ہو سکتے ہیں تو ہم اعلان کرتے ہیں کہ احمدیوں کے سوا خدا کے تمام نبیوں کا مومن اور کوئی نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۳۶)

## (۳۲) عظیم الشان نبی اللہ رسول اللہ

جری اللہ فی حلل الانبیاء سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت احمد علیہ السلام ایک عظیم الشان نبی اللہ و رسول اللہ ہیں اور ان کا انکار موجب غضب الٰہی اور کفر ہے۔

(رسالہ احمدی نمبر ۵ و ۶ بابت ۱۹۱۹ء موسومہ النبوۃ فی الالہام۔ مصنفہ قاضی محمد یوسف صاحب قادیانی)

## (۳۳) لازمی شرط

خدا تعالےٰ نے حضرت (مرزا صاحب) کو فرمایا کہ جس کو میرا محبوب بننا منظور اور مقصود ہو اس کو تیری اتباع کرنی اور تجھ پر ایمان لانا لازمی شرط ہے ورنہ وہ میرا محبوب نہیں بن سکتا، اگر تیرے منکر اس فرمان کو قبول نہ کریں بلکہ شرارت اور تکذیب پر کمربستہ ہوں تو ہم سزا دہی کی طرف متوجہ ہوں گے۔ ان کافروں کے واسطے ہمارے پاس جہنم موجود ہے جو قید خانہ کا کام دے گا۔

یہاں صرف حضرت احمد علیہ السلام کے منکر اور اطاعت اور بیعت میں نہ آنے والے گروہ کو کافر قرار دیا ہے اور جہنم ان کے لئے بطور قید خانہ قرار دیا ہے

انکار کرتا ہے۔ جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنا دینے والا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ صفحہ ۲ مورخہ ۲۹ جون ۱۹۱۵ء)

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) کا اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنے الہام میں احمد نام رکھا ہے۔ اس لئے آپ کا منکر کافر ہے۔ کیوں کہ احمد کے منکر کے لئے قرآن میں لکھا ہے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون؛

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۴۶ نمبر ۳ جلد ۱۴)

## (۳۰) برابری

پھر اپنے رسالہ (کفر و اسلام) کے صفحہ ۸ پر مولوی محمد علی صاحب (قادیانی لاہوری) لکھتے ہیں "مسیح موعود کے نہ ماننے سے ایک شخص قابل مواخذہ ہے۔ مگر وہ دائرہ اسلام سے اس وقت تک خارج نہیں ہوتا جب تک لا الہ الا اللہ کا انکار نہ کرے۔ اگر مولوی صاحب موصوف کا واقعی یہی اعتقاد ہے تو پھر ان کے نزدیک یہ فقرہ بھی درست ہونا چاہئے کہ "نبی کریم کے نہ ماننے سے ایک شخص قابل مواخذہ ہے۔ مگر وہ دائرہ اسلام سے اس وقت تک خارج نہیں ہوتا جب تک کہ لا الہ الا اللہ کا انکار نہ کرے"

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۸۱ نمبر ۴ جلد ۱۴)

## (۳۱) ایک اولوالعزم نبی

اگر یہودی اس لئے بیت المقدس کی تولیت کے مستحق نہیں کہ وہ جناب مسیح اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کے منکر ہیں اور عیسائی اس لئے غیر مستحق ہیں کہ انہوں نے خاتم النبیین کی رسالت و نبوت کا انکار کر دیا ہے تو یقیناً یقیناً غیر احمدی بھی مستحق تولیت بیت المقدس نہیں۔ کیوں کہ یہ بھی اس زمانہ میں مبعوث ہونے والے خدا کے ایک اولوالعزم نبی کے منکر اور مخالف ہیں اور اگر کہا جائے کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت ثابت نہیں تو سوال ہوگا کن کے نزدیک؟ اگر جواب یہ ہو کہ نہ ماننے والوں کے

سوال کا کہ "کیا حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہئیے"
حضرت مفتی (محمد صادق) صاحب (قادیانی) یہ جواب لکھتے ہیں :۔

"خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے ایک شخص آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے درمیان میں سے ایک رسول کو (بالفرض مسیح ابن مریم ہی کو سہی) نہیں ماننا کہتا ہے وہ تو کافر تھا۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائے گا یا مسلمان حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک رسول کا انکار کرتا ہے اس کا کیا حشر ہوگا آپ ہی بتلائیے مگر انصاف شرط ہے۔"

کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی الفاظ اس بات کے ثبوت میں ہو سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان (الفاظ کا) زندہ دائمی اور حقیقی معنوں میں نبی اور رسول یقین کرتا ہے۔

(محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کا رسالہ بعنوان مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر صفحہ ۱۴۳)

## (۳۷) میرے نزدیک حق نہ تھا

میرے نزدیک غیر احمدی کافر ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا بیان با جلاس سب جج عدالت گورداسپور مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶/۲۹ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۱۰۱/۱۰۲)

جن بعض لوگوں نے ہم پر کفر کا فتویٰ دیا ہے وہ فتویٰ غلط ہے۔ ان کو کوئی حق نہ تھا کہ وہ ہم کو کافر کہتے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا بیان با جلاس سب جج عدالت گورداسپور مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶/۲۹ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۱۰۱/۱۰۲)

(رسالہ احمدی ۶-۵-۴؁ بابت ۱۹۱۹؁ء ورسالہ النبوۃ فی الالہام ص۴۲ مؤلفہ قاضی محمد یوسف صاحب قادیانی)

## (۳۴) حیران

لکھنؤ میں ہم (یعنے میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے۔ اسنے کہا کہ (وہ) آپ لوگوں کے بڑے دشمن ہیں جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ہم لوگوں کو کافر کہتے ہیں میں نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہوں۔ اس سے شیخ یعقوب علی باتیں کر رہے تھے میں نے ان کو کہا آپ کہہ دیں کہ واقع میں ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ یہ سُن کر وہ حیران سا ہو گیا۔

(انوار خلافت ص۹۲ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۳۵) تعجب کی بات (ج)

یہ تو احمدی غیر احمدی کا سوال ہوا۔ اب لیجئے قادیانی احمدی ایسا احمدی کو جو اُن کی جماعت سے نکل کر لاہوری جماعت میں شامل ہو جائے مرتد کہتے ہیں۔ حالانکہ اصطلاحی لحاظ سے مرتد وہ ہوتا ہے جو اسلام چھوڑ دے۔

جب ایک ایسی جماعت کے ساتھ جو حضرت مسیح موعود کو بروزی اور ظلی نبی بھی مانتی ہے قادیانی احمدیوں کا یہ سلوک ہے تو اُن کا سلوک غیر احمدیوں یا احرار کے ساتھ تو کہیں بدتر ہو گا۔ اور اگر اس کے جواب میں احرار قادیانی حضرات (وہ تو لاہوریوں کو بھی اسی لپیٹ میں لاتے ہیں) کو کافر سمجھیں اور ان سے وہی سلوک روا رکھیں جو خود احرار سے رکھا جاتا ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ کوئی تعجب کی بات ہے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۴ نمبر ۹۴ مورخہ ۳ اگست ۱۹۳۶؁ء)

## (۳۶) مفتی صاحب کا فتویٰ (ج)

اخبار بدر پرچہ ۹ مارچ ۱۹۰۶؁ء میں ملک مولا بخش صاحب آف گورالی کے اسر

# (د) نماز وحج

## (۴۰) نماز کی ممانعت

صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے۔ اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لئے ہے۔ تم اگر ان میں ملے جارہے ہو تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے۔ وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء منقول از کتاب مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص ۲۶۵ مرتبہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

میرا یہی مذہب ہے جو میں ہمیشہ سے ظاہر کرتا ہوں کہ کسی غیر مبائع شخص کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کرتے ہوں نماز نہ پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہتا ہے اگر کوئی شخص متردد یا مذبذب ہے تو وہ بھی مکذب ہی ہے خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اس طرح احمدی میں اور اس کے غیر میں تمحیص اور تمیز کر دے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۸ نمبر ۴۱۔ ۴۲ مورخہ ۳۰ نومبر و ۱۰ دسمبر ۱۹۰۴ء و اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۱۷ء)

## (۴۱) یاد رکھو

پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام

## (۳۸) ہم اور وہ

چودھری صاحب (ظفر اللہ خاں صاحب قادیانی) کی بحث تو صرف یہ تھی کہ ہم احمدی مسلمان ہیں ہم کو کافر قرار دینا غلطی ہے۔ باقی غیر احمدی کافر ہیں یا نہیں اس کے متعلق عدالت ماتحت میں بھی احمدیوں کا یہی جواب تھا کہ ہم ان کو کافر کہتے ہیں اور ہائی کورٹ میں بھی چودھری صاحب نے اسی کی تائید کی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۲ء)

میں نے بتا دیا کہ ہم حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ غیر احمدی نبی نہیں مانتے وہ ہمیں کافر محض جوش نفس سے کہتے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا بیان اجلاس سب جج عدالت گورداسپور مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶/۲۹ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۱۰۱/۱۰۲)

## (۳۹) چڑنے کا فلسفہ (ج)

اگر ہم غیر احمدیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں اور کسی کو کافر کہتے ہیں تو اسے برا کیوں لگتا ہے۔ دیکھو عیسائی ہمیں کافر کہتے ہیں۔ لیکن ہم ان کے اس کہنے سے نہیں چڑتے۔ کیوں کہ ہم انھیں سچا نہیں سمجھتے۔ پس اگر غیر احمدی ہمارے کافر کہنے سے چڑتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہم کو سچا سمجھتے ہیں۔ ہم ان کو کہتے ہیں کہ جب یہی اسلام ہے جو ہمارے پاس ہے تو تم اسے قبول کر لو پھر ہم تمھیں کافر نہیں کہیں گے بلکہ اپنا بھائی سمجھیں گے۔ (قادیانی صاحبان جو کافر کہلانے سے چڑتے ہیں خود بھی مسلمانوں کی سچائی تسلیم کرتے ہیں (للمولف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۸۶ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۱۶ء)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا بیان باجلاس سب جج عدالت گورداسپور مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶/۲۹ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۱۰۱/۱۰۲)

## (۴۵) سوال

(مرزا صاحب سے) سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اسکے پیچھے نماز پڑھ لیں یا نہ پڑھیں حضرت مسیح موعود (یعنے مرزا صاحب) نے فرمایا کہ پہلے تمھارا فرض ہے اسے واقف کرو۔ پھر اگر تصدیق نہ کرے نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(ملفوظات احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۱۴۶ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

## (۴۶) فرض

ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالٰے کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔

(انوار خلافت صفحہ ۹۰ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۴۷) کسی قسم کے

ان دونوں حوالوں سے ظاہر ہے کہ کسی قسم کے غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

(منکرین خلافت کا انجام صفحہ ۸۲ مصنفہ جلال الدین شمس صاحب قادیانی)

## (۴۸) دکھاوے کی نماز

سنہ ۱۹۱۲ء میں میں مع سید عبدالحی صاحب عرب مصر سے ہوتے ہوئے حج کو

جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اماماکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوئے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔

(اربعین نمبر۳ صفحہ ۳۲ حاشیہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴۲) حرام قطعی حرام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف اور صریح الفاظ میں لکھا ہے کہ آپ کو خدا نے بتایا ہے کہ احمدیوں پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر مکذب اور متردد کے پیچھے نماز پڑھیں۔ اگر کوئی احمدی ان تینوں قسم کے لوگوں میں سے کسی کے پیچھے نماز پڑھے گا تو اس کے عمل حبط ہو جائیں گے اور اس کو پتہ بھی نہیں لگے گا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

## (۴۳) نہیں نہیں نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ کبھی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے اتنی دفعہ ہی میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں جائز نہیں جائز نہیں۔

(انوار خلافت مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ص۸۹)

## (۴۴) ہرگز نہیں

بہت سے غیر احمدی لوگ ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ احمدی (قادیانی) ہرگز غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

روایت ہے کہ کوئی موقع پیش آ ئے تو وہ مکہ مسجد (حیدرآباد) میں بھی مسلمانوں کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ واقعی خلیفۃ المسیح کا فتویٰ بہت ضروری اور کار آمد ہے۔ (للمؤلف)

(آئینہ صداقت صفحہ ۹۱ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۴۹) حج باطل

مکرمی حضرت ابوبکر یوسف جمال جدہ کے ایک مشہور تاجر اور ہماری جماعت کے ایک مخلص بزرگ ہیں وہ آج کل قادیان میں آئے ہوئے ہیں انہوں نے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب مفتی جماعت احمدیہ کی خدمت میں ایک استفتار پیش کیا اب وہ استفتار مع فتوے کے جناب مفتی صاحب بغرض اشاعت بھیجتے ہیں امید ہے کہ احباب کے علم میں اس سے اضافہ ہوگا۔ (عرفانی)

سوال:۔ ایک مسلمان نے حج فرض ادا کر دیا ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی۔ پھر دوبارہ حج کرنے کے لئے احرام باندھتا ہے یعنی بعد بیعت کے۔ یہ دوبارہ حج کی نیت نفل کی کرے یا حج فرض کی۔

الجواب:۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے پہلے جس نے حج فرض ادا کیا اس کا فرض ادا ہو گیا اور اس شخص کے احمدی ہونے کے بعد اس پر حج فرض لازم نہیں آتا کیونکہ وہ ادا کر چکا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے بعد ایک وہ ابتدائی زمانہ ہے کہ جس میں نہ تو دعوے کی پوری اشاعت ہوتی ہے اور نہ اپنے ملک کے لوگوں پر اتمام حجت ہوا ہے اور وہی زمانہ ہے کہ جس میں حضور نے غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کو کافر قرار دیا ہے۔ تو اگر کسی نے اس ابتدائی زمانے میں حج فرض ادا کیا ہے تو اس کا بھی حج فرض ادا ہو گیا لیکن جس نے اس زمانے میں حج فرض ادا کیا ہو کہ آپ کا دعویٰ پوری طرح شایع ہو چکا۔ اور ملک کے لوگوں پر عموماً اتمام حجت کر دیا گیا اور حضور نے غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرما دیا تو پھر اس کا حج فرض ادا نہیں ہوا۔ لہذا احمدی ہونے کے بعد بھی اس کی حالت ایسی ہو کہ جس وجہ سے حج فرض ہوتا ہے تو اس کو حج فرض ادا کرنا

گیا۔ قادیان سے میرے نانا صاحب میر ناصر نواب بھی براہ راست حج کو گئے۔ جدہ میں ہم مل گئے اور مکہ مکرمہ اکھٹے گئے پہلے ہی دن طواف کے وقت مغرب کی نماز کا وقت آگیا۔ میں ہٹنے لگا۔ مگر راستے رک گئے تھے نماز شروع ہو گئی تھی۔ نانا صاحب جناب میر صاحب نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح (حکیم نور الدین صاحب) کا حکم ہے کہ مکہ میں ان کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ اس پر میں نے نماز شروع کر دی۔ پھر اسی جگہ ہمیں عشاء کا وقت آگیا وہ نماز بھی ادا کی۔ گھر جا کر میں نے عبدالحی صاحب عرب سے کہا کہ وہ نماز تو حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کی تھی۔ اب آؤ خدا تعالے کی نماز پڑھ لیں جو غیر احمدیوں کے پیچھے نہیں ہوتی اور ہم نے وہ دونوں نمازیں دہرا لیں۔

اور بیس دن کے قریب جو ہم وہاں رہے یا گھر پر نماز پڑھتے رہے یا مسجد کعبہ میں الگ اپنی جماعت کرا کے۔ اور اللہ تعالے کا فضل ہے کہ گو مسجد کعبہ میں چاروں فرقوں کے سوا دوسروں کو الگ جماعت کی عام طور پر اجازت نہیں مگر ہمیں کسی نے کچھ نہیں کہا بلکہ پیچھے رہتے ہوئے لوگوں کے ساتھ مل جانے سے بعض دفعہ اچھی خاصی جماعت ہو جاتی تھی (کسی کو کیا معلوم کہ آپ مسلمانوں سے جدا ہو کر قادیانی نماز پڑھتے تھے بڑی جماعت کے بعد عام طور پر نماز کا سلسلہ جاری رہتا ہے خواہ فرداً فرداً خواہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے ساتھ۔ تاہم قادیانی صاحبان اس کو بڑا فضل سمجھتے ہیں کہ وہاں کسی کو ان کا پتہ نہ لگا۔ المؤلف)

چوں کہ جناب نانا صاحب کو خیال تھا کہ ان کے اس فعل سے (یعنی مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے) کوئی فتنہ ہوگا انہوں نے قادیان آکر حضرت خلیفۃ المسیح کے سامنے یہ سوال پیش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا......... ایک صاحب حکیم محمد عمر نے یہ ذکر حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا ہم نے ایسا کوئی فتویٰ نہیں دیا۔ ہماری یہ اجازت تو ان لوگوں کے لیئے ہے جو ڈرتے ہیں اور جن کے ابتلاء کا ڈر ہے۔ وہ ایسا کر سکتے ہیں کہ اگر کسی جگہ گھر گئے ہوں تو غیر احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھ لیں اور پھر آکر دہرا لیں۔ سو الحمد للہ کہ میرا فعل جس طرح حضرت مسیح موعود کے فتوے کے مطابق ہوا اسی طرح خلیفہ وقت کی منشا کے ماتحت ہوا اور مکہ معظمہ تو کیا کنا بعض سر بر آوردہ قادیانی صاحبان کے متعلق تو معتبر

ہم تو ظاہر پر ہی نظر رکھتے ہیں ۔ چونکہ وہ ایسی حالت میں مرا ہے کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور نبی کی پہچان اسے نصیب نہیں ہوئی اس لیئے ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھیں گے ۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۳۶ مورخہ ۶ مئی ۱۹۱۵ء)

## (۵۳) جو لوگ

میرا یہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ۔ ان کا جنازہ جائز نہیں ۔ کیوں کہ میرے نزدیک وہ احمدی نہیں ہیں ۔ اسی طرح جو لوگ غیر احمدیوں کو لڑکی دے دیں اور وہ اپنے اس فعل سے توبہ کیئے بغیر فوت ہو جائیں ان کا جنازہ بھی جائز نہیں غیر مبایعین (لاہوری جماعت) کے گروہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام (مرزا صاحب) کو کسی قسم کی بھی نبوت حاصل نہیں تھی ۔ اور وہ نبوت کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ کو غلطی پر محمول کرتے ہیں ۔ ایسے لوگ بھی احمدی نہیں ہیں ایسے لوگوں کا بھی جنازہ جائز نہیں ۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا مکتوب مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۶ء نمبر ۸۰ جلد ۱۳)

## (۵۴) دعائے مغفرت کی ممانعت

**سوال** ۔ ا ۔ کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلۂ احمدیہ میں داخل نہ ہو یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے ۔

جواب : ۔ غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کے لیئے دعائے مغفرت جائز نہیں

(روشن علی ۔ محمد سرور ۔ قادیان)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۵۹ مورخہ ۷ فروری ۱۹۲۱ء)

قانون یہ ہے کہ : ۔

ا ۔ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کا بھی انکار کیا جائے تو انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ۔

چاہیئے کیوں کہ اس نے جو پہلے حج کیا ہے وہ ادا نہیں ہوا۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۲ء)

# (۵) جنازہ

## (۵۰) اوائل کی بات

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی کافر کا جنازہ پڑھا تو وہ ابتدائے زمانہ اسلام کی بات تھی جب کہ تبلیغ پورے طور پر نہ ہو چکی تھی بعد میں مشرکین کو حرم میں آنے کی بھی اجازت نہ رہی۔ اگر حضرت مسیح موعود نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے منکرین کے جنازہ کی اجازت دی تو وہ بھی اوائل کی بات تھی۔ بعد میں اگر کسی نے اس فتوے کو جاری سمجھا تو وہ اس کی اجتہادی غلطی تھی جس کو حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین صاحب) نے صاف حکم کے ساتھ رد کر دیا کہ غیر احمدی کا جنازہ ہرگز جائز نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۱۶ء)

## (۵۱) محض اس لیئے

حضرت (مرزا) صاحب نے اپنے بیٹے (فضل احمد صاحب مرحوم) کا جنازہ محض اس لیئے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء جلد ۹ نمبر ۴۷)

## (۵۲) ایسی جگہ

اگر یہ کہا جائے کہ کسی ایسی جگہ جہاں تک تبلیغ نہیں پہنچی کوئی مرا ہوا ہو اور اس کے مر چکنے کے بعد وہاں کوئی احمدی پہنچے تو وہ جنازہ کے متعلق کیا کرے۔ اس کے متعلق یہ ہے کہ

ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے پس غیر احمدی کا بچہ غیر احمدی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے پھر میں کہتا ہوں بچہ گنہ گار نہیں ہوتا اس کو جنازے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بچے کا جنازہ تو دعا ہوتی ہے اس کے پس ماندگان کے لئے اور اس کے پس ماندگان ہمارے نہیں بلکہ غیر احمدی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔ باقی رہا کوئی ایسا شخص جو حضرت (مرزا) صاحب کو تو سچا مانتا ہے لیکن ابھی اس نے بیعت نہیں کی یا احمدیت کے متعلق غور کر رہا ہے اور ایسی حالت میں مر گیا ہے اس کو ممکن ہے خدا تعالیٰ کوئی سزا نہ دے۔ لیکن شریعت کا فتویٰ ظاہری حالات کے مطابق ہوتا ہے اس لئے ہمیں اس کے متعلق بھی یہی کرنا چاہیئے کہ اس کا جنازہ نہ پڑھیں۔

(انوار خلافت صـ۹۳ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۵۷) قبرستان کا قصہ (ج)

حضرت (مرزا) صاحب نے تو کفار کے بچوں کے متعلق یہ فرمایا تھا مگر قادیانی مولف صاحب (یعنے محمد افضل خانصاحب قادیانی مولف نہج المصلی مجموعہ فتاوی احمدیہ) نے عنوان میں غیر احمدی خورد سال بچے سے لیکر دوسرے مسلمانان غیر از جماعت کے بچوں کو بھی اس میں شامل فرما لیا اور ایک لحاظ سے یہ درست بھی ہے کیوں کہ غیر احمدی جب ان کے نزدیک سب بلا استثنا کافر ہیں تو ان کے سال چھ مہینے کے بچے بھی کافر ہوئے اور جب وہ کافر ہوئے تو ان کو اسلامی قبرستان یا احمدی قبرستان میں دفن کیسے کیا جا سکتا ہے۔

۲- جو شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو بعد از موت اس کے لیئے دعاء استغفار جائز نہیں
احمدیوں کی پوزیشن یہ ہے کہ:-

۱- وہ مرزا غلام احمد صاحب کو ایسا ہی نبی (بلحاظ حقیقت نبوت) مانتے ہیں جیسے حضرت محمد مصطفٰے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نبی تھے-
۲- اس لئے جو شخص حضرت مرزا صاحب کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے لئے دعا استغفار جائز نہیں

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۷، ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء جلد ۹ نمبر ۳۰)

## (۵۵) تین فتوے

ایک شخص کے خط کے جواب میں حضور (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) نے لکھوایا:-

۱- تلاوت قرآن کا ثواب مردہ کی روح کو نہیں پہنچتا-
۲- قبر پر قرآن پڑھنا بروایت و فتوی حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) بے فائدہ بلکہ ڈر ہے کہ بدنتیجہ پیدا کرے-
۳- غیر احمدی بچے کا جنازہ پڑھنا درست نہیں-

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۸۹ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۲ء)

## (۵۶) معصوم بچہ

ایک صاحب نے عرض کیا کہ غیر مبایع (لاہوری جماعت) کہتے ہیں غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا۔

اس کے متعلق (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) فرمایا جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔ اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا-

(ڈائری میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

بھائی فضل حق خاں صاحب کے چچا جو ان کے خسر بھی تھے ان کے پاس آئے اور جنازہ پڑھنے کے لئے کہا مگر انہوں نے صاف انکار کیا۔ پھر چند اور شخص آئے انھوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ جنازہ نہ پڑھیں علیحدہ ہی پڑھ لیں اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ... میں امام الوقت کے احکام کو بجالاؤں گا اور جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ میں نے ان کی زندگی ہی میں کہہ دیا تھا کہ اگر آپ احمدی نہ ہوں گے تو آپ کا جنازہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں پڑھے گا۔ پھر فاتحہ خوانی کی رسم کو آپ نے بالکل ادا نہیں کیا بلکہ جو آیا اسے متانت سے سمجھاتے ہوئے منع کر دیا ... میں امید کرتا ہوں کہ اس قابل رشک نمونہ پر ہر ایک احمدی دوست عمل کرکے ثواب دارین حاصل کرے گا۔

(ایک قادیانی صاحب کی مراسلت مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

## (۶۰) زندہ باش

تعلیم الاسلام ہائی اسکول (قادیان) میں ایک لڑکا پڑھتا ہے چراغ الدین نام۔ حال میں جب وہ اپنے وطن سیالکوٹ گیا تو اس کی والدہ صاحبہ فوت ہو گئیں متوفیہ کو اپنے نوجوان بچے سے بہت محبت تھی مگر سلسلے میں داخل نہ تھیں اس لئے چراغ الدین نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ اپنے اصول اور مذہب پر قائم رہا۔ شاباش! اے تعلیم الاسلام کے غیور فرزند۔ (قادیانی) قوم کو اس وقت تجھ سے غیور بچوں کی ضرورت ہے۔ زندہ باش۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۲۹ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء)

## (و) نکاح

## (۶۱) اعلان (ج)

یہ اعلان بغرض آگاہی عام شائع کیا جاتا ہے کہ احمدی لڑکیوں کے نکاح غیر احمدیوں سے کرنے ناجائز ہیں۔ آئندہ احتیاط کی جایا کرے۔

(تائیراموریامہ قادیاں)

اور اس کا دوسرا پہلو یہ ہوا کہ جب غیر احمدی (یعنے مسلمان) جواب میں احمدیوں (یعنی قادیانیوں) کو کافر سمجھتے ہیں تو وہ احمدی بچوں کو اسلامی قبرستان میں کیسے دفن کرنے دیں گے ....

قادیانی بے شک تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ ان کے بچوں کا جنازہ تک ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ اس کی کوئی مثال اس وقت تک سامنے نہیں تاہم وہ بھی اپنے قبرستان میں کسی مسلمان بچے کی نعش دفن کرنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۴ نمبر ۴۹ مورخہ ۳ راگست ۱۹۳۶ء)

## (۵۸) فکر پیدا ہوئی

برادرم نیاز محمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ منٹگمری لکھتے ہیں۔

میں نے اپنی ہمشیرہ سے کہا یسلمان بن جاؤ خلیفہ ثانی (میاں محمود احمد صاحب) کے ہاتھ پر۔ ورنہ میں تو جنازہ بھی نہیں پڑھوں گا۔ تب اُسے فکر پیدا ہوئی وہ سمجھانے پر سمجھ گئی اور اب وہ حضرت مرزا صاحب کو اس زمانے کا نبی اور رسول مانتی ہے اور بیعت کی درخواست کرتی ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۲۹ مورخہ ۲۰ راپریل ۱۹۱۵ء)

## (۵۹) احکام شرعی کا پاس

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۶ راکتوبر ۱۹۱۶ء)

مجھے قادیان کی طرف آتے ہوئے چند دن بٹالہ میں بھائی فضل حق خان صاحب رئیس بٹالہ کے ہاں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ اتفاقاً ان ہی دنوں انکے والد جو غیر احمدی تھے اسہال کبدی سے بیمار ہو کر فوت ہو گئے۔ بھائی فضل حق خاں صاحب نے احمدی احباب کو ایسے موقع پر نہ بلایا تاہم ہم چار پانچ آدمی جنازہ کے موقع پر موجود تھے اور تنہا ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے غیر احمدیوں کی اچھی خاصی تعداد جنازہ کے لئے جمع ہو گئی تھی اس مجمع میں سے

نہیں۔ اور دینے میں گناہ ہے۔

(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

ان الفاظ کو پڑھ کر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی نہ دینے کا عقیدہ حضرت خلیفہ ثانی (میاں محمود احمد صاحب) نے ایجاد کیا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۹ مئی و یکم جون ۱۹۲۲ء نمبر ۹۳-۹۴ جلد ۹)

## (۶۵) سوال جواب

ایک شخص کے سوالات کے۔۔۔۔ حضرت (میاں محمود احمد) صاحب نے مندرجہ ذیل جوابات لکھوائے۔

**سوال:۔** کیا جو شخص احمدی کہلاتا ہے۔ چندہ بھی دیتا ہے۔ تبلیغ بھی کرتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے حکم صریح کے خلاف کہ غیر احمدی کو اپنی لڑکی نکاح میں دینا جائز نہیں۔ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیتا ہے۔ وہ ایک ہی حکم کے توڑنے سے مسیح موعود کے منکروں سے ہو سکتا ہے۔

**جواب۔** جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں۔ کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔۔

**سوال۔** جو نکاح خواں ایسا نکاح پڑھائے، اسکے متعلق کیا حکم ہے۔

**جواب۔** ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جا سکتا ہے جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔

**سوال۔** کیا ایسا شخص جس نے غیر احمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے دوسرے احمدیوں کو شادی میں مدعو کر سکتا ہے۔

جواب۔ ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ ع۹۷ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۳۲ء)

# (۶۲) زبردست حکم

حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔

(برکات خلافت مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ص۲۵)

# (۶۳) سخت ناراضگی

حضرت مسیح موعود نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اوّل حکیم نورالدین نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔

(انوار خلافت ص۹۳ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

# (۶۴) ممانعت

غیر احمدی کو لڑکی دینے کی ممانعت حضرت خلیفۃ المسیح (میاں محمود احمد صاحب) نے نہیں کی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اسی کی پابندی کراتا چاہتے ہیں۔ اس لئے پیغام کا یہ الزام کہ آپ نے یہ نیا عقیدہ بنالیا ہے بالکل غلط ہے۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیسے صاف اور واضح الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"(اپنی) لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہئیے۔ اگر ملے تو بے شک لو۔ لینے میں حرج

مطابق غیر احمدی مرد کے نکاح میں نہیں دی جا سکتی - - - - - - - - - - - - -

حضور (مرزا صاحب) فرماتے ہیں :-

غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے کیوں کہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے بلکہ اس میں تو فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔ اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہئیے۔ اگر ملے تو لے بے شک لو۔ لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے۔ (الحکم ۱۴ راپریل ۱۹۰۸ء)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۲۰ء)

## (۶۷۸) نکاح جائز (ج)

حضور (میاں محمود احمد صاحب) نے جواب میں لکھوایا :-

آپ پروفیسر صاحب سے یہ کہیں کہ ہندوستان میں ایسی مشرکات جن سے نکاح ناجائز ہے بہت کم ہیں بیچارے ایسے لوگوں کی ہے جن کی عورتوں سے نکاح جائز ہے اسلئے مسلمانوں کے لئے اس مسئلہ پر عمل کرنے میں زیادہ دقتیں نہیں سوائے سکھوں اور جینیوں کے عیسائیوں کی عورتوں اور ان لوگوں کی عورتوں سے جو وید پر ایمان رکھتے نکاح جائز ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۶۵ مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۳۰ء)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) فرمایا۔ ہندو اہل کتاب ہیں اور سکھ بھی کیوں کہ وہ مسلمانوں ہی کا بگڑا ہوا فرقہ ہیں ۔

(ڈائری میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۵ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)
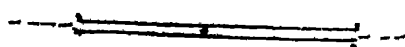
(ڈائری میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۸۸ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء)

## (٦٦) تعلیم قرآن

غیر احمدی لڑکی کا نکاح احمدی (قادیانی) لڑکے سے تعلیم قرآن کے مطابق جائز ہے جن بعض لوگوں نے ہم پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ وہ فتویٰ غلط ہے ان کو کوئی حق نہ تھا کہ وہ ہمیں کافر کہتے۔

احمدی (قادیانی) مردوں سے غیر احمدی عورتوں کا نکاح ہوا ہے۔ ہزاروں غیر احمدی عورتیں احمدیوں کے گھروں میں موجود ہیں۔

اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ غیر احمدی عورتوں کا اس حال میں نکاح ہوا کہ مرد احمدی (قادیانی) تھا اور عورت غیر احمدی۔

کسی احمدی نے احمدیت (قادیانیت) کی حالت میں غیر احمدی سے احمدی (قادیانی) لڑکی کا نکاح نہیں کیا۔ اس سے مراد وہی ہے جو حدیث میں آتا ہے کہ لا یزنی الزان حین یزنی و ھو مومن بعض احکام ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو کرتے وقت انسان ایمان سے نکل جاتا ہے اور اسی طرح یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص احمدیت کو صحیح تسلیم کرتا ہوا اور پھر غیر احمدی کو اپنی لڑکی دے دے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا بیان باجلاس سب جج عدالت گورداسپور مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶/۲۹ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۱۰۱/۱۰۲)

## (٦٧) اہل کتاب

غیر احمدیوں کی ہمارے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے جو قرآن کریم ایک مومن کے مقابلہ میں اہل کتاب کی قرار دے کر یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک مومن اہل کتاب عورت کو بیاہ لا سکتا ہے۔ مگر مومنہ عورت کو اہل کتاب نہیں بیاہ سکتا۔ اسی طرح ایک احمدی غیر احمدی عورت کو اپنے حبالۂ عقد میں لا سکتا ہے۔ مگر احمدی عورت شریعت اسلام کے

# (۷۱) فیصلہ کی تخصیص

اگر کوئی احمدی غیر احمدی کا جنازہ غیر احمدی امام کے پیچھے پڑھتا ہے اور غیر احمدی کو لڑکی دیتا ہے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ حضور (میاں محمود احمد صاحب) نے لکھوایا اس کی رپورٹ ہمارے پاس کرنی چاہئے۔ فتویٰ یہ ہے کہ ایسا شخص احمدی نہیں ہوسکتا لیکن یہ فیصلہ کرنا ہمارا کام ہے آپ کا کام نہیں!۔

(مکتوب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۸۲)

ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں حضرت خلیفۃ المسیح (میاں محمود احمد صاحب) ایک مکتوب میں لکھاتے ہیں:۔

اگر کوئی احمدی غیر احمدی کا جنازہ غیر احمدی امام کے پیچھے پڑھتا ہے اور غیر احمدی کو لڑکی دیتا ہے تو اس کی رپورٹ ہمارے پاس کرنی چاہئے فتویٰ یہ ہے کہ ایسا شخص احمدی نہیں ہوسکتا لیکن یہ فیصلہ کرنا ہمارا کام ہے۔ آپ کا کام نہیں۔

اس پر جناب مدیر پیغام صلح (لاہور) رقمطراز ہیں۔

دواں بے شک مریدوں کا کام نہیں کہ وہ جناب خلافت مآب کے فتوے پر خود ہی عملدرآمد شروع کریں۔ انہیں کیا معلوم کہ کس شخص پر یہ فتویٰ عائد ہوتا ہے۔ اس نے پیر صاحب کی جیب کو سیم و زر سے بھر دیا ہے اور اس لئے اس کے متعلق فیصلہ کرنا قرین مصلحت نہ ہو۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۵ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۹۵)

# (۷۲) فیصلہ کی بات

جیسا کہ ۲ مئی ۱۹۲۲ء کے (اخبار) پیغام (صلح) سے ظاہر ہے۔ اس میں "یادش بخیر" کے عنوان سے ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس میں غیر احمدیوں کو احمدی لڑکی دینے کی ممانعت کو پیش کیا ہے۔ اور اس کے متعلق یہ بہتان باندھا ہے کہ اس کی خلاف ورزی

# (۶۹) سادات کی قدر

حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے بڑی شان دی ہے اور موجودہ سادات کو آپ کی غلامی بلکہ آپ کی خاک پا کو سرمہ بنانا بھی بہت بڑا فخر ہے۔ اور ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ جو آپ کی غلامی میں داخل نہیں ہوں گے وہ کٹ جائیں گے اور سید نہ رہیں گے۔ مگر وہ عظمت اور وہ شان جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے دل میں تھی اس کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے سادات سے تعلق کو بڑا افضل قرار دیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ جو زمین اچھی ہوگی اس میں پھل بھی اچھے ہی پیدا ہوں گے سادات اگر خراب بھی ہو جائیں تو بھی نیک اور خدا رسیدہ انسان کے ساتھ تعلق ہو جائے تو وہ زیادہ ترقی کر سکتے ہیں۔ کیوں خدا نے انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق کی وجہ سے فطرت اچھی دی ہوئی ہے۔

(خطبہ نکاح از مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۶۱ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۲۱ء)

# (۷۰) کفر کا فتوے

ایک خط کے جواب میں (میاں محمود احمد صاحب نے) لکھوایا جو شخص اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اور ایسے کام جن کی وجہ سے انسان احمدیت سے خارج ہو جاتا وہ نہیں کرتا تو اس کا جنازہ پڑھ لینے میں حرج نہیں ہے۔ خارج از احمدیت ہونے سے میری مراد ایسے امورات ہیں کہ جس کی وجہ سے کفر کا فتویٰ لگ سکتا ہے چنانچہ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی اسی قسم میں سے ہے۔

(ڈائری میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۴ مئی ۱۹۲۱ء جلد ۹ نمبر ۸۶)

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۹ مئی و یکم جون ۱۹۲۲ء نمبر ۹۳/۹۴ جلد ۹)

# (۷۳) اخراج

چونکہ مندرجہ ذیل اصحاب نے اپنی اپنی لڑکیوں کے رشتے غیر احمدیوں کو دے دیئے ہیں اس لئے ان کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے جماعت سے خارج کیا جاتا ہے اور وہاں کی جماعت کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ان سے قطع تعلق رکھیں۔

(۱) چودھری محمد الدین صاحب ولد مراد قوم ارائیں سکنہ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ
(۲) چودھری جھنڈا صاحب ولد چودھری جلال الدین صاحب ساکنان چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ۔
(۳) میاں جیون صاحب علاقہ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔
(۴) میاں غلام نبی صاحب سکنہ چک نمبر ۱۱ ضلع شیخوپورہ
(۵) چودھری علی بخش صاحب تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۶۹ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء ناظر امور عامہ قادیان)

# (ز) میل جول

# (۷۴) صلح کل کا انجام

جو شخص ظاہر کرتا ہے کہ میں نہ ادھر کا ہوں نہ ادھر کا ہوں۔ اصل میں وہ بھی ہمارا مکذب ہے اور جو ہمارا مصدق نہیں اور کہتا ہے کہ میں ان کو اچھا جانتا ہوں وہ بھی مخالف ہے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار بدر قادیان ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء منقول از منکرین خلافت کا انجام ص ۸۲ مصنفہ جلال الدین شمس صاحب قادیانی)

یہ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نیک مانتے ہیں لیکن وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے

کرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک شخص کو جماعت سے خارج کر دیا اور دوسرے کو ایسا ہی کرنے پر اس لئے کچھ نہ کہا کہ اس نے پانسو روپے کی رقم آپ کو دیدی چنانچہ لکھا ہے۔

"اسی عقیدہ (یعنی غیر احمدی کو لڑکی نہیں دینی چاہئے) پر زور دیتے ہوئے جناب میاں صاحب نے ایک مرتبہ اعلان کیا تھا کہ ان کے ایک غریب مرید نے ایک غیراز جماعت کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کی تھی تو ہم نے اس کو جماعت سے خارج کر دیا اور اس کی توبہ تک بھی قبول نہ کی۔ انہیں دنوں میں اتفاق سے میاں صاحب کے ایک لاہوری مرید میاں شمس الدین صاحب تاجر چرم نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک غیراز جماعت مسلمان سے کیا اور ساتھ ہی قادیان جاکر پانسو روپے بھی خلافت آپکے آگے دھر دیا!!"

اگرچہ بغیر کسی ثبوت کے اس قسم کا روپیہ دینے کا ذکر کرنا بھی کوئی شریفانہ فعل نہیں لیکن خیر اسے چھوڑ کر آگے جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اسے ملاحظہ کیجئے اور ایڈیٹر صاحب پیغام کی تہذیب کی داد دیجئے۔ لکھا ہے:۔

"ہم نے اسی وقت میاں صاحب کو یاد دہانی کرائی اور ان کا سابقہ عمل یاد دلاتے ہوئے استدعا کی کہ ان لاہوری مرید صاحب کو بھی جماعت سے خارج کیجئے۔ اس مضمون کے خطوط ہم نے رجسٹری کرا کر میاں صاحب کو روانہ کئے لیکن ہمیں خبر نہ تھی کہ پانسو روپیہ کا نشہ بھی آخر کچھ چیز ہوتا ہے۔ جو آپ جیسے پیران پارسا پر بھی اس قدر اثر رکھتا ہے کہ آپکے اپنے بنائے ہوئے اصول بھی اس سے ٹوٹ جاتے ہیں آپ بھی سچے ہیں۔ ایک غریب مرید اگر اس قدر روپیہ فراہم نہیں کر سکا تو اس کی خشک توبہ کو کوئی کیا کرے اور اگر کسی نے پیر کے علی الرغم کارروائی کرکے حضرت زر کی شکل اس کو دکھا دی تو اس پر غصہ آئے تو کیوں؟"

یہ بالکل غلط اور جھوٹی بات ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح (میاں محمود احمد صاحب نے) فرمایا ہے کہ میاں شمس الدین نے کوئی پانسو روپیہ مجھے نہیں دیا۔

کار کھتے ہیں۔ مرزا صاحب کا دعوے تھا کہ میں مسیح ہوں۔ مہدی ہوں۔ خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے وہ برابر اپنے الہام سناتے رہے۔ اب یا تو ایسا شخص اپنے دعوی میں سچا ہے اور اس قابل ہے کہ اسے مسیح مان لیا جاوے اور یا وہ خدا پر افترا کرتا ہے اور قرآن شریف میں لکھا ہے کہ مفتری سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ راہیں تو دو ہی ہیں معلوم نہیں کہ یہ تیسری راہ کہاں سے لوگوں نے فرض کر لی ہے۔

(اخبار بدر قادیان نمبر ۴۴ جلد ۱۰ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

ایک دوست نے خلیفہ ثانی (میاں محمود احمد صاحب) کی خدمت میں لکھا کہ جو شخص حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے سب دعاوی کا مصدق ہو مگر بیعت نہ کی ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ جواب میں حضور (میاں محمود احمد صاحب) نے لکھوایا غیر احمدی کے پیچھے جس نے اب تک سلسلہ میں باقاعدہ بیعت نہ کی ہو خواہ حضرت (مرزا) صاحب کے سب دعاوی کو مانتا بھی ہو نماز جائز نہیں اور ایسا شخص سب دعاوی کو مان بھی کس طرح سکتا ہے جو حضرت صاحب بلکہ خدا کا صریح حکم ہوتے ہوئے آپ کی بیعت نہیں کرتا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۵ اگست ۱۹۱۵ء)

## (۷۵) قطع تعلق

یہ جو ہم نے دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے اول تو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا نہ اپنی طرف سے اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور ان لوگوں کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اسی وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۶ نمبر ۸ صفحہ ۳۱)

یہ لوگ بڑے جھوٹے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اوکذب بالحق لما جاءہ دنیا میں سب سے بڑھ کر ظالم دو ہی ہیں۔ ایک وہ جو اللہ پر افترا کرتے ہیں۔ دوم وہ جو حق کی تکذیب کرے پس یہ کہنا کہ مرزا نیک ہے اور دعاوی میں جھوٹا گویا نور و ظلمت کو جمع کرنا ہے جو ناممکن ہے۔

(حکیم نورالدین صاحب قادیانی خلیفہ اول کا مضمون مندرجہ اخبار بدر قادیان نمبر ۱۹ جلد ۱۰ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۱۱ء)

ایک دوست کا خط حضرت (حکیم نورالدین صاحب قادیانی خلیفہ اول) کی خدمت میں پیش ہوا کہ بعض غیر احمدی یہ لکھ دینے کو تیار ہیں کہ ہم مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کو مسلمان مانتے ہیں۔ فرمایا پھر وہ مرزا صاحب کے دعوی اور الہام کے متعلق کیا کہیں گے۔ مدعی وحی والہام کے معاملہ میں دو ہی گروہ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بالحق لما جاءہ الیس فی جھنم مثوی للکافرین اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا پر افترا کرے۔ اسے خدا کی طرف سے الہام نہ ہوا ہو اور کہے کہ مجھے ہوا ہے ایسا ہی اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اس حق کی تکذیب کرے۔ یا تو مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے تھے ان کو ماننا چاہیئے یا جھوٹے تھے ان کا انکار کرنا چاہیئے۔ اگر مرزا صاحب مسلمان تھے تو انہوں نے سچ بولا اور وہ فی الواقع مامور تھے اور اگر ان کا دعوے جھوٹا ہے تو پھر مسلمانی کیسی۔

(اخبار بدر قادیان نمبر ۲۴ جلد ۱۰ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء)

ایک احمدی کا خط پیش ہوا کہ مجھے آپ کے میموریل جمعہ کے ساتھ اتفاق ہے میں اپنے خیال کے مطابق کسی مسیح کی آمد کا منتظر نہیں ہوں اور نہ کسی کی ضرورت ہے اور نہ خلیفۃ المسیح کی ضرورت ہے۔ البتہ نیکوکار خدا پرست رہبروں کی ہر زمانہ میں ضرورت ہے۔ اور مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب مرحوم اور جناب (یعنی حکیم نورالدین صاحب قادیانی خلیفہ اول) کی مثال جیسے بزرگ دنیا میں پیدا ہوں کم ہیں۔ (حکیم نورالدین صاحب نے) فرمایا یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے فقرات بولنے والے لوگ کیا مطلب اپنے الفاظ

# (۷۸) تین امور

حضرت امام حکم وعدل (مرزا صاحب) علیہ السلام نے خصوصیات احمدیت میں ہر احمدی کے واسطے تین امور بطور فرمان عملی رکھے ہیں جن کی اتباع ہر احمدی پر فرض ہے اور جو حضرت مسیح موعود کے حکم اور فیصلے کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی ہی نہیں خواہ کوئی کیوں نہ ہو۔

حضرت امام ہمام (مرزا صاحب) علیہ السلام نے اوّل خصوصیت حرمت صلوۃ خلف المنکرین المسیح الموعود قائم کی ہے۔ دوم خصوصیت حرمت صلوۃ الجنازۃ علی المنکرین المسیح ہے سوم خصوصیت حرمت ازدواج نساء المومنین بالمنکرین ہے یہ عملی فرق ہے مابین احمدی اور غیر احمدی گروہ کے۔

بعض لوگ دیدہ و دانستہ اپنی لڑکی غیر احمدیوں کو دیتے ہیں مگر وہ اس وبال سے بے خبر ہیں جو حضرت صاحب کے حکم کی خلاف ورزی میں ان لوگوں نے بھگتا ہے یا بھگتنا پڑے گا اور حضرت نورالدین اعظم نے تو ایسے لوگوں کو جماعت سے خارج کیا ہے اور صاف فرمایا کہ وہ احمدی ہی نہیں ہیں اور حضرت خلیفہ اوّل نے ان کے خلف میں منع صلوۃ کردی ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۹ء)

جری اللہ فی حلل الانبیاء احمد نبی اللہ مسیح موعود علیہ التحیات والثنا (فداہ اُمی وابی) اپنے متبعین کو فرماتے ہیں کہ غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھو۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھو خواہ وہ تمہارا ماں باپ بہن بھائی کتنا ہی حقیقی رشتہ دار ہو اس کو لڑکی نہ دو۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰۹ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۱۶ء)

# (۷۶) صاف حکم

اس کے بعد حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے صاف حکم دیا کہ غیر احمدیوں کے ساتھ ہمارے کوئی تعلقات ان کی غمی اور شادی کے معاملات میں نہ ہوں "جب کہ ان کے غم میں ہم شامل ہی نہیں ہوتا تو پھر جنازہ کیسا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۲۰ مورخہ ۱۸ رجون ۱۹۱۶ء)

# (۷۷) دونوں حرام

غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔ ہاں اشد مخالفین کو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے کبھی سلام نہیں کہا۔ اور نہ ان کو سلام کہنا جائز ہے غرض ہر ایک طریقہ سے ہم کو حضرت مسیح موعود نے غیروں سے الگ کیا ہے اور ایسا کوئی تعلق نہیں جو اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہو اور پھر ہم کو اس سے نہ روکا گیا ہو۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۶۹ نمبر ۴ جلد ۱۴)

# (۸۱) قادیانی چندہ

آپ لوگوں میں سے بہت سے احباب نے دیکھا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنی زندگی میں غیر احمدیوں سے کیا تعلق تھا کیا کوئی اس وقت حلفاً کہہ سکتا ہے کہ کبھی آپ نے غیر احمدیوں سے چندہ مانگا۔ ہرگز نہیں۔ میں تو حلفاً کہہ سکتا ہوں اور اس خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ نہ میرے کانوں نے روایتاً کسی سے سنا اور نہ میری آنکھوں نے کبھی دیکھا اور نہ یہ کہہ کر چندہ کی ان کو ترغیب دی کہ میرا کام تو فقط اشاعت اسلام ہے جو کہ ہمارا اور تمہارا مشترک فرض ہے۔

(خطبہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۹۷ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۱۵ء)

# (۸۲) کبھی نہیں (ج)

کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام صرف اشاعت اسلام تھا اور اس کے لئے لوگوں کو تیار کرنا تھا اور یہی احمدیت ہے۔ اگر یہی احمدیت تھی تو اور لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اشاعت کے لئے اٹھے تھے ان کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو خوشی کا اظہار کرنا چاہئے تھا اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ ان کی انجمنوں میں شریک ہوتے انہیں چندہ دیتے مگر آپ نے (مرزا صاحب نے) کبھی اس طرح نہیں کیا۔

(خطبہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۹۷ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۱۵ء)

# (۸۳) ضرورت نہیں

ایک دوست نے دریافت کیا کہ مولیہ یتیم اور بیواؤں کے لئے لوگ چندہ مانگتے ہیں اس امر میں مجھے کیا کرنا چاہئے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) فرمایا دوسرے لوگوں (مسلمانوں) کے

# (۷۹) تنبیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے کفر یا مکذب یا متردد کی اقتدار میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد ہے کہ تم پر حرام اور قطعی حرام ہے جو کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ اسی طرح آپ کا صاف اور صریح حکم ہے کہ کسی احمدی کے لئے جائز نہیں جو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی غیر احمدی سے کرے حضور کے قائم کردہ ابدی مرکز (قادیان) سے روگردانی اختیار کرنے والے لاہوری فرق) جہاں غیر احمدیوں کی اقتدار میں نماز پڑھنے کے لئے بے قرار ہیں اور اس کے لئے قسم قسم کے حیلے تراش کر اپنے انقلاب علی عقبیہ کا ثبوت مہیا کرتے رہتے ہیں وہاں اس فعل حرام یعنے غیر احمدیوں کو رشتہ بنات دینے کے واسطے بھی میں دیکھتا ہوں کہ ان کی مسخ شدہ روحیں تڑپ رہی ہیں اور وہ کچھ نہ کچھ اس کے متعلق شائع کرنا اپنے پیپ آلود زخموں اور نہ اچھے ہونے والے ناسوروں کے لئے موجب اندمال سمجھتے ہیں اسے کاش وہ اپنے ہادی اپنے رہنما (مرزا صاحب) کی ابدی اور لاثانی ہوئے دین الحق کو اتنی جلدی نہ بھول جاتے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۶۴ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۲۴ء)

# (۸۰) اسلامی سلوک

آپ نے یہ کس طرح سمجھ لیا کہ ہم آپ ایسے لوگوں سے کسی اسلامی سلوک کی امید رکھتے ہیں ہمارے تو وہم وخیال میں بھی نہیں آسکتا کہ آپ لوگ اسلامی سلوک کرنے کے قابل ہیں یا کر سکتے ہیں۔ کیوں کہ ہمارے نزدیک وہ لوگ جو ایک نبی وقت (مرزا صاحب) کے منکر ہیں مسلمان ہی نہیں اور جب ہم انہیں مسلمان ہی نہیں سمجھتے تو پھر ان سے اسلامی سلوک کی توقع کیا۔ یہ آپ کو محض غلط فہمی ہوئی ہے کہ ہم اسلامی سلوک کے امیدوار رہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۶۹/۷۰ مورخہ ۲۶ فروری و ۲ مارچ ۱۹۱۸ء)

عورتیں بھی چندہ میں شامل ہونا چاہتی تھیں۔ لیکن چونکہ اس وقت شرط تھی کہ صرف احمدی عورتوں کا چندہ ہو اس لئے اس کی اجازت نہ دی گئی تھی ..... لیکن اس وقت چونکہ عام تبلیغی اغراض کے لئے چندہ ہو رہا ہے اس لئے اس شرط کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی بہن اپنی خوشی سے اس چندہ میں حصہ لینا چاہیں تو ان کا چندہ بھی خوشی کے ساتھ قبول کر لینا چاہئے

(مضمون میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۸ء)

# (۸۵) مسلمانوں سے بیزار

کیا غیر احمدیوں کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا عمل درآمد کسی پر مخفی ہے آپ اپنی ساری زندگی میں نہ غیروں کی کسی انجمن کے ممبر ہوئے اور نہ ان میں سے کسی کو کسی اپنی انجمن کا ممبر بنایا اور نہ کبھی ان کو چندہ دیا اور نہ کبھی ان سے چندہ مانگا۔ (ابتداء میں تو مدت تک مرزا صاحب نے مسلمانوں سے خوب چندہ مانگا اور خوب وصول کیا بلکہ اسی سے بنیاد رکھی۔ البتہ یہ سچ ہے کہ مسلمانوں کی رفاہ میں مرزا صاحب نے کبھی پیسہ بھی نہیں دیا۔ المولف۔)

حتیٰ کہ ایک دفعہ علی گڈھ میں قرآن مجید کی اشاعت کی غرض سے ایک انجمن بنائی گئی اور وہاں کے جناب سکرٹری صاحب نے ایک خاص خط بھیجا کہ چونکہ آپ لوگ خادم اور ماہر قرآن مجید ہو۔ لہذا ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اس انجمن میں آپ صاحبان میں سے بھی کچھ شریک ہوں مگر باوجود جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی سفارش کے حضور نے انکار ہی فرمایا پھر سرسید صاحب کے چندہ مدرسہ مانگنے کا واقعہ تو مشہور ہی ہے یہاں تک کہ وہ ایک روپیہ تک بھی مانگتے رہے لیکن حضور (مرزا صاحب) نے شرکت سے انکار ہی فرمایا۔ حالانکہ اپنا خود مدرسہ انگریزی جاری کیا ہوا تھا۔

(کشف الاختلاف ص ۲۱ مصنفہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی)

ساتھ ملکر چندہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ چندہ نہیں ہے۔ اپنا رسوخ بڑھانے کی کوشش ہے۔ اس قسم کی امداد اپنے طور پر دی جائے تو مفید ہوتی ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۴۵ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۲۲ء)

## (۸۴) چندہ قبول (ج)

اس وقت تک قصور میں احمدیوں کی کوئی مسجد نہ تھی۔۔۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جو ششماہی رپورٹ کا نقشہ تجویز فرمایا ہے اس میں ایک یہ بھی سوال درج ہے کہ آیا مسجد احمدیہ ہے یا نہیں۔ اس کو پورا کرنے کے لئے ہماری انجمن نے غور کیا اور ایک پرانی شکستہ اور غیر آباد بوسیدہ مسجد کو پاکر اسے آباد کرنا چاہا۔ چونکہ مسجد بہت ہی خستہ حالت میں تھی۔ اس لئے اس کی مرمت کا ارادہ کیا گیا اور اس غرض کے لئے اپنی جماعت سے چندہ جمع کر کے کام شروع کرادیا۔ جب مرمت کا کام شروع ہوگیا تو ایک غیر احمدی صاحب نے آکر دریافت کیا کہ کیا آپ ہم سے بھی چندہ لے سکتے ہیں۔ جواب دیا گیا کہ بڑی خوشی سے آپ کا چندہ قبول کیا جاتا ہے۔ اس پر انھوں نے دس روپے دئے اور اور مجھے ساتھ لیکر تحصیل چندہ کے لئے بازار میں چلے آئے۔ ہماری تین چار گھنٹہ کی کوشش سے اڑھائی سو روپیہ کے قریب چندہ ہوگیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۲۲ مورخہ یکم جولائی ۱۹۱۶ء)

سردست میں ایک اور معاملہ کی طرف تمام بہنوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ (لندن میں) اس مسجد کے بن جانے کے سبب سے انگلستان میں تبلیغ کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اور اب خدا تعالٰے کے فضل سے کام دو آدمیوں کی طاقت سے زیادہ ہے۔ اس کے متعلق مجھے پہلے شیخ یعقوب علی صاحب نے ولایت سے توجہ دلائی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد اور چند دوستوں نے بھی اس طرف توجہ دلائی۔ اب خانصاحب منشی فرزند علی صاحب نے بھی لکھا ہے کہ کام زیادہ معلوم ہوتا ہے اور عملہ بڑھانے کی ضرورت ہے۔ میں یہ بھی ظاہر کردینا چاہتا ہوں کہ مسجد برلن کی تحریک کے وقت بعض غیر احمدی

پھر آج کل تو جسمانی مقابلہ ہے ہی نہیں اس لئے اس لحاظ سے بھی ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ۵۲ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۴ء)

## (۸۸) ایک ایک ہزار (ج)

ایک ایسی عظیم الشان پاک شخصیت کا ذکر کیا گیا ہے جس نے مذہبی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اور جو رسول اللہ صلعم کے نمونہ پر وصال باری تعالےٰ کے وقت چار لاکھ سے زیادہ اپنا پیرو چھوڑ کر گیا ہے کہ ہر ایک ان میں سے ایک ایک ہزار دشمن اسلام و مخالف احمدیت پر بھاری ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰۷ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۶ء۔)

## (۸۹) خواجہ صاحب کا الٹی میٹم (ج)

اہل قادیان سے میری خانہ جنگی نہیں بلکہ جہانہ جنگی ہے۔ سارے جہان کو جس قوت حربیہ و فنائیہ کا خوف لگا ہوا ہے میں اس کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ یعنی روسیا (جرمنی) کے قوائے حربیہ کا خاتمہ ہو جائے تو دنیا کو امن نہیں ملے گا جتنا کہ قادیان کی طاقت کے زیر و زبر ہونے سے مل سکتا ہے۔

(خواجہ حسن نظامی صاحب کا ارشاد مندرجہ رسالہ درویش بابت ۲۲ جنوری ۱۹۱۸ء منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۱ نمبر ۷۶/۷۲ مورخہ ۱۵/۲۲ مارچ ۱۹۱۹ء)

## (۹۰) ہتھیار بندی

حالات کی نزاکت اور بدامنی کی بڑھتی ہوئی رو کو دیکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت کے موقع پر اپنی جماعت کو جو ارشاد فرمایا ہے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس پر پوری طرح عمل کرے۔ حضور نے فرمایا جو اصحاب بندوق کا

# (۸۶) سکھوں سے پیار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے ایک وفد نے جو جناب سردار محمد یوسف صاحب اڈیٹر اخبار نور اور مولانا جلال الدین صاحب شمس پر مشتمل تھا۔ ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء کو کرنل سردار رگھبیر سنگھ صاحب سردار ڈیوڑھی و سکریٹری گوردوارہ پٹنہ صاحب کمیٹی کو مبلغ پانسو روپیہ کی رقم گوردوارہ پٹنہ صاحب کی تعمیر کے لئے پیش کی۔ یہ وفد ہز ہائی نس مہاراجہ دھیراج پٹیالہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا جو گوردوارہ پٹنہ صاحب کی تعمیری کمیٹی کے صدر ہیں۔ ہز ہائی نس نے جماعت احمدیہ کے اس طریق عمل کی بہت تعریف کی۔

(قادیانی جماعت کا اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۰۸ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۳۵ء)

# (۸۷) مسلمانوں سے مقابلہ

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک عام مومن دو مخالفوں پر بھاری ہوتا ہے اور اگر اس سے ترقی کرے تو ایک مومن دس پر بھاری ہو جاتا ہے اور اگر اس سے بھی ترقی کرے تو صحابہؓ کے طرز عمل سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک ایک نے ہزار ہزار کا مقابلہ کیا ہے ہماری جماعت مردم شماری کی رو سے پنجاب میں چھپن (۵۶) ہزار ہے گو یہ بالکل غلط ہے اور صرف اسی ضلع گورداسپور میں تیس ہزار احمدی ہیں مگر فرض کرلو یہ تعداد درست ہے اور فرض کرلو کہ باقی تمام ہندوستان میں ہماری جماعت کے بیس ہزار افراد رہتے ہیں تب بھی یہ ۷۶ – ۷۶ ہزار آدمی بن جاتے ہیں اور اگر ایک احمدی سو کے مقابلہ میں رکھا جاوے تو ہم ۷۶ لاکھ کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور اگر ایک ہزار کے مقابل پر ہمارا ایک آدمی ہو تو ہم ساڑھے سات کروڑ کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اتنی ہی تعداد دنیا کے تمام مسلمانوں کی ہے۔ (کیسے صحیح اور وسیع معلومات ہیں للمولف) پس سارے مسلمان مل کر بھی جسمانی طور پر ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم ان پر بھاری ہیں

طرح عدالتوں تک مت پہنچو اور صبر اور اخلاق سے کام لو۔"
(کشف الغطاء مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۹۲) قادیانی میموریل

بحضور نواب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر بالقابہ۔

یہ میموریل اس غرض سے بھیجا جاتا ہے کہ ایک کتاب "امہات المومنین" نام ڈاکٹر احمد شاہ صاحب عیسائی کی طرف سے مطبع آرمی مشن پریس گوجرانوالہ میں چھپ کر ماہ اپریل ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی تھی ...... چوں کہ اس کتاب میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سخت الفاظ استعمال کیے ہیں جن کو کوئی مسلمان سن کر رنج سے رک نہیں سکتا۔ اس لئے لاہور کی انجمن حمایت اسلام نے اس بارہ میں حضور گورنمنٹ میں میموریل روانہ کیا تا گورنمنٹ ایسی تحریر کی نسبت جس طرح مناسب چاہیے کارروائی کرے اور جس طرح چاہے کوئی تدبیر امن عمل میں لائے۔

مگر میں مع اپنی جماعت کثیر اور مع دیگر معزز مسلمانوں کے اس میموریل کا سخت مخالف ہوں۔ اور ہم سب لوگ اس بات پر افسوس کرتے ہیں کہ کیوں اس انجمن کے ممبروں نے محض شتاب کاری سے یہ کارروائی کی۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ کتاب "امہات المومنین" کے مولف نے نہایت دل دکھانے والے الفاظ سے کام لیا ہے اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ باوجود ایسی سختی اور بدگوئی کے اپنے اعتراضات میں اسلام کی معتبر کتابوں کا حوالہ بھی نہیں دے سکا۔ مگر ہمیں ہرگز نہیں چاہیئے کہ بجائے اس کے کہ ایک خطا کار کو نرمی اور آہستگی سے سمجھا دیں۔ اور معقولیت کے ساتھ اس کتاب کا جواب لکھیں۔ یہ حیلہ سوچیں کہ گورنمنٹ اس کتاب کو شائع ہونے سے روک لے۔ تا اس طرح پر ہم فتح پا لیں۔ کیونکہ یہ فتح واقعی فتح نہیں ہے بلکہ ایسے حیلوں کی طرف دوڑنا ہمارے عجز و درماندگی کی نشانی ہوگی اور ایک طور سے ہم جبر سے منہ بند کرنے والے ٹھہریں گے اور گورنمنٹ اس کتاب کو جلادے تلف کرے۔ کچھ کرے مگر ہم ہمیشہ کے لئے اس الزام کے نیچے آجائیں گے کہ عاجز

لائسنس حاصل کر سکتے ہیں وہ بندوق کا لائسنس حاصل کریں اور جہاں جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے وہاں تلوار رکھیں لیکن جہاں اس کی اجازت نہ ہو وہاں لاٹھی ضرور رکھنی چاہیئے۔

جو لوگ اس قسم کی کوئی چیز اپنے پاس رکھیں گے وہ نہ صرف ضرورت کے موقع پر گورنمنٹ کے لئے بہت مفید اور کارآمد ثابت ہو سکیں گے اور نہ صرف ملک میں بدامنی کا انسداد کرنے میں حصہ لے سکیں گے بلکہ اپنی جان و مال کی بھی حفاظت کر سکیں گے اور یہ ایسے شریفانہ مقاصد ہیں کہ کوئی عقلمند اور دور اندیش انسان انہیں ناجائز اور ناروا نہیں قرار دے سکتا اور ان کی خاطر کسی قسم کا سامان رکھنا غیر ضروری نہیں سمجھا جا سکتا پس ہر ایک احمدی کو چاہیئے کہ ضروریات زمانہ اور حالات پیش آمدہ کا لحاظ رکھتے ہوئے ضروری سامان مہیا کرے اور اس سے کام لینا سیکھے۔

(اخبار الفضل قادیان نمبر ۹ جلد ۲۲ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۵ء)

# (۷) حمیّت

## (۹۱) قادیانی اصول

میں (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) ہرگز نہیں چاہتا کہ مذہبی امور میں اس قدر غصہ بڑھایا جائے کہ مخالفوں کے حملوں کو قانونی جرائم کے نیچے لا کر گورنمنٹ سے ان کو سزا دلائی جائے بلکہ میرا اصول یہ ہے کہ مذہبی مباحثات میں صبر اور اخلاق سے کام لینا چاہیئے اسی وجہ سے جب عام مسلمانوں نے مصنف کتاب امہات المومنین کے سزا دلانے کے لئے انجمن حمایت اسلام کے ذریعہ سے گورنمنٹ میں میموریل بھیجے تو میں نے ان سے اتفاق نہیں کیا بلکہ ان کے برخلاف میموریل بھیجا اور صاف طور پر لکھا کہ مذہبی امور میں اگر رنج وہ امر پیش آئے تو اسلام کا اصول عفو اور درگزر ہے۔ قرآن ہمیں صاف ہدایت کرتا ہے کہ اگر مذہبی گفتگو میں سخت لفظوں سے تمہیں تکلیف دی جائے تو تنگ ظرف لوگوں کی

اور خیال کیا جائے گا کہ ہماری طاقت میں یہی تھا جو ہم نے کر لیا سو اس سے ہماری دینی عزت کو اس سے بھی زیادہ ضرر پہنچتا ہے جو مخالف نے گالیوں سے پہنچانا چاہا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس کتاب کو ہم نے عمداً تلف کرایا یا روکا پھر اسی کو مخاطب ٹھہرا کر اپنی کتاب کے ذریعہ سے پھر شائع کرنا نہایت نامعقول اور بیہودہ طریق ہو گا۔

ہم گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم دردناک دل سے ان تمام گندے اور سخت الفاظ پر صبر کرتے ہیں جو مصنف (کتاب) امہات المومنین نے استعمال کئے ہیں اور ہم اس مولف اور اس کے گروہ کو ہرگز کسی قانونی مواخذہ کا نشانہ بنانا نہیں چاہتے کہ یہ امران لوگوں سے بہت ہی بعید ہے کہ جو واقعی نوع انسان کی ہمدردی اور سچی اصلاح کے جوش کا دعویٰ رکھتے ہیں ........ یہ طریق کہ ہم گورنمنٹ کی مدد سے یا نعوذ باللہ خود اشتعال ظاہر کریں ہرگز ہمارے اصل مقصد کو مفید نہیں ہے یہ دنیاوی جنگ و جدل کے نمونے ہیں اور سچے مسلمان اور اسلامی طریقوں کے عارف ہرگز ان کو پسند نہیں کرتے۔ کیوں کہ ان سے وہ نتائج جو ہدایت بنی نوع کے لئے مفید ہیں پیدا نہیں ہو سکتے ..... یہ دوسرے پیرایہ میں اپنے مذہب کی کمزوری کا اعتراف ہے۔

الراقم مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداس پور مورخہ ۴ مئی ۱۸۹۸ء

(تبلیغ رسالت جلد ۷، ص ۳۶ مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۹۳) گورنمنٹ کی پاسداریاں

غرض ان تمام لوگوں نے بے قیدی اور آزادی کی گنجائش پا کر افتراؤں کو انتہا تک پہنچا دیا اور ناحق بے وجہ اہل اسلام کا دل دکھایا اور بہتوں نے اپنی بد ذاتی اور مادری بدگوہری سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگائے۔ یہاں تک کہ کمال خباثت اور اس پلیدی سے جو ان کے اصل میں تھی اس سید المعصومین پر سراسر دروغ گوئی کی راہ سے زنا کی تہمت لگائی اگر غیرت مند مسلمانوں کو اپنی محسن گورنمنٹ کا پاس نہ ہوتا تو ایسے تحریروں کو جن کے افتراء میں یہاں تک نوبت پہنچی

اگر گورنمنٹ کی حکومت سے چارہ جوئی چاہی اور وہ کام کیا جو مغلوب الغضب اور جواب سے عاجز آ جانے والے لوگ کیا کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

مذہبی آزادی کا دروازہ کسی حد تک کھلا رہنا ضروری ہے تا مذہبی علوم و معارف میں لوگ ترقی کریں۔ اور چونکہ اس عالم کے بعد ایک اور عالم بھی ہے جس کیلئے ابھی سے سامان چاہئے اس لئے ہر ایک حق رکھتا ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ ہر ایک مذہب پر بحث کرے۔ اور اس طرح اپنے تئیں اور نیز بنی نوع کو نجات آخروی کے متعلق جہاں تک سمجھ سکتا ہے اپنی عقل کے مطابق فائدہ پہنچائے۔ لہذا گورنمنٹ عالیہ میں اس وقت ہماری یہ التماس ہے کہ جو انجمن حمایت اسلام لاہور نے میموریل گورنمنٹ میں اس بارہ میں روانہ کیا ہے۔ وہ ہمارے مشورہ اور اجازت سے نہیں لکھا گیا بلکہ چند شتاب کاروں نے جلدی سے یہ جرات کی ہے۔ جو درحقیقت قابل اعتراض ہے ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ ہم تو جواب نہ دیں اور گورنمنٹ ہمارے لئے عیسائی صاحبوں سے کوئی باز پرس کرے یا ان کتابوں کو تلف کرے بلکہ جب ہماری طرف سے آہستگی اور نرمی کے ساتھ اس کتاب کا رد شائع ہوگا تو خود وہ کتاب اپنی قبولیت اور وقعت سے گر جائے گی اور اس طرح پر وہ خود تلف ہو جائے گی اس لئے ہم بادب ملتمس ہیں کہ اس میموریل کی طرف جو انجمن مذکور کی طرف سے بھیجا گیا ہے گورنمنٹ عالیہ ابھی کچھ توجہ نہ فرمادے۔

کیوں کہ اگر ہم گورنمنٹ عالیہ سے یہ فائدہ اٹھا دیں کہ وہ کتابیں تلف کی جاویں یا اور کوئی انتظام ہو تو اس کے ساتھ ایک نقصان بھی ہمیں اٹھانا پڑتا ہے کہ ہم اس صورت میں دین اسلام کو ایک عاجز اور درماندہ دین قرار دیں کہ جو معقولیت سے حملہ کرنے والوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور نیز یہ ایک بڑا نقصان ہوگا کہ اکثر لوگوں کے نزدیک یہ امر مکروہ اور نامناسب سمجھا جائے گا۔ کہ ہم گورنمنٹ کے ذریعہ سے اپنے انصاف کو پہنچ کر پھر کبھی اس کتاب کا رد لکھنا بھی شروع کر دیں اور در حالت نہ لکھنے جواب کے اس کے فضول اعتراضات ناواقفوں کی نظر میں فیصلہ ناطق کی طرح سمجھے جائیں گے

## (۹۵) مسجد کانپور

میرے عدل! (مرزا صاحب) تو نے فیصلہ کیا تھا کہ تم (قادیانی صاحبان) پولیٹکل جماعت نہیں ہو۔ تم کسی شورش میں حصہ نہ لینا۔ گورنمنٹ انگریزی کے کامل وفادار اور پورے وفادار بنے رہنا مگر اے میرے قرۃ العین تیرے پیچھے ۱۸۵۷ء کے غدر کی طرح ۱۹۱۳ء میں پھر کانپور سے (مسجد کے سلسلہ میں) ایک چھوٹا سا غدر اٹھا اور بغاوت کی لہریں ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دوڑ گئیں ایسے وقت میں ان لوگوں (لاہوری جماعت) نے باوجود تیرے خلیفہ (حکیم نور الدین صاحب) کی مخالفت کے گورنمنٹ پر اعتراض کئے مقتول باغیوں کو شہید کا لقب دیا۔ عوام الناس کو بھڑکانے میں حصہ لیا غداروں اور مفسدوں کی تحسین کی اور ان کی حمایت میں ان تیرے نام کے غلاموں (لاہوری جماعت) نے دامے درمے سخنے قلمے کسی قسم کی مدد سے کوتاہی نہیں کی اب تو ہی اے امن اور صلح کے شہزادے (مرزا صاحب) ہمیں بتا کہ یہ کام تیری تعلیم کے مطابق انہوں نے کیا یا ہم (قادیانی صاحبان) ہی جو ان سے اس معاملہ میں الگ رہے غلطی پر تھے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۲۲ء)

## (۹۶) مجرم قوم کا دشمن

وہ خبیث الفطرت اور گندے لوگ جو انبیاء کو گالیاں دیتے ہیں ہرگز اس قابل نہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔ ان کی قوم اگر اپنے اندر دین داری اور اخلاق رکھنے کی مدعی ہے تو اس کا فرض ہے ایسے افعال کی پورے زور کے ساتھ مذمت کرے۔ اسی طرح اس قوم کا جس کے جوشیلے آدمی قتل کرتے ہیں۔ خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دبائے اور ان سے اظہار براءت کرے۔ انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہو سکتی۔

وہ جواب دیتے جو ان کی بد اصلی کے مناسب حال ہوتا مگر شریف انسانوں کو گورنمنٹ کی پاسداریاں ہر وقت روکتی ہیں اور وہ طمانچہ جو ایک گال کے بعد دوسرے گال پر عیسائیوں کو کھانا چاہیئے تھا ہم لوگ گورنمنٹ کی اطاعت میں محو ہو کر بارہا ان کے ہاتھ کے اکسائے ہوئے آریوں سے کھا رہے ہیں یہ سب بردباریاں ہم اپنے محسن گورنمنٹ کے لحاظ سے کرتے ہیں اور کریں گے کیوں کہ ان کے احسانات کا ہم پر شکر کرنا واجب ہے ........ بلاشبہ ہمارا جان و مال گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی میں فدا ہے اور ہوگا۔ ہم غائبانہ اس کے اقبال کے لیئے دعا گو ہیں۔

(آریہ دہرم ص۹۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۹۴) مسلمانوں کو نصیحت (ج)

مسٹر لائڈ جارج نے جن الفاظ میں مسلمانوں کو ان کی وفاداری اور گورنمنٹ کی ہمدردی کا بدلہ دیا ہے اس سے زیادہ بدتر بدلا اور کوئی نہیں ہوسکتا لیکن مسلمان گورنمنٹ برطانیہ کے وفادار رہیں اور بہر حال رہیں گے۔ ان کو کسی خاص وزیر سے کوئی تعلق نہیں اور ہمیں یقین ہے کہ خود مسٹر لائڈ جارج (وزیر خزانہ) کے ساتھیوں نے انہیں اس تقریر پر ملامت کی ہوگی کہ آپ دشمن پر وار کرتے ہوئے خود اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی مارنے لگے۔ بلکہ یہ بات بھی بعید از قیاس نہیں کہ بعد میں خود مسٹر لائڈ جارج بھی شرمندہ ہوئے ہوں کہ میں کیا کر بیٹھا۔ . . . . .

ہم کل مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً نصیحت کرتے ہیں کہ انہیں اس حملہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا گیا ہے برافروختہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ ہم جس نبی کے ماننے والے ہیں وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے اور جو شخص اس پر حملہ کرتا ہے وہ ہمارے جواب کا محتاج نہیں اسے جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بہتر جواب دینے والا اور کون ہوسکتا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۶۰ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۱۴ء)

واقف ہیں کہ اخبار مباہلہ والوں نے حضرت امام اور حضور کے خاندان کی مستورات پر اتہام لگانے میں جھوٹ اور افترا سے کام لیا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۹ مورخہ ۲ مئی ۱۹۲۹ء)

قادیان سے ایک اخبار مباہلہ نکلتا ہے۔ جو مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کے سابقہ مریدین مخلصین کی جماعت نے جاری کر رکھا ہے۔ جو موجودہ خلیفہ قادیان (میاں محمود احمد صاحب) کی زندگی اور اخلاق پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ اس دفعہ اس نے خلیفہ قادیان کے حق میں ایک سخت اخلاقی الزام لگایا تھا جس کے ثبوت میں اس نے ایک دعیہ کی تحریر شائع کی۔ ہم بحکم شریعت اس کی بابت کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہمارے نوٹ لکھنے کا باعث یہ ہے کہ اس الزام کے جواب میں قادیانیوں کی فریاد پر صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے اڈیٹر مباہلہ کو دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت خلیفہ قادیان کے برخلاف کچھ لکھنے سے منع کر دیا۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۱ جون ۱۹۲۹ء)

مسٹر مارسڈن کے اس حکم میں تحریر ہے۔

ہر گاہ کہ مجھے توجہ دلائی گئی ہے کہ اخبار مباہلہ اور چند پوسٹروں میں جو مباہلہ کے نام سے شائع ہوئے ہیں امام جماعت احمدیہ کا نام بھی آتا ہے جس سے امن عامہ میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہے.....

میں زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم دیتا ہوں کہ تم اڈیٹر اخبار مباہلہ آئندہ کسی اخبار یا پوسٹر میں امام جماعت احمدیہ کے چلن کے متعلق کوئی ریمارک نہ چھاپو نہ چھاپنے میں مدد دو۔ کوئی چھپا ہوا کاغذ نہ چسپاں کرو نہ تقسیم کرو جس میں اس قسم کے ریمارک درج ہوں۔ اور اس قسم کے جس قدر کاغذات تمہاری تحویل میں ہوں ان کو تلف کر دو۔

(اخبار مباہلہ ۱۵ بابتہ جولائی ۱۹۲۹ء)

وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لئے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔ جس کو بچانے کے لئے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لئے قتل کرنا جائز ہے سخت نادانی ہے ......

وہ لوگ جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے وہ بھی قوم کا دشمن ہے میرے نزدیک تو اگر یہی شخص (راج پال کا) قاتل ہے جو گرفتار ہوا ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہو سکتا ہے جو اس کے پاس جائے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی سزا تو اب تمھیں ملے گی ہی لیکن قبل اس کے کہ وہ ملے تمھیں چاہیئے خدا سے صلح کر لو۔ اس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ اسے بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی ۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۸۲ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۹ء)

## (۹۷) مباہلہ کا معاملہ

جماعت احمدیہ کی امداد اور سہارے سے نہ صرف اس کے (اہل اخبار مباہلہ کے) بچوں نے تعلیم حاصل کی بلکہ وہ نسبتی طور پر ایک آسودہ حال خاندان ہو گیا ......

ان لوگوں نے بعض ذاتی مفاد کے حاصل نہ ہونے پر یہ غیر شریفانہ رویہ اختیار کیا کہ ہمارے مطاع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ پر نہایت گندے اور مفتریانہ اتہامات لگانے شروع کئے ..............

عدالت میں انہوں نے حلفی بیان یہ دیا کہ وہ خود آخر وقت تک مخلص تھے لیکر بعض دوسرے لوگوں سے بعض الزامات انھوں نے سنے اور تحقیق کر کے انہیں سچا پایا اور اس وجہ سے الگ ہو گئے ۔

ہم (قادیانی جماعت) یہ بھی اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ ہم لوگ اس امر سے خوب

ہونہار سپوت اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے ناموس کے لئے خون کے سمندر میں غوطہ زن ہوئے اور انہوں نے عورت کی عزت کی خاطر موت کو ترجیح دی .......

کارپردازان (اخبار) مباہلہ اور زمیندار نے ہماری سب سے عزیز متاع اور ہمارے مذہبی نقطۂ نگاہ سے موجودہ وقت میں سب سے مقدس وجود حضرت امام جماعت احمدیہ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) پر گندے اور بے باکانہ حملے جاری رکھے اور پھر حضور کے خاندان کی باعصمت خواتین پر نہایت فحش اور ناقابلِ برداشت اتہام لگائے اور جماعت احمدیہ کے زخموں پر نمک پاشی کی .......

انہیں یقین کرنا چاہیئے۔ زندہ قوموں کی غیرت جب بھڑک اٹھتی ہے تو وہ آتش فشاں پہاڑ کی طرح ہو جاتی ہے اور ان کی کمی تعداد ان کے راستہ میں روک نہیں بن سکتی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اب بھی جلد سے جلد حالات پر قابو پالیا جائے اور اس ناپاک اور اشتعال انگیز رویہ کی روک تھام کی جائے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۸۹ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۲ء)

## (۱۰۰) قادیانی جوش

گورنمنٹ کی خاموشی احمدی جماعت کے صبر کی آزمائش ہے کہ احمدیہ جماعت اپنا یہ حق مے کر چھوڑتی ہے یا لے کر رہتی ہے پس یہ سوال ایک فرد کا سوال نہیں بلکہ جماعت کی عزت اور خلافت کے درجہ کے وقار کا سوال ہے پس یا تو جماعت اپنے اس حق کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اس تذلیل پر خوش ہو جائے یا پھر تیار ہو جائے کہ خواہ کوئی قربانی کرنی پڑے اس حق کو لے کر رہے گی۔

ضمانت کیا چیز ہے۔ اگر کسی کو پھانسی کی سزا بھی دی جائے اور وہ بزدلی دکھائے تو ہم اسے ہرگز منہ نہیں لگائیں گے۔ بلکہ میں تو اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھوں گا۔ لیکن اگر کسی سے برداشت نہ ہو سکے اور دوسرے کے جوش دلانے پر وہ ضبط نہ کر سکے تو وہ ہرگز جھوٹ نہ بولے اور صاف کہہ دے کہ میں نے مارا ہے۔ ایسا کرنے والا بے شک ہمارا

# (۹۸) مقدم چیز

سب سے پہلی اور مقدم چیز جس کے لئے ہر احمدی کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے میں دریغ نہیں کرنا چاہیئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ اور سلسلہ کی ہتک ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۵ء)

# (۹۹) قتل و خونریزی

اپنے دینی اور روحانی پیشوا کی معمولی ہتک کوئی برداشت نہیں کر سکتا پھر کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے امام۔ ان کے خاندان کی خواتین۔ جماعت کے معزز کارکنوں اور معزز خواتین کے خلاف اس درجہ شرمناک اور حیا سوز جھوٹے اور بناوٹی الزامات لگائے جائیں اور بار بار لگائے جائیں لیکن کوئی فتنہ نہ پیدا ہو۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اس قسم کی شرارتوں کا نتیجہ لڑائی جھگڑا فتنہ و فساد حتی کہ قتل و خونریزی معمولی بات ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۹۱ مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۳۰ء)

صرف اور صرف عورت کی عزت کا سوال ۔۔۔۔۔۔ جس میں قدیم اور جدید مہذب اور غیر مہذب قومیں یکساں غیرت اور حمیت کا ثبوت دیتی رہی ہیں اور جب تک انسانیت باقی ہے ثبوت دیتی رہیں گی۔

عرب کے زمانہ جاہلیت کے دور پر نگاہ کرو جب ایک عورت نے اپنی معمولی سی بے عزتی پر نعرہ یا للذل بلند کیا تو اس کی قوم کے ہزار ہا جوان مرد اور غیور انسانوں کی خون آشام شمشیریں نیاموں سے باہر آگئیں ۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ ہند پر نگاہ ڈالو۔ جہاں ہزاروں واقعات نظر آئیں گے کہ ہندوستان کے

سے اخلاص ہے اور ہمارے لئے یہ تمام دنیا کی متاع سے زیادہ گراں قیمت چیز ہے۔ اگر اس پر بھی کوئی ڈاکہ ڈالتا ہے۔ یہ ہمارے ہاتھ سے چھینا چاہتا ہے۔ اس کی تحقیر و تذلیل کی کوشش کرتا ہے تو خواہ وہ کوئی ہو اور اس کی پشت و پناہ کتنی زبردست طاقت ہو وہ اس وقت تک ایسا نہیں کر سکتا جب تک ہمارے جسم میں جان اور بدن میں تواں ہے اور دنیا میں ایک احمدی بھی موجود ہے اس ارادہ اور اس نیت کو لے کر کھڑے ہونے والے کو پہلے ہماری لاشوں پر سے گزرنا ہوگا اور ہمارے خون میں سے تیرنا پڑے گا اگر کسی میں اتنی ہمت اور ایسی جرارت ہے۔ کسی کا یہ دل گردہ ہے تو وہ کھڑا رہے اور دیکھ لے کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۸۰ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۰ء)

## (۱۰۱) گورنمنٹ کو تنبیہ

یہ جلسہ گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہے کہ جو قوم سید عبداللطیف اور نعمت اللہ خاں جیسے بہادر شہید اور مظلوم پیدا کر سکتی ہے وہ کبھی اپنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی اور اپنے مقدس امام کی خفیف سے خفیف ہتک بھی برداشت نہیں کرے گی اور اس کے لئے جان و مال و آبرو اور اعزہ تک کو قربان کر دے گی۔ یہ جلسہ گورنر پنجاب سے اس امر کا پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مفسدہ پرداز (اخبار) مباہلہ والوں اور ان کے حامیوں کی خباثت سے فضا کو پاک کریں اور فوری تدابیر اختیار کریں۔ ورنہ احمدی نوجوان خود اپنے امام اور سلسلہ کی عزت اور ناموس کے تحفظ کے لئے عملی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۸۷ مورخہ ۸ اپریل ۱۹۳۰ء)

جو شرارت (اخبار) مباہلہ کے ذریعہ پھیلائی جا رہی ہے اس کا انسداد کیا جائے اور اگر نہیں تو ہم ہر قیمت پر اس شرارت کا سد باب کرنے پر مجبور ہوں گے اور اس کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔ میں مقامی پولیس افسروں کو صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں

بھائی ہو۔ اور اس کا اعتراف قصور ہی اس کے لئے کفارہ ہو جائے گا لیکن اگر کوئی پھانسی سے ڈر کر بھی بزدلی کا اظہار کرتا ہے تو اس سے ہمارا قطعاً کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ۔ ۔ ۔

احمدی کسی گورنمنٹ سے ہرگز نہیں ڈرتے۔ وہ محض احمدیت سے ڈرتے ہیں کم از کم میں تو کسی گورنمنٹ کے قانون سے شمہ بھر بھی نہیں ڈرتا۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۷۹ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۳۲ء)

جماعت احمدیہ کو اسکی مخالفین خواہ کتنا ہی غلطی خوردہ سمجھیں۔ گمراہ اور بے دین قرار دیں۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا سچا رسول اور نبی یقین کرتی ہے۔ اور اس کا ہر ایک فرد سب سے اوّل دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اعلان کرتا ہوا جہاں یہ اقرار کرتا ہے کہ آپ کی تعلیم اور آپکے احکام کے مقابلہ میں وہ ساری دنیا کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔ وہاں یہ بھی عہد کرتا ہے کہ آپ کی حرمت اور آپ کی تقدیس کے لئے اگر اپنی جان بھی دینا پڑے گی تو دریغ نہیں کرے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جس جماعت کا سب سے پہلا عہد یہ ہو اور جو اس عہد کی پابندی کرنا دین و دنیا کی کامیابی سمجھتی ہو۔ ظاہر ہے اگر دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی ظالم اور جفا جو طاقت بھی اسکی اس عہد کا امتحان لینا چاہے گی تو احمدی کہلانے والا کوئی انسان بھی اس سے منہ نہیں موڑے گا اور مردانہ وار خوف و خطر کے سمندر کو عبور کر جائے گا۔ خواہ اسے اپنے خون میں سے تیر کر جانا پڑے۔ خواہ غازی بن کر سلامتی کے کنارے پہنچنے کی سعادت حاصل ہو۔

ہم نے اپنے خون کے رشتوں سے قطع تعلق کر کے۔ اپنے جگر گوشوں کو چھوڑ کر اپنے پیارے وطنوں کو خیرباد کہہ کر۔ اپنی جائدادوں اور اموال سے ہاتھ دھو کر اور ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات برداشت کر کے اگر کچھ حاصل کیا ہے تو وہ احمدیت ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق ہے وہ آپکے جانشینوں اور ان کے اہل بیت

اسٹیر قانونی خلیفہ قادیان) پیروکار تھے۔

۱۲۔ تاریخ کو وکلا رکی بحث کے بعد عدالت نے اسیسر صاحبان کی رائے دریافت کی جنہوں نے بالاتفاق ملزم کو ہر دو جرموں کا مرتکب قرار دیا۔ بعد ازآں عدالت نے ملزم کو زیر دفعہ ۳۰۲ سزائے موت اور زیر دفعہ ۳۰۷ عبور دریائے شور کی سزا کا حکم سنایا۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا قتل اور قاتلانہ حملہ بتاریخ ۲۳ را پریل ۱۹۳۰ء بٹالہ (ضلع گورداس پور) کے قریب ہوا تھا جب کہ یہ لوگ گورداس پور سے مقدمہ اخبار مباہلہ کی پیشی سے فارغ ہو کر گھر واپس آرہے تھے۔

(اخبار مباہلہ ص۱ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۰ء)

۱۲ر جنوری ۱۹۳۱ء۔ قادیانیوں نے جو اپیل عدالت سشن گورداس پور کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں دائر کی تھی خارج ہو گئی۔ ہائی کورٹ نے بھی حکم سزائے پھانسی کو بحال رکھا۔

(اخبار مباہلہ مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۱ء)

ناظرین کو معلوم ہے کہ خلیفہ قادیان کے مرید محمد علی کو عدالت سشن گورداس پور سے سزا موت کا حکم صادر ہوا تھا جس پر قادیانیوں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ ہائی کورٹ نے اپیل خارج کرتے ہوئے سزا کو بحال رکھا۔ زاں بعد پریوی کونسل میں اپیل کی گئی اب اطلاع موصول ہوئی کہ پریوی کونسل سے بھی اپیل خارج ہو گئی۔ تاریخ پھانسی ۱۶ر مئی ۱۹۳۱ء مقرر ہوئی۔

(اخبار مباہلہ مورخہ ۱۵ر مئی ۱۹۳۱ء)

خلیفہ قادیان کا مرید مسمی محمد علی جس نے ۲۳ر اپریل ۳۰ء کی شام کو مولوی عبدالکریم صاحب اڈیٹر مباہلہ پر قاتلانہ حملہ کیا اور ان کے رفیق حاجی محمد حسین مرحوم کو قتل کر دیا تھا گورداس پور جیل میں بتاریخ ۱۶ر مئی ۱۹۳۱ء ٹھیک ۶ بجے صبح پھانسی دیا گیا۔

(اخبار مباہلہ مورخہ یکم جون ۱۹۳۱ء)

کہ وہ اس معاملہ پر پوری توجہ سے غور کریں اور اگر اس نے ان مشتعل کرنے والی حرکات اور جذبات کو مجروح کرنے والے طریقوں کے انسداد کی کوشش نہ کی تو نتائج کی ذمہ داری سراسر اس پر ہو گی۔

(صدر جلسہ منعقدہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۷ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۰ء)

## (۱۰۲) جسمانی موت

مباہلہ کا نشان پورا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں (اخبار مباہلہ والوں کو) ایمانی موت دے دی جسمانی باقی ہے وہ بھی ان شاء اللہ آسمانی عذابوں کے ساتھ ہو گی۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۷۶ مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۰ء)

یکم نومبر ۱۹۳۰ء۔ مدت سے اخبار مباہلہ کا مشہور مقدمہ قتل عدالت میں دائر تھا جس میں خلیفۂ قادیان کا ایک سرحدی مرید مسمی محمد علی ماخوذ تھا۔ ملزم کا چالان زیر دفعہ ۳۰۲ (قتل حاجی محمد حسین صاحب مرحوم رفیق مولوی عبد الکریم صاحب) اور زیر دفعہ ۳۰۷ (مولوی عبد الکریم صاحب اڈیٹر مباہلہ پر قاتلانہ حملہ) تھا۔ ابتدائی عدالت نے ملزم کو ہر دو دفعات کے تحت مجرم قرار دیتے ہوئے مقدمہ سشن سپرد کر دیا۔ بتاریخ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء بمقام گورداس پور عدالت سشن میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ شہادت استغاثہ ۳۰ تاریخ کو ختم ہو گئی۔ ملزم نے بغرض پیش کرنے صفائی کے گواہ طلب کرائے تھے۔ مگر شہادت استغاثہ کے ختم ہونے پر اس نے صفائی پیش کرنے سے انکار کر دیا۔

استغاثہ کی طرف سے سرکاری وکیل لالہ دینا ناتھ صاحب تھے۔ ملزم کی طرف سے پیر اکبر علی (مرید خلیفۂ قادیان) مرزا عبد الحق (قادیانی) وکیل اور مولوی فضل الدین

جیل نے ساڑھے چھ بجے لاش ان کے حوالہ کر دی۔اسی جگہ غسل دینے اور کفن پہنانے کے بعد سوا آٹھ بجے لاری روانہ ہوئی۔ اور گیارہ بجے کے قریب قادیان احمدیہ چوک میں پہنچ گئی ..... اس مقام پر تابوت لاری سے اتارا گیا۔ اور چارپائی پر رکھکر مقبرہ بہشتی کے قریب باغ میں لے جایا گیا۔جہاں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے خود پھر کر صفیں درست کیں اور قریبًا پانچ ہزار کے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی اور لمبی دعا کی۔ اس کے بعد لاش اٹھا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ کے اس مکان میں لے جائی گئی جس میں وصال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ رکھا گیا تھا اور جہاں آخری زیارت کی گئی تھی۔اس مکان تک لاش کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (میاں محمود احمد صاحب نے) بھی کندھا دیا۔اسی مکان میں ایک ایک کر کے تمام مجمع کو قاضی صاحب مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا اور پھر فوٹو لیا گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۳۲ مورخہ ۱۹ رمئی ۱۹۳۱ء)

صندوق سے لاش نکال کر چارپائی پر رکھی گئی اور ڈاکٹر محمد شاہ نواز خانصاحب اسسٹنٹ سرجن نے اس کا فوٹو لیا۔ اسکے بعد پھر لاش کو صندوق میں رکھ دیا گیا اور مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کے مشرق کی طرف دفن کی گئی۔ قبر مکمل ہو جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے دعا فرمائی اور واپس تشریف لے آئے .......

غرض مرحوم کی موت ایک شاندار موت تھی اور جس استقامت اور اخلاص کا ثبوت اس نے مرتے دم تک دیا اس کی وجہ سے اسے وہ اعزاز واکرام حاصل ہوا جو کسی خوش قسمت کو ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ احباب درود دل کے ساتھ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنی آغوش شفقت میں جگہ دے بلند سے بلند درجات عطا کرے اور اس کی بہترین یاد ہماری جماعت میں قائم رکھے۔

اپنے رو یار اور کشوف سنا کر یہی کہتے رہے کہ میرے متعلق کسی قسم کا غم نہ کیا

# (۱۰۴۳) ایمانی غیرت

ہمارے بھائی قاضی محمد علی صاحب کا حق جو ہمارے ذمہ تھا۔ اور جو یہ تھا کہ قانونی پہلو سے ہم ان کے لئے کوشش کرتے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم نے وہ ادا کیا۔ جہاں تک قانون اجازت دیتا تھا انتہائی طور پر ادا کیا۔ باقی جو مقدر تھا وہ خدا کی مصلحت کے ماتحت پورا ہوا۔ اور خدا تعالے اپنی مصلحتیں خوب جانتا ہے۔

میں اس کے متعلق چند باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں جو قاضی صاحب مرحوم کی چند خوبیاں ہیں پہلی خوبی ان کی جو نمایاں طور پر ظاہر ہے اور جو دل پر گہرا اثر کرتی ہے وہ ان کی ایمانی غیرت ہے جو کچھ ان سے سرزد ہوا خواہ اس کے متعلق کیا رائے ظاہر کریں مگر یہ ضرور کہا جائے گا کہ اس کی محرک اعلیٰ درجہ کی ایمانی غیرت تھی مختلف قسم کے درجات لوگوں کے ہوتے ہیں بعض میں ایک حد تک غیرت ہوتی ہے بعض میں نہیں ہوتی اور بعض میں زیادہ ہوتی ہے جیسا جیسا ایمان ہو اسی درجہ کی غیرت پیدا ہوتی ہے قاضی صاحب مرحوم کے حالات سے جو بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے وہ ان کی ایمانی غیرت ہے جو اس فعل کی محرک ہوئی ان کے فعل پر ایسے لوگوں کو اعتراض کرنے کا حق نہیں جن میں غیرت نہیں پیدا ہوتی یا اگر پیدا ہوئی تو اس حد تک پیدا نہیں ہوئی جس حد تک قاضی صاحب مرحوم کے دل میں پیدا ہوئی ........

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۱۸ نمبر ۱۴۱ مورخہ ۱۶ جون ۱۹۳۱ء)

# (۱۰۴۴) محترم بھائی

ہمارے محترم بھائی قاضی محمد علی صاحب نوشہروی کی پھانسی کے لئے ۱۶ مئی ۱۹۳۱ء کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی...... ۱۶ کی صبح کو ٹھیک ۶ بجے آپ نے ہمیشہ کے لئے دنیا کو خیرباد کہہ دیا۔ چار اصحاب قادیان سے لاش لینے کے لئے گئے ہوئے تھے افسران

کیا ضرورت ہے اور ہم کیوں کریں ۔

اس کے متعلق میں صرف یہی کہوں گا کہ اگر ایسے لوگ آنکھیں، کان اور دل رکھتے تو کبھی اپنے لئے یہ فیصلہ نہ کرتے لیکن افسوس کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے ۔ سنتے ہوئے نہیں سنتے اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتے ۔ میں یہاں نہایت اختصار کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی وہ خصوصیات بتاؤں گا جن کا حامل سر سید کیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس زمانہ تک کا کوئی انسان بھی پیش نہیں کیا جا سکتا ۔ اور جن کو دیکھ کر ایک حق پسند اور صداقت شعار انسان نہایت آسانی سے فیصلہ کر سکے گا کہ حضرت مسیح موعود کی کیا شان ہے ۔

سب سے بڑا مسئلہ جس کی متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سر سید کی تقلید میں بیان کیا ہے وہ وفات مسیح کا مسئلہ ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے سر سید نے اس کا اعلان کیا اور بعد میں مرزا صاحب نے اسی کو پیش کر دیا ۔ لیکن اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ سر سید نے جس رنگ اور جس طرز سے اس مسئلہ کا اقرار کیا ہے اس میں اور جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو صاف کیا ہے اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے ۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۱۵ مورخہ ۲۰ رمئی ۱۹۱۶ء)

اگر فرض کے طور پر ہی یہ مان لیں کہ سر سید نے اسلام کی خدمت کی ہے تو پھر ہم کہتے ہیں کہ اس کی حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں کچھ نہیں کیا کیونکہ اس کی تمام کوشش اور سعی جو اس نے اپنے خیال میں اسلام کے متعلق کی وہ اس کے ساتھ ہی اس کی قبر میں دفن ہو گئی ۔ اس کو فروغ دینے والا آگے کوئی پیدا نہ ہوا لیکن حضرت مسیح موعود کو دیکھو آپ کی جماعت دن بہ دن زور شور سے اس کام کو چلا رہی ہے جو ان کا آقا اپنے ہاتھ سے چلا گیا تھا ۔ اور دنیا میں پھر پھر کر غافل لوگوں کو جگا رہی ہے ۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک بھی وہی طریق اسلام کی اشاعت کا پسند ہے جو اس کے مسیح نے استعمال کیا ہے ۔ کیوں کہ اسی کو دن بہ دن فروغ دے رہا ہے

جائے مجھے اپنے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قدر بشارتیں مل چکی ہیں کہ مجھے اپنی کامیابی اور فلاح میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہا اور میں خدا تعالیٰ کی راہ میں نہایت اطمینان کے ساتھ جان دینے کے لئے تیار ہوں اور اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۳۴ مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۳ء)

## (۱۰۵) تصویر کی تقسیم

اکثر ناظرین الفضل، قاضی محمد علی صاحب کی تصویر دیکھنے کا اشتیاق ظاہر فرما رہے تھے۔ ان کے ارشاد کی تعمیل میں بصرف زر کثیر و جد و جہد کبیر تصویر چھپوائی جارہی ہے۔ جو تمام خریداران الفضل کو اخبار میں بھجوا دی جائے گی۔ اور ان اصحاب کو مفت نذر ہو گی جو الفضل کا وی۔ پی انکار کر کے واپس نہ کریں گے۔ بلکہ وصول فرمائیں گے یا یکم جولائی سے نئے خریدار بنیں گے۔
کچھ تصویریں اعلیٰ درجہ کے آرٹ پیپر پر چھپوائی گئی ہیں۔ تصویر کی قیمت ایک آنہ ہو گی احباب کو جس قدر تصاویر کی ضرورت ہو ٹکٹ بھجوا کر یا بذریعہ وی پی منگوالیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۱۱۲ مورخہ ۲۶ جون ۱۹۳۰ء و جلد ۱۷ نمبر ۹۵ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۳۰ء باختلاف الفاظ)

# (ط) مرزا صاحب اور مسلمان

## (۱۰۶) غلام احمد اور سید احمد

ایسے لوگ بھی بستے ہیں جن کا خیال ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آکر کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے ان کی صداقت ثابت ہو سکے جو کچھ انہوں نے کیا ہے ان سے بہت پہلے سر سید وہی کچھ کر گئے ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب کے دعاوی کو قبول کرنے کی ضرورت

افغانی کی ہی ایجاد ہیں ۔ مفتی عبدہ اس کا شاگرد تھا ۔ اس کے بعد اس نے ان کو قائم کیا اور اس لحاظ سے کہ ساری تحریکیں جمال الدین افغانی کی ہی ایجاد ہیں ۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ سبھی ہندوستان ہی سے گئی ہیں ۔ اور مصر سے نہیں اٹھیں ۔ غرض ان تحریکوں کے موجد جمال الدین افغانی کا مولد یہی ملک ہے اور اگر اس قسم کی تحریکوں کی وجہ سے ہی کسی ملک کو گہوارۂ علوم و فنون کہا جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ان تحریکوں کی بنا پر مصر کو گہوارۂ علوم و فنون کہا جائے ۔ کیونکہ یہ سب تحریکیں مصر کے کسی آدمی کی طرف سے پیدا نہیں کی گئیں بلکہ ایک دوسرے ملک کے باشندہ نے ان کو پیدا کیا ۔ پس اگر انہیں تحریکوں ہی سے اسے گہوارۂ علوم و فنون کہنا ہے تو کیوں نہ افغانستان کو گہوارۂ علوم و فنون کہا جائے کہ جہاں کا جمال الدین افغانی بسنے والا تھا ۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۰ ۸ مورخہ مئی ۱۹۲۰ء)

## (۱۰۹) مجدد کا دعویٰ (ج)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) فرمایا مجدد کا دعوے کوئی علیحدہ دعویٰ نہیں بلکہ اس کے لئے بعض لکھتے ہیں دعوے کی بھی ضرورت نہیں اور اسکے کام سے دوسرے اس کو مجدد قرار دے دیتے ہیں ہاں جو مجدد مامور ہوتا ہے وہ ضرور دعوے کرتا ہے ۔

ڈائری میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان

جلد ۸ نمبر ۶۱ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۲۱ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی پیشگوئیاں امت کے بڑے بڑے آدمیوں کی نسبت فرمائیں بعض نے ان کے مستحق ہونے کا دعوے بھی نہ کیا ۔ ہاں لوگوں نے سمجھ کر ان پر چسپاں کیں مثلاً محمد مہدی فاتح قسطنطنیہ کی نسبت پیشگوئی موجود ہے ۔ اس کا دعوے ثابت نہیں اور بھی ہیں (بالخصوص حضرت سید جمال الدین افغانی رحمۃ اللہ علیہ جن کے عظیم الشان اسلامی کارنامے ان کے مجدد اسلام ہونے پر شاہد ہیں المؤلف)

اور سرسید کی کوششیں اگر ہوئی تھیں تو اس کے ساتھ ہی چل بسی ہیں۔
(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۱۹ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۱۶ء)

## (۱۰۷) سید علیہ الرحمۃ کا فتوے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیچھے لوگ کیوں پڑے ہوئے ہیں۔ اگر اُن کے نزدیک ان کو الہام ہوتا ہے بہتر۔ ہم کو اس سے کیا فائدہ۔ نہ ہمارے دین کے کام کا ہے نہ دنیا کے کام کا۔ ان کا الہام اُن کو مبارک رہے۔ اگر نہیں ہوتا اور صرف ان کے توہمات اور خلل دماغ کا نتیجہ ہے تو ہم کو اس سے نقصان نہیں ہے۔ وہ جو ہوں سو ہوں۔ اپنے لئے ہیں . . . . . . ان کی تصانیف میں نے دیکھیں۔ وہ اسی قسم کی ہیں جیسا ان کا الہام۔ یعنے نہ دین کے کام کی نہ دنیا کے کام کی۔
(سرسید علیہ الرحمۃ کا خط بنام شمس العلما مولوی سید میر حسن صاحب مرحوم مندرجہ خطوط سرسید مرتبہ سید راس مسعود صاحب صفحہ ۲۵۶)

ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ سرسید احمد خاں صاحب سے جب ایک دفعہ میری کتابوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ ان میں ذرہ خیر نہیں۔
(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ ملفوظات احمدیہ حصہ ششم صفحہ ۳۶۹ مولفہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

## (۱۰۸) جمال الدین افغانی

جمال الدین افغانی نے مصر میں ایک روح پیدا کی اور جس کے ساتھ مذہبی رنگ بھی تھا۔ لیکن وہ اس ملک کا باشندہ نہیں تھا۔ بلکہ اس ملک میں جا ٹھہرا تھا۔ قدرت نے افغانی کا لفظ اس کے ساتھ رہ گیا۔ وہ دراصل وہاں کا باشندہ نہیں تھا بلکہ افغانستان سے وہاں جا بسا تھا اگر افغانی کا لفظ اس کے نام کے ساتھ قائم نہ رہ گیا ہوتا تو ممکن تھا کہ لوگ اسے مصری سمجھتے مگر مصریوں کی قسمت سے افغانی کا لفظ اس کے نام کے ساتھ باقی رہ گیا۔ ساری تحریکیں جو کبھی کبھی اس ملک میں اٹھتی رہی ہیں وہ جمال الدین

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۸ء)

اللہ اکبر وہ حسن نظامی جو مجھ کا جنازہ بھی نکالے تو اس شان و شوکت سے کہ اچھے اچھے انشاپردازوں سے منہ مانگی داد لے اب خدا کے اولوالعزم خلیفہ کے مقابل آکر ایسا عاجز ہوا ہے کہ دو صفحے لکھنے سے رہ گیا اور خود اپنی کوتاہ قلمی کا معترف ہے حیلے سے بہانے سے اپنی جان بچانا چاہتا ہے مگر اعلان ظاہری و باطنی جہاد کرنے سے پہلے اپنی طاقت کا اندازہ کر لینا چاہیئے تھا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۵۳ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۶ء)

آخر بیچارے حسن نظامی کو قادیان کی طاقت کے زیر و زبر کرنے کے بجائے خود ہی بری طرح نیچا دیکھنا پڑا اور وہ ندامت کا داغ اپنی پیشانی پر آپ ہی لگا کر کانوں پر ہاتھ دھر کر مفرور ہو گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۷۲ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۹ء)

بے حمیتی اور بے غیرتی ان صفات ردیہ اور خصائل رذیلہ میں سے ہے کہ جن لوگوں میں پائی جائیں وہ بدترین مخلوق کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ اس وقت تک ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار وہ لوگ جنھوں نے سلسلہ احمدیہ سے الگ ہو کر لاہور میں اپنا اڈا جمایا ہوا ہے اپنے قول اور فعل سے اس بات کا ثبوت بہم پہنچا چکے ہیں کہ ان میں مذہبی غیرت اور دینی حمیت کا نام و نشان تک باقی نہیں ہے اور سچ پوچھو تو ان کے سلسلہ احمدیہ سے الگ ہونے کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب یہ بھی ہے کیونکہ وہ نہایت بے غیرتی سے کام لے کر ان لوگوں کے ساتھ اپنے تعلقات قائم کرنے ضروری سمجھتے تھے جو سلسلہ احمدیہ کے مخالف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا برگزیدہ اور راستباز انسان نہیں سمجھتے۔ چونکہ جماعت احمدیہ میں رہ کر وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے اس لئے طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے علیحدہ ہو گئے اور اب جو جی میں آتا ہے کر رہے ہیں اس لحاظ سے ان لوگوں کی بے غیرتی اور بے حمیتی کوئی نئی بات نہیں . . . . . . .

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۹۰ مورخہ ۲ر فروری ۱۹۱۶ء)

# (۱۱۰) مولانا ابوالکلام آزاد

چند روز ہوئے ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد صاحب) ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں لکھا تھا کہ ابوالکلام آزاد صاحب کلکتہ میں درس قرآن دیتے ہیں کیا میں اس میں شریک ہوا کروں۔ اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا تھا کہ اگر غیر احمدی قرآن جانتے تو پھر مسیح موعود کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ ممکن ہے کہ ان الفاظ کو غیر احمدی پبلک نے ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہو۔ کیوں کہ ان کے نزدیک ابوالکلام صاحب ایک ماہر قرآن کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن یہ ایک حقیقت تھی جسے بیان کیا گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۹۴ مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۱۶ء)

# (۱۱۱) خواجہ حسن نظامی

اس زمانہ میں بھی اس کی مثال موجود ہے کہ بار بار چیلنج دیا گیا۔ مباہلہ کر لو مگر کوئی سامنے کھڑا نہ ہو سکا۔ ابھی صوفیت کا دعوے کرنے والے ایک صاحب حسن نظامی نامی اُٹھے اور انہوں نے لکھا کہ آؤ میں ایک گھنٹہ میں جان نکال لوں گا۔ آخر اتنے ذلیل ہوئے کہ بالکل خاموش ہو گئے۔

(ملائکۃ اللہ تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ص۳۲)

حسن نظامی کو یا تو یہ دعویٰ تھا کہ میں سات کروڑ مسلمانوں کا قائم مقام ہوں اور کئی نواب اور راجے میرے مرید ہیں اور میں بڑا انشاپرداز ہوں یا خدا اسکے مقرر کردہ خلیفہ (میاں محمود احمد صاحب) کے مقابل میں آکر یہاں تک بے بس ہوا کہ پانسو آدمی بھی اپنے ساتھ لا ہور نہ لا سکا اور نہ خود مع اہل وعیال قادیان میں آکر ہم سے لے کر آنے کا حوصلہ ہوا۔ اور نہ ہی جواب میں کوئی پر زور مضمون لکھ سکا ایسا دم بخود ہوا کہ ایک سطر بھی لکھنی دشوار ہو گئی۔

موعود کے متعلق غیرت اور حمیت کا ایک ذرہ بھی نہیں پایا جاتا ورنہ حسن نظامی کو وہ اپنا معزز دوست اور قابل قدر بزرگ نہ لکھتا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۲۶ مورخہ ۳۱ ستمبر ۱۹۱۹ء)

## (۱۱۲) میاں سر فضل حسین (رج)

غرض اللہ تعالیٰ نے ان پر وقت نہ آنے دیا جب تک کہ انہیں ایسے مقام پر نہ پہنچا دیا کہ لوگوں نے سمجھا وہی اس وقت ہندوستان پر حکومت کر رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب تھا ان لوگوں کو جو کہتے تھے کہ میاں سر فضل حسین نے چونکہ گورنمنٹ ہند میں ایک احمدی (یعنے چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب قادیانی) کو وزارت پر مقرر کرایا ہے اور وہ مرزائیت نواز ہیں۔ اس لئے ہم انہیں ذلیل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتا دیا کہ جو شخص احمدیت کی خاطر اپنے نفس پر کوئی تکلیف برداشت کرے گا وہ گو احمدی نہ ہو ہم اسے بھی ذلیل نہیں ہونے دیں گے۔ پس گو سر فضل حسین صاحب احمدی نہ تھے مگر چونکہ احمدیت کی وجہ سے لوگوں کی طرف سے ان پر اعتراض کیا گیا اور انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کی گئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی طور پر عزت کے ایک مقام پر پہنچا کر بتا دیا کہ جو شخص احمدیت کے لئے اپنی عزت کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی اپنی غیرت کا اظہار کیا کرتا ہے۔ (اللہ رے شیخی اور احسان فراموشی۔ الٹا احسان دھرا جا رہا ہے کہ گویا قادیانیت کے طفیل میں میاں صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ عزت عطا کی حالانکہ خود قادیانی اکابر میاں صاحب مرحوم کے طفیل میں عزت پاتے رہے للمولف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۹۳۶ء)

عام مسلمانوں اور اسلامی اخبارات کی رائے ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے کیوں کہ ان کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اس دعوی کا تازہ ثبوت خود قادیانیوں نے بھی بہم پہنچا دیا۔

کیا اس سے بڑھ کر بے غیرتی اور بے حمیتی کی کوئی اور مثال مل سکتی ہے کہ وہی پیغام جو آج سے ایک آدھ سال قبل خواجہ حسن نظامی کے متعلق یہ شکایت کرتا تھا کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے خلاف ناپاک الفاظ میں دیدہ دہنی سے کام لیا ہے اور اس سنگدلی تعصب اور عناد کا ثبوت دیا ہے جو ایک صادق اور راستباز انسان سے دنیا داروں کو ہوا کرتا ہے اب اسی پیغام صلح کے ایڈیٹوریل کالموں میں بڑے فخر سے خواجہ حسن نظامی کو اپنا معزز دوست اور قابل قدر بزرگ کہا جاتا ہے کیا پیغام کا ہمہ داں ایڈیٹر بتلائے گا کہ خواجہ حسن نظامی کی دوستی کا اعزاز اسے اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو کب سے اور کس طرح حاصل ہوا اور خواجہ صاحب کے تقدس اور بزرگی کا اسے کیوں کر پتہ لگا ہے کیا اس کا ذریعہ وہی مضامین ہیں جو آج تک خواجہ حسن نظامی کی طرف سے حضرت مسیح موعود اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف مختلف اخباروں اور رسالوں میں شائع ہوتے رہے ہیں اور جس سے پیغام کا ایڈیٹر بھی ناواقف نہیں کیا خواجہ حسن نظامی نے اپنے ان مضامین کے متعلق ندامت اور افسوس کا اظہار کیا ہے اور اب حضرت مسیح موعود کو صادق اور راستباز انسان سمجھنے لگ گیا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ایڈیٹر پیغام کا اس کو اس کو معزز دوست کہنا حد درجہ کی بے غیرتی اور بے حمیتی نہیں تو اور کیا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۹ء)

پیغام کے ایڈیٹر نے خواجہ حسن نظامی کو اپنا معزز دوست اور قابل قدر بزرگ قرار دے کر جس بے غیرتی اور بے حمیتی کا ثبوت دیا ہے اس کے خلاف اگر غیر مبائعین (لاہوری جماعت) کے حلقہ میں سے نفرت اور حقارت کا اظہار کیا گیا تو ہم سمجھیں گے کہ وہ سب کے سب ایڈیٹر پیغام کی قماش اور فطرت کے انسان نہیں ہیں لیکن اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہم سب کے متعلق وہی رائے قائم کرنے پر مجبور رہوں گے۔ جو ایڈیٹر پیغام کے متعلق ظاہر کی گئی ہے کہ اس میں حضرت مسیح

## (۱۱۴) مکہ میں مشن

یہ اللہ کی طرف سے ذرائع ہیں۔ مکہ میں (قادیانی) مشن کی تجویز ہے۔ ایک دوست نے وعدہ کیا ہے کہ اگر مکہ میں مکان لیا جائے تو وہ پچیس ہزار روپیہ مکان کے لئے دیں گے بس شیطان کے مقابلہ میں پوری طاقت سے کام لیں اور میری اس نصیحت کو خوب یاد رکھیں۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان جلسہ سالانہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۲۰ء)

## (۱۱۵) حج کے راز

مولانا میر محمد سعید صاحب ساکن حیدر آباد دکن نے (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) ملاقات کی۔ مولانا کا عزم امسال حج بیت اللہ کا ہے۔ اور اس سفر پر جانے سے پہلے آپ یہاں آئے ہیں۔ ......... سفر حج کے ذکر پر مولوی (میر محمد سعید) صاحب نے کہا کہ عرب کی سرزمین اب تک احمدیت سے خالی ہے۔ شاید خدا تعالیٰ یہ کام مجھ سے کرائے۔

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح (میاں محمود احمد صاحب) نے فرمایا میرا مدت سے خیال ہے کہ اگر عرب میں احمدیت پھیل جائے تو تمام اسلامی دنیا میں بہت جلد پھیل جائے گی۔

مولانا (میر محمد سعید صاحب نے) نماز کے متعلق دریافت کیا کہ وہاں کس طور پر پڑھیں۔ فرمایا میں (میاں محمود احمد صاحب) جب گیا تھا اپنے طور پر جماعت کرا کر مسجد حرام میں نماز پڑھتا تھا۔

مولانا نے عرض کیا کہ عرب میں تبلیغ کا کیا طریق ہونا چاہیئے (میاں محمود احمد صاحب نے) فرمایا ان سے بحث کا طریق تو مضر ہے۔ کیوں کہ وہ لوگ حکومت کے زیادہ زیر اثر نہیں جلد اشتعال میں آجاتے ہیں اور جو جی چاہے کر گزرتے ہیں۔

مولانا نے عرض کیا میرا جو دل بھی خیال ہے کہ ان کا استاد بن کر نہیں شاگرد بن کر

سر فضل حسین مرحوم کا انتقال ہوا جو قادیانیوں کے محسن اعظم تھے جن کی بدولت ظفر اللہ خان قادیانی وائسرائے کی اگزیکٹیو کونسل کے ممبر ہوئے اور قادیانیوں کو ان کی ذات سے فوائد عظیمہ حاصل ہوئے لیکن ان قادیانیوں کی محسن کشی اور شقاوت کا یہ حال ہے کہ مرحوم سر فضل حسین کی نماز جنازہ میں انہوں نے شرکت نہیں کی اور جنازہ کے ساتھ جو غیر مسلم ہندو سکھ عیسائی شریک تھے نماز جنازہ کے وقت قادیانی بھی ان کے ساتھ مسلمانوں سے علیحدہ جا کر کھڑے ہوئے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ قادیانیوں کی جگہ مسلمانوں میں نہیں ہے بلکہ غیر مسلموں میں ہے۔

حکومت پنجاب اور حکومت ہند کو بھی یہ واقعہ معلوم ہو گیا ہوگا اس لیے ان کو چاہیے کہ مسلمانوں کے جو مطالبات قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے متعلق ہیں ان کو عملی جامہ پہنائیں۔

(اخبار نقیب پھلواری شریف جلد ۴ نمبر ۹ مورخہ ۲۵ ر جولائی ۱۹۳۶ء)

# (ی) تبلیغ

## (۱۱۳) مکہ مکرمہ

بچپن سے میرا یہ خیال ہے اور جس کا میں نے دوستوں سے بار ہا ذکر بھی کیا ہے کہ میرے نزدیک احمدیت کے پھیلنے کے لیے اگر کوئی مضبوط قلعہ ہے تو مکہ مکرمہ ہے اور دوسرے درجے پر پورٹ سعید۔ اگر کوئی شخص وہاں چلا جائے تو ساری دنیا میں احمدیت کو پہنچا سکتا ہے۔ وہاں سے ہر ملک کا جہاز گزرتا ہے۔ ٹریکٹ تقسیم کئے جائیں۔ اس طرح ایسے ایسے علاقوں میں حضرت (مرزا صاحب) کا نام پہنچ جائے۔ جہاں ہم مدتوں نہیں پہنچ سکتے مگر مکہ مکرمہ سب سے بڑا مقام ہے۔ وہاں کے لوگ ہمارے بہت کام آسکتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۴ مورخہ ۱۴ ر جولائی ۱۹۲۱ء)

## (۱۱۶) مثیل مدینہ

ہمیں ابھی ایک مرکز اشاعت کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اس زمانے میں احمدیت کے لیئے ایک مدینہ کے مثیل کی تلاش کریں۔ ایسا ملک ہمیں میسر آئے جو احمدیت کے لیئے اپنے ہاتھ کھول دے اور خدا تعالیٰ کے دین کے لئے اس کے دل کی کھڑکیاں کھلی ہوں۔ اور وہ اس نور کے حاصل کرنے کے لیئے بے تاب ہوں جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ظلمت کے دور کرنے کے لیئے نازل فرمایا ہے اور یہ نوجوانوں کا کام ہے کہ وہ نکلیں اور تلاش کریں کہ کون سا ملک ہمارے لیئے مدینہ کا مثیل ثابت ہوتا ہے۔

(خطبۂ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

## (۱۱۷) بڑا فائدہ

ایمان کے لحاظ سے تو تمام انسان برابر ہیں کوئی چھوٹا بڑا نہیں۔ مگر سیاسی لحاظ سے جو شخص کسی قسم کا اثر رکھتا ہے اس کے احمدی ہونے سے بہت بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔ کیوں کہ اس کا دوسروں پر اثر ہوتا ہے اور اس کے ذریعے اس کے حلقہ اثر میں احمدیت پھیل سکتی ہے پس ہر شخص اپنے طبقہ کو لے اور اس میں سے احمدی بنائے تاکہ جماعت کی ترقی ہر طبقہ میں یکساں طور پر ہو زمینداروں کو احمدی بنائیں۔ افسر افسروں کو احمدی بنائیں۔ مزدور مزدوروں کو احمدی بنائیں۔ عالم عالموں کو احمدی بنائیں۔

(خطبۂ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۶ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء)

## (۱۱۸) طوفان نوح

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر احمدی اقرار کرے کہ وہ سال میں دو گنا ہونے کی کوشش کرے گا۔ اسی لیے میں نے تجویز کی تھی کہ ایسے لوگ کھڑے ہوں جو یہ اقرار کریں اور اپنے نام لکھا دیں۔ جس طرح چندہ دینے کے لئے نام لکھاتے ہیں کہ ہم اتنا چندہ دیں گے

ان کو تبلیغ کی جائے۔

(میاں محمود احمد صاحب نے) فرمایا۔ میں نے وہاں تبلیغ شروع کی اور خدا نے اپنے خاص فضل سے میری حفاظت کی۔ اس وقت حکومت ترکی کا وہاں چنداں اثر نہ تھا اب تو شاہ حجاز کے گورنمنٹ انگریزی کے زیر اثر ہونے کے باعث ہندوستانیوں سے بدسلوکی نہیں ہو سکتی۔ مگر اس وقت یہ حالت نہ تھی۔ اس وقت تو وہاں جس کو چاہتے گرفتار کر سکتے تھے۔ مگر میں نے تبلیغ کی اور کھلے طور پر کی لیکن جب ہم وہ مکان چھوڑ کر واپس ہوئے تو دوسرے دن اس مکان پر چھاپہ مارا گیا۔ اور مالک مکان کو پکڑا گیا کہ اس قسم کا کوئی شخص یہاں تھا۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی ڈائری مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۱ء)

حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب قادری امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد دکن بعد حصول اجازت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح (میاں محمود احمد صاحب) ایدہ اللہ بنصرہٖ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کا مبارک مقصد لے کر ۳۰ اپریل ۱۹۲۱ء کو بمبئی سے ہمایوں نامی جہاز میں مدینہ شریف روانہ ہو گئے۔

آپ کا خیال ایک دراز مدت تک مدینہ شریف کو مرکز تبلیغ بنا کر ملک عرب میں تبلیغ کرنے کا ہے۔ ان شاء اللہ اس مبارک دور خلافت ثانیہ میں بطفیل حضرت اولوالعزم فضل عمر (میاں محمود احمد صاحب) سلمہ اللہ تعالیٰ یورپ و امریکہ میں جب کہ اسلام کا بول بالا ہو رہا ہے ضرور تھا کہ وہ مقدس سرزمین عرب کہ جس کے انوار نورانی سے سارا جہان منور ہو گیا تھا۔ دوبارہ اس سرزمین کی منور چوٹیوں سے وہ انوار چمک اٹھتے تاکہ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پوری آب و تاب کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ

مسلماں را مسلماں باز کردند

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۸۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۲۱ء)

# فصل چودہویں

## قادیانی صاحبان اور مسلمان ریاست و مملکت

### (ا) قادیانی فرقہ

### (ا) نیا فرقہ

چوں کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نو تعلیم یاب جیسے بی اے اور ام اے اس فرقہ میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں اور یہ ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے اس لئے میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدید اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقہ کا پیشوا ہوں حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کو آگاہ کردوں (صـــ)

میں زور سے کہتا ہوں اور دعوے سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اول درجہ کا وفادار اور جاں نثار یہی نیا فرقہ ہے جن کے اصولوں میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لئے خطرناک نہیں (صـ۱۳)

میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدید جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لئے ہرگز خطرناک نہیں ہے اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلحکاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ میرے اصولوں اور اعتقادوں

اس طرح تبلیغ کے متعلق اقرار کریں کہ کم از کم ایک آدمی کو سال میں احمدی بنائیں گے۔ اور جو زیادہ بنا سکیں وہ زیادہ کے لئے اقرار کریں مگر شرط یہ ہے کہ اپنے پایہ اور اپنے طبقہ کے لوگوں کو احمدی بنائیں۔ زمیندار زمینداروں کو احمدی بنائیں۔ وکیل وکیلوں کو۔ ڈاکٹر ڈاکٹروں کو۔ انجینیر انجینیروں کو۔ لیڈر لیڈروں کو۔ اسی طرح چند سالوں میں ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کیا جا سکتا ہے کہ طوفان نوح بھی اس کے سامنے مات ہو جائے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۶۵ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء)

# (۱۱۹) کلمۃ الفصل

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۱۵ء)

حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب نے مسئلہ کفر و اسلام پر ایک مبسوط مضمون لکھ کر مبلغین کی اعلیٰ کلاس اور دارالامان والوں کے سامنے سنایا تھا اب ریویو آف ریلیجنز میں چھپ کر شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون اس مسئلہ پر ایک فیصلہ کن تحریر ہے۔ جس میں حضرت اقدس کے مرتبہ کو بھی خوب واضح کیا گیا ہے۔ ضروری ہے کہ یہ رسالہ عام طور پر تقسیم ہوتا احمدی جماعت میں اس اہم مسئلہ پر کوئی اختلاف نہ رہے اور حق ظاہر ہو۔

(یہ رسالہ اب کمیاب ہے۔ بہت تلاش کے بعد اس کا ایک نسخہ بشکل مستعار مل سکا چنانچہ اس کے متعدد اقتباسات جابجا بالخصوص اس فصل (۱۳) میں درج کئے گئے۔ قادیانی صاحبان نے جب اس مضمون کو ایک فیصلہ کن تحریر قرار دیا۔ تو تعجب تھا کہ اس کو ایک جداگانہ رسالہ کی شکل میں شائع کر دیتے کیوں کہ ہمارے نزدیک قادیانی صاحبان سے کہیں زیادہ مسلمانوں کو اس مضمون کے دیکھنے کی ضرورت ہے لیکن شاید قادیانی صاحبان کی موجودہ مصالح ان کو اجازت نہ دیں کہ اس مضمون کو شائع کریں اور کریں تو اس کو اصلی شکل میں شائع کریں۔ بہر حال فی الحال یہ مضمون اور رسالہ کمیاب ہے۔ للمؤلف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۴۱/۱۴۲ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۱۵ء)

دارا یسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں ۔اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا ۔اور نہ اب فرق ہے ۔لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے ۔

اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں ۔

(۱) خاں صاحب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ جن کے خاندان کی خدمات گورنمنٹ عالیہ کو معلوم ہیں ۔ وغیرہ (اس فہرست میں ۳۱۶ مریدوں کے نام درج ہیں للمولف)

(درخواست بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۳) یاد رہے

یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے ۔ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں ۔ اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر ۔جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا۔

اور ہدایتوں میں کوئی امر جنگ جوئی اور فساد کا نہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے۔ ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیوں کہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے (صفحہ ۱۷)

چوتھی گذارش یہ ہے کہ جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں۔ اکثر ان میں سے سرکار انگریزی کے معزز عہدوں پر ممتاز اور یا اس ملک کے نیک نام رئیس اور ان کے خدام اور احباب اور یا تاجر اور یا وکلاء اور یا نو تعلیم یافتہ انگریزی خواں اور یا ایسے نیک نام علماء اور فضلاء اور دیگر شرفاء ہیں جو کسی وقت سرکار انگریزی کی نوکری کر چکے ہیں یا اب نوکری پر ہیں۔ یا ان کے اقارب اور رشتہ دار اور دوست ہیں جو اپنے بزرگ مخدوموں سے اثر پذیر ہیں اور یا سجادہ نشینان غریب طبع۔

غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہیں۔ اور یا وہ لوگ جو میرے اقارب یا خدام میں سے ہیں ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے جنہوں نے میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جما دیئے ہیں۔ اور میں مناسب دیکھتا ہوں کہ ان میں سے اپنے چند مریدوں کے نام بطور نمونہ آپ کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں لکھ دوں (صفحہ ۱۸)

(درخواست بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی

## (۲) خود کاشتہ پودہ

میرا اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مریدین روانہ کرتا ہوں۔ مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہے۔ عنایت خاص کا مستحق ہوں۔۔۔۔۔۔ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت

کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانا کہاں ہے ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گی ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔ سو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک میں قائم کی ہے۔ اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کر دے گی۔ یہ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں۔ تم ان کے علماء کے فتوے سن چکے ہو۔ یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو۔ اور ان کی آنکھ میں ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے مگر تم نہیں تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو۔ . . . سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں۔ اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو۔ اور ہمارے مخالف جو مسلمان ہیں ہزارہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیں واجب القتل نہیں سمجھتے۔ وہ تمہیں بے عزت کرنا نہیں چاہتے۔"

(اپنی جماعت کے لئے ضروری نصیحت۔ اشتہار منجانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۲۳

مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۵) زمانہ کی نزاکت

اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد پر بھی خاص طور پر دھیان دیا جائے۔ جو حضور نے زمانہ کی نزاکت اور حالات کی رو کو دیکھتے ہوئے

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۸۲ مولفہ
میر قاسم علی صاحب قادیانی )

اس جہاد کے برخلاف نہایت سرگرمی سے میرے پیرو فاضل مولویوں نے
ہزاروں آدمیوں میں تعلیم کی ہے اور کر رہے ہیں۔ جس کا بہت بڑا اثر ہوا ہے۔

درخواست بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد
از قادیان مورخہ ۲۴ رفروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم حاشیہ
صفحہ ۱۰ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی )

میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کرکے عرب اور مصر اور بلاد شام
اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں۔ کیا آپ نے کبھی ان ملکوں میں کوئی
ایسی کتاب شائع کی۔ باوجود اس کے میری یہ خواہش نہیں کہ اس خدمت گزاری کی گورنمنٹ
کو اطلاع کروں یا اس سے کچھ صلہ مانگوں۔ جو انصاف کی رو سے اعتقاد تھا وہ ظاہر کر دیا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار
مندرجہ تبلیغ رسالت جلد چہارم حاشیہ صفحہ ۶۴
مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۴) یہ تو سوچو

میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں۔
نہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہوں بلکہ میں ایمان اور انصاف کی رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں
کہ اس گورنمنٹ کی شکر گزاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لئے نصیحت کرتا رہوں
سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ
سے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے۔ اور میرے نزدیک یہ سخت بد ذاتی ہے کہ جس گورنمنٹ
کے ذریعہ سے ہم ظالموں کے پنجے سے بچائے جاتے ہیں۔ اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت
ترقی کر رہی ہے۔ اس کے احسان کے ہم شکر گزار نہ ہوں . . . . . . . . یہ تو سوچو

...... ایسے لوگوں کے نام مع پتہ ونشان یہ ہیں۔
(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریک بعنوان قابل توجہ گورنمنٹ مندرجہ
تبلیغ رسالت جلد پنجم صفحہ ۱۱ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۷) شکایت وعنایت

اب میں اس گورنمنٹ محسنہ کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں صرف ایک رنج اور درد وغم ہر وقت مجھے لاحق حال ہے جس کا استغاثہ پیش کرنے کے لئے اپنی محسن گورنمنٹ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس ملک کے مولوی مسلمان اور ان کی جماعتوں کے لوگ حد سے زیادہ مجھے ستاتے اور دکھ دیتے ہیں۔ میرے قتل کے لئے ان لوگوں نے فتوے دئے ہیں۔ مجھے کافر اور بے ایمان ٹھہرایا ہے اور بعض ان میں سے حیا اور شرم کو ترک کرکے اس قسم کے اشتہار میرے مقابل پر شائع کرتے ہیں کہ یہ شخص اس وجہ سے بھی کافر ہے کہ اس نے سلطنت انگریزی کو سلطنت روم پر ترجیح دی ہے۔ اور ہمیشہ سلطنت انگریزی کی تعریف کرتا ہے۔
(حضور گورنمنٹ عالیہ میں (مرزا صاحب کی) ایک عاجزانہ درخواست ہ
مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم صفحہ ۵۳ ...)

## (۸) مسلمان اور قادیانی صاحبان

آج سے کچھ سال پہلے مسلمانوں میں سے وہ طبقہ جو علماء کے قبضہ میں تھا۔ گو وہ عملاً امن پسند تھا اور گورنمنٹ کے راستہ میں کسی قسم کی رکاوٹیں نہ ڈالتا تھا۔ مگر علماء کی تعلیم کے ماتحت وہ اس امر کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا کہ کوئی شخص عقیدۃً اس امر کو تسلیم کرے کہ کسی غیر مذہب کی حکومت کے نیچے مسلمان اطاعت وفرماں برداری کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اور یہ جماعت (قادیانی) نہ صرف عملاً ہر قسم کے فساد کے طریقوں سے دور رہتی ہے۔ بلکہ عقیدۃً بھی حکومت وقت کی فرماں برداری کو ضروری جانتی ہے۔ اور دوسروں کو بھی

(۲) احمدیان مالابار کی مصیبت میں اس کا مددگار ہے۔ ہم مختلف موقعوں پر احمدیان مالابار کی تکالیف سے جماعت کو آگاہ کر چکے ہیں۔ اور اس بات کی بھی اطلاع دے چکے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے مقامی حکام نے فوراً احمدیوں کی تکلیف دور کرنے کی طرف توجہ کی اور ان کو ایک زمین مقبرہ اور مسجد کے لئے دے دی ہے اس کے بعد جو تازہ حالات ہمیں معلوم ہوئے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ میونسپل کمیٹی کے ایک خاص جلسہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ نے احمدیوں کے سپرد وہ جگہ کر دی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ "گو یہ جگہ شہر سے کسی قدر دور ہے لیکن اس وقت اسی کا انتظام ہو سکتا ہے اور آئندہ پھر توجہ کی جائے گی" اور چیئرمین کمیٹی نے احمدیوں سے کہا کہ جب تم لوگوں کی زیادہ تعداد ہو جائے گی۔ تو پھر اس کے ساتھ کی زمین بھی احمدیوں کو دے دی جائے گی۔ تا وہ اپنی مسجد کو وسیع کر لیں۔

یہ جو کچھ سلوک احمدیان مالابار سے گورنمنٹ برطانیہ نے کیا اس کا شکریہ ہمارے الفاظ ادا نہیں کر سکتے ہمارے دل اس کا شکر یہ دعاؤں کے ذریعہ سے کرتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جس کے محتاج امیر و غریب سب ہیں اس محسن گورنمنٹ کو ان احسانات کا بدلہ اپنے وسیع خزانہ سے دے اور اس کی شان و شوکت کو بڑھائے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

# (ج) اسلامی ممالک

## (۱) ستره برس

پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔ اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت

یہی تعلیم دیتی ہے۔

(تحفہ شہزادہ ویلز مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان جو ۲۷ فروری ۱۹۲۲ء کو شہزادہ پرنس آف ویلز کی خدمت میں خلیفہ صاحب قادیان نے بمقام لاہور پیش کیا)

## (۹) جذبات محبت

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امن پسند تعلیم اور احمدیوں کا عملاً برطانیہ کے ساتھ اظہار خلوص اور وفاداری کرنا بعض حکام کے دلوں میں جذبات محبت پیدا کر رہا ہے اور یہ حالت ہندوستان تک ہی محدود نہیں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی یہی حالت ہے چنانچہ ایک دوست لکھتے ہیں کہ ایک شخص جو کچھ مدت ایک احمدی کے پاس رہتا تھا ملازمت کے لئے ایک برطانوی افسر کے پاس گیا۔ جب افسر مذکور نے درخواست کنندہ کے حالات دریافت کئے اور پوچھا کہ کہاں رہتے ہو تو اس نے جواب دیا کہ فلاں احمدی کے پاس اس پر ذیل کا مکالمہ ہوا۔

افسر۔ کیا تم بھی احمدی ہو۔

امیدوار۔ نہیں صاحب۔

افسر۔ افسوس تم اتنی دیر احمدی کے پاس رہا مگر سچائی کو اختیار نہیں کیا۔ جاؤ۔ پہلے احمدی ہو پھر فلاں تاریخ کو آنا۔

ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ بعض حکام احمدیوں کی دیانت امانت اور جذبات وفاداری کا احساس کرتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۹۲/۹۳ مورخہ ۳ جون ۱۹۱۹ء)

## (۱۰) تازہ ترمثال

تازہ ترمثال جس نے احمدی جماعت کو برٹش گورنمنٹ کے اور بھی قریب کر دیا ہے

# (۱۳) حکمت و مصلحت

خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا تاکہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچا دے اور ترقی کرے۔ کیا تم کیا خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم کی عملداری میں جا کر یا مکہ اور مدینہ ہی میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو۔ نہیں ہرگز نہیں! بلکہ ایک ہفتہ ہی میں تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے تم سن چکے ہو کہ کس طرح صاحبزادہ مولوی عبداللطیف جو ریاست کابل کے ایک معزز اور بزرگوار اور نامور رئیس تھے۔ جن کے مرید پچاس ہزار کے قریب تھے۔ وہ جب میری جماعت میں داخل ہوئے تو محض اس قصور سے کہ میری تعلیم کے موافق جہاد کے مخالف ہو گئے تھے۔ امیر حبیب اللہ خاں نے نہایت بے رحمی سے ان کو سنگسار کرا دیا۔ پس کیا تمہیں کچھ توقع ہے کہ تمہیں اسلامی سلطنتوں کے ماتحت کوئی خوشحالی میسر آئے گی۔ بلکہ تم تمام اسلامی مخالف علماء کے فتوؤں کی رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اعلان اپنی جماعت کے نام مورخہ، رمئی ۱۹۰۸ء
مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم ص۱۲۳ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

# (۱۴) قادیانی قاصد

چونکہ میں نے دیکھا کہ بلاد اسلامی روم و مصر وغیرہ کے لوگ ہمارے واقعات سے مفصل طور پر آگاہ نہیں ہیں۔ اور جس قدر ہم نے اس گورنمنٹ سے آرام پایا اور اس کے عدل و رحم سے فائدہ اٹھایا وہ اس سے بے خبر ہیں (ورنہ غالباً وہ بھی اس کے خواہش مند ہوتے۔ للمولف) اس لئے میں نے عربی اور فارسی میں بعض رسائل تالیف کر کے بلاد شام و روم اور مصر اور بخارا وغیرہ کی طرف روانہ کئے اور ان میں اس گورنمنٹ کے تمام اوصاف حمیدہ درج کئے اور بخوبی ظاہر کر دیا کہ اس محسن گورنمنٹ کے ساتھ جہاد قطعاً حرام ہے۔

اور ہمدردی کے لئے لوگوں کو ترغیب دی۔ اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں۔ اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوا اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔

یہ سلسلہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ برابر سترہ سال کا ہے۔ اور اپنی کتابوں اور رسالوں کے جن مقامات میں میں نے یہ تحریریں لکھی ہیں ان کتابوں کے نام مع ان کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں جن میں سرکار انگریزی کی خیر خواہی اور اطاعت کا ذکر ہے (اس کے ذیل میں مرزا صاحب نے اپنی (۲۴) کتابوں اور رسالوں کی فہرست درج کی ہے۔ للمولف)

(اشتہار واجب الاظہار جو خاص اس غرض سے شایع کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ مہربانی سے اس کو ملاحظہ فرمائے۔ منجانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۰ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۱۲) مخفی سبب

گورنمنٹ تحقیق کرے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ہزارہا مسلمانوں نے جو مجھے کافر قرار دیا اور مجھے اور میری جماعت کو جو ایک گروہ کثیر پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہے۔ ہر ایک طور کی بدگوئی اور بداندیشی سے ایذا دینا اپنا فرض سمجھا اس تکفیر اور ایذا کا ایک مخفی سبب یہ ہے کہ ان نادان مسلمانوں کے پوشیدہ خیالات کے برخلاف دل و جان سے گورنمنٹ انگلشیہ کی شکر گزاری کے لئے ہزارہا اشتہارات شایع کئے گئے۔ اور ایسی کتابیں بلاد عرب و شام وغیرہ تک پہنچائی گئیں۔ یہ باتیں بے ثبوت نہیں۔ اگر گورنمنٹ توجہ فرمائے تو نہایت بدیہی ثبوت میرے پاس ہیں۔

(درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۲۴ر فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۱۳ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

کو ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شایع کیا اور لوگوں کو اٹھایا تا اس کی فرماں برداری کریں اور جس کو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ اس شک کے دور کرنے کے لئے کافی نہ ہو تو پھر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ کرے اور اگر اس سے بھی مطمئن نہ ہو تو پھر میری کتاب حمامۃ البشری کو پڑھے اور اگر پھر بھی کچھ شک رہ جائے تو پھر میری کتاب شہادۃ القرآن میں غور کرے اور اس پر حرام نہیں کہ اس رسالہ کو بھی دیکھے۔ تاکہ اس پر کھل جائے کہ میں نے کیوں کر بلند آواز سے کہہ دیا ہے کہ اس گورنمنٹ سے جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال کرتے ہیں وہ خطا پر ہیں ........

پس اے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں کئے اور کیوں یہ کتابیں جن میں جہاد کی سخت ممانعت لکھی ہے ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے ان لوگوں کے انعام کی امید رکھتا تھا ........ سو اس کے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا۔ کیا میرے لئے ان کتابوں کی ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور ان کے خیال بھی اور تھے کچھ اور فائدہ تھا ........... اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کے لئے تھا اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو برابر پے درپے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس آئے اور بعضوں نے خط و کتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آگئے اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کے طالبوں کا کام ہے اور میں نے ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہاں تک گیارہ برس ان ہی اشاعتوں میں گزر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔

(نور الحق حصہ اول صفحہ ۳۴ تا ۳۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۶) یکتا و یگانہ (ج)

پس میں یہ دعویٰ کرسکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں

اور ہزار ہا روپیہ خرچ کرکے وہ کتابیں مفت تقسیم کیں اور بعض شریعت عربوں کو وہ کتابیں دے کر بلاد شام وروم کی طرف روانہ کیا اور بعض عربوں کو مکہ اور مدینہ کی طرف بھیجا۔ اور بعض بلاد فارس کی طرف بھیجے گئے اور اسی طرح مصر میں بھی کتابیں بھیجیں۔ اور یہ ہزار ہا روپیہ کا خرچ تھا جو محض نیک نیتی سے کیا گیا (ایک نیتی تو صاف ظاہر ہے جتانے کی کیا ضرورت ہے مؤلف) شاید اس جگہ ایک نادان سوال کرے گا کہ اس قدر خیر خواہی غیر ممکن ہے کہ ہزارہا روپیہ اپنی گرہ سے خرچ کرکے اس گورنمنٹ کی خوبیوں کو تمام ملکوں میں پھیلایا جائے لیکن ایک عقلمند جانتا ہے کہ احسان ایک ایسی چیز ہے کہ جب ایک شریف اور ایمان دار آدمی اس سے متمتع اٹھاتا ہے تو بالطبع اس میں عشق و محبت کے رنگ میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے کہ اس احسان کا معاوضہ دے۔ ہاں کمینہ آدمی اس طرف التفات نہیں کرتا پس مجھے طبعی جوش نے ان کاروائیوں کے لئے مجبور کیا۔

(اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ بحضور جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور جناب گورنر جنرل ہند اور لفٹنٹ گورنر پنجاب اور دیگر معزز حکام کے ملاحظہ کے لئے شائع کیا گیا ہے منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۹۹ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۱۵) یہ کام کیوں کئے

سو میں نے اس مضمون کی کتابوں کو شائع کیا ہے اور تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں ان کو شہرت دی ہے اور ان کتابوں کو میں نے دور دور کی ولایتوں میں " بھیجا ہے جن میں سے عرب اور عجم اور دوسرے ملک ہیں تاکہ کچھ طبیعتیں ان نصیحتوں سے براہ راست آجائیں اور تاکہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا شکر کرنے اور اس کی فرماں برداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور مفسدوں کی بلائیں کم ہو جائیں اور تاکہ وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنمنٹ ان کی محسن ہے اور محبت سے اس کی اطاعت کریں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
میں نے اس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہاں تک بن پڑا اس کی مدد کی اور اس کے اعوانوں

اشتہارات. بزبان عربی - انگریزی - فارسی - اردو تالیف کرکے مصر - روم - ایران افغانستان - یورپ وغیرہ ممالک میں بھیجے اور آپ نے اس مبارک گورنمنٹ کو تمام جہان کی دیگر سلطنتوں پر ترجیح دے کر یہ صاف لکھ دیا کہ عرب اور روم اور مصر اور افغانستان میں مذہبی اشاعت کے لئے ہرگز ہرگز ایسی آزادی حاصل نہیں جیسی کہ اس انصاف مجسم گورنمنٹ میں ہم کو میسر ہے اور جیسی امن اور آسائش کہ سلطنت انگلشیہ کی بدولت نصیب ہو رہی ہے اس کی نظیر کسی جگہ بھی پائی نہیں جاتی -

آپ نے اس زمانہ کے مولویوں اور عام مسلمانوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کرکے بڑی پُر زور تحریروں سے اس بات کا ثبوت دے دیا ہے کہ ایسی محسن گورنمنٹ کی نسبت بغاوت کا خیال رکھنا اور اس سے جہاد کرنا سخت بے ایمانی ہے - چنانچہ آپ کی پاک تعلیم کے اثر سے آپ کے تمام مرید جو ہزاروں بندگان خدا ہندوستان میں ہیں اپنی محسن گورنمنٹ کی نسبت سچی خیر خواہی کا جوش اپنے اندر رکھتے ہیں اور اس گورنمنٹ عالیہ کی نمک حلالی اور اطاعت کا مادہ ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا ہے اور وہ دن جلد آنے والے ہیں کہ گورنمنٹ لاکھوں اور کروڑوں ایسے انسانوں کو اپنی رعایا رہیں یا دے گی جو محض حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے مرید ہو جانے کے سبب سے گورنمنٹ کے باوفا اور دلی جان نثار ہو گئے ہیں (مہربان گورنمنٹ قدردان گورنمنٹ کو خدا ہمیشہ کے لئے سلامت رکھے انوار احمدی

سرورق صد مولفہ شہزادہ حاجی عبدالمجید صاحب قادیانی )

# (۱۹) تمام سچے احمدی

ایرانی گورنمنٹ نے جو سلوک مرزا علی محمد باب بانی فرقہ بابیہ اور اس کے بے کس مریدوں کے ساتھ محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے کیا - اور جو ستم اس فرقہ پر توڑے گئے وہ ان دانشمند لوگوں پر مخفی نہیں ہیں جو قوموں کی تاریخ پڑھنے کے عادی ہیں - اور پھر سلطنت ٹرکی نے جو ایک یورپ کی سلطنت کہلاتی ہے جو برتاؤ بہار اللہ بانی فرقہ بابیہ بہائیہ اور اس کے جلاوطن شدہ پیروؤں سے ۱۸۶۳ء سے لے کر ۱۸۹۲ء تک پہلے

کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچا وے۔ اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔

(نور الحق صفحہ ۳۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۷) غیر معمولی اعانت

جناب عالی دنیا کی اس مذہبی خدمت کے ذکر کرنے کا یہ موقعہ نہیں جو ہمارے سلسلہ کے بانی (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) نے کی ہے گر ہم سمجھتے ہیں کہ جناب اس خدمت کو معلوم کر کے خوش ہوں گے جو انہوں نے دنیا کے امن کے قیام کے لئے کی ہے۔ جس وقت آپ نے دعوی کیا ہے اس وقت تمام عالم اسلامی جہاد کے خیالات سے گونج رہا تھا اور عالم اسلامی کی ایسی حالت تھی کہ وہ بٹر دل کے بمبیوں کی طرح بھڑک اٹھنے کے لئے صرف ایک دیاسلائی کا محتاج تھا۔ مگر بانی سلسلہ نے اس خیال کی لغویت اور خلاف اسلام اور خلاف امن ہونے کے خلاف اس قدر زور سے تحریک شروع کی کہ ابھی چند سال نہیں گزرے تھے کہ گورنمنٹ کو اپنے دل میں اقرار کرنا پڑا کہ وہ سلسلہ جسے وہ امن کے لئے خطرہ کا موجب خیال کر رہی تھی اس کے لئے ایک غیر معمولی اعانت کا موجب تھا۔

(قادیانی جماعت کا ایڈریس بخدمت ہز ایکسلنسی لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۱ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۲۱ء)

## (۱۸) قادیانی مشن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا صاحب) نے سلطنت برطانیہ کی بے انتہا خوبیوں اور بے شمار مہربانیوں کے شکریہ میں بڑی کثرت کے ساتھ کتابیں۔ رسالہ جات۔

اطاعت قبول کرلیں تو پھر جو قوم حکمران ہو گی۔ اس کی اطاعت ضروری سمجھیں گے۔
(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۱۶ نمبر ۶۱ مورخہ یکم فروری ۱۹۲۹ء)

# (د) سرحد

## (۲۱) سرحدی قبائل کی اصلاح (ج)

## سرحدی قبائل کی شورشیں اور ان کا سبب اور علاج

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

لہذا ہماری رائے میں ہمعصر پایونیر ہو یا دیگر امن دوست ملکی و قومی اخبارات یا خود عمال سلطنت ہوں جس کسی کی بھی آج یہ خواہش ہو کہ ابنائے ملک و ملت میں صلح کاری و نیک کرداری پھیلے اور وہ مفسدہ پردازی کے خطرناک خیالات سے پاک رہیں اس کا فرض اولین یہ ہے کہ مہدی موعود کے متعلق جو غلط عقیدہ لوگوں کے دلوں میں جما ہوا ہے اس کی اصلاح میں سلسلہ احمدیہ کا ہاتھ بٹائے جس کے بنیادی اصولوں میں سے ہے کہ اسلام ایسے مہدی کی کہیں توقع نہیں دلاتا جس کا مشن امن شکن ہو نیز یہ کہ فرماں روائے وقت کی اطاعت رعایا کا فرض ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۴۹ مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

یہ صورت حالات دیکھ کر حکومت صوبہ سرحد نے نہایت ہوشمندی سے کام لیا اور ایسے لوگ جو صوبہ کے امن کو برباد کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور جو قلیل التعداد احمدیوں پر طرح طرح کے ظلم کرنے کے لئے عوام کو اشتعال دلا رہے تھے ان کے متعلق اپنے فرض کو محسوس کرتے ہوئے حفظ امن کے انتظامات کرنے کی طرف توجہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس قسم کے مظالم سے جو پنجاب میں احرار کی طرف سے احمدیوں پر کئے جا رہے ہیں صوبہ سرحد بڑی حد تک پاک رہا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۱۸۶ مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۳۶ء)

قسطنطنیہ پھر ایڈریانوپل اور بعد ازاں عکہ کے جیل خانہ میں گیا وہ بھی دنیا کے اہم واقعات پر اطلاع رکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں ہے۔

دنیا میں تین ہی بڑی اسلامی سلطنتیں کہلاتی ہیں اور تینوں نے جو تنگدلی اور تعصب کا نمونہ اس شائستگی کے زمانہ میں دکھایا وہ احمدی قوم کو یقین دلائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ احمدیوں کی آزادی تاج برطانیہ کے ساتھ وابستہ ہے اور جوں کہ خدا نے برٹش راج میں سلامتی کے شہزادہ (مرزا صاحب) کو دنیا کی رہنمائی کے لئے بھیجا گویا خدا نے تمام دنیا کی حکومتوں پر لحاظ فیاضی فراخ دلی اور بے تعصبی کے برٹش گورنمنٹ کو ترجیح دی۔ لہذا تمام سچے احمدی جو حضرت مرزا صاحب کو مامور من اللہ اور ایک مقدس انسان تصور کرتے ہیں بدوں کسی خوشامد اور چاپلوسی کے دل سے یقین کرتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ ان کے لئے فضل ایزدی اور سایہ رحمت ہے اور اس کی ہستی کو وہ اپنی ہستی خیال کرتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۱۴ء)

## (۲۰) سیاسی فلسفہ

ہم نے مصطفےٰ کمال پاشا کی بغاوت کو بھی بغاوت قرار دیا۔ رضا خاں کی بغاوت کو بھی بغاوت قرار دیا۔ اور اب بچہ سقہ کی بغاوت کو بھی بغاوت ہی کہتے ہیں۔ ہم ان تینوں کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے اپنے زمانہ میں غلطی کی۔ اپنے اپنے زمانہ سے میری یہ مراد ہے کہ بعض اوقات بغاوت کرنے والا ہی بادشاہ ہو جاتا ہے اور اس وقت اس کی اطاعت ضروری ہوتی ہے جب بغاوت کرنے والا ملک پر پوری طرح قابض اور متسلط ہو جائے تو پھر اس کی اطاعت کرنی چاہیے۔ اس وقت اس کی اطاعت اسی طرح فرض ہو جاتی ہے جیسے پہلے بادشاہ کی۔ مثلاً اگر بچہ سقہ افغانستان پر اسی طرح قابض ہو جائے جیسے مصطفےٰ کمال پاشا ٹرکی پر قابض ہو گئے تھے۔ یا رضا شاہ ایران پر۔ تو پھر اس کے خلاف اٹھنے کو بھی ہم (ویسا) ہی قرار دیں گے یہی حال ہندوستان کا ہے اگر کوئی قوم انگریزوں کے خلاف جنگ کرے گی تو اس جنگ کو ہم بغاوت قرار دیں گے لیکن اگر انگریز ہتھیار ڈال دیں۔ اور

# (۲۳) سازشی خطوط

افغان گورنمنٹ کے وزیر داخلیہ نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے :-

"کابل کے دو اشخاص ملا عبدالحلیم چہار آسیائی و ملا نور علی دکان دار قادیانی عقائد کے گرویدہ ہو چکے تھے اور لوگوں کو اس عقیدہ کی تلقین کرکے انہیں صلاح کی راہ سے بھٹکا رہے تھے۔ جمہوریہ نے ان کی اس حرکت سے مشتعل ہو کر ان کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجرم ثابت ہو کر عوام کے ہاتھوں پنجشنبہ ۱۱ رجب کو عدم آباد پہنچائے گئے۔ ان کے خلاف مدت سے ایک اور دعوے دائر ہو چکا تھا اور مملکت افغانیہ کے مصالح کے خلاف غیر ملکی لوگوں کے سازشی خطوط ان کے قبضے سے پائے گئے جن سے پایا جاتا ہے کہ وہ افغانستان کے دشمنوں کے ہاتھ بک چکے تھے۔ اس واقعہ کی تفصیل مزید تفتیش کے بعد شائع کی جائے گی۔ (اخبار امان افغان)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۹۶ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۲۵ء)

# (۲۴) مداخلت اور بازپرسی

جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب خلیفۃ المسیح نے لیگ اقوام سے پرزور اپیل کی ہے کہ حال ہی میں پندرہ پولیس کانسٹیبلوں اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے روبرو جو دو احمدی مسلمانوں کو محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے حکومت کابل نے سنگسار کر دیا ہے اس کے لئے دربار افغانستان سے بازپرس کرنے کے لئے مداخلت کی جائے کم از کم ایسی وحشیانہ حکومت اس قابل نہیں کہ مہذب سلطنتوں کے ساتھ ہمدردانہ تعلقات رکھنے کے قابل بھی جائے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۹۵ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء)

معزز ہمعصر (اخبار) تیج ۲۶ فروری ۱۹۲۵ء کے اشو میں رقمطراز ہے جنیوا کی اطلاع مظہر ہے کہ احمدیہ فرقہ کے امیر مرزا بشیر الدین محمود احمد نے لیگ آف نیشنز سے درخواست

# (ھ) افغانستان

## (۲۲) شہادت کی وجہ

ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کی وجہ کیا تھی اس کے متعلق ہم نے مختلف افواہیں سنیں مگر کوئی یقینی اطلاع نہ ملی تھی۔ ایک عرصہ دراز کے بعد اتفاقاً ایک لائبریری میں ایک کتاب ملی۔ جو چھپ کر نایاب بھی ہو گئی تھی اس کتاب کا مصنف ایک اطالوی انجینیر ہے جو افغانستان میں ایک ذمہ دار عہدہ پر فائز تھا وہ لکھتا ہے کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو اس لئے شہید کیا گیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دیتے تھے اور حکومت افغانستان کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اس سے افغانوں کا جذبہ حریت کمزور ہو جائے گا۔ اور ان پر انگریزوں کا اقتدار چھا جائے گا . . . . .
اس کتاب کے مصنف کی یہ بات اس لئے بھی یقینی ہے کہ وہ شاہ افغانستان کا درباری تھا اور اس لئے بھی کہ وہ اکثر باتیں خود وزراء اور شہزادوں سے سن کر لکھتا ہے۔ ایسے معتبر راوی کی روایت سے یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچتا ہے کہ اگر صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید خاموشی سے بیٹھے رہتے اور جہاد کے خلاف کوئی لفظ بھی نہ کہتے تو حکومت افغانستان کو انہیں شہید کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۳۱ مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۵ء)

اگر ہمارے آدمی افغانستان میں خاموش رہتے اور وہ جہاد کے باب میں جماعت احمدیہ کے مسلک کو بیان نہ کرتے تو شرعی طور پر ان پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ مگر وہ اس بڑھے ہوئے جوش کا شکار ہو گئے جو انہیں حکومت برطانیہ سے متعلق تھا اور وہ اس ہمدردی کی وجہ سے مستحق سزا ہو گئے جو قادیان سے لے کر گئے تھے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان
جلد ۲۳ نمبر ۳۱ مورخہ ۶ راگست ۱۹۳۵ء)

ایک نئی حیثیت رکھتی ہے کیوں کہ کابل وہ زمین ہے جہاں ہمارے نہایت ہی قیمتی وجود مارے گئے اور ظلم سے مارے گئے اور بے سبب اور بلا وجہ مارے گئے پس کابل وہ جگہ ہے جہاں احمدیت کی تبلیغ منع ہے اور اس پر صداقت کے دروازے بند ہیں اس لئے صداقت کے قیام کے لئے گورنمنٹ کی فوج میں شامل ہو کر ان ظالمانہ روکوں کو دفع کرنے کے لئے گورنمنٹ کی مدد کرنا احمدیوں کا مذہبی فرض ہے۔ پس کوشش کرو تا تمہارے ذریعہ وہ شائیں پیدا ہوں جن کی حضرت مسیح موعود نے اطلاع دی ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۹۶ مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۱۹ء)

# (۴۷) جنگ کابل

جب کابل کے ساتھ جنگ ہوئی ہے تب بھی ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مدد دی اور علاوہ اور کئی قسم کی خدمات کے ایک ڈبل کمپنی پیش کی جس کی بھرتی بوجہ جنگ کے بند ہو جانے کے رک گئی ورنہ ایک ہزار سے زائد آدمی اس کے لئے نام لکھوا چکے تھے اور خود ہمارے سلسلہ کے بانی کے چھوٹے صاحبزادہ اور ہمارے موجودہ امام کے چھوٹے بھائی نے اپنی خدمات پیش کیں اور چھ ماہ تک ٹرانسپورٹ کور میں آنریری طور پر کام کرتے رہے۔

(قادیانی جماعت کا ایڈریس بخدمت ہز ایکسلنسی لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۴ جولائی ۱۹۲۱ء جلد ۹ نمبر ۱)

# (۴۸) دنیا کا چارج

وہی افغانستان جہاں سید عبداللطیف صاحب (قادیانی) شہید ہوئے تھے وہاں اب امیر نے کہا ہے کہ کسی احمدی کو مذہب کی خاطر قید نہیں کرنا چاہئے۔ . . . . . . دیکھو ہم نہیں جانتے کہ وہاں کے لئے ہمیں کیا طریق عمل اختیار کرنا پڑتا۔ شاید کابل کے لئے کسی وقت جہاد ہی کرنا پڑ جاتا۔ مگر اب دیکھو کتنا تغیر آگیا وہاں کے بادشاہ نے کہہ دیا کہ قیدی

کی ہے کہ وہ کابل میں دو احمدیوں کی سنگساری کے بارے میں افغانستان کی گورنمنٹ سے بازپرس کرے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۹۹ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۲۶ء)

## (۲۵) دیکھ لو

دیکھ لو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رستہ میں جو سلطنتیں آئیں اور انہوں نے احمدیت کی اشاعت میں کسی نہ کسی طرح کی روک پیدا کی وہ کس طرح تباہ کر دی گئیں۔

پھر کابل کی حکومت بھی مسیح موعود کے رستہ میں روک تھی اور وہاں پر نہ صرف یہ کہ احمدیت کی تبلیغ منع تھی بلکہ احمدیت کا اظہار بھی ممنوع تھا اور مسیح موعود کو وہاں جانے کا ڈر دیا جاتا تھا۔ خدا نے اس کے تباہ کرنے کے بھی سامان پیدا کر دئے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان
جلد ۶ نمبر ۹۶ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۱۹ء)

## (۲۶) کابل

اب دیکھ لو قسطنطنیہ بھی مفتوح ہو گیا۔ پھر حضرت مسیح موعود کے مخالف آپ کو اکثر کہا کرتے تھے کابل میں چلو تو پھر دیکھو تمہارے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے اب ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں کہ عنقریب ان شاء اللہ ہم کابل میں جائیں گے اور ان کو دکھا دیں گے کہ جس کو وہ قتل کرنا چاہتے تھے اس کے (مرزا صاحب کے) خدام خدا کے فضل سے صحیح سلامت رہیں گے۔ . . . . . .

اس وقت (بعہد شاہ امان اللہ خاں) جو کابل نے گورنمنٹ انگریزی سے نادانی سے جنگ شروع کر دی ہے احمدیوں کا فرض ہے کہ گورنمنٹ کی خدمت کریں کیونکہ گورنمنٹ کی اطاعت ہمارا فرض ہے۔ لیکن افغانستان کی جنگ احمدیوں کے لئے

ہم ان نتائج پر خوش ہیں کیوں کہ ...... خدا ملک گیری اور جہانبانی اسی کے سپرد کرتا ہے۔ جو اس کی مخلوق کی بہتری چاہتا ہے اور اسی کو زمین پر حکمران بناتا ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے۔ پس ہم پھر کہتے ہیں کہ ہم خوش ہیں کیونکہ ہمارے خدا کی بات پوری ہوتی ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ برٹش حکومت کی توسیع کے ساتھ ہمارے لئے اشاعت اسلام کا میدان بھی وسیع ہوجائے گا۔ اھ غیر مسلم کو مسلم بنانے کے ساتھ ہم مسلمان کو پھر مسلمان کریں گے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۰۳ مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۱۵ء)

## (۳۱) فتح بغداد

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی معہود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے جس کے مقابلہ میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔

فتح بغداد کے وقت ہماری فوجیں مشرق سے داخل ہوئیں۔ دیکھیے کس زمانہ میں اس فتح کی خبر دی گئی۔ ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے جو بصرہ کی طرف چڑھائی کی اور تمام اقوام سے لوگوں کو جمع کر کے اس طرف بھیجا دراصل اس کے محرک خدا تعالیٰ کے وہ فرشتے تھے جن کو اس گورنمنٹ کی مدد کے لئے اس نے اپنے وقت پر اتارا تاکہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس طرف مائل کر کے ہر قسم کی مدد کے لئے تیار کریں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۴۲ مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۱۸ء)

## (۳۲) عراق کی فتح

عراق کے فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بہائے اور میری تحریک پر سیکڑوں آدمی بھرتی ہو کر چلے گئے لیکن جب وہاں حکومت قائم ہوگئی تو گورنمنٹ نے یہ شرط تو کروائی کہ پادریوں کو عیسائیت کی اشاعت کرنے میں کوئی روک نہ ہوگی مگر احمدیوں کے لئے نہ صرف

احمدیوں کو چھوڑ دو۔ پس نہیں معلوم ہمیں کب خدا کی طرف سے دنیا کا چارج سپرد کیا جانا ہو ہمیں اپنی طرف سے تیار ہو رہنا چاہئیے کہ دنیا کو سنبھال سکیں۔ تم نے دنیا کو ادھر نہیں لانا بلکہ لانے والا خدا ہے۔ اس لئے تمہیں آنے والوں کے معلم بننے کے لئے ابھی سے کوشش کرنی چاہئیے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۷ فروری و ۳ مارچ ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۶۶-۶۷)

## (۲۹) اس لئے

ہمارے آدمی کابل میں مارے گئے۔ محض اس لئے کہ وہ جہاد کرنے کے مخالف تھے۔ اٹلی کے ایک انجینئر نے جو حکومت افغانستان کا ملازم تھا لکھا ہے کہ امیر حبیب اللہ خاں نے صاحبزادہ سید عبداللطیف کو اسی لئے مروا دیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دے کر مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرتا تھا۔ پس ہم نے اپنی جانیں اس لئے قربان کیں کہ انگریزوں کی جانیں بچیں مگر آج بعض حکام کی ہمیں یہ بدلہ ملا ہے کہ ہم سب باغی اور شورش پسند والا سلوک روا رکھا گیا۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ۷۶ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

# (و) عراق

## (۳۰) عمدہ نتائج

لارڈ ہارڈنگ کا یہ سفر (سفر عراق) سابق وائسرائے لارڈ کرزن کے سفر خلیج فارس سے زیادہ اہم اور زیادہ اچھے نتائج کی امید دلاتا ہے۔ ہم اس وقت اس سفر کے نتائج اس کی اہمیت کا صحیح اندازہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں ...........

یقیناً اس ہنکدل افسر (لارڈ ہارڈنگ) کا عراق میں جانا عمدہ نتائج پیدا کرے گا۔

# (ح) بیت المقدس

## (۳۴) قادیانی مضمون کا شکریہ

بیت المقدس کے داخلہ پر اس ملک (انگلستان) میں بہت خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ میں نے ایک یہاں کے اخبار میں اس پر ایک آرٹیکل دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ وعدہ کی زمین ہے جو یہود کو عطا کی گئی تھی۔ مگر نبیوں کے انکار اور بالآخر مسیح کی عداوت نے یہود کو ہمیشہ کے واسطے وہاں کی حکومت سے محروم کر دیا اور یہود کو سزا کے طور پر حکومت رومیوں کو دی گئی جو بت پرست قوم تھی۔ بعد میں عیسائیوں کو ملی پھر مسلمانوں کو جن کے پاس ایک لمبے عرصہ تک رہی اب اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے وہ زمین نکلی ہے تو پھر اس کا سبب تلاش کرنا چاہیئے کیا مسلمانوں نے کسی نبی کا انکار تو نہیں کیا ........ سلطنت برطانیہ کے انصاف اور امن اور آزادی مذہب کو ہم دیکھ چکے آزما چکے ہیں اور آرام پا رہے ہیں اس سے بہتر کوئی حکومت مسلمانوں کے لئے نہیں ہے۔ اس زمانہ میں کوئی مذہبی جنگ نہیں۔ ہاں ہم اپنے نیک نمونے اور روحانی کشش سے یورپ کو مسلمان بنالیں تو پھر ساری حکومتیں ہماری ہی ہیں۔ اور اس میں اسلام کی آئندہ بہتری کی امیدیں ہیں۔ بیت المقدس کے متعلق جو میرا مضمون یہاں (انگلستان) کے اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ اس کے متعلق وزیر اعظم برطانیہ کی طرف سے ان کے سکرٹیری نے شکریہ کا خط لکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ مسٹر لائڈ جارج اس مضمون کی بہت قدر کرتے ہیں۔

(قادیانی مبلغ کا خط مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۷۵ مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۱۸ء)

# (ط) ترکی

## (۳۵) ترک

ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ مذہبًا ہمارا ترکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اپنے مذہبی

اس قسم کی کوئی شرط نہ رکھی بلکہ احمدی اگر اپنی تکالیف پیش کرتے ہیں تو بھی عراق کے حاکم اس میں دخل دینے کو اپنی شان سے بالا سمجھتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۲۳ء)

# (ن) عرب

## (۲۳) کیا فائدہ

آج سے کئی سال پہلے جب لارڈ چیمسفورڈ ہندوستان کے وائسرائے تھے مسلمانوں میں شور پیدا ہوا کہ انگریز بعض عرب رؤسا کو مالی مدد دے کر انہیں اپنے زیر اثر لانا چاہتے ہیں۔ یہ شور جب زیادہ بلند ہوا تو حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ ہم رؤسا کو کوئی مالی مدد نہیں دیتے۔ مسلمان اس پر خوش ہو گئے کہ پہلو خبر کی تردید ہو گئی۔ لیکن میں نے واقعات کی تحقیقات کی تو مجھے معلوم ہوا کہ گو ہندوستان کی حکومت بعض عرب رؤسا کو مدد نہیں دیتی۔ مگر حکومت برطانیہ اس قسم کی مدد ضرور دیتی ہے۔ چنانچہ ساٹھ ہزار پونڈ ابن سعود کو ملا کرتے تھے۔ اور کچھ رقم شریف حسین کو ملتی تھی۔ جب مجھے اس کا علم ہوا تو میں نے لارڈ چیمسفورڈ کو لکھا کہ گو لفظی طور پر آپ کا اعلان صحیح ہے مگر حقیقی طور پر صحیح نہیں۔ کیونکہ حکومت برطانیہ کی طرف سے شریف حسین کو اس اس قدر مدد ملتی ہے اور اس میں ذرہ بھر بھی شبہ کی گنجائش نہیں کہ مسلمان عرب پر انگریزی حکومت کا تسلط کسی رنگ میں بھی پسند نہیں کر سکتے ان کا جواب میں مجھے خط آیا (وہ بہت ہی شریف طبیعت رکھتے تھے) کہ یہ واقعہ صحیح ہے مگر اس کا کیا فائدہ کہ اس قسم کا اعلان کر کے فساد پھیلایا جائے ہاں ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی کا یہ ہرگز منشا نہیں کہ عرب کو اپنے زیر اثر لائے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ع ۵۵ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

# (۳۷) سلطان ٹرکی

اخبار لیڈر الہ آباد مجریہ ۲۱ جنوری ۱۹۲۰ء میں خلافت کانفرنس کا ایڈریس بخدمت جناب وائسرائے شائع کیا گیا ہے فہرست دستخط کنندگان میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نام سے پہلے کسی شخص مولوی محمد علی قادیانی کا نام درج ہے۔ مولوی محمد علی کے نام کے ساتھ قادیانی کا لفظ محض لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے لکھا گیا ہے ورنہ قادیان یا قادیان سے کوئی تعلق رکھنے والا احمدی نہیں ہے جو سلطان ٹرکی کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کرتا ہو۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری سرگردہ غیر مبائعین ہیں لیکن وہ لفظ قادیانی کے ساتھ لکھنے کے ہرگز مستحق نہیں ہیں۔ نہ اس لئے کہ وہ قادیان کے باشندے ہیں اور نہ اس لئے کہ وہ مرکز قادیان سے تعلق رکھتے ہیں۔

اگر ان کے عقیدہ کے مطابق سلطان ٹرکی خلیفۃ المسلمین ہے تو اس عقیدہ کو ظاہر کرنے کے لئے قادیان کی آڑ کیوں لیتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اس اعلان کے پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قادیان سے تعلق رکھنے والے کسی احمدی کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ سلطان ٹرکی خلیفۃ المسلمین ہے

(صیغہ امور عامہ قادیان کا اعلان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۷

نمبر ۶۱ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۲۰ء)

# (۳۸) قادیانی خلافت

ہمارے نزدیک اگر ترکوں کے بادشاہ خلیفہ تھے بھی تو جس وقت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے مامور کیا اسی وقت سے ان کی خلافت باطل ہو گئی۔ جب کوئی انسان مامور ہو کر آئے تو پھر وہی خلیفہ ہوتا ہے نہ کہ کوئی اور۔ اس کی خلافت کے مقابلہ میں اور کسی انسان کی خلافت نہیں چل سکتی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کے بعد خلیفہ وہی ہو سکتا ہے جو آپ کے پیرو ان میں سے ہو اور دوسرے مسیح موعود کی آمد کے ساتھ ہی خلافت کے طریق میں بھی فرق آ گیا کیوں کہ مسیح موعود صرف روحانی خلیفہ تھا بادشاہ نہ تھا۔ پس اس کے خلفاء کا بھی وہی رنگ ہو گا

نقطۂ خیال سے اس امر کے پابند ہیں کہ اس شخص کو اپنا مذہبی پیشوا سمجھیں جو حضرت مسیح موعود کا جانشین ہو اور دنیاوی لحاظ سے اسی کو اپنا سلطان و بادشاہ یقین کریں جس کی حکومت کے نیچے ہم رہتے ہوں پس ہمارے خلیفہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے خلیفہ ثانی ہیں اور ہمارے سلطان اور بادشاہ حضور ملک معظم۔

(قادیانی جماعت کا ایڈریس بخدمت سر ایڈورڈ میکلیگن لفٹنٹ گورنر پنجاب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۴۲ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۹ء)

## (۲۶) سلطان اور خلیفہ

حضرت خلیفۃ المسیح (میاں محمود احمد صاحب) ایدہ اللہ نے اپنے مضمون معاہدہ ترکی میں جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ:۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک ہمارے سلطان ملک معظم جارج خامس فرماں روائے حکومت برطانیہ ہیں اور خلیفہ وقت حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا صحیح جانشین یعنی صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب۔ مگر باوجود اس کے جماعت احمدیہ اس وقت جبکہ برطانیہ کے مفاد اور اس کی عزت کے خلاف کوئی امر نہ ہو ترکوں کی سلطنت سے ہر طرح ہمدردی رکھتی ہے۔

اس پر کوڈیٹر اخبار پیغام (صلح) نے جو دُر افشانی کی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

"کوئی سمجھے خلافت ان کے (میاں محمود احمد صاحب کے) نام عرش معلی پر رجسٹرڈ ہو چکی ہے کہ اب ان کے مقابل کوئی کسی قسم کا بھی خلیفہ کہلانے کا مستحق نہیں۔"

"آپ (میاں محمود احمد صاحب) کی محولہ بالا عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ سلطان المعظم جارج پنجم کی خلافت کے قائل ہیں اور اسی لئے آپ سلطنت برطانیہ کے مفاد اور اس کی عزت کو ترکوں کے مفاد اور ان کی عزت پر مقدم رکھتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے ایسی مسلمانی پر" (اخبار پیغام صلح لاہور)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۵ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۲۰ء)

# (۴۱) قادیانی رضامندی

تازہ آمد خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی برابر ترکی علاقہ میں گھستے جاتے ہیں اور ترک برابر شکست کھا رہے ہیں۔ چاروں طرف سے مسلمان ان کے خلاف نفرت کے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں اور ترکوں کی بداعمالی اور دین سے بے توجہی آج ان کے لئے وبال جان ہو رہی ہے۔

انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر اسکوئیتھ نے ایک تقریر کے دوران میں صاف کہہ دیا ہے کہ اب ترکی حکومت دنیا میں قائم نہیں رکھی جا سکتی۔ جنگ کے بعد اس کے حصص کو بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ اور تقسیم کر دی جائے گی۔ یہ ایک فتویٰ ہے جو انگلستان سے ایک نہایت ذمہ دار انسان کے منہ سے نکلا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وزیر اعظم ایسی بات اس وقت تک منہ سے نہیں نکال سکتے تھے جب تک کوئی قطعی فیصلہ نہ ہو جاتا اور جب انہوں نے جلسہ عام میں ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ قطعی فیصلہ ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ ظالم نہیں اس کا فیصلہ بالکل درست ہے اور راست ہے اور ہم اس کے فیصلہ پر رضا مند ہیں افسوس ترکوں نے اسلام کو چھوڑ کر کامیاب ہونا چاہا تھا آخر یہ دن دیکھا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۷ ار نومبر ۱۹۱۴ء)

# (۴۲) قادیان میں چراغاں

۲۷ ر ما ہ نومبر کو انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ کے زیر انتظام حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (میاں محمود احمد صاحب) گورنمنٹ برطانیہ کی شاندار اور عظیم الشان فتح کی خوشی میں ایک قابل یادگار جشن منایا گیا........ نماز مغرب کے بعد دار العلوم اور اندرون قصبہ میں روشنی اور چراغاں کیا گیا جو بہت خوبصورت اور دلکش تھا۔ اندرون قصبہ میں احمدیہ بازار کے دونوں طرف مدرسہ احمدیہ اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کی عمارتوں پر بے شمار چراغ جلائے گئے۔ اور منارۃ المسیح پر گیس کی روشنی کی گئی جس کا نظارہ بہت

جو اس کا رنگ تھا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۹۱ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۵ء)

## (۲۹) مٹنے دو

ان حالات کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ آل عثمان کی سلطنت زندہ یا زندہ رہنے کے قابل ہے۔ پس یہ سمجھنا غلطی ہے کہ ہم ترکوں کے دشمن ہیں۔ ہم جو کچھ لکھتے ہیں واقعات کی بناء پر اور مسلمانوں کی ہمدردی کے لئے لکھتے ہیں۔ کیوں کہ ہمیں معلوم ہے کہ موجودہ ترکی حکومت اسلام کے لئے مفید ثابت ہونے کی بجائے مضر ثابت ہوئی ہے اگر وہ اپنی بداعمالی اور بدکرداری کے باعث مٹتی ہے تو مٹنے دو اور یاد رکھو کہ ترک اسلام نہیں۔ اسلام وہ طاقت ہے جس نے فاتح ترک کو مغلوب کیا تھا اور اب بھی تاریخ اپنا اعادہ کر سکتی ہے مگر اس کے لئے اندرونی حالت میں تغیر ضروری ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۱۷ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۱۵ء) ..

## (۳۰) قادیانی خواہش

بہرحال واقعات اب بتلاتے ہیں کہ (ترکان) آل عثمان کا ستارہ اقبال اب غروب ہونے کے قریب ہے۔ اسلامبول پر اب کوئی نیا تغیر آنے والا ہے......

ہماری خواہش ہے کہ اگر برادر عثمانی (ترک) ایا صوفیہ کی متبرک عبادت گاہ، ابو ایوب انصاری کی قابل احترام زمین خوابگاہ، یا اسلامی آثار قدیمہ کی حفاظت سے دست بردار ہونے پر مجبور ہو تو پھر یہ منصب برطانیہ کے حریت پسند صداقت شعار فرزندوں کے ہاتھ آئے اور خدا کرے وہ دین میں بھی ترک سے ایک قدم بڑھ کر اسلام کے خادم ہو جاویں اور قسطنطنیہ پھر بھی اسلامبول ہی رہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۱۵ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۱۵ء)

گورنمنٹ نے دینی امور میں ہمیں پوری آزادی دی ہے۔ یکلی نمونے ہزاروں کوسوں تک چلے جاتے ہیں اور دلوں پر ایک عجیب اثر ڈالتے ہیں اور صدہا نادانوں کے ان سے وسوسے دور ہو جاتے ہیں۔ یہ مذہبی آزادی ایسی پیاری چیز ہے کہ اس کی خبر پاکر بہت سے اور ملک بھی چاہتے ہیں کہ اس مبارک گورنمنٹ کا ہم تک قدم پہنچے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیوں کہ جس طرح اچھے دکان دار کا نام سن کر اسی طرف خریدار دوڑتے ہیں اسی طرح جس گورنمنٹ کے ایسے بے تعصب اور آزادانہ اصول ہوں وہ گورنمنٹ خواہ نخواہ پیاری اور ہر دلعزیز معلوم ہوتی ہے اور بہت سے غیر ملکوں کے لوگ حسرت کرتے ہیں کہ کاش ہم بھی اس کے ماتحت ہوتے۔ پس کیا آپ لوگ چاہتے نہیں کہ اس محسن گورنمنٹ کا ان تمام تعریفوں کے ساتھ دنیا میں نام پھیلے اور اس کی محبت دور دور تک دلوں میں جاگزیں ہو۔

(البلاغ مسمی بہ فریاد درد صفحہ ۵۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴۴) قادیانی مجاھد

چوں کہ برادرم محمد امین خاں صاحب (قادیانی) کے پاس پاسپورٹ نہ تھا اس لئے وہ روسی میں داخل ہوتے ہی روس کے پہلے ریلوے اسٹیشن قبضہ پر انگریزی جاسوس قرار دئے جاکر گرفتار کئے گئے۔ کپڑے اور کتابیں اور جو کچھ پاس تھا وہ ضبط کر لیا گیا اور ایک مہینہ تک آپ کو وہاں قید رکھا گیا۔ اس کے بعد آپ کو عشق آباد کے قید خانہ میں تبدیل کیا گیا۔ وہاں سے مسلح روسی پولیس کی حراست میں آپ کو براستہ سمرقند تاشقند بھیجا گیا۔ اور وہاں دو ماہ تک قید رکھا گیا اور بار بار آپ سے بیانات لئے گئے تا یہ ثابت ہو جائے کہ آپ انگریزی حکومت کے جاسوس ہیں اور جب بیانات سے کام نہ چلا تو قسم قسم کی لالچوں اور دھمکیوں سے کام لیا گیا اور لوٹے گئے تا کہ کس محفوظ رہے اور آئندہ گرفتاری میں آسانی ہو اور اس کے بعد گرگنگی سرحد افغانستان پر بیجا یا گیا اور وہاں سے ہرات افغانستان کی طرف اخراج کا حکم دیا گیا۔ مگر چوں کہ یہ مجاہد گھر سے اس امر کا عزم کرنے نکلا تھا کہ میں نے اسی علاقہ میں حق کی تبلیغ کرنی ہے اس لئے واپس آنے کو اپنے لئے موت سمجھا اور روسی پولیس کی حراست سے بھاگ نکلا اور بھاگ کر بخارا جا پہنچا دو ڈھائی سال آزاد رہے لیکن دو ماہ کے بعد پھر انگریزی جاسوس کے شبہ

دلفریب تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور خاندان مسیح موعود کے مکانات پر بھی چراغ روشن کئے گئے۔ اس کے علاوہ تمام احمدی اصحاب نے اپنے اپنے مکانات پر خوب روشنی کی جس سے محلوں میں خاص رونق اور خوشنمائی پیدا ہو گئی۔ دارالعلوم میں بورڈنگ ہاؤس اور ہائی اسکول کی شاندار عمارت کے بلند ترین پیش طاق کو چراغوں سے نہایت عمدگی سے سجایا گیا اور ساری عمارت کے طول اور عرض کو بہت خوبی کے ساتھ روشن کیا گیا۔ دوسرے مکانات پر بھی روشنی کا عمدہ انتظام تھا۔ غرض کہ احمدیوں کا کوئی مکان اور کوئی عمارت ایسی نہ تھی جس پر روشنی نہ کی گئی۔ یہ پرلطف اور مسرت انگیز نظارہ بہت موثر اور خوشنما تھا۔ اور اس سے احمدیہ پبلک کی اس عقیدت پر خوب روشنی پڑتی تھی جو اسے گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ہے کیونکہ روشنی خوشی کے ذریعہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے بھی بخوشی حصہ لیا جو موجودہ گرانی اور قحط سالی کے موسم میں نہایت تنگ دستی سے گزر اوقات کرتے ہیں۔ روشنی رات کے ایک بڑے حصہ تک ہوتی رہی جس کی رونق لوگوں کی چہل پہل سے دوبالا تھی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۴۱ مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۱۸ء)

ایک دوست نے دریافت کیا کہ ترکوں کی (یونانیوں کے مقابلہ میں) فتح کی خوشی میں روشنی وغیرہ کے لئے چندہ دینے کے متعلق کیا حکم ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) فرمایا روشنی وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔

(ڈائری میاں محمود احمد صاحب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۲۲ء)

# (ی) دیگر ممالک

## (۳۴) بے شک

بے شک ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ محسنہ کے سچے دل سے خیر خواہ ہوں اور ضرورت کے وقت جان فدا کرنے کو بھی تیار ہوں۔ لیکن ہم اس طرح پر بھی غیر قوموں اور غیر ملکوں میں اپنی محسن گورنمنٹ کی نیک نامی پھیلانی چاہتے ہیں کہ کس طرح اس عادل

اور مذہبی آزادی کا ذکر لوگوں کے سامنے کرنا پڑتا تھا۔

(محمد امین صاحب قادیانی مبلغ کا مکتوب مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۲ء)

# (ث) خلاصہ

## (۷۴) سیاست زہر

ہوں کہ ایک طرف تو سیاست ایک ایسی چیز ہے جو اور سب کچھ بھلا دیتی ہے حتی کہ جان تک کی بھی ہوش نہیں رہنے دیتی اور اپنی طرف ہی کھینچی جاتی ہے اور دوسری طرف آج کل اسلام پر جو نازک وقت آیا ہوا ہے اس سے پہلے اس پر کبھی نہیں آیا اس لئے اس وقت اسلام کو جتنے بھی ہاتھ کام کے لئے مل جائیں اور جس قدر بھی سپاہی اسلام کی حفاظت کے لئے مہیا ہو سکیں اتنے ہی کم ہیں اس لئے آج مسلمانوں کے لئے سیاست کی طرف متوجہ ہونا ایک ایسا زہر ہے جسے کھا کر ان کا بچنا محال بلکہ ناممکن ہے۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان اخبار الفضل جلد ۸ نمبر ۵ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۱ء)

## (۷۵) سیاسیات سے پرہیز

احمدی مبلغ کا فرض ہے کہ وہ اس مرض سے اپنے تئیں بچائے جو سیاست کے نام سے موسوم ہے اور جس کا مریض بہ مشکل اپنی اصل صحت کی طرف عود کرتا ہے۔ اس خوفناک مرض کا نتیجہ ابتداءً قانون حکومت سے اور بعد میں قانون شریعت سے سرکشی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے ...... پس احمدی مبلغ اپنے امام پاک اس کے خلفائے صادق کی ہدایت کے ماتحت سیاسیات سے کلیتہ پرہیز کرے اس سے اگر ہو سکے تو محض رضائے مولیٰ کے لئے ایسے غلط خوردہ لوگوں کو وعظ کرے جو برائے نام مسلمان کہلا کر سیاسیات میں دخل دینے یا دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر بیعت

میں گرفتار کئے گئے اور تین ماہ تک نہایت سخت اور دل ہلا دینے والے مظالم آپ پر کئے گئے اور قید میں رکھا گیا۔ اور بخارا سے مسلم روسی پولیس کی حراست میں سرحد ایران کی طرف واپس بھیجا گیا۔

اللہ تعالیٰ اس مجاہد کی ہمت اور اخلاص اور تقوی میں برکت دے چوں کہ ابھی اس کی پیاس نہ بجھی تھی اس لئے پھر کاکان کے ریلوے اسٹیشن سے روسی مسلم پولیس کی حراست سے بھاگ نکلا اور پاپیادہ بخارا پہنچا۔ بخارا میں ایک ہفتہ کے بعد پھر ان کو گرفتار کیا گیا اور بدستور سابق پھر کاکان کی طرف لایا گیا اور وہاں سے سمرقند پہنچایا گیا۔ وہاں سے آپ پھر چھوٹ کر بھاگے اور بخارا پہنچے۔

(اعلان میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۴ ر اگست ۱۹۲۳ء)

## (۴۵) تبلیغ اسلام

ہمارے برادر محترم خان محمد امین خاں صاحب جنہیں روس کے علاقہ پر حضرت امیر جماعت احمدیہ نے تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا تھا۔ بغیر کسی اطلاع کے آج ۲۰ جون وارد قادیان ہوئے جنہیں اچانک اپنے اندر دیکھ کر اہل قادیان خوشی اور مسرت کے جذبات سے بھرپور ہو گئے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۳ نمبر ۱۰۱ مورخہ ۲۸ ر جون ۱۹۲۶ء)

## (۴۶) تبلیغ احمدیت

روسیہ میں اگرچہ میں تبلیغ احمدیت کے لئے گیا تھا۔ لیکن چوں کہ سلسلہ احمدیہ اور برٹش حکومت کے باہمی مفاد ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اس لئے جہاں میں اپنے سلسلہ کی تبلیغ کرتا تھا وہاں لازماً مجھے گورنمنٹ انگریزی کی خدمت گزاری کرنی پڑتی تھی۔ کیونکہ ہمارے سلسلہ کا مرکز ہندوستان میں ہے تو ساتھ ہی ہندوستانی حکومت کے احسانات

کی وہ ان کی قانونی قابلیت کا کافی ثبوت ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء)

## (۵۱) مفاد ملحق

اس بات کا بھی خیال ہے کہ حضور سکریٹری آف سٹیٹ کے ہندوستان میں تشریف لانے پر اس بات کو پیش کیا جاوے کہ احمدیہ جماعت اور گورنمنٹ برطانیہ کے مفاد ایک دوسرے سے ملحق ہیں اور ہوم رول کے متعلق تحریک کرنے والے اور ان کے ساتھی سب احمدیہ جماعت کے جہاد اور سلطان ترکی کی خلافت کے انکار کے باعث دشمن ہو گئے ہیں لہذا جماعت احمدیہ کی وفاداری کا خیال رکھتے ہوئے قبل اس کے کہ سلف گورنمنٹ کے متعلق کوئی کارروائی کی جاوے جماعت احمدیہ کی حفاظت کے متعلق مناسب انتظام فرمایا جاوے

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۱۷ء)

## (۵۲) ظل حمایت

ہمارا مذہب ہے اور ہمارے سید مولی حضرت مسیح موعود کی کتب میں اس کا نہایت وضاحت کے ساتھ ذکر ہے نیز اس مسلک سے تمام دنیا خوب واقف ہے کہ ہم گورنمنٹ کے سچے دل سے وفادار اور خیر خواہ ہیں کیوں کہ یہ گورنمنٹ ہماری خاص محسن ہے اور اس کے ہم پر اس قدر احسانات ہیں کہ جن کا شمار کرنا آسان نہیں نیز ہمارے خیال میں یہ حکومت تمام دنیا کی حکومتوں سے اعلیٰ اور افضل ہے اور ہمارے نزدیک اس کی افضلیت اور برتری کی سب سے بڑی اور زبردست دلیل یہ ہے کہ خداوند تعالےٰ نے امن کے شہزادے اور اپنے بزرگ نبی حضرت مسیح موعود کو اسی سلطنت کے زیر سایہ مبعوث فرمایا تا وہ اپنے صلح و آشتی کے مشن کو دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اور صلح و آشتی سے دنیا کے دلوں میں حقیقی معرفت اور سچے خدا کی محبت پیدا کر کے سچے اور خدائی مذہب کی طرف دنیا کو دعوت دے۔ اگر یہ سلطنت ذاتی طور پر عمدہ اور ساری دنیا کی سلطنتوں سے افضل و برتر نہ ہوتی تو یقیناً یقیناً خداوند تعالےٰ اپنے اس

کرنے والے اور قادیان سے حقیقی تعلق رکھنے والے احمدی کا فرض ہے کہ وہ سیاسیات ہے بعینہ اسی طرح بچے جس طرح خدا کے مسیح نے فرمایا ہے۔ چوں کہ ہم غیر مبایعین لوگوں (لاہوری جماعت) کے افعال و خیالات سے اسی طرح بری الذمہ ہیں جس طرح ہم غیر احمدی مسلمانوں کے سیاسی گروہ کے سیاسی دستور العمل سے بے تعلق ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۹ ۱۴۱ مورخہ ۲ جون ۱۹۱۵ء)

## (۴۹) مسلم لیگ

ہمیں یاد ہے کہ مسلمانوں کے مصلح حقیقی اور دنیا کے سچے ہادی حضرت مسیح موعود و مہدی آخر الزماں علیہ السلام کے حضور جب اس مسلم لیگ کا ذکر آیا تو حضور (مرزا صاحب) نے اس کی نسبت ناپسندیدگی ظاہر فرمائی تھی پس کیا کوئی ایسا کام جسے خدا کا برگزیدہ مامور ناپسند فرمائے مسلمانوں کے حق میں سازگار و بابرکت ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو اپنے حقیقی نفع و ضرر کی کچھ فکر ہے تو ایسے فضول مشاغل سے باز رہیں جن کے نتائج نہ ان کو دنیا کا فائدہ دے سکتے ہیں۔ نہ دین کا۔ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ کئی سال سے یہ نیشنل کانگریس کی نقل ہو رہی ہے۔ اس سے مسلمانوں نے کیا کچھ حاصل کیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۷ مورخہ ۰ رجنوری ۱۹۱۶ء)

## (۵۰) خوشی اور مسرت

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی کہ ہماری جماعت کے نہایت قابل اور متقی نوجوان جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لا امیر جماعت احمدیہ لاہور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (میاں محمود احمد صاحب) کے ارشاد کی تعمیل میں ضلع لاہور سامرت سر۔ گورداسپور اور فیروز پور کی طرف سے اسمبلی کے امیدوار کے طور پر کھڑے ہوں گے ...... اس وقت تک جناب موصوف نے جس ایثار اور اخلاص سے جماعت احمدیہ کے بعض نہایت اہم مقدمات کی پیروی کی اور ان میں کامیابی حاصل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کے ماتحت اور خود اپنے فوائد کی حفاظت کے لئے اس وقت جبکہ جنگ وجدل جاری ہے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر ممکن طریق سے گورنمنٹ کی مدد کرے۔

(اعلان میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۳ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۸ء)

## (۵۵) نیک ثمرات

ہمارے امام مسیح موعود نے جس نے اس جنگ کی پہلے سے خبر دی تھی ہم کو تعلیم دی ہے کہ ہم سرکار برطانیہ کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھیں۔ لہذا ہمارے وہ احمدی سپاہی جو آج سرزمین فرانس میں برطانیہ کے دشمنوں سے لڑ رہے ہیں وہ اپنے دلوں میں اپنے پیارے امام کے ارشاد کو محفوظ رکھ کر اس یقین سے تلوار اٹھا رہے ہیں کہ مسیح موعود کے حکم کی اطاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اطاعت ہے اور اطاعت میں اٹھائی ہوئی تلوار کے سایہ میں بہشت ہے پس یہ جنگ اہل اسلام کے لئے انشاء اللہ مبارک اور نتیجہ خیز ہوگی اور ہماری وفاداری ضرور نیک ثمرات پیدا کرے گی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

## (۵۶) تہنیت فتح کا جشن قادیان میں (ج)

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۱۸ء)

۲۷ ماہ نومبر ۱۹۱۸ء کو "انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ" کے زیر انتظام حسب ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد صاحب) ایدہ اللہ تعالیٰ گورنمنٹ برطانیہ کی شاندار اور عظیم الشان فتح کی خوشی میں ایک قابل یادگار جشن منایا گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۴۱ مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۱۸ء)

نبی کو اس سلطنت کے حدود میں پیدا نہ کرنا بلکہ کسی اور ایسی حکومت کے نیچے پیدا کرنا جو دنیا میں سب سے اعلیٰ حکومت ہوتی مگر خدا تعالیٰ کا تمام سلطنتوں کو چھوڑ کر انگریزی سلطنت کے ظل حمایت کو اپنے نبی کے لئے منتخب کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ وہ حقیقی نور جو مدتوں سے غائب تھا اس کے لانے والے نبی کی بعثت کے لئے یہی سلطنت موزوں و مناسب تھی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۴ نمبر ۲ مورخہ ۱۹ رنومبر ۱۹۱۶ء)

## (۵۳) قادیانی ڈھال

یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی جاتی ہے کہ فی الواقعہ گورنمنٹ برطانیہ ایک ڈھال ہے جس کے نیچے احمدی جماعت آگے ہی آگے بڑھتی جاتی ہے۔ اس ڈھال کو ذرہ ایک طرف کر دو اور دیکھو کہ زہریلے تیروں کی کیسی خطرناک بارش تمہارے سروں پر ہوتی ہے

پس کیوں ہم اس گورنمنٹ کے شکر گزار نہ ہوں۔ ہمارے فوائد اس گورنمنٹ سے متحد ہو گئے ہیں اور اس گورنمنٹ کی تباہی ہماری تباہی ہے اور اس گورنمنٹ کی ترقی ہماری ترقی۔ جہاں جہاں اس گورنمنٹ کی حکومت پھیلتی جاتی ہے ہمارے لئے تبلیغ کا ایک اور میدان نکلتا آتا ہے۔ پس کسی مخالف کا اعتراض ہم کو اس گورنمنٹ کی وفاداری سے پھیر نہیں سکتا کہ نادان سے نادان انسان بھی اپنی جان کا آپ دشمن نہیں ہوتا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۹ ر اکتوبر ۱۹۱۵ء)

## (۵۴) نرالا تعلق

ایک بات جس کا فوراً آپ لوگوں تک پہنچانا ضروری ہے اس وقت کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ سلسلہ احمدیہ کا گورنمنٹ برطانیہ سے جو تعلق ہے وہ باقی تمام جماعتوں سے نرالا ہے ہمارے حالات ہی اس قسم کے ہیں کہ گورنمنٹ اور ہمارے فوائد ایک ہو گئے ہوئے ہیں گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی کے ساتھ ہمیں بھی آگے قدم بڑھانے کا موقع ہے اور اس کو خدانخواستہ اگر کوئی نقصان پہنچے تو اس صدمے سے ہم بھی محفوظ نہیں رہ سکتے اس لئے شریعت اسلام

کی خوشیوں کا موجب ہے سب سے بڑی خوشی تو ہمارے لئے یہ ہے کہ حضور اقدس نے جنگ کی پیشگوئی فرماکر اپنی جماعت کو سلطنت برطانیہ کی فتح کے لئے دعا کرنے کی ہدایت فرمائی تھی اور خود بھی برطانیہ کی فتح کے لئے خاص دعا کی تھی اب اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر حضور کی قبولیت دعا کو تمام عالم پر روز روشن کی طرح چمکا دیا اور اس قدر اور ایسے نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ جن کو احمدی ہر ملک و ملت کے سامنے بہت آسانی سے بطور حجت پیش کر سکتے ہیں۔ پھر خدا کا ایک بہت بڑا فضل یہ ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ کا اقتدار و اثر اور بھی زیادہ بڑھنے سے وہ ممالک بھی احمدیت کی تبلیغ کے لئے کھل گئے ہیں جو اب تک بالکل بند تھے جہاں بالخصوص احمدیت کی تبلیغ کی بڑی ضرورت تھی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۲ر نومبر ۱۹۱۸ء)

# (۵۹) روحانی عافیت

اگر ایک طرف وہ لوگ جن کو اس جنگ عظیم کے نتیجہ میں سلطنت برطانیہ کا ظل حمایت نصیب ہوا ہے روحانی عافیت حاصل کریں گے اور خدا کے نبی (مرزا صاحب) کا پیغام ہنیں گے اور حقیقی اسلام جیسی نعمت غیر مترقبہ سے بہرہ ور ہوں گے تو دوسری طرف وہ دنیوی انعامات اور آرام و امن سے بھی حصہ وافی پائیں گے۔ اور آگاہ ہوں گے کہ دنیا میں آرام اور آسائش کی زندگی بھی کوئی چیز ہے۔

.......... غرض گورنمنٹ برطانیہ کا فتحیاب ہونا دنیا کے ایک بڑے حصہ کے لئے بہت امن و آرام کا باعث ہوگا اور ہمارے لئے تبلیغ اسلام کا میدان بہت زیادہ صاف اور وسیع ہو جائے گا

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۹ر نومبر ۱۹۱۸ء)

# ۶۰ قادیانی تلوار

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی معہود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے جس کے مقابلے میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے

# (۵۷) نہایت فائدہ بخش

۱۳ر تاریخ جس وقت جرمنی کے شرایط صلح منظور کر لینے اور التوائے جنگ کے کاغذ پر دستخط ہو جانے کی اطلاع قادیان میں پہنچی تو خوشی اور انبساط کی ایک لہر برقی سرعت کے ساتھ تمام لوگوں کے قلوب میں سرایت کر گئی اور جس نے اس خبر کو سنا نہایت شاداں و فرحاں ہوا۔ دونوں سکولوں ۔ انجمن ترقی اسلام اور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں تعطیل کر دی گئی ۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ایک جلسہ ہوا جس میں مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی طرف سے گورنمنٹ برطانیہ کی فتح و نصرت پر دلی خوشی کا اظہار کیا اور اس فتح کو جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد کے لئے نہایت فائدہ بخش بتایا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طرف سے مبارک باد کے تار بھیجے گئے ۔ اور اور حضور نے پانسو روپیہ اظہار مسرت کے طور پر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی خدمت میں بھجوایا آپ جہاں پسند فرمائیں خرچ کریں بیشتر ازیں چند روز ہوئے کہ ترکی اور آسٹریا کے ہتھیار ڈالنے کی خوشی میں حضور، میاں محمود احمد صاحب نے پانچ ہزار روپیہ جنگی اغراض کے لئے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں بھجوایا تھا۔

فتح کی خوشی میں مولوی عبد المغنی صاحب نے بحیثیت سکریٹری "انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ" اور جناب شیخ یعقوب علی صاحب نے بلحاظ ایڈیٹر الحکم ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب کی خدمت میں مبارکباد کا تار بھیجا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۴۰، مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۱۸ء)

# (۵۸) فتح کی خوشی

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۳ ۔ نومبر ۱۹۱۹ء)

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ جنگ جس کا اثر دنیا کے ہر حصہ میں عذاب عظیم بن کر چھا رہا تھا اب گورنمنٹ برطانیہ کی عظیم الشان فتح کے ساتھ ختم ہوئی ہے جو کہ ہماری جماعت کے لئے کئی قسم

## (۶۳) قادیانی حکومت

حکومت ہمارے پاس نہیں کہ ہم جبر کے ساتھ ان لوگوں کی اصلاح کریں اور ہٹلر یا مسولینی کی طرح جو شخص ہمارے حکموں کی تعمیل نہ کرے اسے ملک سے نکال دیں اور جو ہماری باتیں سنے اور ان پر عمل کرنے پر تیار نہ ہو اسے عبرت ناک سزا دیں۔ اگر حکومت ہمارے پاس ہوتی تو ہم ایک دن کے اندر اندر یہ کام کر لیتے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۷۹ مورخہ ۲ / جون ۱۹۳۶ء)

کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی نہو۔ عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۴۲ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء)
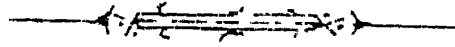
## (۶۱) چوہڑے چمار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء کی افتتاحی تقریر میں فرمایا تھا کہ۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بنیاد جو اس وقت بہت کمزور نظر آتی ہے اس پر عظیم الشان عمارت تعمیر ہوگی۔ ایسی عظیم الشان کہ ساری دنیا اس کے اندر آجائے گی۔ اور جو لوگ باہر رہیں گے ان کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ سے خبر پاکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کی حیثیت چوہڑے چماروں کی ہوگی"

اس عبارت کا مطلب تو یہ ہے کہ احمدیت کا پودا جو اس وقت بالکل کمزور نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دن ایسا تناور درخت بن جائے گا کہ اقوام عالم اس کے سایہ میں آرام پائیں گی اور جماعت احمدیہ جو اس وقت بالکل معمولی اور بے حیثیت سی نظر آتی ہے اس قدر اہمیت اور طاقت حاصل کرے گی کہ دنیا کے مذہب، تہذیب وتمدن اور سیاست کی باگ اس کے ہاتھ میں ہوگی ہر قسم کا اقتدار اسے حاصل ہوگا اور اپنے اثر ورسوخ کے لحاظ سے یہ دنیا کی معزز ترین جماعت ہوگی۔ دنیا کا کثیر حصہ اس میں شامل ہوجائے گا۔ ہاں جو اپنی بدقسمتی سے علیحدہ رہیں گے وہ بالکل بے حیثیت سمجھے جائیں گے سوسائٹی کے اندر ان کی کوئی قدر وقیمت نہ ہوگی۔ دنیا کے مذہبی۔ تمدنی یا سیاسی دائرے کے اندر ان کی آواز ایسی ہی غیر مؤثر اور ناقابل التفات ہوگی جیسی کہ موجودہ زمانہ میں چوہڑے چماروں کی ہے۔ (تو گویا قادیانی حکومت کے مجوزہ دستور و آئین میں مرزا صاحب کی پیشینگوئی کے بموجب غیر قادیانیوں کی یہ حیثیت ہوگی۔ المولف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۹۰ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۳۳ء)

والدہ (حضرت ام المومنین) فرماتی تھیں کہ حضرت مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اول) یہ معاملہ حضرت اقدس کے پیش کیا گیا۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ حدیث میں جو آتا ہے عملاً دونوں دائیں بائیں ہیں حضرت مولوی صاحب دائیں طرف رہتے تھے۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم بائیں طرف۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی ڈائری مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۶۵)

## (۳) بطور نمونہ (ج)

اب میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ (حکیم نور الدین صاحب قادیانی) کے چند اور حوالے محض بطور نمونہ پیش کرتا ہوں جن سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ممدوح رضؓ کا مسئلہ نبوت کے متعلق وہی عقیدہ تھا جس پر جماعت احمدیہ (قادیانی) بفضلہ تعالٰے قائم ہے

ایک دفعہ حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا ہے کہ اگر احمدی مرزا صاحب کو نبی کہنا چھوڑ دیں تو ہم کفر کا فتوٰی واپس لے لیں گے۔ آپ نے فرمایا ہمیں ان فتووں کی کیا پروا ہے اور وہ حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں جب سے مولوی محمد حسین نے فتوٰی دیا وہ دیکھے کہ اس کے بعد اس کی عزت کہاں تک پہنچ گئی ہے اور مرزا صاحب کی عزت نے کس قدر ترقی کی ہے۔

(اخبار بدر جلد ۱۰ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء)

پھر آپ نے جو لاہور احمدیہ بلڈنگ میں تقریر فرمائی تھی اس میں آپ نے بیان کیا کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے مرسل ہیں۔ اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ہیں تو اپنے اور غیر احمدیوں کے درمیان اصولی فرق

# فصل پندرھویں

## قادیانی اکابر

## (۱) حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول قادیان

### (۱) بہت متاثر (ج)

حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول بھی اوائل میں سر سید کے خیالات اور طریقہ سے بہت متاثر تھے۔ مگر حضرت (مرزا) صاحب کی صحبت سے یہ اثر آہستہ آہستہ دھلتا گیا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۱۲ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

### (۲) دو آدمی

مولانا حافظ روشن علی صاحب نے اخبار الحکم کے فائل میں سے حضرت حجۃ اللہ (مرزا صاحب) کا ایک خط بنام حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم پیش کیا جس میں حضرت جری اللہ (مرزا صاحب) نے لکھا ہے کہ دو آدمی مجھے ملے ہیں۔ ایک حضرت مولوی نور الدین صاحب اور ایک مولوی عبدالکریم صاحب، اور تیسرا آدمی پیدا نہیں ہوا۔ اس پر فرمایا کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ گھر میں عورتوں میں بحث چلی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بیوی کہتی تھی کہ مولوی عبدالکریم صاحب حضرت صاحب کو پیارے ہیں۔ اور

احمد والی پیش گوئی مسیح موعود کے متعلق ہے
(محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کا رسالہ بعنوان " مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر " ص۱۳۲)

## (۵) میرزائے قادیان

اسم او اسم مبارک ابن مریم می نہند
آں غلام احمد است و میرزائے قادیان
گر کسے آرد شکے در شان او آں کافر است
جائے او باشد جہنم بے شک و ریب و گماں

(از حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول مندرجہ اخبار الحکم ۱۸ اگست ۱۹۰۸ء)

## (۶) نجات

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح (مولوی نور الدین صاحب) سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں۔ فرمایا اگر خدا کا کلام سچا ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔

(تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۹ نمبر ۱۱ ص۲۲ بابت ماہ نومبر ۱۹۱۴ء و اخبار بدر جلد ۱۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۱۳ء)

## (۷) میرا تو ایمان ہے

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے کہ جب فتح اسلام توضیح مرام شائع ہوئیں تو ابھی میرے پاس نہ پہنچی تھیں۔ اور ایک مخالف شخص کے پاس پہنچ گئی تھیں اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ دیکھو اب میں مولوی صاحب کو یعنی مجھے مرزا سے علیحدہ کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مولوی صاحب کیا نبی کریم صلعم کے بعد

سمجھتا ہوں۔ پھر اسی تقریر میں آپ نے کہا کہ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیوں کر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرق بین احد من رسلہ۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔

(اخبار الحکم جلد ۱۵ نمبر ۷ و نمبر ۸ بابت ۱۹۱۱ء)

پھر آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کافر نہیں۔

(الفضل نمبر ۵۰ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۱۴ء)

پھر ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں۔ فرمایا اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔

ان حوالہ جات سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر کو کافر اور غیر ناجی یقین کرتے تھے اور آپ کو واقعی معنوں میں نبی مانتے تھے۔

(احمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کا رسالہ بعنوان "مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر تنقید" صلا ۱۳۱)

## (۴) احمد رسول (ج)

حضرت ممدوحؓ (حکیم نور الدین صاحب قادیانی) فرماتے ہیں کہ "میں مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مانتا ہوں کہ یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے اور وہی احمد رسول ہیں۔

(اخبار الحکم جلد ۱۵ نمبر ۲۲ بابت ستمبر ۱۹۱۱ء)

ان حوالات سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نزدیک آنحضرتؐ

اور اپنے مصالح سے چاہا۔ مجھے تمہارا امام و خلیفہ بنادیا۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو۔ مجھ پر نہیں۔ خدا پر لگیں گی جس نے مجھے خلیفہ بنایا۔

(ارشاد حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول قادیان مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص۲۳۷ نمبر ۶ جلد ۱۴)

## (۱۰) نادر شاہی

مجھے (مولوی نور الدین صاحب کو) خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے

(رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۹ نمبر ۱۱ ص۴۱ بابت ماہ نومبر ۱۹۱۴ء)

## (۱۱) سخت حماقت

تم کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ذریعہ محمد رسول صلعم کے بعد ایک کیا۔ پھر اس کے مرنے کے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا۔ اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں نہ پڑو میں نے دیکھا ہے کہ آج بھی کسی نے کہا ہے کہ خلافت کے متعلق بڑا اختلاف ہے . . . . . . . . . . .

میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی بحثوں سے تمہیں کیا اخلاقی و روحانی فائدہ پہنچتا ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے چاہا خلیفہ بنادیا اور تمہاری (قادیانی صاحبان کی) گردنیں اس کے آگے جھکا دیں۔ خدا تعالےٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اس پر بحث کرو تو سخت حماقت ہے میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا۔ کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفہ اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا . . . . . . گر انھوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی

بھی کوئی نبی ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو پھر میں نے کہا تو پھر ہم یہ دیکھیں گے کہ کیا وہ صادق اور راست باز ہے یا نہیں۔ اگر صادق ہے تو بہرحال اس کی بات کو قبول کریں گے۔ میرا یہ جواب سن کر وہ بولا۔ واہ مولوی صاحب آپ قابو نہ ہی آئے۔ یہ قصہ سنا کر مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ یہ تو صرف نبوت کی بات ہے۔ میرا تو ایمان ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے انکار نہ ہو کیونکہ جب ہم نے آپ کو واقعی صادق اور من جانب اللہ پایا ہے تو اب جو بھی آپ فرمائیں گے وہی حق ہوگا اور ہم سمجھ لیں گے کہ آیت خاتم النبیین کے کوئی اور معنی ہوں گے خاکسار عرض کرتا ہے کہ واقعی جب ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا یقینی دلائل کے ساتھ ثابت ہوجائے تو پھر اس کے کسی دعوے میں چون وچرا کرنا باری تعالیٰ کا مقابلہ کرنا ٹھہرتا ہے

(سیرۃ المہدی حصہ اول مدا مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۸) رعایتی نماز (ج)

حضرت خلیفہ اول الحکیم نورالدین صاحب قادیانی نے ایک دفعہ پنجاب میں ایک شخص کے دریافت کرنے پر اسے اجازت دی کہ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرے۔ جب کسی نے تعجب سے دریافت کیا کہ یہ فتویٰ تو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے فرمانے کے خلاف ہے تو آپ نے جواب دیا کہ وہ شخص اور کون سے حکم مسیح موعود پر عمل کر رہا ہے یہی سہی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۵۰ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۱۶ء)

## (۹) خدا کی قسم

میں (الحکیم نورالدین) خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے خدا ہی نے خلیفہ بنایا سو اب کس میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رِدا کو مجھ سے چھین لے اللہ تعالیٰ کی مشیت نے چاہا

مولوی (نورالدین) صاحب نہانے وغیرہ میں ... بے ... ائی فرماتے تھے۔ اور کپڑوں کے صاف رکھنے اور جلد جلد بدلنے کا بھی خیال چنداں نہ رکھتے تھے۔ اس لئے ان کو تنبیہ کرنے کے لئے حضرت صاحب نے یہ الفاظ فرمائے ہوں گے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۴) عبرت انگیز

کہاں مولوی نورالدین صاحب کا حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو نبی اللہ اور رسول اللہ اور اسمہ احمد کا مصداق یقین کرنا اور کہاں وہ حالت کہ بیعت کے وقت مسیح موعود کی رسالت کا اشارہ تک نہ کرنا ... استقامت میں فرق آنا اور پھر پاداش سزا کے گھوڑے سے گر کر بری طرح زخمی ہوتا۔ آخر مرنے سے پہلے کئی دنوں تک بولنے سے بھی لاچار ہو جانا اور نہایت مفلسی میں مرنا اور آئندہ جہان میں بھی کچھ سزا اٹھانا اور اس کے بعد اس کے جوان فرزند عبدالحی کا عنفوان شباب میں مرنا اور اس کی بیوی کا تباہ کن طریق پر کسی اور جگہ نکاح کر لینا وغیرہ یہ باتیں کچھ کم عبرت انگیز نہیں تھیں

نامہ نگار اخبار پیغام صلح کے اشتہار گنجینہ صداقت کا اقتباس منقول از اخبار الفضل قادیان

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۶۹)

## (۱۵) وہ مہینہ (؟)

فروری ۱۹۱۴ء کا مہینہ ... جب حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ بستر علالت پر تھے اور آپ کی حالت دن بدن تشویشناک تھی جس کے تھوڑے ہی دن بعد ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔

(پیغام صلح جلد ۴ نمبر ۱۱۴ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۱۶ء)

مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ ابی واستکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اسے اسجدوا لادم کی طرف لے آئے گی۔ اور اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائے گا۔

(تقریر حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۶ء)

# (۱۲) مخالف کا خط

۷ اپریل ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب بعض خطوط کا جواب لکھوا رہے تھے۔ ڈاک میں ایک مخالف کا خط بھی تھا۔ آپ نے محرر ڈاک کو فرمایا اس کا سرنامہ لکھو جناب من۔ دوبارہ فرمایا صرف جناب رہنے دو اور سلام نہ لکھو کیونکہ یہ لوگ خدا کے فضل سے دور ہیں اور ہم سے ایک طرف ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۲۲ و ۱۲۳ مورخہ ۴ و ۶ اپریل ۱۹۱۵ء)

# (۱۳) نہانے کا ذکر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) نے بیان فرمایا کہ جب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے حدیث پڑھتا تھا تو ایک دفعہ گھر میں مجھ سے حضرت (مرزا) صاحب نے دریافت فرمایا کہ میاں تم آج کل مولوی صاحب سے کیا پڑھا کرتے ہو۔ میں نے کہا بخاری پڑھتا ہوں۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ مولوی صاحب سے یہ پوچھنا کہ بخاری میں نہانے کا ذکر بھی کہیں آیا ہے۔ یا نہیں خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت

ذکر فرمایا ہے ؎

مدتے آتش نیچر فرد افتادہ بود
ایں کرامت بیں کہ از آتش بر دل آمد سلیم

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۱۶۱ مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۹) بہت عشق

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم ومغفور کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) سے بہت عشق تھا۔ اگر مسیح موعود پر کوئی اعتراض کرتا تو آپ برداشت نہیں کر سکتے تھے ایک دفعہ ان کو ایک عیسائی کہنے لگا کہ مولوی صاحب میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں کیا آپ برا تو نہیں منائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ کیا میں پاگل ہوں کہ تم مجھ سے اچھی بات پوچھو تو میں برا مناؤں۔ اگر بری بات کہو تب تو برا مناؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ مرزا صاحب دس پندرہ روپیہ کے ملازم رہ چکے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ مسیح گلیوں میں کتنا پھرتا تھا کہ کسی نے چارپائی ٹھکوانی ہو تو ٹھکوا لے یہ بات سن کر عیسائی نے کہا کہ مولوی صاحب آپ تو ناراض ہو گئے ہیں انھوں نے کہا کہ نہیں میں تو ناراض نہیں ہوا۔ تم ناراض ہو گئے۔

(میاں محمود احمد صاحب کا درس قرآن مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۷ اگست ۱۹۱۴ء)

## (۲۰) عاشقانہ رنگ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب نماز پڑھا رہے تھے۔ وہ جب (دوسری رکعت کے بعد) تیسری رکعت کے لئے قاعدہ سے اٹھے تو حضرت (مرزا) صاحب کو پتہ نہ لگا۔ حضور التحیات میں ہی بیٹھے رہے۔ جب مولوی صاحب نے رکوع کے لئے تکبیر کہی تو حضور (مرزا صاحب) کو پتہ لگا اور حضور اٹھ کر رکوع میں شریک ہوئے۔ نماز

# (ب) مولوی عبدالکریم صاحب قادیانی

## (۱۶) ابتداء (ج)

سالنامہ جامعہ احمدیہ (قادیان) ۱۹۳۰ء میں مذکور ہے کہ مولوی عبدالکریم (قادیانی) سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مڈل تک تھی۔ اور اس میں بھی کمی حساب کی وجہ سے فیل ہو گئے۔ پھر عربی فارسی کی پرائیوٹ تیاری کرکے وہیں مشن اسکول میں مدرس فارسی مقرر ہو گئے۔ ایک روز پادری سے الجھ کر مستعفی ہو گئے۔ اس وقت آپ نیچری خیال رکھتے تھے مگر مولوی نورالدین صاحب کی وساطت سے قادیانی ہو گئے اور خطیب اور امام مسجد قادیان بنے رہے اور سب سے پہلے بہشتی مقبرہ میں داخل ہوئے۔

الکاویہ علی الغاویہ حصہ دوم ص۳۰ مصنفہ مولوی محمد عالم آسی صاحب امرتسری

## (۱۷) دو فرشتے

ان دنوں میں یہ بحثیں خوب ہوا کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) کا دایاں فرشتہ کون سا ہے اور بایاں کون سا ہے۔ بعض کہتے مولوی عبدالکریم صاحب دائیں ہیں۔ بعض حضرت استاذی المکرم خلیفہ اول (حکیم نورالدین صاحب) کی نسبت کہتے کہ وہ دائیں فرشتے ہیں۔

(مضمون میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبرا مورخہ ۴ جولائی ۱۹۲۴ء)

## (۱۸) سرسید کے دلدادہ (ج)

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور بھی ابتداء میں سرسید کے بہت دلدادہ تھے۔ چنانچہ حضرت (مرزا) صاحب نے بھی اپنے ایک شعر میں ان کے متعلق اس کا

الفاظ استعمال کئے نہ خطبہ چھپ شایع ہوچکا ہے۔ اس خطبہ کو سن کر سید محمد احسن صاحب امروہی (قادیانی) نے بہت پیچ وتاب کھائے جب یہ بات مولوی عبدالکریم صاحب کو معلوم ہوئی تو پھر انہوں نے ایک خطبہ پڑھا اور اس میں حضرت مسیح موعود کو مخاطب کرکے کہا کہ اگر میں غلطی کرتا ہوں تو حضور مجھے بتلائیں۔ میں حضور کو نبی اور رسول مانتا ہوں۔ جب جمعہ ہوچکا اور حضرت (مرزا) صاحب جانے لگے تو مولوی صاحب نے پیچھے سے حضرت صاحب کا کپڑا ایکڑ لیا اور درخواست کی کہ اگر میرے اس اعتقاد میں غلطی ہے تو حضور درست فرمائیں۔ میں اس وقت موجود تھا حضرت صاحب مڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا مولوی صاحب ہمارا بھی یہی مذہب اور دعویٰ ہے جو آپ نے بیان کیا۔ یہ خطبہ سن کر مولوی محمد احسن صاحب غصہ میں بھر کر واپس آئے اور مسجد مبارک کے اوپر ٹہلنے لگے اور جب مولوی عبدالکریم (صاحب قادیانی) واپس آئے تو مولوی محمد احسن صاحب (قادیانی) ان سے لڑنے لگ گئے۔ آواز بہت بلند ہو گئی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکان سے نکلے اور آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی

(تقریر سید سرور شاہ صاحب قادیانی جلسہ سالانہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۴ رجنوری ۱۹۲۳ء)

## (۳۳) ماریکار (۲)

گرمی کا موسم تھا مسجد مبارک ابھی چھوٹی ہی تھی۔ شہ نشین پر حضرت خلیفۃ المسیح اول حضرت مولوی عبدالکریمؓ حضرت حکیم فضل الدینؓ وغیرہ احباب بیٹھے تھے۔ مغرب کا وقت تھا۔ اس دن میاں اللہ دین فلاسفر سے کچھ گستاخی ہوئی تھی اور مولوی عبدالکریم صاحب نے انہیں مارا تھا اور فلاسفر صاحب کے رونے چلانے کی آواز اندرون خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لب ولہجہ سے اظہار ناراضگی ہو رہا تھا فرمایا ”خدا کا رسول تمھارے درمیان میں ہے اور تم ایسی حرکتیں کرتے ہو“ ان الفاظ سے ہم سب سہم گئے اور خوف زدہ ہو گئے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم جو مرد رڑے

صاحب قادیانی)

سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مولوی نور الدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کو بلوایا اور مسئلہ کی صورت پیش کی۔ اور فرمایا میں بغیر فاتحہ پڑھے رکوع میں شامل ہوا ہوں اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے مختلف شقیں بیان کیں کہ یوں بھی آیا ہے اور یوں بھی ہو سکتا ہے۔ کوئی فیصلہ کن بات نہ بتائی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے آخری ایام بالکل عاشقانہ رنگ پکڑ گئے تھے وہ فرمانے لگے مسئلہ وغیرہ کچھ نہیں جو حضور نے کیا بس وہی درست ہے۔

(تحریر مفتی محمد صادق صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۷۰ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۲۵ء)

## (۲۱) دو خطبے

خدا کے کلام میں جس شخص کو نبی کے لفظ سے خطاب کیا جائے مثلاً یا ایہا النبی وغیرہ کہا جائے تو ہر ایک مسلم کا فرض ہے کہ اس کو نبی مانے اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے متعلق براہین احمدیہ ہی میں یہ الفاظ موجود ہیں آپ کو ان ہی الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے جن الفاظ سے آدم علیہ السلام سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء مرسلین سے خطاب کیا گیا ہے۔ ایک زمانہ میں میرے دل میں ایک کھٹکا تھا اور وہ یہ کہ الفاظ تو وہی ہیں مگر حضرت (مرزا) صاحب ان کے ساتھ قیود لگاتے ہیں۔ جب میں یہاں قادیان میں آیا تو یہاں پر مولوی عبداللہ کشمیری جو میرے دوست اور شاگرد تھے میں نے ان سے کہا تو انھوں نے کہا کیوں کہ لوگ سمجھتے نہیں اس لئے ان کے سمجھانے کے لئے یہ الفاظ ہیں ورنہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں اور پھر مولوی عبدالکریم صاحب سے ملاقات کی۔ ان سے عرض کیا۔ تو انہوں نے کہا میں تو آپ کو مولوی خیال کرتا تھا۔ آپ بھی عوام کی سی باتیں کرتے ہیں۔ حضرت (مرزا) صاحب نبی ہیں۔ یہ محض لوگوں کو سمجھانے کے لئے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک خطبہ جمعہ پڑھا اور اس میں حضرت صاحب کے لئے نبی اور رسول کے

حضرت (مرزا) صاحب سے ملنے کے لئے جاؤں گا۔ گویا وہ سمجھتے تھے کہ میں کہیں باہر جارہا ہوں اور حضرت صاحب قادیان میں ہیں اور بعض اوقات کہتے تھے اور ساتھ ہی ذرا ذرا رو پڑتے تھے کہ دیکھو میں نے اتنے عرصہ سے حضرت (مرزا) صاحب کا چہرہ نہیں دیکھا تم مجھے حضرت صاحب کے پاس کیوں نہیں لے جاتے۔ ابھی سواری منگاؤ اور مجھے لے چلو۔ ایک دن جب ہوش تھی کہنے لگے۔ جاؤ حضرت صاحب سے کہو کہ میں مر چلا ہوں۔ مجھے صرف دور سے کھڑے ہو کر اپنی زیارت کرائیں۔ اور بڑے روئے اور اصرار کے ساتھ کہا کہ ابھی جاؤ۔ میں پیچھے حضرت صاحب کے پاس آئی کہ مولوی صاحب اس طرح کہتے ہیں۔ حضرت صاحب فرمانے لگے کہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا میرا دل مولوی صاحب کے ملنے کو نہیں چاہتا۔ مگر بات یہ ہے کہ میں ان کی تکلیف کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا مولویانی مرحومہ کہتی تھیں کہ اس وقت تمہاری والدہ پاس تھیں انھوں نے حضرت صاحب سے کہا کہ جب وہ اتنی خواہش رکھتے ہیں تو آپ کھڑے کھڑے ہو آئیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا میں جاتا ہوں مگر تم دیکھ لینا کہ انکی تکلیف کو دیکھ کر مجھے دورہ ہو جائے گا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کو مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم سے بہت محبت تھی اور یہ اس محبت کا تقاضا تھا کہ آپ مولوی صاحب کی تکلیف کو نہ دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ باہر مسجد میں کئی دفعہ فرماتے تھے کہ مولوی صاحب کی ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے۔ مگر میں ان کی تکلیف نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ آخر مولوی صاحب اسی مرض میں فوت ہو گئے۔ مگر حضرت صاحب ان کے پاس نہیں جا سکے۔ بلکہ حضرت صاحب نے مولوی صاحب کی بیماری میں اپنی رہائش کا کمرہ بھی بدل لیا تھا۔ کیوں کہ جس کمرہ میں آپ رہتے تھے وہ چونکہ مولوی صاحب کے مکان کے بالکل نیچے تھا اس لئے وہاں مولوی صاحب کے کراہنے کی آواز پہنچ جاتی تھی۔ جو آپ کو بے تاب کر دیتی تھی۔ اور مولوی صاحب مرحوم چونکہ مرض کاربنکل میں مبتلا تھے۔ اسی لئے ان کا بدن ڈاکٹروں کی چیر پھاڑ سے چھلنی ہو گیا تھا۔ اور وہ اس کے درد میں بیتاب ہو کر کراہتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۹۱ مولفہ صاحب زادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

معافی چاہی اور دعا کی درخواست کی حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا کے واسطے ہاتھ اٹھائے۔ اکثر احباب چشم پر آب تھے۔ دعا سے سب کی تشفی اور تسکین ہوئی۔ انجام بخیر ہوا الحمد للہ۔

(مفتی محمد صادق صاحب قادیانی کی روایت مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۲۸ مورخہ ۲۰ راگست ۱۹۳۶ء)

## (۲۳) دو چیزیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے مولوی عبدالکریم صاحب کو خاص عشق تھا اور ایسا عشق تھا کہ اسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنھوں نے اس زمانہ کو دیکھا۔ دوسرے لوگ اس کا قیاس بھی نہیں کر سکتے۔ وہ ایسے وقت میں فوت ہوئے جب میری عمر ۱۶، ۱۷ سال تھی۔ اور جس زمانہ سے میں نے ان کی محبت کو شناخت کیا ہے اس وقت میری عمر ۱۲، ۱۳ سال کی ہوگی یعنی بچپن کی عمر تھی۔ لیکن باوجود اس کے مجھ پر ایک ایسا گہرا نقش ہے کہ مولوی صاحب کی دو چیزیں مجھے کبھی نہیں بھولتیں ایک قرآن کا پانی پینا۔ اور ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ان کی محبت۔ آپ ٹھنڈا پانی بہت پسند کرتے تھے اور پیتے وقت غٹ غٹ کی ایسی آواز آیا کرتی تھی کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت کی نعمتوں کو جمع کر کے بھیج دیا۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۴۴ مورخہ یکم جون ۱۹۳۳ء)

## (۲۴) مولوی عبدالکریم صاحب کا انجام

بیان کیا مجھ سے بیوہ مرحوم مولوی عبدالکریم صاحبؓ مرحوم نے کہ جب مولوی عبدالکریم صاحب بیمار ہوئے۔ اور ان کی تکلیف بڑھ گئی تو بعض اوقات شدت تکلیف کے وقت نیم غشی کی سی حالت میں وہ کہا کرتے تھے کہ سواری کا انتظام کرو۔ میں

ہوئے (گویا وضعداری برقرار رہی للمولف)

(مفتی محمد صادق صاحب قادیانی کا خطبہ جو میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کے تازہ ترین نکاح کی تقریب میں بمقام قادیان پڑھا گیا۔ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ۹۰ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

## (۲۷) بچپن کے دو استاد

بچپن میں جب ہائی اسکول میں پڑھتا تھا تو دو استاد تھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے اتنی گھن اور نفرت آتی جو بیان سے باہر ہے۔ وہ جب بھی ایک دوسرے کی شکل دیکھتے کہیں پاخانے کا مذاق شروع ہو جاتا کہیں ہوا خارج ہونے کے متعلق ہنسی کرنے لگ جاتے اور مجھے ان کی باتیں سن سن کر اتنی گھن اور نفرت آتی کہ میں چاہتا۔ وہاں سے بھاگ جاؤں ایسی باتوں کے وقت ہٹ جاتے میں کیا مضائقہ تھا للمولف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۱ جلد ۲۳ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء)

## (۲۸) تعلیمی حالت

میری تعلیمی حالت نہایت معمولی تھی سستی کہو یا صحت کی کمزوری کا خیال کر لو میں اسکول میں کبھی اچھے نمبروں پر کامیاب نہیں ہوا تھا۔ دینی تعلیم ایسی تھی کہ میرے گلے اور آنکھوں کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے پڑھا کرتے تھے آپ خود کرو۔ اور تو پڑھتے تھے۔ مگر میری صحت کو اس قدر کمزور خیال فرمایا کرتے تھے کہ بخاری اور مثنوی رومی خود پڑھتے اور میں سنتا تا عربی اور بعض کتابیں بھی خود ہی پڑھتے۔ اور جب میں پڑھنا چاہتا تو فرمایا کرتے میاں تمہارے گلے کو تکلیف ہوگی۔ مجھے یاد ہے بخاری کے ابتدائی چار پانچ پارے تو ترجمہ سے پڑھائے مگر بعد میں آدھ آدھ پارہ روزانہ بغیر ترجمہ کئے پڑھ جاتے۔ صرف کہیں کہیں ترجمہ کردیتے

## (۲۵) بہت تکلیف

غرض مولوی عبدالکریم صاحب سے کوئی زیادہ تعلق مجھے نہیں تھا سوائے اس کے کہ میں ان کے پرزور خطبوں کا مداح تھا اور ان کی محبت مسیح موعود علیہ السلام کا معتقد تھا مگر جوں ہی آپ کی وفات کی خبر میں نے سنی میری حالت میں ایک تغیر پیدا ہوا اور میری آنکھوں سے آنسوں رواں ہو گئے وہ آنسو نہ تھے ایک دریا تھا۔ دنیا کی بے ثباتی۔ مولوی صاحب کی محبت مسیح اور خدمت مسیح کے نظارے آنکھوں کے سامنے پھرتے تھے دل میں بار بار خیال آتا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے کاموں میں یہ بہت ساہاتھ بٹاتے تھے۔ اب آپ کو بہت تکلیف ہوگی۔

(مضمون میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ا

مورخہ ۴ جولائی ۱۹۲۴ء)

## (ج) میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی قادیان

## (۲۶) تعلیم کی خوبی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام (مرزا صاحب) بھی کسی کے شاگرد نہ تھے اسی طرح آپ (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) بھی کسی کے شاگرد نہیں ہیں بے شک آپ اسکول میں پڑھتے رہے ہیں۔ مجھ سے بھی پڑھتے رہے ہیں۔ اس زمانہ میں میں ہیڈ ماسٹر تھا یا مولوی شیر علی صاحب تھے۔ آپ (میاں محمود احمد صاحب اسکول میں پڑھتے تھے۔ مگر ہر جماعت میں فیل ہوتے تھے لیکن ہم پھر بھی اگلی جماعت میں چڑھا دیتے تھے۔ اس لئے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے فرزند ہیں۔ آپ نے مڈل کا امتحان دیا۔ اور میں ساتھ گیا۔ اس میں بھی آپ فیل ہو گئے (شاید یہ آپ ہی کا فیض صحبت ہو۔ مولف) پھر انٹرنس کا دیا۔ اس میں بھی آپ فیل

ایک دفعہ لاہور گئے تو میرے شوق کو دیکھ کر شعبدوں کی چار یا پانچ کتابیں میرے لئے لے آئے۔ اس طرح میں سیکڑوں شعبدے جانتا ہوں۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ جب کوئی شعبدہ دکھایا جائے تو بڑے بڑے سمجھدار آدمی پاگلوں کی طرح حیران ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مگر بچے بات کی تہ کو بآسانی پہنچ جاتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے گھر میں کوئی ایسا ہی شعبدہ دکھایا تو سب حیران ہو گئے مگر میرا چھوٹا بھتیجا جو ابھی آداب سے ناواقف تھا اور جو میرے پاس ہی بیٹھا تھا کہنے لگا "چچا ابا جان بھی ویہو ہیں جاندا اہان تھاڈی چلاکیاں نوں" تو بعض دفعہ سادہ لوح بچ جاتا ہے مگر چالاک پھنس جاتا ہے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان۔ مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۹ جلد ۲۲ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء)

## (۱۳) طالب علم

جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا۔ اس وقت میں طالب علم تھا اور طالب علم بھی ایسا جو ہمیشہ فیل ہوتا تھا اور میں سمجھتا ہوں اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت ہوگی ورنہ اگر کچھ پاس کر لیتا تو ممکن ہے مجھے خیال ہوتا کہ میں یہ ہوں، وہ ہوں لیکن اب تو اس حقیقت کا انکار نہیں ہو سکتا کہ جو کچھ مجھے آتا ہے یہ اللہ ہی کا فضل ہے۔ میری اس میں کوئی خوبی نہیں۔

کچھ عرصہ ہوا لاہور میں دو مولوی صاحبان مجھ سے ملنے آئے اور بطور تمسخر ایک نے پوچھا کہ آپ کی تعلیم کہاں تک ہے۔ میں سمجھ گیا کہ ان کا مقصد کیا ہے۔ میں نے کہا کچھ بھی نہیں۔ کہنے لگے۔ آخر کچھ تو ہو گی میں نے کہا صرف قرآن جانتا ہوں۔ کہنے لگے بس قرآن۔ مجھے ان پر تعجب کہ ان کے نزدیک قرآن جاننا کوئی چیز ہی نہیں۔ اور انہیں اس پر خوشی کہ ان کی تعلیم کچھ نہیں۔ پھر ایک نے پوچھا۔ انگریزی پڑھی ہو گی میں نے کہا پڑھتا تو تھا۔ مگر ہر جماعت میں فیل ہوتا تھا۔ کہنے لگے کہ تو پھر انگریزی بھی نہ ہوئی۔ اس کے بعد پوچھنے لگے۔ پرائیوٹ طور پر تو کچھ تعلیم حاصل کی ہوگی۔ میں نے کہا وہ بھی

اور اگر میں پوچھتا تو فرماتے جانے دو۔ خدا تعالیٰ خود ہی سمجھا دے گا۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان
جلد ۲۰ نمبر ۱۳۳ مورخہ ۹ رمئی ۱۹۳۳ء)

## (۲۹) آپس کی بات

میں نے حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب) سے جس طرح پڑھا ہے۔ اور کوئی شخص نہیں پڑھ سکتا۔ آدھ آدھ پارہ بخاری کا آپ پڑھتے تھے اور کہیں کہیں خود بخود ہی کچھ بتا دیتے تھے اور بعض وقت سبق کے انتظار میں سارا سارا دن گزارنا پڑتا تھا اور کھانا بھی بے وقت کھایا جاتا تھا اسی وقت سے میرا معدہ خراب ہوا ہے۔ ایک دفعہ میرے سر میں درد تھا اور میں پڑھ کر آیا تھا۔ والدہ نے پوچھا کیا پڑھتے ہو۔ میں نے کہا میں تو پڑھتا نہیں۔ مولوی صاحب ہی پڑھتے ہیں۔ آپ نے جا کر مولوی (نورالدین) صاحب سے کہا۔ آپ کیا پڑھاتے ہیں محمود یوں کہتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے فرمایا۔ میاں تم ایسی کہتے۔ بیوی صاحب کو کہنے کی کیا ضرورت تھی۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ڈائری مندرجہ اخبار الفضل قادیان
جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۳ رجولائی ۱۹۲۲ء)

## (۳۰) ہتھکنڈے

مجھے بچپن میں شوق تھا کہ تماشاگر جو ہتھکنڈے وغیرہ کرتے ہیں انہیں سیکھوں ایک دفعہ ہمارے ایک احمدی دوست یہاں آئے اور انہوں نے بہت سے تماشے دکھائے میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے پڑ گیا کہ آپ مجھے بھی سکھا دیں۔ آپ پہلے تو انکار کرتے رہے۔ مگر پھر میرے اصرار پر آپ نے اس احمدی دوست کو رقعہ لکھا کہ اگر آپ کے اوقات میں حرج نہ ہو تو میرے بچے کو یہ کھیلیں سکھا دیں۔ انہوں نے مجھے کئی باتیں سکھا دیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ

بدنیتی سے اعتراض کرے تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے وہ اپنی حالت پر قیاس کرکے کرے گا اور اس طرح اپنی گندی فطرت کو ظاہر کرے گا۔

(خطبہ نکاح میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان از مولوی سید سرور شاہ صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۱۰ مورخہ ۴ ار فروری ۱۹۲۱ء)

## (۳۴) میری صحت

باقی رہا میری صحت کا معاملہ۔ تم (لاہوری فریق) کہتے ہو میری صحت اجازت نہیں دیتی کہ میں (پانچواں) نکاح (جو عزیزہ خاتون بنت سیٹھ ابوبکر یوسف جمال کے ساتھ ہوا تھا) کروں۔ میری صحت تو بچپن سے ہی خراب ہے اس لحاظ سے تو میری پہلی شادی بھی نہیں ہونی چاہیے تھی بچپن میں میری صحت خراب تھی اسی وجہ سے حضرت (مرزا) صاحب نے حساب کی تعلیم مجھ سے چھڑوا دی تھی پھر محض شادی سے صحت نہیں بگڑ جایا کرتی اگر انسان صحت کے اصول کا خیال رکھے اور احتیاط کرے تو دس شادیوں کے ساتھ بھی صحت نہیں بگڑتی لیکن سوال تو یہ ہے کہ میری صحت کے متعلق آپ لوگوں کو کب سے فکر پیدا ہوا ہے۔ اس رنگ میں اعتراض کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ محض ایک بہانہ ہے اور اصل مقصد اعتراض کرنا ہے۔

خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۳ نمبر ۷۹ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۲۶ء)

## (۳۵) دودھ

اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر انسان کے لئے بہت فوائد رکھے ہیں قرآن کریم میں اس کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ سب سے زیادہ ہضم ہونے والی اور نہایت عمدگی سے جذب ہونے والی غذا ہے لیکن یہی دودھ کسی بیماری اور جسمانی نقص کی وجہ سے مضر ہو جاتا ہے۔ میرا یہی ذاتی تجربہ ہے مجھے دودھ کسی صورت میں نہیں پچ سکتا چند دن اگر طبیعت کو مجبور کر کے استعمال کروں۔ تو بخار ہو جاتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام

قرآن ہی پڑھا ہے۔

اور واقعی یہ امر واقعہ ہے۔ بس ہر جماعت میں فیل ہوتا تھا۔ میری صحت کمزور تھی اور اطبا نے کہا تھا کہ اس کی تعلیم پر زور نہ دیا جائے ورنہ اسے سل ہو جائے گی۔
میاں محمود احمد صاحب کی تقریر لائل پور مندرجہ الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۱۳۸
مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۳ء)

# (۴۲) کتابوں کا کیڑا

میں کتابوں کے پڑھنے کا بہت شائق ہوں اور اتنا کہ کتابوں کا کیڑا کہنا چاہئے میں ہر فن ہر مذاق اور ہر رنگ کی کتابیں پڑھتا رہتا ہوں۔
خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۱ء
نمبر ۴۱ جلد ۹)

# (۴۳) گندی فطرت

آپ لوگ جانتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک شخص سمجھتا ہے کہ جب صحت اچھی نہ ہو تو ایک شادی کرنا بھی مشکل کام ہوتا ہے۔ چہ جائے کہ ایک ایسا شخص (میاں محمود احمد صاحب) جسے دو شادیوں کے بوجھ کا تجربہ ہو وہ ایک اور کرے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے کئی بار فرمایا کہ میری صحت اچھی نہیں مجھ پر بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ اس لئے میں اس رشتہ کو کرتے ہوئے بہت ڈرتا ہوں۔ مگر خدا کی طرف سے جو بات مقدر ہو۔ وہ ہو کر ہی رہتی ہے۔ اس لئے آپ ہی کو یہ رشتہ (ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی صاحبزادی مریم سے نکاح) کرنا پڑا۔

ان سب باتوں کے بعد آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کسی دنیوی غرض اور خواہش سے نہیں بلکہ محض حضرت مسیح موعود کی اس بات کو پورا کرنے کے لئے جو آپ نے فرمائی اور جس کا پورا کرنا بجا طور پر اپنا فرض تھا۔ آپ اگرچہ کئی قیمتی اور

زمیں اس سے برکت پا رہی ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۹ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

## (۳۸) حضرت محمود کی شان

حضرت محمود کی شان اگر معلوم کرنا چاہو تو آؤ اس الہی وحی کا مطالعہ کرو جو مسیح پاک پر نازل ہوئی۔ اس میں خدا نے اپنے برگزیدہ رسول کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا

"اس کو مقدس روح دی گئی اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیوں کہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے۔ نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۵۹، ۶۰ مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

یہ وہ خدا کا کلام ہے جو اس کے پیارے مسیح پر نازل ہوا۔ اس میں خدا نے اس قدوس حضرت خلیفۃ المسیح کو رجس سے پاک ٹھہراتا ہے۔ نور اللہ اور کلمۃ اللہ قرار دیتا ہے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح قرار دے کر اپنی روح آپ میں ڈالتا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا کام آپ کے سپرد فرماتا ہے۔ کیا ممکن ہے جسے خدا ایسا کہہ رہا ہو

کی وفات سے ایک سال پہلے سے میری یہی حالت چلی آئی ہے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۳ نمبر ۱۰۵ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۲۵ء)

## (۳۶) دو باتیں

حضرت خلیفۃ المسیح میاں محمود احمد صاحب نے فرمایا۔ دو باتیں تو مجھ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ پالک کا نام سن کر میرے پٹھوں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے اور جسم پر کپکپی سی ہونے لگتی ہے۔ آج ہی کھانے میں ساگ تھا جب میں نے اس کے متعلق پوچھا اور بتایا گیا کہ پالک کا ساگ ہے تو یہی حالت ہوئی۔ میں نے اس کے اٹھا لینے کے لئے کہا اور پھر پندرہ بیس منٹ کے بعد میری حالت برقرار ہوئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب میں کسی بیمار کے پاس جاؤں۔ خود بیمار ہو جاتا ہوں اور بخار ہو جاتا ہے۔

(ڈائری میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء جلد ۹ نمبر ۲۴)

## (۳۷) سیدنا محمود مصلح موعود (ج)

عنوان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء

آج (۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء) وہ مبارک دن ہے جب خدا تعالیٰ نے اپنی عزت و جلال کے ساتھ نئی تجلی کے ساتھ ہم پر ظاہر ہوا اور وہ کلمۃ اللہ مجسم ہو کر قدرت ثانی کی صورت میں ہمارے سامنے آیا اور جیسا کہ اس نے ہمیشہ سے نہیں اپنے برگزیدہ رسول (مرزا صاحب) کے ذریعہ بشارت دی تھی وہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوا ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ خدا کا نور آیا جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے خدا نے اس میں اپنی روح ڈالی وہ جلد جلد بڑھا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوا زمین کے کناروں تک اس نے شہرت پائی اور

## (۴۰) وہ بیٹا

میں وہ بیٹا ہوں جس کی خبر انبیاء بنی اسرائیل نے دی میں وہ بیٹا ہوں جس کی رسول اللہ نے خبر دی میں وہ بیٹا ہوں جس کے محمود ہونے کی مسیح موعود نے خبر دی اور جس کو موعود بیٹا ٹھہرایا۔ ہاں میں ابھی نہیں کہہ سکتا کہ مصلح موعود ہوں کیوں کہ مجھے خدا نے اس کی خبر نہیں دی۔ اگر مجھے خبر دی گئی تو کسی سوال کی ضرورت نہ ہوگی میں خود اعلان کر دوں گا۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۲۴ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء)

## (۴۱) میرا انکار

جس طرح مسیح موعود کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے۔ اسی طرح میرا انکار انبیاء بنی اسرائیل کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔ میرا انکار رسول اللہ کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔ میرا انکار شاہ نعمت اللہ ولی کا انکار ہے جنھوں نے میری خبر دی۔ میرا انکار مسیح موعود کا انکار ہے جنہوں نے میرا نام محمود رکھا۔ اور مجھے موعود بیٹا ٹھہرا کر میری تعیین کی۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۲۳ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۱۷ء)

## (۴۲) ہمہ صفت موصوف انسان

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۲۵ء)

"تاریخ عالم سے پتہ لگتا ہے کہ آدم کے فرزندوں میں سے جو ممتاز سمجھے گئے ہیں ان کو صرف ایک یا چند ایک خوبیوں اور نعمتوں سے خاص حصہ ملا ہے جس کی وجہ سے

وہ نمونہ بانتر دیا ہو۔ جیسے چند آوارہ گرد اور بدکردار انسان دنیا میں مشہور کر رہے ہیں۔ اگر آج دنیا کے تمام شیاطین بھی اکٹھے ہو جائیں اور وہ ہر گلی اور کوچہ میں پشور مچائیں اور کہیں نعوذ باللہ آپ ایسے ہیں ویسے ہیں تو ہر وہ انسان جس نے مسیح پاک کا دامن پکڑا ہے۔ اپنے صمیم قلب سے اس شیطنت کا ارتکاب کرنے والے اشخاص کو جھوٹا اور مفتری قرار دے گا اور کہے گا۔ ایسا ہرگز نہیں سچ وہی ہے جو خدا نے کہا۔ اور کون ہے جو خدا سے بھی بڑھ کر سچا ہو۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۰ء نمبر ۱۳۰ جلد ۱۷)

## (۲۹) فخر رسل

محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے۔ . . . . . . . ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔ اور اس کے صفحہ ۴ میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے ؎

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

(تریاق القلوب ص۴۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آخر میں ہم پھر ایک دفعہ خوش آمدید اور اہلاً و سہلاً و مرحبا عرض کرتے ہیں اور اس شعر کو جو حضور (میاں محمود احمد صاحب) کے لئے ہی ہے اور موجودہ موقعہ کے بہت موزوں ہے دہراتے ہیں۔

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

(سفر انگلستان سے واپسی پر میاں محمود احمد صاحب کی خدمت میں قادیانی جماعت کا ایڈریس مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۴۵ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء)

(۲۰ رنومبر ۱۹۰۵ء) یعنی اے اللہ کے رسول (غلام احمد قادیانی) کے بیٹے (محمود احمد قادیانی) میں تیرے ساتھ ہوں۔ تم سب دنیا کے مسلمانوں کو ایک سلسلہ میں جمع کرو اور ایک دین کا پابند بناؤ۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کی تقریر لائل پور مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ رمئی ۱۹۳۴ء)

## (۴۴) اسلام کی ترقی (ج)

آپ لوگ اس بات کو سمجھیں یا نہ سمجھیں اسی طرح دنیا اس بات کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالےٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے۔ پس جو میری سنے گا وہ جیتے گا اور جو میری نہیں سنے گا وہ ہارے گا۔ جو میرے پیچھے چلے گا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے اور جو میرے راستے سے الگ ہو جائے گا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کر دیئے جائیں گے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۲۹۹ مورخہ ۲۵ رجون ۱۹۳۶ء

## (۴۵) سلسلہ خلافت

ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا حضور کے بعد بھی خلیفہ آسکتا ہے یا آئے گا۔ حضور (میاں محمود احمد صاحب) نے لکھوایا۔ ہم تو خلافت کے قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق قائل ہیں۔ اگر جماعت مستحق ہوگی تو خلیفہ ہوگا۔ اگر اس قابل نہ ہوئی تو خلیفہ نہیں ہوگا۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۸ رمئی ۱۹۲۲ء نمبر ۸۷ جلد ۹)

ان کے نام صفحۂ دہر پر خاص طور پر مشہور ہیں مثلاً کوئی حسب و نسب کی وجہ سے فائق سمجھا گیا اور کوئی مال و دولت کی وجہ سے مشہور ہوا کسی کو حکومت ملی اور کوئی علوم کا حامل ہوا۔ کسی کو خلافت عطا ہوئی کوئی حکمت و دانائی کی وجہ سے لقمان بنا اور کوئی معاملہ فہمی کی وجہ سے مدبر کہلایا کوئی ظاہری حسن کی وجہ سے یوسف کہلایا اور کوئی باطنی خوبیوں کی وجہ سے مراتب پا یا گیا۔ الغرض جس قدر بھی کمالات ظاہری و باطنی ہیں وہ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں میں انفرادی صورت میں منقسم پائے جاتے ہیں لیکن حیرت انگیز امر یہ ہے کہ آج دنیا میں آدم کا ایک ایسا فرزند موجود ہے جس کی (۳۵) سالہ زندگی میں وہ تمام کمالات مجموعی طور پر پائے جاتے ہیں جو مختلف اوقات میں مختلف افراد میں فرداً فرداً پائے گئے وہ بے مثل انسان امام جماعت احمدیہ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) ہے حضرات انبیاء کرام کی ذات ستودہ صفات اس سے اعلیٰ و ارفع ہے کہ اس مقابلہ میں شامل ہو جاسکے :

پس اے سوانح اور وقائع نویسو اور اے تاریخ عالم کے رازدارو بتلاؤ کہ کیا یہی وہ چند مشہور کمالات انسانی نہیں جن میں سے کسی کو ایک اور کسی کو دو ملنے کی وجہ سے ناز ہوتا رہا اور تم لوگوں نے اس کی تعریف و توصیف کے راگ الاپے۔ کیا ہی لطف کی بات ہے کہ آپ تمہارے ذوق کے لئے خدا نے آج ایک ایسا انسان پیدا کیا ہے جس کے اکیلے وجود کے اندر سب کمالات مجتمع کر دیئے گئے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۹۵ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۲۵ء)

## (۳۴) خلیفۂ قادیان

اس کے بعد میں ایک ایسی پیش گوئی کو لیتا ہوں جو آپ سے مجھ سے بلکہ ساری دنیا سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ انی معک یا ابن رسول اللہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علے دین واحد۔

حضرت امام حسن صاحب کا ایک واقعہ ہے کہ جب انہوں نے خدا کی دی ہوئی نعمت سلطنت کو ترک کرکے امیر معاویہ کے سپرد کردیا تو ان کی ناشکری کے طفیل خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے ان کے خاندان سے سلطنت چھین لی یہی وجہ ہے کہ پھر آج تک ان کے خاندان میں کوئی بھی بادشاہ نہ ہوا۔

(المہدی ۱۳-۱۴ صہ ۳۴ مولفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

ساری دنیا میری دشمن اور جان کی پیاسی ہو جاتی جو کہ زیادہ سے زیادہ یہی کرتی کہ میری جان نکال لیتی تو بھی میں آخری دم تک اس بات پر قائم رہتا اور کبھی خدا تعالیٰ کی نعمت کے رد کرنے کا خیال بھی میرے دل میں نہ آتا کیوں کہ یہ غلطی بڑے بڑے خطرناک نتائج پیدا کرتی ہے (صہ ۲۱)

ایک دفعہ انھوں نے (حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) خدا کی نعمت کو چھوڑا۔ خدا تعالیٰ نے کہا اچھا اگر تم اس نعمت کو قبول نہیں کرتے تو پھر تم میں سے کسی کو یہ نہ دی جائے گی۔ چنانچہ پھر کوئی سید کبھی بادشاہ نہیں ہوا سوائے چھوٹی چھوٹی حکومتوں کے سیدوں کو حقیقی بادشاہت اور خلافت کبھی نہیں ملی۔ امام حسن رضؓ نے خدا کی دی ہوئی نعمت واپس کردی جس کا نتیجہ بہت تلخ نکلا تو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو رد کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے (صہ ۲۲)

(برکات خلافت مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۴۹) تعلی

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں نے خلافت کسی شخص کی ... سے حاصل نہیں کی اس لئے میں کسی شخص سے کبھی ڈرا نہیں۔ نہ ڈرتا ہوں اور نہ کبھی ڈروں گا۔ ابھی ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ اس قدر شورش ہو رہی ہے کہ ڈر ہے بغاوت نہ ہو جائے کیا امان اللہ خاں کی حالت آپ کو بھول گئی ہے۔ میں نے انہیں کہا۔ اگر امان اللہ خاں سے بدتر حالت ہو جائے۔ جب بھی میں نہیں ڈرتا کیوں کہ میں جانتا ہوں۔ چوں کہ میرے کام اللہ تعالیٰ

# (۴۶) دنیا بامید قائم

ہماری جماعت میں اس وقت تک کوئی حضرت ہارون سے بڑا درجہ نہیں رکھتا اور بڑا کیا مساوی درجہ بھی نہیں رکھتا کیوں کہ وہ خدا تعالیٰ کے نبی تھے اور تم میں سے کوئی اس وقت تک نبی نہیں ہے۔ آئندہ اگر خدا تعالیٰ کسی کو نبی بنا دے تو اس کا علم اسی کو ہے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۱ راکتوبر ۱۹۲۰ء)

# (۴۷) یوسف اور عثمان

خدا تعالیٰ ہر رنگ میں اور ہر طرح میری تائید فرما رہا ہے۔ اور ان کی کچھ تائید نہیں کرتا یہی ان کے بے راہ ہونے کی خدائی شہادت ہے۔ وہ یاد رکھیں یہ زمانہ بدلہ لینے کا ہے۔ پہلے یوسف کو یوسف کے بھائیوں نے کنعان سے نکالا تھا لیکن خدا نے اس یوسف (میاں محمود احمد صاحب) کو اس لئے بھیجا کہ یہ اپنے دشمن بھائیوں (لاہوری جماعت) کے قادیان سے نکلنے کا موجب ہو جائے۔ مجھ کو کہتے ہیں کہ عثمان ہے میں کہتا ہوں ہاں عثمان ہوں۔ مگر وہ عثمان تو دشمنوں کے ہاتھوں شہید ہوا اور میں وہ عثمان ہوں کہ میرے مخالف ناکام رہیں گے اور ناکام رہے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۷۰ مورخہ یکم اپریل ۱۹۱۹ء)

# (۴۸) حضرت امام حسنؓ کی ناشکری

سالانہ جلسہ (قادیان) کے موقع پر مرزا (محمود احمد) صاحب (خلیفہ قادیان) نے فرمایا کہ میں اتفاق کی خاطر اس خلافت سے دست کش ہو جاتا مگر میرے سامنے

آپ کے ذریعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے ذریعہ خدا کی بیعت کی ہے۔ وہ اپنی جان۔ مال۔ عزت۔ آبرو۔ اولاد۔ جائداد۔ غرض کہ ہر چیز خدا رسول اور ان کے نمایندوں کے لئے قربان کر چکا ہے۔ اب کوئی چیز اس کی اپنی نہیں۔ میں یہ کھول کر بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس کے دل میں بیعت کے اس مفہوم کے متعلق ذرا بھی شبہ ہے وہ اگر منافق کہلانا نہیں چاہتا تو وہ اب بھی بیعت کو چھوڑ دے جس بیعت میں نفاق ہو وہ کسی فائدہ کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ ایک لعنت ہے جو اس کے گلے میں پڑی ہوئی ہے۔ پس جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس نے میری بیعت کسی شرط کے ماتحت کی ہوئی ہے۔ اور کوئی چیز اس کی اپنی باقی ہے۔ اور اس کے لئے میری اطاعت مشروط ہے۔ وہ میری بیعت میں نہیں۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

## حکومتِ خلیفہ (۵۲)

میں صرف ہندوستان کے لوگوں کا ہی خلیفہ نہیں۔ میں خلیفہ ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا۔ اور اس لئے خلیفہ ہوں افغانستان کے لوگوں کے لئے۔ عرب۔ ایران۔ چین۔ جاپان۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ سماٹرا۔ جاوا اور خود انگلستان کے لئے غرض کہ کل جہان کے لوگوں کے لئے میں خلیفہ ہوں۔ اس بارے میں اہل انگلستان بھی میرے تابع ہیں۔ دنیا کا کوئی ملک نہیں جس پر میری مذہبی حکومت نہیں۔ سب کے لئے یہی حکم ہے کہ میری بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہوں۔

آج یہاں انگریزوں کی حکومت ہے اور ہم اس کے وفادار ہیں لیکن کل یہ بدل گئی تو ہم اس نئی حکومت کے وفادار ہوں گے۔ اس کے بالمقابل خلافت نہیں بدل سکتی۔ اس وقت میں خلیفہ ہوں اور میری موت سے پہلے کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ اور تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے میری ہی اطاعت فرض ہے۔ ۔ ۔ ۔ اس میں جو تفرقہ کرتا ہے وہ فاسق ہے اور جماعت کا ممبر نہیں۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۲ نمبر ۵۴ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

کے ارادہ کے ماتحت ہیں اس لئے فرشتے میرے مددگار ہیں پس کوئی بھی میری ایسی مخالفت نہیں کر سکتا جس سے میں تباہ ہو جاؤں باقی شورش وغیرہ سے تو وہی ڈر سکتا ہے جس کے نزدیک کامیابی کا معیار آدمیوں کی تعداد ہو۔ میں اس کا قائل نہیں ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض انبیاء ایسے گزرے ہیں جن کی وفات پر صرف ایک شخص ان پر ایمان لانے والا تھا۔ پس اگر میرے ساتھ دو آدمی بھی رہ جائیں گے جب بھی میں ان انبیاء سے زیادہ کامیابی حاصل کرنے والا ہوں گا۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۵۹

مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۰ء)

## (۵۰) میرا ہی کام

الغرض نبی کا کام بیان فرمایا تبلیغ کرنا۔ کافروں کو مومن کرنا۔ مومنوں کو شریعت پر قائم کرنا۔ پھر باریک در باریک راہوں کا بتانا پھر تزکیہ نفس کرنا یہی کام خلیفہ کے ہوتے ہیں۔ اب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے یہی کام اس وقت میرے لئے رکھے ہیں ص۹

پس آپ (قادیانی) وہ قوم ہیں جس کو خدا نے چن لیا۔ اور یہ میری دعاؤں کا ایک ثمرہ ہے۔ جو اس نے مجھے دکھایا۔ اس کو دیکھ کر میں یقین رکھتا ہوں کہ باقی ضروری سامان بھی وہ آپ ہی کرے گا اور ان بشارتوں کو عملی رنگ میں دکھا دے گا اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہو گی۔ اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گذرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے کیوں کہ آپ لوگ جو کام کریں گے وہ میرا ہی کام ہو گا۔ ص۱۷

(منصب خلافت ص۹ و ص۱۷ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۵۱) بیعت کا مفہوم

ہر شخص کا جو سلسلہ میں داخل ہے جس نے میرے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلا

پہلے برائے نام مقدم بتایا۔ پھر ساتھ ہی چٹکی میں مسل کر رکھ دیا کہ خدا اور رسولؐ کے احکام میں اجتہاد وہی مقبول ہوگا جو میں کروں گا۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ جو خلیفہ حکم دے رہی کرو۔ قرآن اس کے خلاف ہو تو ہوا کرے کیوں کہ خلیفہ نے خواہ کتنا ہی غلط سمجھا ہو وہ سب ٹھیک ہے شخصیت پرستی کی اس سے بدتر مثال اور نہیں مل سکتی۔ قرآن و حدیث پر غور کرنے اور اسے سمجھ کر کچھ استنباط اور اجتہاد کرنے کا دروازہ جب تمام قوم پر بند کر دیا گیا تو قرآن و حدیث کو مقدم کرنے کا نام لینا محض ایک ڈھونگ ہے جس کے نیچے کوئی حقیقت نہیں۔ خلیفہ بجائے خود خدا اور رسولؐ کا قائم مقام بن گیا۔ یہ شرک ہے اور خدا اور رسول کی سخت بے ادبی ہے جس کے دماغ میں تھوڑی سی بھی عقل ہوگی وہ ان امور کو سمجھ سکتا ہے لیکن ساری قوم کی آنکھیں بند ہیں۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ بیٹا ہے اور بخشا ہوا ہے۔ کیا بیٹے کے سوا کوئی اور یہ باتیں کرتا تو قوم مان لیتی؟ ہرگز نہیں محض بیٹا ہونا اس ساری اسکیم کو چلائے جا رہا ہے۔ بیٹا ہے۔ اس کے لئے دعائیں ہو چکی ہیں بخشا ہوا ہے۔ اس لئے سچا ہے۔

اور اب کی دفعہ تو بیٹا ہے خود میاں محمود احمد صاحب نے بھی سالانہ جلسہ پر اعلان کیا ہے کہ وہ اور ان کے بھائی صاحبان سب بخشے ہوئے جنتی ہیں۔ انہیں جنت کے لئے کسی عمل کی ضرورت نہیں۔ ان کے اعمال فقط شکر یہ کے طور پر ہیں۔ اور قوم سن سن کر سر دھنتی رہی۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے بیٹے ہیں‘‘

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۳ عدد ۳ مورخہ ۳ فروری ۱۹۳۵ء از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی لاہوری)

## (۵۵) قادیان کی گدّی

قدرت ثانیہ کا وہ نظارہ ہمیں نظر نہیں آیا جب تک کہ ۱۹۱۴ء کو جماعت دو حصوں میں منقسم نہیں ہو گئی۔ حضرت مولانا نور الدین مرحوم کے زمانہ میں بنا بنایا کام چلتا رہا۔ اور ترقی کرتا رہا۔ اور آج میاں محمود صاحب کی گدی کے زمانہ میں

## (۵۳) ایک ہی

اس وقت روئے زمین پر ایک ہی سچا روحانی خلیفہ ہے جس کا نام ہے مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ۔ وہ اپنے ساتھ ایک جماعت مخلصین رکھتا ہے جو خدا کے مرسل خدا کے نبی (مرزا صاحب) کے ہاتھ پر تیار کئے گئے ہیں وہ مشرق و مغرب میں دین اسلام کا ڈنکا بجا رہا ہے وہ اپنے اندر وہ برکات رکھتا ہے جو انبیاء سے ورثہ میں ملتے ہیں اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہے وہ دنیا میں آیا تا اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیوں کہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہے۔ اور دل کا حلیم۔ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا گیا ہے وہ مظہر الحق والعلاء ہے۔ اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہیٰ کے ظہور کا موجب ہے وہ نور ہے نور جس کو خدا تعالےٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا اس میں خدا کی روح ڈالی گئی اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہے وہ جلد جلد بڑھا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوا وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور مبارک وہ جو اس کے آستانہ اقدس پر سر تسلیم رکھتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴ نمبر ۸۰ مورخہ ۱۴ر اپریل ۱۹۲۷ء)

## (۵۴) شخصیت پرستی

میاں محمود احمد صاحب صاف طور پر خطبوں میں اعلان کر رہے ہیں کہ جو میں کہوں گا۔ وہ ماننا پڑے گا۔ خواہ سمجھ میں نہ آوے اور عقل اسے قبول نہ کرے کیوں کہ بیعت کا منشا رہی یہی ہے کہ نامعقول باتیں بھی مانی جائیں۔ ورنہ معقول باتوں کو ماننے کے لئے بیعت کی ضرورت ہی کیا ہے۔ میاں صاحب نے خدا اور رسول صلعم کے احکام کو

شریعت اسلام کے حصہ ایمانیات کو ناقص قرار دے دیا اور وحدت اسلامی کو فنا کر دیا پھر ایسی نبوت کے اجراء کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ تمام دنیا کے کلمہ گو مسلمانوں کو خارج از اسلام قرار دے کر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو عملاً منسوخ کر دیا۔ گویا ایک دین کے بعد دوسرا دین شروع کر دیا جن میں کفر اور اسلام کا فرق ہے پھر پوپوں کی تقلید کا ایسا بروست جامہ اسے پہنایا کہ خلیفہ پر سچے اعتراضات کرنے والا بھی مستوجب عذاب ٹھہر گیا۔ گویا دوبارہ انسان پرستی کے بت کو کھڑا کیا گیا۔ آخر واقعات واقعات ہیں اور ان سے آنکھیں کس طرح بند کی جا سکتی ہیں۔ اگر یہی وہ اصلاحات ہیں جو جناب میاں محمود احمد صاحب سے ظہور پذیر ہوئی ہیں تو فرمائیے کہ عقل انسانی یا حس فہم ایسے شخص کو مصلح موعود مان سکتی ہے۔

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۴ نمبر ۵ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۰ء)

## (۵۷) دنیا حیران

میں نے قرآن کو قرآن سمجھ کر پڑھا اور اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور اب اس قابل ہوا کہ میں تمام مخالف علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ کوئی آیت لے کر مجھ سے تفسیر کلام الٰہی میں مقابلہ کر لیں۔ میں انشاء اللہ تائید الٰہی سے اس کے ایسے معنی بیان کروں گا کہ دنیا حیران رہ جائے گی۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ رسالہ مصباح قادیان مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۰ء و اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۳۰ء نمبر ۹ جلد ۱۷)

## (۵۸) بڑے بڑے علوم

قرآن کریم جبرئیل نے نازل کیا ہے اور حضرت (مرزا صاحب) کی کتب بھی جبرئیلی تائید سے لکھی گئی ہیں جو شخص خاص ترکیب سے ان کو پڑھے گا وہ ان سے بڑے بڑے علوم پائے گا۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۵۱ مورخہ ۱ جنوری ۱۹۲۱ء)

جو ہنگ زنی اس فریق کو ہے وہ محض اس وجہ سے ہے کہ بنا بنایا کام بنی بنائی جماعت۔ بنی بنائی قومی جائدادیں۔ اسکول۔ بورڈنگ۔ روپیہ۔ خزانہ سبھی کچھ مل گیا۔ قادیان کا مرکز اور مسیح موعود کا بیٹا ہونا کام بنا گیا۔

قادیان کی گدی نہ ہوتی۔ مسیح موعود کا بیٹا نہ ہوتے۔ اور کہیں باہر جا کر میاں محمود احمد صاحب اپنے عقیدہ تکفیر و نبوت کو پھیلا کر دکھاتے اور پھر نئے سرے سے جماعت بنتی۔ اور ترقی کرتی تو کچھ بات ہوتی۔ شکر کریں کہ قادیان ویسے بھی آباؤ اجداد کی میراث تھا اور پھر مسیح موعود کی مل گئی گدی۔ اشتہاروں میں سے مل گئیں کچھ مبہم اور متشابہ پیش گوئیاں۔ اس طرح لوگوں پر رعب جما کر اور پسر موعود کا مبہم سا چولا پہن کر لوگوں پر خلافت کا وہ رعب جمایا کہ یورپ روما گرد ہو کر رہ گیا۔ اس کا نام نصرت الٰہیہ نہیں اس کا نام ہے دنیا۔ اور اس کے اسباب سیاست۔ اس کی چالیں۔ پیری اور اس کے کرشمے۔ ورنہ اس طرح تو پھر دنیا بھر کے پیروں کی گدیاں قدرت ثانیہ کا مظہر بن جائیں گی۔

(اخبار پیغام صلح جلد ۲۲ نمبر ۔۔۔ مورخہ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۳۴ء از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی لاہوری)

## (۵۹) میاں صاحب کی اصلاحات (۲)

میں کہتا ہوں میاں محمود احمد صاحب اگر مصلح موعود ہیں تو کیا یہ ضروری نہیں کہ وہ اس کا بڑے زور سے دعوی کرتے اور ان اصلاحات کو پیش کرتے جو ان کے ذریعہ ظہور میں آئی ہیں۔ لیکن بات اصل یہ ہے کہ اپنے غالی مریدوں کا دل رکھنے کے لئے اگرچہ انہوں نے کہہ تو دیا کہ ہاں ہاں تسلی رکھو میں ہی مصلح موعود ہوں مگر وہ اس دعوے پر زور نہیں دے سکتے۔ کیوں کہ واقعات اس کے مخالف ہیں۔ وہ کیا اصلاحات پیش کریں گے۔ یہی کہ محمد رسول اللہ صلعم کی ختم نبوت کو تباہ کر دیا۔ آپ کے بعد ایسے نبیوں کی بعثت کو جاری مان کر جن پر ایمان لانا شرائط ایمان میں سے ہے

## (۹۱) خدائے قادیان (ج)

خدا تعالیٰ ابھی اس وقت ہمارے سامنے جلوہ گر ہے اور وہ بھی عریاں ہو کر اپنی تمام صفات کے ساتھ دنیا کے سامنے رو نما ہو گیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ وہ اپنے سارے حسن کے ساتھ جلوہ نما ہے ایسی حالت میں اگر ہمارے واعظ اور مبلغ خشک دلائل دینے میں لگے رہتے ہیں تو ان جیسا احمق اور بے وقوف کون ہو سکتا ہے ایسی صورت میں تو ایک ہی علاج ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ لوگوں کے گلے پکڑ کر ان کی آنکھیں اوپر کو اٹھا دی جائیں اور کہا جائے کہ دیکھ لو وہ خدا ہے جس نے اپنے تازہ نشانات سے دنیا پر اپنے وجود کو ثابت کیا۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۶ء)

## (۹۲) اللہ تعالیٰ کے حضور (ج)

تیسری دفعہ آج مجھے خدا تعالیٰ کی رویت ہوئی ہے جس سے مجھے یقین ہے کہ یہ کام مقبول ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے وہ یہی ہے کہ میں مسجد لندن کا معاملہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر رہا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دو زانو بیٹھا تھا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت کو چاہیئے کہ جد سے کام لیں اور ہزل سے کام نہ لیں جد کا لفظ مجھے اچھی طرح یاد ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسرا لفظ ہزل اسی حالت میں مٹا میرے دل میں آیا تھا اس کے معنی یہ ہیں کہ جماعت کو چاہیئے کہ اس کام میں سنجیدگی اور نیک نیتی سے کام لے ہنسی اور محض واہ واہ کے لئے کوشش نہ کرے

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۲۰ء منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

## (۵۹) حقائق

اسی سلسلہ میں حضور (میاں محمود احمد صاحب) نے بیان کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کا جو علم دیا وہ اور کسی کو حاصل نہ تھا۔ حالاں کہ اور لوگ ظاہری علوم کے لحاظ سے بہت بڑھ چڑھ کر تھے۔ نیز حضور (میاں محمود احمد صاحب) نے یہ بھی فرمایا مجھے بھی خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے ایسے معارف سمجھائے ہیں کہ خواہ کوئی ظاہری علوم میں کتنا بڑھا ہوا ہو۔ اگر قرآن کریم کے حقائق بیان کرنے میں مقابلہ کرے گا تو ناکام رہے گا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۵۸ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۲۳ء)

## (۶۰) سیدنا محمود کا ذکر قرآن مجید میں

(عنوان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء)

ابتداء میں حضور (میاں محمود احمد صاحب) کی تقریر کا جو حصہ بیان کیا گیا ہے اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ یہ تو اس وقت کا ذکر ہے لیکن اس حالت میں بھی اس رکوع کا مجھ سے خاص تعلق ہے۔ ۔ ۔ ۔ اس رکوع میں ایک لقمان کا ذکر ہے وہ لقمان کون ہے۔ اگر کوئی ذرا غور و فکر سے کام لے اور سیاق و سباق کو دیکھے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ لقمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام (مرزا صاحب) ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہ تو اس تقریر کا خلاصہ در خلاصہ۔ بلکہ مفہوم بھی مناسب الفاظ میں نہیں۔ جو حضور (میاں محمود احمد صاحب) نے درس القرآن میں فرمائی اور بتایا کہ ان آیات میں مسیح موعود (مرزا صاحب) اور اس کے موعود بیٹے (میاں محمود احمد صاحب) کا ذکر ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۷۰ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء)
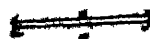
## (۶۵) من مانے معنے (ج)

حضرت عمر اللہ تعالےٰ کے کتنے مقرب تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ یہاں میرے بعد سے مراد معًا بعد ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۳۱ء)

بعض لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم ذات احمد ہونے پر یہ دلیل پیش کیا کرتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت مسیح نے کہا تھا کہ وہ رسول یاتی من بعدی میرے بعد آئے گا۔ پس اس پیش گوئی سے کوئی ایسا ہی شخص ہونا چاہیے جو آپ کے بعد سب سے پہلے آئے اور حضرت مسیح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی آئے تھے نہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) آپ تو آنحضرت کے بعد آئے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی اور شخص احمد کیوں کر ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے معترضین بوجہ عربی زبان کی ناواقفی کے اس قسم کے اعتراض کرتے ہیں کیوں کہ وہ نہیں جانتے کہ بعد کے معنی پیچھے کے ہیں نہ کہ فورًا پیچھے کے۔ ایک چیز جو کسی کے پیچھے ہو خواہ دس چیزیں چھوڑ کر ہو یا فورًا پیچھے ہو وہ بعد ہی کہلائے گی۔

(انوار خلافت ص ۳۱-۳۲ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۶۶) حقیقی نبی اور رسول (ج)

اکثر لوگ دریافت کرتے ہیں کہ آیا فی الواقع میاں صاحب (محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی مانتے ہیں اور انہوں نے ایسا کہاں لکھا ہے مختصر طور پر اس کا جواب یہ ہے کہ میاں صاحب فی الواقع حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی مانتے ہیں کیوں کہ ........ ... الفضل مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۱۵ء میں ان کا ایک

## (۶۳) بدیہی مسئلہ (ج)

ختم نبوت ایک ایسا بدیہی مسئلہ ہے کہ کسی مسلمان کو اس سے انکار کرنے کی گنجائش نہیں۔ کیوں کہ اس پر قرآن مجید اور حدیث شریف اور آئمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالےٰ اور دیگر مومنین وصالحین کا اتفاق ہوچکا ہے۔ مگر یہ مسئلہ متفق علیہ ہونے کے باوجود بھی ایک ایسا فرقہ ہے جو اجرائے نبوت کا قایل یا دوسرے لفظوں میں ختم نبوت کا منکر ہے۔ اس فرقہ کو محمودیہ کہا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) ہی اس کے بانی مبانی ہیں اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔

(ختم نبوت اور اسلام بمضمون۔ مندرجہ پیغام صلح اخبار قادیانی جماعت لاہور جلد ۲۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۲ء)

## (۶۴) اقرار و انکار

انہوں نے (لاہوری جماعت نے) مخالفت شروع کردی کہ گویا ہم احمدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں حالاں کہ دنیا جانتی ہے کہ ہم منکر نہیں اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں اور جب تک ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں کسی کا حق نہیں ہے کہ وہ کہے کہ ہم خاتم النبیین سے منکر ہیں۔ کوئی انسان یہ تو کہہ سکتا ہے کہ میں خاتم النبیین کے جو معنی کرتا ہوں وہ صحیح ہیں اور جو تم معنی کرتے ہو غلط ہیں۔ وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ جو معنی تم کرتے ہو ان کی رو سے خاتم النبیین کا انکار ہوجاتا ہے۔ مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم خاتم النبیین کے منکر ہو جب ہم کہتے ہیں کہ ہم اس کے قائل ہیں تو پھر اس کا منکر کیوں کر کہا جاسکتا ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۹ء)

## (۶۸) میاں صاحب کا عقیدہ (۷۰)

میاں (محمود احمد) صاحب کا عقیدہ جس کی رو سے تمام اہل قبلہ سوائے احمدیوں کے کافر قرار دئے گئے ہیں ایک مشہور اور مسلم امر ہے۔ تاہم بطور نمونہ چند ایک حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔ یہ مذہب اپریل ۱۹۱۱ئہ سے مروج ہوا جب میاں صاحب نے رسالہ تشحیذ الاذہان میں ایک مضمون بعنوان "مسلمان وہی ہے جو خدا کے سب ماموروں کو مانے" لکھا۔ اور اس میں تمام ان لوگوں کو جو حضرت مسیح موعود کے دعوے کو نہ مانیں خواہ وہ آپ کو برا کہیں اور کافر جانیں یا اچھا کہیں اور راست باز انسان تسلیم کریں خواہ ان کو دعوے سے واقفیت ہو یا نہ ہو اور تبلیغ پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو کافر قرار دیا۔ چنانچہ رسالہ مذکورہ کے صفحہ (۱۲۹) پر اس گروہ کو جن کو تبلیغ بھی نہیں پہنچی کافر قرار دے کر جملہ مسلمانان عالم پر کفر کا فتوی لگایا ہے۔

"تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جن پر تبلیغ نہیں ہوئی ان کا حساب خدا کے ساتھ ہے ہم نہیں جانتے کہ تبلیغ ان کو ہو چکی ہے یا نہیں۔ کیونکہ کسی کے دلی خیالات پر آگاہ نہیں اس لئے چونکہ شریعت کی بنا ظاہر پر ہے۔ ہم ان کو کافر کہیں گے"

اور صفحہ ۱۴۱ پر ہے:-

"پس نہ صرف اس کو جو آپ کو کافر تو نہیں کہتا مگر آپ کے دعوی کو نہیں مانتا کافر قرار دیا گیا ہے بلکہ وہ بھی جو آپ کو دل سے سچا قرار دیتا ہے اور زبان سے بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر قرار دیا گیا ہے"

کتاب آئینہ صداقت کے صفحہ ۳۵ پر لکھتے ہیں:-

"وہ یہ تبدیلی عقیدہ مولوی (محمد علی) صاحب تین امور کے متعلق بیان کرتے ہیں اول یہ کہ میں نے حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ خیال پھیلایا ہے کہ آپ فی الواقع نبی ہیں۔ دوم یہ کہ آپ ہی آیت اسمہ احمد کی پیش گوئی مذکورہ قرآن کریم (سورۂ صف آیت ۱۶) کے مصداق ہیں سوم یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں

لکھا چھپا ہے جس میں انہوں نے صاف طور پر آیت ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا اوکذب بآیاتہ پر بحث کرتے ہوئے یہ لفظ لکھے ہیں (اس آیت میں نبیوں اور رسولوں کے الہام کا ذکر ہے اور وہی مراد ہیں حضرت مسیح موعود چونکہ اس گروہ میں شامل تھے اس لئے ان کا انکار بھی اس آیت کے ماتحت آتا تھا) اس عبارت کا مختار ہونا اس کے بجز نہیں کہ حضرت مسیح موعود فی الواقع رسل اور انبیاء میں شامل ہیں ........ مجددوں کو الگ کر دینے اور حضرت مسیح موعود کو نبیوں اور رسولوں میں شامل کرنے سے صاف طور پر میاں صاحب کا یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی اور رسول مانتے ہیں نہ مجازی۔

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا رسالہ نبوت کا مظاہرہ اور جزئی نبوت میں فرق ص۱۹ منقول از رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب ص۳ مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

## (۴۷) عظیم الشان نبی

اب جو جناب میاں (محمود احمد) صاحب ان سب بینات کے خلاف مسیح موعود (مرزا صاحب) کو نبی مان رہے ہیں اور آپ کو کامل نبی اور عظیم الشان نبی لکھ رہے ہیں۔ ان کا اختیار ہے۔ حضرت (مرزا) صاحب کو وہ جو چاہیں مانا کریں خدا کا نبی مانیں عظیم الشان نبی مانیں۔ کامل نبی مانیں۔ محمد رسول اللہ سے افضل نبی مانیں۔ کچھ مانیں کون روک سکتا ہے۔ آخر دنیا میں مسیح اسرائیلی کو خدا ماننے والے بھی تو موجود ہیں وہاں مسیح اسرائیلی کو نبوت کے درجے سے بڑھا کر خدا بنایا گیا۔ یہاں مسیح محمدی کو بھی امامت کے درجہ سے بڑھا کر نبی بنایا گیا۔

(المہدی نمبر ۳ و ۴ ص۵۔ مولفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

## (۱۷) ضلالت اور فساد کے موجد (ج)

وہ قادیانی لوگ جو میاں محمود احمد صاحب کو نبوت اور تکفیر مسلمین کے عقیدوں میں غلطی پر سمجھتے ہیں اور پھر انہیں مصلح موعود بھی مانتے ہیں۔ ان کی دماغی حالت واقعی قابل رحم ہے ان کی کھوپڑی کا کسی ڈاکٹر سے امتحان کروانا چاہیئے جیسا کہ ایک دفعہ حضرت مولنا نور الدین مرحوم نے ایک عیسائی کے سر کو پکڑ کر ادھر ادھر سے دیکھنا شروع کیا عیسائی گھبرا کر بولا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں فرمانے لگے میں تمہاری کھوپڑی کی بناوٹ کو دیکھ رہا ہوں جس کے اندر ایسا عجیب وغریب مسئلہ سما گیا کہ تین برابر ایک کے اور ایک برابر تین کے۔ اسی طرح جو قادیانی یہ مانتے ہیں کہ میاں محمود احمد صاحب مسئلہ نبوت اور عقیدہ تکفیر جمیع المسلمین میں غلطی پر ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ یہ مانتے ہیں کہ میاں محمود احمد صاحب نے اجرائے نبوت جیسا ضلالت کا عقیدہ ایجاد کر کے اسلام کے مسلہ عقیدہ ختم نبوت کو فنا کر کے رکھ دیا ہے اور تمام جہاں کے کلمہ گو مسلمانوں کو خدا اور رسول کے حکم کے خلاف ناحق کافر ٹھہرایا ہے اور یہ دونوں عقیدے پرلے درجے کی ضلالت کے مترادف ہیں تو فرمائیے اس قدر ضلالت اور فساد کے موجد کو پھر مصلح موعود بھی ماننا دماغ کی خرابی نہیں ہے تو اور کیا ہے

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۴ نمبر ۱۵ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء)

## (۲۷) عقائد خصوصیہ محمودیہ (ج)

آخر دنیا میں کوئی اصول ہونا چاہیئے اور دیکھنا تو یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی بعثت کو ماننا اور اس پر ایمان لانے کو شرائط ایمان میں سے مان کر تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر خارج از اسلام قرار دے دینا یہ اصلاح ہے یا فساد ہے اگر اسے اصلاح سمجھتے ہو تو پھر میاں محمود احمد کو مصلح موعود ضرور مان لو کیوں کہ یہ ان غلطیوں کی جو بانی اسلام سے شروع ہو کر حضرت مسیح موعود تک برابر

شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں۔

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا رسالہ ردتکفیر اہل قبلہ ص۔)

## (۶۹) واقع میں

لکھنؤ میں ہم (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے اس نے کہا کہ (وہ) آپ لوگوں کے بڑے دشمن ہیں جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ہم لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ میں نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہوں۔ اس سے شیخ یعقوب علی باتیں کر رہے تھے میں نے ان کو کہا آپ کہہ دیں کہ واقع میں ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ یہ سن کر وہ حیران سا ہو گیا

(انوار خلافت ص۹۲ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۷۰) گورکھ دھندہ

جناب میاں (محمود احمد) صاحب لاکھ کوشش کریں اور لاکھوں صفحوں کی کتابیں نبوت مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے لکھا کریں۔ مسیح موعود (مرزا صاحب) کا واقعی نبی ہونا یا کامل نبی ہونا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو کہاں سے ثابت ہوگا آخر نتیجہ ضرور ان تحریرات کا یہ ہوگا کہ فرقہ محمودیہ اس گورکھ دھندے میں پڑ کر قرآن اور حدیث کو خیر باد کہہ دے گا۔ اور مسیح موعود کی نبوت کا مسئلہ بھی تثلیث کی طرح ایک لاینحل عقدہ ہو جائے گا۔

(المہدی نمبر ۴ و ۵ ص۔ مولفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

# (۷۵) تحقیقات

ہماری تحقیقات تو یہ ہے کہ سب کے سب برش سور کے بالوں کے نہیں ہوتے۔ باقی رہا سور کے بالوں کا استعمال یہ شرعی لحاظ سے جائز ہے کیوں کہ سور کا گوشت حرام کیا گیا جو کھانے کی چیز ہے اور بال کوئی کھاتا نہیں۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴ نمبر ۵ مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۲۶ء)

# (۷۶) ہندو اور سکھ (ج)

حضور (میاں محمود احمد صاحب) نے جواب میں لکھوایا۔

آپ پروفیسر صاحب سے پوچھیں کہ ہندوستان میں ایسی مشرکات جن سے نکاح جائز ہے۔ بہت کم ہیں بہار میں ایسے لوگوں کی ہے جن کی عورتوں سے نکاح جائز ہے ہمارے مسلمانوں کے لئے اس مسئلہ پر عمل کرنے میں زیادہ دقتیں نہیں۔ سوائے سکھوں اور جینیوں کے۔ عیسائیوں کی عورتوں اور ان لوگوں کی عورتوں سے جو وید پر ایمان رکھتے ہیں نکاح جائز ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ عـ۹۵ مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۳۰ء)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) فرمایا۔ ہندو اہل کتاب ہیں اور سکھ بھی کیونکہ وہ مسلمانوں ہی کا بگڑا ہوا فرقہ ہیں۔

(ڈائری میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۵ مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء)

# (۷۷) اس کے معنی ہاتھی (ج)

دیکھو اس شخص کی اولاد کو جس کی ساٹھ یا اسی تصنیفات غیر مذاہب کے مقابلہ

چلی آئیں ایسی عظیم الشان اصلاح ہے جس کی نظیر تاریخ اسلام میں تو ملتی نہیں البتہ بابیوں اور بہائیوں میں ملتی ہے۔ پس اتنی بڑی ضلالت اور فساد کی جس شخص نے اصلاح کی اسے مصلح موعود کہو گے تو اور کیسے کہو گے اگر یہ عقائد خصوصیہ محمودیہ بجائے خود ضلالت و فساد ہیں اور اسلام کیلئے بڑا بھاری فتنہ ہیں تو پھر اتنی بڑی ضلالت و فساد کے موجد کو مصلح موعود کہنا اپنی عقل پر ماتم کرنا۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ نمبر ۶۵ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء)

## (۷۳) تقریباً

وقت آئے گا بلکہ تقریباً آگیا ہے کہ میاں (محمود احمد) صاحب اپنے عقائد خصوصی کی تبلیغ بابیوں اور بہائیوں کی طرح سینہ بسینہ کیا کریں گے اور حسن بن صباح کے فدائیوں کی طرح جو فدائی جتنا زیادہ اپنے اخلاص اور فدائیت کا ثبوت دیتا جائے گا اتنا ہی صحیح عقائد کا انکشاف اس پر بیش از بیش ہوتا جائے گا۔

(اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۲ء)

## (۷۴) ابلیس

ابلیس اور شیطان نہ تو فاعل بالارادہ ہستیاں ہیں اور نہ انسانی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مکلف ہیں بلکہ وہ بدی کے محرکات ہیں جیسے ملائکہ نیکی کے محرکات۔ پس ان کے متعلق رحمت اور غضب کے الفاظ بولنے ہی غلط ہیں۔ غضب ہمیشہ فاعل بالارادہ چیزوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت انسان کی ترقی کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہیں۔

(مکتوب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۰ء)

---

کہ اگر کوئی خریدار اس حد سے تجاوز کرے گا یعنی وہ تفسیر کسی اور کو دکھائے گا تو فوراً خلیفہ صاحب کے زیر عتاب آکر آئندہ کے لئے بائیکاٹ اور راندۂ دربارِ خلافت ہو جائے گا۔

بہت سے دوستوں نے تو یہ نتیجہ نکالا کہ مدنظر فقط تجارت ہے۔ جب خریدار کے سوا کسی دوسرے کو اس تفسیر کا پڑھنا حرام اور موجب خذلان ہے تو لازمی بات ہے کہ ایک ایک محمودی بلکہ ہر ایک محمودی خاندان کا ایک ایک فرد اس آسمانی آب حیات سے مستفیض ہونے کے لئے اسے خریدے گا اور کتاب کثرت سے بکے گی۔

لیکن فقط اتنی سی بات سے معمہ حل نہیں ہوتا۔ کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی جماعت سے باہر تا حال اس تفسیر کی اشاعت کی جرأت نہ کر سکے۔ اس کے حل کرنے کیلئے ذرا بابیوں اور بہائیوں کے حالات پر جن سے اس فرقہ محمودیہ کو ایک رنگ میں شدید مماثلت ہے۔ نظر ڈالو۔ تم دیکھو گے کہ بابی اپنی آسمانی کتاب "البیان" اور بہائی اپنی کتاب "کتاب اقدس" کی اشاعت ہمیشہ مخفی طریق پر کرتے ہیں اور جب تک کسی کے ایمان و اخلاص پر پورا پورا یقین نہ ہو وہ ان کتابوں کو قطعاً کسی کو نہیں دکھاتے۔ ہر ایک عقلمند اسے ان کی کم زوری کا ایک بدیہی نشان سمجھتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ کتابیں اپنے اندر کوئی علم و حکمت، توحید و معرفت کا خزانہ رکھتی ہوتیں تو قرآن کریم کی طرح دھڑلے سے میدان میں آئیں۔

لیکن جب اندر خالی محض ڈھول کا پول ہو اور منہ سے لاف و گزاف بہت ہو تو خیریت اور عزت اسی میں نظر آتی ہے کہ اصل چیز کو دکھانے سے احتراز کیا جائے تا رونق تخمینیں بجائے ماند۔

اسی طرح ہمارے میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے بھی تفسیر نویسی کے متعلق لاف و گزاف میں کچھ کمی نہیں کی ہے۔ جب دیکھو مریدوں کے مجمع میں تحدی ہو رہی ہے کہ دنیا کا کوئی عالم میرے مقابلہ میں تفسیر نہیں لکھ سکتا اور میں بڑے سے

میں ہوں جو سلطان العلم ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آج ولایت جاکر اخبارات میں چھپتا ہے کہ میاں (محمود احمد) صاحب نے کہا کہ عیسائی کافر نہیں۔ یہ ولایت کے اخباروں نے ان کی طرف منسوب کیا ہے کہ عیسائیوں کے متعلق انہوں نے کہا They are not infidels وہ (عیسائی کافر نہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے اس کی تردید نہیں کی۔ اگر حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے تو تم نے گویا عیسائیوں کی ہاں میں ہاں ملا دی۔ ان کا مقابلہ کیا کرنا ہے۔

(تقریر مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور جلسہ سالانہ لاہور اخبار پیغام صلح، رجنوری ۱۹۲۵ء)

آپ کا یہ اعتراض پڑھ کر مجھے پہلے سے بھی زیادہ تعجب ہوا اول اس لئے کہ کیا infidels قرآن و حدیث کا لفظ ہے۔ یا کوئی شرعی اصطلاح ہے جو کہ اسلام کے منکرین کے حق میں بطور تمیز کے استعمال ہوئی ہے اور حضرت اقدس (میاں محمود احمد صاحب) نے اس امتیاز کو اب اٹھا دیا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر غصہ کیا۔ یہ ایک انگریزی کا لفظ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے معنی ہاتھی کے ہوں۔ پس اگر حضرت (میاں محمود احمد صاحب) عیسائیوں کو ہاتھی کہنے سے انکار کریں تو اس سے کونسا شریعت پر حرف آ گیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۸۳ مورخہ ۲۴ر جنوری ۱۹۲۵ء)

## (۷۸) قادیانی تفسیر

آخر اس افواہ کی تصدیق ہو گئی جو ہم سال بھر سے سن رہے تھے کہ خلیفہ صاحب قادیان جناب میاں محمود احمد صاحب نے کوئی اردو تفسیر لکھی ہے جس کی اشاعت اندر ہی اندر مخفی طور پر ان کے مریدان خاص میں ہو رہی ہے۔ اور اس غضب کی پردہ داری ہے اور رازداری کا یہ عالم ہے کہ خلیفہ صاحب کا حکم ہے کہ صرف خریدنے والا پڑھے۔ ایک ہی گھر کے رہنے والے ایک ہی خاندان کے مختلف ممبر خواہ وہ محمودی ہی کیوں نہ ہوں اس تفسیر پر نظر نہیں ڈال سکتے۔ یہاں تک تاکید ہے

چاہئیں کہ میں درمیانی عرصہ میں انہیں پڑھ سکوں اور یاد رکھ سکوں۔

تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء
نمبر ۱۰۸ جلد ۱۷)

## (۸۰) نماز کا وقت (ج)

مجھے بعض موذنوں سے شکایت ہوتی ہے کہ جب نماز کا وقت آتا ہے اور وہ مجھے اطلاع دینے آتے ہیں تو زور زور سے کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ السلام علیکم نماز کا وقت ہو گیا۔ جی نماز کا وقت ہو گیا۔ جی نماز کا وقت ہو گیا۔ ایک بج گیا۔ اب ڈیڑھ بج گیا۔ میں اطلاع دینے آیا ہوں۔ اور ان کلمات کا وہ اس قدر تکرار کرتے ہیں اور ان پر اتنا زور دیتے ہیں کہ میری بات سنتے ہی نہیں۔ آخر وہ چپ کریں تو میری آواز سنیں جب وہ چپ ہی نہیں کرتے تو میری آواز کس طرح سن سکتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بسا اوقات میں اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا آواز دیتا ہوں اور وہ نہیں سنتے پھر میں اٹھ کر جواب دیتا ہوں تو پھر بھی نہیں سنتے پھر قریب کے کمرہ میں آکر جواب دیتا ہوں تو بھی نہیں سنتے۔ پھر برآمدہ میں آکر جواب دیتا ہوں پھر بھی میری آواز نہیں سنتے اور مسجد میں آکر کہہ دیتے ہیں کہ میں اطلاع دینے گیا تھا۔ مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں پتہ نہیں لگا۔ یہ حالت اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود شور مچا رہے ہوتے ہیں اور میری آواز سننے کی کوشش نہیں کرتے میں ہمیشہ انہیں نصیحت کیا کرتا ہوں کہ جب وہ مجھے آواز دیں تو پھر میرے جواب کو بھی متنبہ ہو کر سنا کریں (پابندی سے وقت پر نماز پڑھی جائے تو موذنوں کے شور و شغب کی نوبت ہی نہ آئے۔ للمولف)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان
جلد ۲۳ نمبر ۲۹۹ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۳۶ء)

بڑے عالم کو اپنے مقابلہ پر بلاتا ہوں اور کوئی نہیں آتا۔ نہ معلوم ان کی تحدی کو ان کے منافق مرید کیا سمجھتے ہیں جن کا جال بقول خلیفہ صاحب قادیان خدا جانے کیوں تمام قادیان میں بری طرح بچھا ہوا ہے۔ چاہیے تھا کہ خلیفہ صاحب کے رعب سے قادیان میں ایمان اور اخلاص پھیلتا۔ یہ منافقت کا روز بروز ترقی پذیر ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۳۴ء)

کیا آپ کو علم نہیں کہ جناب میاں (محمود احمد) صاحب نے تمام دنیا کو از راہ لاف زنی اپنے مقابل تفسیر نویسی کے لئے بلایا اور کہا کہ خدا تعالیٰ مجھے تمام معارف خود بتائے گا اور سب کے سب معارف ایسے ہوں گے جو پہلی تفاسیر میں موجود نہ ہوں گے۔ مگر جب مولوی ثناء اللہ بالمقابل ڈٹ گیا اور یہاں تک میاں صاحب کو اجازت دی کہ آپ مقابلہ کے وقت جو کتاب چاہیں ساتھ رکھ لیں میں سادہ کاغذ اور قلم لے کر مقابل ہوں گا تو بھی جناب میاں صاحب خاموش ہی رہے اور اب تک مولوی ثناء اللہ شرمندہ کر رہا ہے۔

(مضمون از مولوی عمر الدین شملوی صاحب قادیانی لاہوری مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۳۴ء)

## (۷۹) دعا کے رقعے

میں نے پہلے بھی توجہ دلائی ہے کہ دعا کے لئے رقعے قبل از وقت مجھے دے دینے چاہئیں۔ اکثر رقعے تو مجھے جمعہ تک مل گئے تھے اور ان کو میں نے جمعہ سے عصر تک پڑھ بھی لیا ہے اور ساتھ ساتھ دعا بھی کرتا گیا ہوں ان میں سے بعض کے نام بھی مجھے یاد ہیں۔ ایک دفعہ ان کے لئے دعا ہو چکی ہے اور پھر بھی مجموعی دعا میں ان کو شامل کروں گا لیکن بعض رقعے مجھے عصر کے بعد ملے ہیں۔ انہیں میں اس وقت پڑھ نہیں سکتا۔ لیکن پھر بھی اجمالی طور پر ان کے لئے دعا کروں گا۔ اس لئے آئندہ کے لئے خیال رکھنا چاہیے کہ دعا کے لئے رقعے مجھے ایسے وقت میں مل جانے

واقعہ لکھا ہے۔

(خطبۂ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مندرجۂ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۳۰ء
نمبر ۶۶ جلد ۱۷)

## (۸۲) سچائی کی تلوار

خدا تعالیٰ نے میری پیدائش سے پہلے میرا نام مظہر الحق رکھا ہے اور یہی سچائی کی تلوار ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھے دی۔ تم اگر دشمن سے لڑنا چاہتے ہو تو اسی تلوار سے تمہیں لڑنا پڑے گا جو خدا تعالیٰ نے مجھے دی نہ اس تلوار سے جو خدا تعالیٰ نے مجھے نہیں دی۔ مجھے خدا تعالیٰ نے لوہے کی تلوار نہیں دی بلکہ لوہے کی تلوار والا جسم بھی نہیں دیا۔ ہمیشہ بیمار رہتا ہوں۔ مجھے جو تلوار دی گئی ہے وہ سچائی اور صداقت کی تلوار ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۹۱
مورخہ ۲۴ر جون ۱۹۳۵ء)

اصل واقعہ صرف یہ ہے کہ لڑائی ہوئی اور معلوم نہیں کس کے ہاتھ سے ایک آدمی مارا گیا۔ اور ہمیں افسوس ہے کہ مارا گیا۔ کیوں کہ بظاہر اس کا کوئی اتنا قصور نہیں معلوم ہوتا۔ سوائے اس کے کہ اس نے (یعنی محمد حسین صاحب نے) مستریوں (یعنی مولوی عبدالکریم صاحب وغیرہ) کی ضمانت دی ہوئی تھی۔ پس ہمیں اس کے (یعنی محمد حسین صاحب کے) مارے جانے پر افسوس ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۸
مورخہ ۱۸ر جولائی ۱۹۳۱ء)

**سوال:** محمد حسین جو قتل ہوا۔ کیا وہ عبدالکریم مباہلہ والے کا ضامن تھا۔

**جواب:** مجھے معلوم نہیں۔

(عدالت اسپیشل مجسٹریٹ ضلع گورداس پور میں ۲۳ر مارچ ۱۹۳۵ء کو میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا حلفی بیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۲۲ مورخہ ۲۹ر مارچ ۱۹۳۵ء)

# (۸۱) خط و کتابت

کئی لوگ ہیں جو اس قسم کے خطوط بھیجتے ہیں کہ لوگ یوں کہتے ہیں یا یوں ہو رہا ہے اور پھر کہتے ہیں۔ ان کے خط پر توجہ نہیں کی گئی حالاں کہ جب وہ کسی کا نام ہی نہیں لکھتے تو توجہ کس طرح کی جائے۔ اگر انہوں نے واقعہ میں کسی سے وہ بات سنی تھی تو سنانے والے کا نام کیوں نہ یاد رکھا۔ یا اگر کسی کو وہ بات کرتے دیکھا تھا تو اس کا نام کیوں نہ لکھا۔ پس اس قسم کی رپورٹ کرتے وقت ضروری ہے کہ لکھا جائے فلاں کو یہ بات میں نے کرتے دیکھا یا فلاں نے مجھے یہ بات سنائی اگر یہ ڈر ہو کہ اس کا خط کسی اور کے ہاتھ میں نہ جا پڑے تو میں ایسے لوگوں کو تسلی دیتا ہوں کہ کوئی خط میرے پڑھے بغیر اور میرے خود بھیجے بغیر دفتر میں نہیں جاتا کوئی خط خواہ اس میں کوئی راز کی بات ہو یا نہ ہو۔ دعا کے متعلق ہو یا کسی اور امر کے متعلق بغیر میری نظر سے گذرے اور بغیر میری مرضی کے دفتر میں نہیں جاتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض دفعہ بعض خطوط میں ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ اگر وہ دفتر میں چلی جائیں تو موجب ابتلاء ہو سکتی ہیں۔ پس اوّل تو میں یہ تسلی دلاتا ہوں کہ کوئی خط کسی اور کے ہاتھ میں نہیں جاتا جب تک کہ میں اس کا جانا مناسب نہ سمجھوں لیکن اس کے علاوہ اس بارے میں ایک اور گر بھی بتاتا ہوں اور وہ یہ کہ لکھنے والا یوں لکھ سکتا ہے کہ بعض لوگوں کو میں نے یہ بات کرتے یا یہ بات کہتے سنا ہے لیکن چوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا خط کسی اور کے ہاتھ میں نہ جا پڑے اس لئے اگر آپ نام پوچھیں گے تو بتا دیئے جائیں گے ایسی صورت میں اگر بھولے سے کوئی خط دفتر میں چلا بھی جائے گو جیسا کہ میں نے بتایا ہے ممکن سے ممکن احتیاط کی جاتی ہے تاہم اگر فرض کر لیا جائے ہزاروں میں سے کوئی ایک مثال ایسی بھی ہو سکتی ہے اور کوئی اطلاع دینے والا اس سے ڈرتا ہے تو وہ یوں لکھے کہ مجھ سے اس بارے میں جو کچھ پوچھا جائے گا۔ میں بتا دوں گا اس طرح لکھنے سے اطمینان ہو جائے گا کہ اس نے یونہی گپ نہیں لکھی بلکہ

## (۸۳) انجام خراب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ گورنمنٹ ایک حد تک سیاسی امور کی طرف توجہ رکھنے کی اجازت دیتی ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس کا انجام خراب ہوگا اس لئے میں اپنی جماعت کو اس کی اجازت نہیں دیتا۔

(برکات خلافت مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان بابت ۱۹۱۴ء صہ ۵۹)

## (۸۴) چپراسی کا عہدہ

(مسلمان) اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ اس کے فضل سے انگریزوں کی معرفت ان کا بہت کچھ کھویا ہوا واپس ملا۔ ان کا دین بھی جا چکا تھا اور دنیا بھی۔ دونوں قسم کی آزادیاں اور دونوں قسم کے حقوق ضائع ہو چکے تھے۔ انگریزوں نے دین میں تو ان کو کامل طور سے آزاد کر دیا۔ اور دنیا میں بھی بہت کچھ آزادی دی۔ پس ان کو تو چاہیے تھا کہ ان کے ممنون ہوتے نہ کہ نکتہ چین بنتے جو لوگ دین کی قدر جانتے ہیں ان کے نزدیک تو انگریز مذہبی آزادی دے کر اگر دنیاوی عہدوں میں سے ایک چپراسی کا عہدہ بھی ہندوستانیوں کو نہ دیتے تو پھر بھی انہیں وجہ شکایت نہ ہوتی۔ کیونکہ محسن ہر حال میں شکریہ کا مستحق ہوتا ہے اور انگریز ہمارے محسن ہیں۔

(برکات خلافت مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان بابت ۱۹۱۴ء صہ ۶۶)

## (۸۵) دینی مقاصد

غرض سیاسیات میں مداخلت کوئی غیر دینی عمل نہیں بلکہ یہ بھی ان دینی مقاصد میں شامل ہے جس کی طرف توجہ کرنا وقتی ضرورت اور حالات کے مطابق لیڈران قوم کا فرض ہے۔ . . . . پس قوم کے پیش آمدہ حالات کو مدنظر

جب عدالت میں مرزا (محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) کا اس معاملہ کے متعلق بیان لیا گیا تو اس نے بالکل مختلف کہانی بیان کی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن دستاویز ڈی۔ زیڈ نمبر ۱ اس کی تردید کرتی ہے اور مرزا (محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) کی نیت اور اس کے رویہ کا پتہ اس اظہار خیالات سے بالکل عیاں ہے جو اس نے (دستاویز) ڈی زیڈ میں کیا ہے۔

(مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں سیشن جج گورداسپور کا فیصلہ واقع ۶ جون ۱۹۳۵ء مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۹۱ مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۵ء)

ہر ایک مخلص احمدی اور سچے مسلم کو اس بات کے سننے سے نہایت رنج ہوگا کہ جناب میاں (محمود احمد) صاحب نے سچائی کو چھپانے کے لئے کیا کیا غلط باتوں سے کام لیا ہے اور کس طرح دلیری کے ساتھ اس بے بنیاد جھوٹ کو پیش کیا ہے کہ براہین (احمدیہ کی تصنیف) کے وقت میں وہ (یعنی مرزا صاحب) نبی اور مسیح موعود تو تھے پر براہین کے دس بارہ برس کے بعد ان کا مسیح موعود ہونا معلوم ہوا۔ اور مسیح موعود ہونے کے پندرہ سال بعد ان کو اپنا نبی ہونا معلوم ہوا اور اتنے لمبے عرصہ تک باوجودسے کہ بار بار وحی الٰہی ان کو نبی بتاتی تھی مگر ان کو غلطی لگی پورا فہم حاصل نہیں ہوا ٹھوکر کھائی۔

(المہدی نمبر ۳ و ۵ صـ۳۲ مولفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

مجھے یہ ہرگز امید نہ تھی کہ الفضل کی نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ وہ ان جھوٹے ہتھیاروں پر اتر آئے گا کہ واقعات کو توڑ مروڑ کر صریح آیات قرآنی کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الفضل کا احمدی ہو کر پھر ایوان خلافت کا سرکاری اخبار ہو کر واقعات کو غلط رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرنا ایسا امر ہے جس سے احمدیت کی پیشانی عرق ندامت سے تر ہو جاتی ہے اور حق پرستی کی آنکھ سے لہو ٹپکتا ہے۔

(مضمون ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی لاہوری منقول از المہدی نمبر ۲ و ۳ صـ۲۹ مولفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

## (۸۷) سرکاری اعزاز

ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز کی آمد لاہور پر گورنمنٹ ہوس لاہور میں شہزادہ موصوف کا استقبال کرنے کے لئے جو چند معزز رؤسا ہز اکسلنسی گورنر پنجاب نے خاص طور پر منتخب فرمائے ہیں اور بذریعہ اپنے مراسلہ خاص کے ان کو لاہور میں دعوت دی ہے۔ ان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ (میاں محمود احمد صاحب) کا بھی اسم گرامی ہے چونکہ اس لئے گو حضور عام پبلک مواقع پر تو شامل نہیں ہوا کرتے مگر تاج برطانیہ کے ساتھ جماعت حقہ احمدیہ کے دلی خلوص اور وفاداری اور موجودہ فتنہ ترک موالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضور گورنمنٹ عالیہ کے منشار کے مطابق انشاء اللہ العزیز ۲۳ فروری ۱۹۲۲ء کو لاہور تشریف لے جائیں گے اور غالباً تین چار یوم تک وہاں قیام فرمائیں گے۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۶۵)

## (۸۸) اعزاز کی مستحق

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد صاحب) کو لکھا کہ:-

ایک اطلاع شایع ہوئی ہے کہ پرنس آف ویلز ولایت پہنچنے کے بعد ان لوگوں کو جنہوں نے خدمات کی ہیں خطابات عطا فرمائیں گے۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ گورنمنٹ اگر مجھ کو کوئی خطاب دے گی تو وہ میری ہتک کرے گی۔ اس موقعہ پر اگر گورنمنٹ آپ کو ان خدمات کے صلہ میں جو آپ نے فرمائی ہیں کوئی خطاب عطا فرمائے تو کیا آپ قبول فرمائیں گے۔

حضور (میاں محمود احمد صاحب) نے اس کا حسب ذیل جواب لکھا یا۔

کسی کا مقولہ ہے آب ندیدم موزہ از پا کشیدم۔ مومن کو اس قسم کی دور کی باتیں نہیں سوچنی چاہئیں ہم نے گورنمنٹ کی کون سی ایسی خدمت کی ہے کہ جس کے بدلہ میں گورنمنٹ ہمیں خطاب دینے کا ارادہ کرے خدمات کرنے والے تو وہ فقیروں کی کچھار میں پڑے ہوئے

رکھنا اور اس کی تکالیف کو دور کرنے کی تدابیر اختیار کرنا اور ملکی سیاسیات میں رہنمائی کرنا خلیفہ وقت سے بہتر اور کوئی نہیں کر سکتا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہوتی ہے اور اس زمانہ میں گزشتہ پندرہ سال کے تاریخی واقعات ہمارے اس بیان کی صداقت پر مہر نگار ہے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو سمجھیں اور فلاح پائیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۶، مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء)

# (۸۶) مسجد کی بات

اس لئے جب کانپور کی مسجد کا واقعہ ہوا تو میں نے حکومت کی تائید کی اور اس پر مخالفوں کی طرف سے بہت گالیاں کھائیں۔ لاہوری فریق نے بھی مجھے اس زمانہ میں بہت سی گالیاں دیں۔ اس وجہ سے کہ میں نے کہا تھا کہ غسل خانہ مسجد کا حصہ نہیں اور آج بھی میرا یہی عقیدہ ہے۔ آج بھی اگر کانپور کی مسجد جیسا کوئی واقعہ ہوتا تو میں حکومت کا ساتھ دیتا۔ لیکن یہاں (مسجد شہید گنج لاہور کے سلسلہ میں) بالکل مختلف معاملہ ہے۔ یہاں مسجد گرائی گئی ہے۔ ایسی جگہ گرائی گئی ہے جہاں خواہ مخواہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو۔ اور ایسی صورت میں گرائی گئی ہے کہ اس کا علاج ممکن تھا۔ پس میری بھی رائے ہے کہ اس معاملہ میں حکومت نے سخت غلطی کی ہے۔ اور یہ بھی میں نے اس وجہ سے کہا کہ حکومت نے بلا وجہ حملہ کر کے اور جھوٹے اتہام لگا کر مجھے مجبور کر دیا ہے حکومت سے میری مراد وہی چند ایک افسر ہیں جو بلا وجہ ہمیں دق کر رہے ہیں۔ ورنہ حکومت میں اب بھی ایسے افراد ہیں جو ان باتوں کو برا جانتے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۶۹ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۵ء)

بعض اوقات پامال کر دیتی ہے۔ پس ہمیں کوئی زائد فائدہ نہیں مل رہا ہے جس کے لئے ہم خوشامد کریں۔ ہمیں گورنمنٹ کے حکام سے بھی بعض اوقات نقصان اٹھانا پڑتا ہے کیوں کہ وہ لوگ آخر ہندو یا مسلمان ہی ہوتے ہیں اور چوں کہ ہمارے خیالات ان کو نئے معلوم ہوتے ہیں لہٰذا وہ ان سے نفرت کرتے ہیں۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۷۶ مورخہ ۱۱/۱۴ اپریل ۱۹۲۱ء)

## (۹۱) جب یا آج

جب یورپ میں جنگ جاری تھی اور توپیں چلتی تھیں اور سرنگیں اڑتی تھیں اس وقت میاں (محمود احمد) صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے کندھوں پر اگر خلافت کا بار گراں نہ ہوتا تو میں خود جا کر جنگ میں شامل ہوتا مگر کیا کروں خلافت کا بوجھ ہلنے نہیں دیتا۔ یا آج جب ویمبلے کی نمائش اپنی تمام شان و شوکت کے ساتھ نظر کے سامنے ہے اور پیرس و فرانس کی آرائش وحسن سوئٹزرلینڈ کے قدرتی مناظر۔ اٹلی کی تاریخی سیرگاہیں وینس و نیپلز کی مشہور بندرگاہیں نگاہوں میں بسی ہوئی ہیں اور اہرام مصری نظر آ رہے ہیں تو وہی خلافت کا بوجھ اس قدر ہلکا ہو گیا کہ میاں صاحب مع اسٹاف خلافت کے یورپ کو اڑے چلے جا رہے ہیں۔

(اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۴ء)

## (۹۲) دمشق و یورپ

آج فضل عمر (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) بھی دمشق و یورپ جا رہے ہیں دیکھیں پھر تو اسٹاف ہے۔ ضرورت یا عدم ضرورت کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ ان اخراجات سفر و قیام یورپ کا خیال ہی نہیں خیال ہے تو یہ ہے کہ نمود و نمائش مکمل ہو کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ آرام و آسائش کے کل سامان مہیا ہوں۔ قوم کا

احمدی ہیں جو وفاداری کے لئے ہر طرح کی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ بس خدمات جماعت کی ہیں نہ کہ میری۔ اور اعزاز کی مستحق تمام جماعت ہے نہ کہ میں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۲ء)

## (۸۹) فرق مراتب

میں چھوٹا تھا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ ایک مصلی ہے جس پر میں نماز پڑھ کے بیٹھا ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے جس کے متعلق مجھے بتایا گیا کہ وہ شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی (یعنی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ للمولف) کی ہے اور اس کا نام منہاج الطالبین ہے یعنی خدا تعالیٰ تک پہنچنے والوں کا رستہ میں نے اس کتاب کو پڑھ کر رکھ دیا پھر یک دم خیال آیا کہ یہ کتاب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (یعنی حکیم نورالدین صاحب قادیانی کو۔ للمولف) دینی ہے اس لئے میں اسے ڈھونڈنے لگا۔ مگر وہ ملی نہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ ص۵ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

## (۹۰) حیرت ہے

ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم اس گورنمنٹ کے خوشامدی ہیں۔ مگر حیرت ہے کہ وہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ اس گورنمنٹ سے ہمیں کون سا زائد فائدہ ملتا ہے۔ جتنا کہ باوجود مخالفت کے مسٹر گاندھی اور مسٹر محمد علی و شوکت علی اٹھا رہے ہیں وہی میں بھی لے رہا ہوں اس لئے میں کیوں خوشامد کرتا بلکہ اگر دیکھا جائے تو میں بعض اوقات نقصان اٹھاتا ہوں اور مسٹر محمد علی و شوکت علی نہیں اٹھاتے اس لئے کہ گورنمنٹ میرے متعلق خیال کرتی ہے کہ اس کے ساتھ تھوڑے آدمی ہیں اور محمد علی و شوکت علی کے ساتھ زیادہ ہیں وہ ان سے ڈر جاتی ہے۔ لیکن ہمارے حقوق کو

## (۹۴) اگر پدر نتواند پسر تمام کند (۷)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) ۱۹۲۴ء میں دمشق تشریف لائے اور منارۃ البیضاء کے پاس دمشق کے دروازہ میں آپ نے نزول فرمایا تا وہ حدیث پوری ہو جس میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ مسیح دمشق کے دروازہ میں منارہ کے پاس نزول کرے گا چنانچہ سنٹرال ہوٹل جس میں آپ نے قیام فرمایا وہ دمشق کا دروازہ ہی ہے اور مسجد منجقدار کے منارہ کے شرقی جانب ہے اور آپ تین دن تک جو نزیل کی احادیث میں مدت بیان ہوئی ہے وہاں ٹھہرے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۵ نمبر ۸۳ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء)

## (۹۵) پیر پرستی

ہمیں یقین نہ آتا تھا کہ ایک طرف تو میاں (محمود احمد) صاحب، کو یورپ کی سیر کے شوق میں اپنے نفس پر اتنا قابو نہ رہے گا کہ قوم کے ہزار ہا روپیے کو اس طرح برباد کر دیا جائے گا اور ان غریب عورتوں پر رحم نہ آئے گا جنھوں نے اپنے زیور تک اتار کر میاں (محمود احمد) صاحب کے نذر کر دئے تھے کہ برلن میں مسجد بنائی جائے آخر وہ ناتمام حالت میں ہی تھی کہ اس کے فروخت کر دینے کا حکم صادر ہوا اور اس کا نام مسجد سے اب مکان رکھا گیا وہ مکان یعنی مسجد کے فروخت کا روپیہ آئے گا تو ان قرض خواہوں کا روپیہ ادا ہوگا جن سے قرض لے کر میاں صاحب مع اسٹاف انگلستان جا رہے ہے۔ دوسری طرف یہ بھی یقین نہ آتا تھا کہ وہ قوم جس نے مسیح موعود (مرزا صاحب) اور مولنا نورالدین جیسی بے نفس اور پاک ہستیوں کی آنکھیں دیکھی ہوئی ہیں اس قدر پیر پرستی کے گڑھے میں گر جائے گی کہ اس میں قطعاً اس بات کی سکت نہ رہے گی کہ وہ اس اسراف پر آواز اٹھائے اور خلیفہ کو اس اسراف اور

روپیہ تباہ ہوتا ہے تو ہو۔ (میاں محمود احمد صاحب) ولیم فاتح انگلستان ہونے کے مدعی ہیں۔ انگلستان فتح ہوگا یا نہیں یہ اللہ کو علم ہے۔ بیچ بونے جارہے ہیں ہزارہا روپے تصدق ہو رہے ہیں۔ یورپ اس خلافت کی شان وشوکت کو دیکھ کر متحیر و متاثر ہوگا۔ کیا جناب فضل عمر کی اس نمائش وکبریائی کا حضرت عمر کی فروتنی و بے نفسی سے کوئی مقابلہ ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۴ء)

# (۹۴) قادیان کے پیرجی

ہمارے قادیان کے پیرجی ہر ادا میں یہی کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ سیرو سیاحت کو دل چاہا تو مذہب کو آڑ بنا لیا اور بے چارے مریدوں کو طرح طرح کی طفل تسلیاں دیا کہیں کہا کہ دیکھو شاہ جہاں کی بیوی کا جب مقبرہ بننے لگا تو محض یہ دیکھنے کے لیے کہ بادشاہ اس صرف زر کثیر کے لئے تیار بھی ہے انجنیر نے انھیں ایک لاکھ روپیہ کے ساتھ کشتی میں بٹھایا اور چلتے چلتے سارا روپیہ دریا میں بکھیر دیا۔ پیرجی کو بھول گیا کہ نہ وہ شاہ جہاں ہیں نہ وہ بے چاری عورتیں جنھوں نے زیورات بیچ بیچ کر برلن مسجد کے لئے چندہ دیا تھا جسے آپ اب بیچ کر روپیہ اس شاہجہانی طریق سے سمندر کی نذر کر رہے ہیں۔ پھر اس رقم چالیس ہزار کی قدر و قیمت مریدوں کو نظر میں گھٹانے کے لئے یوں گوہر افشانی فرمائی کہ انگلستان کا ایک امیر جہاں آپ جارہے ہیں بیس بیس ہزار میں کتا خریدتا ہے اور تیس تیس ہزار میں گھوڑا۔ گویا چالیس ہزار جو آپ لے چلے ہیں کوئی بات ہی نہیں اور یہ خیال نہیں آیا کہ یہ بے چارے ہندوستانیوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی ہے۔ جسے یوں ضایع کرنا ایک ایسا اخلاقی جرم ہے جسے خود مریدوں کو آنکھ سے بھی پیرجی کو چھپانا مشکل ہی ہوا۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح

مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۴ء)

## (۹۸) کیا

کیا یہ بتایا جا سکتا ہے کہ جس قدر زرعی جائداد حضرت مسیح موعود اپنی وفات پر چھوڑ گئے تھے کیا وہ اس قدر کافی تھی کہ میاں (محمود احمد) صاحب کا موجودہ شاہانہ خرچ کا کوئی حصہ بھی اس سے چل سکتا ہے۔ اگر کہو کہ بعد میں میاں (محمود احمد) صاحب نے زمین خریدی تو سوال یہ ہے کہ خریدنے کے لئے روپیہ کہاں سے آیا۔ کیا قوم کے روپوں کے سوا کوئی اور ذریعہ بھی آمد کا تھا۔

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۴ء)

## (۹۹) چوکی پہرہ

پہرے کے متعلق بھی دوستوں نے عجیب عجیب قسم کی تحریکیں کی ہیں بعض نے لکھا ہے کہ رات کو جب آپ سوئیں تو کسی کو یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ آپ کس کمرہ میں ہیں حتیٰ کہ بیویوں کو بھی یہ علم نہیں ہونا چاہیئے بعضوں نے لکھا ہے کہ خیر بیویوں کو علم ہو تو کوئی حرج نہیں کسی اور کو معلوم نہیں ہونا چاہیئے یہ تمام باتیں جماعت کے اخلاص اور محبت کا نہایت اچھی طرح اظہار کرتی ہیں مگر ان پر عمل نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ اگر ایسا کیا جائے تو زندگی دوبھر ہو جائے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ۹۷ مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

## (۱۰۰) کتوں کی ضرورت

"الفضل" ۲۰ اکتوبر میں پہرہ کے لئے کتوں کی ضرورت" کے عنوان سے مندرجہ ذیل اعلان شایع ہوا ہے۔

"اچھی نسل کے کچھ کتوں کی ضرورت ہے جن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

اتباع ہواد ہوس سے روکے

(اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۶ر جولائی ۱۹۲۴ء)

## (۹۶) سچے اعتراض (ج)

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے میں اسے کہتا ہوں اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے بھی میری ذات پر کروگے تو تباہ ہو جاؤگے کیوں کہ جس درجہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے۔ دراصل اس مقام کی عزت کے لئے خدا تعالیٰ اس کے مخالفین کو تباہ کر دیتا ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب۔ کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۹ر مئی ۱۹۲۸ء)

## (۹۷) قتل کا فتویٰ (ج)

اور فرمایا (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ خلیفہ ہو تو جو پہلا ہو اکی بیعت کرو جو بعد میں دوسرا پہلے کے مقابل پر کھڑا ہو جائے جیسے لاہور میں ہے تو اسے قتل کردو۔ مگر یہ قتل کا حکم تب ہے جب سلطنت اپنی ہو۔ اب اس حکومت میں ہم ایسا نہیں کر سکتے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان بابت ماہ جون ۱۹۱۹ء)

"جیسے لاہور میں ہے" کا فقرہ اس طالب علم کا سمجھا جائے جس نے اس درس کے نوٹ ۱۹۱۲ء میں لئے تھے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ جولائی ۱۹۱۹ء)

(منقول از اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶ر جولائی ۱۹۱۹ء)

## (۱۰۲) کشف حقیقت

غالباً گیارہ بجے کا وقت ہوگا جب مجھ پر ایک خفیف سی غنودگی طاری ہوئی میں نے دیکھا میرے خیمہ کے مغربی دروازہ سے دو شخص داخل ہوئے ایک جوان دوسرا عمر۔ اول الذکر تو جناب مرزا بشیر الدین محمود تھے جن کو میں نے فوراً پہچان لیا لیکن ان کے رفیق کو کبھی میں نے ایسی حالت میں نہ دیکھا تھا اسی لئے میں ان کو نہ پہچان سکا ان کا لباس لٹھا کھادی کا تھا اور وہ بھی کسی قدر کثیف۔ سر برہنہ بغیر کلاہ کے ململ کی پگڑی گلے میں پرانی وضع کا کرتہ۔ اور نیچے ایک تہ بند لیکن جب یہ دونوں میری چارپائی کے نزدیک کرسیوں پر بیٹھ گئے تو میں نے پہچان لیا کہ یہ حضرت اقدس (مرزا صاحب) ہیں آپ کا چہرہ غمگین تھا۔ آپ کی اس حالت نے مجھے غمناک کر دیا اور میں نے روتے ہوئے آپ سے دریافت کیا کہ یہ کیا حالت ہے آپ نے خشمناک حالت میں میاں محمود کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ سب اس کا کیا ہوا ہے یہ نوجوان کسی کی نہیں مانتا۔ جو اس کے دل میں آتا ہے کرتا ہے۔

(خواجہ کمال الدین صاحب قادیانی لاہوری کا کشف مندرجہ کتاب مجدد کامل مصنفہ خواجہ صاحب)

## (۱۰۳) میاں صاحب کا مباہلہ سے فرار

(عنوان مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور ۱۹ر جون ۱۹۳۴ء)

قادیان میں جناب خلیفہ صاحب کے مریدان کو ایسے امور کے متعلق مباہلہ کے چیلنج دیتے رہتے ہیں جن کی تفصیل ہی ناگفتہ بہ ہے اور اس کے جواب میں خلیفہ صاحب ممدوح نے ہمیشہ سکوت ہی فرمایا جب زیادہ عاجز آ گئے تو چیلنج دینے والوں کو منافق قرار دے کر جماعت سے خارج کر دیا اگر ان باتوں کے باوجود جناب خلیفہ صاحب کی وقعت اپنے مریدوں میں کم نہ ہوئی تو بمبئی کے چند مسلمانوں کے چیلنج کو جماعت لاہور

کی کوٹھی دار الحمد کے لئے پہرہ کا انتظام کیا جائے گا۔ اگر کسی دوست کے پاس ہوں یا وہ مہیا کر سکتے ہوں تو ایڈیٹر "الفضل" کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے منگوانے کا انتظام کیا جائے۔"

اس اعلان پر خدا جانے کیوں عوام میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں مثلاً کیا وجہ کہ جناب خلیفہ قادیان نے اپنے قصر خلافت پر آدمیوں کے بجائے کتوں کا پہرہ لگانا پسند کیا ہے۔ کیا کوئی پہرہ دار کو چوکیدار نہ ملتا تھا؟ یا یہ کہ قادیان میں ان کو کوئی کتا نہ ملا کہ اس اعلان کی ضرورت پیش آئی؟ یا یہ کہ جناب خلیفہ صاحب کے مرید یہ کس طرح گوارا کریں گے کہ قصر خلافت کے پہرہ کی سعادت ان کی بجائے کتوں کے حصہ میں پہنچ جائے۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۲ نمبر ۸۳ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

## (۱۰۱) تازہ خواب

میں نے ایک دن خاص طور پر دعا کی تھی تو میں نے دیکھا کہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب آ گئے ہیں (وہ اس وقت تک انگلستان سے واپس نہیں آئے تھے) اور میں قادیان سے باہر پرانی سڑک پر ان سے ملا ہوں۔ وہ ملتے ہی پہلے مجھ سے بغلگیر ہو گئے ہیں اور اس کے بعد نہایت جوش سے انہوں نے میرے کندھوں اور سینہ کے اوپر کے حصہ پر بوسے دینے شروع کئے ہیں اور نہایت رقت کی حالت ان پر طاری ہے اور وہ بوسے بھی دیتے جاتے ہیں اور یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ میرے آقا میرا جسم اور روح آپ پر قربان ہوں کیا آپ نے خاص میری ذات سے قربانی چاہی ہے اور میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے پر اخلاص اور رنج دونوں قسم کے جذبات کا اظہار ہو رہا ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۶۱ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء)

میں پہلے مباہلہ اور حلف، کو ہر امر میں جائز سمجھتا تھا مگر اس کے متعلق جب غور کیا تو میرا خیال غلط ثابت ہوا۔ مباہلہ اور حلف کے متعلق مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور مولوی ثناء اللہ صاحب۔ ایڈیٹر اخبار اہل حدیث سے بھی دریافت کیا گیا۔ مگر ان کے جوابات سے یہی پایا گیا کہ زنا کے الزام میں مباہلہ اور حلف کا مطالبہ شرعاً جائز نہیں ہے۔ اس لئے میں نے جلسۂ سالانہ ۲۹ء سے قبل ہی اس قسم کے شبہات اور مطالبۂ حلف سے رجوع کر لیا تھا۔ اب میں بذریعۂ اخبار الفضل اعلان کرتا ہوں کہ مجھ کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق کوئی شبہ نہیں میں تمام الزامات کو جو حضور کی طرف لوگوں نے منسوب کئے سراسر افترا اور بہتان یقین کرتا ہوں۔

(بیان احمد دین خان قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲ر جون ۱۹۳۰ء نمبر ۱۰۵ جلد ۱۷)

## (۱۰۵) میاں صاحب کا ارشاد (ج)

اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا ان کو اگر حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا صاحب) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ابوجہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلۂ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔

(خطبۂ نکاح از میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۲۲ء)

کی بے وقعتی کس طرح قرار دیا جا رہا ہے

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۲ ۸۵ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

پھر جب جناب میاں (محمود احمد) صاحب کو (اخبار) مباہلہ (امرتسر) والوں نے للکارا کہ اگر آپ کا چال چلن واقعی درست ہے تو آؤ مسیح موعود کے فرمان کے مطابق ہم سے مباہلہ کر لو۔ تو بھی میاں صاحب نے اس چیلنج کو محض جھوٹے بہانہ سے رد کر دیا اور جب میں نے منصوری پر جا کر کہا کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ دو مسلمانوں میں جب کہ وہ ایک دوسرے پر زنا کا الزام لگاتے ہوں مباہلہ کیوں جائز نہیں ہے جب کہ مسیح موعود صاف لکھتے ہیں کہ ایسی صورت میں مباہلہ جائز ہے تو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مباہلہ تو جائز ہے۔ مگر میں نے پہلے مسیح موعود کا فتویٰ دیکھا نہ تھا۔ مگر کیا اس کے بعد بھی جرارت ہوئی کہ اپنے چال چلن کے پاکیزہ ہونے پر مباہلہ کریں مباہلہ تو ایک طرف رہا پبلک میں اپنی پہلی غلطی اور مباہلہ کے جواز کا اعتراف بھی آج تک نہیں کر سکے۔

(مضمون از مولوی عمر الدین شملوی صاحب قادیانی لاہوری مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ ۳ مورخہ ۱۹ جون ۱۹۳۴ء)

## (۱۰۴) سخت افسوس

مجھے اس بات سے سخت افسوس ہوا کہ میرا ایک خط اخبار زمیندار میں شائع کرانے اور کرنے والوں نے سخت غلطی کی ہے۔ میری بہو نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد صاحب) پر ناپاک الزام لگایا تھا مگر اس وقت اس کے الزام کو غلط سمجھ کر اس کو طلاق دے کر آزاد کر دیا گیا تھا۔ گذشتہ سال بعض لوگوں نے مجھ سے ایسی باتیں کیں جن سے میں نے دھوکہ کھا کر حضرت (میاں محمود احمد) صاحب سے حلف کا مطالبہ کیا۔ مگر جہاں تک میں نے تحقیقات کی ان واقعات کو سراسر غلط اور بے بنیاد پایا اور میری بیوی اور بچوں نے بھی قسم کھا کر حضرت صاحب کی پاکیزگی کی شہادت دی۔

بعد میں سودا لینے بازار نہیں گئی -

(مساۃ سلمیٰ کی حلفی شہادت جو اس نے بتاریخ ۱۰ر جولائی ۱۹۳۵ء ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع امرتسر کی عدالت میں ادا کی - بمقدمہ ازالہ حیثیت عرفی زیر دفعہ ۵۰۰ احسان علی بنام محمد اسمعیل نمبری ۶۲ مرجوعہ ۱۷ر جولائی ۱۹۳۵ء منفصلہ ۲ر ستمبر ۱۹۳۵ء)

## (۱۰۷) ہتک (ج)

کہاں (ملک عبد الرحمن) خادم صاحب (قادیانی) کے میاں (محمود احمد) صاحب (خلیفۂ قادیان) جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی طرح بلند آہنگی سے دنیا کو مختلف اوقات میں مقابلہ کے لئے چیلنج تو کرتے ہیں لیکن جب کبھی کوئی مباہلہ کے لئے مقابلہ پر نکلا یا تفسیر نویسی کے لئے مقابلہ پر آیا تو میاں صاحب کا یہ حال ہوا کہ گویا وہ اس دنیا میں ہی نہیں ہیں - مرید اور بعض مخلصین کہتے ہیں اور بار بار کہتے ہیں کہ حضرت آپ کی اس خاموشی سے تو احمدیت پر بھی دھبہ لگتا ہے - براہ کرم مقابلہ کے لئے ضرور نکلیں - مگر کیا ہوا - یہی کہ ع

پھر ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے ہم ان کو جگا جگا کر

اسلئے ہم تو (لاہوری جماعت کے قادیانی) میاں صاحب (خلیفۂ قادیان) کو ان حالات میں مسیح موعود (مرزا صاحب) کا نظیر کہنا بھی حضرت مسیح موعود کی ہتک سمجھتے ہیں - اور جوں جوں میاں صاحب کی حقیقت لوگوں پر کھلے گی یقیناً ایسی جماعت پیدا ہوتی چلی جائے گی - جو قادیان میں رہتی ہوئی میاں صاحب کی مخالفت کرے گی - اور ان پر جائز اور صحیح اعتراضات کرنے سے کبھی باز نہیں رہے گی -

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۴ ع ۵۸ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۶ء)

---

# (۱۰۶) دس جوتے

(۱) مرزا صاحب قادیان۔ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان
(۲) ابوبکر صدیق۔ عزیزہ بیگم اور مسماۃ کلثوم کے والد
(۳) عزیزہ بیگم۔ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی بیوی
(۴) مسماۃ کلثوم۔ ابوبکر صدیق کی لڑکی جس کا عدالتی بیان ذیل میں درج ہے۔
(۵) احسان علی۔ ایک قادیانی دوا فروش قادیان میں۔

میرے باپ کا نام ابوبکر صدیق ہے۔ وہ مرزا صاحب قادیان کا خسر ہے میں بھی مرزا صاحب قادیان کے گھر میں تقریباً دس سال رہی ہوں۔ میں مستغیث احسان علی کو جانتی ہوں۔ چار سال ہوئے میں مرزا صاحب کے لڑکے کی دوائی لینے احسان علی کی دوکان پر گئی تھی۔ میں نسخہ لے کر اس کی دکان پر گئی تھی۔ اول احسان علی نے میرے ساتھ مخول کرنا شروع کیا۔ اور پھر مجھ سے کہا کہ میں مشروبوں کے کمرہ میں جاؤں اس دوسرے کمرہ میں اس نے مجھے لٹا دیا اور میرے ساتھ بدفعلی کرنے کی کوشش کی لوگ میرے رولا کرنے پر اکٹھے ہو گئے اور دروازہ کھلایا اور احسان علی کو لعنت اور ملامت کری تھی۔ احسان علی نے میرے ساتھ بدفعلی کرنی شروع کری تھی۔ میں نے گھر میں جاکر عزیزہ بیگم کے پاس شکایت کری تھی اور اس وقت مرزا صاحب وہاں موجود تھے ان ایام میں میں عزیزہ بیگم کے پاس رہتی تھی مرزا صاحب نے احسان علی کو بلایا و لعنت ملامت کری اور احسان علی کو کہا کہ قادیان سے نکل جاؤ احسان علی نے معافی مانگی اور مرزا صاحب نے حکم دیا کہ اگر احسان علی دس جوتے کھا لیوے تب اس کو معاف کیا جاتا ہے اور ٹھہر سکتا ہے۔ چنانچہ احسان علی نے اس کو قبول کیا اور میں نے اس کو دس جوتے لگائے تھے۔ یہ جوتیاں مرزا صاحب کے سامنے ماری تھیں۔ ....
جب کہ میں نے احسان علی کو جوتیاں ماری تھیں تو تین چار آدمی اکٹھے ہو گئے تھے
ان ایام میں میں بغیر پردہ کے باہر پھرا کرتی تھی ... ..... - .. . اس کے

امید کہ آپ کو یاد ہو گی کہ میں نے دیکھا ہے کہ خواجہ پاگل ہو گیا ہے اور مجھ پر اور مولوی صاحب پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو میں نے کسی کو کہا کہ اس کو مسجد سے باہر نکال دو۔ تو وہ گیا پر اس کے نکالنے سے پہلے خود سیڑھیوں سے نیچے اتر گیا۔ پھر آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ مسجد کی تعبیر خود حضرت (مرزا) صاحب نے جماعت کی ہے۔ پھر جس خواجہ کی نسبت میں نے یہ کچھ لکھا ہے اس نے حضرت مسیح موعود کی نسبت مالی اعتراض شروع کئے۔ اور پہلے آپ مخالفت کرتے رہے۔ مگر بالآخر خود بھی اس اعتراض میں شریک ہو گئے۔

(کشف الاختلاف صہ۱۲ مصنفہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی)

## (۱۱۰) خواجہ کمال الدین صاحب کے قدیم عقائد

وہ (مسیح موعود) ایک نبی اللہ ہے۔ اور محمد صادق احمد مرسل صلوٰۃ اللہ علیہ کا خاتم النبیین ہونا چاہتا ہے کہ اس طفیل خدا احمد کے غلام انبیاء اور نبی اللہ ہوں۔

(اخبار الحکم قادیان مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

ہمیں اس کے غلام نبی ہند (مرزا صاحب) کو بھی نبی انہی کمالات کے باعث ماننا پڑے گا۔ اگر غلام کو نبی اس لئے تسلیم نہیں کرتے کہ اس میں بعض باتیں پائی جاتی ہیں جنہیں ہمارا محاکمہ نقص ٹھہراتا ہے۔ تو وہی باتیں بعینہ احمد مختار میں بھی موجود ہیں تو ہم غلام احمد کو چھوڑ دینے کے ساتھ ہی اس کے سردار کو بھی جواب دیں گے۔

(اخبار الحکم قادیان مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

## (۱۱۱) حق الیقین

غرض حضرت (مرزا) صاحب کی صداقت جس چیز نے مجھے منوائی اور جس نے مجھے حق الیقین کے درجہ پر پہنچایا کہ وہ خدا کا رسول اور خدا کا مسیح تھا وہ یہی آپ کا ایثار تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی ایک قصہ کہانی کے رنگ میں ہوتا اگر آج میں مثل ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتا۔۔۔

# (د) خواجہ کمال الدین صاحب قادیانی

## (۱۰۸) پتہ کی بات

پیر سراج الحق صاحب نے تذکرۃ المہدی حصہ دوم میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ قادیان میں بہت سے دوست بیرونجات سے آئے ہوئے حضرت (مرزا صاحب) کی خدمت میں حاضر تھے۔ اور منجملہ ان کے حضرت خلیفہ اول اور مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب اور منشی ظفر احمد صاحب۔ ۔ ۔ ۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اور شیخ غلام احمد صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب وغیرہم بھی تھے۔ مجلس میں اس بات کا ذکر شروع ہوا کہ اولیاء کو مکاشفات سے بہت کچھ حالات منکشف ہو جاتے ہیں۔ اس پر حضرت اقدس تقریر فرماتے رہے۔ اور پھر فرمایا کہ آج ہمیں دکھایا گیا ہے کہ ان حاضر الوقت لوگوں میں سے بعض ہم سے پیٹھ دئے ہوئے بیٹھے ہیں اور ہم سے روگرداں ہیں۔ یہ بات سن کر سب لوگ ڈر گئے اور استغفار پڑھنے لگے۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۲۲ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۰۹) ضعف ایمان

آپ نے (یعنی مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے) بار بار حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) سے خواجہ کمال الدین کے ضعف ایمان کی شکایت سنی ہوئی تھی چنانچہ آپ کو یاد ہو گا کہ جس دن حضرت اقدس نے (اخبار) وطن والے معاملہ میں تقریر فرمائی تھی۔ اس تقریر کے بعد ہی آپ کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ خواجہ (کمال الدین) صاحب کو لکھ دو کہ وہ بہت استغفار کریں۔ اور قربانی دیں کہ میں نے ان کی نسبت بہت سی خطرناک خوابیں دیکھی ہیں۔ پھر حضرت صاحب نے یہ خواب بھی سنائی تھی۔ اور

## (۱۱۳) خدا لگتی

اب ناظرین انصاف سے خدا لگتی کہیں کہ اس سے بڑھ کر اور کیا تحریف ہوگی یہ ہے خواجہ (کمال الدین) صاحب کی ابلہ فریبی اور علمی قابلیت جس پر آپ کو مجددیت اور امامت کا شوق چرایا ہے اور یہاں تک کہنے کی جراءت ہو گئی ہے کہ جو کچھ مرزا صاحب کرتے تھے وہی کام میں بھی کرتا ہوں۔ خواجہ صاحب اوروں کو ہوش کی کہتے ہو اپنے ہوش سنبھالو اور دیکھو تم کیا سے کیا ہو گئے۔ اور کہاں سے کہاں پہنچے ہو۔ کیا احمدیت اسی کا نام ہے کہ جس کے نام کے ساتھ وابستہ ہونا ایمان سمجھتے ہو جس کی تعریف و توصیف میں تمہارے اپنے لکھے ہوئے حروف بھی ابھی نہ سوکھے ہوں۔ اسی کے خلاف آج زہر اگلتے ہو۔ خواجہ، میرے مرزا نے تو تمہارے ساتھ کوئی بدسلوکی نہیں کی تھی۔ بلکہ اسی کی کفش برداری سے آج تم تمام دنیا میں شہرت پا گئے ایسے محسن سے یہ سلوک اور پھر دعوی احمدیت۔ کچھ شرم کرو اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو تو تمہارے تمہارے قلب کی اب کیا حالت ہے۔ پھر کہتے ہو کہ (آپ جیسے) احمدیوں کے متعلق ایسا لٹریچر استعمال کیا جاتا ہے۔ خدارا خواجہ صاحب۔ انصاف سے کہیں کہ چور کو چور زانی کو زانی کہیں تو کیا جرم ہے؟ یا زانی کو شریف اور کاذب کو صادق کہیں تو کیسا سعادت ہے ؎

مثال علم تو آمد بہ نسبت قرآن      کتاب چند بر پشت حمار سے

(اخبار الفضل قادیان، جلد ۳ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

## (۱۱۴) محسن آق

ولایت کے ایک رسالہ کے یہ صاحب (خواجہ کمال الدین صاحب) ایڈیٹر ہیں۔ اور احمد کا غلام ہونے کی وجہ سے ان کا فرض تھا کہ مغربی قوموں کے سامنے اسلام کے وہ زندہ اور تازہ نشانات پیش کرتے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی اور تمام

آپ (حکیم نورالدین صاحب) ریاست جموں سے آئے ہیں۔ آپ کے دل میں کیا کیا عزم ہوں گے کہ میں بہرہ ور کروں گا۔ دوا شفا بخشا ہوں مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا تو نہ صرف جسمانی امراض کے لئے بلکہ روحانی امراض کے لئے بھی . . . حکیم مقرر ہوگا جو خدا کے حکم سے کہ میں قرار پا چکا ہے۔

(تقریر خواجہ کمال الدین صاحب مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۱۰ء)

## (۱۱۲) اے کمال دین

اے کمال الدین، دین کے زوال میں ساعی نہ ہو۔ کیا تو وہی نہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود کی نبوت کے راگ گا کر سامعین سے خراج تحسین وصول کیا کرتا تھا۔ افسوس تیرے دماغ میں کیا فتور آیا کہ جس چیز کو قند مکرر سمجھتا تھا آج اسے زہر ہلاہل قرار دیتا ہے۔ کیا تجھے یاد نہیں رہا کہ تو نے اس عظیم الشان نبی کی نبوت منوانے کے لئے ایک رسالہ بنام بنگال کی دل جوئی لکھا کر کثرت سے شائع کیا تھا۔ دیکھ اس بیس صفحہ کے رسالے میں تو نے مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور رسالت کو کس زور سے پیش کیا ہے۔ اگر تجھے بھول گیا ہے تو میں اس کے جستہ جستہ مقامات تجھے یاد دلاتا ہوں۔

اے خواجہ کیا یہ تیرے اپنے الفاظ نہیں ہیں؟ تو کس زور سے حضور علیہ السلام کی نبوت منواتا تھا۔ آج خود ہی اس نبوت سے انکاری ہے۔ ہاں یہ ضرور ہونا تھا کیونکہ تو نے میرے روبرو اس عظیم الشان نبی کی خدمت میں ایک دفعہ اپنا خواب سنایا تھا کہ میرے منہ سے بہت سے چوہے نکلے ہیں۔ آج تو اپنی تحریروں اور تقریروں سے اس خواب کو پورا کر رہا ہے جب کہ تو مکان احمدیت کو جو تیرا ملجا و ماویٰ تھا متواتر سوراخ نکال کر اور رخنے ڈال کر ضعیف البنیان بنانے میں ساعی و سرگرم ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۳۰ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۱۵ء)

یہ بھی معلوم نہیں کہ جو آنے والا مسیح ہے اور جس کے مسلمان منتظر ہیں وہ نبی اللہ ہے۔
(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۱۶ء)

## (۱۱۶) خواجہ کی تدبیر

مولانا (محمد علی صاحب) جب ان منذرات کے وقوع کا زمانہ آیا۔ تو آپ کے مکرم دوست (خواجہ کمال الدین صاحب) نے سوچا کہ اگر میں کھلا کھلا غیروں میں جا ملا تو احمدی دوست اور احمدی لوگ تو ہاتھ سے گئے جن سے میں نے بہت سا کام لینا ہے اور غیروں میں تلون مزاج قرار پاکر ناقابل اعتماد ہو جاؤں گا۔ لہذا مجھے ایسا کرنا چاہیئے کہ احمدی کہلاتے ہوئے غیروں میں جا ملوں تاکہ میری کامیابی کے لئے احمدی اور غیر احمدی دونوں میدان ہوں۔ تب آپ نے ایک اسکیم تیار کی۔ لیکن اس کے اجراء میں کچھ موانع تھے جن کے رفع کرنے کی اشد ضرورت تھی۔ اور کچھ با اثر احمدیوں کی ضرورت تھی۔ جن کو اس اسکیم کے اجراء کا آلہ بنایا جاسکے۔ اس اسکیم کا نہایت مختصر خاکہ تو یہ ہے کہ احمدیوں میں تو اعتبار حاصل ہی ہے۔ اب غیروں میں تحریر و تقریر کے ذریعہ لائق مبلغ اسلام ہونے کا اعتبار پیدا کیا جائے۔ اور یہ اعتبار حاصل کرنے ہی یورپ میں تبلیغ اسلام شروع کر دی جائے۔ پھر تو دونوں کی دولت پر ہمارے ہاتھ ہوں گے۔

لیکن اس کے لئے پہلا مانع خلیفہ تھا۔ اور دوسرا مانع فتویٰ کفر اور نمازوں کی علیحدگی اور نماز جنازہ میں شریک نہ ہونا وغیرہ تھا مگر ان دونوں کے رفع کرنے میں اور احمدیوں کو ساتھ وابستہ رکھنے کے لئے ایک مضبوط اور با اثر ہستی کی ضرورت تھی۔ اور اس کی نظر میں وہ بجز آپ کے حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ اور آپ (یعنی مولوی محمد علی صاحب) اس وقت اس کی بہت سی باتوں اور اصولوں کے خلاف تھے۔ پس پہلا کام اس نے (یعنی خواجہ کمال الدین صاحب نے) یہ کیا کہ آپ کو اپنا موافق بنائے۔ اور پھر آپ کو ان مقاصد کے حصول کے لئے آلہ بنائے مجھے اکثر وہ مجالس یاد ہیں جن میں ان

کی رپورٹ میں اپنے نومسلموں کے درمیان اس کا نام لکھکر اپنی کارروائی کو فروغ دے دیا شکر ہے کہ اخبار پیغام صلح صرف اردو میں ہے اور اس ملک کے (انگلستان کے) لوگوں کے پاس نہ وہ آتا ہے اور نہ وہ اسے پڑھ سکتے ہیں ورنہ اسلامی مشنریوں کی جو بدنامی اس ملک میں ہوتی وہ ظاہر ہے لیکن جب سے یہ راز پیسہ اخبار میں انتشار کیا گیا ہے تب سے خواجہ صاحب نے کمال ہوشیاری کے ساتھ ایک نیا طرز اختیار کیا ہے کہ عموماً اپنی رپورٹ میں نومسلم کا نام نہیں لکھتے۔ انگریزی رسالہ میں تو بالکل ہی نہیں لکھتے کیوں کہ وہ اس ملک انگلستان میں شایع ہوتا ہے اور نام لکھنے سے رپورٹ کا غلط ہونا جلد ثابت ہوسکتا ہے۔ مگر اخبار پیغام میں بھی عموماً نام نہیں دئے جاتے چنانچہ اخبار پیغام صلح ۹ رجون ۱۹۱۸ء میں کامیاب اسلامی تحریک کے زیر عنوان رپورٹ کی گئی ہے کہ خدا کے فضل سے گزشتہ ماہ بھی قبولیت اسلام سے خالی نہیں گیا ایک بزرگ داخل اسلام ہوئے ان کے ہمراہ ان کی دختر نیک اختر بھی دائرہ اسلام میں آئی ہے اور ایک نوجوان فوجی افسر بھی زمرہ مسلمین میں آگئے ہیں۔ نہ بزرگ کا نام و نشان نہ ان کی دختر کا اور نہ کپتان صاحب۔ کیا اس سے بڑھ کر مہمل رپورٹ دنیا میں ہوسکتی ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۹ ارنومبر ۱۹۱۸ء)

## (۱۱۹) لاکھوں روپے

خواجہ کمال الدین صاحب یورپ میں اشاعت اسلام کے نام سے جو لاکھوں روپیہ مسلمانوں سے لے چکے ہیں ایک عرصہ سے اس کے حساب کا مطالبہ کیا جارہا تھا آخر بڑی دیر اور بار بار کے اصرار کے بعد خواجہ صاحب بولے۔ انھوں نے بعض رقوم کو تو ذاتی بتا کر ان کا حساب دینے سے قطعاً انکار کر دیا اور بعض کے متعلق کہا کہ ان کا حساب کتاب انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ انجمن اس کی ذمہ دار ہے۔

اصول پر مباحثات ہوا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات کیا بلکہ اکثر آپ اس کو (یعنی خواجہ صاحب کو) دوستانہ لہجہ میں اس جماعت کا پوپ کہا کرتے تھے۔

(کشف الاختلاف مؤلفہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی)

## (۱۱۷) علمیت کے دعوے

سنا ہے کہ خواجہ (کمال الدین) صاحب نے اپنی علمیت کے بڑے بڑے دعوے کئے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) نے اپنی تصنیفوں میں علمی غلطیاں کی ہیں چوں کہ خواجہ صاحب سے میں واقف ہوں اس لئے خوب جانتا ہوں کہ انھیں کتنا علم ہے اور کتنا فلسفہ اور منطق جانتے ہیں۔ نہ منطق اور فلسفہ نہیں جانتے نہ سہی لیکن کسی کی عربی دانی پر کس منہ سے اعتراض کرتے ہیں۔ حالاں کہ خواجہ صاحب علم عربی سے ایسے ہی دور ہیں جیسے کہ گدھے کے سر سے سینگ۔ علم عربی کا جاننا تو الگ رہا خواجہ صاحب تو قرآن بھی نہیں جانتے۔ اگر جانتے ہیں تو ہم قرآن کا ایک رکوع رکھ دیتے ہیں اس کا صحیح ترجمہ کر دیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ عربی عبارت لکھیں۔ یا کوئی منطقی مسئلہ حل کریں۔ بلکہ یہ کہ وہ قرآن کے ایک رکوع کا صحیح ترجمہ کردیں۔ اس سے ان کا علم ظاہر ہو جائے گا۔ اور پتہ لگ جائے گا کہ وہ کیسے عالم ہیں۔ لیکن وہ اس طرف نہیں آئیں گے۔

(احمدیہ بلڈنگس ایسوسی ایشن لاہور کا ماہواری ہینڈ بل نمبر ۲۱ — ۲۲ مشمولہ التبلیغ حصہ اول)

## (۱۱۸) ووکنگ مشن کا راز

جب سے پیسہ اخبار میں ووکنگ مشن کا یہ راز ظاہر ہوا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب کے منجملہ اور کارناموں کے ایک یہ بھی ہے کہ جہاں کہیں کوئی پرانا نو مسلم انگریز جو سالہا سال سے مسلمان چلا آتا ہے اتفاقاً کہیں ووکنگ چلا گیا۔ خواجہ صاحب نے جھٹ اس ماہ

اور اس کا یہ اثر تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح سے مدرسہ کی کمیٹی کے زمانہ میں رنج ہوئے۔ تو آخر وقت تک اس رنج کو نہ چھوڑا۔ اسی طرح اہل بیت مسیح کا حال۔ دوسرا یہ نقص تھا کہ آپ دوست (یعنی خواجہ کمال الدین صاحب) کی بات سے بہت ہی متاثر ہونے والے تھے۔ خواہ وہ غلط ہی کیوں نہ کہے۔

(کشف الاختلاف صـ۱۲ مصنفہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی)

## (۱۲۱) تصدیق

پھر اس کے بعد مسیح موعود (مرزا صاحب) کی خدمت میں ہر قسم کا اعتراض کرنے کا ذکر جو آپ (یعنی مولوی محمد علی صاحب) فرماتے ہیں تو کیا اپنا اور خواجہ کمال الدین صاحب اور میاں محمد لدھیانوی ہی کا واقعہ یاد نہیں دلاتے کہ وہ لوگ اس قدر مصیبت سے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کاٹ کر روپیہ بھجواتے ہیں اور یہاں بیوی صاحبہ (مرزا صاحب کی اہلیہ) کے زیور بن جاتے ہیں یا قسم قسم کے لباس آتے ہیں اور پھر لنگرخانہ کا خرچ اس قدر لاپرواہی اور اسراف سے ہوتا ہے کہ خون کے آنسو بہانے کو جی چاہتا ہے "۔ یہ اعتراض آپ کے مشہور ہیں اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ واقعی آپ لوگوں نے یہ اعتراض کر دیئے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۲۴ء)

## (۱۲۲) رسالہ ریویو آف ریلیجنز (ج)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز ایک ماہوار رسالہ ہے۔ جو حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی زندگی میں جاری ہوا۔ بلکہ خود حضرت اقدس نے اپنی طرف سے جاری کرایا اور اس کے اجرا کی اصل غرض اپنے مشن کی تعلیم کو دنیا میں شائع کرنا تھی۔ اس کے ایڈیٹر شروع سے مولوی محمد علی صاحب تھے جو ۱۹۱۴ء تک اس کام پر متعین رہے۔

(ضمیمہ ... رسالہ بعنوان مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر ثانی صـ۹۲)

اگرچہ خواجہ صاحب کا یہ بیان بھی کوئی تسلی بخش نہ تھا لیکن انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اس کی تردید میں جو اعلان اخبارات میں شایع کرایا ہے۔ اس نے معاملہ کو اور بھی الجھن میں ڈال دیا ہے اس اعلان میں فنانشل سکریٹری انجمن اشاعت اسلام نے لکھا ہے۔

"اس وقت اخبارات میں ووکنگ مشن پر اعتراضات کے سلسلہ میں یہ بحث بھی ہورہی ہے کہ ووکنگ مشن کا آمدو خرچ کس حد تک احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی زیر نگرانی ہے سو اس کے متعلق واقعات یہ ہیں کہ آخری مرتبہ دسمبر ۱۹۲۲ء کے آخری ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ حساب کتاب انجمن کی نگرانی میں دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اس کے مطابق ایک تحریر بھی لکھ دی تھی۔ اس پر کوئی چھ سات ماہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد ووکنگ کے بل دفتر انجمن میں آنے شروع ہوئے مگر ابھی تک کل امور کا تصفیہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہی انجمن کی پوری نگرانی کے ماتحت سارا حساب کتاب آیا ہے (اخبار مدینہ ۹ راگست ۱۹۲۳ء)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۷ راگست ۱۹۲۳ء)

## (ھ) مولوی محمد علی تھا قادیانی جماعت لاہور

### (۱۲۰) امر واقعہ

مولانا (محمد علی صاحب لاہوری) میں خوشامد سے نہیں کہتا۔ بلکہ ایک امر واقعہ کے طور پر کہتا ہوں کہ آپ کی طبیعت بہت اچھی تھی۔ آپ کے خیالات بھی بہت اچھے تھے لیکن ان سب خوبیوں کے مقابلہ میں دو نقص بھی موجود تھے۔ اول یہ کہ آپ بہت زود رنج اور مغلوب الغضب تھے۔ آپ کئی بار معمولی معمولی باتوں پر اس قدر جوش میں آئے کہ قادیان اور اپنے دار ہجرت کے چھوڑنے پر اور حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) اور خلیفۃ المسیح (یعنی حکیم نورالدین صاحب) کی بابرکت صحبت سے جدا ہونے پر تیار ہوگئے

وہ یعنی مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری ایڈیٹر رسالہ (ریویو آف ریلیجنز) تھے اگرچہ ان کے قرآن شریف کے ترجمہ میں مصروف ہونے کی وجہ سے مضامین میں ہی لکھا کرتا تھا۔ مگر چونکہ ایڈیٹر ہر طرح مضامین کا ذمہ دار ہوتا ہے اس لئے ان کی طرف سے ہدایت تھی کہ چھپنے سے پہلے رسالہ کے پروف ان کو دکھا لئے جایا کریں اس ہدایت کی تعمیل میں میں نے فروری ۱۹۱۴ء کے پروف بھی ان کے پاس بھیجے۔
(شیر علی صاحب قادیانی کا رسالہ مولوی محمد علی صاحب کے سابقہ عقائد پر تبصرہ ص۲۴)

## (۱۲۳) ہندوستان کا مقدس نبی (ج)

ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جلد وہ زمانہ آئے کہ ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں پر سے پردے اٹھ جائیں اور ان کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور معرفت حاصل ہو جاوے اور ان کے سینے اس سچائی کو قبول کرنے کے لئے کھل جائیں جو دین اسلام تعلیم دیتا ہے۔ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی میرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔
(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز
جلد ۳ نمبر ۱۱ ص۲۱۹-۲۱۱ منقول از رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب
ص۳۲ مولفہ محمد اسمعیل صاحب قادیانی)

## (۱۲۴) ہمارا احمد (ج)

اس زمانہ میں جس قدر لوگ اصلاح کے لئے اٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک احمد ہی ہے۔ جو ایک نبی کے لباس میں اور نبوت کے منہاج پر ظاہر ہوا۔ تمام وہ خصوصیتیں جو صرف انبیاء میں پائی جاتی ہیں وہ ہمارے زمانہ کے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کامل طور پر پائی جاتی ہیں۔ اگرا نبیاء کی ایک الگ جماعت ہے جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے

نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ میں مدیر رسالہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا مضمون منقول از رسالہ "مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر"، مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

## (۱۲۸) انبیاء علیہم السلام (ج)

انبیاء علیہم السلام شہرت پسند نہیں ہوتے . . . . . . . . چنانچہ یہی حالت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی . . . . . . . . اور آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مامور اور نبی کر کے بھیجا ہے وہ بھی شہرت پسند نہیں۔　　. یہی سنت قدیم سے انبیاء کی چلی آئی ہے۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۴ صفحہ ۱۳۱ - ۱۳۲ میں مدیر رسالہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا مضمون منقول از "رسالہ مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر" صفحہ مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

## (۱۲۹) یہ سلسلہ (ج)

یہ سلسلہ سچے معنوں میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطے کے مل سکتی ہو . . . . . . آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خداوند تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دئے مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ ہی سے نور حاصل کرتے ہیں ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا . . .

پھر اسی قانون اور پیش گوئیوں کے مطابق جو قریباً ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود کو قادیان میں نازل فرمایا جس کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہے۔

(از مولوی محمد علی صاحب بحوالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ ص ۱۹۱ منقول از منکرین خلافت کا انجام ص مولفہ جلال الدین شمس صاحب قادیانی رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب ص مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

## (۱۲۶) ایک نبی (ج)

جو شخص تاریخ انبیاء پر نظر ڈالے گا۔ وہ دیکھے گا کہ ہمیشہ سے یوں ہی تجدید دین ہوتی چلی آئی ہے اور یہ کام ہمیشہ سے انبیاء کرتے چلے آئے ہیں انسانوں کو حقیقی نیکی اور پاکیزگی کی راہوں پر چلانا۔ یہ فخر اسی قوم کو حاصل ہے اس آخرزمانہ کے لئے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو آخر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے۔ اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا مضمون مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۹ منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۷ جون ۱۹۳۶ء)

## (۱۲۷) ہر ایک نبی (ج)

ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے دو باتوں پر زور دیا ہے اوّل کہ خدا پر ایمان لائیں۔ اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے منجانب اللہ ہونے کو تسلیم کریں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بعینہٖ اسی قدیم سنت الہٰی کے مطابق اللہ تعالےٰ

رہیں گے اور جو غرض رسولوں اور نبیوں کے مبعوث کرنے کی ہوتی ہے وہ اس رسول کے بعد بھی اسی رسول کی مہر کے نیچے پوری ہوتی رہے گی یعنی انبیاء رہا کریں گے۔ پھران معترضین کا اولاد نرینہ کا اعتراض کرنا فضول ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا ان کو برا لگتا تھا اور اس امر سے ان کو خوشی تھی کہ اب ان کے بعد اولاد نرینہ نہیں تو اس سلسلہ کا خاتمہ ہو جاسے گا مگر خدا تعالیٰ نے ان کو بھی یہ جواب دے کر شرمندہ اور لاجواب کیا اور ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا کہ اس کے بعد تو برابر قیامت تک نبی اور رسول آتے رہیں گے اور اس غرض کو علی رغم دشمن پورا کرتے رہیں گے کیوں کہ وہ اس رسول کی مہر کے ساتھ آئیں گے۔

اس کی تصدیق مولوی محمد علی صاحب (قادیانی لاہوری) اپنے ریویو میں یوں کرتے ہیں " اس کتاب کے مصنف نے جزاہ اللہ خیرا جس قدر محنت اس کتاب کے تیار کرنے میں اٹھائی ہے۔ کتاب کے مطالعہ ہی سے پتہ لگ سکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گویا حضرت مسیح علیہ السلام (مرزا صاحب) کی کتابوں کا ایک خلاصہ ہے۔ اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر مخالف پر فتح یقینی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آج کل حضرت اقدس (مرزا صاحب) نماز مغرب کے بعد اس کے مضامین کو سنتے اور اکثر پسند فرماتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۲ر مارچ ۱۹۲۲ء نمبر ۷۴ جلد ۹)

## (۱۳۲) جولائی ۱۹۱۰ء (۳)

اس بات کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ باوجودیکہ اس عرصہ میں بھی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذمہ دار وہی (مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری) تھے۔ اور اس رسالہ میں بڑی شد و مد کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو نبی اور رسول اور زمرۂ انبیاء کا ایک فرد بتایا جاتا تھا۔ ان ایام میں وہ ایسے مضامین میں کبھی معترض نہ ہوئے اور اسی طرح سے ان کے ساتھ اپنا پورا پورا اتفاق ثابت کرتے رہے۔ مثال کے طور پر میں اس جگہ مضمون انبیاء عالم کا ایک فقرہ نقل کرتا ہوں جو ان ہی ایام میں جولائی ۱۹۱۰ء

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت آپ کے کسی بروز کو آنے سے نہیں روکتی البتہ آپ کے بعد شریعت کوئی نہیں آسکتی۔

(مضمون مولوی محمد علی صاحب لاہوری مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد پنجم نمبرہ بابت مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۹۹ منقول از رسالہ "مولوی محمد علی صاحب کے اپنے سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر" صفحہ ۱۳ مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

## (۱۳۰) دو بعثتیں (۲)

قرآن شریف اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں یا دو ظہور ہیں اور آپ کے دو ناموں محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ان ہی دو بعثتوں کی طرف اشارہ ہے

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۸ صفحہ ۱۶۴ میں مدیر رسالہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا مضمون منقول از رسالہ "مولوی محمد علی صاحب کے اپنے سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر" صفحہ ۱۳ مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی)

## (۱۳۱) رسول اور نبی

میرزا خدا بخش صاحب اپنی کتاب عسل مصفی کی پہلی جلد کے صفحہ ۲۹۵ پر لکھتے ہیں
"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین"
یعنی محمد صلے اللہ علیہ وعلیہ وسلم تم میں سے کسی آدمی کا باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالی کا رسول ہے اور نبیوں کی مہر ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے کفار کے اس اعتراض کا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد نرینہ نہیں ہے جواب دیا کہ بیشک ان کی اولاد نرینہ تو نہیں ہے لیکن چوں کہ وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مہر ہیں اس واسطے ان کی روحانی اولاد جن سے مراد رسول اور انبیاء ہیں وہ ضرور اس کی امت میں ہوتے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول بتایا جاتا رہا۔ اور ٹھیک ان ہی معنوں میں بتایا جاتا رہا جن میں اس مضمون میں بتایا گیا ہے۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب کو یا کسی اور فرد یا جماعت کو اعتراض نہیں ہوا۔

(محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کا رسالہ عنوان "تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب ص۹")

## (۱۳۴) فروری سنہ ۱۹۱۴ء (ج)

اس سے پہلے میں کھلے الفاظ میں حضرت مسیح موعود کو نبی اور حقیقی معنوں میں نبی لکھ چکا تھا۔ گو انھوں نے (یعنی مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری نے) اس پر اعتراض کیا تھا اور اعتراض کیوں کرتے جب کہ ان کا اپنا یہی عقیدہ تھا جیسا کہ ان کے اپنے مضامین سے ظاہر ہے۔ مگر فروری سنہ ۱۹۱۴ء میں ان کی توجہ اس طرف منعطف ہوئی کہ مسیح موعود کے منکروں کو مسلم ثابت کریں لیکن وہ مسلم ثابت نہیں ہو سکتے تھے جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے انکار نہ کیا جائے اس لئے وہ مسیح موعود کے منکرین کو مسلم ثابت کرنے کی خاطر خود حضرت اقدس کی نبوت ہی کو اُڑا دینے کے درپے ہو گئے جنھیں خود خدا نے نبی اور رسول کہا اور جن کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کا خطاب دیا۔ اور جنھوں نے خود یہ دعویٰ کیا کہ میں اسلام کی اصطلاح میں نبی ہوں۔

اس اثناء میں جب ریویو فروری سنہ ۱۹۱۴ء کے پروف ان کے پاس پہنچے تو ان میں ایک مضمون کا یہ عنوان دیکھا۔

II ...... کہ نبوت اگر ... میں نے ایڈیٹر اپنے قلم سے ایک نوٹ دے دیا ... غلط فہمی ... مضمون ... اپنے ... نوٹ سخت ناگوار گزرا۔ گو بحیثیت ایڈیٹر ان کو اس نوٹ کے لکھنے کا حق حاصل تھا بلکہ وہ میرے اصل مضمون میں بھی جیسی چاہتے تبدیلی کر سکتے تھے۔ کیونکہ

کے پرچہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوا تھا اور وہ فقرہ یہ ہے

"اسی زمانہ میں جس قدر لوگ اصلاح کے لئے اُٹھے ہیں ان میں سے ایک احمد ہی ہے جو ایک نبی کے لباس میں اور نبوت کے منہاج پر ظاہر ہوا تمام وہ خصوصیتیں جو صرف انبیاء میں پائی جاتی ہیں وہ ہمارے زمانہ کے احمد علیہ الصلوۃ والسلام میں کامل طور پر پائی جاتی ہیں۔ اگر انبیاء کی ایک الگ جماعت ہے جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے تو یقیناً ہمارا احمد (علیہ الصلوۃ والسلام) اسی جماعت کا ممتاز فرد ہے اگر زرتشت علیہ السلام ایک نبی تھا۔ اگر بدھ اور کرشن نبی تھے۔ اگر حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح خدا ئے تعالے کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے تو یقیناً یقیناً احمد بھی ایک نبی ہے کیونکہ جن علامتوں کے ذریعے زرتشت" اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا۔ وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمد فداہ امی وابی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں......

الغرض جو شخص ذرا بھی تدبر سے کام لے گا۔ اس کو اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہوگا کہ حضرت مرزا غلام احمد اسی پاک گروہ میں سے ایک عظیم الشان فرد ہے جو انبیاء کے نام سے ممتاز ہے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام درحقیقت ایک سچے نبی ہیں اور اسی زمرہ میں سے ہیں جن کو انبیا اور رسل کے نام سے پکارا جاتا ہے - - - - اب آئندہ کوئی نئی شریعت نازل نہ ہوگا اور کوئی ایسا نبی دنیا میں نہیں آئے گا جو قرآن شریف کی شریعت کو منسوخ کرنے کے لئے آئے....

اب اس کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا صاحب شریعت نبی نہیں آئے گا۔ .... .. آپ خاتم النبیین یعنی انبیاء کے لئے مہر ہیں اب کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔

اس تحریر کی نہ کوئی تاویل ہوسکتی ہے اور نہ اس کے متعلق کسی قسم کا کوئی عذر کیا جا سکتا ہے اس مضمون کو دیکھکر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق پسندیدگی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا۔ اس کے بعد بھی ہمیشہ اس رسالہ میں

زبان مبارک سے اپنے کانوں سے سنیں تو آؤ میں آپ کے سامنے آپ کا ایک تحریری اقرار پیش کرتا ہوں اس کے دیکھنے سے تو آپ کو یاد آجائے گا کہ واقعی حضرت مسیح موعود کی یہی تعلیم تھی کہ نبوت کا دروازہ امت محمدیہ کے لئے بند نہیں ہوا بلکہ کھلا ہے اگر آپ کو اس میں شک ہو تو آپ اپنے اس مضمون کا مطالعہ فرمائیں جو آپ نے "سلسلہ احمدیہ کے مختصر حالات وعقائد" کے عنوان کے تحت ریویو جلد ۵ نمبر ۳ میں لکھا۔ ۔ ۔ ۔ آپ صفحہ ۱۸ پر سلسلہ احمدیہ کا عقیدہ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

سلسلہ ان معنوں میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ پرانا ہو یا نیا۔ آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیے مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں اس کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔

مولوی صاحب آپ نے یہاں کیا لکھا اور اب آپ کیا فرماتے ہیں۔

(شیر علی صاحب قادیانی کا رسالہ "مولوی محمد علی صاحب کے سابقہ عقائد پر تبصرہ" صفحہ ۱۱)

## (۱۳۵) ایک ماہ بعد

جناب مولوی محمد علی صاحب (امیر جماعت لاہور) نے ۲۱ جون ۱۹۰۸ء گویا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے قریباً ایک ماہ بعد بمقام لاہور بتقریب جلسہ پیغام صلح ایک تقریر فرمائی تھی جو الحکم نمبر ۴۲ جلد ۱۲ مورخہ جولائی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی ہے جس میں سے ذیل کا اقتباس دیا جاتا ہے

ہمیں بھی اسی وسیع دعا کے کرنے کا حکم ہے اهدنا الصراط المستقیم اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے۔ کیوں کہ اگر خدا وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے

وہی ان مضامین کے ہر طرح ذمہ وار تھے اس لئے مجھے مجبوراً خاموش رہنا پڑا
ذشیر علی صاحب قادیانی مددگار ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کا مضمون مندرجہ
اخبار الفضل قادیان جلد ۴ نمبر ۹۹ مورخہ ۱۶ر جون ۱۹۱۷ء)

# (۱۳۴) نبوت کا دروازہ (ج)

ایک تو وہ زمانہ تھا جب کہ مولوی (محمد علی) صاحب (قادیانی لاہوری) کی بات بات سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ نبوت کے تمام دروازے بند نہیں ہوئے بلکہ امت محمدیہ کے کامل افراد کو یہ درجہ حاصل ہو سکتا ہے اور اب مولوی صاحب پر ایک وقت ایسا آگیا ہے جب کہ وہ کہتے ہیں :-

"اگر تم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے اور تم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوتے ہو
(اخبار پیغام صلح جلد ۲ نمبر ۱۱۹)

مگر مولوی صاحب اگر یہ خطرناک راہ تھی تو آپ کیوں بار بار حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول لکھتے رہے اور کیوں آپ نے حضرت مسیح موعود کو انبیاء اور رسل کے گروہ میں شامل کیا جناب مولوی صاحب سچ فرمایئے۔ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود کی زبان سے اپنے کانوں سے بارہا یہ نہیں سنا کہ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند ہیں مگر ایک کھڑکی اب بھی کھلی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھڑکی ہے یعنی اب صرف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے نبوت مل سکتی ہے اور کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہیں امید نہیں کرتا کہ آپ کا حافظہ ایسا کمزور ہو گیا ہو کہ ایک بات جو آپ نے بارہا حضرت مسیح موعود کی زبان سے سنی آپ ایسی جلدی بھول گئے کہ اب آپ تمام دروازے نبوت کے بند قرار دیتے ہیں

لیکن اگر آپ کا حافظہ فی الواقع ایسا ہی کمزور ہو گیا ہے کہ ایسی باتیں بھی آپ کے ذہن قطعی طور پر نسیاً منسیا ہو گئیں۔ جو آپ نے کئی بار حضرت مسیح موعود کی

یعنی انبیاء کے لئے مہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو غرض نبوت کے برکات بند نہیں ہوئے بلکہ اب بھی ایسے ہی حاصل ہو سکتے ہیں جیسے کہ پہلے حاصل ہوتے تھے مگر اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا کیوں کہ شریعت قرآن کے ذریعہ کامل ہو چکی ہے۔ اور نہ اب کوئی ایسا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ جو خاتم النبیین کی اتباع کا سرٹیفکٹ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔

بعد از اختلاف مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں :۔ انبیاء علیہم السلام ایک قوم ہیں اور کسی قوم کا خاتم یا خاتم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے۔ یعنی ان میں سے آخری ہونا۔ پس نبیوں کے خاتم کے معنی مہر نہیں بلکہ آخری نبی ہیں (بیان القرآن ص۱۵۱۵)

مذکورہ بالا تحریروں سے واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر لیتے ہیں اور فرماتے ہیں آپ کے بعد آپ کا امتی نبوت کو حاصل کر سکتا ہے اور خود مولوی صاحب قبل از اختلاف یہی معنی کرتے تھے لیکن اختلاف کے بعد کہتے ہیں کہ خاتم کے معنی مہر کرنا بالکل غلط ہیں۔ وہ ایک ہی معنی رکھتا ہے یعنی ان میں سے آخری ہونا۔ کیا یہ معنی صریح طور پر اس خصوصیت اور امتیاز کو باطل نہیں کرتے جو سلسلہ احمدیہ کو حاصل تھی اور جسے خود مولوی صاحب بھی اختلاف سے پہلے مانتے تھے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ ع۹۲ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۳۵ء)

## (۱۳۹) تیئیسواں جواب (ج)

مولوی محمد علی صاحب (قادیانی امیر جماعت لاہور) نے یہ دیا ہے کہ جو حوالہ جات مسئلہ نبوت کے متعلق رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے میری طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب میرے نہیں ہیں بلکہ ان میں سے بعض دوسرے لوگوں کے بھی ہیں جیسا کہ ذیل کے الفاظ میں انھوں نے ظاہر کیا ہے۔

"مولوی محمد اسمعیل صاحب نے ایک رسالہ بنام "میرا عقیدہ دربارہ نبوت مسیح موعود" ریویو آف ریلیجنز کے میری اور کچھ دوسروں کی تحریروں سے

میں مرزا صاحب کو نبی قرار دینا صرف اسلام کی بیخ کنی سمجھتا ہوں بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحب پر بھی اس سے بہت بڑی زد پڑتی ہے۔ اگر تم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے اور تم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوئے ہو۔

(پیغام صلح - ۹ راپریل ۱۹۱۵ء)

کون کہہ سکتا ہے کہ ان دونوں تحریروں میں بعد المشرقین نہیں۔ اور ان کا عمر دوسری تحریر لکھتے وقت اپنے ان عقائد پر قائم تھا جو پہلی تحریر لکھتے وقت اس کے تھے لیکن باوجود اس کے مولوی محمد علی صاحب تبدیلی عقائد کا الزام ہم پر لگاتے ہیں اور اپنے متعلق ان کا یہ دعویٰ ہے کہ انھوں نے اپنے عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ راپریل ۱۹۲۲ء نمبر ۸۲ جلد ۹)

## (۱۳۸) اختلاف

قبل از اختلاف مولوی محمد علی صاحب ریویو جلد ۵ ص ۱۹۰ میں سلسلہ احمدیہ کے امتیازی عقائد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یہ سلسلہ سچے معنوں میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدائے تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔"

اور ریویو ماہ جولائی ۱۹۱۰ء ص ۲۶۱ میں لکھا ہے۔ اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں تو وہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہی ہو سکتے ہیں کیوں کہ آپ خاتم النبیین

ہے کہ ان میں سے بعض حوالے دوسرے لوگوں کے بھی ہیں اور اصل حقیقت یہی ہے کہ جہاں انھوں نے اپنے بیسویں جواب میں مغالطہ دہی کے طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو اپنی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اس کے مقابل پر اس جواب میں بعض اپنی تحریرات کو دوسروں کی طرف منسوب کر دیا ہے اور کم از کم یہ کہ اپنی ذمہ داری کو مغالطہ دہی کے ذریعہ دوسروں پر ڈالنا چاہا ہے لیکن ان کی یہ تمام کوششیں بے سود ہیں اور وہ آج جو چاہیں حلف اٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں یا اس زہر کے پیالے کو حیلوں حوالوں سے ٹالتے رہیں ان کے ہاتھ (ریویو آف ریلیجنز میں) کٹ چکے ہیں۔

(محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کا رسالہ بعنوان "مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر" ص)

## (۱۴۰) چوبیسواں جواب (ج)

مولوی محمد علی صاحب (قادیانی لاہوری) نے اپنی سابقہ تحریرات کا یہ دیا ہے کہ کہ اگر میری اس کارروائی کو (کہ میں سالہا سال تک رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں مرزا صاحب کو زمرہ انبیاء و رسل میں سے ایک عظیم الشان نبی اور رسول بتاتا اور ثابت کرتا رہا ہوں اور اب اس کے خلاف یہ اعلان کر رہا ہوں کہ مرزا صاحب ہرگز ہرگز نبی نہیں ہیں) میری ایک غلطی قرار دیا جائے تو بھی اس کی وجہ سے میرے تقدس میں فرق نہیں آ سکتا کیونکہ میں تو مرزا صاحب کا صرف ایک انگریزی خواں مرید ہوں اور میری اس غلطی کے مقابل پر مرزا صاحب کو جنھیں ایک مامور ہی نہیں بلکہ مسیح موعود اور حکم اور عدل بھی مانا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے مسلمات کی رو سے بارہ سال تک اس لفظ کے سمجھنے میں غلطی لگی رہی پس اگر ان کی اس غلطی سے ان کے تقدس میں فرق نہیں آتا تو میری اس غلطی سے میرے تقدس کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے اصل الفاظ اس بارہ میں یہ ہیں:

قادیانی جماعت یہاں تک کہتی ہے کہ بارہ سال تک مامور کو اور مامور بھی جو حکم اور عدل ہو لفظ نبی کے معنی سمجھ نہ آسکے۔ نہ لفظ محدث کے معنی سمجھ آسکے اور وہ غلط معنی کر

مرتب کیا ہے۔

(پیغام صلح جلد ۱۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۱ء)

مولوی صاحب کو چاہئے تھا کہ اگر ان کے اس بیان میں کچھ بھی سچائی کی آمیزش تھی تو ایسے حوالہ یا ت کی نشاندہی کرتے اور بتاتے کہ وہ کن لوگوں کے ہیں اور کیا ایسے مضامین انھوں نے خود اپنے ہاتھ سے ریویو میں شایع نہیں کئے اور ان کی کاپیاں اور پروف خود ان ہی نے نہیں دیکھے تھے اور اگر وہ ان کے اپنے عقیدہ کے مطابق نہیں تھے تو انہیں کیا مجبوری درپیش تھی کہ ایسے مضامین کو اس رسالہ میں درج ہی نہیں کیا بلکہ خود اپنی طرف منسوب کیا کیوں کہ انھوں نے عصمت انبیاء کے مضمون میں ایک موقع پر بتایا ہے کہ اس رسالہ میں جو مضامین کسی نامہ نگار کے نام پر نہیں بلکہ مضمون نگار کے نام کی تصریح کے بغیر شایع ہوتے ہیں وہ سب ایڈیٹر کے ہوتے ہیں پس یا تو آپ ان مضامین کے ساتھ نامہ نگاروں کے نام رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں دکھائیں ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ انھیں کسی اور کی طرف منسوب کیا جائے اور اگر اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جائے کہ وہ دوسروں کے لکھے ہوئے ہیں اور آپ نے ان میں کوئی تصرف نہیں کیا تاہم ان کے متعلق آپ کی ذمہ داری آپ کے اپنے مسلمات کے مطابق کم نہیں ہوتی کیوں کہ آپ اپنے رسالہ (تبدیلی عقیدہ کا الزام) کے صلا پر اخبار بدر کے حوالہ سے کسی شخص کے خط کا ایک فقرہ نقل کرکے اس کے نیچے لکھتے ہیں دو شاید ہمارے مکرم مفتی صاحب یہ عذر کردیں کہ یہ لوگوں کے خطوط ہیں اور ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کے ذمہ دار نہیں ہوا کرتے مگر میں کہتا ہوں کہ جب تمہارے مذہب کے خلاف ایک بات کہی جاتی ہے تو کیا تمہارا فرض نہ تھا کہ اگر اس کو درج بھی کر دیا ہے تو اس کی تردید ساتھ چھاپ دیتے ابھی میں پی چھاپ دیتے کہ نامہ نگار جو یہ مذہب مسیح موعود کی طرف منسوب کرتا ہے غلط ہے۔

پس (ان کا یعنی مولوی محمد علی صاحب قادیانی کا) یہ عذر سراسر بے حقیقت

اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ
کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان
میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بعضنہ نہیں چھوڑ سکتے۔
(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد اول نمبر ۳۵ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)
معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ
اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی
ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی
نظر سے دیکھتا ہے ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے
اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے خدا تعالیٰ کو جو دلوں کا بھید جاننے
والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت
اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود
علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں جو
درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا
موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔
(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد اوّل نمبر ۲۴ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

کیا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو ختم نبوت کے معنی کہ اب کوئی نبی
نہیں آسکتا۔ آج معلوم ہوئے ہیں یا کیا حدیث نبوی لا نبی بعدی کے معنی اس وقت
معلوم نہیں تھے یہ معلوم تھے لیکن اس وقت مولوی محمد علی صاحب ان معنوں کو غلط قرار
دیتے تھے اور ختم نبوت کے صحیح معنی اس طرح بیان فرماتے تھے۔

سلسلہ احمدیہ مانتا ہے کہ آں حضرت صلعم نبیوں کی مہر ہیں اور آپ کے بعد
کوئی نبی نہیں آسکتا سوائے اس ایک کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد
ہے اور انعام نبوت آپ کے ذریعہ سے پاتا ہے۔ یہ صرف ایک سچا

مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا رہا تو اس کا ایک انگریزی خواں مرید (یعنی مولوی محمد علی صاحب قادیانی) اگر لفظ نبی کو غلط استعمال کرے تو کیا اندھیرا آگیا۔ (اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۴ر مارچ ۱۹۳۵ء از خطبہ جمعہ مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۳۵ء)

(محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کا رسالہ بعنوان "مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر ص۱۲۲)

## (۱۴۱) دورنگی چال

ہر شخص حق رکھتا ہے کہ اگر اسے اپنے سابقہ عقیدہ میں کوئی غلطی معلوم ہو تو وہ اپنے عقیدہ میں تبدیلی کرے لیکن جو شخص تبدیلی عقیدہ کے باوجود کہتا جائے کہ میں نے کوئی تبدیلی نہیں کی وہ اہل علم کی نظر میں اپنی بددیانتی کی وجہ سے بالکل گر جاتا ہے ایسا شخص اپنی دورنگی چال کی وجہ سے چوں کہ نہ ادھر ہوتا ہے نہ ادھر اس لئے وہ اہل عقل کے نزدیک قطعاً عزت کے قابل نہیں ہوتا اور مومن ایسے لوگوں سے بیزار ہوتے ہیں۔ اس کی ایک مثال مولوی محمد علی صاحب ایم اے بھی ہیں مولوی صاحب بارہ سال کے قریب (رسالہ) ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ بڑے زور وشور سے دنیا کو بتاتے رہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود نبی ہیں پیغمبر ہیں۔ رسول ہیں اور وہی عظیم الشان نبی آخر زماں ہیں جن کے آنے کا وعدہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اور اس لمبے عرصہ میں کبھی ایک دفعہ بھی مولوی (محمد علی) صاحب نے یہ نہ لکھا کہ حضرت مرزا صاحب نبی نہیں ہیں صرف محدث ہیں لیکن آج وہی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں تو حضرت مرزا صاحب کو ہمیشہ سے محدث ہی مانتا رہا ہوں میں نے مرزا صاحب کو کبھی نبی نہیں مانا۔ کیوں کہ نبوت ختم ہو چکی۔ حالاں کہ نہ صرف مولوی صاحب بلکہ ان کے تمام ساتھی متفقہ طور سے بڑے زور سے اعلان کر چکے ہیں کہ:۔

> ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ۔ ۔ ۔ ۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے

یہاں تک بیان کیا کہ قرآن شریف آخر زمانہ میں امت محمدیہ میں ایک نبی کے آنے کی خبر دیتا ہے اور حضرت مرزا صاحب وہی موعود نبی ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ گزشتہ انبیاء نے آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظہور کی خبر دی اور وہ نبی آخر الزماں بھی حضرت مرزا صاحب ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ حضرت مرزا صاحب نبی ہونے کے مدعی ہیں اور قرآن سے ان کا نبی اور رسول ہونا ثابت ہے۔

ریویو کے مضامین کو پڑھو جو مولوی محمد علی صاحب نے اپنے قلم سے لکھ کر شائع کئے ہیں۔ ان میں وہ نہایت ہی یقینی طور پر حضرت مرزا صاحب کو انبیاء کے گروہ میں شامل کرتے ہیں اور نبی ہونے میں ان کو تمام دوسرے انبیاء کے ساتھ برابر ٹھہراتے ہیں۔ ہاں اتنا ضرور ظاہر کرتے ہیں کہ یہ نبوت آپ کو براہ راست نہیں ملی بلکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے حاصل ہوئی لیکن جو نبوت حضرت مرزا صاحب کو حاصل ہوئی اس کو وہی نبوت ٹھہراتے ہیں جو حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو ملی۔ وہ حضرت مرزا صاحب کو فی الواقع نبی قرار دیتے ہیں اور حقیقی معنوں میں ان کو نبوت کا پانے والا ظاہر کرتے ہیں۔ ریویو کے صفحات میں انہوں نے ایک لفظ بھی ایسا نہیں لکھا جس سے ظاہر ہو کہ جو نبوت حضرت مرزا صاحب کو ملی وہ ناقص نبوت ہے یا وہ حقیقی معنوں میں نبوت نہیں بلکہ استعارہ کے رنگ میں ان کو نبی کہا گیا ہے ورنہ فی الواقع وہ نبی نہیں۔

ریویو کے صفحات کو اول سے آخر تک پڑھ جاؤ تو تم یہ لکھا ہوا پاؤ گے کہ حضرت مرزا صاحب مدعی نبوت ہیں۔ نبی ہیں۔ رسول ہیں پیغمبر ہیں اور ایسا انہوں نے اپنے دوستوں کو نہیں بلکہ مخالفوں کو بتایا کہ حضرت مرزا صاحب نبی ہونے کے مدعی ہیں اور ان کی نبوت و رسالت قرآن شریف سے ثابت ہے اور یہ کہ وہ فی الواقع اور فی الحقیقت ایسے ہی نبی اور رسول اور پیغمبر ہیں جیسا کہ پہلے انبیاء نبی اور رسول اور پیغمبر تھے انہوں نے ایک لفظ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ وہ تمام الفاظ جو انبیاء کے متعلق استعمال ہوتے ہیں لکھے ہیں اور ان کے کلام کے

مسلم ہی ہے جو نبی متدس کی پیروی کر کے نبی بن سکتا ہے۔

(انگریزی رسالہ احمد مسیح موعود ۔ مولفہ محمد علی صاحب ایم۔اے)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۲۵ مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

## (۱۴۲) گزشتہ تاریخ (ج)

گزشتہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ہمیشہ بہت سے آدمی ایسے گزرے ہیں جو ایک وقت میں ایک نیک عقیدہ رکھتے تھے اور بڑی مضبوطی کے ساتھ اس عقیدہ پر قایم تھے بلکہ اس عقیدہ کو دوسرے لوگوں کے سامنے پیش کرتے اور حتی الوسع اس کی تبلیغ کرتے مگر بعد میں ایک ایسا وقت ان پر آگیا کہ وہ خود اس عقیدہ سے منحرف ہوگئے اور پھر جیسا کہ وہ اس عقیدہ کی تبلیغ میں کوشش کرتے تھے دوسرے وقت میں اسی عقیدہ کی تردید میں زور لگانا شروع کر دیا ایسی مثالوں کی تلاش کے لئے تاریخ کے صفحات کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی زمانہ میں ایسی مثالیں کافی تعداد میں مل سکتی ہیں بلکہ میں سخت افسوس اور رنج کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ ایسے واقعات کی ایک افسوسناک مثال مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے اپنی ذات میں دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔

یہ وہ صاحب ہیں جو کئی سال تک رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر رہے اور اس رسالہ میں انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بطور نبی کے پیش کیا ان کو نبی رسول پیغمبر کے ناموں سے برابر پکارتے رہے۔ قرآن شریف کی آیات کی رو سے ان کی نبوت و رسالت کو ثابت کیا۔ کھلے الفاظ میں کہا کہ اس امت کے کسی اور فرد سے ان کو مشابہت دینا سخت نادانی اور جہالت ہے بلکہ یہاں تک کہا کہ حضرت ابو بکر و عمر سے مشابہت دینا بھی سخت غلطی ہے کیوں کہ یہ بزرگ نبی نہیں تھے اور حضرت مرزا صاحب نبی ہیں۔ وہ حضرت مرزا صاحب کو اس امت کے دیگر بزرگوں سے الگ کر کے ان کو انبیاء و رسل کے گروہ میں شامل کرتے رہے بلکہ

# (۱۴۴) اظہر من الشمس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) کی نبوت اظہر من الشمس ہے اور آپ لوگوں پر کافی حجت ہو چکی ہے لیکن اگر کوئی دھتائی سے انکار کرنا چاہے تو اس کا علاج ہمارے پاس کچھ نہیں۔ مثال کے طور پر ایک ذاتی واقعہ عرض ہے۔ اگست ۱۹۲۰ء شملہ کا ذکر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں بندہ نے حضرت اقدس (مرزا صاحب) کی چند عبارتیں دعویٰ نبوت کے متعلق پیش کیں۔ اور ایک مجمع کی موجودگی میں پیش کیں اور ان کا حل چاہا۔ کچھ دیر تو مولوی (محمد علی) صاحب محکمات اور متشابہات کے طور پر ان عبارتوں کو حل کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن دیکھا کہ یہ اس طرح حل نہیں ہوتیں تو جلال میں آکر فرمانے لگے اگر حضرت (مرزا) صاحب کی تحریروں سے یہ ثابت ہو جائے کہ وہ نبی اللہ ہیں تو میں ان کو چھوڑ دوں گا۔ اور مسیح موعود یا مجدد بھی نہیں مانوں گا۔

سبحان اللہ کیا عمدہ ایمان ہے بجائے اس کے کہ فرماتے۔ اگر ثابت ہو جائے تو میں مان لوں گا فرماتے ہیں۔ نبوت ثابت ہونے پر مسیح موعود اور مجدد ماننے سے بھی انکار کر دوں گا۔ پس آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو کسی بات کے ثابت ہونے پر بھی ایمان کی نسبت کفر کو ترجیح دیتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸ نمبر ۳ مورخہ ۸ جولائی ۱۹۳۰ء)

# (۱۴۵) محسن کش

اسی قسم کے آپ ہمارے اندر سے پیدا ہو گئے ہیں اور محسن کشوں کی جماعت ایسے رنگ میں ظاہر ہوئی ہے کہ اس نے خود ہی محسن کشی نہیں کی اور اپنے محسن کے نام کو خود ہی ترک نہیں کیا بلکہ یہ بھی کوشش کی ہے کہ اس کی تعلیم کو دنیا کے پردہ سے مٹا دیں۔ چنانچہ آج ہی ایک خط مارشش سے آیا ہے۔ جو ایک احمدی نے بھیجا

پڑھنے سے پڑھنے والے کو ذرا بھی شک باقی نہیں رہتا کہ ان مضامین کا لکھنے والا حضرت مسیح موعود کو ایسا ہی نبی قرار دیتا ہے جیسا کہ دوسرے انبیاء نبی ہیں۔ کھلے الفاظ اور صریح عبارات میں انھوں نے ناظرین کے سامنے حضرت مسیح موعود کو بطور نبی کے پیش کیا ہے کسی قسم کی شرط یا توجیہ ساتھ نہیں لگائی اور ایک لفظ بھی ایسا نہیں لکھا جس سے یہ سمجھا جائے کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت ایسی نبوت نہ تھی جیسے دوسرے انبیاء کی بلکہ ان کا لفظ لفظ یہ بتاتا اور ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت بعینہ وہی نبوت ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو ملی بلکہ انھوں نے تو یہاں تک ظاہر کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت ایسی ہی ہے جیسی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت۔ ا۔

(شیر علی صاحب قادیانی کا مولوی محمد علی صاحب کے سابقہ عقائد پر تبصرہ)

## ۱۴۳ بڑی بات

محض عقیدہ کی تبدیلی کوئی بڑی بات نہیں۔ بڑی یہ بات ہے کہ عقیدہ میں تبدیلی کرنے کے باوجود کہا جائے اور اصرار کیا جائے کہ تبدیلی نہیں کی گئی۔ مولوی محمد علی صاحب اسی پوزیشن میں ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ جو عقائد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں رکھتے تھے وہی اب تک رکھتے ہیں ان میں انھوں نے سر مو فرق نہیں کیا لیکن ہم کہتے ہیں حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین صاحب) رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اندر ہی اندر اور خلافت ثانیہ کے دوران کھلم کھلا انھوں نے اپنے عقائد بدل دیے اور ان میں زمین و آسمان کا فرق آگیا۔ اس کے ثبوت میں متعدد مثالیں دی جا چکی ہیں لیکن مولوی (محمد علی) صاحب کو چونکہ ہٹ دھرمی اور ضد ہے وہی بات پر اڑے ہوئے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱ نمبر ۔۔۔ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۲۹ء)

مزدوری کاموں کا حرج ہوتا تھا۔ مگر اب جماعت کو مشکور ہونا چاہیئے کہ حضرت نواب محمد علی صاحب دام اقبالہٗ نے اپنا ٹائپ رائٹر صدر انجمن کو مرحمت فرمایا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۲ مورخہ یکم جولائی ۱۹۱۵ء)

## (۱۴۸) خائن اور بد دیانت

حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نورالدین صاحب) نے تادم وفات جناب مولوی محمد علی کو ترجمۃ القرآن لکھوایا اور مولوی صاحب بحیثیت ملازم صدر انجمن مبلغ دو صد روپے ماہوار خزانہ انجمن سے بطور تنخواہ وصول کرکے اس کا انگریزی ترجمہ کرتے رہے مگر جوں ہی حضرت نورالدین اعظم نے وفات پائی جناب مولوی صاحب نے ایبٹ آباد میں تکمیل ترجمہ کے بہانے پر صدر انجمن احمدیہ (قادیان) کے خزانہ سے ایک ہزار روپیہ پیشگی وصول کیا۔ ہزاروں روپے کی قیمتی کتب تری لائبریری سے لیں اور صدر انجمن کا ٹائپ رائٹر ساتھ لے کر لاہور پہنچ وہاں اعلان کر دیا کہ یہ سب کچھ میرا ہے اور پھر حضرت نورالدین کے ترجمۃ القرآن میں تصرف کرکے احمدیت کے مخصوص مسائل نکال دئے اور بد دیانتی و خیانت پر مہر کر دی اور لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون کی پرواہ نہ کی پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ لایحب الخائنین یعنی خائن اور بد دیانت خدا کا محبوب نہیں بن سکتا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸ نمبر ۱۴۹ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۱ء)

## (۱۴۹) ذلیل سے ذلیل (ج)

ایسی کارروائی یوں علانیہ طور پر علیٰ رؤس الاشہاد تو ایک ذلیل سے ذلیل اور رذیل سے رذیل طبقہ اور اخلاق کا انسان بھی کرنے کی جرات نہیں کر سکتا چہ جائیکہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام ،، کا پریزیڈنٹ (مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری) جو امیر قوم بھی کہلاتا ہے اس کا مرتکب ہو اور اس میں قطعاً شرم محسوس نہ کرے۔

(محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کا رسالہ مولوی محمد علی صاحب کی سابقہ تحریرات کے متعلق جواب طلب امر ص ۲۴)

ہے مسٹر نوردیا ان کا نام ہے۔ ان کو مولوی محمد علی صاحب نے ایک خط بھیجا جس میں لکھا ہے کہ وہ مجھے مولوی غلام محمد کے ماریشس جانے کی خوشی ہے لیکن آپ ان کو سمجھادیں کہ وہاں یہ عقائد نہ پھیلائیں کہ مسیح موعود مجدد نہیں بلکہ نبی تھے اور اسی لئے (ان کے منکر) تمام مسلمانان عالم کافر ہیں۔ یہاں ہندوستان میں ان دو عقیدوں سے سلسلہ کو نقصان عظیم پہنچا ہے۔ پس وہاں ان کو شروع ہی سے مخالفت کرنا چاہیئے "

(احمدیہ تبلیغ مشن ریوالیی ایشن لاہور کا ماہواری ہینڈ بل نمبر ۱۲۰ مشمولہ التبلیغ حصہ اول)

## (۱۴۶) عجب رنگ کے انسان

مولوی محمد علی صاحب (امیر جماعت لاہور) بھی عجیب رنگ کے انسان ہیں نہ تو انہیں اپنے کسی قول کی پرواہ ہے اور نہ اپنے کسی فعل کی جیسا موقع دیکھتے ہیں ویسا ہی رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور جدھر ضرورت سمجھتے ہیں ادھر ہی ڈھل جاتے ہیں ان کے سابقہ اور موجودہ مذہبی عقائد میں جس قدر اختلاف اور تضاد پایا جاتا ہے اس کی حقیقت تو کئی بار ظاہر کی جا چکی ہے اور ایسی صفائی کے ساتھ ظاہر کی جا چکی ہے کہ خود مولوی صاحب موصوف کو بھی کہنا پڑا کہ

میری یا زید بکر کی تحریر کوئی حجت شرعی نہیں

(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۲۴ صفحہ ۴ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۱۹ء)

## (۱۴۷) ناحق ناروا

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مولوی محمد علی صاحب یہاں سے (قادیان سے) جاتے وقت کئی ہزار کی لاگت کا ترجمۂ قرآن اور صدہا روپے کا کتب خانہ بالکل ناحق ناروا لے گئے اور باوجود ادھر کے واجبی مطالبات کے بالکل چپ لگا بیٹھے۔ ان کے ساتھ ہی ساڑھے تین پونے چار سو روپے کا نیا ٹائپ رائٹر بھی انہوں نے تاحال ناجائز طور پر اپنے قبضہ میں رکھا ہوا ہے۔ جس کی عدم موجودگی سے سلسلہ عالیہ کے بعض

یا تو وہ رائے عامہ کے مخالف ہو جانے سے ڈر گئے یا پھر دنیا میں اپنی فضیلت و علمیت کا سکہ بٹھانے اور خراج تحسین حاصل کرنے کے لئے اس سرقہ کے مرتکب ہوئے۔ بہر کیف جو بھی وجہ ہو اس سے مولوی صاحب کی پرلے درجہ کی علمی بددیانتی اور ایمانی کمزوری ظاہر ہے جنہوں نے ذاتی نمود یا چند سکوں کی خاطر کہ مبادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور لٹریچر کا ذکر کرنے سے تفسیر بکنے سے رہ جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں پیش نہ کیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۱۴۷ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۳۱ء)

# (۱۵۲) ایک طرف دوسری طرف

ایک طرف تو خطبوں میں۔ تقریروں میں تحریروں میں آئے دن یہ رونا رویا جاتا ہے کہ آمد کم ہو گئی۔ کام چلانا مشکل ہو گیا ترقی کے بجائے تنزل ہو رہا ہے جو کچھ دے سکتے ہوئے دو اور ایک سوالی کو اپنے دروازہ سے خالی ہاتھ نہ پھیرو لیکن دوسری طرف اسی عرصہ میں لموری جیسے خوش نما مقام پر عالی شان کوٹھی تیار کی جاتی ہے جس پر ہزارہا روپیہ پانی کی طرح بہادیا جاتا ہے اور جب روپیہ کے متعلق سوال ہوتا ہے تو کہہ دیا جاتا ہے۔ یہ میری تصانیف کی آمدنی ہے اور اپنی دیدہ ریزی سے میں نے جو کچھ کمایا وہ اس پر صرف کیا۔ ...

معلوم ہوتا ہے مولوی (محمد علی) صاحب ایک طرف تو روز بروز ترقی کی بجائے تنزل کی طرف قدم اٹھنے کی وجہ سے اور دوسری طرف اپنے دوستوں کی طرف سے اس تنزل کا سارا الزام اپنے اوپر عائد ہونے کے باعث گھبرا گئے ہیں اور ان کی گھبراہٹ اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ وہ امارت سے دستبردار ہونے کے لئے تیار بیٹھے ہیں چنانچہ اسی خطبہ جمعہ میں انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ

”اگر جماعت اس پر خوش نہیں تو وہ اپنے لئے کسی اور امیر کا انتخاب کر سکتی ہے اور میں خوشی سے اس منصب سے علیحدہ ہونے کے لئے تیار ہوں“

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸ نمبر ۹۹ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۰ء)

## (۱۵۰) عبرتناک حالت (۳)

جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ طریق خطاب وجواب۔ یہ طرز کلام۔ گالیاں تمسخر اور استہزار۔ ان کی موجودہ دینی یا اخلاقی حالت کا جو نقشہ پیش کرتا ہے میں اس کی بحث میں پڑنا نہیں چاہتا لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ اگر مولوی صاحب کے پاس اصل سوال کا ایک ذرہ بھر بھی جواب موجود ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ وہ اس نہایت گندے۔ نہایت کمینے اور پرلے درجہ کے ذلیل اور ذلیل طریقہ سے کام لیتے۔ پس ان کا اس گندگی کی طرف جھکنا انہیں درحقیقت مضطر اور مجبور ثابت کر رہا ہے اور ان کی یہ اضطرار کی حالت اور بے چارگی ایک طرح سے انہیں معذور ثابت کرتی ہے اور ان کی موجودہ مدوجہ کی خطرناک حالت کا نقشہ پیش کرکے عبرت دلاتی ہے پس بجائے اس کے کہ ہم انہیں ان کی گالیوں کا جواب دیں ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس گندی ناپاک اور عبرتناک حالت سے اور ان ظلمات سے نکالے اور از سرنو انہیں آنکھیں بخشے۔

(محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی کا رسالہ بعنوان «مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر» ص)

## (۱۵۱) روحانی حلاوت

اب ہم دوسرے حصہ تفسیر کو لیتے ہیں اس میں جہاں جہاں روحانی حلاوت پائی جاتی ہے۔ وہ صرف وہی حصہ ہے جہاں مولوی (محمد علی) صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) کے بیان فرمودہ معانی اور تفسیر کو نقل کر دیا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو بلاریب تفسیر زیر بحث دیگر عام تفاسیر کی مانند محض روکھی پھیکی اور کہی باتوں کا مجموعہ بن کر رہ جاتی۔ لیکن ان تمام مقامات میں کہیں بھی مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب وغیرہ کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ ان کا ایسا کرنا دو حال سے خالی نہیں

نام سے دنیا ناواقف تھی......... وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب جری اللہ فی حلل الانبیاء ہیں۔ اس کا پاک وجود ہے جس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی یاد کو تازہ کر دیا ہے

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۶۶ مورخہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۲۴ء)

یہ مقام (قادیان) وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے ناف کے طور پر بنایا ہے اور اس کو تمام جہان کے لئے ام قرار دیا ہے اور ہر ایک فیض دنیا کو اسی مقدس مقام سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ مقام خاص اہمیت رکھنے والا مقام ہے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۷۱ مورخہ ۳۔ جنوری ۱۹۲۵ء)

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالٰے نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۷ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء)

قادیان میں ہمارے مقدس مقامات ہیں اور ہمارے لئے قادیان کے بعض مقامات ویسے ہی مقدس ہیں جیسا کہ ہمارے نزدیک اور دوسرے انبیاء کے ماننے والوں کے نزدیک ان انبیاء کے مقامات مقدس ہیں۔

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۷۷۔ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۱ء)

یہ تو وہ مقام ہے جو حضرت مسیح موعود کو کشفی طور پر قرآن کریم میں دائیں طرف لکھا ہوا دکھایا گیا۔ پھر یہ وہ مقام ہے جس کی شان خدا کا مسیح اس طرح بیان فرماتا ہے "قادیان یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے" (دافع البلاء مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۲۹۔ جولائی ۱۹۲۰ء)

عرب نازاں ہے گر ارض حرم پر تو ارض قادیان فخر عجم ہے

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۷۷ مورخہ ۲۵۔ دسمبر ۱۹۳۲ء)

# فصل سولھویں ۱۶

## قادیانیوں کی جماعت قادیان

### (۱) قادیان

قادیان کیا ہے۔ وہ خدا کے جلال اور اس کی قدرت کا چمکتا ہوا نشان ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ کے مطابق "خدا کے رسول کا تخت گاہ" ہے۔ ............ قادیان خدا کے مسیح کا مولد، مسکن اور مدفن ہے اس بستی میں وہ مکان ہے جس میں دنیا کا نجات دہندہ۔ دجال کا قاتل، صلیب کو پاش پاش کرنے والا اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے والا پیدا ہوا۔ اس میں اس نے نشوونما پائی اور اسی جگہ اس کی زندگی گزری۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ انمبر ۴۸ مورخہ ۱۳۔ دسمبر ۱۹۲۹ء)

قادیان کی بستی خدا کے انوار کے نازل ہونے کی جگہ ہوئی۔ اس کی گلیوں میں برکت رکھی گئی اس کے مکانوں میں برکت رکھی گئی ایک ایک اینٹ آیت اللہ بنائی گئی۔ اسکی مساجد پر نور، موذن کی اذان پر نور۔ اسلام کے غلبہ کی تصویر بشکل منارہ اسی جگہ بنائی گئی۔ جہاں خدا کا مسیح نازل ہوا۔ اس منارہ سے وہی لا الٰہ الا اللہ کی آواز پھر بلند کی گئی جو آج سے تیرہ صدیاں قبل عرب میں بلند کی گئی تھی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۵۲-۵۳ مورخہ یکم جنوری ۱۹۲۹ء)

وہ بستی قادیان ہے جس کا نام اب زبان زد خلائق ہو رہا ہے اور مکہ کی طرح اس کے شرف کو بھی قائم کرنے کے لئے اس کے ایک ایسے مکین کو منتخب کیا کہ جس کے

کرتے نئے آنے والے لوگوں کو چونکہ اس قسم کی باتیں معلوم نہیں ہوتیں۔ پھر اتنے ہجوم میں یہ بھی خیال ہو سکتا ہے کہ شائد حاضر ہونے کا موقع نہ مل سکے اس لئے میں نے یہ بات یاد دلادی ہے۔

(تقریر جلسہ سالانہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۸۱ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۳۳ء)

## (۳) حرم میں شعائر اللہ

ہمارے جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی سے بتا دیا تھا کہ دینی اغراض کے لئے قادیان میں اس موقعہ پر اس کثرت سے لوگ آیا کریں گے کہ ان کے اس ہجوم سے جو صرف دین کی خاطر ہوگا۔ قادیان کی زمین حرم کا نام پائے گی۔.........

پس ہمارا جلسہ شعائر اللہ ہے بلکہ ہر آنے والا شعائر اللہ ہے اور من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب کے مطابق جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی عظمت کرتا ہے وہ اپنے تقویٰ کا ثبوت دیتا ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۳ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء)

## (۴) وہاں

ہاں ہاں مجھے وہاں جانا ہے جہاں وہ مسجد مبارک مسجد ہے جس کے بارے میں خدا وند عالم نے سب دانا۔ مبارک کل امر یجعل فیھا مبارک فرمایا۔ پھر وہ مسجد ہے جو منارۃ المسیح کی حامل اور اپنی عظمت و برکت کے لحاظ سے بیت المقدس و بیت العتیق کی مساجد میں شامل ہے۔ جہاں وہ مقبرہ بہشتی ہے جس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے کہ انزل فیھا کل رحمۃ۔ مر کے تو خدا جانے کہاں دفن ہوگا۔ مجھے جیتے جی اس بہشت بریں سے ہو آنے دو جو خدا کے مسیح کا شہر۔ خدا کے مسیح کا مقر۔ خدا کے مسیح کا آرام گاہ ہے۔ میں جاؤں گا اور

اے قادیاں اے قادیاں — تیری فضا ہے نور کو
دیتی ہے ہر دم روشنی — جو دیدہ ہائے حور کو
ہے قبلہ وکعبہ کہوں — یا سجدہ گاہ قدسیاں
اے تخت گاہ مرسلاں
اے قادیاں اے قادیاں

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۳۲ء)

سنو میرے یار و چلو قادیاں کو — تساہل کو چھوڑو چلو قادیاں کو
بہت سو رہے اٹھو چلو قادیاں کو — نبی آگیا تو چلو قادیاں کو
چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۴ ۱۴ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۲ء)

# (۲) شعائر اللہ

پھر شعائر اللہ کی زیارت بھی ضروری ہے یہاں (قادیان میں) کئی ایک شعائر اللہ ہیں مثلاً یہی علاقہ جہاں جلسہ ہو رہا ہے ..........

اسی طرح شعائر اللہ میں مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ۔ منارۃ المسیح شامل ہیں۔ ان مقامات میں سیر کے طور پر نہیں بلکہ ان کو شعائر اللہ سمجھ کر جانا چاہئے تاکہ خدا تعالیٰ ان کے برکات سے مستفیض کرے۔

(تقریر جلسہ سالانہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۸۱ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۳۳ء)

اسی طرح ایک زندہ نشان حضرت ام المومنین (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اہلیہ) ہیں صحابہ کا یہ طریق تھا کہ جب آتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور باقی امہات المومنین کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتے اور ان کی دعاؤں کے مستحق بنتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اور پھر بعد میں بھی کئی لوگ حضرت ام المومنین (مرزا صاحب کی اہلیہ) کی خدمت میں حاضر ہوتے اور دعا کی درخواست

وہ مبارک ایام اور وہ یمن وسعادت سے لبریز گھڑیاں جو خدا تعالے کے فرستادہ نے منشائے ایزدی کے ماتحت اپنی جماعت کی روحانی تربیت اور روحانی ترقی کے لئے مقرر فرمائی تھیں۔ بالکل سر پر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان کی سلامتی اور خدا تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے بار بار قادیان آنا ضروری قرار دیا ہے اور اس کے لئے بتاکید ارشاد فرمایا ہے لیکن وہ لوگ جو بشری کمزوریوں اور مجبوریوں کے باعث دوران سال میں اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ انھیں جلسہ سالانہ کے موقع کو ایک نعمت غیر مترقبہ خیال کرنا چاہیئے اور اگر ان کے نزدیک ایمان اور روحانیت کی کوئی بھی قدر وقیمت ہے تو انھیں ہر قیمت ادا کرکے جلسہ میں شامل ہونا چاہیئے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۳۲ء)

# (۶) قادیان کا قیام

خدا تعالےٰ نے قادیان کو مرکز بنایا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے جو برکات اور فیوض یہاں نازل ہوتے ہیں اور کسی جگہ نہیں ہیں۔ پھر جس کثرت سے حضرت مسیح موعود کے صحابہ یہاں موجود ہیں اور کسی جگہ نہیں ہیں اس لئے یہاں کے لوگوں کے ساتھ ملنے سے انسان کا دل جس طرح صیقل ہوتا ہے اور جس طرح اُسے تزکیہ نفس حاصل ہوتا ہے اس طرح کسی جگہ کے لوگوں کے ملنے سے نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو لوگ قادیان نہیں آتے مجھے اُن کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔

(انوار خلافت مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ص۱۱۷)

اللہ تعالےٰ نے قادیان کی بستی کو اپنے نبی کی زبان پر دارالامان کا خطاب بخشا ہے چنانچہ فرمایا ہے ومن دخلہ کان اٰمنا۔ . . . . . . . . . . . . . .

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے جو نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا وعدہ فرمایا ہے قادیان دارالامان اس نئی دنیا کا تقدیر الٰہی میں مرکز

ضرور جاؤں گا۔ کیونکہ خدا۔ ابراہیم کے خدا۔ یعقوب کے خدا۔ موسیٰ کے خدا۔ عیسیٰ کے خدا۔ محمدؐ کے خدا۔ میرے مرزا کے خدا نے اس مقام کو برکت دی۔ برکت ہی نہیں دی بلکہ ہمیشہ کے لئے اُسے دارالامان ٹھہرایا۔ اسے بیت المقدس کا قائم مقام بنایا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۴۸ مورخہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۲۱ء)

# (۵) دعوت قادیان (ج)

اس زمانہ کے مرسل و مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا صاحب) نے اپنی جماعت کے لوگوں کو قادیان بار بار آنے کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں آکر انسان ہر آن خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات کا مشاہدہ کرکے اپنے ایمان کو تازہ کرسکتا ہے بعض مقامات خدا تعالیٰ کے جلال وجمال کی تجلی گاہ ہونے کی وجہ سے اپنے اندر ایسی ایمان پرور اور بصیرت افروز تاثیرات رکھتے ہیں جن کی وجہ سے انھیں دنیا کی دیگر بستیوں پر ایک نمایاں فضیلت اور شرف حاصل ہوجاتا ہے۔ کوہ طور مادی طور پر دنیا کے دوسرے پہاڑوں سے کسی طرح بھی افضل نہیں۔ بیت المقدس دنیا کے دیگر مقامات کی طرح ایک مقام ہے۔ کہ ایک غیر آباد خطہ میں پتھر کی چند ایک عمارتوں کا مجموعہ ہے۔ مگر اس سے کون انکار کرسکتا ہے کہ ان مقامات کو خدا تعالیٰ کے محبوب اور برگزیدہ انسانوں سے انتساب کی وجہ سے ایک خاص شرف اور بزرگی حاصل ہے۔

اسی طرح قادیان بھی خدا تعالیٰ کی تازہ تجلیات کی مورد اور اس کے مقدس رسول کا تخت گاہ ہے۔ قادیان وہ مقام ہے جسے اس دہریت اور مادہ پرستی کے زمانہ میں حفاظت واشاعت اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کا مرکز قرار دیا۔

اس اعلان کے ذریعہ سے عہدہ داران جماعت کو تاکید کی جاتی ہے کہ حضور کی اس ہدایت کی پورے طور پر اشاعت کریں کہ کوئی دوست مقامی عہدہ داروں کی وساطت سے مرکز سے اجازت حاصل کرنے کے بغیر قادیان میں ہجرت کر کے نہ آئے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۸۔اگست ۱۹۳۶ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فیصلہ ہے کہ باہر کی جماعتوں میں سے کوئی احمدی دوست بلا اجازت مرکز۔ ہجرت کی غرض سے قادیان نہ آئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مقامی جماعتوں نے حضور کی اس ہدایت کی اشاعت پورے طور پر احباب کے اندر نہیں کی ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ بہت سے دوست بغیر اجازت مختلف جگہوں سے مرکز میں ہجرت کی غرض سے آتے۔

اب اس اعلان کے ذریعہ پھر عہدہ داران جماعت کو تاکید کی جاتی ہے کہ حضور کی اس ہدایت کی پورے طور پر اشاعت کریں کہ کوئی دوست مقامی عہدہ داروں کی وساطت سے مرکز سے اجازت حاصل کرنے کے بغیر قادیان میں ہجرت کر کے نہ آئے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۶۶ مورخہ ۱۶۔ستمبر ۱۹۳۶ء)

ہر احمدی کو نوٹ کر لینا چاہئے کہ سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ فیصلہ ہے کہ کوئی دوست مرکز کی اجازت کے بغیر قادیان میں ہجرت نہ کریں۔ اس لئے جو صاحب ہجرت کی نیت رکھتے ہوں وہ اپنے مقامی عہدہ داروں کی وساطت سے مرکز سے اجازت حاصل کر لیں۔

اگر کوئی دوست اس کی خلاف ورزی کریں گے تو اغلب ہے کہ ان کو ان کی منشار کے خلاف مرکز سے واپس جانے کے لئے کہا جائے جس سے مالی نقصان کے علاوہ ان کے احساسات کو بھی ٹھیس لگے گی اسی لئے میں ہر دوست سے

قرار پاچکا ہے۔ اس لئے مخلص احمدیوں کو چاہئے کہ اس کی برکات روحانی وجسمانی سے متمتع ہونے کے لئے اور اپنی اولاد کو ان میں شریک کرنے کے لئے قادیان کی طرف خدمت دین اور روحانی علاج کی نیت سے ہجرت کریں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان کا مضمون تحریک ہجرت مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۔ نمبر ۱۲۰ مورخہ ۔ مئی ۱۹۳۱ء)

ایک نصیحت میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جلسہ کے بغیر بھی دوستوں کو قادیان آتے رہنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جو بار بار قادیان نہیں آتا اُس کے ایمان کے متعلق مجھے خطرہ ہے۔ ادھر یہاں کی بود و باش کو آپ نے ضروری قرار دیا ہے۔ پس احباب کو چاہئے کہ قادیان کو زندگی میں وطن بنانے اور مرکر مدفن بنانے کی کوشش کریں۔ اسی کے ماتحت میں نے ایک تحریک کی ہے کہ مکانات بنوانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں شامل ہونے والوں کے لئے پچیس روپیہ کا ایک حصہ رکھا گیا ہے۔ دوست اس کمیٹی میں شریک ہوں حصہ ڈالیں اور یہاں مکان بنوائیں۔

(تقریر جلسہ سالانہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱ مورخہ ۔ جنوری ۱۹۳۲ء)

## (۷) بلا اجازت (ج)

خدا کے مسیح (مرزا صاحب) نے قادیان کو مرکز قرار دیا اور بابرکت مقام اور مرجع الخلائق قرار دیا اور فرمایا ؎

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

پھر یہاں تک فرمایا کہ جو ہجرت کر کے قادیان آنے کی نیت نہیں رکھتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۸ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (میاں محمود احمد صاحب) کا فیصلہ ہے کہ باہر کی جماعتوں میں سے کوئی احمدی دوست بلا اجازت مرکز ہجرت کی غرض سے قادیان نہ آئے۔

# (۱۰) ابوہریرہ اور حسان

لوگوں کو کیا علم ہوسکتا ہے کہ حافظ معین الدین مرحوم ۔ حافظ حامد علی مرحوم ۔ بابا روڑا مرحوم وغیرہ دنیا میں کیا کام کر گئے اور ہمارے سلسلہ کی کس قدر انھوں نے خدمت کی ہے دنیا کو اُن کی کچھ خبر نہیں وجہ یہ کہ اخباروں میں ان کا کچھ ذکر نہیں آیا اسی طرح اگر ابوہریرہ اور حسان بھی اس زمانہ میں ہوتے تو ان کا بھی یہی حال ہوتا ۔

(بابا روڑا) حضرت (مرزا) صاحب سے اکثر درخواست کیا کرتے تھے کہ حضور کبھی کپورتھلہ تشریف لائیں ۔ ایک دفعہ حضرت (مرزا) صاحب یوں ہی بغیر اطلاع کپورتھلہ کو چل پڑے ۔ حضور (مرزا صاحب) کے ساتھ یکہ میں ایک سخت مخالف بیٹھا ہوا تھا اُس نے بابا روڑا سے جاکر کہا جا تیرا مرزا آرہا ہے ۔ اب بابا مرحوم کو اس کا اعتبار نہ آئے کہ اس قدر عظیم الشان شخص کس طرح کپورتھلہ آسکتا ہے ۔ دوسری طرف محبت ان کو کھینچے لے جائے کہ شاید حضور تشریف لائے ہوں ۔ چنانچہ انھوں نے اس مخالف کو سخت گالیاں نکالنی شروع کر دیں کہ تو جھوٹ بکتا ہے اور ننگے سر اور ننگے پیر بھاگ پڑے کہ شاید تشریف لائے ہوں ۔ مگر تھوڑی دور جاکر پھر کھڑے ہوگئے ۔ اور اس کو گالیاں نکالنی شروع کر دیں ۔ مگر پھر محبت نے کھینچا اور یکہ خانہ کی طرف بھاگے ۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۸ امورخہ ۳۰ اگست ۱۹۲۰ء)

# (۱۱) جناب الٰہی سے پکوڑے کی ممانعت (ج)

جب ہم بٹالہ (ضلع گورداسپور) پہنچے تو مولوی (شیر علی) صاحب نے فرمایا کہ بازار سے پکوڑے روٹی کے ساتھ کھانے کے لئے لے لیں ۔ میں نے عرض کی کہ مجھے تو ضرورت نہیں (میں پہلے یعنی تخود کی چیز نہیں کھایا کرتا تھا ۔ اب تک بھی نہیں کھاتا) ۔ مولوی صاحب کے لئے ایک پیسہ کے پکوڑے لے لئے ۔ میں اور مولوی صاحب یکہ پر ہی سوار تھے ۔ اس وقت ایک شخص نے مجھے تین روپے دئے کہ فلاں شخص کو لاہور میں دے دینا ۔

توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس امر کی پوری پابندی کر کے مرکز کے لئے آسانی پیدا کرے گا۔
(ناظر امور عامہ)۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۶ء)

## (۸) مرزا صاحب کے صحابہ

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے ملنا چاہئے کئی ایسے ہونگے جو پھٹے پرانے کپڑوں میں ہوں گے اور ان کے پاس سے کہنی مار کر لوگ گزر جاتے ہوں گے مگر وہ ان میں سے ہیں جن کی تعریف خود خدا تعالےٰ نے کی ہے۔ ان سے خاص طور پر ملنا چاہئے۔

(تقریر جلسہ سالانہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۸۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۳ء)

## (۹) انبیاء کے خاص اصحاب ہیں

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبداللہ صاحب (سنوری) مرحوم سابقون اولون میں سے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کو ایک غیر معمولی عشق تھا.... جب وہ پہلے پہل حضرت (مرزا) صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی عمر صرف اٹھارہ سال کی تھی۔ اور اس کے بعد آخری لمحہ تک ایسے روز افزوں اخلاص اور وفاداری کے ساتھ مرحوم نے اس تعلق کو نبھایا کہ جو صرف انبیاء کے خاص اصحاب ہی کی شان ہے۔ ایسے لوگ جماعت کے لئے موجب برکت اور رحمت ہوتے ہیں۔ اور ان کی وفات ایسا قومی نقصان ہوتی ہے جس کی تلافی ممکن نہیں ہوتی۔........ وفات مرض فالج سے ہوئی۔ جس میں مرحوم نے تیرہ دن بہت تکلیف سے کاٹے۔ فالج کا اثر زبان پر بھی تھا۔ اور طاقت گویائی نہیں رہی تھی۔ مگر ہوش قائم تھے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۰۰ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۳) اینٹوں میں فرق

پس قادیان اور باہر کی اینٹوں میں فرق ہے۔ اس مقام کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ میں اسے عزت دیتا ہوں جس طرح بیت الحرام، بیت المقدس یا مدینہ و مکہ کو برکت دی ہے اور اب اگر ہماری غفلت کی وجہ سے اس کی تقدیس میں فرق آئے تو یہ امانت میں خیانت ہوگی اس لئے یہاں کی اینٹیں بھی انسانی جانوں سے زیادہ قیمتی ہیں اور یہاں کے مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے اگر ہزار دو ہزار احمدیوں کی جانیں بھی چلی جائیں تو پھر بھی ان کی اتنی حیثیت بھی نہ ہوگی جتنی ایک کروڑپتی کے لئے ایک پیسہ کی ہوتی ہے۔ پس قادیان اور قادیان کے وقار کی حفاظت زیادہ سے زیادہ ذرائع سے کرنا ہمارا فرض ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۷۰ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۲ء)

## (۱۴) احمدی محلے

میں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنے کا جو مطالبہ کر رہا ہوں اس کے لئے پہلے قادیان والوں کو لیتا ہوں۔ یہاں کے احمدی محلوں میں جو اونچے نیچے گڑھے پائے جاتے ہیں گلیاں صاف نہیں، نالیاں گندی رہتی ہیں۔ بلکہ بعض جگہ نالیاں موجود ہی نہیں ان کا انتظام کریں۔ وہ جو اونچی ہیں وہ سر دے کریں اور جہاں جہاں گندہ پانی جمع رہتا ہے اور جو اردگرد بسنے والے دس بیس کو بیمار کرنے کا موجب بنتا ہے اُسے نکالنے کی کوشش کریں اور ایک ایک دن مقرر کر کے سب مل کر محلوں کو درست کریں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا ارشاد مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۷ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء)

## (۱۵) قادیان کی زندگی

بعض لوگ پانچوں وقت مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ اور پانچوں وقت ہی قطار باندھ کر

میں اس وقت یکہ پر ہی سوار روٹی کھاتا رہا۔ مولوی صاحب نے بھی وہیں روٹی کھائی۔ مگر ایک روٹی اور دیا پکوڑا میری طرف کیا کہ یہ آپ کھالیں۔ میں نے مولوی صاحب کو فرشتہ سمجھ کر آپ کا دیا ہوا پکوڑا اور روٹی لے لی اور کھانا شروع کیا۔ میں نے سوچا کہ روٹی کھالوں اور پکوڑا پھینک دوں کیونکہ مجھے اس کی جناب الٰہی سے ممانعت تھی مگر میں نے سمجھا کہ مولوی صاحب نے پکوڑے کھائے ہیں ان کی تقلید میں اور تبرک بنا کر کھا لیتا ہوں۔ پکوڑے کا کھانا تھا کہ میرے حواس خطا ہو گئے اور وہ تین روپے جو کسی شخص نے بٹالہ میں لاہور کے لئے دئے تھے وہ اس یکہ پر ہی گر گئے۔.........

جب میں سونے لگا تو یہ شعر میری زبان سے جاری ہوا ؎

مہمان کو وہ اپنے ساتھ لایا پر جیتے جی کچھ نہ اس کو کھایا

اس سے بھی میں نے طرز کلام سے سمجھا کہ اللہ تعالےٰ بوجہ اس پکوڑے کھانے کے مجھ سے ناراض ہو گیا ہے۔

(میر مہدی حسین صاحب قادیانی کی روایت مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۲۹ نمبر ۵ و ۷ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۶ء)

## (۱۲) مسیح قدنی اور قادیان

مرے پیارے مسیح قدنی جہاں میں تو اک نشان رہے گا۔
مٹیں گے تجھ کو مٹانے والے تو نقش حق جاوداں رہیگا

یہ قادیاں ہے نبی کی بستی یہ تخت گاہِ رسول حق ہے
خدائے قادر کا ہے یہ وعدہ یہ بلدہ دار الاماں رہیگا

ہزاروں آئیں عذاب دنیا میں لاکھوں برباد شہر بھی ہوں
مگر یقیناً یہ شہر احمد نبی بہ حفظ و اماں رہے گا

(غلام رسول صاحب راجیکی قادیانی کی نظم مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۹ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۳۶ء)

بعض اوقات میں نے دیکھا ہے۔ بیعت ہونے لگتی ہے ............

قرآن کریم میں صراحت ہے کہ بیعت ہاتھ سے کی جاتی ہے۔ لیکن بعض لوگ بیعت کے وقت پاؤں پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں .......... پھر بیعت کے وقت بعض دوست پیٹھ کی طرف آکر بیٹھ جاتے ہیں اور بغل کے نیچے سے یا اوپر کی طرف سے ہاتھ نکال لیتے ہیں۔ اس وقت کا نظارہ بیعت کا نظارہ نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایک ماہی گیر جال کے اندر ہاتھ ڈالکر مچھلی نکال رہا ہے۔

پھر میں یہ بھی نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی شخص اتنی عقل نہ رکھتا ہو کہ وہ خیال کر سکے جب میں رقعہ بھیجوں گا تو ممکن ہے کوئی ضروری کام کر رہے ہوں اور اس میں حرج ہو۔ جو بھی رقعہ لے کر آئے گا مجھے کام چھوڑ کر اس کی طرف دیکھنا پڑے گا۔ رقعہ لینا پڑے گا اور اس طرح کام کا حرج ہوگا اور وقت ضائع ہوگا۔ گر یہ کیفیت کبھی کبھی پیش آئے تو خیر۔ لیکن یہاں تو یہ حالت ہے کہ سارا سارا دن بچوں کے ہاتھ رقعوں پر رقعے چلے آتے ہیں ......... رقعے لینے کے لئے مجھے ۲۰-۳۰ بار اٹھنا پڑتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کچھ لکھنے بیٹھتا ہوں۔ دو سطریں لکھی ہیں۔ کھٹ کھٹ ہوئی۔ اٹھ کر دروازہ کھولا تو ایک بچے نے رقعہ دیدیا کہ فلاں صاحب نے دیا ہے۔ پھر دروازہ بند کر کے بیٹھا اور دو سطریں لکھا کہ پھر کسی نے آکر کھٹ کھٹانا شروع کر دیا اور لاکر رقعہ دے دیا۔ ایسے رقعوں کے متعلق میرا تجربہ یہ ہے کہ ان میں سے (۹۹) فی صدی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے فوری طور پر بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی ......... (۹۹) فی صدی بھی نہیں۔ ہزار میں سے (۹۹۹) ایسے ہوتے ہیں اور ان میں سے شاید ایک ایسا ہو جس کے متعلق کہا جا سکے کہ جائز طور پر بھیجا گیا ہے۔ ان میں فی ہزار (۹۹۹) ایسے ہوتے ہیں جن میں دعا کی تحریک ہوتی ہے۔ ان کو بھلا بکس میں کیوں نہیں ڈالا جا سکتا۔

مشایعت یا استقبال صحابہ سے ثابت ہے یہ چیزیں محبت اور بعض حالات میں قومی وقار کو بڑھانے والی ہیں۔ لیکن جب کوئی مبلغ آتا جاتا۔ یا باہر جاتا آتا ہو ن

مصافحہ کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ مصافحہ کے معنی ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ جب کوئی شخص باہر سے آئے یا باہر جائے۔ یا دیر سے ملے تو مصافحہ کر لیا جائے لیکن روزانہ ہی پانچ بار یہ تحکم مصافحہ کرتے چلے جانا بے معنی بات ہے۔ یہ طریقہ نہ سنت سے ثابت ہے اور نہ عقل سے یہ محض وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔

منہ سے السلام علیکم کہنا ہی مسنون ہے۔ مگر یہ مصافحہ سوائے ضیاع وقت کے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ پھر اس میں بعض دفعہ روشناس کرنے والی بات بھی نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ بغل کے نیچے سے کوئی ہاتھ نمودار ہو رہا ہوتا ہے اور بعض دفعہ میں آگے ہوتا ہوں۔ اور کوئی پیچھے سے میرے ہاتھ کو مروڑ رہا ہوتا ہے اور میں قیاس سے سمجھتا ہوں کہ کوئی مصافحہ کرنا چاہتا ہے۔ پھر میں نے کئی بار دیکھا ہے بعض لوگ میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔ ہم نے تو بزرگوں سے یہ سنا ہے کہ بڑے چھوٹوں کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔ اس کی غرض برکت دینا ہوتی ہے۔ لیکن بچوں کا باپ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرنا یا مریدوں کا امام کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرنا بالکل عجیب بات ہے۔

اسی طرح میں نے کئی دوستوں کو دیکھا ہے اور توجہ بھی دلائی ہے کہ وہ دبانے بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ دیگر فنون کی طرح دبانا بھی ایک فن ہے اور ہر شخص اسے نہیں جانتا..... جتنے لوگ دماغی کام کرنے والے ہوتے ہیں اُن کی اعصابی حس بہت تیز ہوتی ہے..... ..... پھر میری یہ حالت ہے کہ اگر میرے بدن پر ہاتھ رکھ دیا جائے تو میری حالت ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ اور دم گھٹنے لگتا ہے......... وہ تو برکت حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ مگر مجھے ایسی گدگدی اور کھجلی ہوتی ہے کہ طبیعت میں سخت انقباض پیدا ہوتا ہے۔ پھر کئی لوگ ہیں کہ وہ دبانے لگتے ہیں۔ مگر دو چار بار دبا کر پھر کمر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو برابر کے دوست کے لئے بھی معیوب بات ہے۔ چہ جائیکہ امام جماعت کے لئے ہماری مجالس میں باہر سے غیر احمدی بلکہ غیر مسلم بھی آ کر بیٹھتے ہیں اور عام طور پر ہماری جماعت کو مہذب اور شائستہ سمجھا جاتا ہے۔ ایسی حالت دیکھ کر ان لوگوں پر کیا اثر ہوتا ہوگا۔

کے مارے لوگ (قادیانی صاحبان) آجاتے ہیں لیکن جب کوئی دوسرا دے تو اُستاد طلباء کو روکتے ہیں کہ چلو کھیلو جس سے معلوم ہوا کہ میرے درس میں بھی وہ خدا کیلئے نہیں بلکہ میرے منہ کے لئے آتے ہیں لیکن ایسے عمل سے فائدہ کیا ہو سکتا ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۵۹ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۲۳ء)

## (۱۸) ولیمہ کا لطیفہ

جناب خلیفہ قادیان کے بڑے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی شادی خانہ آبادی کی خبر سے قارئین کرام واقف ہوں گے۔ ماہ رواں کے پہلے ہفتہ میں رخصتی عمل میں آئی۔ برات نہایت دھوم دھام سے مالیر کوٹلہ گئی۔ واپسی پر دولہا دلہن کا قادیان میں شاہانہ استقبال ہوا اور بہت بڑا جشن منایا گیا۔ اس کے دو تین روز بعد جناب خلیفہ صاحب نے دعوت ولیمہ دی جس میں صرف منتخب اصحاب مدعو تھے۔ موصوف کے دوسرے "مریدان باصفا" کو یہ بات پسند نہ آئی انھوں نے سوچا کہ پیر صاحب تو کیا بلائیں گے ہم خود ہی چلیں۔ چنانچہ عین اُس وقت جب کہ خلیفہ صاحب کے نئے "قصر خلافت" یعنی کوٹھی "دارالحمد" میں دستر خوان بچھنے والا تھا سینکڑوں بن بلائے مہمان آدھمکے۔ اس طرح خلیفہ صاحب اور ان کے مصاحبین کو نہایت پریشانی اور بے لطفی ہوئی۔ ان بن بلائے مہمانوں کی بدتمیزی کا ذکر جناب خلیفہ صاحب نے ۱۰ اگست کے خطبہ جمعہ میں نہایت تفصیل سے کیا ہے جس سے قادیانیوں کے اخلاق۔ خودداری اور تنظیم پر کافی روشنی پڑتی ہے اگر کبھی فرصت ملی تو اس کے متعلق کچھ عرض کیا جائے گا۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۴ء)

لیکن خلیفہ صاحب نے اس خطبہ میں ایک نہایت قابل قدر بات ارشاد فرمائی جس کا ذکر ہم ضروری سمجھتے ہیں ارشاد ہوا کہ بعض لوگ طبعی طور پر محبت کے جذبات کے ماتحت یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ وہ ہماری دعوت کھانے سے محروم رہیں۔ میں ان کی محبت کی قدر کرتا ہوں لیکن ہر محبت عقل کے ماتحت ہونی چاہئے جب عقل کا قبضہ

تو ہمیشہ ایسے موقع پر ایسی غلطیاں ہوتی ہیں جن کی اصلاح کی طرف منتظم توجہ نہیں کرتے۔ رستہ ایسا تنگ بناتے ہیں کہ دھکے پر دھکے پڑتے ہیں مثلاً کل ہی جب میں آیا تو ہزار کے قریب لوگ ہوں گے اور میاں کوئی ایسا خطرہ ہے کہ کوئی شخص بم یا گولی نہ چلائے مگر پھر بھی انتظامی لحاظ سے ایسی گھبراہٹ ٹپکتی تھی جو مضحکہ خیز تھی۔ میں نے دیکھا کہ انتظام کرنے والے لوگوں کے ساتھ درشتی سے پیش آتے تھے جس طرح مجسٹریٹ مجرم سے پیش آتا ہے وہ سینہ سے سینہ ملا کر کھڑے تھے۔ رستہ کسی کو دیتے نہ تھے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ دھکے پڑتے تھے اور مجھے بھی ساتھ ہی تکلیف ہوتی تھی۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اتنی گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے مثلاً کل میں نے دیکھا کہ بعض تنگ گلی میں سے گزرتے ہوئے مجھ سے بھی آگے بڑھ جاتے اور پھر بھی منتظم ان پر ہنستے حالانکہ اس کی وجہ جگہ کی تنگی ہے ......... پھر مجبور کیا جاتا ہے کہ ایک ایک کر کے گزرو ......... اگر تین تین چار چار آ جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ ان میں کون سے ایسے لوگ آ جائیں گے کہ جو نہ پہچانے جا سکیں۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل جلد ۱۴ نمبر ۹۴ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۲۶ء)

## (۱۶) نفسا نفسی (ج)

بس جو لوگ دنیا میں نفسا نفسی میں ہی پڑے رہتے ہیں قیامت کے روز ان سے بھی نفسی نفسی کا معاملہ ہو گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کی تازہ مثال ہم میں موجود ہے۔ ایک شخص کی لڑکی فوت ہو گئی وہ اکیلا اس کا جنازہ لے کر گیا۔ اور راستہ میں دو ایک آدمی اور مل گئے۔ یہ کیوں ہوا اس لئے کہ میں بوجہ بیماری کے اس جنازہ کے ساتھ نہ جا سکا۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۱۰ مورخہ ۷ اگست ۱۹۲۰ء)

## (۱۷) افسوس کی بات (ج)

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جب میں درس دیتا ہوں تو اس وقت کو شرم

کے متعلق سفارش نقل کی ہے کہ جہاں تک میرا علم ہے اسٹور کے کارکن دیانت دار ہیں" اس کو نقل کر کے خطا میں، لکھا ہے کہ یہ ایک پھندا تھا۔ جب روپیہ لوگوں نے دیا تو پھر روپیہ کھانا شروع کر دیا اور لکھا ہے کھاتے کھاتے یہاں تک پہنچا یا کہ ساٹھ ہزار میں سے صرف اٹھارہ ہزار باقی رہ گیا۔ یہ بات بالکل غلط ہے نقصان کم ہے اور سرمایہ زیادہ جو زمین اسٹور کی باقی ہے وہ ایسی ہے کہ اس میں سیلاب آتا ہے۔ یہ اس لئے کہ حصہ دار اس میں ڈوب مریں۔ پھر اس قسم کے اور لطائف لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ کیوں نہ گھاٹا ہوتا۔ یہ لوگ اس میں سے روپیہ کھاتے رہے اور اپنے مال اور دکانیں تیار کرتے رہے۔ پھر لکھا ہے کہ گھاٹا آنے کی کوئی وجہ نہ تھی کیونکہ جس نرخ پر اشیاء خریدتے تھے اس سے زیادہ نرخ پر بیچتے تھے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۴۲ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۲ء)

# (۲۰) سوروں والا حملہ

مجھے نہایت افسوس سے معلوم ہوا کہ جامعہ احمدیہ میں جو طلباء تعلیم پاتے ہیں انھیں کنوؤں کی مینڈکوں کی طرح رکھا گیا ہے ان میں کوئی وسعت خیال نہ تھی ان میں کوئی شاندار امنگیں نہ تھیں اور ان میں کوئی روشن دماغی نہ تھی۔ میں نے کرید کرید کر کے دماغ میں داخل ہونا چاہا مگر چاروں طرف سے اُن کے دماغ کا راستہ بند نظر آیا اور مجھے معلوم ہوا کہ سوائے اس کے کہ انھیں کہا جاتا ہے کہ وفات مسیح کی یہ یہ آیتیں رٹ لو یا نبوت کے مسئلہ کی یہ دلیلیں یاد کر لو انھیں اور کوئی بات نہیں سکھائی جاتی...... میں نے جس سے بھی سوال کیا معلوم ہوا کہ اس نے اخبار کبھی نہیں پڑھا اور جب کبھی میں نے ان سے اُمنگ پوچھی تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم تبلیغ کریں گے اور جب سوال کیا کہ کس طرح تبلیغ کرو گے تو یہ جواب دیا کہ جس طرح بھی ہوگا تبلیغ کریں گے۔ یہ الفاظ کہنے والوں کی ہمت تو بتلاتے ہیں مگر عقل تو نہیں بتاتے۔ الفاظ سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے کہ کہنے والا ہمت رکھتا ہے مگر یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ کہنے والے میں عقل نہیں اور نہ وسعت خیالی ہے۔

اُٹھ جاتا ہے تو محبت بے وقوفی کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔"

یہ کہنا تو مشکل ہے کہ ان بن بلائے مہمانوں کا نزول محبت کی وجہ سے تھا یا پلاؤ زردے اور روغن جوش کی اشتہا انگیز خوشبوئیں انھیں "دار الحمد" کی طرف لے آئیں۔ البتہ خلیفہ صاحب کا یہ فرمانا بالکل صحیح ہے کہ ہر محبت عقل کے ماتحت ہونی چاہیئے۔ جب عقل کا قبضہ اُٹھ جاتا ہے تو محبت بے وقوفی کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ کاش پیر پرست قادیانی اس نصیحت کو گوش ہوش سے سنیں اور اس پر عمل کریں۔

لیکن گزارش ہے کہ پیر پرستی اور عقل دو متضاد چیزیں ہیں۔ مریدوں کی اندھی عقیدت و تقلید تو ایک طرف رہی۔ جناب خلیفہ صاحب کے وضع کردہ اکثر عقائد اور احکام بھی ایسے ہی ہوتے ہیں جن کو عقل سلیم قبول نہیں کرتی۔ مسئلہ نبوت ہی کو لے لیجئے یا خلافت مآب کے اس جلالی فرمان پر غور کریں کہ مجھ پر سچے اعتراض کرنے والا بھی تباہ ہو جائے گا۔ اگر قادیانی جماعت عقل سے کام لینے لگ جائے تو اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر اس کی امید بہت کم ہے بہر حال کچھ ہو تو ہو۔ جناب خلیفہ صاحب نے بات عقل کی کہی جس کی ہم تعریف و تائید کرتے ہیں۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۴ء)

## (۱۹) قادیانی اسٹور (ج)

جیسا کہ سب کو معلوم ہے یہاں (قادیان میں) ایک اسٹور قائم کیا گیا تھا۔ جماعت کے کچھ افراد نے اس میں روپیہ دیا تھا.........

میرے نام ایک خط آیا ہے......... یہ بات کہ یہ کسی احمدی کہلانے والے کا ہے اس سے معلوم ہوتی ہے کہ میرا نام خلیفۃ المسیح لکھا ہے......... وہ یہ ہے کہ یہ قادیانیوں کی دیانت کا حال ہے جو دنیا میں بڑے بڑے دینداری کے دعویدار ہیں۔ اس کے بعد اس نے میری (یعنی میاں محمود احمد صاحب کی) بڑے

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

اخی مکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بد امن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں اور اگرچہ نجیب اور سعید بھی ہماری جماعت میں بہت بلکہ یقیناً دو سو سے زیادہ ہی ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو نصیحتوں کو سن کر روتے اور عاقبت کو مقدم رکھتے ہیں اور ان کے دلوں پر نصیحتوں کا عجیب اثر ہوتا ہے لیکن میں اس وقت کج دل لوگوں کا ذکر کرتا ہوں اور میں حیران ہوتا ہوں کہ خدایا یہ کیا حال ہے۔ یہ کون سی جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے ......... بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں اور بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ اسکو سختی سے اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹ دیتا ہے اور اس کو نیچے گراتا ہے اور پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے۔ یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں۔

جس طرح ہوگا تو سُوّر کہا کرتا ہے۔ اگر سوّر کی زبان ہوتی اور اس سے پوچھا جاتا کہ تو کس طرح حملہ کرے گا وہ یہی کہتا کہ جس طرح ہوگا کروں گا۔ پس سوّر کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ سیدھا چل پڑتا ہے آگے نیزہ لے کر بیٹھو تو وہ نیزہ پر حملہ کردے گا۔ بندوق لے کر بیٹھو تو بندوق کی گولی طرف دوڑتا چلا آئے گا۔ پس یہ تو سوّروں والا حملہ ہے کہ سیدھے چلے گئے اور عواقب کا کوئی خیال نہ کیا۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۲ نمبر ۸۹ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء)

## (۲۱) مریدوں کی روک تھام

چنانچہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں جب حضرت حکیم الامۃ رضی اللہ عنہ (یعنی حکیم نورالدین صاحب قادیانی) نے کوئی ایسی بات کی۔ تو بعض ایسے احباب نے اس کو اپنی شان کے خلاف خیال کرکے منہ پر کہدیا کہ ہم ایسا درس نہیں سُن سکتے پھر سالہا سال وہ درس قرآن میں نہ آئے۔ اسی طرح بعض اوقات ایسی باتوں سے وہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی صحبت اور خلیفۃ المسیح (حکیم نورالدین صاحب) کی صحبت اور دارالہجرت (قادیان) کو چھوڑنے پر آمادہ ہوگئے۔ اور پھر ذی وجاہت احباب و حضرات کی کوشش سے رُکے۔

(کشف الاختلافات ص۱ مصنفہ سید محمد سرور شاہ صاحب قادیانی)

## (۲۲) اصحاب قادیانی خود اپنی زبانی

پس جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مسیح موعود کی جماعت و آخرین منھم کی مصداق ہونے سے آنحضرت کے صحابہ میں داخل ہے۔

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے اپنے مریدوں کو منع کیا ہوا ہے کہ وہ آپ لوگوں کی کتابیں نہ پڑھا کریں اور آپ چاہتے ہیں کہ میں اعلان کروں بلکہ حکم دوں کہ وہ ضرور آپ لوگوں کی کتابیں پڑھا کریں گر میرے نزدیک یہ شکایت بے جا ہے۔ میں نے بارہا اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ وہ ہر ایک عقیدہ کو سوچ سمجھ کر قبول کریں۔ بلکہ بارہا یہ کہا ہے کہ اگر وہ کسی بات کو زید اور بکر کے کہنے سے مانتے ہیں تو گو وہ حق پر بھی ہوں تب بھی اُن سے سوال ہوگا کہ بلا سوچے اُنھوں نے ان باتوں پر کیونکر یقین کر لیا اور میرے خطبات اس پر شاہد ہیں۔ یاں ہر شخص اس بات کا اہل نہیں ہوتا کہ وہ مخالف کی کتب کا مطالعہ کرے کیونکہ جب تک کوئی شخص اپنی کتب سے واقف نہیں اگر مخالف کی کتب کا مطالعہ کرے گا تو خطرہ ہے کہ ابتلا میں پڑے۔

(حقیقۃ الامر صفحہ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۲۵) قادیانی اخبار بینی (ج)

مکرمی منیجر اخبار پیغام صلح۔ السلام علیکم۔ آپ کا اخبار پیغام صلح......
عرصہ ایک ماہ کا ہوا پہنچا تھا۔ دوسری دفعہ دو پرچہ مورخہ ۷۔ اپریل ۱۹۱۸ء پے در پے پہنچے۔ خاکسار کو یہ سبز باغ کیوں دکھلایا جا رہا ہے..........
میں آپ کے اخباروں کو بڑی عزت سے جس نسخہ محمودہ قبلہ میر صاحب ایڈیٹر (اخبار) فاروق (قادیان)، دیگر ان کی نذر کرکے پانی وضو کے لئے گرم کر لیا کرتا ہوں۔
آئندہ میرے نام کوئی اخبار جس شعار سے نفاق کی بو آتی ہے روانہ نہ فرمایا کریں۔

(محمد احسن صاحب قادیانی کا خط مندرجہ اخبار پیغام صلح جلد ۵ نمبر ۹۴ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۸ء)

## (۲۶) میاں صاحب کے مریدین

میاں محمود احمد صاحب کے مریدوں میں ایک عجیب انگیز بات جو میں نے دیکھی ہے وہ یہ کہ ان کو کبھی بھی اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ کن خلاف شرع باتیں کہہ رہے ہیں

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد سوم ص۶۸)

# (۲۳) نابالغ جماعت

میں ابھی جماعت کی کمزوری پر زیادہ کلام نہیں کرتا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی جماعت میں وہ بلوغت نہیں آئی جب کہ عقل پختہ ہوتی ہے۔ ابھی یہ حالت ہے اگر کوئی عیب بیان کیا جائے تو قطع نظر اس سے کہ وہ کہاں تک اور کس حد تک ہے لوگ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ جس میں یہ عیب پایا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ ذلیل چیز اور کوئی نہیں اور اسے جس قدر جلد ممکن ہو مٹا دینا چاہئے اور اگر کوئی خوبی بیان کی جائے تو بجائے کہ غور کریں کہ وہ خوبی کتنی اہمیت رکھتی ہے کہنے لگ جائیں گے کہ اس سے زیادہ مفید اور اچھی چیز کوئی نہیں۔ اس وقت ہماری جماعت کے دوستوں کی مثال اس جھولے کی سی ہے جو میلوں پر لگایا جاتا ہے۔ جب اس کا ایک سرا نیچے جاتا ہے تو دوسرا اوپر کو اٹھ جاتا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ وسطی مقام قبول کرنے کو کبھی تیار نہیں ہوتے اور بسا اوقات میں کسی چیز کے متعلق اپنی رائے اس لئے بیان نہیں کرتا کہ جماعت کی حالت ابھی بچوں کی سی ہے۔ اگر کوئی نقص بیان کیا جائے تو کہہ اٹھیں گے کہ یوں ہی مال برباد ہو رہا ہے۔ اور اگر کوئی خوبی بیان کر دی تو کہیں گے بھلا کوئی عیب ہو سکتا ہے۔ کوئی کالا داغ تک نہیں۔ اور اس لئے کہ بعض کے لئے اس رنگ میں ٹھوکر کا موجب نہ ہو جاؤں۔ بسا اوقات میں اپنی رائے کو مخفی رکھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں ہر عقلمند خلیفہ جس نے ربانی ہونے کا مقام حاصل کیا ہو ایسی ہی احتیاط برتے گا۔ جب تک جماعت میں بلوغت نہ آجائے اپنے ایسے خیالات کو اپنے تک ہی محدود رکھے گا۔ اس جذبہ کے ماتحت میں بہت دفعہ اپنی رائے کو چھپائے رکھتا ہوں۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۱۹ نمبر ۱۴۴ مورخہ ۹ جون ۱۹۳۲ء)

# (۲۴) مطالعہ کی روک ٹوک

مولوی (محمد علی لاہوری) صاحب! آپ شکایت فرماتے ہیں کہ میں نے دسے لعنے

ہم بالکل پُر امن ہیں کیونکہ ہم سچے مومن ہیں۔ اور مومن خصّی ہو جاتا ہے۔ ہمیں جوش آتا ہے اور آئے گا مگر وہ دل ہی دل میں رہے گا۔ ہمیں غیرت آئے گی مگر وہ ظاہر نہ ہو گی۔ ہمارے قلوب ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے مگر زبانیں خاموش رہیں گی۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

ہمیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خصّی کر دیا ہے۔ مگر ساری دُنیا تو خصّی نہیں۔ (حذا انخواستہ المولف) ایسے لوگ بھی ہیں جو حکومت سے مقابلہ کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اس وقت حکومت کو ہماری مدد کی ضرورت ہو گی ہم خواہ اس وقت اس کی مدد کریں لیکن حکومت کو اخلاقی طور پر اس وقت کس قدر شرمندگی اُٹھانی پڑے گی کہ جن کی عزتوں پر حملہ ہوتا دیکھ کر ہم خاموش رہے آج ان ہی کی مدد کا طالب ہونا پڑا۔ (لیکن بقول خود خصّی جماعت خود معذور رہے۔ المولف)

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۔ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

# (۲۹) بہادری کی تمنا

جو لوگ بہادر ہوں ان سے لوگ ہمیشہ ڈرا کرتے ہیں۔ ہمارے صوبہ میں کبھی کوئی پٹھان آجائے اور اس کا کسی سے جھگڑا ہو جائے تو زمیندار اسے دیکھ کر جھٹ سب کہنے لگ جاتا ہے کہ پٹھان ہے جانے بھی دو کہیں خون نہ کر دے۔ حالانکہ ہمارے بعض پنجابی ایسے ایسے مضبوط ہوتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی پٹھان کو پکڑ لے تو اُسے ہلنے نہ دے۔ مگر اس کا رعب ہی ایسا ہوتا ہے کہ پنجابی کہنے لگ جاتے ہیں خاں صاحب آگئے۔ اور ان کی ساری شیخیاں کافور ہو جاتی ہیں۔ پس جو قوم مرنے کے لئے تیار رہو اس سے ہر قوم ڈرا کرتی ہے اسی طرح ہم بھی اگر اپنی جانیں دینے پر آمادہ ہو جائیں تو لوگ ہم سے بھی ڈرنے لگ جائیں گے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۸۹ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۵ء)

یا ایسی باتیں کہہ رہے ہیں جو واقعات کے خلاف ہیں بلکہ انھیں صرف اس قدر پتہ ہونا چاہئے کہ یہ بات میاں صاحب نے لکھ دی ہے پھر اس کے حسن و قبح سے اس کے موافق یا خلاف قرآن حدیث ہونے سے اس کے مطابق یا خلاف واقعات و عقل ہونے سے کوئی بحث نہیں ہوتی اسے اسی طرح ماننے چلے جاتے ہیں جس طرح میاں صاحب فرمائیں۔

(النبوۃ فی الاسلام ص۲۹۵ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی لاہوری امیر جماعت لاہور)

## (۲۷) نئے خوجے

اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں اور اگر وہ اس گورنمنٹ کے سب قوموں سے بڑھ کر خیر خواہ ہو جائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہو جائیں۔ اگر وہ مجھے قبول کر لیں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انھیں حاصل ہوگا اور ایک نیکی اور پاکیزگی کی روح ان میں پیدا ہو جائے گی۔ اور جس طرح ایک انسان خوجہ ہو کر گندے شہوات کے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میری تعلیم سے ان میں تبدیلی پیدا ہوگی۔ مگر میں نہیں کہتا کہ گورنمنٹ عالیہ جبراً ان کو میری جماعت میں داخل کرے (جبر کی کیا ضرورت ہے۔ عاقل را اشارہ کافی است للمؤلف)

(حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست مؤلفہ خاکسار غلام احمد از قادیان المرقوم ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ص۱۴۵ مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۲۸) خصی جماعت

میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی اشتعال انگیزی بھی ہم پر اثر نہیں کر سکتی کیونکہ ہمیں ایسی تعلیم دی گئی ہے جس نے ہمیں کلیۃً جکڑ رکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرمایا کرتے تھے "سچا مومن خصی ہو جاتا ہے"۔ پس حکومت کے افسروں کو اور سول کے حکام کو اور احراریوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ باوجود اشتعال انگیزیوں کے جو وہ کر رہے ہیں

کردی جاتی ہے ۔ میں سمجھ رہا ہوتا ہوں کہ شکایت کرنے والا سچ کہہ رہا ہے مگر جب میں اُسے کہتا ہوں کہ اس کا ثبوت مہیا کرو تو وہ شکوہ کرتے چلا جاتا ہے کہ میری بات پر توجہ نہیں کی جاتی ۔ حالانکہ جب تک شرعی اور عدالتی طور پر میرے پاس ثبوت مہیا نہ کیا جائے میں سزا دینے کا مجاز نہیں ۔ چاہے مجھے یقین ہو کہ فلاں آدمی میرے اور جماعت کے خلاف فتنہ انگیزی کرتے رہتے ہیں ۔ باقی اگر ذرا بھی کوشش کی جائے تو اس قسم کے ثبوت مہیا کرنے مشکل نہیں ہوتے ........ مگر لوگ کوشش نہیں کرتے ۔

تھوڑے ہی دن ہوئے احراریوں کے ایک لیڈر نے قادیان کے ایک شخص کے متعلق بیان کیا کہ اس کے ذریعہ قادیان کی خبریں انھیں ملتی رہتی ہیں ۔ اس شخص کے متعلق اپنی جماعت کی طرف سے اگر کوئی اطلاع مجھے پہنچتی ہے تو وہ خبر احاد ہوتی ہے جس پر گرفت نہیں کی جا سکتی ۔ سالہا سال میں نے اس شخص کے متعلق عفو سے کام لیا ہے ۔ مگر اب ضرورت ہے کہ ایسے لوگوں کو الگ کیا جائے ..........

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہاں یقینی طور پر چند منافق موجود ہیں ۔ اور مجھے ان کا پتہ ہے ۔ مگر تم انھیں ظاہر کرو یعنی ان کے متعلق ثبوت قائم کرو ۔ میرا یہ طریق نہیں ہے کہ میں ان کی طرف اشارہ کردوں ....... ان منافقوں کو صرف میں ہی نہیں جانتا اور بھی بیسیوں لوگ جانتے ہیں ۔ کسی کو ایک منافق کا علم ہوگا ۔ کسی کو دو کا ۔ کسی کو زیادہ کا ۔ ایک دفعہ ایک مجلس میں ذکر ہوا کہ فلاں شخص نے آپ کی بہت تعریف کی ہے ............ مگر اس مجلس کے بعد نہ تو اسی دوست نے اور نہ کسی اور نے اس بارہ میں میری مدد کی کہ اس کے خلاف ثبوت بہم پہنچاتے ........ کیونکہ ایک دوست سے علیحدگی طبعًا ناگوار گزرتی ہے ۔ اس لئے انسان یہ نہیں چاہتا کہ اپنے واقف کے خلاف کوئی ثبوت مہیا کرکے اس سے بگاڑ پیدا کرے جب تک تم منافقین کے اخراج کے لئے عملی رنگ میں جدوجہد نہیں کروگے اس وقت تک اندرونی فتنں سے محفوظ نہیں رہ سکتے ۔ اور جب تک اندرونی فتنں سے محفوظ نہیں ہوگے اس وقت تک مرض کی جڑ موجود رہے گی اندر جب تک جڑ رہے گی ۔

# (۳۰) گناہ اور منافقت

اس گناہ اور منافقت کی وجہ اصل میں یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں جو ناظر ہے وہ بیوقوف ہے ۔ میں نے دیکھا ہے ۔ قادیان کی لوکل جماعت کے پریزیڈنٹ چونکہ بدلتے رہتے ہیں ۔ اس لئے ان کے متعلق یہ بات خوب نظر آتی ہے ۔ ایک وقت جب ایک شخص پریزیڈنٹ ہوتا ہے تو دوسرا آکر کہتا ہے ۔ دیکھئے کیا اندھیر نگری ہے ۔ کوئی سننے والا ہی نہیں ہر کوئی اپنی حکومت جتاتا ہے ۔ لیکن جب دوسرے وقت وہی شخص خود پریزیڈنٹ ہوجاتا ہے تو شکایت کرتا ہے ۔ پبلک بالکل جاہل اور احمق ہے وہ تو کام کرنے ہی نہیں دیتی گویا جب خود پریزیڈنٹ ہوتا ہے تو پبلک کو احمق قرار دیتا ہے اور جب پبلک میں شامل ہوجاتا ہے تو پریزیڈنٹ کو احمق کہنے لگ جاتا ہے ۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۴۴ مورخہ ۸ جون سنہ ۱۹۳۲ء)

# (۳۱) قادیانی منافق

میں نے متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ جب بھی کوئی فتنہ اٹھتا ہے منافقوں کے ذریعہ اٹھتا ہے ۔ اور میں نے ہمیشہ جماعت سے کہا ہے کہ منافقوں کو ظاہر کرو ۔ اور ان کی پوشیدہ کارروائیوں کو کھولو ۔ مگر جماعت اس طرف توجہ نہیں کرتی ۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے ۔ ایک درجن سے زائد آدمی قادیان میں ایسے رہتے ہیں جن کی مجالس میں فتنہ انگیزی کی گفتگوئیں ہوتی رہتی ہیں ۔ اور جو باہر سے آنے والوں کو ورغلاتے رہتے ہیں ۔ خدا جانے کیا کیا کہتے ہیں ۔ (للمؤلف) مجھے شریعت اجازت نہیں دیتی کہ میں بغیر ثبوت قائم کئے انھیں سزا دوں ۔ اس لئے میں خاموش رہتا ہوں ۔ مگر میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایسے منافقوں کا پتہ لگا کر ان کی منافقت کا میرے سامنے ثبوت مہیا کریں تاکہ میں ان اختیارات کو استعمال کروں جو خدا تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں ۔

بعض دفعہ بغیر کسی عدالتی ثبوت کے یوں ہی میرے پاس ایک بات بسیان

انھیں غصہ نہیں آتا۔ لیکن اپنی کوئی بات ہو تو جھگڑے بغیر رہ نہیں سکتے۔ میں متکبر نہیں اور نہ مجھے ظاہری علوم کے حاصل ہونے کا دعویٰ ہے مگر جو علم خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اس کے ماتحت میں کہتا ہوں کہ یہ تینوں اپنی نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کر رہے ہیں اور اگر یہ توبہ نہیں کریں گے تو کسی دن کوئی ایسی ٹھوکر انھیں لگے گی جس کے نتیجہ میں ان کا سارا اخلاص جاتا رہے گا۔ آخر وجہ کیا ہے کہ دنیا جہان کے تمام اعتراض ان ہی پر کھولے جاتے ہیں اور جو بات ان کے ذہن میں آتی ہے وہ کسی اور کے ذہن میں نہیں آتی لیکن کسی شعبہ میں کسی پائیدار خدمت کا موقعہ انھیں نہیں ملتا۔ انھیں سوچنا چاہئے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ سلسلہ کے تمام کام تو خدا تعالیٰ مجھ سے لے لیکن میری غلطیوں سے ہمیشہ انھیں آگاہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس قسم کی تقسیمیں نہیں کیا کرتا۔ پس میں ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ توبہ کریں ورنہ میرے ہاتھوں یا خدا تعالیٰ کے ہاتھوں کسی دن ان پر ایسی گرفت ہوگی کہ رہا سہا ایمان ان کے ہاتھوں سے بالکل جاتا رہے گا۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۴۹ مورخہ ۔۔ ۱۹۳۲ء)

# (۲۴) قادیانی پروپیگنڈا

لاہوری احمدیوں کے خلاف دھڑے بازی اور انھیں بدنام کرنے کے لئے ناپاک پروپیگنڈا۔ خلیفہ صاحب (یعنی محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) سے لے کر ادنیٰ مخلص محمودی تک اس معاملہ میں ایک رنگ میں رنگے ہوئے ہیں کہ جس طرح بھی ہو مولوی محمد علی صاحب اور اور لاہوری احمدیوں کو بدنام کیا جائے۔ ان کی طرف سے نفرت و بیزاری کے جذبات اپنی جماعت کے زن و مرد بلکہ بچوں تک کے دلوں میں پیدا کرنا یہ لوگ اپنا فرض اور ایمان سمجھتے ہیں کیونکہ موجودہ بدعتی خلافت کی سلامتی انھیں اسی میں نظر آتی ہے حضرت مسیح موعود کی نبوت اور مولوی محمد علی صاحب پر تبرا اپنے بچوں کو معتقدات کے رنگ میں زبانی یاد کراتے ہیں۔ تا ان معصوم بچوں کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بیج مارا جائے اور حضرت مسیح موعود کی نبوت اور حضرت مولوی محمد علی صاحب سے

حقیقی شفا حاصل نہیں ہو سکے گی۔ بلکہ اندر بیماری کا رہنا زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ باہر کا تپ اگر ٹوٹ جائے اور اندر رہنے لگے تو وہ سل کا رنگ اختیار کر لیتا ہے پس بیرونی مخالفت کو چھوڑ دو۔ وہ خود بخود مٹ جائے گی۔ تم اندرونی مخالفت مٹانے کی طرف توجہ کرو ........... اگر اب بھی آپ لوگ توجہ نہیں کریں گے تو میں خدا تعالیٰ کے حضور بری الذمہ ہوں گا۔ اور اس صورت میں اگر آپ پر کوئی عذاب یا تکلیف آئے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں بلکہ آپ لوگوں پر ہی ہوگی۔ کیونکہ میں نے توجہ کچھ کہنا تھا کہہ دیا۔ عہد کو آپ لوگوں نے توڑا ہوگا۔ اور اسی نقض عہد کی وجہ سے آپ دکھ اور تکلیف میں مبتلا ہوں گے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۳۳ء)

## (۳۴۲) دماغی کلیں

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ تینوں اشخاص جنھوں نے اعتراض کئے مخلص ہیں منافق ہرگز نہیں مگر ان تینوں کے دماغ کی کل بگڑی ہوئی ہے۔ میں اُنھیں منافق قرار نہیں دیتا بلکہ مخلص سمجھتا ہوں۔ مگر میں یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ ان تینوں کی دماغی کلیں بگڑی ہوئی ہیں ان ہی میں سے ایک کی مجلس میں ہمیشہ نظام سلسلہ کے خلاف باتیں ہوتی رہتی ہیں اور ہمیشہ میرے پاس رپورٹیں پہنچتی رہتی ہیں مگر اس خیال سے میں ٹلا رہتا ہوں کہ یہ مخلص شخص ہے صرف دماغی بناوٹ کی وجہ سے معذور ہے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۹۴ مورخہ ۸۔ فروری ۱۹۳۵ء)

مجھے ان لوگوں کو ڈھیل دیتے دیتے ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے اور اب بھی میں انھیں کچھ نہیں کہتا۔ مگر میں اُنھیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سوچیں ان کا اپنا طریق عمل کیا ہے، ان کی اپنی تو یہ حالت ہے کہ وہ اس بات پر لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں کہ ہمیں فلاں عہدہ کیوں نہیں دیا گیا۔ فلاں کیوں دیا گیا۔ فلاں کے ماتحت ہم رہنا نہیں چاہتے کبھی تنخواہ پر جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ تمام باتیں بتاتی ہیں کہ ان کے دماغ کی کل بگڑی ہوئی ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اگر برا بھلا کہا جائے تو

وہ وہ باتیں کہی جاتی ہیں جن پر قادیانیوں کی آئندہ نسلیں ندامت محسوس کریں گی۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۳ نمبر ۹ مورخہ ۔ فروری ۱۹۳۵ء)

## (۳۵) گالیاں

شاید بعض زبردستوں کے مقابلہ میں قادیانی جماعت گالیاں کھا کر چپ رہتی ہو۔ لیکن ہم نیازمندوں کو تو اس نے ہمیشہ بلاقصور بُری سے بری گالیاں دیں۔ اگر خلیفہ صاحب کو گوبھی شلجم کے چھلکوں والا خطبہ یاد نہ رہا ہو تو اپنے ایک خاص الخاص مرید فخر الدین ملتانی تاجر کتب قادیان کی ان گالیوں کو ملاحظہ فرمالیں جو انہوں نے غالباً آپ (خلیفہ قادیان) کے ایما سے ۲۰۔فروری ۱۹۳۵ء کے (اخبار) فاروق (قادیان) میں ہمیں دی ہیں۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۳ نمبر ۱۲ مورخہ ۷۔مارچ ۱۹۳۵ء)

## (۳۶) کیا کیا

جناب خلیفہ قادیان ایک شخص کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے الفضل ۵۔جون ۱۹۳۴ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

چونکہ ظاہری طور پر ارکان اسلام کے یہ لوگ (جماعت لاہور) معتقد ہیں۔ اس لئے ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن جس طرح سڑا ہوا اور باسی سالن کوئی شوق سے نہیں کھاتا۔ ہاں بھوک سے پریشان ہو اور اچھا کھانا نہ ملے تو وہ کھالیتا ہے حالانکہ وہ حرام نہیں۔ اسی طرح جب تک دو مبایع احمدی (یعنی قادیانی جماعت والے) ہوں۔ اُن کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

اس سے قبل جناب میاں (محمود احمد) صاحب ہمیں منافق۔ دنیا کی بدترین قوم چلتی پھرتی جہنم۔ کوڑے پر پڑے ہوئے گوبھی شلجم کے چھلکے اور خدا جانے کیا کیا کہہ چکے ہیں۔ اب سڑا ہوا اور باسی سالن قرار دیا ہے۔ ہمیں آئین اخلاق و شرافت کا پاس ہے اس لئے ہم موصوف کی اس تازہ نوازش پر ان کا شکریہ ادا کرنے کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ جو لوگ قادیانیوں کی

نفرت اور بیزاری کا بیج اچھی طرح نشوونما پا گئے۔

جو محمودی اس ناپاک پروپیگنڈا میں شامل نہیں ہوتا وہ مخلص مومن گروہ محمودیاں میں منافق کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ گویا ان کے ہاں ایمان و اخلاص کا ثبوت ہی یہ ہے کہ دن رات رافضیوں کی طرح مولوی محمد علی صاحب اور لاہوری احمدی جماعت کی خواہ مخواہ عیب شماری کی جائے اور انھیں طرح طرح سے ناحق بدنام کیا جائے۔ ان کے خلیفہ میاں محمود احمد صاحب بے شک حضرت مسیح موعود کو نعوذ باللہ نادانی اور جہل مرکب کا چولا بارہ برس تک پہنائے رکھیں تو وہ عین راہ ثواب اور رضامندی الٰہی کا موجب ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب بالفرض محال اگر ذرا کسی فروعی مسئلہ یا طریق استدلال میں اختلاف کریں تو اس کے لئے سارا محمودی ٹولا طوفان بے تمیزی مچانے کو تیار ہو جاتا ہے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۰ نمبر ۶ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۲ء)

## (۳۴) سخت کلامی

جناب خلیفہ قادیان اور ان کے مریدوں کا جماعت لاہور اور اس کے اکابر کے متعلق جو رویہ ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ قادیانی عوام کو چھوڑئیے خود جناب خلیفہ صاحب اور ان کے سرکردہ مریدوں کا طرز عمل ہمیشہ اس قسم کا رہا ہے جو آئین اخلاق و شرافت کے مطابق نہیں اور جس پر کوئی شریف و با اصول آدمی یا جماعت فخر نہیں کر سکتی۔ یہ لوگ دنیا کے سامنے ہمیشہ تقدس و اخلاق اور رواداری و خوش گفتاری کے پیکروں کی شکل میں نمودار ہو کر لمبے چوڑے وعظ کہنے کے عادی ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ہم اختلاف رائے کو بغیر کسی قسم کی تلخی کے برداشت کرتے ہیں۔ ہم اپنے مخالفوں کی گالیاں سن کر بھی درگزر کرتے ہیں اور ہر ایک کو ایسا ہی کرنا چاہیے لیکن جماعت لاہور کا ذکر آتے ہی ان کے یہ وعظ اور درس سخت کلامی اور گالیوں کے جواز کا فتویٰ بن جاتے ہیں۔ جمعہ کے خطبوں، جلسہ سالانہ عرف ظلی حج کی تقریروں اور اخبارات کے صفحات میں ہمارے متعلق

سے سہ روزہ ہوا۔ سہ روزہ سے دو روزہ اور اب روزانہ شائع ہوتا ہے۔

(اعلان میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۳۵ء)

(اخبار) الفضل ہفتہ میں دو بار میرے سامنے آتا رہا ہے۔ اور میں اس لحاظ سے کہ سلسلہ کا آرگن سمجھا جاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ چونکہ اس کے مضامین ہماری طرف سے سمجھے جاتے ہیں اور ہماری طرف منسوب کئے جاتے ہیں اس لئے یہ دیکھنے کے لئے کہ اگر کوئی غلطی ہو۔ یوں تو انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایسی غلطی ہو جس سے سلسلہ پر حرف آتا ہو تو اس کی اصلاح کرا دی جائے۔ (اخبار) الفضل سارا پڑھتا ہوں اور ہمیشہ پڑھتا ہوں۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد ۱۱ نمبر ۴ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۳ء)

## (۳۹) غلط بیان کا اعلان

جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کے ولایت سے تشریف لانے پر جن معززین نے ان کا لاہور کے اسٹیشن پر استقبال کیا ان کا ذکر ہمارے نامہ نگار لاہور نے اپنی مراسلت میں کیا تھا۔ جو ایک گزشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ مگر معلوم ہوا کثرت ہجوم میں اپنی ناواقفیت کی وجہ سے اس نے بعض ایسے نام بھی لکھ دئے جو اس موقع پر موجود نہ تھے۔ (اول تو کثرت ہجوم میں قدرتاً ایسے مشہور و معروف لوگ نظر آ ہی جاتے ہیں جو موجود نہ ہوں دوسرے نظر بھی نامہ نگار کی جو ناواقفیت کے عذر پر ہر طرح مبالغہ کا مجاز ہو للمؤلف)

اور جو نام یہ ہیں:

جسٹس کنور دلیپ سنگھ صاحب۔ جسٹس رنگی لال صاحب۔ جسٹس آغا حیدر صاحب، جسٹس دین محمد صاحب۔ جسٹس کری صاحب۔ مسٹر کاربٹ چیف سکریٹری۔ سر محمد اقبال صاحب۔ مسٹر جگن ناتھ صاحب اگروال۔

ہمیں افسوس ہے کہ نامہ نگار کی بے احتیاطی اور اپنے فرض کی ادائیگی میں غفلت کی وجہ سے یہ نام شائع ہو گئے (یہ تو قادیانی خبروں کی عام خصوصیت ہے۔ اصل سے

گالیوں اور غیر شریفانہ روش پر اظہار حیرت و افسوس کیا کرتے ہیں انھیں معلوم ہونا چاہئے کہ جب پیر کی یہ حالت ہو تو مرید جو کچھ کہیں اور کریں تھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت دے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۳۲ء)

# (۳۷) بالکل جھوٹی رپورٹ

"قادیانی جماعت کا ہمارے (یعنی لاہوری جماعت کے) ساتھ جو طرز عمل ہے وہ ساری دنیا جانتی ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ آج کل پشاور کے قادیانی اس غیر شریفانہ روش میں تمام ملت محمودیہ سے بازی لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہماری جماعت پشاور کے جلسہ سالانہ پر ان لوگوں نے جو اخلاق سوز اور سوقیانہ حرکتیں کیں احباب کو ان کا کسی قدر علم جلسہ کی روئیداد سے ہو گیا ہوگا.................. اس پر ڈھٹائی ملاحظہ ہو کہ اخبار الفضل اور فاروق میں بالکل جھوٹی رپورٹ شائع کرائی ان کی مراسلتوں کی طرز تحریر اس قدر گھناؤنی اور غیر شریفانہ ہے کہ کوئی شریف آدمی اس پر اظہار نفرت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ہم جانتے ہیں کہ اس قسم کی بیہودہ حرکات تمام قادیانی حلقوں میں پسند کی جاتی ہیں اور ان کی داد دی جاتی ہے اور یقین ہے کہ جناب خلیفہ صاحب بھی ان پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوں گے لیکن اسلامی اخلاق و شرافت ان پر ہمیشہ ماتم ہی کرتے رہیں گے۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۰ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۳۲ء)

# (۳۸) اخبار الفضل قادیان

الفضل جسے میں نے اپنی بیوی کے زیورات فروخت کر کے حضرت ام المومنین (مرزا صاحب کی اہلیہ) نے اپنی زمین فروخت کر کے اور برادرم مکرم نواب محمد علی خاں صاحب حفظہ اللہ نے بھی کچھ نقد دے کر اور کچھ زمین فروخت کر کے ہفتہ وار جاری کیا تھا ہفتہ وار

# (۴۲) شغل سیاست

قادیانی محمودی لوگ مذہب کے نام پر سیاست میں حصہ لینا ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ گورنمنٹ میں رسوخ بڑھا کر لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کرنا چاہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس طریق سے بہت سے دنیوی عزوجاہ کے طالب اور ملازمت کے خواہاں خود بخود ہماری طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ اس طرح ہمارا جتھا بھی زبردست ہوتا جائے گا جس سے گورنمنٹ پر بھی مزید اثر پڑے گا اور ہماری آمدنی بھی بڑھے گی اور سیاست کی بنیاد بھی پڑ جائیگی اس لئے وہ گورنمنٹ کے مرکزی دفاتر کا طواف کرنا اور سیاسی کاموں میں ظاہر اور خفیہ طور پر گورنمنٹ کے دست و باز و بننا اپنا شعار بناتے اور اس کے بدلہ میں گورنمنٹ میں رسوخ بڑھانا اور نفع اٹھانا ضروری سمجھتے ہیں اور اس لئے مذہب کے نام سے لاکھوں روپیہ قوم سے لے کر سیاسی خفیہ کارروائیوں میں صرف کر دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ چونکہ ان کے عقائد ہی ایسے باطل ہیں کہ کسی عقلمند کو اپیل نہیں کرتے۔ اس لئے سیاسی رنگ میں جتھے بندی کے سوا ان کا مقصد کسی اور طریق سے حاصل ہونا انہیں مشکل نظر آتا ہے۔ بدیں وجہ وہ سیاسی میدان میں کارنمایاں دکھا دکھا کر اپنا جتھا بڑھانے کا کام کرتے رہتے ہیں۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۳ نمبر ۲ مورخہ ۵۔ جنوری ۱۹۳۵ء)

# (۴۳) گول میز کانفرنس

مکرمی چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ مجھے (ناظر امور خارجہ قادیان کو) جناب گورنر جنرل وائسرائے ہند کو یہ لکھنے کی ضرورت نہ تھی کہ جناب چودھری صاحب کو راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں ضرور بھیجا جائے کیونکہ جب تک وہ خود انکار نہ کریں ان کا جانا لازمی ہے اور یہ کہ اس کے لئے مجھے چاہئے تھا کہ میں افواہ کی پہلے تحقیقات کر لیتا اور پھر اس قسم کا خط لکھتا۔

کہیں بڑھ چڑھ کر شائع ہوتی ہیں۔ البتہ افسوس ہے تو یہ کہ اسی عادت کی رد میں معززین کے نام شائع کر کے تردید کرنے کی نوبت آئی (المؤلف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۵۰ مورخہ ۰ نومبر ۱۹۳۲ء)

## (۴۰) قادیانی مناظرہ کی پورٹ (ج)

سنگرور میں جو مناظرہ قادیانی اور احمدی جماعت میں ۱۵۔ نومبر کو ہوا۔ اس میں قادیانی مبلغ ملک عبد الرحمن صاحب خادم گجراتی کو بمقابلہ احمدی مبلغ دعمر الدین صاحب قادیانی (لاہوری) جو شکست ہوئی اس کو قادیان کبھی نہ بھولیں گے۔ گر ندامت کو چھپانے کے لئے خادم صاحب نے جو رپورٹ ۲۰۔۲۱۔۲۲ نومبر کے الفضل کی اشاعتوں میں درج کرائی ہے وہ بالکل خلاف واقعہ امور پر مبنی ہے۔ اور اس قدر غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے کہ کبھی کوئی دیندار انسان اس کو گوارا نہیں کر سکتا۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۴ نمبر ۰۰ مورخہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

## (۴۱) قادیانی جماعت کا اندوختہ عمل (ج)

ادھر قادیان میں اتنی بڑی جماعت نے کیا خدمت اسلام کی۔ ظاہر ہے کہ اس قدر قلیل کہ نہ ہونے کے برابر۔ البتہ اجرائے نبوت اور تکفیر مسلمانان کا مسئلہ نکالکر اسلام کا تختہ پلٹ دیا۔ اور مطاع الکل خلیفہ بنا کر احمدیت کا بیڑا غرق کر دیا۔ ہاں جماعت کو ریاست کے خوب سبق پڑھائے گئے۔ کبھی سرکار انگریزی کا ہاتھ بٹایا گیا۔ کبھی اُسے دھمکایا گیا۔ قادیان کو ایک دار السلطنت کے رنگ میں دیکھنے کے خواب آنے لگے۔ مگر خدمت دین کیا ہوئی؟ کچھ بھی نہیں۔ اور ہوتی کس طرح جب شب و روز یہ کوشش ہو کہ دنیا ہماری خادم بنے اور ہم مخدوم اور مطاع الکل بنیں۔ پھر خدمت دین کی توفیق کا چھن جانا لازمی امر تھا۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۴ نمبر ۷۷ مورخہ ۳۔ دسمبر ۱۹۳۶ء)

ہمیں اس بات سے خوشی اور مسرت بھی ہوئی کہ اُنھوں نے اپنے اس رویہ سے ثابت کردیا ہے
کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے لحاظ سے جماعت احمدیہ وہی ہے جو سلسلہ کے مرکز قادیان
سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے لئے گورنمنٹ انگریزی
کی سچے دل کے ساتھ اطاعت اور وفاداری کرنا نہایت ضروری اور اہم فرض
ٹھہرایا ہے اور ضرورت اور حالات کے وقت حتی الامکان مدد کرنا ضروری قرار
دیا ہے۔

([illegible])

## (۴۵) انگلستان میں قادیانی مشن

میری ناقص رائے میں مغرب میں مشن کامیاب ہونے کے لئے لٹریچر پیدا کرنے پر
زور دینا اشد ضروری ہے۔ یہاں کے لوگ تعلیم یافتہ ہیں۔ برطانوی پریس تمام دنیا
میں سب سے زیادہ با اثر بلکہ سب سے زیادہ ترقی یافتہ پریس ہے۔ اس کا معیار
غیر معمولی طور پر بلند ہے اور برطانوی لوگوں کو ایسی سہولتیں میسر ہیں جن کا ہم خیال تک
نہیں کرسکتے ........ یہاں ہر مضمون کے ماہر موجود ہیں۔ جنھوں نے کسی خاص مسئلہ
کی چھان بین میں اپنی عمریں صرف کردی ہیں اور یہاں پبلک میں جو مسائل زیر بحث ہوں
ان کے متعلق تمام ماہرین کے علم اور تجربہ کی رو سے ان پر فوراً روشنی پڑسکتی ہے۔
اس کے برعکس ہمارے لئے یہ قریباً ناممکن ہے کہ تحریراً یا تقریراً یہاں کے
لوگوں کے لئے کوئی قابل غور چیز پیش کرسکیں ہماری یہاں کوئی لائبریری نہیں ہے
اور کسی لائبریری میں کسی بات کی تحقیق کے لئے جانے پر دو تین گھنٹے کا سفر کرنا پڑتا ہے
پھر ہمارے پاس کوئی چیز شائع کرنے کے لئے قطعاً کوئی فنڈ نہیں۔ مناسب اور موزوں
لٹریچر پیدا کئے بغیر اور عصر حاضرہ کے اہم مسائل کا گہرا مطالعہ کئے بغیر میری ناقص
رائے میں اس جگہ ہمارا کام کم و بیش سطحی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ دوسری ضرورتیں
جو وقتی ضروریات کے لحاظ سے کم اہمیت نہیں رکھتیں کسی لٹریری کام کے کرنے یا

اس کے متعلق میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس علم کی بنا پر میں نے (دائسرائے ہند کو) خط لکھا ہے اس میں اس امر کے متعلق کافی شبہ کی گنجائش ہے کہ چودھری صاحب گول میز کانفرنس میں شریک نہ کئے جائیں۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ میری یہ رائے جن حالات پر قائم ہوئی ہے ان کا علم چودھری صاحب کو نہ ہو یا ان کا علم ہوتے ہوئے وہ ان سے وہ نتیجہ نہ نکالتے ہوں جو میں نے نکالا ہے۔ میرا شبہ اس جواب سے اور بھی قوی ہو گیا ہے جو ہز اکسی لینسی دی گورنر جنرل کے پرائیوٹ سکریٹری کی طرف سے وصول ہوا ہے۔ ...........

اس جواب سے ظاہر ہے کہ اگر مندوبین کا جانا بہر حال لازمی ہوتا تو ضرور مجھے یہ جواب دیا جاتا کہ چودھری صاحب کے جانے یا نہ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا خصوصاً جب کہ میں نے اس امر پر اپنے خط میں خاص زور بھی دیا تھا کہ چودھری صاحب کو ضرور بھیجا جائے لیکن یہ جواب نہیں دیا گیا۔ پس مجھے اس امر پر اصرار ہے کہ اپنے علم کی بنا پر میرے لئے یہ ضروری تھا کہ میں وہ خط بھیجتا جو میں نے ہز اکسی لینسی (وائسرائے ہند) کو بھیجا اور وائسرائے صاحب بہادر کے خط سے یہ ثابت ہے کہ میری تحریک عین وقت پر تھی۔

عبدالرحیم درد ناظر امور خارجہ قادیان ۲۰ جون ۱۹۳۱ء

(منقول از الفضل قادیان جلد ۱۸ نمبر ۱۴۴ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۳۱ء)

## (۴۴) افسوس اور خوشی

حال کی شورش میں جو مفسد اور شریر لوگوں نے گورنمنٹ کے خلاف برپا کی تھی غیر مبایعین (لاہوری جماعت) کے شامل ہو کر حصہ لینے سے جہاں اس بات کا سخت افسوس اور رنج ہوا کہ ان لوگوں نے باوجود حضرت مسیح موعود کو امام اور پیشوا سمجھنے کا دعویٰ کرنے کے آپ کی اس تعلیم کو پس پشت ڈال دیا جو آپ نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے متعلق دی ہے اور جس سے آپ کی تصنیفات بھری پڑی ہیں وہاں

رپورٹ لکھ دی کہ ہم نے تین سو آدمیوں کو اسلام یا احمدیت کا پیام پہنچا دیا، اور لطف یہ کہ آپ جنگ ری کی زبان سے بھی بالکل ناواقف ہیں۔

(لاہوری جماعت کے مبلغ محمد عبداللہ صاحب فادی کا مکتوب مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۰ نمبر ۵۹ مورخہ ۸ جون ۱۹۳۲ء)

## (۴۷) قادیانی مبلغ کے مضامین

جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی پیشگوئی اور ہندوستان کی وفاداری اور حکومت برطانیہ کی بے دل سے امداد اور اس کے متعلق مسیح موعود کے تائیدی حکم اطاعت اور شکرگزاری گورنمنٹ کے متعلق میرے جو مضامین انگلینڈ کے اخبارات میں چھپے تھے ان کے کٹنگس ہندوستان میں بھی بھیجے گئے تھے اس پر ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اور صاحب کمشنر بہادر لاہور کی طرف سے عاجز کو شکریہ کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔

(قادیانی مبلغ انگلستان کا خط مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۹۹ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۱۸ء)

## (۴۸) قادیانی پتھر

انگریزوں کو بالخصوص جن سے کل تک یہ درخواستیں کی جاتی تھیں کہ ہمیں (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کو) خلیفۃ المسلمین بنادیا جائے۔ اور جن کے بغداد فتح کرنے پر قادیان میں چراغاں کیا گیا۔ اور غیر احمدیوں (مسلمانوں) ہندوؤں اور سکھوں غیرہم کو بالعموم یہ دھمکی ضرور دی گئی سب کو:۔

"ہم (قادیانی) کونے کا پتھر ہیں جس پر ہم گرے وہ بھی ٹوٹ جائے گا اور جو ہم پر گرا وہ بھی سلامت نہیں رہے گا"

(قادیانیوں کی لاہوری بابت، کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۰ نمبر ۷۰ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

مطالعہ کرنے کے لئے فرصت نہیں ہونے دیتیں۔ چہ جائے کہ کوئی ایسا کام کیا جائے جو مغربی دنیا کو اپیل کر سکے۔ یورپ کئی مصائب میں مبتلا ہے۔ اس کو سوشل، اقتصادی، اخلاقی اور روحانی اصلاحات کی اشد ضرورت ہے اور اسلام ان کا واحد علاج ہے مگر یورپین لوگ اسے محسوس نہیں کر سکتے تا وقتیکہ اسلامی تعلیم کی فضیلت اور عمدگی موزوں طریق پر ان مسائل کے حوالے سے جو اس وقت دنیا میں ناقابل حل صورت اختیار کر چکے ہیں ان کے سامنے پیش نہ کی جائے ایسا کرنے کے لئے بہت مطالعہ اور سکون کی ضرورت ہے اس لئے ہمیں لٹریری کام کی طرف متوجہ ہونا چاہئے یہ قلم کا زمانہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سلطان القلم ہیں اس لئے اگر اس طرف فوری اور کافی توجہ نہ دی گئی تو ہماری ترقی بہت حد تک رک جائے گی۔

(احمدیہ مشن لندن کی سالانہ رپورٹ مندرجہ اخبار الفضل قادیان [illegible])

# (۴۶) قادیانی مبلغ (ج)

بغداد سے روانہ ہو کر میں ہڈا جیشہ پہنچا ......... وہاں ایک صاحب مسٹر محمد فیاض صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ سے بھی ملاقات ہوئی۔ آپ کا سبز عمامہ دیکھ کر دریافت کرنے پر معلوم ہوا آپ قادیانی ہیں اور تبلیغ کی غرض سے تشریف لائے ہیں اور قادیانی عقائد و دعاوی پیش کرتے ہیں۔ پروفیسر جریانوس نے ان سے دریافت کیا کہ آپ غیر احمدی جو کلمہ گو ہیں ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے انھوں نے کہا کہ ہم پاک اور مقدس مسلمان ہیں لہذا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان لوگوں کو اپنی پاکیزگی اور تقدس کا اس قدر گھمنڈ ہے کہ اپنے سوا تمام کلمہ گوؤں کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ........

اب ذرا قادیانی مبلغ کا طریق تبلیغ بھی ملاحظہ ہو۔ کسی دوست سے ملے کہیں چائے پر چلے گئے۔ کسی اور اجتماع میں چند آدمیوں سے ملاقات ہو گئی بس قادیان

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ [illegible] مارچ [illegible])

## (۵۱) مکہ مدینہ

جماعت کی ترقی کا یہ تقاضا ہے کہ قوم کو مصیبت کے وقت پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کہتا ہے کہ مکہ میں اگر تمہارے خلاف جوش ہے تو کیوں باہر نکل کر دوسرے ملکوں میں نہیں چلے جاتے۔ اگر باہر نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ترقی کے سامان ... دے گا۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ ملکوں میں بھی ایک حصہ ایسا ہے جو ہمیں پھیلنا پڑتا ہے اور دنیا میں بھی ... ہمیں کیا معلوم کہ ہماری مدنی زندگی کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے۔ قادیان بیشک ہمارا مذہبی مرکز ہے مگر ہمیں کیا معلوم کہ ہماری شوکت و طاقت کا مرکز کہاں ہے یہ ہندوستان کے کسی شہر میں بھی ہو سکتا ہے اور چین جاپان فلپائن سماٹرا جاوا۔ روس امریکہ غرضکہ دنیا کے کسی ملک میں ہو سکتا ہے اسلئے جب ہمیں یہ معلوم ہو کہ لوگ بلاوجہ جماعت کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں کچلنا چاہتے ہیں تو ہمارا ضروری فرض ہو جاتا ہے کہ باہر جائیں اور تلاش کریں کہ ہماری مدنی زندگی کہاں سے شروع ہوتی ہے ہمیں کیا معلوم کہ کونسی جگہ کے لوگ ایسے ہیں کہ وہ فوراً احمدیت کو قبول کر لیں گے۔ اور ہمیں کیا معلوم ہے کہ جماعت کو ایسی طاقت کہاں سے حاصل ہو جائے گی کہ اس کے بعد دشمن شرارت نہ کر سکے گا۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ [illegible])

## (۵۲) ہمارے لئے

دنیا میں جس قدر تغیرات ہو رہے ہیں یہ سب اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے ہیں۔ ہوائیں چلتی ہیں تو ہمارے لئے، بارش ہوتی ہے تو ہمارے لئے، جنگیں ہوتی ہیں تو ہمارے فائدے کے لئے۔

(تقریر چودھری فتح محمد صاحب قادیانی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible]
مورخہ ۱۹۔ نومبر ۱۹۳۲ء)

# (۴۹) قادیانی چکر

قادیانی جماعت اصل مقصد سے ہٹ گئی ہے۔ اس گفتگو سے میرا مطلب یہ ہے کہ اس بات سے کبھی مرعوب نہیں ہونا چاہئے کہ وہاں کثرت تعداد ہے اور ہماری قلت ہے جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ آج کثرت تعداد کے باوجود قادیان میں کام اور علم کی قلت ہے۔ قادیانی جماعت کی توجہ اصل کام سے ہٹ گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایک مشکل میں پھنسے ہوئے محسوس کر رہے ہیں۔ دو تین ماہ سے میاں صاحب جو خطبات دے رہے ہیں ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے گورنمنٹ سے یہ کیا۔ اس کی یہ یہ خدمات انجام دیں۔ اس نے ہم سے یہ یہ سلوک روا رکھا۔ ترقی کہاں ملے گی۔ اس کو تلاش کرو۔ یہ کرو وہ کرو۔ غرض کہ ایک چکر ہے جو چل رہا ہے۔ اگر کوئی اپنے اصل کام سے غرض رکھے تو پھر گورنمنٹ اس کے کام میں دخل نہیں دیتی۔ اگر دخل دے بھی تو اس کی پرواہ نہ کرنی چاہئے۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۳ نمبر ۹ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

# (۵۰) قادیانی علاقہ

احمدیوں کے پاس ایک چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا بھی نہیں جہاں احمدی ہی احمدی ہوں کم از کم ایک علاقہ کو مرکز بنا لو اور جب تک ایک ایسا مرکز نہ ہو جس میں کوئی غیر نہ ہو۔ اس وقت تک تم مطلب کے مطابق امور جاری نہیں کر سکتے اور نہ اخلاق کی تعلیم ہو سکتی ہے نہ پورے طور پر تربیت کی جا سکتی ہے۔ اس لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ مکہ اور حجاز سے مشرکوں کو نکال دو۔ ایسا علاقہ اس وقت تک ہمیں نصیب نہیں۔ جو خواہ چھوٹے سے چھوٹا ہو مگر اس میں غیر نہ ہوں۔ جب تک یہ نہ ہو اس وقت تک ہمارا کام بہت مشکل ہے اگر یہ نہ ہوا تو کام اور مشکل ہو جائے گا۔

ہمارے دوست ہیں حالانکہ جب تک یک انسان احمدیت کا جامہ زیب تن نہیں کر لیتا خواہ وہ ہم سے کتنا ہی ہمدردی کا دعویٰ کرنے والا کیوں نہ ہو۔ وہ آج نہیں تو کل ضرور ہم سے دشمنی کرے گا۔ پس ان اجنبیوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہمیں متوجہ کرتا ہے کہ اگر اس کے لئے اسلام کے لئے اور احمدیت کی محبت کے لئے ہم احمدیت کو نہیں پھیلاتے تو یہی سمجھ کر اسے پھیلانے لگ جائیں کہ ہمارا اور ہماری اولاد کا امن وامان اور آسائش احمدیت کی اشاعت سے وابستہ ہے۔

ہندوستان میں انقلاب پیدا ہونے والا ہے اور ہندوستانیوں میں اس وقت جو جذبہ حریت پیدا ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ زیادہ دیر تک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بیشک وہ مقابلہ تو کرے گی لیکن آہستہ آہستہ وہ خود بخود ہندوستانیوں کو حقوق دینے پر آمادہ ہو جائے گی۔ اور وہ نادان احمدی جو ایک حد تک تحریک حریت کو ہندوستان کے لئے مفید سمجھتے ہیں اس وقت دیکھیں گے کہ وہ لوگ جن کی ظاہرداری کو دیکھ کر وہ انھیں اپنا ہمدرد سمجھتے ہیں ان کی مثال بعینہ اس بلی کی طرح ہے جس کا جسم نہایت ملائم اور ریشم سے بہت نرم لیکن ناخن خون کے موٹے ہیں اور وہ دیکھیں گے کہ کس طرح ان کی آنکھوں کو نکالنے اور چہرہ کو نوچنے کی کوشش کرتے ہیں ..........

اگر تم بھی اللہ کے پیارے ہو تو اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت نہ قائم ہو جائے تمہارے راستہ سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے اور تمہیں کبھی بھی امن و امان حاصل نہیں ہو سکتا اور اگر آج کسی مذہب سے سمجھوتہ ہو تو کل یقیناً پھر دکھ کی حالت ہو جائے گی۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۹۰ مورخہ ۶ اپریل ۱۹۳۳ء)

## (۵۶) بے ایمانی اور بیوقوفی

تعجب ہے کہ (قادیانی) جماعت کے لوگوں کو کیوں یہ خیال نہیں آتا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں چنا ہے اس لئے ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو مایوس ہیں۔ کتنے ہیں جن کو خیال ہے کہ ہمارے اندر کچھ قابلیت نہیں مگر اس سے زیادہ بے ادبی

## (۵۳) یہ سمجھ کر

ان کی سستی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کے لئے چند ایک ابتلا پیدا کئے ہیں تاکہ اگر جماعت کے دوست دوسروں کی ہدایت کے لئے احمدیت کو نہیں پھیلاتے تو یہ سمجھ کر کہ ساری دنیا ہماری دشمن ہے اور جب تک ہم ساری دنیا کو احمدیت میں داخل نہ کرلیں ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں، وہ کبھی چین سے زندگی بسر نہیں کرسکتے۔ تبلیغ کی طرف متوجہ ہوں۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۸۲ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۲۳ء)

## (۵۴) بھلائی کی صورت

ہیں جن کا یہ اعتقاد ہے کہ کسی وقت بدلہ لینا بھی ضروری ہوتا ہے اس خیال سے مطمئن نہیں ہونا چاہئے کہ ہم کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے۔ اس لئے ہمیں بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ ہماری بھلائی کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ تمام دنیا کو اپنا دشمن سمجھیں تا ان پر غالب آنے کی کوشش کریں کیونکہ جب تک مخالفت نہ ہو ترقی بھی نہیں ہوسکتی۔ تمام انبیاء کی جماعتیں ایک ہی جیسی ہوتی ہیں۔ پہلوں میں ہم سے زیادہ ایمان نہ تھا۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۸۲ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۲۳ء)

## (۵۵) اللہ کے پیارے

دوسرے لوگ جب دیکھتے ہیں کہ ہم سے انھیں فائدہ پہنچ رہا ہے تو وہ شاباش اور آفریں کہنے لگ جاتے ہیں اور ہمارے بعض سیدھے سادے بھائی (قادیانی صاحبان) اس وہم میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ اب تو ساری دنیا ہم سے خوش ہے ............

جب کسی مشکل کے وقت انھیں منظم جماعت کی خدمات کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ تھپکی دیتے ہیں اور شاباش کہتے ہیں اور اس سے بعض احمدی خیال کرلیتے ہیں کہ وہ

ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا کلام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔ اس میں بتایا گیا کہ کہو آگ سے نہ ڈراؤ۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے پس یہ مصیبتیں تو ہماری ترقی کے لیے ہیں۔ ہمیں کس طرح کھل سکتی ہیں۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸ نمبر ۲ مورخہ ۹ جولائی ۱۹۳۰ء)

## (۵۸) دور کی بات (ج)

سو میرا یہ اصول ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں ہمیں ان کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں۔ ہمارے لیے آسمانی بادشاہی ہے۔ ہاں نیک نیتی سے اور سچی خیر خواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہنچانا ضروری ہے۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

حکومت والوں کو حکومتیں مبارک ہوں۔ ہم ان کو آسمانی پیغام پہنچا کر دین احمد پر جمع کریں گے۔ اور ظاہر ہے کہ ان کے دین واحد پر جمع ہونے کے یہی معنی ہیں کہ دنیا میں اسلام کی حکومت قائم ہوجائے اور سلسلہ احمدیہ کے افراد اس حکومت کے چلانے والے ہوں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۲۹ مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۶ء)

پس ضرور ہے کہ یہ سب وعدے پورے ہوں۔ نہ صرف ہندوستان کی سلطنت کے حکمران احمدی جماعت کے ممبر ہوں گے بلکہ جیسا کہ وعدہ دیا گیا ہے زار روس کا عصا بھی ان ہی کے ہاتھوں میں ہوگا۔ وہ دنیا میں عالمگیر حکومت قائم کریں گے۔ بادشاہوں کو مسلمان بنائیں گے۔ اور بغیر اس کے کہ وہ اپنی طرف سے کسی فتنہ یا فساد کا موجب ہوں صلح و آشتی سے آسمانی بادشاہت کو زمین کے چپہ چپہ پر قائم کر دکھائیں گے۔ مبارک وہ جو آخر تک صبر کریں لیکن ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔

اور گستاخی کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کہتا ہے تم دنیا کو فتح کرو گے لیکن تم کہتے ہو نہیں ہم نہیں کر سکتے۔ غور تو کرو کب خدا نے کسی قوم کو اس لئے چنا کہ وہ دنیا کو فتح کرے گی اور اس نے نئی زمین اور نیا آسمان نہ پیدا کر دیا۔ کیا اب خدا تعالیٰ (نعوذ باللہ) بوڑھا ہو گیا ہے کہ اس کی قوت انتخاب کمزور ہو گئی ہے۔ اس نے حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت کرشن۔ حضرت رام چندر۔ حضرت بدھ۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قوموں کو چنا اور وہ کامیاب ہوئیں پھر کیا اب خدا کی عقل کمزور ہو گئی ہے کہ اس نے ہم کو چنا اور ہم ناکام رہ جائیں گے۔ یہ انتہا درجہ کی بے ایمانی اور بے وقوفی ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۔ نمبر ۔ مورخہ ۔ دسمبر ۱۹۳۰ء)

# (۵۷) موت اور زندگی

غرض ہر قوم ہر طبقہ اور ہر ملک میں گھبراہٹ اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی ایسی جماعت ہے جو اپنے مذہب پر پکی اور امید و یقین سے پُر ہے تو وہ احمدی جماعت ہے۔ وہ لوگ جو واقعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتے ہیں دیکھتے اور یقین رکھتے ہیں کہ سب کچلے جائیں گے صرف ہم باقی رہیں گے۔ ہر ایک کو موت نظر آ رہی ہے اور صرف ہم کو زندگی دکھائی دے رہی ہے۔ کیونکہ ہمارے متعلق ہی کہا گیا ہے آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ پس دوسری بادشاہتوں کو خطرہ ہے کہ وہ ٹوٹ جائیں گی۔ مگر ہمیں امید ہے کہ بادشاہت دی جائے گی حکمران ڈر رہے ہیں کہ ان کی حکومت جاتی رہے گی۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہمارے ہاتھوں میں دی جائیگی لوگ ڈر رہے ہیں کہ تباہ ہو جائیں گے۔ مگر ہم خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہم سے وعدہ ہے کہ کوئی تمھیں تباہ نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا گیا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ آگ سے مراد وہ مصیبتیں اور تباہیاں ہیں جو کچل دینے والی ہوتی ہیں۔ پس وہ بلائیں اور مصیبتیں دنیا پر نازل ہو رہی ہیں جو بھسم کر دینے والی

اور نیا کام جاری کرے گی اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۵ نمبر ۸۰ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۲۸ء)

## (۶۰) دنیا کو کھا جانا

ہماری جماعت ظاہری حالت کے لحاظ سے کمزور ترین نہیں بلکہ ایک ہی کمزور جماعت ہے۔ دنیا میں کوئی ایک بھی منظم جماعت جو کام کر رہی ہو ہم سے کمزور نہیں ہے مگر باوجود اس کے کسی کے ارادے ایسے بلند اور وسیع نہیں ہیں اور ان میں سے کوئی بھی یہ امید نہیں رکھتی کہ وہ دنیا کے موجودہ نظام کو توڑ کر ایک نیا نظام جاری کرے گی سوائے ہماری جماعت کے . . .

اس وقت ایک ہی جماعت ایسی ہے جو کمزوری کے لحاظ سے دنیا میں سب سے گری ہوئی ہے۔ مگر ارادہ کے لحاظ سے سب سے بڑھی ہوئی ہے۔ پھر وہ منہ سے دعوٰی ہی نہیں کرتی۔ اس کی بنیاد ہی اس پر ہے کہ دنیا کو کھا جانا ہے کیونکہ اس کی بنیاد یہ ہے کہ ہم کو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اس کو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی دنیا پر ظاہر کر دے گا"۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۵ نمبر ۸۰ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۲۸ء)

## (۶۱) جہنم کی آگ

میں چاہتا ہوں کہ جو جو مظالم تم پر کئے جاتے ہیں وہ تمہارے دلوں میں انگارے بن بن کر جمع ہوتے چلے جائیں لیکن ان کا دھواں باہر نہ نکلے۔ یہاں تک کہ تم ان انگاروں سے جل کر اندر ہی اندر راکھ ہو کر بھسم ہو جاؤ۔ وہ ویسی ہی بند آگ ہو جیسی دوزخ کی آگ کے متعلق حدیثوں میں آتا ہے کہ وہ بند ہو گی۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ تمہارے اندر اک آگ ہو جو جہنم کی آگ کی طرح بند ہو کہ جب اسے باہر نکلنے کا اذن ملے تو دنیا کی کوئی

(۱) اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۴ اگست ۱۹۳۴ء

# (۵۹) دنیا میں تہلکہ

میں ایک دفعہ بمبئی گیا تو خوجوں کا شادی خانہ دیکھا۔ وہاں چونکہ رہائشی مکان اتنے بڑے نہیں ہوتے کہ بیاہ شادیوں میں جو مہمان آئیں وہ ٹھہر سکیں اس لیئے ایسے موقعوں کے لیئے علیحدہ طور پر انہوں نے مکان بنایا ہوا ہے تاکہ جن کے ہاں شادی ہو وہ اپنے مہمانوں کو وہاں ٹھہرا سکے۔ وہ مکان اس قدر سامان سے آراستہ تھا کہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ ایک بجلی کی روشنی کا ہی ایسا انتظام تھا کہ انسان رات کو دن سمجھتا تھا۔ اس میں ہر قسم کی آرائش اور زیب و زینت کا سامان موجود تھا لیکن ان سب باتوں کے باوجود ان قوموں کے حوصلے۔ ان کی امنگیں اور ان کے ارادے کوئی ایسے بلند نہیں ہیں۔ خوجہ قوم بے شک بہت مالدار قوم ہے مگر یہ امنگ کبھی ان کے دل میں پیدا نہیں ہو سکتی کہ ساری دنیا پر چھا جائیں۔ بیشک میمن اور بوہرے بہت مالدار ہیں مگر ان کے دماغ کے کسی گوشہ میں بھی کبھی یہ بات نہیں آ سکتی کہ ہم دنیا کے بادشاہ ہو جائیں گے اور نظام عالم میں تبدیلی پیدا کر دیں گے ان کی دولتیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان میں سے کئی ایسے ہیں جو اس زمانہ میں بھی جبکہ مال و دولت کی کثرت ہے اس قدر مالدار ہیں کہ انفرادی طور پر مدینہ کو خریدنے کی طاقت رکھتے ہیں مگر ان کے دماغ کے کسی گوشہ میں بھی کبھی نہ یہ خیال آیا کہ ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے اور دنیا کے نظام کو درہم برہم کر کے ایک نیا نظام جاری کرنا ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ایک اور قوم ہے جو اپنے مال اپنی دولت اپنی عزت اپنی تعداد اور اپنے اثر و رسوخ کے لحاظ سے دنیا کی شاید تمام منظم جماعتوں سے کمزور اور تھوڑی ہے مگر باوجود اس کے اس کے دل میں یہ امنگ ہے اور اس کے ارادے اس قدر پختہ اور بلند ہیں کہ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ تمام کمزوریوں کے باوجود اور سامان کی کمی کے باوجود ساری دنیا میں تہلکہ مچا دے گی اور موجودہ نظام کو توڑ کر اور موجودہ دستور کو تہ و بالا کر کے نیا نظام

(اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ [illegible] نومبر [illegible])

## (۶۴) ذریعہ تبلیغ

جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام نے دنیا میں اعلائے کلمۃ الحق اور خدمت اسلام کے لئے قائم کیا ہے اور جلسہ کے دنوں میں غیر احمدی لوگوں کو جلسہ کے مبارک ایام میں قادیان میں لانا زبردست ذریعہ تبلیغ ہے۔ اور قادیان کی یہ شان و شوکت اور اس میں اس قدر اجتماع اور ضروریات کا مہیا ہونا یہ سب کچھ بذات خود ایک حق بیں اور معقول پسند انسان کے لئے اپنے اندر زبردست نشانات رکھتی ہے کیونکہ ابھی تک ہزاروں بلکہ لاکھوں انسان ایسے موجود ہیں جو یہ شہادت دے سکتے ہیں کہ آج سے چند سال قبل قادیان کا نام ونشان تک بھی نہ جانتے تھے۔ پس اس ادنیٰ حالت سے اس مقام کا اس قدر عروج اور کمال پر پہنچ جانا یقیناً ایک خشیت اللہ رکھنے والے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے وہ احمدی دوست جو اپنے اعزہ واقربا اور دوست واحباب کے لئے جو احمدیت میں داخل نہ ہونے پر دل ہی دل میں ملول اور پریشان خاطر رہتے ہیں انھیں اپنے ساتھ قادیان لائیں اور اگر اسکے لئے انھیں کچھ قربانی بھی کرنی پڑے تو بھی دریغ نہ کریں کیونکہ انجام کار وہ یقیناً فائدہ میں رہیں گے۔ یاد رہے کہ قادیان وہ مقام ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرما چکے ہیں۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے　　لو تمھیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۲ء)

## (۶۵) سیرت کے جلسے

اس وقت میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بعض مقامات کے متعلق شکایت آئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق جلسوں کے انعقاد میں چونکہ غیر احمدیوں

طاقت تمہارے سامنے ٹھہر نہ سکے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہنم کی آگ میں سے اگر ایک رائی کے برابر آگ بھی ساری دنیا پر ڈالدی جائے تو دنیا جل کر راکھ ہو جائے۔ میری کوشش یہ ہے کہ میں وہ جہنم کی آگ تمہارے اندر پیدا کردوں۔ جو پہاڑوں کے برابر ہو۔ اگر جہنم کی رائی بھر آگ ساری دنیا کو جلانے کے لیے کافی ہے تو جو آگ میں تمہارے دلوں میں پیدا کرنا چاہتا ہوں اگر پیدا ہو جائے تو ایک دنیا نہیں ہزار وں دنیاؤں کو تم جلانے کے قابل ہو جاؤ گے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳ نمبر ۱۳۲ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء)

## (۶۲) اچھا کیا (ج)

گورنمنٹ کالج کے طالب علم میاں بدرالدین صاحب حضرت اقدس (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ ہمارے کالج میں بعض طلباء نے یہ ارادہ کیا کہ بارہ وفات پر کچھ چندہ کر کے خیرات کی جائے اور جشن میلاد بھی کیا جائے۔ مجھ سے بھی چندہ مانگا۔ مگر میں نے اس حیثیت سے انکار کیا کہ میں تمہارے ساتھ کسی دینی کام میں شامل نہیں ہو سکتا۔ حضرت (میاں محمود احمد صاحب) نے لکھوایا کہ بارہ وفات یا میلاد کا جلسہ ایک بدعت ہے اس میں تم شامل نہیں ہوئے تو اچھا کیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۵۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۲۱ء)

## (۶۳) دعوتی خطوط

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہر سال غیر احمدی احباب کو دفتر ہذا کی طرف سے دعوتی خطوط بھیجے جاتے ہیں جن کا بھیجوانا از حد مفید پڑتا ہے۔ اس لیے میں بذریعہ اعلان جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے زیر تبلیغ غیر احمدی معززین کے پتے مجھے بہت جلد ارسال فرمائیں تا کہ ان کے نام دعوتی خطوط بھجوائے جائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

کے صفحہ ۱۰ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"چند قادیانی اصحاب ملنے آئے۔ میں نے پوچھا آپ لوگ غیر قادیانی لوگوں سے رشتہ داری کیوں نہیں کرتے اور ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے انھوں نے کہا اس لئے کہ غیر قادیانی لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں۔ میں نے کہا میں قادیانیوں کو کافر نہیں کہتا بلکہ ان کے تبلیغی کاموں کی بہت تعریف کرتا ہوں تو کیا آپ میرے پیچھے نماز پڑھ لیں گے۔ انھوں نے انکار کیا۔ میں نے کہا یہی دو چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے میرے دل پر اثر ہوتا ہے کہ قادیانی فرقہ مسلمانوں کی اخوت میں تفریق پیدا کرنے والا ہے۔ اور جو شخص بھی مسلمانوں کی تفریق کا باعث ہو۔ میں اس کو سیاسی اور مذہبی مجرم سمجھتا ہوں"۔

"میں جانتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے فرقہ کو سب سے نمایاں اور الگ رکھنے کیلئے یہ کام کرتے ہیں ورنہ آپ کے دل میں مذہبی جذبہ کوئی نہیں ہے۔ قادیانی لوگ کوئی جواب نہیں دے سکے۔ واحدی صاحب نے کہا آج پہلا موقع ہے کہ میں نے دو قادیانیوں کو گفتگو میں کمزور دیکھا"۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۹۰ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۳ء)

## (۶۷) خاتم النبیین نمبر

بحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اخبار الفضل کا خاتم النبیین نمبر نہایت شاندار تیار ہو گیا جس کا کسی قدر پتہ تو اس فہرست مضامین سے لگ سکتا ہے۔ جو اسی پرچہ کے دوسرے اور آخری صفحہ پر شائع کی جا رہی ہے۔ مگر پوری آگاہی پرچہ کو دیکھنے سے ہو گی جو انشاء اللہ بہت جلد احباب کرام کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۲۳ء)

(اخبار) پیغام صلح (لاہور) کی قسمت میں چونکہ ازلی شقاوت لکھی جا چکی ہے اس نے اس موقع پر بھی خاموش نہ رہنے دیا جب کہ الفضل نے دنیا میں سرور دو عالم

سے کام لینا پڑا اس سے بعض لوگوں میں مداہنت پیدا ہو گئی ہے۔ میں کسی کا نام نہیں لیتا مگر ایسے لوگ خود اپنے نفس میں غور کر لیں۔ اگر اصل چیز (یعنی قادیانیت کی تبلیغ) ہی مٹ جائے تو پھر ایسے جلسوں اور ان تقریروں کا کیا فائدہ۔ ایسے جلسوں کے لئے مسلمانوں کے پاس جاؤ اور انھیں کہو۔ آؤ یہ ہمارا متحدہ کام ہے تم بھی اس میں شامل ہو جاؤ۔ اگر وہ شامل ہوں تو بہتر۔ نہ ان کی منتیں اور خوشامدیں نہ کرو۔ اگر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور شان کے اظہار کے جلسوں میں شامل ہوں گے تو برکات حاصل کریں گے اور اس کا فائدہ خود انھیں پہنچے گا۔ ہمارا ان کے شامل ہونے سے کوئی فائدہ نہیں لیکن یاد رکھو ان کی بے جا رضامندی کے لئے اپنا دین (یعنی قادیانیت) تباہ نہ کرو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمھاری ہدایت میں کسی کے گمراہ ہونے کی وجہ سے فرق آتا ہے تو گمراہ ہونے والے کی پروا نہ کرو۔ تم میں اگر کسی جگہ کوئی اکیلا ہی ہو اور اس کے ساتھ کوئی شامل نہ ہو تو وہ جنگل کے درختوں کے سامنے جاکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنا شروع کر دے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ اپنی ذمہ داری سے بری سمجھا جائے گا اور اس کا نتیجہ بھی نکلے گا لیکن کسی طور اور کسی حالت میں بھی مداہنت نہیں اختیار کرنی چاہئے بلکہ احمدیت کی تبلیغ کھلے بندوں کرنی چاہئے

(تقریر جلسہ سالانہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۵۳ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۳۳ء)

پھر ان جلسوں میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ حیدر آباد دکن کے صدر الصدور مولانا شروانی۔ علماء فرنگی محل۔ مولانا ابو الکلام آزاد کا کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لینا اس بات کا ثبوت ہے کہ انھیں ایسے جلسوں میں احمدیت کی تبلیغ کرنے کا کوئی احتمال نہ تھا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۲ء)

## (۷۶) قادیانی فرقہ

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے روزنامچہ مندرجہ "منادی" مورخہ ۴ اپریل

کے دلوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد اجرائے نبوت کے عقیدے کو مستحکم کر دیں۔ اب جدھر دیکھو ملت محمودیہ دن رات خاتم النبیین کا مفہوم اجرائے نبوت لے رہی ہے اور خاتم النبیین کے لفظ خاتم اور لانبی بعدی کے لفظ بعد کی جس جس قسم کی رکیک اور مضحکہ انگیز اور بودی تاویلیں آئے دن کی جاتی ہیں وہ محتاج بیان نہیں ہیں۔ ایک عدالت میں جب میاں صاحب کے ایک عالم مرید سے سوال ہوتا ہے کہ آپ ختم نبوت کے قائل ہیں تو وہ کہتا ہے ختم نبوت کیا بلا ہوتی ہے یہ مسلمانوں کا غلط مفہوم ہے جو خاتم النبیین سے لیا گیا ہے۔ بے شک خاتم النبیین کے الفاظ قرآن میں ہیں اور ہم محمد رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین ضرور مانتے ہیں مگر اس کا مفہوم نبوت کا ختم کرنے والا نہیں بلکہ نبوت کا اپنی مہر سے جاری کرنے والا ہے۔

(لاہوری جماعت کے ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی کا مضمون مندرجہ پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ نمبر ۴۴ صفحہ ۶ جون ۱۹۳۴ء)

ہم تو جیسے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے قائل تھے ویسے ہی اب بھی ہیں۔ اور ختم نبوت کے ساتھ ہی حضرت مرزا صاحب کی نبوت بھی قائم ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو حضرت مرزا صاحب بھی نبی ہیں۔ گویا ختم نبوت اور مسیح موعود (مرزا صاحب) کی نبوت لازم و ملزوم ہیں۔ ہمارے جلسوں۔ تحریروں اور تقریروں میں یہاں تک کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے بیعت کے اقراری الفاظ میں بھی خاتم النبیین کا اقرار مقدم رکھا گیا ہے۔

(قادیانی اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۴۴ صفحہ ۲ نومبر ۱۹۳۲ء)

## (۶۹) قادیانیوں کی فریب کاری

(بعنوان مندرجہ پیغام صلح لاہور ۶ جون ۱۹۳۴ء)

گویا خاتم النبیین جب ایک محمودی (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا مرید) کہتا ہے یا کسی اخبار یا اشتہار یا اعلان میں لکھتا ہے تو اس کا مفہوم اجرائے نبوت کا ہوتا

صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس ظاہر کرنے کے لئے بلند پایہ مسلم و غیر مسلم اہل قلم اصحاب
کے نہایت قیمتی مضامین کا مجموعہ خاتم النبیین نمبر کے نام سے شائع کرنے کی سعادت
حاصل کی ہے چنانچہ اس نے [illegible] کے پرچہ میں مخالفت کا طوق گلے میں ڈال کر
لکھا ہے۔

"خاتم النبیین کا نام صرف عوام الناس کو اس غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے
لئے اختیار کیا گیا ہے کہ وہ قادیانی جماعت کو ختم نبوت کا قائل سمجھ لیں۔"

(اخبار الفضل [illegible] ۱۹۳۲ء)

## (۴۸) خاتم النبیین کا قادیانی مفہوم

ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان
بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں۔ عام ہے۔ خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے ہندوستان
میں ہوں یا کسی اور ملک میں۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف
حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا قرآن مجید
میں تو لکھا ہے۔ لا نفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار
میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔

رہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین فرمایا
ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہمارا یہ مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو خاتم النبیین یقین نہ کرے تو بالاتفاق کافر ہے یہ جدا امر ہے کہ ہم اس کے کیا
معنی کرتے ہیں۔ اور ہمارے مخالف کیا۔

(ارشاد حکیم نور الدین صاحب قادیانی خلیفہ اول مندرجہ [illegible] مولفہ فضل [illegible] قادیانی)

آخر بیس برس کی لگاتار محنت اور تگ و دو کے بعد جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ
قادیان اور ان کے حاشیہ نشین علماء اس امر میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ اپنی محمودی جماعت

## (۷۱) سُنو

سنو ہم مرزا غلام احمد صاحب کو وہ امام مہدی اور وہ مسیح مانتے ہیں جس کی خبر تمام انبیاء سابقین نے اور بالآخر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین نے دی۔ ہم بغیر کسی فرق کے بلحاظ نبوت کے انہیں ایسا ہی رسول مانتے ہیں جیسے کہ پہلے رسول مبعوث ہوتے رہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

## (۷۲) اپنے اوپر چسپاں کیا (ج)

عجیب بات ہے کہ ان تمام حوالہ جات کو جو (ملک عبدالرحمن) خادم صاحب (قادیانی) نے پیش کئے تھے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) نے اسلامی اصطلاح۔ خدا کی اصطلاح۔ شریعت کی اصطلاح۔ انبیاء کی اصطلاح اور خود اپنی اصطلاح کی رو سے نبوت کی تعریف کرتے ہوئے اس کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ غیر مبایع مناظر (عمر الدین صاحب قادیانی لاہوری) نے مس تک نہ کیا۔ اور اس کا جواب دینے کا خیال بھی اس کے ذہن میں نہیں آیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۱۳۳ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء)

## (۷۳) نبوت کا غیر مشروط دعویٰ (ج)

(ملک عبدالرحمن) خادم صاحب (قادیانی) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) کی کتب سے چالیس حوالے پڑھ کر سنائے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی قرار دیا ہے۔ اور نبوت کا غیر مشروط دعویٰ کیا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۱۰۳ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء)

ہے ختم نبوت کا نہیں ہوتا اس لئے جب یہ قوم آنحضرت صلعم کے متعلق بڑے بڑے پوسٹر نکالتی اور آنحضرت صلعم کو ان میں خاتم النبیین لکھتی ہے تو ظاہر ہے کہ اس سے مقصد فقط پبلک کو دھوکا دینا ہوتا ہے کیونکہ پبلک تو ........ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کو ختم کرنے والا سمجھتی ہے اور یہ قوم اس سے مراد نبوت کو جاری کرنے والا لیتی ہے .... اس قوم سے کیا گلہ ہے جب ان کے خلیفہ ثانی جناب میاں محمود احمد صاحب سنا ہے بیعت کے وقت مرید سے آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کا اقرار لیتے ہیں۔ تو گو غریب مرید اپنی سادگی سے سمجھتا ہے کہ خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہے اور پیر صاحب دل میں ہنستے ہیں کہ احمق ہیں تجھ سے اجرائے نبوت کے عقیدہ کا اقرار لے رہا ہوں۔ اگر یہ کہو کہ نہیں مرید کو بیعت کے وقت خاتم النبیین کے محمودی مفہوم کا پتہ ہوتا تو پھر اس کے یہی معنی ہوئے کہ اجرائے نبوت کا عقیدہ ملت محمودیہ کی فہرست ایمانیات میں اس قدر اہم ہے کہ بیعت کے وقت جناب میاں صاحب اپنے مرید سے اجرائے نبوت کے عقیدہ کا عہد لینا ضروری سمجھتے ہیں۔

(لاہوری جماعت کے ترجمان اخبار۔ ... صاحب قادیانی کا مضمون مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ نمبر ۳
مورخہ ... ۱۹۳۴ء)

## (۷۰) قادیانی چیلنج

ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے جمیع فرق اسلامیہ کے علماء اور مشائخ کو بالعموم اور جناب محمد علی صاحب اور ان کے مخصوص رفقاء جناب خواجہ کمال الدین صاحب کو بالخصوص چیلنج دیا تھا کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن کریم ان کے اس عقیدہ باطلہ کا مؤید اور مصدق ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت ابداً مسدود ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۱۷ء)

یہ اعلان تو بالکل اس طرح کا ہے جس طرح صلح حدیبیہ کے معاہدہ میں آنحضرت صلعم نے مخالفین کی دلجوئی کی خاطر ان کے اصرار پر رسول اللہ کا لفظ خود اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا تھا۔ اس کاٹنے سے یہ مراد ہرگز نہ تھی کہ اس کے بعد آپ یا آپ کے صحابہ آپ کو رسول اللہ نہ سمجھیں گے۔

(قادیانی اخبار فاروق قادیان جلد ۱۹ نمبر ۴۴ صفحہ ۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء)

حضرت صاحب کے جس منسوخ و غیر منسوخ معاہدہ کا غلط سہارا لینا چاہتے ہیں وہ فروری ۱۸۹۲ء کا ہے اور اس میں بھی مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کی خاطر یہی الفاظ لکھے گئے تھے کہ وہ کاٹا ہوا خیال کر لیں۔ مگر اس کے بعد جب حضرت اقدس کو بار بار بارش کی طرح وحی میں نبی اور رسول کہا گیا تو پھر آپ نے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کی پروا اتنی بھی نہیں کی کہ اپنے سابقہ اعلان کا عملی طور پر اعادہ فرما دیں بلکہ کثرت سے نبی اور رسول کے الفاظ کا استعمال فرمایا۔

(قادیانی اخبار فاروق قادیان جلد ۱۹ نمبر ۴۴ صفحہ ۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء)

## (۷۷) حقیقی نبی (ج)

پس گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عام مسلمانوں کی اصطلاح کے مطابق نبی نہ کہلائے لیکن خدا تعالیٰ کی اصطلاح۔ تمام انبیاء کی اصطلاح۔ قرآن کریم کی اصطلاح اور خود اپنی اصطلاح کے مطابق آپ یقیناً حقیقی نبی ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۳ صفحہ ۲۲ جون ۱۹۳۳ء)

## (۷۸) عظیم الشان نبی

خلافت ثانیہ (میاں محمود احمد صاحب کی خلافت) کے بے شمار فیوض و برکات میں سے ایک بہت بڑا فیض یہی دنیا کو حاصل ہو رہا ہے کہ خلق اللہ کو دین حق کی دعوت دینے والے کئی مبلغین دور دراز ممالک میں خدا اے تعالیٰ کے عظیم الشان نبی حضرت

## (۷۴) نبی ہے نبی (ج)

غیر مبائع (یعنی لاہوری فریق) اگر افراط جائز نہیں تو آپ نے تفریط کا جواز کہاں سے نکال لیا۔ یاد رکھو نہ افراط جائز ہے اور نہ ہی تفریط۔ ایک برگزیدہ انسان (مرزا صاحب) خدا تعالیٰ کی اصطلاح کے مطابق نبی ہے قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق نبی ہے۔ تمام انبیاء کی اصطلاح کے مطابق نبی ہے۔ اور پھر وہ اپنی اصطلاح کے مطابق بھی اپنے کو دوسرے محدثین سے علیحدہ کر کے نبی قرار دیتا ہے اسے غیر نبی قرار دینا۔ خدا تعالیٰ، قرآن کریم، تمام انبیاء اور خود اس کے منشاء کے خلاف نہیں تو اور کیا ہے اور اگر اس کا نام تفریط نہیں تو بتاؤ کہ تفریط اور کس بلا کا نام ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۳۳ ص ۲۳ ۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

## (۷۵) کلام الٰہی

ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید اور توراۃ اور انجیل کا۔ اور بہرحال حدیث پر مقدم ہے۔

(منکرین خلافت کا انجام ص ۹۰ مصنفہ جلال الدین شمس صاحب قادیانی)

## (۷۶) صلح حدیبیہ

تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمائیں۔

(اقرار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۹۵)

اگرچہ اس سے پیشتر اسلام میں مدعیان نبوت پیدا ہوتے رہے مگر انھوں نے یا ان کے پیرووں نے کبھی عقیدے کے رنگ میں اس مسئلہ کو فروغ نہیں دیا۔ ان کے دعاوی سیاسی اغراض یا ذاتی تفوق کی بنا پر ہوتے تھے جو ان کی زندگی کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے تھے۔ مگر ۱۹۱۴ء کے قریب عقیدے کی صورت میں یہ مسئلہ اختیار کیا گیا۔ اور اس کی ترویج و تبلیغ اور نشر و اشاعت میں مالی قالی اور حالی رنگ میں ایک منظم کوشش شروع کی گئی ہے۔

احمدی جماعت حضرت مرزا صاحب کی وفات سے چھ سال بعد تک آپس میں متحد اور متفق رہی ہے اور صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے سریر آرائے خلافت ہونے پر یہ جماعت دو فریقوں میں تقسیم ہوئی ہے۔ ایک فریق نے مرزا صاحب کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کیا اور دوسرے گروہ نے انھیں مجدد اور محدث مانا۔ ظاہر ہے اگر یہ اختلاف اس سے قبل ہوتا تو فرقہ بندی بھی پیشتر ہی ہوتی۔ خود صاحبزادے صاحب نے آج تک حضرت مرزا صاحب کے دعوے نبوت کی صحیح تاریخ معین نہیں فرمائی بلکہ ان کی تحریروں میں اس کے متعلق تضاد ہے۔ چنانچہ القول الفصل ص۲۴ میں دعویٰ نبوت کی تقسیم کا زمانہ ۱۹۰۰ء تحریر فرمایا اور اس کے بعد اپنی کتاب حقیقۃ النبوت کے ص۱۲۱ پر تقسیم نبوت کا زمانہ ۱۹۰۱ء قرار دیا۔

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۳ نمبر ۲ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء)

## (۲۰۸) قادیانی جماعت کے عقائد (ج)

ختم نبوت کا انکار کر دیا۔ تکمیل دین کو جواب دیا۔ مسلمانوں کی تکفیر کا دروازہ ایسا کھول دیا کہ گردونواح کے بے خبر مسلمان جو نمازیں پڑھتے۔ روزے رکھتے۔ قرآن کریم کو اپنا ہادی اور رہنما اور خدا کا آخری پیغام مانتے ہیں وہ سب کے سب دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منسوخ ہو گیا کیونکہ آج اس کو پڑھ کر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ نبوت کا دروازہ ایسا کھولا کہ دیدہ و دلیر ہر شخص بھی

مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام کے ظہور سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۔ ستمبر ۱۹۱۴ء)

## (۷۹) رسول کی آواز

بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ میں مسجد مبارک میں ظہر کی نماز سے پہلے سنتیں پڑھ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیت الفکر کے اندر سے مجھے آواز دی۔ میں نماز توڑ کر حضرت کے پاس چلا گیا اور حضرت سے عرض کیا حضور میں نماز توڑ کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا کیا ....... خاکسار عرض کرتا ہے کہ رسول کی آواز پر نماز توڑ کر حاضر ہونا شرعی مسئلہ ہے در اصل بات یہ ہے کہ عمل صالح کسی خاص عمل کا نام نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا نام ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۶ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۸۰) ایک مذہب

جماعت احمدیہ کی وحدت اور اس کی ضرورت لوگوں پر آشکارا کریں اسلام اور احمدیت کو جو اس زمانہ میں دو مترادف الفاظ ہیں صفائی کے ساتھ پیش کریں اور ایک مذہب کے طور پر پیش کریں اور لوگوں کے دل سے یہ خیال مٹائیں کہ یہ بھی ایک سوسائٹی ہے۔

(میاں محمود احمد صاحب کے نصائح ایک مبلغ کو مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

## (۸۱) عقیدہ اجرائے نبوت (ج)

عقیدہ اجرائے نبوت انیسویں صدی عیسوی کی ایجاد و اختراع ہے اور ایران کے بعد ہمارے ملک میں اس ایجاد کا سہرا قادیانی جماعت اور ان کے خلیفہ کے سر پر ہے

شاعری طبیعت کی نفاست اور زیب و زینت کو کہتے ہیں...... میں شاعر ہوں غزل لکھنے والا نہیں بلکہ ہر چیز کو خوشنما بنانے کی صلاحیت رکھنے والا۔

(خواجہ حسن نظامی صاحب کا [illegible] پمفلٹ۔ بحوالہ [illegible] ۹ جنوری ۱۹۳۳ء)

مجھے معلوم ہوا ہے۔ یہاں دہری نگری ہے، ایک شخص کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں بہاء اللہ کو پیش کیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ ان کے ماننے والے بہت ترقی کر رہے ہیں اور بڑی طاقت حاصل کر رہے ہیں اور بہت تھوڑے عرصہ میں احمدیت کے مقابلہ میں وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ کہا گیا ہے۔ بہائی احمدیوں سے مباہلہ کے لئے تیار ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ قادیانیت بہائیت کے مقابلہ میں تباہ ہو جائے گی۔ ہم مانگر احمدیت کے مقابلہ میں بہائیت کی حقیقت نہایت آسانی کے ساتھ معلوم کی جا سکتی ہے۔

(خطبہ جمعہ میاں محمود [illegible] مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲ مئی ۱۹۳۳ء جلد ۲۰)

## (۸۳) محمودی اور بہائی

چنانچہ محمودی اور بہائیوں میں اگر فرق ہے تو یہ ہے کہ محمودی تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو نبی اور رسول مانتے ہیں اور بہائی بہاء اللہ کو مظہر اللہ سمجھتے ہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلعم کی رسالت کو منسوخ کرنے میں دونوں آپس میں متفق ہیں۔ گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی عمارت کو مسمار کرنے ہی میں دونوں نے اپنی اپنی بنیادیں اٹھائی ہوئی ہیں۔ گو نئی تعمیر ان کی جدا جدا قسم کی ہو مگر تخریب میں دونوں متحد ہیں۔ البتہ بہائی زیادہ اخلاقی جرأت رکھتے ہیں کہ وہ زبان سے بھی رسالت محمدیہ کے نسخ کا اعلان کرتے ہیں اور محمودی اس امر میں بزدلی دکھاتے ہیں کہ منہ سے اس کا انکار کرتے ہیں لیکن عملاً وہ رسالت محمدیہ کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اسی لئے رسالت محمدیہ پر ایمان لانے والے کو وہ مسلمان نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک رسول زمانہ اب حضرت محمد صلعم نہیں رہے بلکہ حضرت مرزا غلام احمد ہیں۔

بن سکتا ہے اور نبوت موہبت نہ رہی بلکہ جس نے کوشش کی اسے نبوت مل گئی۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۴ نمبر ۹ مورخہ ۳ اگست ۱۹۳۶ء)

## (۸۳) بہائی اور قادیانی

بعض ختم نبوت کے منکر اس (آیۃ اما یاتینکم رسل) سے یہ نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں کہ اس کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی رسول آتے رہنے چاہئیں اسی آیت سے رسولوں کے آنحضرت صلعم کے بعد آنے کا نتیجہ اول بہاء اللہ نے اور بعد میں ان کی نقل کرکے میاں محمود احمد قادیانی کے مریدوں نے نکالا ہے۔ حالانکہ اس آیت کو نہ حضرت مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب نے خود اور نہ ان کی زندگی میں ان کے مریدوں نے کبھی پیش کیا ایک شرطیہ جملہ سے یہ نتیجہ نکالنا کمال نادانی ہے۔

(بیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۸۲۹ مؤلفہ مولوی محمد علی امیر جماعت لاہور)

قادیان کے کچھ لائق آدمی مرزا صاحب سے بھڑک گئے ہیں۔ انھوں نے بہائی مذہب اختیار کر لیا ہے اور آگرہ جاکر کوکب ہند کے نام سے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا ہے۔ اس واقعہ نے تمام قادیانی جماعت میں کھلبلی ڈال دی ہے۔ جناب مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان سے لے کر ادنیٰ قادیانی تک ان دو چار بہائیوں کے خوف سے تھرائے جاتے ہیں۔

کوکب ہند اور اس کی جماعت یہ راز کھولنا چاہتی ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کے نئے مذہب کا تمام سرمایہ بابیہ اور بہائیہ فرقہ کے عقائد سے سرقہ کیا ہوا ہے اگر کوکب ہند کی یہ تبلیغ استقلال سے اپنا کام کرتی رہی تو اہل قادیان کی دھجیاں بکھر جائیں گی

(اقتباس مضمون خواجہ حسن نظامی صاحب مندرجہ "الفضل" قادیان جلد ۱۴ نمبر ۵۲ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء)

قادیانی فرقہ کے مخالف کہتے ہیں کہ قادیانی فرقہ کے عقائد بھی بابی فرقہ کے عقائد سے ماخوذ ہیں مگر میرا خیال یہ ہے کہ بابی فرقہ کا لٹریچر بڑا ادبی ہے اور قادیانی لٹریچر شعریت اور ادبیت سے قطعی محروم ہے (صفحہ)

## (۸۶) مسئلہ نبوت

قادیانی محمودی خاتم النبیین کے معنی نبیوں کے ختم کرنے والے نہیں کرتے بلکہ اس سے اجرائے نبوت نکال کر حضرت مسیح موعود کو زمانہ کا نبی قرار دیتے ہیں اور آپ کی بیعت نہ کرنے والے کو خواہ اُس نے آپ کا نام بھی نہ سنا ہو کافر خارج از اسلام قرار دیتے ہیں اور خاتم النبیین اور ظلی نبوت کے الفاظ استعمال کر کے اسلامی دنیا کو مغالطے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین کا مفہوم برخلاف تمام امت کے ان کے ہاں اپنی مہر سے نبوت کو جاری کرنے والے کے ہیں۔ اور ظلی نبی سے مراد اصلی نبی ہے۔ ظلی کا لفظ فقط طریق حصول نبوت کے فرق کو ظاہر کرنے کے لئے یا لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے وہ استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ اُن کے ہاں ظلی نبی ہی نبی ہوتا ہے۔ غرضیکہ مسئلہ نبوت میں نبوت کا دروازہ چوپٹ کھول کر وہ آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کا بیڑا غرق کر کے دم لیتے ہیں۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۳۰ نمبر ۲ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۴۲ء)

## (۸۷) نبی ہوسکتا ہے (ج)

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ امت محمدیہ میں ایسا نبی آسکتا ہے جو نفس نبوت کے لحاظ سے ویسا ہی نبی ہو جیسے پہلے انبیاء گزر چکے ہیں۔ ہاں اس نفس نبوت کے حصول میں پہلے انبیاء اور امت محمدیہ میں آنے والے انبیاء میں فرق ہوگا۔ پہلے نبی جس قدر آئے ہیں انھوں نے منصب نبوت براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے پایا ہے۔ مگر اب جو شخص بھی نبی ہوسکتا ہے اس کو یہ منصب اور مقام صرف اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل امتی ہو اور اسے یہ منصب آنحضرت صلعم کے فیضان سے بالواسطہ حاصل ہو۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۵ نمبر ۹۰ مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۰ء)

اسی طرح بھائی صاف طور پر شریعت محمدیہ کو منسوخ ٹھہراتے ہیں۔ محمودی جماعت ایسا نہیں کرتے لیکن ایمانیات کی فہرست میں ایک موعود نبی کا اضافہ کرکے "الیوم اکملت لکم دینکم" کے خلاف محمدی اسلام کے نقص پر ایمان رکھتے اور اقرار کرتے ہیں۔ کیا ایمانیات دین اور شریعت کا ایک اہم جزو نہیں؟ پھر ایمانیات میں ایک نبی کا اضافہ دین اور شریعت میں کیا صریح اضافہ نہیں ہے؟ شریعت میں اسی صریح اضافہ کی طرف سے آنکھیں بند کر لینا اپنے نفس کو دھوکا دینا ہے۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۳ نمبر ۸ مورخہ ۶ فروری ۱۹۳۵ء)

## (۵) خاتم الانبیاء

ہمیں تو ان احمدی مبلغوں پر اسی وجہ سے رونا آتا ہے کہ اعتراض کرتے وقت کچھ تدبر نہیں کرتے اور خاتم النبیین کا نام سن کر ہی انہیں جنون کی طرح ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے کہ کسی طرح بھی خاتم النبیین کے اصل مفہوم کی تردید کی جائے یا اس کا صحیح مفہوم بدلا جائے۔ اور اس کے معنی افضل لے کر حضرت (مرزا صاحب) کو بھی خاتم الانبیاء کہا جائے۔ چنانچہ جامعہ احمدیہ کا رسالہ جو قادیان سے نکلتا ہے۔ اس کے دسمبر ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں جو بتقریب جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء شائع ہوا ہے۔ خصوصیات حضرت مسیح موعود کے عنوان کے تحت تیسری خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ آپ خاتم الانبیاء و الخلفاء ہیں۔ یعنی حضرت مرزا صاحب خاتم الانبیاء و الخلفاء ہیں۔ گویا مطلب یہ ہے کہ اس میں بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت باقی نہ رہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ خاتم الانبیاء کے معنی اگر افضل الانبیاء کے ہیں تو کیا جامعہ احمدیہ کے لکھنے والوں کا منشاء ہے کہ اب حضرت مرزا صاحب کو تمام انبیاء سے افضل سمجھا جائے۔ جن میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح
جلد ۲۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۴ مارچ ۱۹۳۵ء)

نبی کے آنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پاک اور ناپاک الگ الگ ہو جائیں اور ہر نبی کے وقت ایسا ہی ہوتا رہا ہے اس لیے یہ کوئی نیا اعتراض نہیں بلکہ نادانی اور جہالت سے پہلے انبیاء پر بھی کیا جاتا رہا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۷۰ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۱ء)

## (۹۰) مسئلہ تکفیر

قادیانی محمودی تمام دنیا کے کلمہ گو مسلمانوں کو جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت نہیں کی کافر اور خارج از دائرہ اسلام سمجھتے ہیں اور اس طرح محمد رسول اللہ صلعم کے کلمہ کو منسوخ ٹھہراتے ہیں۔ کیونکہ اس کو پڑھ کر اب کوئی اسلام میں داخل نہیں ہوتا۔ اور چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر اور اسلام سے خارج کرکے تیرہ سو برس کی آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ اور تمام امت کی محنت کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۳ نمبر ۲ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۳۵ء)

قادیانی مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں لیکن ان کے ساتھ اپنے اس عقیدہ کو ظاہر کرنے کے خیال سے ہی ان پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے ان کو اپنے عقیدۂ تکفیر کی تائید کے لئے کہیں سے کوئی معقول دلیل نہیں ملتی۔ جب ان پر ان کے مخصوص عقائد کے متعلق کوئی اعتراض کیا جاتا ہے تو وہ جواب نہیں دے سکتے ان کی علمی کیفیت یہ ہے کہ قرآن دانی کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں لیکن قرآن کی اشاعت کیلئے ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔ لے دے کے ان کے خلیفہ نے ایک تفسیر لکھی جسے عیب کی طرح چھپا رکھا ہے۔ یہ باتیں یقیناً سبکی اور تذلیل کا باعث ہیں۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۲ نمبر ۵۷ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

## (۹۱) معمہ

میاں محمود احمد صاحب کے نزدیک "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں

## (۸۸) نبوت کی ڈگری (ج)

اوّل تو جہاں جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول کرکے پکارا ہے بعینہ اسی طرح پکارا ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن کریم میں پکارا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان الہامات میں جن میں مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار نبی اور رسول کے نام سے پکارا کہیں کسی قسم کی توجیہ بیان نہیں فرمائی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں (چشمہ معرفت ص۳۲۵) اور نبی کی یہ تعریف جس طرح دوسرے انبیاء پر صادق آتی ہے ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی صادق آتی ہے۔ پس آپ کی نبوت اور دیگر انبیاء کی نبوت میں کوئی فرق نہیں۔ ہاں خصوصیات نبوت میں ایک دوسرے سے الگ ہونا نبوت میں کوئی نقص پیدا نہیں کرتا۔ ایک تو باقاعدہ اسکول میں تعلیم حاصل کرکے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرتا ہے اس کی ڈگری اس شخص سے کم نہیں ہوگی جو اپنے طور پر پرائیویٹ تیاری کرکے یہی ڈگری حاصل کرے۔ کیونکہ ڈگری ایک ہی ہے خواہ ذرائع تعلیم علیحدہ علیحدہ ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۲۰ صفحہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۵ء)

## (۸۹) پاک اور ناپاک

مخالفین کی طرف سے ہمارے خلاف جو باتیں بڑے زور کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں اور جن کے ذریعہ عوام کے جذبات کو بھڑکایا جاتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے آکر مسلمانوں میں تفرقہ ڈال دیا۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا اخبار وکیل نے حضرت مسیح موعود کے متعلق لکھا تھا کہ "انہوں نے شیرازہ قومی کی پراگندگی میں خاص طور پر مدد دی" اس کے متعلق (اخبار) وکیل کو بتا دیا گیا تھا کہ چونکہ کسی

## (۹۲) لاہوری فتویٰ

غیر مبائعین (یعنی لاہوری جماعت) کے سرکردہ اصحاب نے خلافت ثانیہ کے انکار اور اس کے اختلافات کی جو وجوہات پیش کیں اور جن پر بڑا زور دیا۔ وہ نبوت مسیح موعود اور مسئلہ کفر و اسلام ہے۔ ان ہی مسائل کو بنیاد قرار دے کر انھوں نے مخالفت کی عمارت کھڑی کی اور بات اس قدر بلند کیا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ کوئی سخت سے سخت لفظ نہیں جو انھوں نے ہم قائلین نبوت مسیح موعود کے متعلق استعمال نہیں کیا اور کوئی خطرناک سے خطرناک فتویٰ نہیں جو ہم پر انھوں نے نہیں لگایا۔ اسلام کو تباہ و برباد کرنے والے ہمیں کہا گیا۔ اسلام میں تفرقہ اور انشقاق پیدا کرنے والے ہمیں قرار دیا گیا ہو اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے کا الزام ہمارے سر تھوپا گیا حضرت مسیح موعود کے متعلق غلو کرنے کا فتویٰ لگا کر نصاریٰ ہم کو بنایا گیا۔ اور سب سے بڑا فتنہ ہمارے اعتقادات کو کہا گیا۔ غرض جو کچھ بھی وہ کہہ سکتے تھے۔ انھوں نے کہا اور اب تک کہہ رہے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۸۰ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۲۲ء)

## (۹۳) قادیانی غلو

گزشتہ بیس پچیس سال میں قادیانی غلو کے بہت سے شاہکار منظر عام پر آچکے ہیں جناب خلیفہ قادیان اور ان کے مریدوں نے اپنی جدت پسندیوں اور غالی موشگافیوں کے وہ وہ نمونے پیش کئے ہیں کہ دیکھ کر دل کانپ اٹھتا ہے اجرائے نبوت کا عقیدہ گھڑا حضرت مسیح موعود کو حضرت نبی کریم سے افضل کہا۔ قادیان کے سالانہ جلسہ کو ظلی حج کا نام دیا۔ چالیس کروڑ مسلمانوں کو یک دم دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لیکن قادیانیوں کی ترقی پسند طبیعت ان کارناموں پر قناعت نہ کر سکی۔ چنانچہ اب وہ قادیان کو "ارض حرم" کہہ رہے ہیں۔

شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان)

لیکن جماعت احمدیہ لاہور ایسے لوگوں کو مسلمان قرار دیتی ہے گویا ہم نے قادیانیوں کے عقائد کے مطابق کافروں کو مومن قرار دیا ہے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے" حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵۔ تو اس لحاظ سے جماعت احمدیہ لاہور بھی (نعوذ باللہ) کافر ہو گئی۔

اب جو شخص جماعت احمدیہ لاہور کو مسلمان قرار دے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا جماعت قادیان اور میاں محمود احمد صاحب ہم سب کو مسلمان بلکہ احمدی تسلیم کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سب خود بھی کافر ہو گئے۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا دنیا میں کوئی مسلمان بھی ہوا؟

اب میں تمام قادیانی جماعت اور جناب خلیفۂ قادیان کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اس معمہ کو حل کریں اور اپنے عقائد کی رو سے ذرا اپنی جماعت کو ہی مسلمان ثابت کر دکھائیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر تمام کے تمام فضلائے قادیان ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور بھی صرف کریں تو اس معمہ کو ہرگز ہرگز حل نہیں کر سکتے۔ "فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ" لیکن اگر قادیانی حضرات اس چیلنج کا جواب بھی نہ دے سکیں اور پھر اپنے عقائد غالیہ کو بھی نہ چھوڑیں تو ان پر حیف ہے۔

اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت دے! ایسے غلط اصول پر اپنے عقائد کی بنیاد رکھی ہے کہ آج اپنے آپ کو بھی اس اصول کی بنا پر مسلمان ثابت نہیں کر سکتے۔ یہ کب ہے سہ

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۳ مئی ۱۹۳۴ء)

اپنی تکمیل کو پہنچ جائے اور اب میں کسی شک کی گنجائش ہی نہیں کہ مرید اس دن نوروز منائیں گے کیونکہ غلو میں وہ اپنے پیر سے بھی اب گوئے سبقت لے جانے کے آرزومند ہیں سے

بہ نیم بیضہ چو سلطان ستم روا دارد زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۱۵ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۲۷ء)

# (۹۵) غلو کے نتائج

دیکھ لیا آپ نے غلو کے نتائج۔ غلو کی یہ تیز رفتار گاڑی اب تک خدا جانے کہاں کی کہاں پہنچ گئی ہوتی اگر لاہوری احمدی تنقید کر کر کے ہمیشہ اس کی بریک نہ باندھتے رہتے۔ لیکن تب بھی غلو کے جن اسٹیشنوں پر اس کا دورہ ہو چکا ہے انکی فہرست ملاحظہ ہو۔

(۱) ایمانیات کی فہرست میں ایک نئے نبی کا اضافہ۔

(۲) ایمانیات کی فہرست میں ایک نئی کتاب یعنی وحی نبوت کا اضافہ جس کا نام البشری ہے اور جو بقول مولوی فاضل محمد نذیر لائل پوری "ظلی قرآن" یعنی قرآن ہے۔

(۳) شریعت کے ارکان کی فہرست میں ظلی حج یعنی حج کا اضافہ۔

(۴) شریعت کے ارکان کی فہرست میں ظلی قبلہ یا ثانی قبلہ کا اضافہ۔

(۵) رومن کیتھولک عیسائی مذہب کے پوپوں یا اسمٰعیلیوں کے مطاع بالکل اماموں کی طرح ایک عجیب و غریب مطاع الکل خلیفہ کا اضافہ۔

(۶) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی منسوخی جس پر ایمان لانے سے اب کوئی اسلام میں داخل نہیں ہوتا۔ لہذا ایک نئے مذہب کی پیدائش جس میں داخل ہوئے بغیر انسان اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا اور وہ ہے رسول زمانہ احمد نبی اللہ یعنی حضرت مرزا صاحب کی نبوت و رسالت اور وحی نبوت پر ایمان لانا گویا عملی طور پر کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ منسوخ جس کے

معاصر الفضل نے اپنی ۲۰ دسمبر کی اشاعت کے صفحہ اول پر جلی قلم سے چند سطریں شائع کی ہیں جن میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کا خیر مقدم کیا ہے ان سطور کا عنوان ہے "ارض حرم میں تشریف لانے والوں کو مبارک مبارک مبارک" کچھ عرصہ ہوا کہ جناب خلیفہ قادیان نے اپنے ایک خطبہ میں قادیان کے شعائر اللہ کی فہرست گنوائی تھی اب الفضل نے واضح الفاظ میں اس کو ارض حرم کہہ دیا ہے۔ دیکھیئے اب اسے قبلہ کب قرار دیا جاتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کیا یہ ناقابل برداشت جسارت میں قصر اسلام کی تخریب اور ایک نئے مذہب کے اجراء کی کوشش نہیں ہے؟۔

جناب خلیفہ قادیان فتنہ اجرائے نبوت کے بانی مبانی ہیں۔ اور ان کا ارشاد ہے کہ ہر ایک شخص کوشش سے نبی بن سکتا ہے۔ بہتر ہوتا وہ ذرا کوشش کر کے نبی بن جاتے اور پھر اپنے اس نئے مذہب کی بنیاد رکھتے ایک امتی اور اس کے مریدوں کے لئے یہ جسارت کسی طرح مناسب نہیں۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۳۲ء)

# (۹۴) ملت محمودیہ میں غلو رچ گیا ہے

(عنوان منجعہ اخبار پیغام صلح)

حقیقت یہ ہے کہ یہ غلو اب جماعت محمودیہ میں اس قدر رچ گیا ہے کہ کسی مسئلہ میں ان کے خلیفہ صاحب اگر ایک قدم اٹھاتے ہیں تو ان کی جماعت ایک اشارہ آگے بڑھنے کا پھر کر دس قدم اٹھاتی ہے۔ پچھلے دنوں خلیفہ صاحب نے ظلی حج کا اعلان کیا اور بتایا کہ مکہ کا حج چونکہ اپنے مقصد حقیقی کو کھو چکا ہے اور ایک رسمی عبادت کی شکل میں رہ گیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالے نے قادیان میں ایک اور ظلی حج مقرر کیا ہے اس پر میں نے لکھا تھا کہ "جس طرح ظلی نبی نبی ہوتا ہے اسی طرح ظلی حج حج ہوا لیکن بغیر قبلہ کے حج نامکمل رہ جاتا ہے۔ لہذا ظلی قبلہ کا بھی اعلان ہو جانا چاہیئے تاکہ یہ ظلی حج

اچھے برے کی تمیز سے وہ یکسر محروم ہوجاتا ہے۔ قادیانیوں کی بھی بالکل یہی کیفیت ہے کہ پہلے انھوں نے قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود کی تعلیمات کے بالکل خلاف محض چند اغراض کی بنا پر اجرائے نبوت کا مضحکہ انگیز عقیدہ ایجاد کیا۔ اور اس پر اس قدر غیر عقلمندانہ اصرار کیا کہ حد ہو گئی۔ اب رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ وہ ختم نبوت کے صحیح اور طے شدہ مسئلہ کو مضحکہ انگیز قرار دے رہے ہیں اور نہیں محسوس کرتے کہ غلو کے نامراد مرض کی وجہ سے خود ان کی ذہنیت مضحکہ خیز ہو گئی ہے اور رات دن ان سے طرح طرح کی مضحکہ انگیزیاں سرزد ہوتی رہتی ہیں۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور۔ جلد ۲۲ نمبر ۱۰۔ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۳۴ء)

## (۹۷) غالی قادیانی

بے شک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی نبوت قرآن کی ایک ایک آیت سے نکالو خواہ وہ کیسے ہی بھونڈے اور بے طریق سے نکالی جائے اور خواہ وہ خود حضرت مرزا صاحب کی تفاسیر سے کتنی ہی مختلف کیوں نہ ہو۔ یہ قوم خوشی سے تالیاں بجاتی رہے گی نعرۂ تحسین و آفریں بلند کرتی رہے گی ان تمام پیش گوئیوں کو جن کے مصداق حضرت محمد صلعم ہیں آپ بے شک حضرت مرزا صاحب پر چسپاں کرتے جائیں یہ غالی قوم خوشی سے تالیاں بجاتی اور ناچتی رہے گی۔ لیکن اگر آپ کسی پیش گوئی کے متعلق یہ کہدیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور حضرت مرزا صاحب اس کے مصداق حقیقی نہیں بلکہ بوجہ امتی اور خلیفہ ہونے کے صرف ظلی یا بروزی رنگ میں اس کے ماتحت آتے ہیں تو ان کے سینے میں یوں لگے گا جیسے تیر لگتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلعم کی چیزیں چھین چھین کر حضرت مرزا صاحب کو دیتے جاؤ یہ خوشی سے پھولے نہ سمائیں گے کیونکہ اس میں درپردہ ان کے نفس کو یہ خوشی ہوتی ہے کہ ہمارا نبی مسیح موعود محمد رسول اللہ صلعم سے بھی بڑھ گیا یا کم سے کم مدمقابل تو ضرور رہے لیکن اگر کوئی چیز جو انھوں نے محمد رسول اللہ صلعم سے چھین کر حضرت مرزا صاحب کو

پڑھنے سے اب کوئی اسلام میں داخل نہیں ہوتا اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ احمد نبی اللہ کا سکہ۔ اسی کے پڑھنے سے انسان داخل اسلام ہوتا ہے۔

## نیا مذہب اور کسے کہتے ہیں؟

فرمائیے نئے مذہب کے سر پر اور کیا سینگ ہوا کرتے ہیں۔

ایمانیات میں نئے نبی اور نئی کتاب کا اضافہ۔ ارکان شریعت میں ایک حج کا اضافہ ایک نئے قبلہ کا اضافہ۔ خلافت مطاع الکل کا اضافہ۔ پرانی رسالت محمدیہ اور پرانے اسلام یعنی کلمہ سابق کی منسوخی اور نئی رسالت احمدیہ اور نئے اسلام (یعنی ظلی طور پر نئے کلمہ کی پیدائش) کا اضافہ۔ اور ابھی "ظلی" کا لفظ سلامت رہے خدا جانے کس کس چیز کا اضافہ ہوتا جائے گا۔ نیا مذہب صاف بنتا نظر آ رہا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے جس طرح عیسویت کے غلو نے اپنے آپ کو یہودیت یعنی موسویت سے الگ کرکے ایک نیا مذہب بنا لیا اسی طرح یہ محمودیت جو درحقیقت عیسوی غلو کا ایک رنگ میں مظہر ہے اپنے آپ کو پرانے اسلام سے علیحدہ ایک نیا مذہب بنا کر ہمیشہ کے لئے الگ ہو جائے۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۲ء)

## (۹۶) قادیانی مضحکے

الفضل کا ایک مضمون نگار اپنے ایک مخالف تحریر کا ذکر کرتے ہوئے ۲۲ دسمبر ۱۹۲۳ء کے پرچہ میں رقم طراز ہے کہ:۔

"یہ ثابت کرنے کی مضحکہ خیز کوشش کی گئی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔"

سچ ہے کہ غلو بہت ہی نامراد اور خطرناک مرض ہے۔ اس سے ذہنیتوں میں کچھ ایسا افسوسناک اور نقصان رساں انقلاب ہو جاتا ہے جس میں معقولیت کے لئے کوئی جگہ نہیں رہتی۔ اس مرض کا شکار سفید کو سیاہ اور سیاہ کو سفید سمجھنے لگتا ہے۔

اس کو اسم فاعل کے معنوں پر اور اس کے معنی نبیوں کا خاتمہ کرنے والا قرار دیتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایسا قرآن کہاں اور کس ملک میں ملتا ہے۔ جس میں خاتم النبیین بالکسر طبع شدہ موجود ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ خاتم ہو تو بھی اس کے معنی یہ نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (استغفر اللہ ربی۔ ایسا مخالفت یلمولعت)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۲ء)

اگر کوئی لاہور سے جاکر قادیان کی جماعت کو حضرت مرزا صاحب کے کتب حوالے پیش کرکے معقول طور پر سمجھائیں تو یہ جواب ملنے لگا کہ اب جائیے لوگوں کو دھوکا نہ دیجئے اگر اب مرزا صاحب بھی اپنی قبر سے اٹھ کر آئیں اور کہیں کہ میں نبی نہیں ہوں اس وقت بھی ہم یہی کہیں گے کہ ہم آپ کو نبی مان چکے ہیں۔ ہم کو اطمینان ہو گیا ہے۔ اب ہم بدلنے والے نہیں یہ من گھڑت قصے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ واقعہ ہے حیدرآباد والے حافظ عبدالعلی صاحب (وکیل) نے خود مجھ کو یہ جواب دیا تھا۔ ممکن ہے بہت سے ایسے ہوں۔ (اور بھی سربرآوردہ قادیانی صاحبان کے متعلق ایسی روایتیں منقول ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ یلمولعت)۔

(خادم خاتم النبیین مصنفہ صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قادیانی)

## (۹۸) حیدرآبادی قادیانی

سکندرآباد دکن سے محمودیوں نے بہت سے ٹریکٹ چھپوا کر شائع کئے ہیں جن میں بزعم خود یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود نبی تھے۔ حیدرآباد دکن کے کسی محمودی تاجر نے سینکڑوں روپے اس ٹریکٹ کی مفت اشاعت کے لئے دیئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مسیح موعود کو بدنام کرنے اور احمدیت کو لوگوں کی نظروں میں نامعقول اور مردود کرنے کے لئے اسی کوشش کی کسر باقی تھی سو پوری کر لی گئی۔ نہ صرف بمبئی میں بلکہ ہندوستان سے باہر دور ٹریکٹ پہنچے ہیں جنہوں نے احمدیت سے نفرت کو خوب ترقی

دی ہوئی ہے آپ واپس محمد رسول اللہ صلعم کو دیں تو یہ بلبلا بلبلا کر اور چلا چلا کر ایک حشر برپا کر دیں گے۔

دوسرے لفظوں میں یہ کہ ان لوگوں نے محمد رسول اللہ صلعم اور حضرت مرزا صاحب میں ایک قسم کا باہمی شرکت اور رقابت کا رنگ پیدا کر دیا ہے۔ مثلاً جب تک مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق حضرت مرزا صاحب کو کہتے رہو بہت خوش رہیں گے۔ لیکن جہاں اس کا مصداق حقیقی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا اور تمام محمودی فوج سے صدائے واویلا بلند ہوئی کہ ہائے ہائے حضرت مسیح موعود کی توہین کی گئی اور آپ سے اختلاف کیا گیا۔ حالانکہ اختلاف خود ان کے غالیانہ عقائد سے ہوتا ہے نہ کہ حضرت مسیح موعود سے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۴ مئی ۱۹۳۲ء)

قرآن کریم سے یہ کہاں ثابت نہیں کہ خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ سے فرمایا ہے کہ اسمہ احمد کے مصداق آپ ہیں۔ احادیث صحیحہ سے ہرگز ثابت نہیں کہ سیدنا حضرت محمد صلعم نے خود دعویٰ کیا ہے کہ یہ آیت اسمہ احمد میرے حق میں ہے یا صحابہ کبار میں سے کسی مشہور معروف صحابی نے فرمایا ہو کہ میں نے آیت اسمہ احمد کو پڑھتے وقت یہی یقین کیا تھا کہ یہ آیت نبوت حضرت محمد کے حق میں ہے۔ (پس قادیانی صاحبان کے نزدیک ثابت ہو گیا کہ یہ آیت اسمہ احمد جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے حق میں نازل ہوئی نہ کہ رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں۔ نعوذ باللہ من ذالک للمؤلف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۳۶ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۳۳ء)

قرآن کریم کے جس قدر نسخے تیرہ سو سال سے اندر طبع ہوئے یا تحریر ہوئے سب میں خاتم النبیین کی تا بالفتح ہے۔ اور خاتم (تا بالفتح) اسم آلہ ہے۔ اور اس کے معنے صرف مہر ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں جس سے مدعا نبیوں کی صداقت کی تصدیق ہے۔ مگر آپ لوگ جو خاتم النبیین کی تا کو بالکسر قرار دے کر

اور کہاں یہ عقیدہ باطل کہ

پس جو نبی رسول نہیں مانتا ہے	ایسا نبی کہ جیسے محمد خدا نگاں
ایمان اس کا حضرت مرزا پہ کچھ نہیں	محروم اگر کہے تو ہے دل اُنکا ہر بیاں

(تشحیذ الاذہان بابت دسمبر ۱۹۱۳ء)

اب میں اپنے دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ ذرا ہمیں بتلائیں تو سہی کہ اگر احمدی اس تعلیم پر چلے جو اس وقت قادیان میں دی جاتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کو ایسا نبی کہ جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کہا اور تسلیم کیا جانے لگا۔ تو پھر ان احمدیوں میں اسلام کا ذکر اور قرآن کا ادب محض خیالی اور رسمی رہ جائے گا یا حقیقی اور تبرکی؟ اور پھر بتاؤ کہ آخر ان احمدیوں کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کرنا بھی اُٹھ جائے گا یا نہ۔ دو رکیوں جاتے ہو ابھی سے ہی اس عقیدہ کے آثار بڑے نظر آرہے ہیں۔ ذیل میں منشی ظہیر الدین کی ایک چشم دید شہادت جو انھوں نے سالانہ جلسہ قادیان کے حالات کی لکھ کر دفتر پیغام صلح میں بھیجی ہے وہ حصہ جو عقائد کے متعلق ہے ناظرین کی آگاہی کے لیئے یہاں لکھ دیتا ہوں۔ وہو ہذا۔

"چوتھی بات جو میں نے جلسہ میں دیکھی تھی وہ اختلاف عقائد تھا اور میں حیران رہ گیا جب بعض احباب نے لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ کو درست اور صحیح قرار دیتے ہوئے اس کو پڑھنے اور بطور احمدی عقائد کے خلاصہ کے تسلیم کرنے کا اقرار کیا بلکہ بعض سے میں نے یہ بھی سُنا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ محمدی کلمہ ہے اور احمدی کلمہ لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ ہے۔

بہت سے احباب میں نے دیکھے جو حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کے حق میں صاحب شریعت نبی کہنے سے بھی نہیں جھجکتے تھے ...... بعضوں نے حضرت مسیح موعود کے الہام واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّٰی سے اس استدلال کو قبول کیا کہ اب احمدیوں کا قبلہ نا ز قادیان ہونا چاہئیے۔ اس جلسہ میں مجھے ایک بھی ایسا فرد قادیان میں نہیں ملا جو حضرت مسیح موعود کو اسی طرح کا رسول اللہ اور نبی اللہ نہ جانتا ہو

دی ہے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۳۲ء ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

قادیانی لاہوری)

## (۹۹) قادیانی عقائد پر لاہوری تبصرہ

اللہ تعالے کا حکم ہے: تعاونوا علے البر والتقوی ولا تعاونوا علے الاثم والعدوان یعنی نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور سرکشی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ اگر جماعت قادیان محمد رسول اللہ صلعم کے بعد ایسی نبوت کی قائل ہے جس سے محمد رسول اللہ صلعم کی نبوت منسوخ ہو جاتی ہے اور اسی لئے کوئی محمد رسول اللہ صلعم کا کلمہ پڑھ کر خدا کی توحید اور آپ صلعم کی رسالت کا اقرار کرتے ہوئے بھی اسلام میں داخل نہیں سمجھا جاتا۔ تو پھر ایسے خطرناک عقیدہ کی جس سے محمد رسول اللہ صلعم کی رسالت کی جڑ ہی کٹتی ہے اشاعت کرنے والی جماعت کے ساتھ تعاون کرنا کس قدر خطرناک غلطی اور گناہ کا ارتکاب ہے۔ یاد رہے کہ یہاں میرے مخاطب وہ لوگ نہیں ہیں۔ جو دل سے ان عقائد باطلہ کو سچا سمجھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی نبوت اور جملہ مسلمانان عالم کی تکفیر کے قائل ہیں اور گو منہ سے تو محمد رسول اللہ صلعم کا کلمہ پڑھتے ہیں مگر عملی طور پر انہوں نے بابیوں اور بہائیوں کی طرح آنحضرت صلعم کی رسالت کو منسوخ کر دیا ہوا ہے کیونکہ ان کے نزدیک خدا کی توحید کے ساتھ آپ صلعم کی رسالت کا اقرار کر کے اب کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔

(لاہوری جماعت کے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی کا مضمون مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۰ نمبر [illegible] مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۳۴ء)

## (۱۰۰) عقیدہ باطل

کہاں حضرت اقدس مسیح موعود کی وہ تعلیم جو آپ کی کتابوں میں پائی جاتی ہے

اسلحہ، مشینیں وغیرہ وغیرہ اور ان کے سب متعلقات معہ ان کے موجدوں اور کام کرنے والوں اور بیچنے والوں اور استعمال کرنے والوں کے سب نشان ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا۔ اور ان کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اسی طرح قوموں کے تغیر، ملکوں کے تنازعات، عقائد کی تبدیلیاں تہذیب و تمدن کے تغیرات آسمانی اور زمینی انقلابات اور جملہ حوادثات عالم سب کے سب نشان ہیں اس وقت سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر ذرا تو غور تو لگا سیئے یہ سب کتنے ہوں گے؟ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار۔

ان کے علاوہ وہ تمام ان گنت اور بےشمار نشانات جو ازل سے اس سلسلہ کی صداقت کے لئے چلے آتے تھے۔ اور ابد تک چلے جائیں گے۔ اور مخفی تھے اور مخفی ہیں اور مخفی رہیں گے۔ اور اللہ ہی اُن کو جانتا ہے مگر ان کی وجہ سے اندر ہی اندر اس سلسلہ کی ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ کوئی اور نشان ہو یا نہ ہو لیکن جو دماغی حالت اس مضمون سے ظاہر ہوتی ہے وہ قادیانیت کا سلسلہ نشان ہے اور اسی نشان سے قادیانی بآسانی پہچان میں آتے ہیں۔ (للمؤلف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۳۶ء)

جس طرح کہ خدا کے فرستادے حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء تھے۔
(السدی مشتہ ص۲۴ مولفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

# (۱۰۱) قادیانی نشان

غور فرمائیے ہر احمدی ایک نشان ہے۔ ہر اینٹ قادیان کے مکانات کی ایک نشان ہے۔ ہر دانہ غلہ کا جو حضور کے لنگر میں پکتا ہے ایک نشان ہے ہر شخص جو سلسلہ میں نیا داخل ہوتا ہے اور ہر نیا بچہ جو پیدا ہوتا ہے۔ ایک نشان ہے ہر مخالف جو ذلیل ہوتا ہے یا خاموش ہوتا ہے یا مرید ہو جاتا ہے یا مر جاتا ہے ایک نشان ہے ہر کتاب اور اس کا ہر ایک لفظ جو سلسلہ کی حمایت میں لکھا جاتا ہے اور چھپتا ہے ایک نشان ہے۔ ہر تحفہ یا چیز جو قادیان میں باہر سے آتی ہے ایک نشان ہے۔ ہر شخص دوست یا دشمن جو اس مبارک بستی میں داخل ہوتا ہے ایک نشان ہے۔ ہر خط یا تار جو یہاں بذریعہ ڈاک خانہ یا اور طرح سے آتا ہے ایک نشان ہے۔ ہر ایک پیسہ جو چندہ میں یا وصیت میں یا صدقہ میں یا اشاعت اسلام میں یا کسی شخص کی تنخواہ کے طور پر یا کسی طرح بھی یہاں خرچ ہونے کے لئے آتا ہے نشان ہے۔ ہر نعش جو مقبرہ بہشتی میں لائی جاتی ہے وہ ایک نشان ہے۔ ہر درخت جو یہاں کسی مکان یا باغ میں لگایا جاتا ہے ایک نشان ہے۔ ہر لفظ جیسے وحی و الہام کا جو یہاں یا دنیا میں کہیں بھی نازل ہوتا ہے۔ یہاں کا ایک نشان ہے۔ ہر لفظ جو علم و معرفت یا حقائق و معارف یا دعوۃ تبلیغ یا تعلیم و تربیت کا جو لوگوں کو اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے وہ ایک نشان ہے۔ ہر عذاب ہر وبا ہر زلزلہ ہر جنگ ہر انکشاف سائنس کا اور ہر صداقت جو دنیا میں ظاہر ہو اور عالمگیر ہو وہ نشان ہے۔ اس سلسلہ کا ہر سچا خواب جو دنیا میں کسی کی ہدایت اور رہنمائی کا موجب ہو وہ ایک نشان ہے۔ ہر ایجاد جو دین اسلام اور اس کی اشاعت کو کسی طرح بھی فائدہ پہنچا سکتی ہو مثلاً ریل۔ تار۔ چھاپہ خانہ۔ موٹر۔ وائرلیس۔ ہوائی جہاز۔ فونوگراف۔ توپیں

نصب العین بنالیا۔ اور صدر انجمن میں جس کے حضرت صاحبزادہ صاحب پریزیڈنٹ تھے اُن کی بے ادبی شروع کردی۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۴ نمبر ۲۳ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۱۶ء)

## (۲) بڑا ابتلاء

ایسا خطرناک واقعہ جس سے قریب تھا کہ زمین پھٹ جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں آج سے کئی سال پہلے ظاہر ہوچکا ہے اور وہ غیر مبایعین (لاہوری جماعت) کی علیحدگی ہے۔

اس پارٹی کے سرگروہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور جماعت کے بڑے بڑے آدمیوں میں سے شمار کئے جانے لگے۔ مگر نہ معلوم نیت میں کوئی نقص رہ جانے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ان پر کئی دفعہ ابتلاء آئے اور وہ کئی موقعوں پر حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) پر بیہودہ اعتراض کرنے سے باز نہ رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے دلوں سے ایمان کی روح نکل گئی اور باوجود اس کے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی آخر زماں مانتے تھے۔ پھر بھی جب انھوں نے دیکھا کہ مخالف تعداد میں ہم سے بڑھکر ہیں۔ طاقت میں ہم سے زیادہ ہیں دنیا کے مال ان کے پاس بہت ہیں تو مرعوب ہوگئے۔ اور چاہا کہ کسی طرح ان سے صلح کرلی جائے تاکہ ان کے حملوں سے بھی محفوظ رہیں اور دنیاوی مال و دولت بھی کچھ حاصل کرلیں اس طرح یہ (لاہوری جماعت) ایک بڑے ابتلاء میں پھنس گئے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۲ء)

## (۳) لاہوری جماعت کی علیحدگی

چنانچہ اس بناء پر (کہ مرزا صاحب مدعی نبوت تھے یا نہیں) مارچ ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ کے دو گروہ ہوگئے۔ فریق اول یعنی اس فریق کا جو مسلمانوں کی تکفیر کرتا ہے

# فصل سترھویں

## قادیانیوں کی جماعت لاہور

### (۱) ایک پارٹی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جلد ہی جناب مولوی محمد علی صاحب کو پہلے اپنی بیوی کی علالت اور وفات کے وقت دو بجر حضرت کے مکان سے علیحدہ کئے جانے کے سبب، ساتھ ہی حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ (مرزا صاحب کے خسر) کے بعض اعتراضات کے سبب جو مولوی (محمد علی) صاحب کے دفتری کام پر ہوئے تھے دن بدن رنج بڑھتا گیا اور جب خواجہ (کمال الدین) صاحب نے اپنے لیکچروں میں احمدیت کے ذکر کو چھوڑا اور غیر احمدیوں کی تعریفوں سے خوش ہو کر ان کے پیچھے نماز کے جواز کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح اوّل سے چاہی، اور غیر احمدیوں کے اسلام کا اعلان اور اشتہار دیا تو حضرت اولو العزم میاں محمود احمد صاحب ایدہ اللہ نے خواجہ صاحب کے اس طرز کو ناپسند کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح (حکیم نور الدین صاحب) رضی اللہ عنہ کی اجازت سے ان کے خلاف بدر میں مضمون لکھا تو مولوی محمد علی صاحب نے اپنی رنجش کے سبب جو اہل بیت کے ساتھ تھی۔ خواجہ صاحب کی رفاقت کا سہارا تلاش کرتے ہوئے ان کی حمایت کی۔ ڈاکٹر (یعقوب بیگ؟)ین اور شیخ صاحب اپنی سادگی کے سبب خواجہ (کمال الدین) صاحب کی مدح سرائی و خوشامد میں بہک گئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ یہ ایک پارٹی بن گئی اور انھوں نے حضرت صاحبزادہ (میاں محمود احمد صاحب) ایدہ اللہ کی مخالفت کو اپنا

لیکن مبصرین کا قول ہے سہ

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم (المؤلف)

## (۴) لاہوری جماعت کا قدیم ایمان

ہم حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی ۔ رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہمارا ایمان ہے کہ اب دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی۔

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد نمبر ۴۳ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالے کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے ۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالے نہیں چھوڑ سکتے۔

(اعلان مندرجہ پیغام صلح اخبار جماعت لاہور ۔ جلد نمبر ۱ ۔ ۲۵ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

## (۵) لاہوری جماعت کا جدید ایمان

ہم بھی حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو مسیح موعود مہدی معہود مامور من اللہ ملہم ۔ مجدد ۔ محدث امام زمان یقین کرتے ہیں اور آپ کو ظلی بروزی طور پر جزوی نبی بھی یقین کرتے ہیں ۔ مگر حقیقی مستقل شرعی یا غیر شرعی کامل نبی آپ کو کہنا آپ کی تعلیم کے خلاف جانتے ہیں ۔

اور آنحضرت صلعم کے بعد دروازہ نبوت کو کھلا مانتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر قادیان رہا اور
دوسرے فریق نے اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور میں قائم کیا۔ فریق قادیان کی قیادت اس وقت
مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ میں ہے اور فریق لاہور کی مصنف کتاب ہذا
کے ہاتھ میں۔ اور اب یہ دونوں جماعتیں اپنے اپنے طور پر الگ الگ کام کر رہی ہیں اور
گو بلحاظ تعداد کثرت فریق قادیان کو حاصل ہے لیکن اثر و رسوخ کے لحاظ سے
عام مسلمانوں میں فریق لاہور غالب ہے۔

بحث کی ابتدا ، مصنفہ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور

مولوی محمد علی صاحب نے جو ایک رسالہ "مسیح موعود اور ختم نبوت" کے
عنوان سے شائع کیا ہے۔ اس کے شروع میں دونوں فریقوں کا اصولی
فرق حسب ذیل قرار دیا ہے۔

"حضرت مسیح موعود کی جماعت کے دو فریق ہیں۔ ایک احمدی جن کا مرکز لاہور
ہے اور دوسرے قادیانی جن کا مرکز قادیان ہے۔ فریق قادیان اور فریق لاہور کا
اصل اختلاف صرف دو امور میں ہے۔"

"اوّل یہ کہ حضرت مسیح موعود مجدد تھے یا نبی۔ فریق قادیان کے پیشوا کا
خیال ہے کہ آپ نبی تھے۔ فریق لاہور آپ کو صرف مجدد مانتا ہے۔"

"دوم یہ کہ جو مسلمان آپ کی بیعت میں داخل نہیں وہ دائرہ اسلام کے اندر
ہیں یا نہیں۔ فریق قادیان کے پیشوا کا خیال ہے کہ روئے زمین کے تمام مسلمان
جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے
خارج ہیں۔ خواہ انھوں نے حضرت مرزا صاحب کا کبھی نام بھی نہ سنا ہو اور خواہ وہ حضرت مرزا صاحب کو دل سے بھی سچا
مانتے ہوں اور زبان سے بھی انکار نہ کرتے ہوں۔ ہاں البتہ مرزا صاحب کی بیعت میں داخل نہ ہوں (ملخصاً) اور فریق لاہور
یہ عقیدہ ہے کہ ہر کلمہ گو مسلمان ہے ہاں مجدد اور مسیحیت کو رد کرنا یا اس کی مخالفت کرنا قابل مواخذہ ضرور ہے۔ بلکہ اس کا
ساتھ نہ دینا اور خاموشی سے الگ بیٹھا رہنا بھی اسلام کی موجودہ حالت میں عند اللہ قابل مواخذہ ہے۔ ان دونوں
قادیانی جماعتوں میں ایک کا رنگ گہرا عنابی اور دوسری کا رنگ ہلکا گلابی ہے۔)

یہ سلوک ہے تو ان کا سلوک غیر احمدیوں یا احرار کے ساتھ تو کہیں بدتر ہوگا۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۳۰، نمبر ۳۳ مورخہ ۳ اگست ۱۹۴۲ء)

## (۸) خدا کی آواز

حضرت مسیح موعود نے مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کی خبر اللہ تعالیٰ سے پانے کے بعد دی۔ اور قرآن مجید سے اس پر دلائل دیئے۔ ائمہ اسلام اور علمائے متقدمین نے صرف اپنے اجتہادات ورتدبر سے کام لیا بعض نے عیسیٰ کو فوت شدہ تسلیم کیا اور بعض نے اسے زندہ آسمان پر یقین کیا۔ لیکن بفرض محال اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ تمام ائمہ اسلام اور بزرگان سلف نے مسیح علیہ السلام کی حیات پر ہی اتفاق کیا ہے تو بھی ایک شخص جب خدا سے اطلاع پاکر یہ اعلان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بذریعہ الہام اور وحی یہ اطلاع دی ہے کہ مسیح علیہ السلام وفات پا گئے تو ہمیں الہام الٰہی کے آگے سر جھکانے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہم بیشک آئمہ سلف اور بزرگان امت کی عزت کریں اور ان کی محنت اور خدمات پر صدائے تحسین بلند کریں۔ لیکن ان کے اجتہادات اور ان کی آواز کو خدا کی آواز پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰ ستمبر)

## (۹) جرات و جسارت

پیغامیوں (لاہوری فریق) کی جرات و جسارت دیکھئے ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) سے نہایت درجہ کی عقیدت و نیازمندی کا اظہار کرتے ہیں۔ حضور کی علمی وراثت کے دعویدار ہیں اور نہایت بلند آہنگی سے آپ کی تعلیم کا صحیح مفہوم سمجھنے کے مدعی ہیں مگر دوسری طرف یہ حال ہے کہ آپ کے پیش کردہ عقائد پر نہایت بیہودہ اور لغو اعتراض کرتے ہیں اور ایسے ایسے کلمات ان کی تحریرات میں کثرت سے پائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے قلوب میں حضرت

(مکتوب ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب قادیانی لاہوری مندرجہ المہدی ملے
مشئہ مولفہ حکیم محمد حسین صاحب قادیانی لاہوری)

## (۶) سب میں بڑے (ج)

جبکہ نبوت محمدیہ تاقیامت زندہ ہے اور فیضان محمدی جاری ہے۔ تو سلسلہ نبوت کے بند ہونے سے ہمیں کوئی نقصان نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے پاس تو خاتم النبیین کی زندہ نبوت ہر آن موجود ہے۔ اور اس نبوت کا لمکی ایک جھلک نے مسیح ناصری علیہ السلام جیسے ہزاروں کاملین کو پیدا کیا۔ اور مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) ان میں سے ایک ہیں۔ اور جیسے بیان ہیں ان سب سے بڑھے بھی ہیں۔ مگر ہم اصل کو چھوڑ کر لینے ختم نبوت کا انکار کرکے کسی اور نبوت کو کیا کریں۔ اور اس کی ضرورت بھی کیا ہے جبکہ یوں ہی مرزا صاحب آپ کے نزدیک مسیح ناصری جیسے ہزاروں کاملین میں سب سے بڑھ گئے۔ مقصود حاصل ہوگیا۔ قادیانی جماعت لاہور بنظر مصلحت بالعموم ایسے ہی ابہام سے کام لیتی ہے۔ صاف صاف کہتے جھجکتی ہے جماعت قادیان صاف گوئی سے کام لیتی ہے۔ مرزا صاحب کی نبوت مانتی ہے لیکن مافی الضمیر دونوں جماعتوں کا ایک ہی ہے۔ صرف نفاق اور اخلاص کا فرق ہے۔ (الفرقان)

(جناب مولوی قمر الدین صاحب قادیانی مبلغ جماعت لاہور کا بیان مندرجہ
اخبار پیغام صلح جلد ۳۸ مشئہ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۵۰ء)

## (۷) لاہوری عقیدہ نبوت (ج)

یہ تو احمدی غیر احمدی کا سوال ہے اب لیجئے قادیانی احمدی ایسے احمدی کو جو ان کی جماعت سے نکل کے لاہوری جماعت میں شامل ہو جائے۔ مرتد کہتے ہیں، حالانکہ اصطلاحی لحاظ سے مرتد وہ ہوتا ہے جو اسلام چھوڑ دے۔ جب ایک ایسی جماعت کے ساتھ جو حضرت مسیح موعود کو بروزی اور ظلی نبی بھی مانتی ہے۔ قادیانی احمدیوں کا

(امیر جماعت لاہور) نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں غیر احمدیوں کو فاسق قرار دیا تھا
لیکن اب النبوۃ فی الاسلام کے جدید ایڈیشن سے وہ صفحہ ہی حذف کر دیا گیا ہے جس میں غیر
احمدیوں کے فاسق ہونے کا ذکر تھا۔ اب اس سے آگے انہوں نے عملی طور پر یہ قدم بڑھایا
ہے کہ ایسے لوگوں کو جن کی ساری زندگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شدید مخالفت
میں گزری ہے۔ اور اس وقت بھی وہ احمدیت کے سخت دشمن ہیں۔ ان سے
اپنے جلسوں میں تقریریں کراتے ہیں۔ اور تقریریں بھی ایسی جو کسی متحدہ مسئلہ پر نہیں بلکہ
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صریحاً خلاف ہوتی ہیں۔

(خطبات حضرت [illegible] جلد [illegible] مورخہ [illegible])

## (۱۲) علی الاعلان

مولوی عبد اللہ صاحب مذکور نے جو غیر مبایعین (لاہوری جماعت) کی مقامی
(یعنی سری نگر کی) انجمن کے پریذیڈنٹ بھی ہیں اپنے مکان پر ایک خاصے مجمع کے روبرو
اور غیر مبایعین کے مبلغین کی موجودگی میں علی الاعلان کہا کہ مرزا صاحب کے وجود سے
اسلام کو اتنا فائدہ نہیں پہنچا جتنا نقصان پہنچا ہے ان کی وجہ سے مسلمانوں میں تفرقہ
بڑھ گیا ہے ان کے بیانات اور تحریروں میں ہزاروں غلطیاں ہیں ان کے الہامات مشتبہ ہیں
ان کی بہت سی پیش گوئیاں جھوٹی نکلی ہیں اور بعض پیش گوئیوں کا تصریح کے ساتھ
ذکر کر کے ان کی تکذیب کی۔ اور ایک پیشگوئی کے متعلق تو یہاں تک کہا کہ اس کے
جھوٹا ہونے پر زمین و آسمان گواہ ہیں اور کہا کہ مرزا صاحب کے جھوٹا ثابت ہونے
میں نہ صرف کوئی نقصان نہیں بلکہ اس میں فائدہ ہے۔ کیونکہ اس طرح سے ان کا
نام درمیان سے مٹ کر صرف خالص اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام باقی رہ جائے گا۔ ان باتوں
کو سن کر غیر مبایعین اور ان کے مبلغین نے نہ صرف ان کے خلاف کوئی نوٹس نہ لیا۔ بلکہ ان
کے مبلغ مرزا مظفر بیگ صاحب نے مولوی عبد اللہ صاحب کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
کے الہامات کا ذکر [illegible] کے طریق پر کرتے ہوئے کہا کہ مرزا صاحب کے الہامات کا نمونہ سنئے دکترین کا ٹیڑھا فرق ہو گیا [illegible]

مسیح موعود علیہ السلام کی کچھ بھی وقعت نہیں ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱ نمبر ۵۸ مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۱۳ء)

## (۱۰) ایک افترا

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور نے اپنے تازہ رسالہ شناخت ماموریں کے صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے۔

"خود حضرت (مرزا) صاحب نے لکھا ہے کہ میں اپنے الہامات کو کتاب اللہ اور حدیث پر عرض کرتا ہوں اور کسی الہام کو کتاب اللہ اور حدیث کے مخالف پاؤں تو اسے ٹھیکار کی طرح پھینک دیتا ہوں"

جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے نزدیک آپ کے کئی الہام کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے مخالف ہوتے تھے جن کو حضرت مسیح موعود ٹھیکار کی طرح پھینک دیتے تھے حالانکہ حضرت مسیح موعود کا کوئی الہام بھی ایسا نہیں جو کتاب اللہ اور حدیث رسول کے مخالف پا کر حضرت مسیح موعود نے رد کیا ہو کیوں کہ حضرت مسیح موعود اپنے جملہ الہامات کو قطعی اور یقینی طور پر خدا تعالٰے کا کلام جانتے تھے اور فرماتے تھے جیسے مسیح پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر ہوا جیسے دوسرے نبیوں سے خدا نے مکالمہ مخاطبہ کیا اُس نے مجھے بھی ایسا ہی شرف بخشا پس یہ مولوی محمد علی کا ایک افترا ہے جو اُس نے حضرت مسیح موعود پر باندھا ہے کہ حضور نے کہیں ایسا لکھا ہے کہ میں اپنے الہامات کو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے مخالف پا کر پھینک دیتا ہوں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ یکم جولائی ۱۹۱۹ء)

## (۱۱) عملی قدم

غیر مبایعین (لاہوری فریق) احمدیت سے ظاہری تعلق بھی منقطع کرنے کے لئے جو طریق عمل اختیار کر رہے ہیں اس کا کسی قدر پتہ اس سے لگ سکتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب

غرض جن لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو چھوڑا وہ انھیں جواب دے بیٹھے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ ص۸ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۲ء)

## (۱۵) لاہوری عقائد پر قادیانی تبصرہ

غیر مبایعین (یعنی لاہوری جماعت) نے جب سے مرکز احمدیت (یعنی قادیان) کو چھوڑا ان کے اعتقادات کا انتہائی تنزل نمایاں ہونا شروع ہوگیا۔ اگرچہ یہ کمزوری ان کے اندر پہلے سے موجود تھی جس کے دور کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ میں کئی خطبات ان کو مد نظر رکھ کر حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ (حکیم نورالدین صاحب) کو فرمانے پڑے اور ان میں سے بعض نے نبوت کی بجائے تجدید کو ترجیح دی۔ لیکن اس وقت بھی ان کے عقائد مشتبہ تھے تب ہی تو ان کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ۔

"معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا تخفیف کی نظر سے دیکھتا ہے ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اعلان کرتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا بہتان ہے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی رسول و نجات دہندہ مانتے ہیں"

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد اول ص۳۲ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

مگر آہستہ آہستہ ان کے عقائد میں تغیر شروع ہوا۔ نبی رسول اور نجات دہندہ کو محض مجدد صدی چہاردہم قرار دینے لگے اور "ظلی نبی" کی ایسی تشریح کرنے لگے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے بالکل خلاف ہے کہ "ظلی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا۔

(حقیقۃ الوحی ص۲۸)

"مرحق بولتی ہے ۔ اور جب اس موخر الذکر فقرہ کا حوالہ پوچھا گیا تو کہا کہ اگر میں دکھا دوں تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا ۔ میں نے کہا کہ اس صورت میں ہم سے حضور کا الہام تسلیم کرلیں گے اس پر ان کو استہزاء کا ایک اور ذریں موقع مل گیا ۔ اور خوب دل کھول کر حضور کے الہامات پر تمسخر کیا ۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۴ء نمبر ۲۲ جلد ۱۲)

## (۱۳) درمیان درمیان

ابھی اثناء میں آوازیں آنے لگیں کہ لاہوری لوگ یا قادیانیوں کے ساتھ مل جائیں جو مرزا صاحب کی تعلیم پر قائم ہیں یا پھر ہمارے ساتھ مل جائیں ۔ درمیان درمیان کی حالت ٹھیک نہیں ۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ تھا کہ دوسرے روز آپ نے (لاہوری فریق کے مناظر نے) بار بار حضرت مسیح موعود کی توہین کی اور مرزا مرزا کے خطاب کے علاوہ یہاں تک کہہ دیا کہ مرزا صاحب صحابہ کی جوتیوں کے برابر بھی نہ تھے ۔ نعوذ باللہ ۔ جس پر غیر احمدیوں کو خوشی کا موقع مل گیا اور انھوں نے کہا آپ تو ہمارے ساتھ مل گئے اب جمعہ بھی ہمارے پیچھے پڑھیں مگر ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور ہوتے ہیں ۔ آپ نے عملاً اس سے انکار کر دیا ۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۲۹ء نمبر ۱۳ جلد ۱۷)

## (۱۴) منافقت

غیر مبائعین نے مرکز احمدیت یعنی قادیان سے قطع تعلق کرتے ہوئے سمجھا تھا کہ جماعت کا سواد اعظم ان کے ساتھ ہے ۔ مگر جلدی ہی انھیں معلوم ہو گیا کہ ان کا یہ خیال غلط ہے ۔ اسی دوران میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے منہ موڑ کر غیر احمدیوں کی طرف متوجہ ہوئے کہ شاید وہی ان کا ساتھ دیں گے ۔ مگر ان میں بھی دال نہ گلی ۔ وہ انھیں منافقت سے کام لینے والے قرار دینے اور نفرت کا اظہار کرتے رہتے ہیں

ہمارا اور۔ اور تم اس خودداری اور غیرت کو ملحوظ رکھتے جو مومن کی شایان شان ہے تو تمہیں یہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوتے اور تمہارے خداوندان رزق اور تمہارے حلال المقبوضہ جودین کہ جن کی خاطر تم نے اپنی خصوصیات کو کیسے بید دیکھ بیدردی سے مٹ جانے دیا آج اس دریوزہ گری کے باعث تم پر لعنت ملامت نہ کرتے۔

دیکھو غیروں (مسلمانوں) سے ملنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ پہلے وہ چندہ رسم و دنیا دکھاتے ہیں اور تم سے سادہ لوحوں کو خوش کرتے ہیں۔ جب تم ان کی خاطر اپنوں (قادیانیوں) سے الجھ پڑتے ہو اپنوں پر وار کرتے ہو۔ تو وہ صاف صاف سنانے لگتے ہیں کہ او سادہ لوحو اور اوچھی خورسے ریا کا سوہم تمہیں چندہ دیتے ہیں۔ بلکہ اوروں کو بھی ترغیب دیتے ہیں تم ہمیں کیا طعن دے سکتے ہو۔ ہمارے چندوں کے گواہ تمہارے سکریٹری محمد اکبر محمد حسین ہیں۔

اس کا جواب تمہارے پاس کچھ نہیں کیوں کہ واقعی تمہارا ہاتھ اور دامن ہمیشہ ان کے سامنے پھیلا رہتا ہے پھر تم کیسے احمدی کہلا کر احمد پر اعتراض کرنے والے ظالموں کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ تم پر افسوس کہ تمہاری کوتاہ اندیشیوں نے تم کو تباہ کر دیا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۱۰۲ مورخہ ۱۹۔ فروری ۱۹۲۳ء)

# (۱۷) چال باز

غیر مبایعین (لاہوری فریق) بخیال خویش ہمارے خلاف سب سے زیادہ زبردست جو اعتراض پیش کیا کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم حضرت مرزا صاحب کے ماننے والوں کے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اگرچہ یہ فیصلہ ہمارا نہیں بلکہ اسی انسان کا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کے لئے حکم اور عدل ہو کر آیا۔ لیکن چونکہ عوام الناس اس بات سے ہمارے خلاف مشتعل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے غیر مبایعین اس بات پر بہت زور دیا کرتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں اپنا یہ عقیدہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کسی کلمہ گو

نیز "بروزی نبی" کہنا شروع کیا۔ اور اس کی یہ تشریح کی جانے لگی جیسا کہ حال میں غیر مبائعین سے لاہور کے جلسہ میں میر مدثر شاہ صاحب نے کہا کہ بروز سے مراد ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ بعض گذشتہ اولیا نے اپنے آپ کو کہا کہ سبحانی ما اعظم شانی یا انا الحق وغیرہ۔ نہ وہ خدا بن گئے۔ اور نہ حضرت مرزا صاحب نبی بن گئے۔

اب غیر مبائعین کی حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ جب انہوں نے اپنا جلسہ ۲۲۔ ۲۳۔ اپریل کو راولپنڈی میں کیا تو ان کے مقرریں نے سارا زور اس بات پر صرف کر دیا کہ ہم۔ مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے اور جو ان کو نبی کہے اس کو کاذب اور ملحد اور کافر جانتے ہیں۔ . . . . . . . . . میں نے ان کی اس شرارت کو مان کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ نبوت آپ کی کتابوں سے واضح کیا اور "ایک غلطی کا ازالہ" سے آپ کی نبوت کی تشریح پیش کی۔ آخر میں ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء والی تحریر "پیغام صلح" بھی پڑھکر سنا دی گئی۔ اور ثابت کیا گیا کہ یہ لوگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کو نبی مانتے ہیں مگر ان کے دانت کھانے کے اور ہیں اور دکھانے کے اور۔

غیر مبائعین کی اس روش کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمودہ کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ جو آپ نے "تریاق القلوب صفحہ ۱۲۱" میں فرمایا ہے کہ "جو شخص خدا کے امور سے انکار کرتا ہے۔ آخر اس کا ایمان سلب ہو جاتا ہے۔

(قادیانی جماعت کا اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۳ مئی ۱۹۲۳ء)

## (۱۹) قادیانی طعن

اے غیروں کی خاطر اپنوں پر حملہ کرنے والو۔ اور اپنی جماعت سے بچھڑے ہوئے بھائیو (لاہوری جماعت)! اگر تم حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرتے۔ اگر تم نورالدین اعظم کے اس فقرے کو ذہن میں رکھتے کہ غیر احمدیوں کا اسلام اور ہے۔ اور

رہبانیت یا تارکِ دنیا ہونے کا اہل عیسائیوں کی یادگار ہے۔

(بیان قرآن مصنفہ محمد علی صاحب لاہوری صفحہ ۔۔۔)

"بعض مفسرین نے اس مصیبت کو یوں ٹالنا چاہا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یوسف کی پہلی بی بی کی اولاد تھی۔ اور حضرت مریم ان کی دوسری بی بی تھیں۔ مگر ایک طرف تعلق زوجیت کا حضرت مریم اور یوسف میں موجود ہونا خود اناجیل سے ظاہر ہے۔ دوسری طرف ماں کے ساتھ بھائیوں کا آنا صاف بتاتا ہے کہ یہی ماں کی اولاد تھے۔ سوتیلے بھائی ہوتے تو مریم سے ان کا کیا تعلق تھا۔ تیسرے کہیں بھی سوتیلے بھائی کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ جب لفظ بھائی مطلقاً استعمال کیا جائے گا۔ تو اس سے مراد حقیقی بھائی لیا جائے گا۔

پس یہ انجیلی شہادت صاف بتاتی ہے۔ کہ حضرت مریم کا تعلق زوجیت تو یوسف کے ساتھ شروع ہوا اور اس تعلق سے اولاد بھی پیدا ہوئی اور اگر ایک طرف لفظ عیسیٰ بشر اس وقت کے ماننے سے مانع نہیں تو دوسری طرف انجیلی ثبوت کھلا کھلا موجود ہے کہ واقعی میاں بیوی کے تعلقات حضرت مریم اور یوسف کے شوہر کے رہے۔

(بیان القرآن مصنفہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری صفحہ ۔۔۔)

یہ ہے مولوی محمد علی صاحب کی قرآن دانی اور تفسیر القرآن جس پر وہ پھولے نہیں سماتے اور اسے اپنا کارنامہ قرار دے کر اپنے عقائد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۔۔۔ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۔ء)

علیٰ ہذا اخبار الفضل قادیان کا دوسرا اعتراض بھی قابل غور ہے ملاحظہ ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے فما کان جواب قومہ الا ان قالوا اقتلوہ او حرقوہ فانجاہ اللہ من النار۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یومنون اس آیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کا یہ عقیدہ ہے کہ جب مخالفین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالے نے ان کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھا حضرت مسیح موعود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ہی ڈالنا قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ اس ذکر میں فرمایا کہ اگر کوئی دشمن مجھے آگ میں ڈالے تو خدا تعالے مجھے بھی آگ کے اثر سے بچالے گا۔ لیکن

کو کافر نہیں کہتے بلکہ وہ شخص جو کلمہ پڑھتا ہے مسلمان ہے ان جو دوسرے مسلمان کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ یہ نتیجہ وہ اس لئے کیا کرتے ہیں کہ اگر ایک طرف تمام مسلمانوں سے وابستگی بھی رکھیں تو دوسری طرف جماعت احمدیہ سے یہ ہیکر عوام دہشت زدہ ہیں کہ یہ چند لاکھ احمدیوں کے سوا باقی سب دنیا کے مسلمانوں کو کافر [illegible] دیکھ کر [illegible] بل [illegible] دل کو مسلمان جانتے ہیں [illegible] حالت ان ہوتے منافق طبع اور چال باز سمجھ کر دھتکار رہے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر [illegible] مورخہ [illegible])

## (۱۸) لاہوری تفسیر

گو چہ قادیانی جماعت کو دعویٰ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے قرآن کا جو انگریزی ترجمہ کیا ہے وہ ان کی ملک ہے نہ کہ مولوی صاحب کی چنانچہ قادیانی اخبار الفضل نمبر ۱۲۹ جلد ۲۱ مورخہ ۲۹۔ اپریل ۱۹۳۴ء میں شکایت لکھتا ہے کہ :۔

"یہ ترجمہ قرآن جسے انھوں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت میں نہایت معقول ماہوار تنخواہ وصول کر کے کیا تھا مگر جب وہ الگ ہو گیا تو دھوکہ دیکر اپنے ساتھ ہی لے گئے۔ اور پھر اپنی ذاتی جائداد قرار دیکر اسے اپنی آمدنی کا ذریعہ بنالیا۔

تاہم اس جماعت کو بھی اس ترجمہ کی صحت پر کافی اعتراض ہے۔ مثلاً اخبار الفضل نمبر ۱۳۱ جلد ۲۱۔ مورخہ ۱۰۔ اپریل ۱۹۳۴ء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے تحت تفسیر کی غلطی کا حسب ذیل نمونہ پیش کرتا ہے :۔

"حضرت مریم کی والدہ کی اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم کا باوجود ہیکل کی خدمت کے لئے وقف کرنے کے ان کا یہ منشاء نہ تھا کہ وہ کنواری رہیگی۔ بلکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ جوان ہو کر بیاہی جائے گی اور صاحب اولاد ہو گی۔ اس لئے انھوں نے نصرت مریم کے لئے دعا کی بلکہ مریم کی اولاد کے لئے بھی کی

عقائد کی پوری تبلیغ نہ کی۔

انصاف کیجیے تو مسلمانوں کو شکایت کا حق ہے کہ محض اعتماد کی بناء پر انہوں نے بھی اس ترجمہ کی تیاری میں خاصی مالی امداد دی۔ اور پھر ترجمہ کے ساتھ اس رنگ کی تفسیر نکلی۔ مزید خرابی یہ کہ عام تعلیم یافتہ مسلمان جو اسلامی تعلیمات سے کم واقف ہیں اسی غلط کی بناء پر اب تک اس تفسیر کو مستند سمجھتے ہیں کہ ایک مسلمان کے نام سے شایع ہوئی ہے۔ کسی غیر مسلم کا نام ہوتا تو پھر بھی محتاط رہتے۔

یوں تو اس انگریزی تفسیر میں بہت سے امور قابل اصلاح ہیں۔ یہاں نمونتاً چند پر اکتفا کیا گیا۔ بس بڑی خوبی ہے تو یہی کہ سب سے اول ایک مسلمان کے نام سے شائع ہوئی اور نسبتاً عیسائیوں کے واشی سے غنیمت ہے۔ محمد پکتھال صاحب نے جو قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ وہ بھی شایع ہوگیا ہے۔ انجیل کے طرز پر اس کی زبان بہت موثر اور دلپذیر ہے۔ علامہ عبداللہ یوسف علی صاحب نے بھی قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ مختصر تفسیر بھی لکھی ہے۔ خاص علمی رنگ نظر آتا ہے۔ شیخ محمد اشرف صاحب تاجر کتب کشمیری بازار لاہور نے اس کو طبع کرایا ہے۔ قابل دید ہے۔

## (۱۹) یہودی عیسائی اور مسلمان کون ہیں

احمدی فریق لاہور حضرت مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو نہ صرف معمولی کافر ہی یقین رکھتا ہے۔ بلکہ وہ ان سب مسلمانوں کو جو حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے یہودی قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب امیر احمدی فریق لاہور رقم فرماتے ہیں کہ۔

"سلسلہ احمدیہ اسلام کے ساتھ وہی تعلق رکھتا ہے۔ جو عیسائیت کو یہودیت کے ساتھ تھا"

(ترجمہ)　　(رسالہ ریویو جلد ۵ ص۱۹۱۳)

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اعتقاد اس تحدی اور اس تصریح کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے سے انکار کیا ہے

(قادیانی مسل مولوی ملک ... مورخہ ... و ... مورخہ ... اپریل ۱۹۳۰ء)

قادیانی جماعت کو شکایت ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مع حواشی شائع کیا ہے اس میں جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے دو عقائد سے اختلاف کیا ہے گویا مولوی صاحب کو اس ترجمہ میں قادیانی عقائد سے سرمو تجاوز نہ کرنا چاہئے تھا۔ حالانکہ مولوی صاحب نے اس میں قادیانی تحریک کو بہت خوبی سے پیوست کیا ہے کہ سرسری طور پہ کسی کو تعرض نہ ہو اور بات دل نشین ہو جائے مثلاً ترجمہ میں کھلے دل سے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فیضان کا کشیت مرید اعتراف کرتے ہوئے مرزا صاحب کے مہدی اسلام ہونے کا اعلان کیا ہے پھر سورہ فاتحہ کی آخری آیات کی تفسیر میں دعویٰ کیا ہے کہ جو وحی انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتی تھی وہی اب دوسرے مسلمانوں پر بھی نازل ہو سکتی ہے پھر سورہ جمعہ کے پہلے ہی رکوع میں تفسیر کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے مرزا صاحب ہی مسیح موعود ہیں نہ کہ اور کوئی۔

علی ہذا سورہ آل عمران کے پانچویں رکوع میں جو عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مذکور ہیں جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے انکار کی حد تک ان کی تاویل کی ہے مولوی محمد علی صاحب نے انھیں تاویلات کی انگریزی تفسیر میں پوری ترجمانی کی ہے۔ ذرا بھی فرق نہیں۔ اسی طرح مرزا صاحب نے شق القمر کو چاند گرہن تجویز کر کے معجزہ کی حیثیت تقریباً غائب کر دی تو مولوی صاحب نے بھی سورہ قمر کی تفسیر میں اسی پہلو پر زور دیا ہے بلکہ یہاں تک لکھ دیا کہ اس واقعہ کی ندرت میں کوئی اہمیت نہیں ہے اگر معجزہ ہے تو یہ کہ پیش گوئی پوری ہو گئی۔ مرزا صاحب نے ملائکہ کی جو تاویل کی ہے وہی تاویل مولوی صاحب کی تفسیر میں موجود ہے غرضیکہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی انگریزی تفسیر میں قادیانی تحریک کا پورا حق ادا کیا ہے۔ اور بڑی خوبی سے ادا کیا ہے کہ کام بن جائے اور الزام نہ آئے پھر بھی قادیانی جماعت کو شکوہ ہے کہ مولوی صاحب نے کوتاہی کی۔ مرزا صاحب کے

(دہلی میں عظیم الشان مناظرہ [illegible] صداقت کی فتح بمقابلہ جناب مولوی عمر الدین صاحب شملوی قادیانی لاہوری [illegible] پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ نمبر ۱۳ مورخہ [illegible] ۱۹۳۴ء)

یہ ہی نکتہ کہ مسلمان مغضوب علیہم کے تحت یہودی ہیں قادیانی جماعت ضالین کے تحت عیسائی [illegible] انعمت علیہم کے تحت مسلمان ہے مولوی محمد علی صاحب [illegible] نے بھی اپنے انگریزی ترجمہ قرآن میں سورہ فاتحہ کے تحت بطور تفسیر پیش فرمایا ہے۔ مگر حسب معمول نہایت لطیف پیرایہ میں گویا عاقل را اشارہ کافی است [illegible] جو انبیاء پر نازل ہوتی تھی۔ اب بھی دوسروں پر نازل ہوسکتی ہے۔ [illegible] جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مسیح موعود ہونے میں کوئی شک نہیں [illegible] جماعت کا عقیدہ ثابت ہوگیا دوسرے یہ کہ مغضوبین وضالین میں یہودی اور عیسائیوں کی تخصیص نہیں۔ بلکہ جو شدت سے مخالفت کرے وہ گویا یہودی ہے اور جو شدت سے محبت کرے وہ گویا عیسائی ہے۔ اور جو بین بین رہے وہ مسلمان ہے۔ جب کہ لاہوری عقیدہ کی رو سے مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا مسلم ہے تو مسلمان جو مرزا صاحب کے مخالف ہیں صریحاً مغضوب علیہم کے مصداق بنے۔ قادیانی جماعت جو مرزا صاحب کو نہ صرف مسیح موعود بلکہ اس سے بڑھ کر نبی اور رسول مانتی ہے ضالین میں چلی گئی، اور لاہوری جماعت اپنے اعتدال اور اپنی حیا کی بدولت چودھویں صدی کے سچے اور پکے مسلمان بنے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ان کے واسطے مخصوص ہوگئیں۔ یہی وہ جماعت ہے جو اسلام کی بڑی حامی اور مسلمانوں کی بڑی ہمدرد مشہور ہے۔ (للمؤلف)

## (۲۰) لاہوری جماعت کی حکمت عملی

لاہوری جماعت کو فی الواقع دورنگی پسند ہے۔ قادیانیوں میں بھی شامل رہیں اور مسلمانوں میں بھی شمار ہوں۔ اس واسطے مرزا صاحب کی مسیحیت کا اقرار کافی سمجھا

اب یہ تو کسی مزید تشریح کا محتاج نہیں۔ عیسائی اور مسلمان یہودیوں کو کافر بلکہ اکثر تا قیامت مغضوب و ملعون یقین کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے یہودیوں کے حق میں بالخصوص بیسیوں مقامات پر جو کچھ لعنت و نفریں و غضب کے فتوے لگائے ہیں۔ وہ عیسائیوں اور مسلمانوں سے مخفی نہیں پس بالفاظ دیگر حضرت مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو یہودی قرار دینا نہ صرف معمولی کافر قرار دینا ہے۔ بلکہ مغضوب علیہم کا فرد گردانتا ہے۔ چنانچہ قبلہ محمد علی صاحب موصوف نے نہایت صفائی اور جرأت سے کام لیکر اپنے دلی عقیدے کا اس مختصر سے فقرے میں اظہار فرمایا ہے کہ "سلسلہ احمدیہ اسلام کے ساتھ وہی تعلق رکھتا ہے۔ جو عیسائیت کو یہودیت کے ساتھ ہے"

(کیا احمدی فریق لاہور کے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں۔ رسالہ مرتبہ فرید صاحب ملتانی قادیانی)

میں نے کہا سورۂ فاتحہ تو بقول مسیح موعود ان کے صدق دعویٰ پر ایک الٰہی مہر ہے۔ مولانا اسعد اللہ صاحب نے پوچھا کہ آپ اس میں کیا سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا سورۂ فاتحہ سے ہی اب میں جواب دیتا ہوں کہ [illegible] ہر نماز کی پانچ وقت منعم علیہ بننے کی اور مغضوب اور ضال ہونے سے بچنے کی دعا کرتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ مغضوب اور ضال یہود و نصاریٰ ہیں اور منعم علیہ مسلمان ہیں کیونکہ یہود نے مسیح پر کفر کا فتویٰ لگا کر قتل کرنے کی پوری کوشش کی اس لئے وہ مغضوب ہوئے۔ اب نصاریٰ مجازاً ابن اللہ کے لفظ کو حقیقی ابن اللہ اور اللہ بنا کر ضال ہو گئے۔ اور آنحضرت صلعم اور آپ کے ساتھی حضرت عیسیٰ کو نبی اللہ مان کر منعم علیہ ہو گئے۔ بالکل یہی واقعہ مسیح محمدی کے زمانہ میں پیش آیا ہے۔ آپ لوگوں (مسلمانوں) نے فتویٰ کفر ناحق لگا کر قتل کی پوری کوشش کی اور قادیانی جماعت مجازی نبی کو حقیقی نبی مان کر ضال ہو گئی۔ اور ہم لوگ (لاہوری جماعت) حضرت مرزا صاحب کو اصل مقام پر مانتے ہیں یعنی مجدد و مسیح موعود جو اولیاء امت محمدیہ کا سرتاج ہے پس ہم منعم علیہ ہوئے اور سورہ فاتحہ سے یوں صداقت مسیح موعود ثابت ہو گئی۔

بہر حال لاہوری جماعت اپنے فرقہ کی توسیع کو تبلیغ اسلام قرار دیکر مسلمانوں کی حقیقت حاصل کرتے ہیں۔ اور پھر اسی کو مرزا صاحب کی صداقت کا معیار پیش کرتے ہیں۔ کیسا عجیب چکر ہے مثلاً ملاحظہ ہو:-

"خدا کا شکر ہے کہ بیت ... میں بعض سعید طبع ہمدردان اسلام میں سے کچھ لوگوں نے ہمارا ... ساتھ دینے کا تہیہ کر لیا ہے اور وہاں ایک چھوٹی سی احمدی جماعت قائم ہو گئی ہے اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس چھوٹی سی جماعت میں جلد ترقی دے گا"

خدا تعالیٰ نے مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت کی خدمت دینی اور اخلاص کی وجہ سے لوگوں کے دلوں کو قائل کر دیا ہے۔ کثیر ان میں سے معترف ہیں کہ بلاشبہ خدمت و اشاعت اسلام کا جو بیش بہا کام مولانا موصوف کر رہے ہیں۔ وہ بے نظیر ہے۔ جو دوسرے لفظوں میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا اقرار ہے اور یہ بالکل سچ ہے۔

ع ۔ دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۰ نمبر ۲۷ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۳۲ء)

بہر حال چندہ اور امداد کے وقت لاہوری جماعت مسلمانوں کی ایک جماعت بن جاتی ہے۔ مگر اپنی کارگزاری۔ کامیابی۔ اور تفاخر میں اپنے آپ کو قصداً اسلامی اداروں کے مقابل پیش کرتی ہے تاکہ اس کی جداگانہ شخصیت واضح ہو جائے۔ مثلاً ملاحظہ ہو:-

پولینڈ کا ایک یہودی فاضل پولش اور عبرانی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا ارادہ کرتا ہے اور اس کی اطلاع مسلمانان ایشیا کے سب سے بڑے تعلیمی مرکز مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں دیتا ہے۔ لیکن رجسٹرار مسلم یونیورسٹی اس خط کو کہاں بھیجتے ہیں؟ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں؟ نہیں۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ میں؟ نہیں دار المصنفین اعظم گڑھ میں؟ نہیں۔ دار العلوم دیوبند میں؟ نہیں۔ بلکہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور میں۔

گیا۔ اور نبوت کا انکار ضروری معلوم ہوا تاکہ اس مجھوتہ سے مسلمان بھی راضی رہیں اور مرزا صاحب کی تبلیغ بھی جاری رہے ۔ ہی میں ان کو کامیابی نظر آتی ہے ۔ چنانچہ ان کو قلق ہے کہ :-

"کاش قادیانی جماعت کی طرف سے بھی حضرت مسیح موعود کو اسی شان میں پیش کیا جاتا ہے ۔ جیسا کہ میاں محمود احمد صاحب کی خلافت سے پہلے ہوتا رہا تھا ۔ تو آج احمدیت دنیا کے گوشہ گوشہ میں داخل ہو چکی ہوتی ۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۴۴ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۶ء)

چنانچہ چندہ کی اپیلوں میں وہ کبھی مسلمانوں کو یقین دلاتے ہیں کہ بلا لحاظ فرقہ وہ اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں ۔ اور اسی بنا پر مسلمانوں سے کافی امداد پاتے ہیں ۔ لیکن فی الحقیقت اپنی جماعت کا لٹریچر تقسیم کرتے ہیں اور اپنی جماعت کی طرف نہ صرف یورپ میں غیر مسلموں کو بلکہ اسلامی ممالک میں خود مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں ۔ کامیابی پر خوشی مناتے ہیں پھر بھی تفصیل سینہ راز میں رہتی ہے ۔ چنانچہ ایک تازہ کامیابی ملاحظہ ہو :-

"کسی گذشتہ اشاعت میں قارئین کرام یہ مسرت انگیز و ایمان افروز خبر ملاحظہ فرما چکے ہوں گے کہ ہندوستان سے ایک مقام پر دو سو سے زیادہ احباب شامل سلسلہ ہوئے ہیں ۔ الحمدللہ ۔ کارساز حقیقی کی کرشمہ سازی ملاحظہ ہو کہ ایک طرف دشمنان سلسلہ کا بپا کیا ہوا افسوسناک طوفان مخالفت ہمیں تباہ و برباد کرنے کی دھمکیاں دے رہا ہے دوسری طرف رحمت خداوندی مصروف کرم ہے ۔ لیکن یاد رہے کہ مخالفت کے طوفان چند روزہ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ مصروف کرم رہے گی ۔ ہمارے جس جماعت کا رکن کی مساعی سے یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔ ہم تہ دل سے انہیں مبارکباد دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بھی زیادہ خدمت دین کی توفیق دے ۔ ساری جماعت کی دلی دعائیں ان کے ساتھ ہیں ۔"

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۴۴ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۶ء)

جیسا کہ آپ نے خود تجویز کیا صرف ان ممبروں سے صرف اس قدر تعلق ہو کہ اشاعت کے راستہ میں وہ کچھ چندہ دے دیا کریں اور ان کے اعمال و اعتقادات سے کچھ واسطہ نہ ہو۔

آپ کو یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود کیا بلکہ تمام مصلح ربانی کبھی دنیاداروں کے طریقوں پر دین کی خدمت کرنے نہیں آتے تھے۔ دنیاداروں اور عام انجمنوں کا طریق بے شک یہ ہوتا ہے کہ مقصد کے لئے چندہ وصول کر لیا جائے۔ اور اس سے آگے اور کچھ غرض نہ ہو لیکن میں آپ کو سمجھاتا ہوں کہ یہ وہ طریق ہے جو خدا تعالیٰ کے نبی اور مامور قطعاً اختیار کرتے نہیں ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ محض ایک انجمن کا قائم کر لینا جس سے مقصود ایک عمدہ مقصد کی خدمت ہو مگر جس میں اپنی اصلاح کا کوئی خیال نہ ہو وہ حقیقی اور سچا طریق تبدیلی کا نہیں جس سے دنیا مغلوب خدا تعالیٰ کی رضا کے طالب بن جائیں۔ اصل مطلب جو حقیقی مجددوں کے پیش نظر ہوتا ہے وہ تو اندرونی تبدیلی اور قلبی انقلاب ہے نفس کی پاکیزگی اور دل کی صفائی اور تمام نظر خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکامات کی تابعداری ہے۔ کیا یہ عظیم الشان مقاصد اس صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں کہ دنیاداروں کے طرز پر نمود و نمائش کے لئے ایک انجمن قائم کر دی جائے جس کا ممبروں سے چندہ لینا اصل غرض ہو اور ان کے اعتقادات و اعمال سے کچھ واسطہ نہ ہو [illegible] باوجود لاہوری جماعت غیر قادیانیوں سے چندہ وصول کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔ (المؤلف)

(قادیانی جماعت [illegible] جلد ۲۳ نمبر [illegible] مورخہ [illegible] اگست ۱۹۳۶ء)

## (۲۲) احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

عنقریب انشاء اللہ ایک نہایت زبردست مضمون احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ایک ممبر صاحب کا شائع کیا جائے گا۔ جس میں اس انجمن کے بہت سے راز ہائے سربستہ کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ وہ لوگ جو اس انجمن پر قابض ہیں کیا

(تقریر [illegible] جماعت لاہور، پیغام صلح جلد ۲۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۴ء)

نشان یہ ہے کہ مسلمانوں کے بڑے بڑے ادارے شاید بیکار و معطل ہیں اور اسلام کا پیغام [illegible] جماعت [illegible] انتشار کے پردے میں افتراق کے جذبات اور اسلام کے پردے میں اپنی [illegible] و اشاعت کے مقاصد پر یہ راز مخفی منکشف ہو گیا ہے اور ہو رہا ہے پیغام [illegible] جماعت کو بھی تشویش ہے کہ

"ہمارے بعض دوستوں کے دل میں بھی یہ وہم پیدا ہو گیا ہے کہ علیحدہ جماعت قیام کوئی [illegible] کا خیال ہے [illegible] اس وجہ سے [illegible] وہ جماعت سے تقریباً علیحدہ ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں"

(خطبہ جمعہ [illegible] محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور مندرجہ پیغام صلح جلد ۲۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۴ء)

## (۲۱) قادیانی جماعت لاہور کا مقصد

اس میں شک نہیں کہ [illegible] جماعت [illegible] نے اپنے نظام کے انصرام کے لئے ایک منتخب کمیٹی مقرر کی ہوئی ہے جس کا نام انجمن ہے اور بلا شبہ یہ وہ انتظام ہے جو اس جماعت نے اپنے روحانی پیشوا اور امام حضرت مسیح موعود کی متابعت میں اختیار کیا ہے۔ کیوں کہ آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں چودہ منتخب ممبروں کی ایک کمیٹی مقرر کر کے اس کے سپرد جماعت کا مالی انتظام کر دیا تھا۔ لیکن اگر آپ نے یہ خیال کر لیا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اشاعت اسلام کے مالی مقاصد کے لئے باقی انجمنوں کی مانند ایک انجمن قائم کی تھی تو آپ کو بڑی بھاری غلطی لگی ہے۔ جماعت کے انتظامی امور کو ایک واحد ہاتھ میں دینے کے بجائے چند چیدہ اصحاب کے سپرد کر دینا اس بات کے مترادف نہیں کہ گویا آپ نے اشاعت کی خاطر ایک انجمن بنائی ہے۔ اور گویا آپ کی تمام جد و جہد کا مدعا یہی تھا کہ اشاعت اسلام کے مقصد کے لئے لوگوں کی ظاہری ہمدردی حاصل کر کے انھیں اس کا ممبر بنا لیا جائے جس کا مطلب

## (۲۳) مدرسہ اور مسجد

اب میں مولوی صدرالدین صاحب کا جو مولوی محمد علی صاحب کے دست راست ہیں حال بیان کرتا ہوں۔ انھوں نے مسلم ہائی اسکول کھلوایا جو کہ چند سال کے بعد چودھری ظہور احمد صاحب کی زمین پر بنایا گیا۔ اس میں مولوی صدرالدین صاحب نے اپنے ایک رشتہ دار کو دکان کھلوادی جس میں ان کا حصہ تھا۔ پھر بورڈروں کے روپیہ سے گندم ارزاں خرید کر گراں نرخ پر سکول کو فروخت کی۔

برلن مسجد پر قوم کا روپیہ لگا۔ لیکن مولوی صدرالدین صاحب نے اس کو اپنی ذاتی ملکیت ٹھہرایا ہوا ہے۔ کیا زمین کی جسٹری آج تک ان کے ذاتی نام میں نہیں۔ انھوں نے انجمن کے مطالبوں کے باوجود اس جسٹری کو انجمن کے نام منتقل کیوں نہیں کیا۔

مولوی صدرالدین صاحب قوم کے روپیہ پر بطور ملازم انجمن جرمنی گئے۔ انھوں نے قوم کے روپیہ سے وہاں ذاتی تجارت شروع کی۔ اور کیوں قومی روپیہ سے مال خرید کر اپنے عزیزوں کو سیالکوٹ بھیجا۔ اور نصف نفع رکھ کر رقم واپس کی علاوہ ازیں قوم کے روپیہ سے ذاتی نفع کے لئے کیوں علیحدہ حمائل شریف چھپوائی۔

(انجمن اشاعت اسلام لاہور (لاہوری فریق کی انجمن) کے ایک ممبر کا مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۲ء)

## (۲۴) تبلیغ کی تعلّی

جو جو چوٹی کے انگریز مسلمان ہوئے ہیں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس نے دوکنگ مشن کی ہدایت سے قبول اسلام کیا ہو۔ لارڈ ہیڈلے نے خود اعلان کیا تھا کہ میں اسلام کا بطور خود مطالعہ کر کے اس مذہب میں داخل ہوا ہوں۔ اور مجھے قبول اسلام سے صرف پندرہ دن پہلے خواجہ کمال الدین سے تعارف ہوا۔ مسٹر مارماڈیوک پکتھال مصر میں مسلمان ہوئے۔ اور زیادہ تر ترکی اور مصری اثر کی وجہ سے ہوئے۔ سر آرچیبالڈ ہملٹن

کیا چالیں چل رہے ہیں اور کس طرح قوم کا روپیہ صرف کر رہے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۳ء)

انجمن اشاعت اسلام لاہور اس وقت مولوی محمد علی صاحب کی ہے بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ وہ خود انجمن ہیں۔ امیر قوم، پریسیڈنٹ اور انچارج تصنیفات وہ خود ہیں۔ انجمن کا امین ان کا بھتیجا ہے۔ منیجر بکڈپو ان کا بھائی ہے۔ مہمان خانہ انجمن کا مہتمم بھی ان کا رشتہ دار ہے۔ ایک وقت میں سکریٹری ان کا بڑا بھائی تھا۔ پھر ان کا ہم زلف چودھری ظہور احمد صاحب بہت مدت تک رہا جس کے عہد حکومت میں بہت گڑبڑ مچی۔ شعبہ اخبارات کے انچارج ان کے ایک دوسرے ہم زلف یعنی محمد یعقوب خاں صاحب ہیں گویا قریباً سب کے سب عہدہ دار ان کے رشتہ دار ہیں جو کہ بڑی بڑی رقوم تنخواہ میں وصول کرتے ہیں چنانچہ چودھری ظہور احمد صاحب کا گریڈ اڑھائی صد روپیہ کا تھا محمد یعقوب خاں صاحب ساڑھے تین صد روپیہ ماہوار لیتے ہیں۔ مولوی (محمد علی) صاحب کا ذکر میں آگے چلکر کروں گا۔ چودھری ظہور احمد صاحب کی ایک زمین احمدیہ بلڈنگس میں تھی۔ انجمن کا فیصلہ تھا کہ مسلم ہائی اسکول احمدیہ بسّتی میں بنے مولوی صاحب نے اپنے اختیارات برت کر اس کو کالعدم کیا اور اپنے ہم زلف کی زمین کو بہت ہی گراں قیمت پر انجمن کے ہاتھوں بکوا کر اسے بیوپاریوں کے قرض کے نیچے سے بچا لیا۔ اب اسکول کس مپرسی کی حالت میں ایک گندی جگہ پر واقع ہے جس کے بالمقابل گائے اور بھینسوں کے اصطبل ہیں اور تنور بھی موجود ہیں۔

لاکھوں روپیہ سے قوم کے بچوں کے لئے مسلم ہائی اسکول تیار ہوتا ہے۔ لیکن مولوی صاحب کے دل میں قومی ایثار اس قدر جوش زن ہے کہ ان کا اپنا لڑکا ایک عیسائی انگریزی اسکول میں پڑھتا ہے۔ کیا مولوی صاحب ان تمام باتوں سے انکار کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

(انجمن اشاعت اسلام لاہور (لاہوری فریق کی انجمن) کے ایک ممبر کا
مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۲۰ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۳ء)

## (۲۳) مدرسہ اور مسجد

اب میں مولوی صدرالدین صاحب کا جو مولوی محمد علی صاحب کے دست راست ہیں حال بیان کرتا ہوں، انھوں نے مسلم ہائی اسکول کھلوایا جو کہ چند سال کے بعد چودھری ظہور احمد صاحب کی زمین پر بنایا گیا۔ اس میں مولوی صدرالدین صاحب نے اپنے ایک رشتہ دار کو دکان کھلوادی جس میں ان کا حصہ تھا پھر بورڈروں کے روپیہ سے گندم ارزاں خرید کر گراں نرخ پر اسکول کو فروخت کی۔

برلن مسجد پر قوم کا روپیہ لگا۔ لیکن مولوی صدرالدین صاحب نے اس کو اپنی ذاتی ملکیت ٹھہرایا ہوا ہے۔ کیا زمین کی رجسٹری آج تک ان کے ذاتی نام میں نہیں۔ انھوں نے انجمن کے مطالبوں کے باوجود اس رجسٹری کو انجمن کے نام منتقل کیوں نہیں کیا۔ مولوی صدرالدین صاحب قوم کے روپیہ پر بطور ملازم انجمن جرمنی گئے۔ انھوں نے قوم کے روپیہ سے وہاں ذاتی تجارت شروع کی۔ اور کیوں قومی روپیہ سے مال خرید کر اپنے عزیزوں کو سیالکوٹ بھیجا۔ اور نصف نفع رکھ کر رقم واپس کی علاوہ ازیں قوم کے روپیہ سے ذاتی نفع کے لئے کیوں علیٰحدہ حمائل شریف چھپوائی۔

(انجمن اشاعت اسلام لاہور (لاہوری فریق کی انجمن) کے ایک ممبر کا مضمون
مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۳۰ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۲۸ء)

## (۲۴) تبلیغ کی نقل

جو جو چوٹی کے انگریز مسلمان ہوئے ہیں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس نے ووکنگ مشن کی ہدایت سے قبول اسلام کیا ہو۔ لارڈ ہیڈلے نے خود اعلان کیا تھا کہ میں اسلام کا بطور خود مطالعہ کر کے اس مذہب میں داخل ہوا ہوں۔ اور مجھے قبول اسلام سے صرف پندرہ دن پہلے خواجہ کمال الدین سے تعارف ہوا۔ مسٹر مارماڈیوک پکتھال مصر میں مسلمان ہوئے۔ اور زیادہ تر ترکی اور مصری اثر کی وجہ سے ہوئے سر آرچیبالڈ ہملٹن

کیا چالیں چل رہے ہیں اور کس طرح قوم کا روپیہ صرف کر رہے ہیں ۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۲ء)

انجمن اشاعت اسلام لاہور اس وقت مولوی محمد علی صاحب کی ہے بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ وہ خود انجمن ہیں ۔ امیر قوم ۔ پریسیڈنٹ اور انچارج تصنیفات وہ خود ہیں ۔ انجمن کا امین ان کا بھتیجا ہے ۔ مینیجر بکڈپو ان کا بھائی ہے ۔ مہمان خانہ انجمن کا مہتمم بھی ان کا رشتہ دار ہے ایک وقت میں سکریٹری انکا بڑا بھائی تھا ۔ پھر ان کا ہم زلف چودھری ظہور احمد صاحب بہت مدت تک رہا جس کے عہد حکومت میں بہت گڑبڑ رہی ۔ شعبہ اخبارات کے انچارج ان کے ایک دوسرے ہم زلف یعنی محمد یعقوب خاں صاحب ہیں گویا قریباً سب کے سب عہدہ دار ان کے رشتہ دار ہیں جو کہ بڑی بڑی رقوم تنخواہ میں وصول کرتے ہیں چنانچہ چودھری ظہور احمد صاحب کا گریڈ اڑھائی صد روپیہ کا تھا محمد یعقوب خاں صاحب ساڑھے تین صد روپیہ ماہوار لیتے ہیں ۔ مولوی (محمد علی) صاحب کا ذکر میں آگے چلکر کروں گا ۔ چودھری ظہور احمد صاحب کی ایک زمین احمدیہ بلڈنگس میں تھی ۔ انجمن کا فیصلہ تھا کہ مسلم ہائی اسکول احمدیہ بستی میں بنے مولوی صاحب نے اپنے اختیارات برت کر اس کو کالعدم کیا اور اپنے ہم زلف کی زمین کو بہت ہی گراں قیمت پر انجمن کے ہاتھوں بکوا کر اسے بیوپاریوں کے قرض کے پنجے سے بچا لیا ۔ اب اسکول کس مپرسی کی حالت میں ایک گندی جگہ پر واقع ہے جس کے بالمقابل گائے اور بھینسوں کے اصطبل ہیں اور تنور بھی موجود ہیں ۔

لاکھوں روپیہ سے قوم کے بچوں کے لئے مسلم ہائی اسکول تیار ہوتا ہے ۔ لیکن مولوی صاحب کے دل میں قومی ایثار اس قدر جوش زن ہے کہ ان کا اپنا لڑکا ایک عیسائی انگریزی اسکول میں پڑھتا ہے ۔ کیا مولوی صاحب ان تمام باتوں سے انکار کر سکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں ۔

(انجمن اشاعت اسلام لاہور (لاہوری فریق کی انجمن) کے ایک ممبر کا مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۲ء)

مشن کے قیام کے بہت پہلے سے میں نے تبلیغ اسلام شروع کر دی تھی۔ متعدد انگریز مردوں اور عورتوں کو حلقہ بگوش دین اسلام بنا چکا تھا۔ ہندوستان کے اخبارات میں مجھے یہ لکھا گیا ہے کہ میں احمدیوں کا بنایا ہوا مسلمان ہوں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔

(ڈاکٹر خالد شیلڈ ریک کے ایک اعلان کا ترجمہ مطبوعہ اخبار انجم لکھنؤ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۳ء)

اسکاٹ لینڈ کے مشہور نومسلم سر عمر ہیوبرٹ سٹوراٹ رنیکن کے متعلق بعض احمدی اخبارات نے یہ خبر شایع کی تھی کہ ان کا احمدی جماعت سے تعلق ہے اور اپنے ایک پمفلٹ میں لاہوری جماعت نے سر عمر کی تصویر بھی شایع کی تھی ...... چنانچہ آپ نے اس خبر کی تردید میں ڈاکٹر خالد شیلڈ ریک کو ایک خط ہندوستان کے اخباروں میں شایع کرانے کو بھیجا ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

میرے عزیز اسلامی بھائی!

امید کہ آپ اپنے اخبار میں مجھے اس غلط بیانی کی تردید کرنے کا موقع دیں گے جو میرے متعلق احمدی اخبارات نے تمام ہندوستان میں پھیلائی ہے مجھے حال ہی میں یہ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے بعض اخبارات نے میرے بارے میں یہ شائع کیا ہے کہ میں احمدی ہوں اور اس سلسلہ میں میرے فوٹو بھی شائع کئے جا رہے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ میں نے کسی احمدی اخبار کو اپنا فوٹو شایع کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اور اس خبر کی کہ میں احمدی ہوں پرزور تردید کرتا ہوں۔ میں ہرگز احمدی نہیں ہوں۔ بلکہ میرا تعلق ویسٹرن اسلامک ایسوسی ایشن سے ہے۔ جس کا میں سینئیر وایس پریسیڈنٹ بھی ہوں۔

آپ کا اسلامی بھائی عمر ایچ اسٹوراٹ رنیکن

(اخبار مدینہ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء)

## (۲۵) ووکنگ مشن کی حقیقت

مجھے معلوم نہیں یہ غلط خیال ہندوستان میں کس طرح پھیل گیا کہ ووکنگ کی مسجد لندن

نے غالباً ایک خانگی ضرورت سے مجبور ہو کر اسلام کا اعلان کیا۔ اگر ایک ایک کے حالات دریافت کرو اور ان سے پوچھو کہ تم نے کس طرح اسلام قبول کیا تو معلوم ہو جائے گا کہ اثرات کچھ اور ہی تھے۔ دو کنگ مسجد کا قبول اسلام سے کوئی واسطہ نہ تھا۔

(نقل کردہ خاں صاحب ذو الفقار علی خاں بی اے لاہوری ٹائمز کی مضمون بعنوان مغرب میں تبلیغ اسلام مندرجہ رسالہ حقیقت اسلام لاہور بابت جنوری ۱۹۲۳ء)

انہیں ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب کو ایک پرانے مسلمان لارڈ ہیڈلے مل گئے وہ قریباً چالیس سال سے مسلمان تھے۔ مگر بوجہ مسلمانوں کی مجلس نہ ملنے کے اظہار اسلام کے طریق سے ناواقف تھے۔ خواجہ صاحب کے ملنے پر انہوں نے اسلام کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ وہ چالیس سال سے مسلمان ہیں خواجہ صاحب نے فوراً تمام دنیا میں شور مچا دیا کہ ان کی کوششوں سے ایک لارڈ مسلمان ہو گیا۔ اس خبر کا شایع ہونا تھا کہ خواجہ صاحب ایک بت بن گئے۔ اور چاروں طرف سے ان کی خدمات کا اعتراف ہونے لگا مگر وہ لوگ جن کو معلوم تھا کہ لارڈ ہیڈلے چالیس سال سے مسلمان ہیں۔ اس خبر پر نہایت حیران تھے کہ خواجہ صاحب صداقت کو اس حد تک کیوں چھوڑ بیٹھے ہیں۔ مگر خواجہ صاحب کے مدنظر صرف اپنے مشن کی کامیابی تھی۔ ناجائز ذرائع سے وہ اپنے مشن کو کامیاب بنانے کی فکر میں تھے۔..... بعض لوگ ان کی ان خیالی کامیابیوں کو دیکھکر یقین کرنے لگے تھے کہ یہ الٰہی تائید تیار ہی ہے۔ کہ خواجہ صاحب حق پر ہیں۔ حالانکہ یہ تائید الٰہی نہ تھی بلکہ خواجہ صاحب کی اخلاقی موت تھی۔ اور جب تک سلسلہ احمدیہ باقی رہے گا۔..... خواجہ صاحب کی یہ خلاف بیانی اور چالاکی بھی دنیا کو یاد رہے گی۔ اور وہ اسے دیکھ دیکھ کر انگشت بدنداں ہوتے رہیں گے۔

(آئینہ صداقت ص۱۵۸ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

میں ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو یعنی مرزا غلام احمد صاحب کے پیروؤں نے جب سے انگلستان میں اپنا پروپیگنڈا شروع کیا۔ اس کے دس برس قبل ذاتی غور و فکر کے بعد خود ہی مسلمان ہو گیا میں ان کی تحریک کی وجہ سے اسلام نہیں لایا۔ بلکہ مغرب میں ان کے

ان کی جگہ کام کرنے کو گئے لیکن دس مہینے کے بعد واپس آ گئے ان کی جگہ مولوی مصطفیٰ خاں امام مسجد ووکنگ مقرر ہوئے۔ مصطفیٰ خاں نے مشن کو ایسے عمیق گڑھے میں پھینکا جس سے وہ آج تک نکل نہیں سکا حقیقت یہ ہے کہ اس کو نکالنے کی کوشش بھی نہیں کی گئی۔

مولوی مصطفیٰ خاں کا طریق کار میں نے بہت اچھی طرح دیکھا۔ کیوں کہ میں خود بھی مسجد ہی میں رہتا تھا۔ مصطفیٰ خاں تبلیغ کے کام کے لئے نہایت غیر موزوں اور احساس فرض سے قطعاً بیگانہ شخص تھے۔ انگریزی آداب سے ناواقف تھے اور سیکھنے کے لئے کبھی کوشش بھی نہ کی انگریزی میں گفتگو کرتے تھے تو ایسا نظر آتا تھا کہ دماغ میں پہلے اردو فقرے بناتے ہیں پھر اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔ پھر اس ترجمہ کو ایسی بلند آواز کے ساتھ ادا کرتے تھے جیسے سکول کا طالب علم استاد کے کہنے پر ترجمہ کا فقرہ پڑھتا ہے لیاقت کا تو یہ حال تھا۔ لیکن اپنے آپ پر گھمنڈ اتنا تھا کہ لیکچر یا خطبہ کے لئے کبھی تیاری نہیں کرتے تھے نتیجہ نہایت نامعقول بکواس ہوتی تھی جس پر نوجوان بعد میں قہقہے لگایا کرتے تھے

مولوی مصطفیٰ خاں صاحب سست اولوالعزم انسان واقع ہوئے ہیں صبح ناشتہ سے فارغ ہو کر آپ روزنامہ ڈاک کی طرف متوجہ ہوتے تھے اس سے فارغ ہوئے تو تھوڑی دیر کرسی پہ بیٹھے بیٹھے سو گئے۔ دوپہر کا کھانا کھایا اور چار بجے تک پھر سو گئے۔ کبھی کبھی ٹینس کھیلنے کو جی چاہتا تو آرام کرسی پر لیٹ جاتے۔ ریکٹ ہاتھ میں لیتے اور فرماتے کہ گیند آہستہ آہستہ میری طرف پھینکو اگر گیند اتفاقاً زور سے آتا اور دور نکل جاتا تو بے حد رنجیدہ ہوتے اور کھیلنا بند کر دیتے۔ جب ولایت تشریف لے گئے ہیں تو بہت دبلے پتلے تھے۔ واپس آئے تو اتنے موٹے ہو کر آئے کہ جھکنا مشکل تھا۔ قیام کے آخری دنوں میں بوٹ کے تسمے باندھنے کے لئے ایک نوکر رکھنا پڑا تھا۔ مصطفیٰ خاں صاحب کو اچھے اچھے کھانے کھانے کا بہت شوق تھا۔ اور ان کی بدولت ہم نے بھی کباب اور مرغ پلاؤ خوب ہی اڑائے۔ ہمارے لئے ہر روز عید تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ ووکنگ مشن میں سوائے کھانے پینے اور کھیلنے کودنے کے کام ہی کچھ نہ تھا۔ بڑے اہم انکار تھے۔

احمدیوں کی تعمیر کردہ ہے۔ یہ مسجد سرکار بھوپال کے روپیہ سے تعمیر ہوئی تھی اور مسجد کے ساتھ رہائشی مکان سر سالار جنگ (حیدر آباد) کی یادگار ہے اور دونوں کی تعمیر ڈاکٹر لائٹنر کے اہتمام میں ہوئی تھی۔ ڈاکٹر لائٹنر ایک جرمن عالم تھے جن کو اسلام سے بہت انس تھا اور بعض کا خیال ہے کہ وہ دل سے مسلمان تھے۔ ہندوستان میں سررشتہ تعلیم میں کام کرتے تھے پہلے انسپکٹر آف اسکولز اور پھر کچھ عرصہ کے لئے پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار رہے تھے ان کی خواہش تھی کہ ولایت میں ہندوستان کا ایک نشان بھی قائم کر دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے ایک اورئنٹیل انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد رکھی۔ ایک طرف مسجد تھی اور اس کے ساتھ ہندوؤں کے لئے ایک مندر بنوا دیا گیا ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بعد ان کے بیٹے نے مندر کا حصہ فروخت کر دیا لیکن مسجد کا حصہ سید امیر علی مرحوم کے طفیل محفوظ رہ گیا۔ اور سید امیر علی نے ہی خواجہ کمال الدین صاحب کو مسجد میں آباد کیا۔

(فضل کریم خاں صاحب درانی بی اے لاہوری مشنری کا مضمون۔ مغرب میں تبلیغ مندرجہ رسالہ حقیقت اسلام لاہور بابت جنوری ۱۹۳۶ء)

## (۲۶) روزمرہ زندگی

۱۹۲۰ء کے آغاز میں میں یورپ گیا اور ۱۹۳۰ء کے اواخر میں ہندوستان واپس آیا تقریباً دس سال کا درمیانی عرصہ کچھ انگلستان کچھ جزب الہند کے ایک جزیرہ ٹرینیڈاڈ اور کچھ ممالک متحدہ امریکہ میں گذرا اور آخری پونے چار سال جرمنی میں بسر ہوئے۔ سفر کی غرض تبلیغ اسلام تھی اور دو سالوں کے سوا باقی ساری مدت اسی کام میں صرف ہوئی ہیں نے جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور جو کچھ میرے ذاتی تجربہ میں آیا اس مضمون میں وہی کچھ بیان کروں گا۔

ووکنگ مشن کو ۱۹۲۰ء میں پہلے پہل میں نے دیکھا۔ اسی زمانہ میں اس کا انحطاط شروع ہوا اور انحطاط کی ابتدائی منزلیں میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ خواجہ (کمال الدین صاحب) علالت کے باعث ہندوستان میں بیٹھے تھے۔ مولوی صدرالدین صاحب

عجیب اتفاق کہ حال میں لندن سے ایک خط مورخہ ۵۔ جولائی ۱۹۳۲ء وصول
ہوا۔ ایک تعلیم یافتہ معزز ترک نے یہ خط بھیجا ہے۔ اس میں منجملہ دیگر حالات کے دوکنگ
کی مسجد کا بھی ذکر آگیا ہے۔ اصل خط انگریزی میں لکھا ہے۔ متعلقہ حصہ کا ترجمہ ذیل میں
درج ہے تازہ ترین مشاہدہ ملاحظہ ہو۔

ایک بات یہ بھی قابل ذکر ہے کہ گذشتہ جمعہ کو میں دوکنگ گیا تھا۔ جہاں مسجد واقع
ہے لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ مجھے بڑی مایوسی ہوئی۔ امام صاحب کے رہنے
کا جو مکان ہے وہ تو خاصا وسیع ہے۔ اس میں باغیچہ بھی لگا ہوا ہے۔ لیکن خود مسجد میں بمشکل
پچاس نمازیوں کی گنجائش نظر آتی ہے۔ شاہراہ سے جو چھوٹی سڑک مسجد کو گئی ہے۔ اس
کی حالت بھی خراب ہے۔ شکستہ گرد آلود۔ بے داشت۔ کیسے افسوس کی بات ہے۔ اس
سے نہ صرف ہندوستانی بلکہ تمام مسلمانوں کے نام کو بٹہ لگتا ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ
شاق گذرا کہ مسجد خالی سنسان پڑی تھی نہ امام نہ موذن نہ کوئی مصلی۔ حالانکہ نماز کا
وقت آچکا تھا۔ اور احتیاطاً میں ذرا پہلے پہنچ گیا تھا۔ کہ کہیں نماز ہاتھ سے نہ جائے جب
مسجد میں کوئی نظر نہیں آیا تو میں امام صاحب کے مکان پر پہنچا جو بالکل قریب واقع ہے
وہاں لوگ تو ضرور موجود تھے۔ کیونکہ اس وقت ریڈیو پر گانا چل رہا تھا۔ لیکن دروازہ
پر کچھ انتظار کیا تو اندر سے ایک نو عمر طالب علم آیا اور تعجب یہ کہ پان چبا رہا تھا میں
نے کہا السلام علیکم لیکن وہ حیران ہو کر منہ تکنے لگا۔ اسلامی اخلاق کے مطابق اتنا
بھی نہ کہا کہ آئیے۔ تشریف لائیے۔ بلکہ وہیں کھڑے کھڑے جواب دے کر مجھے رخصت کر دیا
اور دروازہ بند کر کے چلا گیا۔ اس نے کہا کہ امام صاحب لندن گئے ہیں۔ وہیں نماز پڑھاتے
ہیں۔ یہ مسجد لندن سے دور بہت ہے۔ لوگوں کو آنے میں دقت ہوتی ہے۔ میں نے
دل میں کہا کہ اگر یہ صورت ہے تو پھر یہاں مسجد بنانے سے کیا فائدہ۔ دوسری غیر
اسلامی بات جو نظر آئی وہ یہ کہ مسجد میں کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور ایک کتاب پڑی تھی
کہ جو کوئی آئے اس میں اپنا نام لکھ جائے۔ مسجد میں کرسیاں خیال تو کیجیے۔ اگر یہ صورت
ترکی میں کسی مسجد میں نظر آتی تو تمام دنیا کے مسلمان کیا کچھ نہ کہتے۔ پھر یہ دیکھ کر بھی تعجب ہوا کہ وضو کے

مکتوب عبدالرحیم خان صاحب ثالث نواب محمد علی خان صاحب قادیانی مالیر کوٹلہ
مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ [illegible] نومبر [illegible]

## ۲۸۔ حرام خوریاں

مولانا! (محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور) آپ سے تو آپ کے احباب نے ضرور ان حرام خوریوں کا ذکر کیا ہوگا جو ولایت میں دانستہ و نادانستہ وقوع میں آتی رہتی ہیں۔ میرے ایک بہت معزز غیر احمدی دوست نے بیان کیا کہ میں ولایت میں ایک ہوٹل میں کھانا کھا رہا تھا جو وہیں ایک بھاری ممبر لاہور کے رہنے والے لیکچرار اور پیر بھی تشریف لائے اور کھانے میں مصروف ہوگئے کھانے کے دوران میں انہوں نے ہوٹل والے سے فرمایا کہ کل والی چیز لاؤ وہ بہت مزیدار تھی اس پر اس نے ایک قسم کا گوشت لاکر ان کے سامنے رکھ دیا جسے انہوں نے خوب لطف لے لے کر کھایا۔ جب وہ تناول فرما کر تشریف لے گئے۔ تو میں نے بعد شوق ہوٹل والے سے پوچھا کہ وہ کیسا گوشت تھا جو مسٹر پال نے بڑے مزے لگا کر کھایا تھا۔ ہوٹل والے بیچارے نے بڑی سادگی سے جواب دیا کہ فائن بیکن (یعنی نہایت نفیس سور کا گوشت)

(اخبار الفضل قادیان جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ ۱۰ اگست [illegible])

## (۲۹) قائم مقام

گزشتہ ایام میں چند ایک ان لوگوں نے جو اپنی بدقسمتی سے سلسلہ احمدیہ اور مرکز سلسلہ سے اپنا تعلق قطع کر کے لاہور میں اڈا جما کے بیٹھے اور غیر مبائعین (لاہوری جماعت) کے نام سے مشہور ہیں حضور جناب وائسرائے ہند بالقابہ و صاحب وزیر ہند بہادر بالقابہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کا قائم مقام قرار دیا تھا جو بالکل غلط اور محض دھوکہ تھا اس کے خلاف صدر انجمن احمدیہ کی ان شاخوں نے جو ہندوستان کے تمام حصوں میں پھیلی ہوئی ہیں ریزولیوشن پاس کر کے حضور وائسرائے ہند

واسطے پانی کا کوئی انتظام نہیں جس کہ مسجد کے صحن میں جو مختصر حوض ہے وہ بھی خشک
پڑا تھا یا کہ اس کی حالت سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں بہت کم پانی رہتا ہے۔

دوکان اور مکان اور مسجد دیکھو تو گرد آلودہ۔ ویران۔ اس سے بڑھ کر
مسلمانوں کی کیا بدحالی ہوگی۔ شاید کھول کر دیکھیں تو کثرت سے یورپین لوگوں کے دستخط
تھے۔ جو سیر و سیاحت کی غرض سے پھرتے رہتے ہیں۔ جب یہ حال ہو کہ مسجد کو بھی کوئی وہاں
نہ لگے تو پھر کیا حاصل اور وہاں اسلام کی کیا تبلیغ ہو سکتی ہے۔

(ترجمہ انگریزی خط جو انگلستان سے وصول ہوا)

اوپر جو کچھ حالات بطور نمونہ درج ہوئے وہ ووکنگ مشن کی روزمرہ زندگی کا
نقشہ ہیں۔ ورنہ خاص خاص تقاریب کے موقع پر جب کہ نامی گرامی مسلمان تشریف لاتے
ہیں۔ ایسا شاندار انتظام ہوتا ہے کہ جس جلسوں کے فوٹو دیکھ کر اور اخبارات میں رپورٹ
پڑھ کر مسلمان خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ کہ یہ کام ہو رہا ہے۔ کیا نام ہو رہا ہے۔
جب ان کی جو رپورٹیں شائع ہوتی ہیں ان میں بھی بہت دلفریب سبز باغ نظر آتے ہیں۔ لیکن
اندرونی اصلی حالات بھی مخفی رہتے ہیں۔ گرچہ متعلقین بہت جھنجھلاتے ہیں۔ مجبوراً
جھنجھلاتے ہیں۔ (مؤلف)

## (۲۷) دو اتوار

دو دفعہ دو اتوار میں ووکنگ مولوی صدرالدین صاحب قادیانی لاہوری کے
زمانہ میں جا چکا ہوں کوئی سنجیدہ مرد یا عورت میں نے نہیں دیکھے ہاں بیس پچیس لڑکیوں کا
مجمع چار پر ضرور موجود تھا۔ جن میں سے دو ایک مولوی صاحب کی بغل میں بیٹھی ہوئی تھیں
ایک سوئی سے مولوی صاحب کی پگڑی کو اچھال رہی تھی۔ دوسری مولوی صاحب کی آنکھوں
کو بند کر رہی تھی اور باقی ہندوستانی لڑکوں کے ساتھ پھر رہی تھیں۔ ان کو اگر نومسلموں میں شمار
کیا جاتا ہے تو میں کہوں گا۔ اس کامیابی سے بہتر تو ناکامی ہے۔ مجھے ووکنگ کی اندرونی باتوں
کا تفصیلاً علم ہے۔ جس کو ایک شریف انسان تحریر میں نہیں لا سکتا۔

مرتکب تو جماعت احمدیہ کے افراد ہوں۔ لیکن گورنمنٹ انعام دیتے وقت انھیں قطعاً بھول جائے اور اپنا دست کرم غیر مبایعین کی طرف دراز کردے۔ پھر غیر مبایعین بھی اس انعام پر پھولے نہ سمائیں۔ اگر یہ ان خاص خدمات کا صلہ نہیں۔ جن کا اظہار غیر مبایعین نے آج تک کبھی نہیں کیا۔ اور جن کی وجہ سے وہ حکام سے خاص تعلقات پیدا کرکے اتنا بڑا انعام حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں تو بتایا جائے وہ اور کونسی خدمات ہیں جن کے معاوضہ میں انھیں اتنے مرتبے حاصل ہوئے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۲ء)

## (۳۱) کمینگی

دراصل مولوی محمد علی صاحب کی اس قدر خفگی اور برہمی کی وجہ ان ہی کے الفاظ میں یہ ہے کہ الفضل نے "میری بیوی پر جاسوسی کا اتہام باندھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک پردہ نشین خاتون پر جاسوسی کا الزام کوئی کم ناپاک الزام نہیں ......... اور پھر خود میاں (محمود احمد) صاحب کو بھی کر لئے اتنی غیرت پیدا ہوئی کہ اس کمینہ تحریر پر دو حروف ہی لکھ سکتے، نہ جماعت میں سے کوئی شخص بولا"

(اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۳۱ء)

مولوی محمد علی صاحب یقیناً اس امر سے انکار نہیں کر سکتے کہ اگر پردہ نشین خاتون پر جاسوسی کا الزام لگانا ناپاک فعل ہے جو کمینگی کی حد میں آتا ہے تو پردہ نشین خواتین کی عصمت و عفت پر حرف دھرنا یقیناً بدترین قسم کی کمینگی ہے۔ مگر کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہ لوگ جن کے امیر ہونے کا مولوی صاحب کو دعویٰ ہے ان پست فطرت اور بد باطن لوگوں کی حمیمیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خاندان کی مقدس و مطہر خواتین پر طرح طرح کے ناپاک کمینہ بہتان باندھے اور ناپاک حملے کئے نہ صرف بالواسطہ بلکہ براہ راست امداد کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ خود مولوی (محمد علی) صاحب ان کو صلاح و مشورے دیتے رہے۔

بالقابہ کی خدمت میں بھیجے اور اردو انگریزی اخبارات میں بھی شایع کرے تاکہ غیر مبایعین (لاہوری جماعت) نے جو جماعت احمدیہ کا قائم مقام ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس کی پرزور تردید کی جاسکے۔ اس پر غیر مبایعین نے اپنی غلط بیانی اور دعوے ہی کا راز افشا ہوتا دیکھ کر ... کے پیغام صلح میں لکھ دیا۔

ہم نے کب کہا تھا کہ ہماری انجمن محمودی خیالات کی ترجمان ہے۔

(منہاج فضل قادیان جلد ... مورخہ ...)

## (۳۰) گورنمنٹ کی جاسوسی

پچھلے دنوں غیر مبایعین (لاہوری جماعت) نے ارگن پیغام صلح میں ان کے چھوٹے بڑوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف یہ موذیانہ پروپیگنڈا کر رکھا تھا کہ جماعت قادیان گورنمنٹ کی جاسوس ہے۔ اور کانفرنس پر لگی ہوئی ہے۔ اس بے بنیاد اتہام کے متعلق ہماری طرف سے نہایت کھلے اور واضح الفاظ میں چیلنج دیا گیا۔ اور بار بار ثبوت طلب کیا گیا۔ مگر وہ کوئی بات پیش نہ کر سکے اور پیش کرتے بھی کیا جب کہ سوائے جھوٹ کے ان کے پاس کچھ ہے ہی نہیں۔

اس افترا پردازی سے دراصل ان کی غرض یہ تھی کہ جن افعال کے وہ خود مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹا کر دوسری طرف پھیر دیں اور خود اپنے کارہائے خاص کے صلہ میں حکومت کے انعام واکرام سے مستفید ہوتے رہیں۔ لیکن انھیں یاد رکھنا چاہیے چوری اور اس پر سینہ زوری زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی اور اب کسی کے لئے یہ سمجھنے میں کچھ بھی مشکل باقی نہیں رہی کہ جماعت احمدیہ پر جاسوسی اور گورنمنٹ کے لئے کارخاص کا الزام لگانے والے دراصل خود ان افعال کے مرتکب ہیں اور آج جن (۳۱) مربع زمین کو وہ تبرے فخر کے ساتھ اپنی انجمن کی جائداد قرار دے رہے ہیں وہ کارہائے خاص کا ادنیٰ صلہ ہے۔

کیا عجیب بات نہیں کہ بقول غیر مبایعین گورنمنٹ کے لئے کارخاص اور جاسوسی

# (۳۴) آپس کی باتیں (ج)

فاروق جناب خلیفہ قادیان کے ایک خاص مرید کا اخبار ہے۔ جناب خلیفہ صاحب کئی مرتبہ اس کی خدمات کے پیش نظر اس کی توسیع اشاعت کی تحریک فرما چکے ہیں۔ سوقیانہ تحریریں شائع کرنے اور گالیاں دینے کے لحاظ سے اس اخبار کو قادیانی پریس میں بہت اونچا درجہ حاصل ہے۔ جماعت لاہور اور اس کے اکابر کو گالیاں دینا اس اخبار کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ اس کی ۲۸۔ فروری ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ہمارے خلاف چند مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان میں بے شمار گالیاں دی گئی ہیں۔ جن میں سے چند بطور نمونہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔ (اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۔ مارچ ۱۹۳۵ء) (۱) لاہوری اصحاب الفیل (۲) اہل پیغام کی بددیانہ قلابازیاں (۳) ظلمت کے فرزند اور زہریلے سانپ (۴) لاہوری اصحاب الاخدود (۵) خباثت اور شرارت اور رذالت کا مظاہرہ (۶) دشمنان سلسلہ کی بھڑکی ہوئی آگ میں یہ پیغامی (لاہوری فریق) عباد الدنیار وقود النار بن گئے (۷) نہایت ہی کمینہ سے کمینہ اور رذیل سے رزیل فطرت والا اور احمق سے احمق انسان (۸) اصحاب اخدود پیامی (۹) دو غلے اور پیچھے دروں۔ بیچے بدوں مقاتد۔ (۱۰) بدلگام پیغامیو (۱۱) حرکات دینہ اور افعال شنیعہ (۱۲) محسن کشانہ اور غدارانہ اور نمک حرامانہ حرکات (۱۳) دو منہ سانپ کی کھوپری کچلنے (۱۴) تم نے اپنے فریب کارانہ پوسٹروں...... ایک ایجنٹ اور اشتعال کا زور لگالیا (۱۵) فوراً کپڑے پھاڑ کر بالکل عریانی پر کمر باندھلی (۱۶) ایسی کھجلی اٹھی تھی۔ (۱۷) رذیل اور احمقانہ فعل (۱۸) کبوتر نا جانور (۱۹) احمد یہ بلڈنگ (لاہوری جماعت کے مرکز) کے ؟ کرمک (۲۰) اے سرتسے بہتر بد سے بکوست (۲۱) اے بدلگام تہذیب و شانت کے اجارہ دار پیامیو (فریق لاہور) (۲۲) برخوردار پیامیو (۲۳) جیسا منہ ویسی چپیڑ (۲۴) کرئی آلو۔ ترکاری یا لسن پیاز بیچنے بیٹھنے والا بھیرہ (۲۵) جھوٹ بول کر اور دھوکے دے کر اور فریب کارانہ بھگا رہا ہو کر

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴ نمبر ۱۰۷ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۲۷ء)

## (۳۲) ناگفتنی

اے خالمو (لاہوری فریق) تمہارے دل کیوں اس قدر سیاہ اور کیوں اتنے تاریک ہو گئے کہ تم معمولی باتوں میں بھی امتیاز نہیں کر سکتے۔ اے محسن کشو تم کیوں اتنے پتھر دل اور سرد مہر ہو گئے ہو کہ جس انسان کو اپنا ہادی اور راہنما تسلیم کرتے ہو جس سے روحانی زندگی پانے کا دعویٰ رکھتے ہو اس کے دل سے نکلی ہوئی اور قبول شدہ دعاؤں سے پیدا ہونے والے وجود (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) کے متعلق ناگفتنی الفاظ استعمال کرتے ہو۔ قریب ہے کہ اس جفا کاری کے بدلے تم خدا کے عذاب میں مبتلا ہو جاؤ اور جو جھوٹے الزام حضرت مسیح موعود کی پاک اولاد پر لگا رہے ہو۔ وہ تم پر اور تمہاری اولاد پر سچے ہو کر لگیں ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تمہاری اولادوں کی پہلے ہی کیا حالت ہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۲ نمبر ۔۔۔ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۴ء)

## (۳۳) سنڈاس کی بو

خود جناب میاں محمود احمد صاحب نے مسجد میں جمعہ کے روز خطبہ کے اندر ہمیں دوزخ کی جلتی بھڑکتی آگ۔ دنیا کی بدترین قوم۔ اور سنڈاس پر پڑے ہوئے چھلکے کہا۔ یہ الفاظ اس قدر تکلیف دہ ہیں کہ ان کو سن کر ہی سنڈاس کی بو محسوس ہونے لگتی ہے۔

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا خطبہ جمعہ

مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۲۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۳۲ء)
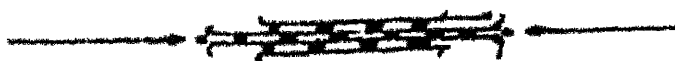
# فصل اٹھارھویں

## دعووں کا داخلی نقشہ

### (۱) ابتدا و انتہا

جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی علمی اور مذہبی زندگی باقاعدہ طور پر ۱۸۸۰ء میں شروع ہوئی جب کہ مرزا صاحب نے اپنی سب سے پہلی مشہور تصنیف "براہین احمدیہ" لکھنی شروع کی۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے اٹھائیس سال کے دوران میں بہت کچھ لکھا جس کا ضروری خلاصہ اس کتاب میں مناسب ترتیب سے پیش کیا گیا۔ لیکن مرزا صاحب کی آخری تصنیف میں بھی براہین احمدیہ حصہ پنجم رہی جو مرزا صاحب کی وفات کے چار ماہ بعد اکتوبر ۱۹۰۸ء میں شایع ہوئی۔

براہین احمدیہ کے پہلے چار حصے مسلسل ۱۸۸۰ء لغایت ۱۸۸۴ء شایع ہو گئے اور پانچواں حصہ تیئیس سال بعد ۱۹۰۵ء میں شایع ہوا پہلے اور چوتھے اور پانچویں حصہ میں مرزا صاحب نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے ان سے مرزا صاحب کے نفسیاتی ارتقاء کا دلچسپ نقشہ پیش نظر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ حصہ اول کی ابتدا میں التماس ضروری کے تحت مرزا صاحب کی تحریک ملاحظہ ہو:

"اب میں اس جگہ بخدمت عالی دیگر امراء اور اکابر کے بھی کہ جن کو اب تک اس کتاب سے کچھ اطلاع نہیں۔ اس قدر گزارش کرنا ضرور سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اگر اشاعت میں اس کتاب کی غرض سے کچھ مدد فرماویں گے قرآن کی ادنیٰ توجہ سے پھیلنا اور شایع ہونا اس کتاب کا جو دلی مقصد اور قلبی تمنا ہے۔

(۲۶) لہسن پیاز اور گوبھی ترکاری کا بھاؤ معلوم ہو جاتا (۲۷) آخرت کی لعنت کا سیاہ داغ ماتھے پر لگے۔ (۲۸) اگر شرم ہو تو دہیں ...... چلو بھر پانی سے کر ڈبکی لگا لو (۲۹) یہ کس قدر دجالیت اور خباثت اور کمینگی (۳۰) علی بابا اور چالیس چور بھی اپنی مٹھی بھر جماعت سے کر بلوں میں سے نکل آئے ہیں (۳۱) بھلا کوئی ان پیغامی ایروں غیروں سے اتنا تو پوچھے (۳۲) سادہ لوح پیغامی نادان دشمن (۳۳) پیغامیو عقل کے ناخن لو (۳۴) نامعقول ترین اور مجہول ترین تجویز (۳۵) سادہ لوح اور احمق (۳۶) اے سادہ لوح یا ابلہ فریب امیر پیغام (۳۷) پیغام بلڈنگ کے اٹھائی ٹولہ (۳۸) احمق اور عقل و شرافت سے عاری اور خالی (۳۹) اہل پیغام (لاہوری فریق) نے جس عیاری اور مکاری اور فریب کاری سے اپنے دجل بھرے پوسٹروں میں۔ (۴۰) چاپلوسی اور پابوسی کا مظاہرہ (۴۱) اہل پیغام کے دو تازہ گندے پوسٹر

(منقول از اخبار فاروق قادیان پیغامی نمبر مورخہ ۲۸۔ فروری ۱۹۳۵ء)

نے پہلے حصوں میں پیش گوئیاں ہیں کیوں کہ براہین احمدیہ کے پہلے حصے عظیم الشان پیش گوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور پنجم حصہ کا عظیم الشان مقصد یہی تھا کہ وہ موعود پیش گوئیاں ظہور میں آجائیں۔"

"براہین احمدیہ کے ہر چہار حصے جو شائع ہو چکے تھے وہ ایسے امور پر مشتمل تھے کہ جب تک وہ امور ظہور میں نہ آجاتے تب تک براہین احمدیہ کے ہر چہار حصے کے دلائل مخفی اور مستور رہتے۔ اور ضرور تھا کہ براہین احمدیہ کا لکھنا اس وقت تک ملتوی رہے جب تک کہ امتداد زمانہ سے وہ سربستہ امور کھل جائیں اور جو دلائل ان حصوں میں درج ہیں وہ ظاہر ہو جائیں کیوں کہ براہین احمدیہ کے ہر چہار حصوں میں جو حصہ اکمل ہو یعنی اس کا انجام جا بجا ذکر ہے۔ جو اس عاجز پر ہوا وہ اس بات کا محتاج تھا جو اس کی تشریح کی جائے اور نیز اس بات کا محتاج تھا کہ جو پیش گوئیاں اس میں درج ہیں ان کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ پس اس لئے خدائے علیم و حکیم نے اس وقت تک براہین احمدیہ کا چھپنا ملتوی رکھا کہ جب تک وہ تمام پیش گوئیاں ظہور میں آگئیں۔"

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ یہ بھید تئیس برس میں کسی پر نہ کھلا اور نہ ہر کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اور اسی دھوکہ میں ابتداءً لوگ مرید اور معتقد ہو گئے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"اور یہ الہامات اگر میری طرف سے اس موقع پر ظاہر ہوتے جب کہ علماء مخالف ہو گئے تھے تو وہ لوگ ہزار ہا اعتراض کرتے لیکن وہ ایسے موقع پر شائع کئے گئے جب کہ یہ علماء میرے موافق تھے یہی سبب ہے کہ باوجود اس قدر جوشوں کے ان الہامات پر انھوں نے اعتراض نہیں کیا کیوں کہ وہ ایک دفعہ ان کو قبول کر چکے تھے۔ اور سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیاد انھیں الہامات سے پڑی ہے اور انھیں میں میرا نام خدا نے عیسیٰ رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے یہ خدا کی قدرت ہے کہ انھوں نے قبول کر لیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔

نہایت آسانی سے ظہور میں آجائے گا:

"اے بزرگان و چراغان اسلام آپ سب صاحب خوب جانتے ہوں گے کہ آج کل اشاعت دلائل حقیقت اسلام کی نہایت ضرورت ہے . . . . . . . جس قدر ان دنوں لوگوں کے عقائد میں برائی در بھی ہو رہی ہے اور خیالات اکثر طبائع کے حالت خرابی اور ابتری میں پڑے ہوئے ہیں کسی پر پوشیدہ نہ ہوگا۔

"کیا کیا رائیں ہیں جو نکل رہی ہیں۔ یہ کیا ہوائیں ہیں جو چل رہی ہیں۔ کیا کیا بخارات ہیں جو اٹھ رہے ہیں . . . . . . . . . . . اور جو جو فساد طبائع میں واقع ہو رہے ہیں اور جس طرح پر لوگ بباعث اغوا اور اضلال اور وسوسہ اندازوں کے بگڑتے جاتے ہیں آپ پر پوشیدہ نہ ہوگا . . . . . .

. . . . . . . . . پس ایسے وقت میں دلائل حقیقت اسلام کی اشاعت میں بدل مشغول رہنا حقیقت میں اپنی ہی اولاد اور اپنی ہی نسل پر رحم کرنا ہے:

براہین احمدیہ حصہ اول میں مرزا صاحب کے جو خیالات تھے وہ اوپر درج ہوئے گویا مقصد فتنہ کا انسداد تھا یہ کیا معلوم تھا کہ تازہ فتنہ کھڑا ہو جائے گا۔ چنانچہ حصہ چہارم کے ختم تک خیالات نے جو پلٹا کھایا اس کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

## عاقل را اشارہ کافی ست

"بعض صاحبوں نے اس کتاب کو محض خرید و فروخت کا ایک معاملہ سمجھا ہے اور بعض کے سینوں کو خدا نے کھول دیا اور صدق اور ارادت کو ان کے دلوں میں قائم کر دیا ہے لیکن موخر الذکر ہنوز وہی لوگ ہیں کہ جو استطاعت مالی بہت کم رکھتے ہیں۔ اور سنت اللہ اپنے پاک نبیوں سے یہی کچھ رہی ہے کہ اول اول ضعفاء و مساکین ہی رجوع کرتے رہے ہیں:"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم آخری اشتہار بعنوان ہم اور ہماری کتاب)

حصہ پنجم میں منشاء کھل گیا چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ جو براہین احمدیہ کے بقیہ حصہ (پنجم) کے چھاپنے میں تیئیس برس تک التوا رہا یہ التوا بے معنی اور فضول نہ تھا بلکہ اس میں یہ حکمت تھی کہ تا اس وقت تک حصہ پنجم دنیا میں شائع نہ ہو جب تک کہ وہ تمام امور ظاہر ہو جائیں جن کی نسبت براہین احمدیہ

ہے جو آٹھ سال میں ترقی کرتے کرتے نبوت کے انتہائی مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ قادیانی صاحبان بالعموم صرف آخری دو دور پہ زور دیتے ہیں۔ لیکن فی الجملہ پہلا دور بھی بلحاظ تکمیل قابل شمار ہے۔ پہلے دور کے اختتام اور دوسرے کے آغاز کا مرزا صاحب خود یوں اعلان فرماتے ہیں۔

"پھر میں تقریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا جب بارہ برس گزر گئے۔ تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارے میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے"۔

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

تیسرا دور جس میں مرزا صاحب بخیر و خوبی نبی بن جاتے ہیں۔ اس کی تصریح مرزا صاحب کے صاحبزادے میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان یوں فرماتے ہیں:۔

"غرض کہ مذکورہ بالا حوالے سے صاف ثابت ہے کہ تریاق القلوب کی اشاعت تک جو اگست ۱۸۹۹ء سے شروع ہوئی اور اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ختم ہوئی) آپ کا عقیدہ یہی تھا کہ آپ کو حضرت مسیح پر جزوی فضیلت ہے اور آپ کو جو نبی کہا جاتا ہے تو وہ ایک قسم کی جزوی نبوت ہے اور ناقص نبوت لیکن بعد میں جیسا کہ نقل کردہ عبارت کے فقرہ دو اور تین سے ثابت ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ آپ ہر ایک شان میں مسیح سے افضل ہیں اور کسی جزوی نبوت کے پانے والے نہیں بلکہ نبی ہیں۔ ان ایسے نبی جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نبوت ملی پس ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کسی تحریر سے حجت پکڑنا بالکل جائز نہیں ہو سکتا"۔

(القول الفصل ص۲۴ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

بعد کو پتہ چلا کہ ۱۹۰۱ء ہی میں مرزا صاحب کی نبوت کا دور شروع ہو چکا تھا۔ چنانچہ پھر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان تصحیح فرماتے ہیں:۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے عقیدے میں تبدیلی کی ہے اور ۱۹۰۰ء ایک درمیانی عرصہ ہے جو دونوں خیالات کے درمیان برزخ کے طور پہ حد فاصل ہے . . . .

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا صاحب کی کتابوں کے مطالعہ سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ صاحب موصوف نے ایسے ابہام سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے اور بہت سے نیک خیال لوگ اسی طرح بیچ میں پھنس گئے اور بعد کو بیچ سے نکل کر تائب ہوئے۔ اکثر دینداروں مولویوں کو یہی صورت پیش آئی لیکن قدم جم جانے کے بعد مرزا صاحب نے صاف ظاہر فرما دیا کہ۔

"بعض امور اس دعوت میں ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم اُن کو قبول کر سکے اور قوم سے تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کر سکیں کہ بعد آنحضرت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور قیامت تک باقی ہے بلکہ صریح معلوم ہوتا تھا کہ ان کی طرف سے وحی کے دعوے پر تکفیر کا انعام ملے گا: صف۵۴

"میری دعوت کے مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا: صف۵۵

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

غرض کہ ابتدا میں خود مرزا صاحب کو اندیشہ تھا کہ ان کا دعویٰ چل نہ سکے گا۔ اسی خوف سے کچھ عرصے استتار و ابہام سے کام لیا۔ لیکن بتدریج جب کام چل نکلا تو زبان اور قلم بھی چل نکلے اور چلے تو خوب چلے۔ حد کر دی۔ کتابیں شاہد ہیں۔

## (۲) تین دور

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی علمی اور مذہبی زندگی کے تین نمایاں دور نظر آتے ہیں۔ پہلا دور وہ امت محمدی کے مبلغ کی حیثیت سے ۱۸۸۰ء میں شروع کرتے ہیں جب کہ براہین احمدیہ کے سلسلہ میں وہ اپنی دینی خدمت گذاری کا اعلان کرتے ہیں لیکن خیالات میں ترقی کرتے کرتے دس سال کے بعد ۱۸۹۱ء میں وہ مسیح موعود ہونے کا باضابطہ اعلان کرتے ہیں اور یہاں سے دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ اسی طرح مزید ترقی کرتے کرتے دس سال بعد ۱۹۰۱ء میں وہ باقاعدہ نبی مکمل تبعہ کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور یہاں سے تیسرا دور شروع ہوتا

تیسرے مقام پر فضائل کا کیا کہنا۔ اولیاء تو کجا انبیاء بھی نظر میں نہیں آتے ہیں اور
خاص کر عیسیٰ علیہ السلام جو مد مقابل واقع ہوئے ہیں۔ بے حقیقت قرار پاتے ہیں خود نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم پر مرزا صاحب اول نمبر کی فضیلت پاتے ہیں۔ پھر بذات خود قرآنی بشارت اسمہ احمد کے
حقیقی مصداق بن جاتے ہیں اور اکثر عظیم الشان قرآنی بشارات کو خاص اپنے سے منسوب بتلاتے ہیں
غرض عجب فضیلت جتاتے ہیں۔ بے لگام گھوڑا دوڑاتے ہیں۔ ذیل میں مزید تفصیلات ملاحظہ ہوں۔

## (۳) کتابوں کا مطالعہ

ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا
میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیے کیونکہ
وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوے۔ اکثر حصہ
وقت کا قرآن شریف کے تدبر اور تفسیروں اور حدیثوں کے دیکھنے میں صرف ہوتا تھا۔

(کتاب البریہ ص۱۵۱ و ص۱۶۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۴) کتابوں کا ڈھیر

بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے
کہ والد صاحب (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کا دستور تھا کہ سارا دن الگ بیٹھے پڑھتے رہتے
تھے اور ارد گرد کتابوں کا ایک ڈھیر لگا رہتا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۱۹۱ مرتبہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ ساکن کاہلواں نے کہ میں بڑے مرزا صاحب (مرزا غلام احمد
قادیانی صاحب کے والد) کے پاس بہت آیا جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا صاحب نے کہا کہ جاؤ
غلام احمد کو بلا لاؤ۔ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے اس کا منشاء ہو تو کسی اچھے عہدہ پر نوکر کرا دوں
جھنڈا سنگھ کہتا تھا کہ میں مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اس کے
اندر بیٹھے ہوئے کچھ مطالعہ کر رہے تھے میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچا دیا۔ مرزا صاحب آئے

پس یہ ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء کے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے:

(حقیقۃ النبوۃ ص۱۲۱ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

حاصل کلام یہ کہ مرزا صاحب کی مذہبی زندگی کے تین مستقل دور ہیں۔ پہلے دور میں مجدد و اسلام و مبلغ دین اور مسلمان۔ دوسرے میں مہدی معہود اور مسیح موعود اور تیسرے میں کھلم کھلا نبی اور رسول اللہ۔ تاہم مرزا صاحب کی تحریرات میں ادوار کی پوری پابندی نہیں رہتی۔ بلکہ ایک دور میں دوسرے دور کی باتیں بھی قلم سے نکل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ کہیں کہیں دور سوم میں دور اول کی باتیں نظر آتی ہیں۔ غرض کہ مرزا صاحب کے اقوال میں ترتیب زمانی کا کوئی کامل لزوم نہیں ہے۔ اور یہ دشوار بھی تھا مختلف مراتب پیش آتے تھے اور بات موقع کے مطابق کہی جاتی تھی۔ تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ہر دور کی تحریرات کا عام رجحان وہی ہے جو اس دور کے مناسب ہے اس لئے جیسا کہ قادیانی صاحبان بالخصوص لاہوری جماعت کا دستور ہے۔ دو چار منتشر حوالے پیش کرنے سے کسی دور کے عام رجحان اور مجموعی ترجیح کا بطلان نہیں ہو سکتا۔

واضح ہو کہ پہلے دور سے دوسرے دور تک مرزا صاحب کو صرف چار منازل پیش آئے یعنی اول حضرت مسیح سے ایک فطری مناسبت محسوس ہوئی۔ اس کے بعد مرزا صاحب مثیل مسیح بنے پھر مریم بنے۔ پھر ابن مریم بن کر مسیح موعود ہو گئے۔ لیکن تیسرے دور تک پہنچنے میں بہت مراحل طے کرنے پڑے۔ یعنی ولایت۔ مجددیت۔ محدثیت۔ لغوی نبوت۔ اعزازی نبوت۔ اصطلاحی نبوت۔ جزوی نبوت۔ ظلی نبوت۔ بروزی نبوت۔ امتی نبوت۔ بالآخر خالص نبوت کہ اس کی وحی قرآن کریم کے مساوی اور ہم پلہ قرار پائے پھر کامل نبوت کہ اس کے بغیر نبوت محمدی ناقص رہ جائے اور لازمی نبوت کہ انکار یا تردد سے ہر مسلمان کافر بن جائے بلکہ تمام ناواقف اور بے خبر مسلمان بھی اس کی برکت سے خود بخود کافر ہو جائیں۔ ختم نبوت کی کیسی انوکھی تفسیر اور ارتقاء نبوت کی کیسی صاف تصویر ہے۔

اور تائید دین حق میں دلی گرمی کا اظہار فرمائے تو بلاشائبہ ریب اس کو تائید میں خیال کرتا ہوں۔ جزاکم اللہ نعم الجزاء

ماسوا اس کے اگر اب تک کچھ مال واسطے اعانت آپ نے تجویز کیا ہو یا طبع عالی سے تجویز فرمایئے ہوں تو وہ بھی مرحمت فرمادیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مکتوب بنام مولوی چراغ علی صاحب مرحوم منقول از سیر المصنفین مولفہ محمد یحیٰی صاحب)

آپ کے مضمون اثبات نبوت کی اب تک میں نے انتظار کی پر اب تک نہ کوئی عنایت نامہ اور نہ کوئی مضمون پہنچا۔ اس لئے آج مکرر تکلیف دیتا ہوں کہ براہ عنایت بزرگانہ بہت جلد مضمون اثبات حقانیت فرقان مجید تیار کرکے میرے پاس بھیج دیں اور میں نے ایک کتاب جو دس حصے پر مشتمل ہے تصنیف کی ہے اور نام اس کا براہین احمدیہ علیٰ حقانیت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ رکھا ہے اور صلاح یہ ہے کہ آپ کے فوائد جمیع اس میں درج کروں اور اپنے محقر کلام کو اس سے زیب و زینت بخشوں۔ سو اس امر میں آپ توقف نہ فرمائیں اور جہاں تک جلد ہو سکے مجھ کو مضمون مبارک اپنے سے ممنون فرماویں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مکتوب بنام مولوی چراغ علی صاحب مرحوم منقول از سیر المصنفین مولفہ محمد یحیٰی صاحب)

## (۲) پہلا سودا

اخوان دین و برادران مومنین غیرت شعار و حامیان دین اسلام و متبعین سنت خیر الانام پر روشن ہو کہ اس خاکسار نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن و صداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ نہ بن پڑے اور اس کے جواب میں قلم اٹھانے کی کسی کو جرأت نہ ہو سکے۔۔۔۔۔

پہلے ہم نے اس کتاب کا ایک حصہ پندرہ جزو میں تصنیف کیا بغرض تکمیل تمام ضروری امور کے حصے اور زیادہ کر دیئے جن کے سبب سے تعداد کتاب ڈیڑھ سو جزو ہو گئی ہر ایک حصہ اس کا ایک ایک ہزار نسخہ چھپے تو جو دو سو روپے صرف ہوتے ہیں۔ پس کل حصص کتاب نو سو چالیس روپیہ سے کم میں چھپ نہیں سکتے۔

اور جواب دیا میں تو ذکر ہو گیا ہوں۔ بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ اچھا کیا واقعی ذکر ہو گئے ہو؟ مرزا صاحب نے کہا۔ ہاں ذکر ہو گیا ہوں۔ اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا اچھا اگر ذکر ہو گئے ہو تو خیر ہے

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۔۔ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۵) انٹروڈکشن

خاکسار عرض کرتا ہے کہ گو براہین احمدیہ کی تالیف اور اس کے متعلق مواد جمع کرنے کا کام پہلے سے ہو رہا تھا۔ مگر براہین احمدیہ کی اصل تصنیف اور اس کی اشاعت کی تجویز ۱۸۷۹ء سے شروع ہوئی۔ اور آخری حصہ چہارم ۱۸۸۴ء میں شائع ہوا۔ براہین کی تصنیف سے پہلے حضرت مسیح موعود ایک گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور گوشہ نشینی میں درویشانہ حالت تھی۔ گو براہین سے قبل بعض اخباروں میں مضامین شائع کرنے کا سلسلہ آپ نے شروع فرما دیا تھا اور اس قسم کے اشتہارات سے آپ کا نام ایک گونہ پبلک میں بھی آگیا تھا۔ مگر بہت کم۔ ہاں اپنے ملنے والوں میں آپ کی تبلیغ و تعلیم کا دائرہ عالم شباب سے ہی شروع نظر آتا ہے ۔۔۔۔۔۔ پبلک میں آپ نے تصنیف براہین سے صرف کچھ قبل یعنی ۱۸۷۸ء و ۱۸۷۹ء میں آنا شروع کیا۔ اور مضامین شائع کرنے شروع فرمائے۔ اور تبلیغی خطوط کا دائرہ بھی وسیع کیا۔ مگر دراصل مستقل طور پر براہین احمدیہ کے اشتہار نے ہی سب سے پہلے آپ کو پبلک کے سامنے کھڑا کیا۔ اور اس طرح علم دوست اور مذہبی امور سے لگاؤ رکھنے والے طبقہ میں آپ کا انٹروڈکشن ہوا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۔۔ مؤلفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۶) علمی امداد

آپ کا افتخار نامہ محبت آمود عز ورود لایا۔ اگرچہ مجھ کو پہلے سے بہ نیت الزام خصم اجماع براہین قطعیہ و اثبات نبوت و حقیقت قرآن شریف میں ایک عرصہ سے سرگرمی تھی۔ مگر جناب کا ارشاد موجب گرم جوشی و باعث اشتعال شعلہ حمیت اسلام ہوا۔ اور موجب تقویت روح و تشجیع حوصلہ خیال کیا گیا کہ جب آپ سا اولوالعزم صاحب فضیلت دینی و دنیوی دل سے حامی ہو

اور بعض نے سخت و درشت لفظ بھی لکھے کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریوں پر کیوں ترجیح دی۔ لیکن ظاہر ہے کہ جس سلطنت کو اپنی شائستگی اور حسن انتظام کی رو سے ترجیح ہو اس کو کیوں کر چھپا سکتے ہیں...... سو اس عاجز نے جس قدر حصہ سوم کے پرچہ مشمولہ میں انگریزی گورنمنٹ کا شکر ادا کیا وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہیں کیا بلکہ قرآن شریف اور احادیث نبوی کی ان بزرگ تاکیدوں نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہیں مجھ کو اس شکر ادا کرنے پر مجبور کیا۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ براہین احمدیہ حصہ چہارم ۱۸۸۴ء)

ابتدا میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی اس وقت اس کی کوئی اور صورت تھی۔ پھر بعد اس کے قدرت الٰہیہ کی ناگہانی تجلی نے اس احقر عباد کو موسیٰ کی طرح ایک ایسے عالم سے خبر دی جس سے پہلے خبر نہ تھی۔ یعنی یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شب تاریک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پردۂ غیب سے "انی انا ربک" کی آواز آئی اور ایسے اسرار ظاہر ہوئے کہ جن تک عقل اور خیال کی رسائی نہ تھی۔ سو اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے اور کچھ معلوم نہیں کہ کس انداز سے اور مقدار تک اس کو پہنچانے کا ارادہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر اس نے جلد چہارم تک انوار حقیقت اسلام کے ظاہر کئے ہیں یہ بھی اتمام حجت کے لئے کافی ہیں........... اس جگہ ان نیک دل ایمان داروں کا شکر کرنا لازم ہے جنہوں نے اس کتاب کے طبع ہونے کے لئے کچھ مدد دی۔ خداتعالیٰ ان سب پر رحم کرے........ بعض صاحبوں نے اس کتاب کو محض خرید و فروخت کا ایک معاملہ سمجھ لیا ہے اور بعض کے سینوں کو خدا نے کھول دیا اور صدق اور ارادت کو ان کے دلوں میں قائم کر دیا ہے۔ لیکن مؤخرالذکر ہنوز وہی لوگ ہیں کہ جو استطاعت مالی کم رکھتے ہیں۔ اور سنت اللہ اپنے پاک نبیوں سے یہی رہی ہے کہ اول اول ضعفاء اور مساکین ہی رجوع کرتے رہے ہیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مندرجہ

براہین احمدیہ حصہ چہارم آخر سرورق)

دل واضح سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے۔ اور ان لوگوں کو جو راہ راست سے بے خبر ہیں صراط مستقیم دکھا دے۔ اسی غرض سے کتاب براہین احمدیہ تالیف پائی ہے جس کی (۳۷) جز چھپ کر شائع ہو چکی ہیں اور اس کا خلاصہ مطلب اشتہار ہمراہی خط ہذا میں مندرج ہے لیکن چونکہ پوری کتاب کا شائع ہونا ایک طویل مدت پر موقوف ہے اس لئے قرار پایا کہ بالفعل بغرض اتمام حجت یہ خط مع اشتہار انگریزی شائع کیا جائے ...... بالآخر یہ عاجز حضرت خداوند کریم جل شانہ کا شکر ادا کرتا ہے کہ جس نے اپنے سچے دین کے براہین ہم پر ظاہر کئے۔ اور پھر ان کی اشاعت کے لئے ایک آزاد سلطنت کی حمایت میں جو گورنمنٹ انگلشیہ ہے ہم کو جگہ دی۔ اس گورنمنٹ کا بھی حق شناسی کی رو سے یہ عاجز شکر ادا کرتا ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۳ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں۔ اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت و مشابہت ہے اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل صلے اللہ علیہ وسلم ان بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و برکت اور اس کے برخلاف چلنا موجب بعد و حرمان ہے یہ سب ثبوت کتاب براہین احمدیہ کے پڑھنے سے کہ جو منجملہ تین سو (۳۰۰) جزو کے قریب (۳۷) جزو کے چھپ چکی ہے ظاہر ہوتے ہیں اور طالب حق کے لئے خود مصنف پوری پوری تسلی و تشفی کرنے کو ہر وقت مستعد حاضر ہے ...... اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش ...... بالخصوص قوم انگریز جنہوں نے اس آفتاب صداقت سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی۔ اور جس کی شائستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا کہ ہم ان کی دنیا و دین کے لئے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۵ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ بعض صاحبوں نے مسلمانوں میں سے اسی مضمون کی بابت کہ جو حصہ سوم کے ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے شکر کے بارے میں شامل ہے اعتراض کیا اور بعض نے خطوط بھی بھیجے

زباں درازی چھوڑ دو اور اگر خدا کا کچھ خوف ہے اور نجات کی کچھ خواہش ہے تو ایمان لاؤ۔ اب یہ مقدمہ ختم ہو گیا۔ اور جس قدر ہم نے ابتدائی مطالب لکھنے تھے سب لکھ چکے۔ بعد اس کے اصل مطلب کتاب کا شروع ہو گا۔ اور دلائل حقیت قرآن شریف اور صدق نبوت آنحضرت کی بسط اور تفصیل سے بیان کی جائیں گی۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۶)

(۳) حصہ سوم صفحہ ۱۳۶ تا صفحہ ۲۴۸

(۱) پہلی فصل

ان براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقیت اور افضلیت پر بیرونی اور اندرونی شہادتیں ہیں۔

قبل از تحریر براہین فصل ہذا چند ایسے امور کا بطور تمہید بیان کرنا ضروری ہے جو دلائل آیت کے اکثر مطالب دریافت کرنے اور ان کی کیفیت اور ماہیت سمجھنے کے لئے بکار آمد ہیں۔ چنانچہ ذیل میں وہ سب تمہیدیں لکھی جاتی ہیں۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۹)

(۱) تمہید اول صفحہ ۱۳۹

(۲) تمہید دوم صفحہ ۱۳۹ تا صفحہ ۱۴۵

(۳) تمہید سوم مع حاشیہ و حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۱۴۵ تا صفحہ ۲۴۸

(۴) حصہ چہارم صفحہ ۲۴۹ تا صفحہ ۵۹۲

(۱) (۱) تمہید سوم (مسلسل) مع حاشیہ و حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۲۴۹ تا صفحہ ۳۸۱

(۲) تمہید چہارم مع حاشیہ و حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۳۸۱ تا صفحہ ۴۲۵

(۳) تمہید پنجم مع حاشیہ و حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۴۲۵ تا صفحہ ۴۳۶

(۴) تمہید ششم مع حاشیہ و حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۴۳۶ تا صفحہ ۴۳۹

(۵) تمہید ہفتم مع حاشیہ و حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۴۳۸ تا صفحہ ۴۴۸

(۶) تمہید ہشتم مع حاشیہ و حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۴۴۹ تا صفحہ ۵۱۲

اس خداوند عالم کا کیا کیا شکر ادا کیا جائے کہ جس نے اول مجھ ناچیز کو محض اپنے فضل وکرم اور عنایت غیبی سے اس کتاب کی تالیف اور تصنیف کی توفیق بخشی۔ پھر اس تصنیف کے شائع کرنے اور پھیلانے اور چھپوانے کے لئے اسلام کے عمائد اور بزرگوں اور اکابر اور امیروں اور دیگر بھائیوں مومنوں اور مسلمانوں کو شائق اور راغب اور متوجہ کر دیا پس اس جگہ ان تمام حضرات معاونین کا شکر کرنا بھی واجبات سے ہے کہ جن کی کریمانہ توجہات سے میرے مقاصد دینی ضائع ہونے سے سلامت رہے اور میری محنتیں برباد جانے سے بچ رہیں۔ میں ان صاحبوں کی اعانتوں سے ایسا ممنون ہوں کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ جن سے میں ان کا شکر ادا کر سکوں بالخصوص جب میں دیکھتا ہوں کہ بعض صاحبوں نے اس کار خیر کی تائید میں بڑھ بڑھ کے قدم رکھے ہیں۔ اور بعض زائداً اعانتوں کے لئے اور بھی مواعید فرمائے ہیں۔ تو میری ممنونی اور احسان مندی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

(التماس ضروری از مؤلف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ براہین احمدیہ مجموعہ ہر چہار حصہ ص۱ ابتداء)

## (۸) براہین احمدیہ میں ترتیب مضامین

(۱) حصہ اول ص۱ تا ص۹۲

(ا) دیباچہ و نظم وغیرہ ص۱ تا ص۱۴

(ب) اشتہار مع ... ص۱۵ تا ص۵۲

(ج) مرزا صاحب کے حالات ص۵۳ تا ص۹۲
از معراج الدین عمر قادیانی } (۱ تا ش)

(۲) حصہ دوم ص۹۳ تا ص۱۳۶

(ا) مقدمہ

صاحبو! اگر آپ لوگوں کے نزدیک انصاف بھی کچھ چیز ہے اور عقل بھی کوئی شے قابل لحاظ ہے تو یا تو ایسی دلائل صدق و راستی کی جن پر قرآن شریف مشتمل ہے جن کو ہم فصل اول سے لکھنا شروع کریں گے کسی اپنی کتاب سے نکال کر دکھا دو۔ اور یا جب اور شرم کی صفت کو عمل میں لا کر

قریب اس مدت میں میں نے کئی کتابیں تالیف کیں جن میں سے بعض بڑے بڑے حجم کی تھیں لیکن اس کتاب کی تکمیل کے لئے توجہ پیدا نہ ہوئی اور کئی مرتبہ دل میں یہ درد پیدا بھی ہوا کہ براہین احمدیہ کے ملتوی رہنے پر ایک زمانہ دراز گزر گیا۔ مگر باوجود کوشش بلیغ اور باوجود اس کے کہ خریداروں کی طرف سے بھی کتاب کے مطالبہ کے لئے سخت الحاح ہوا۔ اور اس مدت مدید اور اس قدر زمانہ التوا میں مخالفوں کی طرف سے بھی وہ اعتراض مجھ پر ہوئے کہ جو بدظنی و بدزبانی کے گند سے حد سے زیادہ آلودہ تھے اور بوجہ امتداد مدت درحقیقت وہ دلوں میں پیدا ہو سکتے تھے۔ مگر پھر بھی قضاء و قدر کے مصالح نے مجھے یہ توفیق نہ دی کہ میں اس کتاب کو پورا کر سکتا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱)

میں نے پہلے ارادہ کیا تھا کہ اثبات حقیقت اسلام کے لئے تین سو دلیل براہین احمدیہ میں لکھوں۔ لیکن جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ دو قسم کے دلائل ہزارہا نشانوں کے قائم مقام ہیں۔ پس خدا نے میرے دل کو اس ارادہ سے پھیر دیا۔ اور مذکورہ بالا دلائل لکھنے کے لئے مجھے شرح صدر عنایت کیا۔ . . . . سو میں ان شاء اللہ تعالیٰ یہی دونوں قسم کے دلائل اس کتاب میں لکھ کر اس کتاب کو پورا کروں گا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳)

پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷)

اس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا محض لغو ہے۔ قرآن شریف بھی باوجود کلام الٰہی ہونے کے تیئیس برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خدا تعالیٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈال دی تو اس میں کون سا حرج ہوا۔ اور اگر یہ خیال ہے کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا گیا تھا تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی کے باعث ہوگا۔ کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ اور بعض سے پانچ روپیہ اور بعض سے آٹھ آنے تک

اب ان تمہیدات کے بعد دلائل حقیت قرآن شریف کے لکھے جاتے ہیں۔

(براہین احمدیہ ص۱۱۵)

(ب) باب اول

ان براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقیت اور افضلیت پر بیرونی شہادتیں ہیں متن مع حاشیہ و حاشیہ در حاشیہ ص۵۱۲ تا ص۵۶۲

(اول حصہ اول تا حصہ چہارم ختم)

(۵) حصہ پنجم ص۱ تا ص۱۳۱ و ص۱ تا ص۲۳۱

(ا) براہین احمدیہ ص۱ تا ص۱۳۱

(ب) ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱ تا ص۲۴۳

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ جو براہین احمدیہ کے بقیہ حصہ (پنجم) کے چھپنے میں تئیس برس تک التوا رہا یہ التوا بے معنی اور فضول نہ تھا۔ بلکہ اس میں یہ حکمت تھی کہ تا اس وقت تک پنجم حصہ دنیا میں شائع نہ ہو جب تک کہ وہ تمام امور ظاہر ہو جائیں جن کی نسبت براہین احمدیہ کے پہلے حصوں میں پیش گوئیاں ہیں کیونکہ براہین احمدیہ کے پہلے حصے عظیم الشان پیش گوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور پنجم حصہ کا عظیم الشان مقصد یہی تھا کہ وہ موعودہ پیش گوئیاں ظہور میں آجائیں۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱ مصنفہ مرزا صاحب)

## (۹) حصہ پنجم کا قصہ

بحمد اللہ آخر ایں کتابم
مکمل شد بفضل آں جنابم

امابعد واضح ہو کہ یہ براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ ہے کہ جو اس دیباچہ کے بعد لکھا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت سے ایسا اتفاق ہوا کہ چار حصے اس کتاب کے چھپ کر پھر تخمیناً تئیس برس تک اس کتاب کا چھپنا ملتوی رہا۔ اور عجیب تر یہ کہ اسی کے

ان کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے نہیں اس لئے خدائے حکیم و علیم نے اس وقت تک براہین احمدیہ کا چھپنا ملتوی رکھا کہ جب تک وہ تمام پیشگوئیاں ظہور میں آ گئیں۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

## (۱۰) کتابی کاروبار

چونکہ طبع کتاب ازالہ اوہام حسب معمول سے زیادہ مصارف ہو گئے ہیں اور مالک مطبع اور کاتب کا حساب بیباق کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا بخدمت جمیع مخلص دوستوں کے التماس ہے کہ حتی الوسع اس کتاب کی خریداری سے بہت جلد مدد دیں۔ جو صاحب چند نسخے خرید سکتے ہیں وہ بجائے ایک کے اسی قدر نسخے خرید لیں جس قدر ان کو خریدنے کی خدا داد مقدرت حاصل ہے اور اس جگہ اخویم مکرم مولوی حکیم نورالدین صاحب معالج ریاست جموں کی نئی امداد جو انہوں نے کی زیادہ اس وقت بھیجی قابل اظہار ہے خدا تعالے ان کو جزائے خیر بخشے۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۔۔ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

ہمارے پاس کچھ جلدیں رسالہ فتح اسلام و توضیح مرام موجود ہیں جن کی قیمت ایک روپیہ (عہ) ہے اور کچھ جلدیں کتاب ازالہ اوہام موجود ہیں جن کی قیمت فی جلد تین روپیہ (عہ) ہے۔ محصول ڈاک علاوہ ہے جو صاحب خریدنا چاہیں منگوا لیں پتہ یہ ہے۔ قادیان ضلع گورداسپور۔ بنام راقم رسالہ ہذا (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) یا اگر چاہیں تو بمقام پٹیالہ میر ناصر نواب صاحب نقشہ نویس دفتر نہر (یعنی مرزا صاحب کے خسرا) سے لے سکتے ہیں۔ اور نیز یہ کتابیں پنجاب پریس سیالکوٹ میں مولوی غلام قادر صاحب فصیح مالک مطبع کے پاس بھی موجود ہیں۔ وہاں سے بھی منگوا سکتے ہیں۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۔۔
مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

قیمت لی گئی ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جن سے دس روپیہ لئے گئے ہوں اور جن سے پچیس روپیہ لئے گئے وہ تو صرف چند ہی آدمی ہیں۔ اور پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل پر جو منطبع ہو کر خریداروں کو دیئے گئے ہیں کچھ بہت نہیں ہے بلکہ عین موزوں ہے۔ اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے لیکن پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق شور و غوغا کا خیال کر کے دو مرتبہ اشتہار دے دیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہیے وہ ہماری کتابیں ہمارے پاس روانہ کر دے اور اپنی قیمت واپس لے لے چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انھوں نے کتابیں واپس کر دیں اور قیمت لے لی اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کر کے بھیجا مگر ہم نے قیمت دے دی۔ کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی ناز برداری کرنا نہیں چاہتے اور ہر ایک وقت قیمت واپس دینے پر تیار ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسے دنی الطبع لوگوں سے خدا نے ہم کو فراغت بخشی

(ایام الصلح ص۱۳۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

الاخر یہ بھی یاد رہے کہ جو براہین احمدیہ کے بقیہ حصہ کے چھاپنے میں تئیس برس تک التوار ہا یہ التوا بے معنی اور فضول نہ تھا بلکہ اس میں یہ حکمت تھی کہ تا اس وقت تک پنجم حصہ دنیا میں شائع نہ ہو جب تک کہ وہ تمام امور ظاہر ہو جائیں جن کی نسبت براہین احمدیہ کے پہلے حصوں میں پیشگوئیاں ہیں کیونکہ براہین احمدیہ کے پہلے حصے عظیم الشان پیش گوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور پنجم حصے کا عظیم الشان مقصد یہی تھا کہ وہ موعود وہ پیش گوئیاں ظہور میں آ جائیں۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

براہین احمدیہ کے ہر چار حصے کہ جو شائع ہو چکے تھے وہ ایسے امور پر مشتمل تھے کہ جب تک وہ امور ظہور میں نہ آ جاتے تب تک براہین احمدیہ کے ہر چار حصے کے دلائل مخفی اور مستور رہتے اور ضرور تھا کہ براہین احمدیہ کا لکھنا اس وقت تک ملتوی رہے جب تک کہ امتداد زمانہ سے وہ سربستہ امور کھل جائیں اور وہ دلائل ان حصوں میں درج ہیں وہ ظاہر ہو جائیں کیونکہ براہین احمدیہ کے ہر چار حصوں میں جو خدا کا کلام یعنی اس کا الہام جا بجا مستور رہا ہے جو اس عاجز پر ہوا۔ وہ اس بات کا محتاج تھا جو اس کی تشریح کی جائے اور نیز اس بات کا محتاج تھا کہ جو پیش گوئیاں اس میں درج ہیں

پنجۂ تقدیر کے نیچے مقہور اور مغلوب بالیقین کرے لیکن اس جگہ یہ عاجز صرف اس قدر کہنا چاہتا ہے ..... کہ اگرچہ علوم لدنیہ اور کشوف صادقہ اور تائیدات خاصۃ اللہ و توجہات جلیلہ صمدیہ غیر فانی کو ذاتی طور پر حاصل نہیں ہو سکتے لیکن بتوسط صحبت شیخ فانی حاصل ہو سکتے ہیں یعنی اگرچہ براہ راست نہیں لیکن سالک اپنے شیخ کامل میں تمام تائیدات سماویہ کو معائنہ و مشاہدہ کرتا ہے پس یہی مشاہدہ اس کے یقین کی کفایت کا موجب ہو جاتا ہے۔ اگر جلدی نہیں تو ایک زمانہ دراز کی صحبت سے ضرور شکوک و شبہات کی تاریکی دل پر سے اٹھ جاتی ہے۔ اسی جہت سے فانیوں کی صحبت کے لئے قرآن شریف میں سخت تاکید ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین یعنی کونوا مع الفانین والصادقون ھم الفانون لا غیرھم۔ اور جو شخص نہ فانی ہے اور نہ فانیوں سے اس کو کچھ تعلق اور محبت ہے وہ شخص ہلاکت میں ہے اور اس کے سوء خاتمہ کا سخت اندیشہ ہے اور اس کے ایمان کا کچھ ٹھکانا نہیں ......

انسان کا کام بغیر صحبت صادقین کے سراسر خام ہے اور بغیر طریق تنا یا صحبت فانیوں کے ایمان کا سلامت لے جانا نہایت مشکل ہے۔ پس سعید وہی ہے جو سب سے پہلے ایمان کی سلامتی کا فکر کرے اور ناحق کے ظاہری جھگڑوں اور بے فائدہ خرخشوں سے دست کش ہو کر اس جماعت کی رفاقت اختیار کرے جن کو خدا نے اپنے در سے عطا کیا ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مضمون محررہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۳ء مندرجہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۲۲ نومبر ۱۸۹۸ء واخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۲۳ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۰ء)

# (۱۴) والد روحانی

سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی (مرزا صاحب) ہے جس نے عیسیٰ ابن مریم کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرتا تب خدائے تعالیٰ خود اس کا متولی ہوا اور تربیت کے کنار میں لیا اور اپنے بندہ کا نام ابن مریم رکھا کیوں کہ اس نے مخلوق میں سے اپنی روحانی والدہ کا تو منہ دیکھا جس کے ذریعہ سے اس نے قالب اسلام کا پایا لیکن حقیقت اسلام کی اس کو بغیر انسانوں کے ذریعہ کے حاصل ہوئی تب وجود

## (۱۱) باہمی تعاون

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) تبلیغ لکھ رہے تھے جو کتاب آئینہ کمالات اسلام میں شامل ہے۔ یہ عربی زبان میں پہلی مستقل کتاب ہے جو آپ نے لکھی تھی۔ اس کا مسودہ لکھ کر آپ حضرت حکیم الامتہ (حکیم نور الدین صاحب) کو بھیج دیا کرتے تھے۔ وہ پڑھ لیں اور پھر حضرت مولوی عبدالکریم کو فارسی ترجمہ کے لئے بھیج دیا جاتا تھا

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ۵ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء)

نیز مولوی صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ حضرت (مرزا صاحب) عربی کتابوں کی کاپیاں اور پروف حضرت خلیفۂ اول (نور الدین صاحب) اور مولوی محمد احسن صاحب کے پاس بھی بھیجا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر کسی جگہ اصلاح ہو سکے تو کر دیں۔ حضرت خلیفۂ اول تو پڑھ کر اسی طرح واپس فرما دیتے تھے۔ لیکن مولوی محمد احسن صاحب بڑی محنت کرکے اس میں بعض جگہ اصلاح کے طریق پر لفظ بدل دیتے تھے۔ مولوی شیر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ایک وقت فرمایا کہ مولوی محمد احسن صاحب اپنی طرف سے تو اصلاح کرتے ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ میرا لکھا ہوا لفظ زیادہ برمحل اور فصیح ہوتا ہے اور مولوی صاحب کا کمزور ہوتا ہے لیکن میں کہیں کہیں ان کا لکھا ہوا لفظ بھی رہنے دیتا ہوں۔ اُن کی دل شکنی نہ ہو کر ان کے لکھے ہوئے سب الفاظ کاٹ دیئے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۲) شیخ فانی

حضرت مخدومنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اس مقام میں یہ تعلیم فرماتے ہیں کہ سالک میں حقیقت فنا کی تب محقق ہوتی ہے اور تب ہی وہ اس لائق ہوتا ہے کہ مورد معارف اللہ جل شانہ ہو جب تین طور کا انقطاع حاصل ہو جائے اول انقطاع خلق اللہ سے۔ اور وہ اس طرح پر حاصل ہوتا ہے کہ حکم الٰہی کو جو قضا و قدر ہے تمام مخلوقات پر نافذ سمجھے اور ہر ایک بندے کو

روحانی پاکر خدائے تعالے کی طرف اٹھایا گیا۔ کیونکہ خدائے تعالے نے اپنے ماسوائے اس کو موت دے کر اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور پھر ایمان اور عرفان کے ذخیرہ کے ساتھ خلق اللہ کی طرف نازل کیا سو وہ ایمان اور عرفان کا ذخیرہ اسے تحفہ ملا اور زمین جو سنسان پڑی تھی اور تاریک تھی اس سے روشن اور آباد کرنے کی فکر میں لگ گیا پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تم رسمی سلاسل اربعہ قادریہ چشتیہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ میں سے کسی سلسلے میں یہ داخل ہے۔ پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۵۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۱۴) چلہ کشی (ج)

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت (مرزا) صاحب نے ۱۸۸۴ء میں ارادہ فرمایا تھا کہ قادیان سے باہر جا کر کہیں چلہ کشی فرمائیں گے اور ہندوستان کی سیر بھی کریں گے۔ چنانچہ آپ نے ارادہ فرمایا کہ سوجان پور ضلع گورداسپور میں جا کر خلوت میں رہیں ...... پھر حضور کو سوجان پور کے متعلق الہام ہوا کہ تمہاری عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی چنانچہ آپ نے سوجان پور جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور ہوشیارپور جانے کا ارادہ کر لیا جب آپ ماہ جنوری ۱۸۸۶ء میں ہوشیارپور جانے لگے تو مجھے خط لکھ کر حضور نے قادیان بلا لیا اور شیخ مہر علی رئیس ہوشیارپور کو خط لکھا کہ میں دو ماہ کے واسطے ہوشیارپور آنا چاہتا ہوں کسی ایسے مکان کا انتظام کر دیں جو شہر کے ایک کنارہ پر ہو اور اس میں بالا خانہ بھی ہو شیخ مہر علی نے اپنا ایک مکان جو طویلہ کے نام سے مشہور تھا خالی کروا دیا حضور بہلی میں بیٹھ کر دریا بیاس کے رستہ تشریف لے گئے۔ میں اور حامد علی اور فتح خاں ساتھ تھے میاں عبداللہ صاحب کہتے تھے کہ فتح خاں ...... حضور (مرزا صاحب) کا بڑا معتقد تھا۔ مگر بعد میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے اثر کے نیچے مرتد ہو گیا۔ ......

دوسرے دن ہوشیارپور پہنچے۔ وہاں جاتے ہی حضرت صاحب نے طویلہ کے بالا خانہ میں قیام فرمایا ...... اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے بذریعہ دستی اشتہارات اعلان کر دیا کہ چالیس دن تک مجھے

بہت شوق تھا۔ سو شکر ہے کہ اس جانب سے زیارت ہو گئی

اس کے بعد حضرت صاحب مع خدام واپس تشریف لے گئے اور ایک چٹھی ڈپٹی کمشنر کے نام لکھوائی جس میں اپنے خاندانی حالات اور اپنی تعلیم وغیرہ کا ذکر فرمایا اور بعض خاندانی چٹھیات کی نقل بھی ساتھ لگا دی۔ اس چٹھی کا غلام قادر صاحب نے انگریزی میں ترجمہ کیا اور پھر اسے ڈپٹی کمشنر کے نام ارسال کر دیا۔ وہاں سے جواب آیا کہ آپ کے لئے کوئی ایسا حکم نہیں ہے۔ آپ بے شک لدھیانہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔ جس پر لوگوں نے یہ مشہور کر دیا کہ غلام قادر نے جاکر بڑا شور برپا کیا کہ سب مجھے تو نکال دیا گیا اور مرزا صاحب کو اجازت دی گئی ہے۔ کسی حاکم کے پاس اس کی شنوائی نہیں ہوئی اس کے بعد ... حضرت صاحب ... مرزا صاحب کا خاندانی تھا جادو تھا کہ ڈپٹی کمشنر اس کو دیکھتے ہی موم ہو گیا ... حضرت صاحب خاندانی چٹھیات بھی ہر وقت سفر و حضر میں ساتھ رکھتے تھے جو بعض وقت ... یہ وہی چٹھیات ہیں جو عام طور پر حضرت مرزا صاحب کی تحریرات میں نقل ہیں یہ در اصل انگریزی حکام کی ... خوشنودی ہیں جو وفاداری اور خدمت گذاری کے صلے میں آپ کے والد ... گورنمنٹ ...

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ... مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۸) دعووں کا سلسلہ

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یوں تو الہامات کا سلسلہ بہت پہلے سے شروع ہو چکا تھا لیکن وہ الہام جس میں آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے صریح طور پر مامور کیا گیا۔ مارچ ۱۸۸۲ء میں ہوا۔ جب کہ آپ براہین احمدیہ حصہ سوم تصنیف فرما رہے تھے (دیکھو براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۳۸) لیکن اس وقت آپ نے سلسلہ بیعت شروع نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کے لئے مزید حکم تک توقف کیا۔ چنانچہ جب فرمان الٰہی نازل ہوا تو آپ نے بیعت کے لئے دسمبر ۱۸۸۸ء میں اعلان فرمایا۔ اور بذریعہ اشتہار لوگوں کو دعوت دی اور شروع ۱۸۸۹ء میں بیعت لینا شروع فرما دی۔ لیکن اس وقت تک بھی آپ کو صرف مجدد و مامور ہونے کا دعویٰ تھا اور گو شروع دعوئے ماموریت سے ہی آپ کے الہامات میں آپ کے مسیح موعود ہونے کی طرف صریح

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص[illegible] مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۶) زلزلۂ عظیم

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضور نے خدا کے اس حکم کے مطابق جو اس سے قریباً دس ماہ پہلے ہو چکا تھا۔ سلسلۂ بیعت کا اعلان فرمایا اور سب سے پہلے شروع ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ میں بیعت لی مگر اس وقت تک بھی مسلمانوں کا عام طور پر حضرت مسیح موعود کی ذات کے متعلق خیال عموماً بہت اچھا تھا۔ اور اکثر لوگ آپ کو ایک بے نظیر خادم اسلام سمجھتے تھے۔ صرف اتنا اثر ہوا تھا کہ لوگوں میں جو پیسر موعود کی پیش گوئی پر ایک عام رجوع ہوا تھا۔ اس کا جوش ان دنگا آرمائیوں نے مدھم کر دیا تھا۔ اور عامۃ الناس پیچھے ہٹ گئے تھے۔ ہاں کہیں کہیں عملی مخالفت کی لہر بھی پیدا ہونے لگی تھی۔

اس کے بعد آخر ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود نے خدا سے حکم پاکر رسالہ فتح اسلام تصنیف فرمایا جو ابتداء ۱۸۹۱ء میں شائع ہوا۔ اس میں آپ نے حضرت مسیح ناصری کی وفات اور اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا اس پر ملک میں ایک زلزلۂ عظیم آیا جو پہلے سب زلزلوں سے بڑا تھا۔۔۔۔ ۔۔۔۔ بعض بیعت کنندہ بھی متزلزل ہو گئے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص[illegible] مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۷) ڈپٹی کمشنر کی عنایت

چنانچہ ڈپٹی صاحب وغیرہ نے حضرت مرزا صاحب کے ساتھ کوئی آدھ گھنٹہ ملاقات کی اور پھر واپس چلے گئے۔ ہم نے اندر جا کر حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ یہ لوگ کیوں آئے تھے جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہ ڈپٹی کمشنر کا ایک پیغام لائے تھے کہ لدھیانہ میں فساد کا اندیشہ ہے بہتر ہے کہ آپ کچھ عرصہ کے لئے یہاں سے تشریف لے جائیں۔ حضرت صاحب نے جواب میں فرمایا کہ اب ہمارا یہاں کوئی کام نہیں ہے اور ہم جانے کو تیار ہیں لیکن سردست ہم سفر نہیں کر سکتے کیوں کہ بچوں کی طبیعت اچھی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا خیر کوئی بات نہیں۔ ہم ڈپٹی کمشنر سے کہہ دیں گے اور ہمیں آپ کی ملاقات کا

اشارات تھے لیکن قدرت الٰہی ایک مدت تک آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ صرف یہ فرماتے رہے کہ مجھے اصلاح خلق کے لئے مسیح ناصری کے رنگ میں قائم کیا گیا ہے اور مجھے مسیح سے مماثلت ہے۔ اس کے بعد شروع ۱۸۹۱ء میں آپ نے حضرت مسیح ناصری کی موت کے عقیدے کا اعلان فرمایا۔ اور یہ دعویٰ فرمایا کہ مسیح کا اس امت کے لئے وعدہ تھا وہ میں ہوں۔ آپ کی عام مخالفت کا اصل سلسلہ اس دعوے سے شروع ہوتا ہے۔ آپ کے نبی اور رسول ہونے کے متعلق بھی ابتدائی الہامات میں صریح اشارے پائے جاتے تھے۔ مگر اس دعوے سے بھی مشیت ایزدی نے آپ کو روکے رکھا حتی کہ بیسویں صدی کا ظہور ہو گیا۔ جب جا کر آپ نے اپنے متعلق نبی اور رسول کے الفاظ صراحۃً استعمال فرمانے شروع کئے اور اسی طرح مثیل کرشن علیہ السلام ہونے کا دعویٰ تو آپ نے اس کے بھی بہت بعد یعنی ۱۹۰۴ء میں شائع کیا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص[illegible] مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

## (۱۵): بیعت کے مدارج

جب کبھی بیعت اور پیری مریدی کا ذکر ہوتا تو مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو خود سعی اور محنت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا مولوی محبوب علی صاحب اس سے تشبیہ دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کے بغیر راہ نہیں ملتی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۵ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ جب ابھی حضور نے سلسلہ بیعت شروع نہیں فرمایا تھا میں نے ایک دفعہ حضرت سے عرض کیا کہ حضور میری بیعت لیں۔ حضور نے فرمایا پیر کا کام بھنگی کا سا کام ہے۔ اسے اپنے ہاتھ سے مرید کے گند نکال نکال کر دھونے پڑتے ہیں اور مجھے اس کام سے کراہت آتی ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۲ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

لوگ ایک عرصے سے آپ کو بیعت لینے کے لئے عرض کر رہے تھے آپ نے ہمیشہ ایسے

# (۲۰) بے خبر اور غافل

باوجودیکہ براہین احمدیہ (مصنفہ مرزا صاحب) میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدے کو براہین (احمدیہ) میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیوں کر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔ پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک دراز زمانہ ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین (احمدیہ) میں مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

........ خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ میں براہین (احمدیہ) کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے۔ یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی ورنہ میرے مخالف مجھے بتلا دیں کہ میں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا اور کیوں براہین احمدیہ میں خدا کی وحی کے خلاف لکھ دیا

(اعجاز احمدی صفحہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۲۱) اسی قسم کا تناقض

اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ

انسان کے پہلے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

"۱۱ ستمبر ۱۹۰۱ء۔ مولوی جان محمد صاحب ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے حضرت مسیح موعود سے عرض کی کہ آپ کی بیعت کرنے کے بعد پہلی بیعت کسی بزرگ سے کی ہو وہ قائم رہتی ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ جب انسان میرے ہاتھ پر بیعت توبہ کرتا ہے تو پہلی ساری بیعتیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ انسان دو کشتیوں میں کبھی پاؤں نہیں رکھ سکتا۔ اگر کسی کا مرشد اب زندہ بھی ہو تب بھی وہ ایسے حقائق و معارف ظاہر نہ کرے گا جو خدا تعالیٰ یہاں ظاہر کر رہا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے ساری بیعتوں کو توڑ ڈالا ہے۔ صرف مسیح موعود ہی کی بیعت کو قائم رکھا ہے جو خاتم الخلفاء ہو کر آیا ہے۔"

(روایت منظور بحوالہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۳۵ منقول از منظور الٰہی صفحہ ۲۳۹ مؤلفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میں ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے قادیان آیا تو اس وقت نماز ظہر کے قریب کا وقت تھا۔ اور میں مہمان خانہ میں وضو کر کے مسجد مبارک میں حاضر ہوا اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد ہی میں تشریف رکھتے تھے اور حضور کے بہت سے احباب حضرت کے پاس بیٹھے تھے۔ میں بھی مجلس سے پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔ ...... جب سوالات کے متعلق گفتگو بند ہوئی تو میں بیعت کی خواہش ظاہر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف آگے بڑھنے لگا جس پر سید نور احمد صاحب کابلی نے کسی قدر بلند آواز سے کہا کہ یہ شخص مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ اسے رستہ دے دیا جائے میں دل میں حیران ہوا کہ مسلمان ہونے کے کیا معنی ہیں۔ لیکن پھر ساتھ ہی خیال آیا کہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہونا مسلمان ہونا نہیں تو اور کیا ہے۔ چنانچہ میں حضرت مسیح موعود کی بیعت سے مشرف ہو گیا۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

# (۲۴) ساری حقیقت

ہاں اگر اس بات کا ثبوت چاہو کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) اپنے مخالفین کو اس آیت کے ماتحت سمجھتے تھے یا نہیں تو (اخبار) الحکم نمبر ۳۰ جلد ۴ ۱۹۰۰ء پڑھو تو ساری حقیقت کھل جائے گی۔ وہاں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا ایک خطبہ درج ہے۔ جو مولوی صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود کے سامنے پڑھا۔ مولوی صاحب موصوف نے اس خطبہ کو اولئک هم الکافرون حقا والی آیت سے ہی شروع کیا اور احمدیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم مسیح موعود کو ہر ایک امر میں حکم نہیں ٹھہراؤ گے اور اس پر ایمان نہیں لاؤ گے۔ تو تم بھی ایک گونہ غیر احمدیوں کی طرح اللہ کے رسولوں میں تفریق کرنے والے ہو گے۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم نے اس خطبہ میں یہ بھی کہا کہ اگر میں اس خیال میں غلطی پر ہوں تو میں التجا کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود مجھے میری غلطی سے مطلع فرما دیں۔ مگر حضرت (مرزا) صاحب نے ایسا نہیں کیا بلکہ جب مولوی صاحب آپ کو نماز جمعہ کے بعد ملنے کے لئے تشریف لے گئے تو آپ (یعنی مرزا صاحب) نے فرمایا کہ یہ بالکل میرا مذہب ہے جو آپ نے بیان کیا اور فرمایا "یہ خدا تعالے کا فضل ہے کہ آپ معارف الہیہ کے بیان میں بلند چٹان پر قائم ہو گئے ہیں۔" (دیکھو اخبار الحکم قادیان نمبر ۳۰ جلد ۴ ۱۹۰۰ء)

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحب زادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۱۵ء نمبر ۳ جلد ۱۴)

# (۲۵) معارف الہیہ

اول تو یہ خطبہ ہی ایک ایسے انسان کا ہے جو اپنے تقوے وطہارت کے لحاظ سے جماعت احمدیہ میں خاص شان رکھتا ہے اور جس کی فضیلت اور بزرگی کے غیر مبایعین (لاہوری جماعت) بھی معترف ہیں۔ لیکن اس لحاظ سے یہ بہت ہی زیادہ اہمیت اور وقعت رکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی موجودگی میں اور آپ کے روبرو پڑھا گیا۔ علاوہ ازیں خطبہ کے اخیر میں حضور سے حضرت خطیب نے حسب ذیل

رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا ہے تو ہی ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۴۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص۱۵۰)

## (۲۲) ۱۹۰۱ء سے پہلے

۱۹۰۱ء سے پہلے کی بعض تحریرات میں حضرت اقدس نے اپنے نبی ہونے سے انکار کیا اور لکھا کہ آپ نبی نہیں۔ بلکہ محدث ہیں۔ لیکن ۱۹۰۱ء کے بعد کی تحریرات میں آپ نے اپنی نبوت کو نہ جزئی قرار دیا نہ ناقص نہ محدثیت والی نبوت بلکہ صاف الفاظ میں اپنے آپ کو نبی لکھتے رہے۔

(منکرین خلافت کا انجام ص۔۔ مصنفہ جلال الدین شمس صاحب قادیانی)

## (۲۳) ۵ نومبر ۱۹۰۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح میاں محمود احمد صاحب کی تصانیف اور تالیفات میں آپ کا مختصر مگر صحیح مدعا صرف یہ ہے کہ حضرت احمد علیہ السلام ۵ نومبر ۱۹۰۱ء سے قبل وحی الٰہی میں جو لفظ نبی اور رسول آتا اس کے معنی اور تعریف جو اپنی ذات پر چسپاں کرتے ان کو محدث یا جزئی اور ناقص نبی کے معنوں میں تعبیر یا موسوم کرتے مگر ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کے بعد آپ نے نبی اور رسول کو اپنی صحیح اور قرآنی اصطلاح میں استعمال کیا اور لفظ محدث جو صحیح حقیقت کو ظاہر نہ کرتا تھا ترک کر دیا اور اس اعلان کے بعد آپ نے تاوفات پھر اپنے حق میں لفظ محدث یا جزوی اور ناقص نبی استعمال نہ کیا۔

(مضمون محمد احمد صاحب مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۲۳ء جلد ۹ نمبر ۸۶)

سلام بھیجا۔ اے میری قوم چھوڑ گندہ بولی تکبروں اور بے ادبی اور بعض انبیاء سے جاہل لوگوں کو
چھوڑ دے انھیں کہ ان کا تکبر اور ان کی بد زبانی اور کفران نعمت اور ان کی کور باطنی اپنا
رنگ لا رہے ہیں تو اُٹھ اور اس کی قدر کر جو حق قدر کرنے کا ہے تو اپنے پاک بیان اور تقوی اور قرآن
کے ساتھ اس کی ذات پاک کی نسبت اپنے اقوال اور افعال سے وہی نمونے دکھا جو صحابہ نے
دکھائے تو تو ان تمام فتنوں کی مدافعت بہتر طور پر کر سکے گا"
"تا عاقبت اندیشوں جلد باز دل ... شکوک کے دھوئیں میں خود کھانے والوں سے تیرا
کیا نام ہے تجھے وہ ایمان مبارک ہو جو علیم کتاب کی اس آیت نے حضرت سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی نسبت عطا فرمایا۔"

(اخبار الحکم قادیان جلد ... نمبر ... اخبار ... قادیان جلد ... نمبر ... مورخہ [illegible])

## (۲۷) دو خطبے

خدا کے کلام میں جس شخص کو نبی کے لفظ سے خطاب کیا جائے مثلاً یا ایہا النبی
وغیرہ کہا جائے تو ہر ایک مسلم کا فرض ہے کہ اس کو نبی مانے اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب)
کے متعلق براہین احمدیہ میں بھی یہ الفاظ موجود ہیں آپ کو ان ہی الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے
جن الفاظ سے آدم علیہ السلام سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء و مرسلین
سے خطاب کیا گیا ہے۔ ایک زمانہ میں میرے دل میں ایک کھٹکا تھا اور وہ یہ کہ الفاظ تو وہی ہیں
مگر حضرت (مرزا صاحب) ان کے ساتھ تاویل لگاتے ہیں۔ جب میں یہاں قادیان میں آیا تو یہاں پر
مولوی عبداللہ صاحب کشمیری جو میرے دوست اور شاگرد تھے میں نے ان سے کہا تو انھوں نے
کہا کہ چونکہ لوگ سمجھتے نہیں اس لئے ان کے سمجھانے کے لئے یہ الفاظ ہیں ورنہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں
اور پھر مولوی عبدالکریم صاحب سے ملاقات کی۔ ان سے عرض کیا تو انھوں نے کہا میں تو آپ کو
مولوی خیال کرتا تھا آپ بھی عوام کی سی باتیں کرتے ہیں حضرت مرزا صاحب نبی ہیں یہ محض لوگوں
کو سمجھانے کے لئے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک خطبہ جمعہ
پڑھا اور اس میں حضرت صاحب کے لئے نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کئے۔ یہ خطبہ چھپ کر

درخواست کی کہ:-

"میں اس وقت حضرت امام (مرزا صاحب) علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر میں غلو کر رہا ہوں اور میری زبان حق کے بیان میں کجی اور ناانصافی کی طرف جا رہی ہے تو میرے بیان کی اس وقت اصلاح کر دیں اور سامعین خطبہ پر اس وقت کھول دیں کہ میں نے غلط بیان کیا ہے۔ مگر میں خدا تعالے کے فضل سے بصیرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں حق بیان کر رہا ہوں اور میری روح امام کے علوم کی نے سے سرشار ہو کر یہ پاک ندیاں بہا رہی ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ میں اس وقت خود حضرت امام علیہ السلام کی زبان ہوں"

پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اس خطبہ پر حضرت مسیح موعود کی اپنی تصدیق موجود ہے چنانچہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جمعہ کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خطبہ کے متعلق پوچھا تو حضور نے فرمایا۔

"یہ بالکل میرا مذہب ہے جو آپ نے بیان فرمایا۔ یہ خدا تعالے کا فضل ہے کہ آپ معارف انبیہ کے بیان میں بلند چٹان پر قائم ہو گئے ہیں"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱ منبر ۱۵ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۱۱ء)

## (۲۶) دردِ دل

اس خطبۂ جمعہ کو ختم کرنے سے قبل حضرت مولانا (عبدالکریم صاحب قادیانی) مرحوم نے اپنے درد دل کا اظہار اس طرح فرمایا۔

"آہ! اس وقت مجھے کتنا درد ہے کہ اگر لوگ ہنوز اس خدائی نعمت سے کم واقف ہوئے ہیں آہ! اس فضل خداوندی کا کتنا کفران کیا گیا ہے میرا دل درد میں اور میری روح جوش میں ہے کہ میں کہاں سے وہ الفاظ لاؤں جو لوگوں کو یقین دلا سکوں کہ یہ وہی نور ہے جو شروع میں کل نبیوں کی زبان سے اور آخر میں خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان مبارک سے بطور وعدہ دیا گیا تھا یہ یقیناً وہی ہے جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

میں وہی ہوں جس کا نام سرورِ انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔ (نزول المسیح ص۲ مصنفہ مرزا صاحب)
(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۲۳ء)

# (۲۹) نبوت کے دعوے کی سرگزشت

اور چونکہ "ایک غلطی کا ازالہ" (اشتہار) سنہ ۱۹۰۱ء میں شایع ہوا ہے جس میں آپ یعنی مرزا صاحب نے اپنی نبوت کا اعلان بڑے زور سے کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے عقیدے میں تبدیلی کی ہے اور سنہ ۱۹۰۰ء ایک درمیانی عرصہ ہے جو دونوں خیالات کے درمیان برزخ کے طور پر حد فاصل ہے۔..... پس یہ ثابت ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے۔ اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے

(حقیقۃ النبوۃ ص۱۲۱ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان)

اس عقیدے کے بدلنے کا پہلا ثبوت اشتہار (ایک غلطی کا ازالہ) سے معلوم ہوتا ہے جو پہلا تحریری ثبوت ہے ورنہ مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبات سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۰ء سے اس خیال کا اظہار شروع ہو گیا تھا گو پورے زور اور صفائی سے نہ تھا۔ چنانچہ اسی سال میں مولوی صاحب نے اپنے ایک خطبہ میں حضرت مسیح موعود کو مرسل الٰہی ثابت کیا اور (لا نفرق بین احد من رسلہ) والی آیت کو آپ پر چسپاں کیا اور حضرت مسیح موعود نے اس خطبہ کو پسند فرمایا اور یہ خطبہ اسی سال کے (اخبار) الحکم نمبر ۳ جلد ۴ سنہ ۱۹۰۰ء میں چھپ چکا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے پورا فیصلہ اس عقیدے کا سنہ ۱۹۰۱ء میں ہوا۔

(حقیقۃ النبوۃ ص۱۲۴ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۰ء کے خطبۂ جمعہ کی نسبت جو مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھا تھا حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ بالکل میرا مذہب ہے جو آپ نے بیان کیا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ آپ معارف الٰہیہ کے بیان میں بلند چٹان پر قائم ہو گئے ہیں۔

(اخبار الحکم قادیان جلد ۴ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۰ء منقول از منظور الٰہی ص۲۱ مصنفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کسی شخص نے مجلس میں ذکر کیا نبی بخش بٹالوی کہتا ہے کہ مولوی عبد الکریم صاحب

شائع ہو چکا ہے۔ اس خطبہ کو سن کر سید محمد احسن صاحب امروہی (قادیانی) نے بہت پیچ و تاب کھائے جب یہ بات مولوی عبدالکریم صاحب کو معلوم ہوئی تو پھر انہوں نے ایک خطبہ پڑھا۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر میں غلطی کرتا ہوں تو حضور مجھے بتلائیں میں حضور کو نبی اور رسول مانتا ہوں۔ جب جمعہ ہو چکا اور حضرت (مرزا) صاحب جانے لگے تو مولوی صاحب نے پیچھے سے حضرت صاحب کا کپڑا پکڑ لیا اور درخواست کی کہ اگر میرے اس اعتقاد میں غلطی ہے تو حضور درست فرمائیں۔ میں اس وقت موجود تھا حضرت صاحب مڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا مولوی صاحب ہمارا بھی یہی مذہب اور دعوے ہے جو آپ نے بیان کیا۔ یہ خطبہ سن کر مولوی محمد احسن صاحب غصے میں بھر کر واپس آئے اور مسجد مبارک کے اوپر ٹہلنے لگے اور جب مولوی عبدالکریم صاحب قادیانی واپس آئے تو مولوی محمد احسن صاحب (قادیانی) ان سے الجھ پڑے آواز بہت بلند ہو گئی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکان سے نکلے اور آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایھا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔

(تقریر سید سرور شاہ صاحب قادیانی جلسہ سالانہ قادیان منصبہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۵۹ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۳ء)

## (۲۸) ہمارا دعوےٰ

اس حوالے سے نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر ہے کہ اگرچہ حضرت اقدس اوائل میں اپنے متعلق نبی اور رسول کے الفاظ کی تاویل اور توجیہ فرماتے رہے۔ مگر صرف اسی لئے کہ آپ عام رائج الوقت عقیدہ کی بناء پر نبی کا شارع ہونا یا اس کا براہ راست یعنی بغیر کسی دوسرے نبی کی اتباع کے نبوت پانا ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن جب کثرت اور صراحت کے ساتھ خدا نے آپ کو نبی اور رسول کہا اور آپ پہ کھلے طور پر ظاہر کر دیا کہ نبیت کی سابقہ تعریف غلط ہے تو تاویل اور توجیہ مجاز۔ اور استعارہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہ رہی۔ تب صراحتہً (مرزا صاحب نے) اپنے آپ کو نبی اور رسول قرار دیا۔ اور فرمایا۔

"ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

جہل مرکب کہتے ہیں کہ ایک جو اس بات سے کہ آپ نبی کی تعریف تو نہ جانتے تھے مگر حالت یہ تھی کہ جہاں
کسی نے آپ (یعنی مرزا صاحب) کی طرف نبوت منسوب کیا اور آپ لگے مدعی نبوت پر
لعنتیں کرنے۔ جو شخص ایک بات کو نہیں جانتا اور پھر اس کے علم پر اس قدر اصرار کرے
کہ لعنتوں اور مباہلوں پر اتر آئے۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں جہل مرکب کا وارث کون ہو سکتا
ہے؟ خود نبی ہیں، در خبر سے پتہ نہیں کہ میں نبی ہوں اور باوجود اس لاعلمی اور جہل مرکب کے
آپ مدعی نبوت پر (اور دوسرے الفاظ میں خود اپنے آپ پر) لعنتیں بھیجنے میں ذرا تامل نہیں کرتے۔
یہ بیہودہ اور قابل شرم تصویر جو جناب میاں (محمود احمد) صاحب حضرت مسیح موعود
کی کھینچی ہے کیا اس قابل ہے کہ کسی عقلمند آدمی کے سامنے پیش کی جا سکے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح جلد ۲۲ نمبر ۲۰ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۳۴ء)

اب اس عبارت کو پڑھ کر کہ میاں (محمود احمد) صاحب اس دعویٰ کرنے والے کو کس
قسم کا آدمی بتاتے ہیں۔ بارہ برس سے ایک دعویٰ کر رہا ہے۔ ایک عقیدہ پیش کر رہا ہے۔ شب
روز اسی کے دلائل دے رہا ہے۔ اسی عقیدہ کی بناء پر مخالفوں کو مباہلہ کے لئے بلا رہا ہے
حالانکہ میاں صاحب کے نزدیک صحیح وہ تھا جو مخالف کہتے تھے۔ بارہ سال کے بعد پھر کچھ اور
سوجھا ہے۔ اور دو سال اسی فکر میں لگا دیتا ہے کہ نبوت کا دعوے کرے یا نہ کرے.......
حتیٰ کہ ایک مرید اپنے ایک خطبہ میں اسے رسول ثابت کر دیتا ہے۔ اور اس سے اس کو ذرا
قوت ملتی ہے کہ اب مرید مجھے رسول بنانے لگے۔ اب خطرہ کی کیا بات باقی رہ گئی۔ شک تو
نعوذ باللہ من ذالک یہی تھا کہ رسالت کا دعویٰ کر دوں تو شاید مرید نہ بھاگ جائیں۔ اب
جب یہ خود ہی ایسے بے وقوف بن رہے ہیں۔ تو چلو اب رسالت کا دعوے کر دو۔ تب
دعویٰ رسالت ہوتا ہے۔ گویا میاں صاحب کے نزدیک پیراں نمی پرند مریداں می پرانند
کے علاوہ چال بازی کا بھی کمال ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون.........
آخر آپ مرزا صاحب کا کیا کیرکٹر دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ نبی تو آپ جب بنائیں گے
دیکھا جائے گا۔ پہلے ایک متین کیرکٹر کا انسان تو رہنے دیجئے.....
اب میاں صاحب ہی انصاف کریں کہ کیا نبی بننے سے پہلے تو اخلاق کی ضرورت ہے

اپنے خطبوں میں مرزا صاحب کے متعلق بہت غلو کرتے ہیں اور اسی پر مرزا صاحب نے یہ سمجھ لیا کہ ان کا درجہ بڑا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا" براہین احمدیہ کے زمانہ میں مولوی عبدالکریم صاحب کہاں تھے اس میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی اور تیرا مخالف جہنم میں گرے گا وغیرہ مولوی عبدالکریم صاحب اس کے مقابل کیا کہہ سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

(روایت منقول از اخبار الحکم قادیان جلد ۹ نمبر ۲۳ منقول از مقدمہ۔ حقیقت النبوۃ منقولہ منظور الٰہی صاحب قادیانی لاہوری)

یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا ہے بعض پر چند لوگ اس وقت ایمان لائے جب آپ کا ساتھ دینا ہلاکت تھا۔ ایسے ہی لوگ ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ و علیؓ کے مثیل تھے......

پہلے آنے والے لوگوں میں سے ایک سید قاضی امیر حسن صاحب بھی تھے وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اس وقت جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابھی الفاظ نبی اور محدث وغیرہ کی تشریح کر رہے تھے کہتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں دوسرے لوگوں سے بھی اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی کہتے تھے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۵ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۳ء)

بار بار کی وحی نے آپ کی توجہ کو اس طرف پھیر دیا کہ ۲۲ سال سے جو مجھ کو نبی کہا جا رہا ہے تو یہ محدث کا دوسرا نام نہیں۔ بلکہ اس سے نبی ہی مراد ہے۔ اور یہ زمانہ تریاق القلوب کے بعد کا زمانہ ہے۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۲۱ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ نبی کی اور تعریف کرتے تھے اور بعد میں آپ نے جب اللہ تعالیٰ کے متواتر وحی پر غور فرمایا اور قرآن کریم کو دیکھا تو اس سے نبی کی تعریف اور معلوم ہوئی۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۲۲ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

مگر افسوس ہے جناب میاں صاحب کے اس اعلان کے مطابق حضرت مسیح موعود کی یہ کم علمی اور نادانی ایسی نادانی کے ذیل میں آتی ہے جسے تو یہ تو یہ نقل کفر کفر نباشد نعوذ باللہ

ہیں تو پھر ہوش آیا اور ایک گہری سوچ میں پڑ گئے ۔ مگر پھر بھی اپنی غلطی کا تو اعتراف نہیں کیا بلکہ نہایت ہوشیاری سے ایک مرید کو ڈانٹنا شروع کیا کہ تمھیں ہمارے دعوے کی خبر نہیں تم نے ہماری کتابوں کو نہیں پڑھا تمھیں ہمیں نبی سمجھنا چاہیے تھا۔ خاص ہمیں خبر تھی یا نہ تھی اور اگر ہم نے اپنی پہلی کتابوں میں نبوت سے انکار کیا ہے تو کثرت مکالمہ مخاطبہ سے تو انکار نہیں کیا۔ اگر ہمیں سمجھ نہیں آئی تھی کہ کثرت مکالمہ مخاطبہ ہی حقیقی نبوت ہے۔ کیونکہ ہمیں تو خدا غلط حکم اور غلط علم دیتا چلا گیا۔ تمھیں تو الہام نہیں ہوتا تھا۔ تم اپنی فراست سے سمجھ لیتے کہ یہ شخص قرآن کریم و احادیث کا عالم نہ ہونے کی وجہ سے اپنی نبوت سے منکر ہے ورنہ اسے کثرت سے مکالمہ مخاطبہ ہوتا ہے۔

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح جلد ۵ نمبر ۷۰ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۸ء)

## (۳۲) نبوت میں ترقی اور تکمیل

حضرت اقدس کی دو حیثیتیں الگ الگ ہیں ایک امتی کی۔ دوسری نبی کی امتی کی حیثیت ابتدائی ہے۔ اور نبی کی شان انتہائی حضرت صاحب نے امتی بن کر جو زمانہ گزارا ہے۔ غلام احمد اور مریم بن کر گزارا ہے۔ اس سے ترقی پا کر آپ غلام احمد سے احمد اور مریم سے ابن مریم بنے ہیں۔ جس زمانے میں آپ غلام احمد تھے اس وقت احمد نہ تھے اور جب آپ مریم تھے۔ تب تک ابن مریم نہ تھے۔ ایسا ہی جب آپ احمد بن گئے تو غلام احمد نہ رہے اور جب آپ ابن مریم بن گئے تب آپ مریم نہ رہے یہ ایک دقیق نکتہ ہے جو خدا نے مجھے سمجھایا ہے۔

(ازہاق الباطل صفحہ ۱۳ مؤلفہ قاسم علی صاحب قادیانی)

پس امتی کے درجہ سے ترقی پا کر نبی بن جانے پر بھی آپ کو نبی نہ کہنا یا مریم سے ابن مریم ہو جانے پر بھی عیسیٰ نہ کہنا یا غلام احمد سے احمد بن جانے پر بھی احمد نہ کہنا۔ ایسا ہے جیسے کسی پٹواری کو ڈپٹی کلکٹر ہو جانے پر پٹواری یا لنوی ڈپٹی کلکٹر کہنا جو در اصل اب اس کی توہین اور گستاخی ہے۔

دوسرے مجددین کی وہ ہتک کی گئی کہ مرزا صاحب کے مقابل ان کو عوام الناس کی طرح ٹھہرایا گیا اور مرزا صاحب کی اپنی یہ عزت ہو رہی ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک انھیں جا لباز ٹھہرایا جا رہا ہے فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسلام کا باقی کیا رہ گیا .....

(النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۲۵۳ مصنفہ محمد علی صاحب قادیانی۔ امیر جماعت لاہور)

## (۳۰) خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود چونکہ ابتداً نبی کی تعریف یہ خیال کرتے تھے کہ نبی وہ ہے جو نئی شریعت لائے یا بعض حکم منسوخ کرے یا بلا واسطہ نبی ہو اس لئے باوجود اس کے کہ وہ شرائط جو نبی کے لئے واقع میں ضروری ہیں۔ آپ میں پائی جاتی تھیں۔ آپ نبی کا نام اختیار کرنے سے انکار کرتے رہے اور گو ان ساری باتوں کا دعویٰ کرتے رہے جن کے پائے جانے سے کوئی شخص نبی ہو جاتا ہے لیکن چونکہ آپ ان شرائط کو نبی کی شرائط نہیں خیال کرتے تھے۔ بلکہ محدث کی شرائط سمجھتے تھے اس لئے اپنے آپ کو محدث کہتے رہے اور نہیں جانتے تھے کہ میں دعوے کی کیفیت تو وہ بیان کرتا ہوں جو نبیوں کے سوا کسی اور میں نہیں پائی جاتی اور نبی ہونے سے انکار کرتا ہوں لیکن جب آپ کو معلوم ہوا کہ جو کیفیت اپنے دعوے کی آپ شروع دعویٰ سے بیان کرتے چلے آئے ہیں وہ کیفیت نبوت ہے نہ کہ کیفیت محدثیت تو آپ نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا اور جس شخص نے آپ کے نبی ہونے سے انکار کیا تھا اس کو ڈانٹا کہ جب ہم نبی ہیں تو تم نے کیوں ہماری نبوت کا انکار کیا۔

(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۲۳ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

## (۳۱) اٹھارہ سال

بھلا ایک شخص مرزا صاحب کو کب مسیح موعود قبول کر سکتا ہے اگر اسے کہا جائے کہ وہ اپنے دعوے سے ہی اٹھارہ سال تک بے خبر رہے اور قرآن و حدیث و اقوال علمائے سلف سے غلط تاویل دیتے چلے گئے اور پھر جب اٹھارہ سال بعد ایک مرید نے بتلا دیا کہ آپ تو نبی

ایسے گرد و غبار تھا اتنے عرصہ تکلیف کے ساتھ گذرے ہیں میں نے کہا ارگ. ہمارے بچے ہیں کیا کریں تیرہ سو سال کے بعد ایک نبی کا چہرہ دنیا میں نظر آیا ہے بدلانے نہیں تو کیا کریں ؟

(اخبار بدر جلد ۹ نمبرا مورخہ ۹ جنوری ۱۹۱۰ء - اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء نمبر ۴۳ جلد ۹)

## (۳۴) قادیان میں آخری وحی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۶ را پریل ۱۹۰۸ء کو لاہور تشریف لے گئے اسی روز بوقت ۴ بجے صبح آپ پر یہ وحی ہوئی "مباش ایمن از بازی روزگار" اس کے بعد قادیان میں کوئی موقع نہ ملا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہو اس لئے یہ قادیان میں آخری وحی تھی۔

(شیخ محمود احمد صاحب عرفانی اخبار الحکم قادیان خاص نمبر مورخہ ۱۹۳۴ء)

## (۳۵) سادہ خاکہ

۱۸۴۰ء مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی ولادت

۱۸۶۴ء سیالکوٹ کی کچہری میں مرزا صاحب کی قلیل تنخواہ پر ملازمت . نیز مختاری کے امتحان میں شرکت اور ناکامی - بالآخر ملازمت سے علیحدگی -

۱۸۸۰ء محکمہ ڈاک خانہ کی طرف سے مرزا صاحب پر فوجداری مقدمہ اور بریت -

۱۸۸۰ء . براہین احمدیہ حصہ اول وحصہ دوم کی اشاعت -

۱۸۸۴ء . مجدد ہونے کا دعویٰ اور اس کا اشتہار واعلان -

۱۸۸۹ء بیعت لینے کا اشتہار و اعلان . پیری مریدی کی ابتداء -

۱۸۹۱ء . مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوے اور اس کا اشتہار و اعلان -

۱۸۹۷ء . عریضہ بعالی خدمت گورنمنٹ عالیہ انگریزی"

(از [illegible] مصنفہ [illegible] صاحب قادیانی)

خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی اور رسول رکھا۔ اور کہیں بروزی اور ظلی نبی نہ کہا پس ہم خدا کے حکم کو مقدم رکھیں گے اور آپ (مرزا صاحب) کی تحریریں جن میں انکساری اور فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے ان کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے۔

(اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء)

ہم جیسے خدا تعالیٰ کی دوسری کتابوں میں حضرت آدم، حضرت خلیل، حضرت عیسیٰ حضرت ادریس علیہم السلام کو نبی پڑھتے ہیں، ایسے خدا کی تازہ وحی میں مسیح موعود کو بھی یا نبی اللہ کے خطاب سے مخاطب دیکھتے ہیں۔ اور اس نبی کے ساتھ کوئی لغوی یا ظلی یا جزوی کا لفظ نہیں پڑھتے کہ اپنے آپ کو خود بخود ایک مجرم فرض کرتے اپنی بریت کا ثبوت ہم دیتے ہیں۔ ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ ہم چشم دید گواہ ہیں۔ مسیح موعود کی نبوت کا ثبوت دے سکتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۱۴ء)

سنو! ہم مرزا غلام احمد صاحب کو وہ امام مہدی اور وہ مسیح مانتے ہیں جس کی خبر تمام انبیاء سابقین نے اور بالآخر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین نے دی۔ ہم بغیر کسی فرق کے بلحاظ نبوت کے انھیں ایسا ہی رسول مانتے ہیں جیسے کہ پہلے رسول مبعوث ہوتے رہے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

## (۳۳) نبی کا چہرہ

۲۶ دسمبر صبح کو حضرت اقدس باہر سیر کے واسطے تشریف لے چلے احباب جوق جوق ساتھ ہو گئے ...... ایک دیہاتی دوسرے کو کہہ رہا تھا کہ اس بھیڑ میں سے زور کے ساتھ اندر جا اور زیارت کر اور ایسے موقع پر بدن کی بوٹیاں بھی اڑ جائیں تو پرواہ نہ کر۔ ایک صاحب بولے لوگوں کو بہت تکلیف ہے اور خود حضرت

دعوت اور شاندار استقبال۔

(۲) وہائی ہیضہ سے چند گھنٹوں میں مرزا صاحب کا ناگہانی انتقال۔

## (۳۶) سیرت المہدی

حضرت صاحبزادہ (بشیر احمد) صاحب نے نہایت محنت اور جانفشانی سے کتاب مستطاب سیرۃ المہدی تیار فرمائی جس میں آپ نے حجۃ اللہ علی الارض وجری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مبارک خصائل اور پاک شمائل و سیرت کے متعلق کامل چھان بین اور غور و پرداخت کے بعد نہایت ثقہ روایات درج فرما کر وابستگان دامن نبی الزمان اور عاشقان مہدی دوراں کی آرزوؤں کو پورا کر کے بڑا احسان فرمایا۔

اس عظیم الشان احسان کا اجر آپ کو مولا کریم ہی دے سکتا ہے ہم اس احسان کا کچھ معاوضہ ادا نہیں کر سکتے بجز اس کے کہ آپ کے حق میں دعاء خیر کریں۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۲۴ء نمبر ۲۲ جلد ۱۲)

حضرت والا مرتبت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب ایم اے نے اس کتاب کی تصنیف سے جماعت احمدیہ بلکہ تمام طالب حق دنیا پر ایک عظیم الشان احسان فرمایا ہے گو حضرت مہدی و مسیح محمدی علیہ السلام کی سوانح حیات پر اب تک مختلف پیرایوں میں چند کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ لیکن کتاب سیرۃ المہدی اپنی شان میں ایک نرالی کتاب ہے اس کتاب میں نہایت کوشش کے ساتھ حالات جمع کئے گئے ہیں بہت سے ایسے عجیب و غریب واقعات اس کتاب میں ملتے ہیں جو کہ پہلے کسی کتاب میں شائع نہیں ہوئے۔ کتب حدیث کی طرز پر روایت بیان کی گئی ہے۔ ہر روایت کو پڑھنے سے قلب پر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ گویا کوئی حدیث شریف کی کتاب پڑھ رہی

"الملتمس خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی"

(۲) "جلسہ احباب بر تقریب جشن جوبلی۔ بغرض دعا و شکر گزاری جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام ظلہا منجانب مرزا صاحب۔

(۳) مرزا صاحب پر انکم ٹیکس کا مقدمہ اور مرزا صاحب کو انکم ٹیکس سے معافی۔

(۴) پنڈت لیکھرام کے قتل کے شبہ میں مرزا صاحب کی خانہ تلاشی

(۵) مارٹن کلارک کی طرف سے مرزا صاحب پر اقدام قتل کا فوجداری مقدمہ اور مرزا صاحب کی بریت۔

۱۸۹۸ء۔ درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ۔ راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان۔

۱۸۹۹ء۔ حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست۔ عریضہ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان۔

(۲) حفظ امن کا مرزا صاحب پر فوجداری مقدمہ اور بریت۔

۱۹۰۰ء دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ کہ دینی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کر دیا گیا اور دین کے لئے لڑنا حرام ہو گیا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(مرزا صاحب)

(۲) اپنی جماعت کا نام احمدی رکھنے کا اشتہار و اعلان اور سرکار سے استدعا کہ مردم شماری میں اسی نام سے اس فرقہ کو درج کیا جائے۔

۱۹۰۱ء۔ اپنے نبی ہونے کا دعوے اور اس کا اشتہار و اعلان

۱۹۰۳ء۔ قادیان میں منارۃ المسیح کی تعمیر کا اعلان

۱۹۰۴ء۔ اپنے کرشن ہونے کا دعوے اور اس کا اشتہار و اعلان۔

۱۹۰۵ء۔ قادیان میں بہشتی مقبرہ قائم ہونے کا اشتہار و اعلان

۱۹۰۸ء (۱) فنانشل کمشنر پنجاب کا دورہ۔ قادیان میں مرزا صاحب کی طرف سے

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اپنی زندگی کے تینوں دور میں فی الجملہ پانچ جماعتوں سے سابقہ پڑا۔ پہلی جماعت وہ جو شروع سے تا آخر کی اور مخالف رہی۔ دوسری وہ جو شروع میں معتقد رہی لیکن مسیح موعود کے دعوی پر بھڑک گئی اور منحرف ہو گئی۔ تیسری وہ جس نے مسیح موعود ہونے کا دعوی تو قبول کر لیا لیکن نبوت کے دعوی کو ٹال دیا۔ چوتھی وہ جس نے مرزا صاحب کے دعوی نبوت کو بھی بخوشی تسلیم کر لیا۔ بلکہ زور شور سے اس کی اشاعت کی۔ پانچویں جماعت وہ جس نے مرزا صاحب کے دعوی نبوت کو مان کر خود بھی فائدہ اٹھایا۔ اور ان کی ماتحتی میں اپنی نبوت کا دعوی کیا۔ گویا مرزا صاحب کا مسلک و مذہب حد کو پہنچا دیا۔

واضح ہو کہ تیسری اور چوتھی جماعت جو بالعموم قادیانی اور لاہوری کہلاتی ہیں اور یہی دو جماعتیں فی الحقیقۃ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے دو ہاتھ ہیں ان کا مفصل کارنامہ سولھویں اور سترھویں فصلوں میں درج ہو چکا ہے۔ ذیل میں بغرض تکمیل پانچوں جماعتوں کی مختصر کیفیت پیش کرتے ہیں کہ ہر ایک کو مرزا صاحب کے ساتھ کیا صورت پیش آئی۔ ہر عنوان کے تحت متعلقہ جماعت کا حوالہ درج ہے۔

جا رہی ہے۔ ہر احمدی کے پاس اس کتاب کا ہونا لازم ہے۔ مرزا صاحب کے ذاتی حالات اکثر و بیشتر اس کتاب سے لے کر قادیانی مذہب میں درج کئے گئے۔ مختصر پہلے ایڈیشن سے درج کئے گئے۔ اب جب دوسرا ایڈیشن نکلا ہے اس میں اصلاح و ترمیم کے نام سے کافی رنگ آمیزی کی گئی ہے۔ لیکن ؎

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

(مؤلف)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۶۵ مورخہ ۱۹ فروری [illegible])

مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے امور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں ...... اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔

یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک ...... اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے۔ تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی ہی میں ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے

# (۱) جماعت اول مرزا صاحب سے مقابلہ

## (۲) مرزا صاحب کی فریاد

اے میرے قادر خدا تو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا۔ اور میری نسبت یہ بھی کہا گیا کہ حرام خور۔ لوگوں کا مال کھانے والا۔ وعدوں کا تخلف کرنے والا۔ حقوق کو تلف کرنے والا لوگوں کو گالیاں دینے والا۔ عہدوں کو توڑنے والا۔ اپنے نفس کے لئے مال کو جمع کرنے والا۔ شریر اور خونی ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو خود ان لوگوں نے میری نسبت کہیں جو مسلمان کہلاتے اور اپنے تئیں اچھے اور اہل عقل اور پرہیزگار جانتے ہیں اور ان کا نفس اس بات کی طرف مائل ہے۔ درحقیقت جو کچھ وہ میری نسبت کہتے ہیں سچ کہتے ہیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم صفحہ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

## (۳) مرزا صاحب کا آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یستنبئونک احق ھو. قل ای وربی انہ لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علی من اتبع الھدیٰ مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور دجال اور کذاب ہے اور اس شخص کا دعویٰ

خدا کی قدرت اور تماشا عبرت کہ مولوی ثناء اللہ صاحب تو ماشاء اللہ ابھی ۱۹۴۷ء تک کبر سنی میں بھی قادیانیت کی تردید میں زندہ کرامات بنے ہوئے ہیں۔ اور جناب مرزا صاحب اس اشتہار کے ایک ہی سال بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وبائی ہیضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہوگئے پیچھے پیچھے وقت کا ... مجبور ہو گئے کہ خود مرزا صاحب کی دعا پر حق نے عجیب فیصلہ کیا فاعتبروا یا اولی الابصار (مصنف)

# (ب) جماعت دوم مرزا صاحب سے منحرف

## (۴) ایک سید

مجھے یاد آیا کہ بٹالہ میں فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سید تھے جو میرے والد صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے اور بہت تعلق تھا جب میرے دعوی مسیح موعود ہونے کی کسی نے ان کو خبر دی تو وہ بہت روئے اور کہا کہ ان کے والد صاحب بہت اچھے آدمی تھے۔ یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا۔

(کشتی نوح صفحہ ۴ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی)

## (۵) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا نام آپ نے سنا ہوگا۔ یہ ابتدائی زمانہ میں حضرت اقدس (مرزا صاحب) سے اخلاص رکھتے تھے اور براہین احمدیہ کی اشاعت پر انھوں نے ایک زبردست ریویو بھی لکھا تھا حضرت (مرزا صاحب) کو خود وضو کرانا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ مگر مسیح موعود کے دعوی پر وہ بگڑ گئے اور بہت بری طرح بگڑ گئے۔ یہاں تک کہ انھوں نے بہت بڑا بول بولا کہ میں نے ہی ان کو اونچا کیا ہے اور میں ہی گراؤں گا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۵۶ مورخہ ۱۵۔ جنوری سنہ ۱۹۲۹ء)

دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔

میں تیرے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ...... تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص (مرزا صاحب) درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔

میں دیکھتا ہوں مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۲۰)

اس اشتہار کی اشاعت کے ہفتہ عشرہ بعد ہی ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو اخبار بدر قادیان میں مرزا صاحب کی روزانہ ڈائری میں شائع ہوا کہ:-

"ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے دراصل ہماری (یعنی مرزا صاحب کی) طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے"

ادب اور تحقیر کے الفاظ سے بھرا ہوا ہے ...... میر صاحب کے دل میں سراسر فاش غلطی سے یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ گویا میں ایک نیچری آدمی ہوں کہ معجزات کا منکر اور لیلۃ القدر سے انکاری اور نبوت کا مدعی اور انبیاء علیہم السلام کی اہانت کرنے والا اور عقائد اسلام سے منہ پھیرنے والا ہوں۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۲۰
مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی۔)

## (۲) شرعی قسم

میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں زمانہ دراز تک مرزا صاحب کے فریب کا نیک نیتی سے دلدادہ رہا ہوں۔ اور میں ان کا قدیم مزاج شناس ہوں۔ مرزا صاحب تمام رازہائے خفیہ کا میں محرم راز ہوں در قادیان کی خوب ہو کھائے ہوئے ہوں ذرا ذرا حال حضرت جی کا میرے سینہ بے کینہ میں بھرا ہے۔

الغرض جب مرزا صاحب نے حد سے گزر کر نبوت کے دروازے کو کھٹکھٹانا شروع کیا تو سب سے پہلے منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ۔ حکیم مولوی مظفر حسین صاحب لودھیانہ۔ سید عباس علی صاحب رئیس۔ صوبہ دار میجر سید امیر شاہ صاحب وغیرہم سیکڑوں اہل علم اور واقف کار صحبت دیدہ و شناس اور اس کے بعد اس راقم نے بھی مرزا صاحب کے دام تزویر سے علیحدہ ہو کر مرزا صاحب کو ملحد و مرتد اسلام سمجھ کر ان کے مذہب جدیدہ پر لعنت بھیج کر الحمد للہ علیٰ احسانہ ان کے فریب سے نجات پائی

یہ وہ لوگ ہیں کہ مرزا صاحب کی ابتدائی حالت ناداری میں ہزاروں ہزار روپیہ حضرت جی کے صرف کے لئے خرچ کرتے رہے مگر جب مرزا جی بہکنے لگے تو پہلے سب لوگوں نے مل کر خوب سمجھایا۔ مگر دکانداری چل نکلی تھی۔ حکیم نور الدین اور چند

# (۶) میر عباس علی صاحب

حبی فی اللہ میر عباس علی لدھیانوی۔ یہ میرے وہ اوّل دوست ہیں جن کے دل میں خدائے تعالیٰ نے سب سے پہلے میری محبت ڈالی اور جو سب سے پہلے تکلیف سفر اٹھا کر ابرار اخیار کی سنت پر بقدم تجرید محض قادیان میں میرے ملنے کے لئے آئے وہ یہی بزرگ ہیں۔ میں اس بات کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ بڑے سچے جوشوں کے ساتھ انہوں نے وفاداری دکھلائی اور میرے لئے ہر ایک قسم کی تکلیفیں اٹھائیں۔ اور قوم کے منہ سے ہر ایک قسم کی باتیں سنیں میر صاحب نہایت عمدہ حالات کے آدمی اور اس عاجز سے روحانی تعلق رکھنے والے ہیں۔ اور ان کے مرتبہ اخلاص کے ثابت کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک مرتبہ اس عاجز کو ان کے حق میں الہام ہوا تھا اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء۔

(ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۷۹۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

یہ میر صاحب وہی حضرت ہیں جن کا ذکر بالخیر میں نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۹۰ میں بیعت کرنے والوں کی جماعت میں لکھا ہے۔ افسوس کہ وہ بعض موسوسین کی وسوسہ اندازی سے سخت لغزش میں آ گئے بلکہ جماعت اعداء میں داخل ہو گئے ...... اس میں کچھ شک نہیں کہ میر صاحب موصوف عرصہ دس سال تک بڑے اخلاص اور محبت اور ثابت قدمی سے اس عاجز کے مخلصوں میں شامل رہے اور خلوص کے جوش کی وجہ سے بیعت کرنے کے وقت نہ صرف آپ انہوں نے بیعت کی بلکہ اپنے دوسرے عزیزوں اور رفیقوں اور دوستوں اور متعلقوں کو بھی اسی سلسلہ میں داخل کیا۔ اور اس دس سال کے عرصہ میں جس قدر انہوں نے اخلاص اور ارادات سے بھرے ہوئے خط بھیجے۔ ان کا اس وقت میں اندازہ بیان نہیں کر سکتا ...... بالآخر ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ میر عباس علی صاحب نے ۱۲۔ دسمبر ۱۸۹۱ء میں مخالفانہ طور پر ایک اشتہار بھی شائع کیا ہے جو ترک

# (۹) منحرف سے مقابلہ

اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں۔ اور اپنے رسالہ "المسیح الدجال" میں میرا نام کذاب، مکار، شیطان، دجال، شریر، حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری، اور خدا پر افترا کرنے والا قرار دیا ہے اور کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ غرض ہم نے اس کے ہاتھ سے وہ دکھ اٹھایا جس کے بیان کی حاجت نہیں۔

میاں عبدالحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیش گوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص (مرزا صاحب) تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائے گا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ کذاب اور مفتری ہے۔ میں نے اس کی ان پیش گوئیوں پر صبر کیا مگر آج جو ۱۴۔ اگست ۱۹۰۶ء ہے پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نورالدین صاحب کے نام آیا۔ اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص (مرزا صاحب) کے ہلاک ہونے کی خبر دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائے گا۔

جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں (مرزا صاحب) بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اس کی (یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کی) نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کر دوں اور درحقیقت اس میں قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اس کی عظمت و جلال سے بے خوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی

جاہل حاشیہ نشینوں نے اپنی دانائی کی رتبوں میں صد ہا بے جا خیال کر کے مرزا صاحب کو سبز باغ دکھایا کہ حضرت جی اس وقت پچیس تیس ہزار سکے منی آرڈر اور مراج المنیر کے آچکے ہیں اگر یہ لوگ آپ سے منحرف ہو گئے تو بلا سے - میں دل و جان سے اس کو ایسے ہی چلاتا رہوں گا۔ بس ڈنے بیٹے بقول شیخ سعدی - ع

"چو دزد دطمع دیدہ ہو شمند"

(مسیح دجال کا سربستہ راز ص۱۱ مصنفہ حکیم مولوی نظام حسن صاحب)

## (۸) الٹی منطق

اب یہ صاف امر ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے نور اور مسیح موعود کے نام سے دنیا میں بھیجا ہے۔ جو شخص میری مخالفت کرنے والے ہیں وہ میری نہیں خدا تعالیٰ کی مخالفت کرتے ہیں۔ کیوں کہ جب تک میں نے دعوے نہیں کیا تھا۔ بہت سے ان میں سے مجھے عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور بہتیرا تھے لوٹا لے کر وضو کرانے کو ثواب اور فخر جانتے تھے اور بہتیرے ایسے بھی تھے جو میری بیعت میں آنے کے لئے زور دیتے تھے لیکن جب خدا تعالیٰ نے کے نام اور اعلام سے سلسلہ شروع ہوا تو وہی مخالفت کے لئے اٹھے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ ان کی ذاتی عداوت میرے ساتھ نہ تھی بلکہ عداوت ان کو خدا تعالیٰ ہی سے تھی۔ اگر خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کو سچا تعلق تھا۔ تو ان کی دینداری، اتقاء و خدا ترسی کا تقاضا یہ ہونا چاہئے تھا کہ سب سے اول وہ میرے اس اعلان پر لبیک کہتے اور سجدات شکر کرتے ہوئے میرے ساتھ معانقہ کرتے ۔ مگر نہیں۔ وہ اپنے ہتھیاروں کو لے کر نکل کھڑے ہوئے اور انھوں نے مخالفت کو یہاں تک پہنچایا کہ مجھے کافر کہا اور بے دین کہا اور دجال کہا۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ ملفوظات احمدیہ جلد اول ص۲۵۵

احمدیہ انجمن اشاعت الاسلام لاہور)

چنانچہ عبدالحکیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اشتہار کے جواب میں اپنی پہلی پیشگوئی کو منسوخ قرار دیتے ہوئے کہا۔

"اللہ نے مرزا کی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں اس سال میعاد میں سے جو ۱۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو پوری ہونی تھی۔ دس مہینے دس دن اور کم کر دیئے اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا مرزا آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا"

اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا صاحب) نے ۵۔ نومبر ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار بعنوان تبصرہ شائع فرمایا جس میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام درج فرمایا

"اپنے دشمن سے کہہ دے کہ خدا تجھ سے مؤاخذہ کرے گا۔ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی دوسرے دشمن جو پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کر دوں گا"

(اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۱۳۵ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء)

"اور دوسرا فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن (ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب) جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کر دوں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے"

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم)

"آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خاں ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے

اور حرام خوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بد کرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بد کرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنہ سے نجات پا دیں۔

اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبد الحکیم خاں نے سمجھا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو ایسی ذلت کی موت نہیں دے گا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں۔ مجھے کون جانتا ہے مگر وہی۔ اس لئے میں اس وقت دونوں پیش گوئیاں یعنی میاں عبد الحکیم خاں کی میری نسبت پیش گوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

(الف) میاں عبد الحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی پیشگوئی میری نسبت۔

"مرزا کے خلاف ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔" (کانا دجال ص۵)

(ب) اس کے مقابل پر وہ پیش گوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبد الحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے (یعنی مرزا صاحب کو) معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا رب فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے"

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اشتہار بعنوان "خدا سچے کا حامی ہو" مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم ص۱۱۳)

موعود کی بیعت کی۔ اور میاں محمود احمد صاحب سرگروہ احمدی فریق قادیان نے جو یہ لکھا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ ابتدا میں نبوت کا نہ تھا۔ مگر نومبر ۱۹۰۱ء میں آپ نے دعویٰ تبدیل کیا۔ اور نبوت کے مدعی بن گئے۔ اور انکار نبوت کی دس گیارہ سال کی اگلی تحریریں منسوخ ہیں۔ یہ محض غلط اور سراسر خلاف واقعات ہے۔ ہم اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ کبھی ہمارے وہم و گمان میں یہ بات نہیں آئی کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنے دعویٰ میں تبدیلی کی یا آپ کی سابقہ تحریریں جو انکار دعوئے نبوت سے بھری ہوئی ہیں منسوخ ہیں۔ یہ بات جیسے عقلمند کبھی ایسے بعد کسی ایک شخص سے بھی منہ سے سنے جب تک کہ میاں محمود احمد صاحب نے ان کا اعلان نہیں کیا۔ واللہ علیٰ مانقول شہید۔ دستخط مولوی سید محمد حسن امروہی وغیرہ وغیرہ دس حضرات سے مرزا در حضرت قادیانی صاحبان کے دستخط ثبت ہیں)

(النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۳۶ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور)

# (د) جماعت چہارم۔ مرزا صاحب کی نبوت کے قائل

## (۱) مولوی محمد احسن صاحب امروہی

حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو ایک فاضل جلیل اور امین اور متقی اور محبت اسلام میں بدل و جان فدا شدہ ہیں۔

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۰ مؤلفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی)

یہ وہ امور ہیں جن پر اب لوگوں کو غور کرنا چاہئے۔ ان میں فیصلہ اس طرح پر ہو کہ مولوی سید محمد احسن صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح (یعنی حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول) بھی آپ کا اعزاز فرماتے تھے۔

خدا اس کی مدد کرے گا۔

(چشمہ معرفت ص۳۲۱-۳۲۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

خدا کی قدرت اور مقام عبرت کہ مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کے مطابق میعاد مقررہ کے اندر ہی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وبائی ہیضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے اور ماشاءاللہ ڈاکٹر صاحب بعد کو برسوں زندہ اور خوش وخرم رہے۔ (مؤلف)

# (ج) جماعت سوم مسیحیت کا اقرار۔ نبوت کا انکار

## (۱۰) لاہوری محضر

ہم دستخط کنندگان ذیل حلفی شہادت ادا کرتے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سب سے پہلے ۱۸۹۱ء میں یہ اعلان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پا جانا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اور جو حدیثوں میں مسیح ابن مریم کے امت محمدیہ میں آنے کا ذکر ہے وہ میں ہوں۔ تو اس وقت آپ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس پر بعض علماء نے لوگوں کو غلط فہمی میں ڈال کر دعویٰ مدعی نبوت قرار دے کر آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ جس کے بعد حضرت موصوف نے صاف طور پر کئی مرتبہ یہ اعلان کیا جیسا کہ آپ کی تحریروں سے ظاہر ہے کہ آپ کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا محض افترا ہے اور آپ نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم سمجھتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کو کاذب اور کافر یقین کرتے ہیں اور آپ کے بعض الہامات میں جو مرسل یا رسول یا نبی آیا ہے۔ یا حدیث میں آنے والے مسیح کی نسبت جو لفظ نبی کا آیا ہے تو اس سے مراد حقیقت نبی نہیں۔ بلکہ مجازی۔ جزوی ظلی نبی ہے۔ جسے محدث کہا جاتا ہے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ نہ نیا نہ پرانا۔

ہم یہ بھی حلفی شہادت ادا کرتے ہیں کہ ہم نے نومبر ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت

## (۱۲) سامری اور جالوت (ج)

۵۔ ستمبر ۱۹۱۸ء کے پیام میں مولوی محمد احسن (صاحب قادیانی لاہوری) کی طرف سے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ایک الہام کے متعلق مولوی محمد احسن صاحب کا ایک مضمون شایع ہوا ہے۔ جس میں انھوں نے سیدنا و مولانا حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی (یعنی میاں محمود احمد صاحب) کو سامری قرار دینے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ مولوی صاحب کی طرف سے ایسی نا روا باتوں کا پیش ہونا جوان کے علم اور عقل کے سلب ہونے پر کافی دلیل اور بقول ان کے ان کی ارذل عمر کا صریح نتیجہ ہے۔ بجز اس کے نہیں کہ مولوی صاحب موصوف مغلوب الغضب اور مسلوب ہو کر اس ہو کر بیانات کے دلوں کو بے وجہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا ان ہی مولوی صاحب نے حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح علیہ الصلوۃ السلام کو جالوت قرار دینے کے لئے ایک مضمون لکھ کر شایع کیا تھا جس کے جواب میں بفضلہ تعالیٰ مدلل ثابت کیا گیا تھا کہ مولوی صاحب خود ہی جالوت کے بردار ہیں۔ اب مولوی صاحب کی کوشش ہے اور محض بے سود کوشش کہ حضرت ممدوح کو سامری کی مماثلت میں پیش کریں اور اس سے اپنی شقاوت اور قساوت قلبی کا اظہار کریں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۶ نمبر ۳۵ مورخہ ۹۔ نومبر ۱۹۱۸ء)

## (۱۳) فتوے

صاحبزادے بشیر الدین محمود احمد صاحب بوجہ اپنے عقائد فاسدہ پر مصر ہونے کے میرے نزدیک ہرگز اب اس بات کے اہل نہیں ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی جماعت کے خلیفہ یا امیر ہوں۔ اور اس لئے میں اس خلافت سے جو محض ارادی ہے سیاسی نہیں۔ صاحبزادہ صاحب کا اپنی طرف سے عزل کر کے عند اللہ اور عند الناس اس ذمہ داری سے بری ہوتا ہوں جو میرے سر پر تھی اور حسب ارشاد الٰہی قال ومن ذریتی قال لاینال عھدی الظٰلمین اپنی بریت کا اعلان کرتا ہوں اور جماعت احمدیہ

اور وہ اپنے علم و فضل اور سلسلہ کی خدمات کی وجہ سے اس قابل ہیں کہ ہم ان کی عزت کریں اور وہ اس جلسہ شوریٰ کے پریذیڈنٹ ہوں میں اس جلسہ میں نہ ہوں گا تاکہ ہر شخص آزادی سے بات کر سکے جو بات باہمی مشورہ اور بحث کے بعد طے ہو وہ لکھ لی جائے اور پھر مجھے اطلاع دو۔

پھر میں کہتا ہوں کہ مولوی (سید محمد احسن) صاحب کا جو درجہ ان کے علم اور رتبہ کے لحاظ سے ہے وہ تم جانتے ہو۔ حضرت (مرزا) صاحب بھی ان کا ادب کرتے تھے۔

(منصب خلافت صفحہ ۳۵ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

اسی طرح مولوی محمد احسن صاحب ہیں کہ ایک وقت تو آپ حضرت مسیح موعود کے دعوے کی تائید میں تمام قرآن سے استدلال کیا کرتے تھے یا اب وہ زمانہ ہے کہ خدا جانے کن اغراض کے ماتحت اس آخری عمر میں اپنی تمام عمر کے اعمال کے خلاف ان باتوں سے بھی منکر ہو رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھی ہیں اور جن سے حضور کی تمام کتب بھری پڑی ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان نمبر ۳۳ جلد ۵ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

مولوی محمد احسن صاحب نے غیر مبایعین کی رفاقت اختیار کر کے انہیں خوش کرنے کے لئے جو جو کوششیں کی ہیں اور کر رہے ہیں ان سے اکثر لوگ آگاہ ہو چکے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی شان میں جن کے متعلق ایک وقت انہوں نے لکھا تھا کہ "میں یقین کامل سے کہتا ہوں کہ حقیقۃً آپ کی خلافت ثابت شدہ صداقت ہے اور منکرین اس کے بڑے خطاکار ہیں" مگر اب خود اس ثابت شدہ صداقت کا انکار کر کے بڑے خطاکاروں میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور ایسے ایسے نازیبا اور گندے الفاظ سے آپ کو مخاطب کرتے ہیں کہ الامان۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۶۳ مورخہ ۵ فروری ۱۹۱۸ء)

مگر پانچویں جماعت جو سب پر سبقت لے گئی وہ ہے جس نے اتباع کے سوا خود اپنا بھی جھنڈا بلند کیا۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی نبوت پر ایمان لا کر خود بھی نبوت کا درجہ حاصل کیا۔ گویا مرزا صاحب کی تعلیم کا پورا فیض پایا۔ لیکن تعجب اور افسوس ہے کہ مرزا صاحب نے ان کی کچھ قدر نہ کی۔ بلکہ ان کو مفسد اور گمراہ قرار دیا حالانکہ ع

ایں ہمہ آوردۂ تست

بہر حال مرزا صاحب کے جو حوصلہ مند مرید نبوت کے دعویدار بنے۔ ان میں سے سات مختصراً ذیل میں پیش ہیں۔ قادیانی امت میں نبوت کی کیسی برکت ہے ع

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

# (۵) مدعی نبوت

دیکھو ہماری جماعت میں ہی کتنے مدعی نبوت کھڑے ہو گئے۔ میں ان میں سوائے ایک کے سب کے متعلق یہ خیال رکھتا ہوں کہ وہ اپنے نزدیک جھوٹ نہیں بولتے۔ واقعہ میں ابتداء میں انہیں الہام ہوتے اور کوئی تعجب نہیں اب بھی ہوتے ہوں مگر نقص یہ ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے الہاموں کو سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ ان میں سے بعض سے مجھے ذاتی واقفیت ہے اور میں گواہی دے سکتا ہوں کہ ان میں اخلاص پایا جاتا تھا خشیت اللہ پائی جاتی تھی۔ آگے خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ میرا یہ خیال کہاں تک درست ہے۔ مگر ابتداء میں ان کی حالت مخلصانہ تھی ان کے الہاموں کا ایک حصہ خدائی الہاموں کا تھا۔ مگر نقص یہ ہو گیا کہ انہوں نے الہاموں کی حکمت کو نہ سمجھا اور ٹھوکر کھا گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک آدمی یہاں آیا جو احمدی تھا کہنے لگا مجھے الہام ہوتے ہیں کہ تو موسیٰ ہے ابراہیم ہے۔ مجھ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا یہ بتاؤ جب تمہیں موسیٰ کہا جاتا ہے تو اس قسم کے نشان بھی دیئے جاتے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے تھے۔ یا جب ابراہیم کہا جاتا ہے۔ تو کیا حضرت ابراہیم کی طرز کا کلام اور برکات

کو یہ اطلاع پہنچاتا ہوں کہ صاحبزادہ صاحب کے یہ عقائد (۱) سب اہل قبلہ کو کافر اور خارج از اسلام ہیں (۲) حضرت مسیح موعود کامل حقیقی نبی ہیں۔ جزوی نہ یعنی محدث نہیں (۳) اسمہ احمد کی پیشگوئی جناب مرزا صاحب کے لئے ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے نہیں۔ اور اس کو بیانات سے قرار دینا۔ ایسے عقائد اسلام میں موجب ایک خطرناک فتنہ کے ہیں جن کے دور کرنے کے لئے کھڑا ہو جانا ہر ایک احمدی کا فرض اولین ہے۔ یہ اختلاف عقائد معمولی اختلاف نہیں۔ بلکہ اسلام پاک کے اصول پر حملہ ہے۔ اور مسیح موعود کی بھی تعلیم کو ترک کرنا ہے۔ میں یہ بھی اپنے احباب کو اطلاع دیتا ہوں کہ ان عقائد کے باطل ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر کردہ معتمدین کی بھی کثرت رائے ہے۔ یعنی اب جو بارہ ممبر حضرت کے مقرر زندہ ہیں۔ ان میں سے سات ممبر علی الاعلان ان عقائد سے بیزاری کا اظہار کر چکے ہیں اور باقی پانچ میں بھی اغلب ہے کہ ایک صاحب ان عقائد میں صاحبزادہ کے شامل نہیں۔

(اعلان منجانب مولوی سید محمد احسن صاحب قادیانی معتمد خاص مرزا صاحب و رفیق فریق لاہوری)

(منقول از آئینہ کمالات مرزائیہ جانب جناب ناظم صاحب الاشاعت سنی نو گڑھ شریف)

# (۵) جماعت ختم قادیانی انبیاء

## (۱۴) باد صبا

سابقہ اقتباسات سے واضح ہوا کہ چار جماعتیں چار فریق پر رہیں۔ ایک جماعت تو شروع سے محتاط اور محترز رہی۔ دوسری جماعت بھٹکی مگر پھر تی سے نکل گئی تیسری جماعت نے ایک حد تک ساتھ دیا مگر آگے بڑھنے سے عذر کر دیا۔ چوتھی جماعت نکال باہر کی

اب آسمان کے نیچے اللہ کا دین میری تابعداری ہے اور اللہ کا مخاطب رسول زندہ موجود دنیا میں میں ہوں. میرا ماننا اللہ کا دین ہے اور میرے خلاف اور نہ ماننا اللہ کے دین سے اخراج ہے اور دنیا پر میرا وقت رسالت کا ہے اور اللہ کے دین کی رسی صرف میرے اور رحمٰن کے ہاتھ میں ہے. میری وحی اللہ کی طرف سے ہے جیسا کہ تمام انبیاء کی وحی اللہ سے ہے. میں اللہ کی طرف سے رحمۃ للعالمین ہوں. میں تمام انبیاء کا مظہر ہوں اور قرآن ستاروں سے لایا ہوں۔

(تکمیل امت اجمل صفحہ مصنفہ محمد نور کابلی صاحب قادیانی)

میاں احمد نور صاحب کابلی قادیانی ...... ہر شخص جانتا ہے کہ وہ خود مدعی نبوت ہیں۔ اور مخبوط الدماغ آدمی ہیں۔ پس ان کا کام ہماری طرف کس طرح منسوب کیا جا سکتا ہے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۵۹ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۳۲ء)

# (۱۸) عبد اللطیف قادیانی کی نبوت

چونکہ خدا تعالیٰ نے نو سال سے مجھے کل دنیا کی ہدایت کے لئے اور اسلام کو ہر رنگ میں تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے اپنا نبی اور رسول اور امام مہدی بنا کر مبعوث کیا ہے اور میرے دعوی کے دلائل کتاب چشمہ نبوت کے ذریعہ پانچ سال سے شائع ہو چکے ہیں لیکن میاں محمود احمد صاحب قادیانی اور ان کی جماعت نے میرے دعوی قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے. اس لئے خدائے تعالیٰ نے مجھے اپنی وحی کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ وہ ان کو سزا دیگا اور ان کے اسی انکار اور سرکشی کی پاداش میں خدا کا غضب میاں محمود احمد قادیانی پر اور ان کے ساتھیوں پر اور ان کی بستی پر کسی سخت مصیبت اور عذاب شدید عبرتناک کی صورت میں عنقریب نازل ہونے والا ہے۔ اور اس عذاب شدید کے بعد جماعت احمدیہ

بھی دئے جاتے ہیں یا جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے تو جیسے صحابہ اور لطائف دلائل آپ کو دئے گئے وہ تمہیں بھی دئے جاتے ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ یا تو کچھ نہیں جانتا صرف کہا ہی جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ دیکھو خدا کسی سے ٹھٹھول نہیں کیا کرتا۔ وہ جب کسی کو کوئی نام دیتا ہے تو اس کے ساتھ برکات بھی دیتا ہے تمہیں جو الہام ہوتے ہیں ان کی دو صورتیں ہیں یا تو یہ کہ وہ کلام کسی اور کے لئے نازل ہوتا ہے۔ جسے تم بھی سن لیتے ہو اور غلطی سے اس کا مخاطب اپنے آپ کو سمجھ لیتے ہو یا پھر یہ خدا کا کلام نہیں۔ شیطان کا کلام ہے جو تمہیں دھوکا دے رہا ہے۔ دیتا تو کچھ نہیں مگر کہتا ہے تم یہ بن گئے وہ بن گئے گویا وہ تمہیں وہ بات کہتا ہے جو تم میں پائی نہیں جاتی

(تقریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان)
جلد ۵ نمبر [illegible] مورخہ ۳۰ اپریل [illegible]

## (۱۶) مولوی یار محمد قادیانی کی نبوت

ایک میرے استاد تھے جو اسکول میں پڑھایا کرتے تھے۔ بعد میں وہ نبوت کے مدعی بن گئے۔ ان کا نام مولوی یار محمد صاحب تھا۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی محبت تھی کہ اس کے نتیجہ میں ہی ان پر جنون کا رنگ غالب آگیا۔ ممکن ہے پہلے بھی ان کے دماغ میں کوئی نقص ہو مگر ہم نے یہی دیکھا کہ حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام کی محبت بڑھتے بڑھتے انہیں جنون ہو گیا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر پیشگوئی کو اپنی طرف منسوب کرنے لگے۔

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان
مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۵ء)

## (۱۷) احمد نور کابلی قادیانی کی نبوت

لا الٰہ الا اللہ احمد نور رسول اللہ۔ اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں

کے بقیہ اور منتشر لوگ پھر خدا کے حکم سے میری طرف کھینچے جائیں گے۔ اس عذاب کے ٹلنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان قوم یونس کی طرح میرے دعاوی پر ایمان لاکر مجھے قبول کریں اس کے سوا اور کوئی صورت اس عذاب کے ٹلنے کی نہیں۔

(مورخہ ۵-۱۰ مارچ ۱۹۳۰ء عبد اللطیف خدا کا نبی اور رسول اور امام ہند گنا چور ضلع جالندھر)

# (۱۹) چراغ دین جموی قادیانی کی نبوت

چراغ دین جموں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا نزل بہ الجبیز کہ یہ کتے کی طرح آ بیٹھا تو اسے ٹکڑا ڈال دیا گیا۔ اس میں بتایا کہ یہ الہام کے قابل نہ تھا مگر ہمارے دروازہ پر آ بیٹھا۔ اس لئے اس پر الہام تو نازل کردیا مگر وہ ایسا ہی تھا۔ جیسے کتے کو ٹکڑا ڈال دیا جائے۔ چراغ دین تو مرتد ہوگیا کیوں کہ جبیز کو اس نے اعلیٰ چیز سمجھ لیا اور اس پر اترانے لگا۔ لیکن اگر پیچھے پڑنے سے پہلے جبیز ہی نازل ہو اور انسان اس پر متکبر نہ ہو بلکہ دعاؤں میں لگا رہے تو اس کے لئے اعلیٰ چیز بھی نازل ہوگی۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جنھیں پہلے پہل معمولی چیز ملتی ہے۔ لیکن جب تعلقات بڑھ جاتے ہیں اور دوستی ترقی کر جاتی ہے تو دعوتیں ہونے لگتی ہیں۔ پس اگر کسی کو خدا تعالیٰ نے خوان نعمت پر نہیں بلاتا اور دعوت نہیں دیتا تو بھی اسے کوشش جاری رکھنی چاہئے خواہ جبیز ہی مل جائے۔

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی قادیانی مبلغین کو نصائح مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۰ نمبر ۶۸ مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۳۰ء)

چوں کہ اس شخص (چراغ دین) نے ہمارے سلسلہ کی تائید کا دعویٰ کرکے اور اس بات کا اظہار کرکے کہ میں فرقہ احمدیہ میں سے ہوں جو بیعت کر چکا ہوں طاعون کے بارہ میں شاید ایک یا دو اشتہار شائع کئے ہیں اور میں نے سرسری طور پر

اب ایسی تحریروں کو کیا کہنا چاہیے۔

[illegible]

[illegible]

## (۲۰) غلام محمد قادیانی کی نبوت

جس طرح تمام نبی ماموریت سے پہلے بالکل گمنام گمشدہ معمولی اور بے علم محض ہوتے ہیں۔ ایسا ہی میرا حال تھا [illegible] ہر قلم و [illegible] بھی تمام توجہ اپنے ذاتی فرائض منصبی [illegible] میں مراد کو پہنچ [illegible] شور و غل کے ساتھ غار حرا یا غار ثور سے باہر نکل آیا جس کی کوئی مثال موجودہ دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ ایک ہی رات میں وہ عظیم الشان تبدیلی مجھ میں ظہور میں آگئی کہ میں عالم بھی ہو گیا۔ مصنف بھی ہو گیا مقرر بھی ہو گیا۔ امام بھی ہو گیا اور مصلح بھی ہو گیا اور یہ سب کچھ علم و عمل کے اتحاد کے ساتھ ظہور میں آیا مجھے جس انجمن نے اپنی تجارت میں بطور کارندہ ملازم رکھا ہوا تھا وہ انجمن حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی طرح عنقریب میری زوجیت میں آغوش [illegible] ہے۔ ملخص

اس کے بعد میں خدائے واحد اسلام کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اور جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک اور خالق ہے۔ اس کے نام عزت و جلال کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ (مرزا صاحب کے) مندرجہ بالا تمام الہامات و مکاشفات میں تمام شاہانہ تصویر اور اس کے متعلقہ کاروبار میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں اور صرف میں ہی ان سب کا مصداق اور مدعی صادق ہوں ۔۔ ۔۔۔ میں خدا کے فضل سے (مرزا صاحب کے) ۲۰۔ مئی ۱۹۰۶ء کے الہام کا بھی مصداق ہوں۔ جو حسب ذیل ہے:

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ

(تفسیر آسمانی سبعا من المثانی مؤلفہ عبداللہ تیماپوری صاحب قادیانی مدظلہ)

اسی تفسیر کے سلسلہ میں تیماپوری قادیانی صاحب الرحمن الرحیم سے نکتے پیدا کرتے ہیں جس کی مرزا صاحب داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ گردن خویش آمدن پیش بغور ملاحظہ ہو۔

رحمن و رحیم۔ یا باسم محمد و احمد۔ یہ ایک تخم کی دو پھانک ہیں۔ یہ دونوں شقوں کے درمیان سے نور اللہ کا سوز بند یہ عشق نکلا۔ پھر نیاز کی زمین سے ناز کا درخت بلند ہوا اس کی شاخیں آسمان سے جا لگیں۔ اس کی ایک شاخ ڈالی میں توحید کے خوشنما پھول لگے۔ یوں وحدت کثرت میں آکر اپنا جلوہ دکھائی۔ اور استعداد زمانہ کی وجہ سے وحدت الوہیت کا تاج کثرت کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ تو خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے چونکہ وہ ذات اپنی الوہیت میں شرکت پسند نہیں کرتی۔ لہذا اس کی اصلاح کے لئے مامور من اللہ آیا کرتے ہیں۔ چنانچہ فی زمانہ حضرت مسیح ناصری کو خدا کے نادان بندوں نے اس کی خدائی میں شریک گردانا ہمیشہ کیلئے مسیح کو زندہ مانا حقیقی پرندوں کے پیدا کرنے والے مردوں کو جلانے والے یقین کر لیا۔ اس شرکانہ عقیدت کو مٹانے کے لئے اللہ پاک نے اپنے ایک برگزیدہ غلام احمد کو مسیح احمد بنا کے بھیجا۔ پھر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ پھر وہی بادشاہ زمین و آسمان نے اس عاجز کو چن لیا۔ تاکہ زور آور حملوں سے غلام احمد کی سچائی کو ظاہر کرے اور اُس کے ذریعہ سے بذریعہ الہام ایک نور حق کے آنے کی پیش گوئی بھی سنائی جو اُس عاجز کے وجود سے پوری ہوئی وہ یہ ہے۔

(جاءك النور وهو افضل منك (یعنی آئے گا تیرے پاس ایک نور اور وہ تجھ سے بھی افضل ہوگا) اس نور کی بزرگی میں بطور استعارہ یہ الہام نازل ہوا۔ كان الله نزل من السماء۔ یہ مرتبہ خاتم ولایت محمدی کی طرف اشارہ ہے اور الہام "پایۂ محدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد" میں ظاہر ہونے والے راز کو کھولتا ہے غرض ایک وجہ سے مرتبہ احمدیت مرتبہ محمدیت کا ظل ہے۔ اور ایک وجہ سے مرتبہ

# (۱۲۱) عبداللہ تیماپوری قادیانی کی نبوت

فی زمانہ حضرت غلام احمد مجدد چودھویں صدی نے علوم ظاہری سے تمام ادیان باطلہ پر دین حق کا غلبہ ثابت کر کے تصوف میں مرتبہ شہود کا سبق پڑھایا۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تعلیم دی۔ انہیں کے خادم اس عاجز مامور من اللہ کے ذریعہ سے تعلیم میں ترقی کرتے ہوئے دنیا کو دین کے رنگ میں لانے کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(اوفقان صف عبداللہ تیماپوری صاحب قادیانی)

اللہ پاک نے اس عاجز پر پہلے صحیفہ آسمانی کا نزول فرما کر سلسلہ آسمانی کی طرف مخلوق کو دعوت دینے کی تاکید کی ہے۔ بائیس سال کا عرصہ گذرتا ہے خاکسار خدا سے وحی پا کر اس کام کو انجام دے رہا ہے۔

(اوفقان صف عبداللہ تیماپوری صاحب قادیانی)

ناظرین! یہی تفسیر کبیر ہے (یعنی تیماپوری صاحب قادیانی کی تصنیف) جس کو حضرت اقدس مسیح موعود خلیفۃ اللہ مرزا غلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک رویا (خواب) میں دیکھا ہے۔ آپ نے تفسیر نغات کے سنہری چوغہ کو شیطان لوگوں کی نظروں سے غائب کرنے کے لئے لے بھاگا تھا۔ یہ خاکسار شیطان سے چھین کر واپس لایا۔ اس کی تعبیر خود حضرت (مرزا) صاحب نے یہ کی ہے کہ وہ تفسیر ہمارے (مرزا صاحب کے) لئے موجب عزت و زینت ہوگی۔ الحمد للہ اس تفسیر مبارک سے حضور کی رویائے صادقہ روحانی و ظاہری طریق میں مجسم بن کر پوری ہوئی۔ یہ خاکپائے حضرت ان رسول اللہ آپ ہی کے اتباع کی برکت سے مردگی سے زندہ ہو کر ایک قاش عرفان الٰہی و عشق و نبوت محمدی کی آپ ہی کے ہاتھوں سے کھایا ہے۔ جس کی خوشخبری براہین کے حاشیہ در حاشیہ ص۲۴۲ میں دی گئی ہے۔ اور اس عاجز کی زندگی کے ساتھ دین اسلام کی ترو تازگی و ترقی منظور الٰہی ہے۔ میرے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی صداقت زور آور حملوں کے ساتھ دوبارہ ظاہر ہوگی (انتہیٰ مجلہ شنا بامش۔ للمولف)

## (۲۲) گل تازہ شگفت

اگر میں صدیوں کا موعود نہیں ہوں تو دوسرا کوئی بتائے جو عین وقت میں بیچ ۱۹۱۴ء میں آیا۔ اگر میاں (محمود احمد) صاحب کے مامور ہونے کا انتظار ہے تو وہ بالبداہت غلط ہے۔ پہلے تو اسی بنا پر غلط ہے کہ مامور کبھی ایک زبردست جماعت کا خلیفہ نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ مامور کے ساتھ ہونے والوں کو ایمان بالغیب اور امتحانات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور سوائے اس کے حضرت (مرزا صاحب) نے پسر موعود کے لئے نطفہ و علقہ لکھا ہے۔ وہ لکھا ہے کہ وہ معمولی انسان ہوگا۔ تمہاری نظریں دھوکا کھا جائیں گی اور یہی سنت اللہ ہے...... ایسی صورت میں نہ خواجہ کمال الدین صاحب مامور ہو سکتے ہیں اور نہ مولانا محمد علی صاحب اور نہ میاں (محمود احمد صاحب) یہ کل مشہور انسان ہیں۔ اگر یہ لوگ اس کام کے لئے مامور ہو جائیں تو خدا کی سنت میں فرق آتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ جل شانہ اپنی سنت کے مطابق جماعت احمدیہ کے ابتلاء کے زمانہ میں صدیق کا انتخاب کیا ۱۹۱۴ء دیر آمدہ زراہ دور آمدہ کا وعدہ پورا کیا۔ اس کا تفصیل وار ذکر آئندہ آئے گا۔

ہر لفظ پیش گوئی کا نقیر پر چسپاں ہوتا ہے۔ پہلے تو یہ نشان کہ وہ نطفہ علقہ کی طرح ہے۔ اس کو دیکھ کر لوگوں کی نظر دھوکا کھائے گی۔ وہ اس طرح کہ پیدائش کے لحاظ سے بھی میرا یہ حال ہے کہ میں حد درجہ کا کمزور پیدا ہوا تھا۔

محمدیت مرتبہ احمدیت کا ظل ہے ...... لہٰذا آپ (مرزا صاحب) خاتم ولایت احمدی ہوئے اور اس عاجز کے وجود سے یہ کشف مرتبہ ثانیہ روحانی میں ظل رحمانی کے درجہ پر یوں پورا ہوا کہ حضرت اقدس مسیح احمد اپنے وجود سے تو لد روحانی مظہر جمال تھے آپکے وجود میں جمال کا غلبہ زیادہ تھا اور جلال اس میں پوشیدہ تھا۔ اس معنے کر جمالی رنگ میں آپ کا تولد ہوا۔ اور یہ عاجز آپ کے پیچھے اور ساتھ میں مرتبہ جلال وجمال پہلو لیا کر خاتم ولایت محمدی ہوا ہے "اول آخر نسبت دارد" کا دورہ پورا ہو کر قدرت ثانی کا دوسرا دور دور محمدی کا آغاز ہوا۔ یہ مرتبہ ظل رحمانی ہے ۔مرتبہ راز اللہ ہی اللہ ہے۔ خدا ہی جانے کیا سے کیا ہونے والا ہے (مولوی تیماپوری صاحب کا مرزا صاحب سے غالباً مرتبہ بلند ہونے والا ہے اور اس میں بھی مرزا صاحب ہی کا نام روشن ہونے والا ہے۔ جیسا کہ خود مرزا صاحب کے صاحبزادے میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے فیصلہ فرما دیا ہے۔ کہ دنیا میں وہی استاد لائق کہلاتا ہے جس کے شاگرد لائق ہوں۔ اور جس کے شاگرد استاد سے بازی لے جائیں اس کی استادی کا کیا کہنا۔ استادوں کا استاد نکلا۔ بہر حال تیماپوری صاحب بھی مرزا صاحب سے کچھ کم نوسلہ مند نہیں ہیں کامیابی ناکامیابی قسمت کی بات ہے۔ للمولف)۔

(تفسیر آسمانی سبحان الشانی حصہ اول ص۲۹۱ مصنفہ عبداللہ تیماپوری صاحب قادیانی)

عبداللہ صاحب پر قادیانی فیضان کا واقعی خوب سیلاب آیا آپ کی تصانیف بھی کثیر ہیں منتخب ذیل میں درج ہیں۔

(۱) ام العرفان (۲) ارشادات آسمانی
(۳) طوفان کفر۔ میزان حشر (۴) شان فرزند دلبندی
(۵) تفسیر آسمانی سہ اول۔ دوم (۶) صحیفہ آسمانی۔ الہامات الٰہی مہدی موعود
(۷) توحید آسمانی (۸) حقیقت وحی اللہ۔ صداقت کلام اللہ

مطابق ۱۸۸۶ء تھی۔ گویا انہوں نے فقیر کی پیدائش کی تاریخ ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۶ء بتائی تھی

ان کل بشارتوں کے مطابق میری پیدائش ۴۔ رمضان بروز دوشنبہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۷۔ جون ۱۸۸۶ء ہے۔ یہ تاریخ اسکولوں اور دفاتر میں بھی لکھی ہوئی ہے...... کوئی آج کی بنائی ہوئی تاریخ نہیں ہے۔ اور رشد کا زمانہ چالیسویں سال میں آتا ہے۔ اسی لحاظ سے مرزا صاحب نے میرے ظہور کی تاریخ ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء بتائی ہے۔ ویسا ہی ہوا ہے۔

(خادم خاتم النبیین ص۱ مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

اب حق آگیا۔ اس کی طرف حضرت (مرزا) صاحب نے اشارہ کیا تھا کہ جب تک روح القدس سے تائید پاکر کوئی کھڑا نہ ہو۔ تم سب مل کر کام کرو۔ اس کے بعد اس کی اتباع کرنا۔ اسی میں نجات ہے۔ اس کام کے لئے اپنی جماعت میں رات دن دعا کرنے کے لئے کہا تھا ؎

عید مناؤ اے احمدیو سب مل کر　　منتظر جس کے تھے تم آج وہ موعود آیا

(خادم خاتم النبیین ص۶ مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

میری اس ماموریت کے انکار کی صورت میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر وہ موعود میں نہیں ہوں۔ تو دوسرا کوئی پیش کرے۔

(خادم خاتم النبیین ص۱۲ مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

## (۲۴) تین کو چار کرنے والا

(۱) میں بھائیوں کے لحاظ سے بھی چوتھا ہوں اور بہنوں کے لحاظ سے بھی چوتھا ہوں۔ چھوٹوں میں بھی چوتھا ہوں اور بڑوں میں بھی چوتھا ہوں۔

(۲) پیدائش کی گھڑی چوتھی ہے۔ دن چوتھا ہے۔ تاریخ چوتھی ہے۔ صدی ابجد کے لحاظ سے چوتھی ہے۔ سال چوتھا ہے۔ یعنی ۴۔ رمضان پیر کا دن ۱۳۰۳ھ میں پیدا ہوا۔

(خادم خاتم النبیین ص۵۹ مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

رونے کی آواز تک نہیں نکلتی تھی - والد نے کہا کہ یہ بچہ کیا جیتا ہے - گھوڑے پہ بیٹھ کر دو والدہ نے کہا کہ ابھی جان ہے - ذرا ٹھیرو - ...... اللہ جماعت احمدیہ سے کام لینا چاہتا ہے - ان میں مخلص لوگ کثرت سے ہیں - .... - اللہ اس جماعت کو چھوڑنا نہیں چاہتا - پھر دوبارہ نقل ہوا ہے - حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ جب تک کوئی روح حق پاکر گھبرا نہ ہو سب مل کر کام کرو - اس روح حق والے کی طرف ہو جاؤ اور وہ صدیقی رنگ میں ہے - نطفہ اور علقہ کی طرح بے حقیقت نظر آئے گا - دھوکا نہ کھانا - غرض اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے - وہ خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں -

(خادم خاتم النبیین صـ مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

اسی طرح حضرت صاحب نے جو پیش گوئی کی وہ بھی بتاتا دیل ہے - اور اس وقت اس پیشگوئی کے سننے ہوئے لوگ کافی موجود ہیں اور صاف الفاظ میں ہے - ایک بت حل میں ظاہر ہوگا - جس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنی ہوتے کہ سنہ ۱۹۲۳ء مطابق ۱۳۴۲ھ میں ظاہر ہوگا - ایسی صورت میں احمدیوں پر حجت ہے اگر میں نہیں ہوں تو دوسرا کوئی بتلائے یہ قطعی فیصلہ ہے اس سے بھاگنا اور بے بنیاد اعتراض کرنا ایمانداری نہیں - اور کوئی کج طبع آدمی اس کی مخالفت بھی کرے گا تو وہ انشاء اللہ چند روز میں پکڑا جائے گا

(خادم خاتم النبیین صـ مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

## (۲۳) مرزا قادیانی صاحب کی پیشگوئی

حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے ۲۰ - اپریل ۱۸۸۶ء میں یہ اعلان کیا کہ ایک ماموں قریب میں پیدا ہونے والا ہے - یعنی آج سے ایک مدت حمل میں دنیا میں آئے گا وہ روح حق سے پڑھے گا - اس کا نزول گویا خدا کا آنا ہے وہ ایک عظیم الشان انسان ہے وغیرہ وغیرہ -

حضرت مرزا صاحب نے جب یہ اعلان کیا تھا رجب کا مہینہ تھا سنہ ۱۳۰۳ھ

کی بشارت میں سمجھا...! یوسف کیوں کہا گیا۔ یہ قصہ طول ہے مگر بہت دلچسپ اور بڑی حقیقت ہے۔ خدا کے الفاظ کس شان پر سجتے ہیں۔ صاحب دل جانتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام کی خصوصیات میں سے پہلی خصوصیت زلیخا کے مقابلہ میں آپ کی عصمت ہے دوسرا آپ کا علم ہے۔ تیسرا آپ کا عفو کا مادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے علم یوسف اس کمال کا دیا ہے کہ اگر واقعات بیان کروں تو ایک دفتر ہو جائے ...... اب رہا عصمت کا معاملہ۔ ایسے تو کئی موقعے ہوئے ہیں جن سے یوسف موعود صاحب ہی واقف ہیں۔ (لاحول ولا قوۃ) مگر ایک واقعہ جو ہمارے خاندان میں مشہور ہے بہت عجیب ہے۔ یوسف زلیخا کے قصہ سے بھی اہم ہے اس کو مختصر طور پر بیان کرتا ہوں اس میں اس بات کی ضرور احتیاط کروں گا۔ کہ یہ مانہ اس وقت کھلے پر فساد کا باعث نہ ہو جائے کیوں کہ وہ عورت جس سے میرے نفس کی آزمائش کی گئی۔ وہ اب غیر کے قبضہ میں ہے ایک وقت آئے گا کہ یہ قصہ عام ہو جائے گا۔ تب اس کا جواب دار میں نہیں ہوں صاحب یہ بات صرف ہمارے خاندان تک ہی محدود ہے ...... غرض وہ لڑکی بہتر سے بہتر لباس پہنی ہوئی، پھول اور عطر میں بسی ہوئی رات کے دو بجے میری چادر میں گھس کر لیٹ گئی اور منہ پر منہ رکھا ساتھ ہی آنکھ کھل گئی۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ لڑکی ہے۔ شیطان کے پورے قبضے ہو چکے تھے۔ صرف اس غفور الرحیم خدا نے مجھ پر رحم کیا کہ میں نے اس کو دور کرنے کی کوشش کی۔ وہ اور بھی نزدیک ہوئی میں اٹھ کر اس کو ڈھکیل دیا اور وہ لڑکی اپنے حجرہ میں چلی گئی ...... جب رات کے دس بجے میں کھانا کھا کر دیوان خانہ میں سونے کے لئے گیا۔ وہاں اس لڑکی کے چچا نے مجھے بلایا اور سڑک پر لے گئے۔ وہاں ان کے والد کھڑے تھے میں حیران تھا کہ کیا سوال ہوگا۔ جب دونوں ملے تو چچا نے کہا کہ یہ واقعہ صرف آپ کے لئے ہوا۔ مجھے خبر نہیں تھی کہ میرا خط ملا ہوا ہے۔ میں نے کہا واقعی بات ٹھیک ہے بی بی کہتی تھی کہ میں زہر کھا کر مر جاؤں گی۔ تب انہوں نے کہا کہ آپ کی مراسلت

## (۲۵) قادیانی نشان

۱۹۲۵ء جولائی کے ماہ میں جب میں قادیان گیا ہوا تھا وہاں بھی اللہ تبارک تعالیٰ نے بطور نشان بے موسم بارش بھیجا جولائی میں بارش تو واقعی سراسر بے موسم تھی۔ (ناقل) وہ اس طرح کہ ایک رات کے اندر اطراف قادیان کے تالاب ہو گیا نظم اور تانگے بند ہو گئے اور کم سے کم پانی راستہ پر ران برابر ٹھہر گیا تھا۔ لوگوں کی زبانی سنا گیا کہ شاید ہی کسی زمانہ میں ایک رات میں اتنی بارش آئی ہو۔ اور اس بارش میں یہ نشان یہ ہوا کہ قادیان کا مشہور کتب خانہ جس میں ہزار ہا روپیہ کی نایاب کتب ہیں ایک حصہ دیوار مع چھت گر گیا۔ اور رات کا وقت تھا۔ بارش نہ رکی تھی۔ کوئی شخص نہ پہنچ سکا آخر صبح تک تمام الماریں کیچڑ میں لدی ہوئی۔ تمام کتابیں بری طرح بھیگی ہوئی۔ صبح یہ نظارہ اپنے زبان حال سے پکار کر کہہ رہا تھا کہ جو کتب خانہ قادیان کی علمیت کے فخر کا باعث تھا۔ چن بسویشور کے تصرفات نے اس علم پر پانی پھیر دیا۔ لطف یہ کہ وہ کل کتب دوپہر کے وقت جب دھوپ میں کھول کر ڈالی گئیں تو وہیں ڈالی گئیں جہاں فقیر تکیہ لگایا تھا۔ فقیر بیٹھا ہوا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ اور خدا نے قدیر کے احسان کا مزا اٹھا رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ کتب زبان حال سے یہ پکار کر کہہ رہی ہیں۔ اے صدیق۔ قادیان والوں نے ہمارے الفاظ کے غلط معنی کر کے دنیا میں دھوم مچائی ہے ہم آپ کے پاس فریاد لائے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار لہم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا والاٰخرۃ۔

(رسالہ ختم النبیین ص۳۵ مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

## (۲۶) ایک قادیانی یوسف

حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کی بشارت میں جتنی صفتیں یوسف موعود کی آئی ہیں وہ کل کمال درجہ پر مجھ پر صادق آتی ہیں...... دوسرا نکتہ یہ کہ حضرت مرزا صاحب

ہم کو مل گئی۔ اس وجہ سے ظاہر کیا ہے۔ جب میں نے یہ بات سنی فوراً ہی اپنی بریت کی کوشش کرنا چاہا۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ میری نیت بری ہے۔ میں نے کہا کہ واقعہ یہ ہے کہ پنجشنبہ کی رات کو بی بی دو بجے میرے گود میں آکر سو گئی مگر خدا نے رحم کیا کہ مجھے بچا لیا۔ یہ بھی میں نے آپ سے اس وجہ سے کہا کہ میں ایک کنواری لڑکی کی طرح حیادار ہوں۔ میری عصمت پر دھبہ آتا ہے۔ اس وجہ سے میں نے اظہار کیا ہے۔ غرض دو چار دن وہاں سے نکل گیا۔ رفتہ رفتہ پھر یہ واقعہ عام ہونے لگا۔ اسی مماثلت کے لحاظ سے حضرت مرزا صاحب کے الہام میں وکذالک منناعلے یوسف لنصرف عنہ السوء والفحشاء آیا ہے۔ اور آپ نے آخر زمانہ میں یہ لکھا ہے:۔

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا — آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے — گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

غرض اللہ تعالے نے سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر رہنے کی وجہ سے اس کو احسن القصص کہا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ یوسف علیہ السلام کو اس خوبی کے باعث مراتب دے۔۔۔۔۔۔ جس وقت فقیر کے نفس کی آزمائش کی جا رہی تھی اس وقت اس عورت کی عمر (۱۷) سال اور میری عمر (۳۰) سال تھی۔ یہ واقعہ بعض امور میں یوسف زلیخا والے واقعہ سے اہمیت زیادہ رکھتا ہے وہ اس طرح کہ:۔

| | |
|---|---|
| زلیخا بوڑھی | یہاں جوان |
| یوسف غلام | یہاں آزاد |
| عزیز مصر کا خوف | یہاں کوئی خوف نہیں۔ |
| زلیخا بجائے والدہ پرورش کی تھی | یہاں مقابلہ کی زندگی |
| زلیخا غیر کی منکوحہ | یہاں غیر کی منسوبہ درحقیقت اپنے نام کی۔ |
| وہاں دن کا وقت | یہاں رات کا وقت |

اس واقعہ کے بعد پھر میرے دل میں نفس کے جذبات بالکل ٹھنڈے ہو گئے۔

کے عقائد درست نہیں گے۔ اور میں بسو یشور کے ذریعہ سے دیر نسبت کے عقائد کی اصلاح ہوگی۔

(خادم خاتم النبیین مصنفہ صدیق دینداز صاحب چن بسویشور)

نقیر صدیق دیندار چن بسو یشور جانتا ہے کہ وہ (میاں محمود احمد صاحب دیر بسنت خلیفہ قادیان) ایک متقی مرد ہے۔ اور بڑے بشارتیں والا ہے ان سے ہمارا جھگڑا صرف مذہبی چند فرمات نہیں ہے۔ جس کی غفلت سے اصولی ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اسی وجہ سے میں نے مخالفت کی۔ اب کوئی مخالفت نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالٰے نے سمجھا دیا ہے کہ وہ عنقریب ہمارے عقیدے کے ساتھ ہو جائیں گے جس کے آثار گذشتہ چند ماہ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔

(خادم خاتم النبیین دیباچہ صفحہ مورخہ یکم جون ۱۹۳۴ء مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

اے جماعت احمدیہ کے فریس اور دانشمند لوگو۔ اللہ تعالٰے نے آپ کو بہ نسبت دیگر فرقوں کے بہت بڑی ذمہ داری دی ہے۔ اس امانت کو ضائع مت کرو۔ ماآتیکم من رسول اللہ اکافر بہ تستہزون۔ میں درخواست ہو چن بسویشور اور دیر نسبت کو اللہ تعالٰے نے صرف خدمت خاتم النبیین کے لئے انتخاب کیا ہے۔ چونکہ میاں صاحب مامور نہیں ہیں اس وجہ سے اس کا علم ان کو نہیں۔ وہ میرے ساتھ ہونا ضرور ہے۔ ان کا انتظار دکن میں ویسا ہی ہے جیسا میرا انتظار تھا۔ ہم دونوں کا وجود ہی دکن کی اقوام پر حجت ہے۔

(خادم خاتم النبیین صفحہ مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

میں میاں محمود احمد صاحب کو دکن کی بشارتوں کی بنا پر خلیفہ جماعت احمدیہ قادیان مانتا ہوں گو لاہور کی جماعت مخالف ہے۔ کیوں نہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ جس کا ظہور ہو چکا اس کا انکار کیسا۔

(خادم خاتم النبیین صفحہ ۳ مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

کے عقائد درست ہو جائیں گے۔ اور یہ بن بسویشور کے ذریعہ سے دیر نسبت کے عقائد کی اصلاح ہوگی۔

(خادم خاتم النبیین ص… مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

نفیر صدیق دیندار چن بسویشور، باثبات کردہ میاں محمود احمد صاحب دیر نسبت خلیفہ قادیان، ایک متقی مرد ہے۔ اور بڑے بشارتیں والا ہے ان سے ہمارا جھگڑا صرف مذہبی چند فروعات میں ہے۔ جس کی غفلت سے اصولی ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اسی وجہ سے میں نے مخالفت کی۔ اب کوئی مخالفت نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے معلوم کرا دیا ہے کہ وہ عنقریب ہمارے عقیدے کے ساتھ ہو جائیں گے جس کے آثار گذشتہ چند ماہ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔

(خادم خاتم النبیین دیباچہ ص… مورخہ یکم جون ۱۹۲۴ء مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

اے جماعت احمدیہ کے فریس اور دانشمند لوگو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ نسبت دیگر فرقوں کے بہت بڑی ذمہ داری دی ہے۔ اس امانت کو ضائع مت کرو۔ مایاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔ میں واضح ہو چن بسویشور اور دیر نسبت کو اللہ تعالیٰ نے صرف خدمت خاتم النبیین کے لئے انتخاب کیا ہے۔ چونکہ میاں صاحب مامور نہیں ہیں اس وجہ سے اس کا علم ان کو نہیں۔ وہ میرے ساتھ ہونا ضرور ہے۔ ان کا انتظار دکن میں ویسا ہی ہے جیسا میرا انتظار تھا۔ ہم دونوں کا وجود ہی دکن کی اقوام پر حجت ہے۔

(خادم خاتم النبیین ص… مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

میں میاں محمود احمد صاحب کو دکن کی بشارتوں کی بنا پر خلیفہ جماعت احمدیہ مانتا ہوں گو لاہور کی جماعت مخالف ہی کیوں نہ ہو میری سمجھ میں نہیں آتا۔ جس کا ظہور ہو چکا اس کا انکار کیسا۔

(خادم خاتم النبیین ص… مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

سکے ہیں ان کی بیخ کنی کرتا رہا اور کرتا رہوں گا۔ صدیق دیندار چن بسویشور۔

(رسالہ خاتم النبیین ص ۳۹ مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

اس بات کی گواہ تقریباً تمام دنیا کی اقوام ہیں ان کی عبارتوں میں یہ بات چلی آرہی ہے کہ پہلے دیو بسنت (اولوالعزم محمود) ظاہر ہوگا۔ اس کے خیالات سے عالم میں پریشانی ہوگی۔ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ ان کو دور کرنے کے لئے چن بسویشور وصدیق دیندار ظاہر ہوگا۔ ان کتابوں نے ان دونوں وجودوں کی جو تاریخ ظہور و نشانات بتائے ہیں اس کی کوئی تردید کر دے تو میں ہر شرط منظور کرنے کو تیار ہوں۔ گویا پیشگوئیوں نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کے بتا دیا ہے کہ یہ چن بسویشور ہے۔ اور یہ دیو بسنت چن بسویشور کے حالات سے آپ لوگوں کو ایک حد تک علم ہوا ہے۔ صرف اب دیو بسنت کے نشانات بطور حجت دوبارہ پیش کرکے چیلنج دیتا ہوں کہ اگر ان نشانات والا دیو بسنت میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کے سوا دوسرا کوئی ہے تو ثابت کر دے۔ تو ایسی صورت میں ہر شرط منظور۔

دیو بسنت (اولوالعزم محمود) والی کتاب مطبوعہ تیار ہے۔ اس میں تفصیل وار بیان ہے ...... ان نشانات کے علاوہ اور بھی بہت سے نشان ہیں۔ مگر اب میں جماعت قادیان اور تمام عالم سے دریافت کرتا ہوں کہ دھرم قدیم کتب اولیاء میں یہ پیشگوئیاں موجود اور ادھر وہ موعود انسان یعنی میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) موجود ہے۔ پھر آپ کو شک میں ڈالنے والی وہ کون سی چیز ہے۔ ان پیشگوئیوں کے ساتھ ہی لکھا ہے۔ یہ دیو بسنت مسلمانوں کو قرآن مجید کے الفاظ کے غلط معنی کرکے بتلائے گا اور ایشور اوتار جس کو رحمۃ للعالمین کہتے ہیں ان کی ہتک کرے گا۔

(رسالہ خاتم النبیین ص مصنفہ صدیق دیندار صاحب چن بسویشور)

اور ساتھ ہی یہ لکھا ہے کہ ایسا شخص عقائد میں غلطی پیدا کرے گا۔ اس کی اصلاح صدیق دیندار چن بسویشور سے ہوگی۔ اور صاف لکھا ہے کہ دیو بسنت (اولوالعزم محمود) قرآن کے الفاظ کے غلط معنی بیان کرے گا ...... اور لکھا ہے کہ چن بسویشور

# فصل بیسویں

# خاتمہ

## (۱) ابتلاء کی حقیقت

قرآن کریم کی تو شان ہی یہ شان ہے کہ:-

فلا اقسم بما تبصرون ۝ وما لا تبصرون ۝ انه لقول رسول کریم ۝ وما ھو بقول شاعر ۝ قلیلا ما تومنون ۝ ولا بقول کاھن ۝ قلیلا ما تذکرون ۝ تنزیل من رب العلمین ۝ (پارہ ۲۹۔ رکوع ۶)

ترجمہ:- جو چیز تم کو دکھائی دیتی ہے اور جو چیز تم کو نہیں دکھائی دیتی۔ ہم سب کی قسم کھاتے ہیں کہ یہ (قرآن) بلاشبہ کلام (الہی) ہے۔ ایک معزز فرشتے کا (لایا ہوا) اور یہ کسی شاعر کی (بنائی ہوئی) بات نہیں ہے (مگر) تم لوگ بہت ہی کم یقین کرتے ہو۔ اور نہ یہ کسی (ضراتی) عامل کے منکے ہیں (مگر) تم لوگ بہت ہی کم غور کرتے ہو (یہ) پروردگار عالم کا اتارا ہوا (کلام) ہے۔

قرآن کریم میں کلام الہی اس درجہ نمایاں اور اس درجہ خالص ہے کہ کسی التباس کا امکان نہیں۔ یہ خصوصیت کس شان سے واضح کی جاتی ہے۔ اللہ اکبر۔

ولو تقول علینا بعض الاقاویل ۝ لاخذنا منه بالیمین ۝ ثم لقطعنا منه الوتین ۝ فما منکم من احد عنه حاجزین (پارہ ۲۹ رکوع ۶)

ترجمہ:- اور اگر (پیغمبر ہماری طرف سے) ہم پر کوئی بات بنا لاتا تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اس کی گردن اڑا دیتے۔ اور تم میں سے کوئی بھی ہم کو اس (بات) سے نہ روک سکتا۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ نے ایک خط سے مجھے اطلاع دی ہے کہ آپ سے ہماری جماعت کا ہر فرد خوش ہے۔ اور حال میں ایک خط قادیان سے آیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عرض یہ ہے کہ مجلس مشاورت کے بعد آئندہ سال کے پروگرام میں دکن کی طرف مزید توجہ دی جائے گی اور آپ کے کام میں دلچسپی پیدا کرنے کی خاص کوشش کی جائے گی۔ دہلی میں دیوان میسور سے ملاقات کرنے پر معلوم ہوا . . . . . . . بہر حال آپ کام کرتے جاویں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے اپنے وقت پر ضرور پورے ہوں گے۔

مزید براں یہ عرض ہے کہ بوجہ مالی تنگی اس علاقہ کی طرف توجہ نہیں ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ کام کی رپورٹ براہ کرم ضرور بھیج دیا کریں اور مشکلات سے اور نتائج سے آگاہ فرماتے رہا کریں۔ والتسلیم۔

دستخط بالا ہیڈ بیئر شریف

نائب ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

(مہر: ناظر قادیان)

(خادم خاتم النبیین مصنفہ صدیق دیندار چن بسویشور)

عن اٰیاتہ تستکبرون (پارہ ۷ رکوع ۱۴)۔

ترجمہ۔ کاش تم ان ظالموں کو اس وقت دیکھو جبکہ وہ موت کی بے ہوشیوں میں پڑے ہیں اور فرشتے (ان کی جان نکالنے کے لئے ان پر) اپنے ہاتھ پھیلا رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ اپنی جانیں نکالو۔ آج تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی اس لئے کہ تم خدا پر ناحق (ناروا) جھوٹ بولتے تھے اور اس کی آیتوں کے ماننے سے اکڑا کرتے تھے۔

دراصل یہ شدید امتحان ہے جس سے بچنا بہت دشوار ہے کیونکہ دنیوی زندگی میں جو انتہا عروج نظر آتا ہے تعظیم ہوتی ہے تکریم ہوتی ہے تحسین کی جاتی ہے عزت بڑھتی ہے شہرت بڑھتی ہے یہ سب باتیں عامیانہ نظر سے دیکھنے میں صداقت کی دلیل مانے جاتے ہیں۔

چنانچہ اس باب میں قرآنی تنبیہ ملاحظہ ہو۔

فاما الانسان اذا ما ابتلٰہ ربہ فاکرمہ ونعمہ فیقول ربی اکرمن (پارہ ۳۰ رکوع ۱۴)

ترجمہ۔ لیکن انسان کا حال تو یہ ہے کہ جب اس کا پروردگار اس طرح پر اس (کے ایمان) کو آزماتا ہے کہ اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ خوش ہو کر کہتا ہے کہ میرا پروردگار میری تکریم کرتا ہے (حالانکہ وہ اس کو ابتلا میں ڈالتا ہے)۔

یہ نکتہ دراصل ہمارا ایمان پر ہے۔ بعض آثار سے مطمئن نہ ہونا چاہئے۔ بہت نازک تعلیم ہے۔ علم ناقص ہو تو اس میں بہت فریب اور گمراہی کا امکان ہے بڑی تباہی کا اندیشہ ہے۔ خیر کی شکل میں جو ایمان کی آزمائش ہوتی ہے وہ شر سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ کہ اس کی فہم اور اس کی شناخت کے واسطے اعلیٰ بصیرت درکار ہے ورنہ ضلالت ہے۔ ادبار ہے۔ چنانچہ اس فتنہ کی بھی تنبیہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔ ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ والینا ترجعون (پ ۱۷ رکوع ۳)

ترجمہ۔ اور ہم تم کو بری اور بھلی حالتوں میں (رکھ کر) آزماتے ہیں اور (آخرکار) تم (سب) کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

پس کیا اشتباہ رہے۔ کیا فتنہ ہے کہ کوئی آیات الٰہی کی تکذیب کرتا رہے اور ترقی کرتا رہے۔ فریب کھاتا رہے۔ مہلت پاتا رہے۔ اسی پر اتراتا رہے۔ کیا سخت جال ہے۔

غرض کہ قرآن کریم دین کا محض ہے۔ ایک نقطہ بھی نادرست نہیں ہے اور کس طرح ہوسکتا ہے جب کہ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین بالمومنین رؤف رحیم ؐ جیسے نبی کو تنبیہ ہو کہ جہرۃ کہنے سے دل کانپ اٹھے اور اس کے سوا کس کا حوصلہ ہے جو اس خطاب کا متحمل ہو وہی ہے جو صاحب معراج ہے صاحب کوثر ہے اس پر عرش سے فرش تک صلوٰۃ وسلام ہو رہی ہے اور اسی کی شان ہے۔ ورفعنا لک ذکرک اور انک لعلیٰ خلق عظیم اور پھر صلی اللہ علیہ وسلم۔

لیکن کچھ لوگ ایسے ظالم بھی ہوئے اور ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ان کی خبر دی گئی ہے۔

ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ (پارہ ۷ رکوع ۱۰)

ترجمہ:۔ اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی آئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہ آئی ہو وہ بڑھ کر کہے کہ میں اتارتا ہوں مثل اس کے جو اللہ نے اتارا۔

اس آیۃ میں ظلم کے تین مدارج بیان ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ اللہ پر جھوٹ لگائے یعنی اللہ کے کلام سے ایسی باتیں نکالے جو اصل حقیقت کے بالکل خلاف ہوں۔ دوسرے یہ کہ وحی کا اعلان کرے۔ حالانکہ وحی کی اس کو ہوا بھی نہ لگی۔ نہ معلوم کس مغالطہ میں مبتلا ہو کر ایسا دعویٰ کرے۔ اور سب سے بڑھ کر آخری ظلم یہ کہ اپنے کلام کو قرآن کے مساوی اور ہم پلہ سمجھے۔ مثلاً فصاحت میں بلاغت میں اعجاز میں۔ اور اس کو قرآن کی طرح قطعی حجت قرار دے۔ اپنے واسطے اپنے متبعین کے واسطے۔

جیتے جی تو ان گمراہوں کو کچھ پتہ نہ چلے گا کہ کس حال میں مبتلا ہیں۔ لیکن مرتے وقت سب حقیقت کھل جائے گی اور عجب مار پڑے گی نعوذ باللہ۔ چنانچہ مذکورہ بالا آیۃ کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل آیۃ بہت عبرت آموز ہے۔

ولو ترٰی اذ الظٰلمون فی غمرٰت الموت والملٰئکۃ باسطوا ایدیہم ج اخرجوا انفسکم ط الیوم تجزون عذاب الہون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم

ہیں۔ بڑے بڑے دھوکے دیئے جاتے ہیں جن سے ایمان لٹ جاتے ہیں۔ یہ لوگ ان کے مذہب کی تبلیغ کراتے ہیں۔ مگر لوگوں کے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم تو اسلام کی خیر مانتے ہیں۔ گویا اسی خیرخواہی جتاتے ہیں۔

عرض یہ تھا کہ قادیانی دعووں کا قرآن شریف سے ایسا جواب ملے کہ ان کی اصلی حقیقت عیاں ہو جائے سو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں جو ایماد ہوا وہ سراسر قرآن شریف کا معجزہ ہے گویا کہ قادیانی تحریک کا نقشہ کھینچ دیا چنانچہ قادیانی دعووں کا قرآنی جواب ان شاء اللہ ہوا۔

وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمؤمنون وستردون الی عالم الغیب والشہادۃ فینبئکم بما کنتم تعملون ۰ واٰخرون مرجون لامر اللہ اما یعذبھم واما یتوب علیھم واللہ علیم حکیم ۰ والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المؤمنین وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل ولیحلفن ان اردنا الا الحسنیٰ واللہ یشھد انھم لکذبون ۰

(سورۃ توبہ رکوع ۱۳)

**ترجمہ:** اے کہہ دو کہ عمل کئے جاؤ۔ پھر آگے دیکھے گا اللہ تمہارے عمل کو اور اس کا رسول اور مسلمان۔ اور جلد لوٹائے جاؤ گے ایسے کی جانب جو چھپے اور کھلے کا واقف ہے تو وہ تم کو جتا دے گا کہ جو تم کر رہے تھے اور کچھ لوگ وہ ہیں جن کا معاملہ ملتوی ہے اللہ کے حکم پر۔ یا ان کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول فرما دے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور دوسرے وہ لوگ جنہوں نے بنا کھڑی کی ہے ایک جدا مسجد ضرر پہنچانے اور کفر کرنے اور پھوٹ ڈالنے کو مسلمانوں میں اور پناہ دینے کو اس شخص کو جو لڑ رہا ہے اللہ اور اس کے رسول سے پہلے سے۔ اور اب قسمیں کھانے لگیں گے کہ بجز بھلائی کے ہم کچھ مقصود نہ تھا اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل کاذب اور جھوٹے ہیں۔

کیا دھوکے ہیں۔ کیا حقیقت ہے۔ کون کاذب ہیں۔ گویا تصویر کھینچ کر آنکھوں کے سامنے آگئی۔

نعوذ باللہ من ذالک۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (۲۷)

**تمت بالخیر**

ٹوٹنا محال ہے والذین کذبوا بآیتنا سنستدرجھم من حیث لا یعلمون ۰ و املی لھم ان کیدی متین (پ ۹، ر ۱۲)

ترجمہ:۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ہم ان کو بتدریج پکڑیں گے ایسے طور پر کہ ان کو علم بھی نہ ہو، ہم ان کو مہلت دیتے ہیں، بیشک ہماری تدبیر پکی ہے۔

اللہ تعالیٰ ابتلاء اور فتنہ سے محفوظ رکھے خاص کر جب کرم و تکریم و تعظیم کی شانیں نمودار ہو خیر کی شکل میں ظہور کرے۔ خوب مہلت پائے مخلوق کو جھانسے سب کی عاقبت گنوائے کیسا سخت وبال ہے۔

ہدایت سب سے بڑی نعمت ہے اور ضلالت سے حق پناہ مانگنے کی ضرورت ہے حتیٰ کہ اس دنیا سے ایمان نصیب ہو۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

## (۳) قرآنی احکام

قادیانی صاحبان کو قرآن شریف میں اپنے لئے بہت سے مبشرات نظر آتے ہیں اور وہ بڑے شد و مد سے کتابوں میں درج کئے جاتے ہیں۔ یہ دعویٰ دیکھ کر مجھے بھی ایک خاص وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر اس بارے میں قرآن کریم سے حقیقت حال دریافت کی تو عجیب پتہ کا جواب ملا۔ سبحان اللہ ناظرین اسکے محل و موقع پر غور فرمائیں۔

کیفیت یہ ہے کہ قادیانی صاحبان اپنی کارگزاریاں دکھاتے ہیں۔ کارنامے سناتے ہیں۔ کاموں پر اتراتے ہیں۔ ان میں دو جماعتیں ہیں۔ لاہوری اپنے عقائد میں نسبتاً نرم ہیں، اور قادیانی خوب سخت حتیٰ کہ وہ اسلام کو صرف اپنا حق بناتے ہیں تمام مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں۔ رشتے ناتے غمی شادی کے تعلقات منقطع کرتے ہیں۔ خوب تفرقہ پھیلاتے ہیں یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی امت کہلاتے ہیں۔ مرزا صاحب اپنے کو مسیح موعود اور مہدی معہود بتاتے ہیں۔ نبوت و رسالت تک جاتے

# ضمیمۂ اوّل

# قادیانی جماعت

الیاس برنی
حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم خاتم النبیین محمد والمومنین اجمعین

# قادیانی جماعت

## کی

# کاوشِ ناشناس

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے — دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

تمہید. کچھ عرصہ سے قادیانی صاحبان اس ناچیز پر خاص توجہ فرما رہے ہیں۔ چنانچہ چند ماہ قبل "ختم نبوت" در جناب پروفیسر الیاس برنی کے عنوان سے ایک رسالہ شائع کیا تھا۔ حال ہی میں "الیاس برنی کا علمی محاسبہ" اس عنوان سے دوسرا رسالہ نکالا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نخواستہ طبیعت بدمزہ اور مزاج بہت برہم ہے۔ اس ناچیز پر عتاب خوب گرم ہے۔ لیکن —

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھیں — میں اگر کچھ بھی کہوں گا تو شکایت ہوگی

قادیانی صاحبان کو نہایت افسوس اور رنج ہے کہ اس ناچیز کو قرآن و حدیث اور تصوف کے مسئلوں میں اگر یا کہ خود ان کو نیا عبور ہو؟ اسے اپنی بے بضاعتی کا بھی اعتراف ہے، حالانکہ ان کو اپنی علمیت کا بڑا دعویٰ ہے؟ اس نے قادیانی کتابیں بھی نہیں پڑھیں (اگرچہ وہ مسلمانوں کے ہاتھ ناقابل فروخت ہوں) [illegible] کی تقریر بالکل بے اصل تھی (اگرچہ اس نے انجیل ڈال دی) اور اس کی تالیف ناقص ہے (اگرچہ وہ جناب کے اصحاب کے ملفوظات کا مرقع ہو) اور اس نے فساد پھیلا دیا (حالانکہ اشتعال کا سلسلہ ان کی طرف سے قائم ہے)

# فہرست مضامین

کی تاکید کرتے ہیں اور فی الحقیقت اپنے لوگوں کے دل میں نفاق و منافرت بھرتے ہیں کہ مسلمانوں میں باپ سے بیٹا اور بیٹے سے باپ جدا ہو گیا۔ بیاہ شادی کا رشتہ ٹوٹ گیا۔ موت غمی کا ساتھ چھوٹ گیا۔ تمام کلمہ گو مسلمان جو ان کی جماعت میں شریک نہ ہوں کافر ہو گئے۔ ؀

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

## (۴) قادیانی تحریک کی اشاعت

قادیانی جماعت نے حیدر آباد کو اپنا خاص مرکز قرار دیکر اپنے مذہب کی اشاعت میں جو مدابیر اختیار کیں ان میں سے بعض بطور نمونہ ملاحظہ ہوں:-

مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی سید سرور شاہ صاحب راستہ میں آنیوالے شہروں میں حسبِ موقعہ سلسلہ کی تبلیغ کرتے ہوئے حیدر آباد پہونچ گئے ہیں اور انھوں نے تبلیغ شروع کر دی ہے۔ مفتی صاحب نے اپنا قیام مولوی اکبر صاحب وکیل (عال نواب اکبر یار جنگ بہادر رکن عدالت العالیہ) کے مکان میں کیا ہے جس میں ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے پاس شہر کے معزز لوگ آتے جاتے ہیں۔ اسلئے ان سے گفتگو کرنے کا انھیں موقع مل جاتا ہے۔ ۱۰ تاریخ کے خط میں مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ صبح سے بارہ بجے تک پانچ معزز اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ اور انھوں نے پھر ملاقات کا وعدہ کیا ہے۔ اسطرح انشاء اللہ تبلیغ کا سلسلہ دن بدن ترقی کرتا جائے گا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ ص۲ مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۱۴ء)

یہاں (حیدر آباد میں) ہم نے درس قرآن اور لیکچروں کے واسطے ایک ہال کرایہ پر لیا ہوا ہے کسی نے رکاوٹ کی کوشش کی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اس شر سے محفوظ رکھا۔ میں اسسٹنٹ ریذیڈنٹ بہادر سے جاکر ملا تمام سلسلہ کے حالات ان کو سنائے اور بعض انگریزی کے تبلیغی پرچے دکھائے جو بیگ میں تھے

اور اُس نے حیدر آباد کو بدنام کر دیا حالانکہ ماشاء اللہ حیدر آباد کا نام روز روشن کی طرح روشن ہو۔ پھر بھی اس ناچیز کو قادیانی صاحبان سے شکوہ نہیں کیونکہ وہ بھی فی الحال معذور معلوم ہوتے ہیں ؎

دیکھو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

پہلے رسالے نے اس ناچیز کو "قادیانی مذہب" تالیف کرنے پر مجبور کیا اور دوسرے رسالے نے یہ رسالہ لکھوایا۔ چہرے کی پاؤڈر دھل گئی حقیقت کھل گئی۔

خدا شرے بر انگیزد کہ خیر ما دراں باشد

قادیانی صاحبان اس ناچیز سے جسقدر ناراض ہوں معذور ہیں۔ یوں بھی انکو اپنی تعلیم اپنے پروپیگنڈے اور اپنے فنڈ پر گھمنڈ تو ہے لیکن ؎

دشمن اگر قوی ست نگہباں قوی ترست

## (۲) قادیانی تحریک کی آمد

قصہ یہ ہو کہ ابتدا میں قادیانی تحریک حیدر آباد پہونچی تو حضرت شیخ الاسلام مولانا مولوی محمد انوار اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہ کا زمانہ تھا۔ اول تو حضرت محترم علیہ الرحمۃ کی بڑی شخصیت تھی۔ دوسرے حضرت علیہ الرحمۃ نے کتاب "افادۃ الافہام" تصنیف فرما کر قادیانی مذہب کی پوری قلعی کھولدی۔ غرضکہ فی الوقت اس تحریک کا سدباب ہوگیا اور کچھ عرصہ تک حیدر آباد میں اس سے امن رہا۔

## (۳) قادیانی تحریک کا قیام

لیکن قادیانی صاحبان صرف موقع کے منتظر تھے۔ حضرت علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد پھر انھوں نے ہاتھ پیر نکالے مگر اس مرتبہ بھیس بدل دیا۔ مسلمانوں سے گویا محبت و رفاقت کا سلسلہ شروع کیا۔ اور خوب میل جول بڑھایا۔ حیدر آباد کا خلق و مروت تو مشہور ہی ہے قادیانی صاحبان کو موقع ملگیا۔ تبلیغ شروع کردی۔ بظاہر تو مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد

کہ رہا ہوں ہم شہر گلبرگہ میں جو ریاست کے ایک صوبہ کا صدر مقام ہے وہاں کے
اعلیٰ افسر صوبہ دار اگر رزرا ہیں ان کے مکان پر جا کر کتاب پہنچائی گئی اور وہاں کے
صاحب ڈپٹی کمشنر تعلقدار اور ڈویژنل جج اور لفٹنٹ افواج و دیگر عہدہ داران
سے ملاقات کی گئی اور کتابیں دی گئیں اور انگریزی ترجمہ قرآن شریف
کے واسطے خریدار بنائے گئے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ ص ۳ مورخہ یکم جون ۱۹۱۵ء)

۱۳ جون ۱۹۱۵ء مسافر بنگلہ نظام آباد دولت حیدرآباد دکن

حضور والا ایدکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آج ۹ ½ بجے صبح کے عاجز اور حضرت حافظ روشن علی صاحب بلدہ اورنگ آباد
کے دورہ پر روانہ ہوگئے چنانچہ آج ضلع نظام آباد میں ایک بجے پہنچ کر چار سے
آٹھ بجے شب تک حکام مقامی سے بعد ملاقات چار کتابیں تقسیم کی گئیں۔
(۱) جائنٹ مجسٹریٹ ضلع (۲) سپرنٹنڈنٹ پولیس (۳) تحصیلدار صاحب
(۴) سپرنٹنڈنٹ جیل۔

۱۶ جون مسافر بنگلہ جالنہ حیدرآباد دکن

نظام آباد سے ضلع ناندیڑ روانہ ہوئے۔ یہاں بھی ڈپٹی کمشنری ہے اول
تعلقدار صاحب کے پاس جب پہنچے ہیں تو اکثر حکام ضلع وہاں موجود تھے۔
تھوڑی دیر کے بعد تعلقدار صاحب سے گفتگو ہوئی آخر میں انہوں نے عدیم الفرصتی
کے عذر سے کتاب لینے سے انکار کر دیا۔ چونکہ اکثر حاضر الوقت حکام کو تعلقدار صاحب
کے انکار کی اطلاع ہو گئی تھی اور پھر رات کے آٹھ بھی بج گئے تھے اور
حکام کو کتابیں نہ دی گئیں۔

۱۹ جون ۱۹۱۵ء اورنگ آباد

جمعہ کے روز اکثر حکام وغیرہ کو کتابیں دی گئیں اور صوبہ دار سے بھی
ملاقات کی گئی۔ عدم اردو دانی کی وجہ سے انہوں نے تحفۃ الملوک نہ لیا۔

اسلام اور حضرت مسیح موعود کے دعوے اور دلائل پر گفتگو کی بہت توجہ سے
سنا بزرگوں نے اور بعض حاضرین نے ہر روز وعظ اور لیکچر کر سکتے ہیں اب
وہاں لیکچروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک دن میں نے سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر
ایک مختصر تقریر کی۔ چند نوجوان طلبا بھی سامعین میں تھے۔
(قادیانی مبلغ کی رپورٹ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۳۲ مورخہ ۹ مئی ۱۹۱۵ء)

## (۵) سرکاری عہدداروں پر خاص توجہ

تبلیغ کی ایک آسان اور کارگر یہ ہے کہ قادیانی صاحبان پوری آزادی اور بیباکی سے اپنی کتابیں خاص اہتمام کے ساتھ سرکاری عہدہ داروں میں تقسیم کریں اگر خدانخواستہ اسے پڑھ کر چکر میں پڑ گئے اور معتقد یا مرید ہو گئے تو کیا کہنا۔ دلی ہمدردی کی بنا پر اور اگر رواداری یا آزاد خیالی کے بہانے مرزائی کتابیں قبول کریں تو بھی رعایا پر آیا کر مرعوب کرنیکا کافی موقعہ مل سکتا ہے کہ جب بڑے بڑے عہدہ دار کتابیں قبول کریں تو پھر عامۃ الناس ان کو کیوں نہ پڑھیں۔ البتہ اگر کوئی عہدہ دار غیرتمند اور آل اندیش واقع ہو تقسیم کی چال سمجھ جائے اور کتابیں لینے سے انکار کردے تو پھر خموشی اولیٰ ہو سبب یا بزن وہاں سے چل دینا چاہئے کہ خواہ مخواہ ہوا خیزی نہ ہو۔ بہرحال سرکاری عہدہ داروں پر قادیانی صاحبان کا التفات ملاحظہ ہو۔ مشتے نمونہ از خروارے۔

حافظ روشن علی صاحب بہمراہی سید بشارت احمد صاحب اضلاع ریاست میں
تبلیغی دورہ اور حکام و معززین میں کتاب تحفۃ الملوک تقسیم کر رہے ہیں
مفتی محمد صادق صاحب شہر حیدرآباد دکن میں تبلیغی کام کر رہے ہیں۔
(قادیانی مبلغ حیدرآباد کی رپورٹ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۴۹ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۱۵ء)
حیدرآباد جس کام کے واسطے ہم بھیجے گئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
بہت کچھ پورا ہو گیا ہے اور اب ہم اضلاع ریاست میں دورہ کر کے کتاب
تحفۃ الملوک تقسیم کر رہے ہیں۔ اور تبلیغ کر رہے ہیں۔ آج جگہ میں یہ رپورٹ

اہل سنت والجماعت کا ایک معزز عالم اس کی صدارت کرتا ہو۔ اہل سنت والجماعت کی حاضرین
میں کثرت ہو۔ اہل سنت والجماعت بلکہ جمہور امت کے عقیدے کے مطابق قرآن سے
بیان ہو جلسہ خاص و عام سب کی تشفی ہوتی ہے۔ کسی بھی مخالف فرقہ کا نام تک نہیں آتا
کسی غیر کی طرف اشارہ تک نہیں ہوتا لیکن جلسہ ختم ہوتے ہی قادیانی نمائندے صاحب
موجود ہیں۔ تبادلہ خیالات کے نام سے مناظرہ کی دعوت دیتے ہیں۔ عذر کیا جاتا ہے کہ
مناظرہ اپنا مقصد نہیں منصب نہیں۔ لیکن قادیانی صاحبان کو یہ برداشت کہاں کہ کوئی
مسلمان اپنے جلسہ میں بھی اپنے عقائد بیان کرے اور ان کی طرف سے باز پرس نہ ہو ؎

بات پر واں زبان کٹتی ہے　　وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

چنانچہ عذر قبول نہیں ہوتا بلکہ جلد از جلد اس عاجز کے نام پر ایک رسالہ شائع کیا
جاتا ہے اور اس میں اس عاجز کا نام لے کر تقریر کی تضحیک ہوتی ہے تردید ہوتی ہے۔
اور مناظرہ سے پہلو تہی کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس قدر ہوا خیزی ہو جائے اس سے
قادیانی ذہنیت کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ کس درجہ عناد و فساد پر مائل ہے لیکن اس پر بھی
صبر نہیں آتا۔ اسی زمانہ میں دو بڑے مشہور قادیانی واعظ اور مناظر آتے ہیں۔ عموماً
جلسے ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے عقائد کے خلاف خوب دل کھول کر تقریریں ہوتی ہیں انہیں
بھی یہ ناچیز معرض کشف میں رہتا ہے اور مزید براں کثرت سے تبلیغی لٹریچر تقسیم ہوتا ہے۔ مگر اہل اسلام کا
ضبط و تحمل دیکھئے کہ نہ کوئی مخالفت نہ تعرض۔ یہ تجربہ کس قدر سبق آموز ہے کہ کیا ہونا چاہئے
اور کیا ہو رہا ہے ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام　　وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

## (۸) جواب طلبی

بہر حال جب قادیانی صاحبان نے معاملہ کو بہت طول دیا تو لا محالہ مسلمانوں میں
بھی ناگواری اور بیداری پیدا ہوئی۔ چونکہ شروع سے یہ ناچیز قادیانی صاحبان کا آماجگاہ
بنا ہوا تھا۔ اظہار حق واجب ہو گیا۔ چنانچہ علمی تحقیقات کے طور پر "قادیانی مذہب"

لہذا انگلش کی ایک کتاب بھی نہیں دی گئی۔

سید بشارت احمد صاحب ثانی کی وابستہ سند رضا اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر

(مورخہ ۱۱ جون ۱۹۱۵ء)

# (۶) قادیانی تحریک کا عروج

اس دوران میں قادیانی صاحبان کے قدم خوب جم گئے جماعت بھی بڑھ گئی چندہ تو فرض مقدم ہوا۔ آمدنی بھی بڑھ گئی۔ بجز بن تنظیم ہو گئی۔ اب عروج کے راستے تلاش ہونے لگے سو اسکی عمدہ سبیل یہ نکلی کہ کوئی صاحب جا بجا بطور مبلغ بطور خاص مامور کر دیے جائیں کہ وہ امرا اور حکام میں معززین اور متمولین میں چکر لگاتے رہیں میل جول بڑھاتے رہیں۔ مسلمانوں کی خاکساری جتاتے رہیں مسائل ملکی سمجھاتے رہیں جلسوں میں بلاتے رہیں تقاریر کراتے رہیں تبلیغی رسالے پہنچاتے رہیں اثر پھیلاتے رہیں۔ حرف مطلب سناتے رہیں چندہ اگاتے رہیں۔ غرضکہ اعلیٰ طبقوں کے خلق و مروت میاسی ... وسعت ... سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے رہیں اور باہر جائیں تو مسلمانوں پر رعب جماتے رہیں کہ اسلامی دار السلطنت کے اعلیٰ طبقہ کے بالعموم ان کے ساتھ ہیں باقاعدہ مرید نہیں تو دل سے معتقد ہیں ؎

سیکھے ہیں مہ رخوں کے لیے ہم مصوری تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے

# (۷) زبان بندی

غرضکہ قادیانی تحریک زوروں پر تھی اور کامیابی کے شادیانے بجتے تھے لیکن ع

چوں بشہرت برسی مست نہ گردی مردی

آزمائش کا وقت بھی آپہونچا۔ خدا کی قدرت قدیم معمول کے مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ بروز جمعہ شب میلاد النبی ﷺ کے جلسہ میں بمقام بادشاہی عاشور خانہ اس ناچیز کی تقریر ہوئی جس کا موضوع ختم نبوت امتی کا بحث قرار پایا ہے۔ اہل السنت والجماعت کی طرف سے جلسہ منعقد ہوتا ہے

# (۱۰) سرکاری عہدداری

جواب طلب ہوا ہے کہ جب ہم سرکاری عہدہ دار ہیں تو پھر ہم اس کشمکش میں کیوں پڑے
کہ ہماری یہ خصوصیت قادیانی صاحبان کو اس وقت بالکل فراموش ہو گئی جب کہ ہم کو خواہ مخواہ
مناظرہ کی دعوت دی گئی ہمارے نام پر رسالہ شائع کیا گیا اور پھر ہمیں بکر مناظرہ سے پہلو تہی کرنے کا
الزام دیا گیا اور بعد کے جلسوں میں ہمارا ذکر خیر کیا گیا۔ تعجب ہے کہ قادیانی جماعت کے کسی سمجھدار
عہدہ دار نے بھی تنبیہ نہ کی کہ اس طرح کسی عہدہ دار کا پیچھا کرنا درست نہیں اس سے انھیں پر
الٹی ذمہ داری عائد ہوتی ہے بلکہ غالباً پہلے سے سوچ لیا تھا کہ تین صورتیں ممکن ہیں اور
تینوں میں اپنی جیت ہے یعنی ہم خاموش رہیں گے تو دو سلطانوں کو شرمائیں گے؛ ہماری
طرف سے دوسرے لوگ جواب شائع کریں گے تو وہ بے دیانتی کا الزام دیں گے اور اگر ہم جواب سے
اظہار حقیقت کر دیں گے تو پھر قانونی دھمکی ان کا آخری ہتھیار ہو۔ چنانچہ یہی آخری صورت
پیش آئی جس کی غالباً ان کو کم توقع تھی۔

اس ضمن میں ہم قادیانی صاحبان سے ایک سوال کرنے کی اجازت چاہتے ہیں انصاف سے
غور فرمائیں تو ہمارے جواب کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ فرض کیجئے ہم اسی طرح سرکاری عہدہ دار
ہوتے بلکہ اس سے بڑھ کر با اثر اور ذی اقتدار ہوتے لیکن قادیانی صاحبان کے نزدیک
دیندار ہوتے یعنی قادیانی مذہب کے طرفدار ہوتے بعینہٖ مددگار ہوتے۔ حامی کار ہوتے،
پھر بھی الگ تھلگ گویا انجان ہوتے تو کیا قادیانی صاحبان واقعی ہم سے اتنے ہی بیزار ہوتے
یا ان کی طرف سے ہماری دیانت داری کے اشتہار ہوتے۔

مزید برآں ہم عام تبلیغی جلسوں میں تقریر نہ کرتے البتہ اپنے حلقہ اثر میں بطریق مناسب
تبلیغ کرتے۔ اپنے نام سے کوئی تبلیغی رسالہ شائع نہ کرتے البتہ موقع محل کے لحاظ سے
قادیانی رسالے تقسیم کرتے۔ تو کیا اس صورت میں ہماری غیر جانبداری پر قادیانی صاحبان
حرف لاتے یا دل میں خوشی مناتے۔ ممکن ہو قادیانی صاحبان ہمارے اس سوال پر الزام
دیں۔ ممکن ہے اس کی داد دیں ۔

کے نام سے ایک کتاب تالیف کردی گئی جس میں اس مذہب کے اصول و عقائد کی مختصر کیفیت خود قادیانی کتب سے اخذ کرکے ترتیب دیدی۔ الحمد شکرا اس سے بہت کچھ مغالطے رفع ہوگئے اور مسلمانوں کو تسکین حاصل ہوئی۔ انصاف پسند لوگوں نے اس کی متانت اور جامعیت کی داد دی۔ لیکن قادیانی صاحبان اس پر اور بگڑ گئے۔ جیسے پہلے بے التفاتی کا شکوہ تھا۔ اب توجہ کی شکایت شروع ہوئی۔ ع

گر نہ مشکل دگر نہ گرم مشکل

ناراضی کی کیفیت کہ "الیاس برنی کا علمی محاسبہ" اس نام سے جو دوسرا قادیانی رسالہ شائع ہوا تو اس میں قانونی انداز سے اس ناچیز پر خاصی فرد جرم لگادی۔ اور جواب طلب کیا گویا کہ خدانخواستہ عدالت ان کے گھر میں آگئی۔ معلوم ہوا کہ کتاب ان کو زہر معلوم ہوئی۔ حالانکہ اس کی حیثیت مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ اس سے تیز تر سوا بہت کچھ باقی ہے۔ ع

گڑ نے ہیں جب ترت زہر غم تب دیکھئے کیا ہو
ابھی تو تلخئی کام و دہن کی آزمائش ہے

## (۹) صدائے بازگشت

پہلا قادیانی رسالہ تو علانیہ ہمیں سے شائع ہوا لیکن دوسرے رسالے میں خاص نکتہ یہ بھی ہے کہ معاملات و معلومات تو حیدرآباد کے درج ہیں۔ لیکن طباعت و اشاعت بنگلور سے ہوئی ہے۔ شاید اس میں قانونی مصلحت مدنظر ہو۔ خاصکر جبکہ رسالہ میں بعض غیر معتدل مباحث بھی درج ہیں۔ یا ممکن ہے اس میں کوئی روحانی نکتہ مضمر ہو۔ جناب مرزا صاحب کے بے وزنے بہت قوی۔ نبط تھا عجب نہیں اس نسبت کی برکت سے حیدرآباد بنگلور کی بڑی شکل میں نمودار ہوا ہو بہرحال اس مرتبہ کسی قدر فاصلہ سے فیر ہوا ہو خفا تقدم لازم ہے۔

شاید بروزی یا ظلی حیثیت سے حیدرآباد میں ہماری ناواقفیت سے کچھ غلطی ہو گئی ہے۔ قادیانی صاحبان کا یہ حسن ظن ہو تو شکریہ۔ سوء ظن ہے تو شکوہ نہیں۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو اس درجہ بے اصل ہو کہ قادیانی تخیل کا اعلیٰ کمال نظر آتا ہو۔ حقیقت یہ کہ معاملہ برعکس ہے۔ م

است بر صبا ایں ہمہ آوردہ ایست

جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے وہ قادیانی صاحبان کی حسن تدبیر کا نتیجہ ہے۔ غالباً قادیانی صاحبان کو یہ خوف دامنگیر ہے کہ ان کے بنیادی عقیدے کا عام اعلان کیوں ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نبی اللہ اور رسول اللہ ہیں اور تمام کلمہ گو مسلمان یا تو قادیانی مذہب قبول کریں یا دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ قادیانی صاحبان کا یہ عقیدہ بے شک مسلمانوں کے واسطے بہت صبر آزما ہے۔ جو بھی اسلامی گورنمنٹ کی کیا بات ہو کہ خدانخواستہ حیدرآباد کا امن خطرہ میں پڑ گیا۔ یہاں قادیانی صاحبان کو جو امن حاصل ہوا تمام ہندوستان بلکہ خود ان کے مرکز قادیان میں بھی میسر نہیں۔ البتہ قادیانی صاحبان باعث بڑھانے اور اشتعال دینے میں اتنی بے احتیاطی نہ کریں کہ مسلمانوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے۔ رہا بغاوت کا الزام عناد اور مخالفت میں کوئی اتنا بھی نا انصاف نہ ہو جائے کہ مضحکہ بنجائے۔ جن قتبسات پر الزام عائد کیا گیا ہو ہم تو ان پر انعام یا کم از کم داد ملنے کی توقع تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک طرف تو جناب مرزا صاحب اہل برطانیہ کے نبی کو خوب کھری کھری گالیاں سناتے ہیں اور دوسری طرف صاحب موصوف سرکار برطانیہ کے ساتھ اعلیٰ درجے کی عقیدت اور وفاداری شد و مد سے جتاتے ہیں ہم کو دونوں پہلو پیش کرنے لازم ہوئے۔ مبادا قادیانی صاحبان الزام دیں کہ جناب مرزا صاحب کی بیزاری تو دکھائی اور وفاداری غائب کر دی۔

عیب شں گفتی ہنرش نیز بگو

بہرحال سرکار برطانیہ کی وفاداری پر کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا۔ البتہ اس کو ظاہر کر دیا۔ اور خط کھینچنے کا بھی یہی منشاء ہے کہ وفاداری زیادہ واضح ہو جائے تاکہ خود مرزا صاحب کا مقصد پورا ہو۔ انصاف شرط ہے۔

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

## (۱۱) تعلیمات کی بات

ہمارا جرم یوں اور بھی سنگین ہو گیا کہ ہم تعلیمات کے ملازم ہیں۔ جس میں غیر جانبداری لازم ہے لیکن اسکا کیا علاج کہ قادیانی صاحبان کی توجہات تعلیمات کی طرف روز افزوں ہیں یہ نوبت پہونچی ہے کہ اسکو تبلیغ و اشاعت کیلئے پانچویں کھاڑا اور شرارت کہ جامعہ عثمانیہ کے دیندار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ پروفیسروں کے پاس باقاعدہ قادیانی وفد جاتے ہیں کہ گویا ان کو اسلام کی تبلیغ کریں اور اپنے مذہب کی دعوت دیں۔ جب پروفیسروں پر یہ حوصلے ہوں تو طلباء کا کیا ذکر ہوتا ہے۔ تبلیغی لٹریچر تو آئے دن ہر کہیں تقسیم ہوتا ہے اس کی کیا روک ٹوک ہو بہتر ہو کہ کسی ترکیب سے کلیہ کے طلباء احمدیہ جوبلی ہال کی آمد و رفت شروع کردیں اور قادیانی مبلغ صاحب کے درس قرآن میں شریک ہونے لگیں تو سادہ دلوں پر کیسے صاف قادیانی نقش پڑیں اگر طلباء کچھ خوف اور تامل کریں تو ان کے دینیات کے پروفیسر کو ہموار کیا جائے کہ وہ ان کو ترغیب یا کم از کم اجازت دے اگر پروفیسر نیک خیال اور روادار ہو تو اسکو سمجھا بجھا کر راضی کرلیں اور اگر تنگ خیال و متعصب ہو تو کوئی اور تدبیر سوچیں ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست

## (۱۲) سیاسی دھمکی

سب سے بڑا جرم یہ تجویز ہوا ہو کہ ہم نے سرکار عالی کی رعایا میں تفرقہ پھیلایا بلکہ امن کو خطرہ میں ڈال دیا اور نیز یاروفادار اقتدار اعلیٰ کے خلاف جذبات پیدا کئے گویا بغاوت پھیلادی بطور تشریح اس سلسلہ میں مولوی ظفر علی خاں صاحب۔ مولانا کفایت اللہ صاحب بالخصوص اور دیوبندی، بدایونی، خلافتی، اور احراری جماعتیں بالعموم پیش کی گئی ہیں گویا یہ سب اسلامی جماعتیں قادیانی صاحبان کے خیال میں تباہ کن تحریکات کی حامل ہیں اور

ایک طرف تو جائے سلسلہ میں مولوی ظفر علی خاں صاحب، مولانا کفایت اللہ صاحب اور دیوبندی، بدایونی، خلافتی اور احراری جیسی اسلامی جماعتوں کا حوالہ دیا گیا کہ یہ سب تباہ کن تحریکات کے حامل ہیں اور ہم ان کے نقش قدم پہ چل کر ان تحریکات میں حیدرآبادی مسلمانوں کو گھسیٹنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف خلاف ادب اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کو تاج برطانیہ کا بردہ فادار ہونا یاد دلا کر تعجب کیا جاتا ہے استغفراللہ! یہ جرأت یہ بہتان. اگر یہ حرکت دانستہ ہے تو خوفناک ہے اور نادانستہ ہے تو شرمناک. تجربہ کار مبلغین اور قادیانی عہدہ داروں کو اپنی ذمہ داری معلوم ہونی چاہیئے تھی یہ عذر کہ رسالہ بنگلور سے چھپ کر آیا ہے اس سے تو اور اشتباہ بڑھتا ہے.

عذر گناہ بدتر از گناہ

کیا قادیانی تنظیم سے لوگ ناواقف ہیں. کیا ایسے نازک مباحث کسی عامی کی انفرادی رائے کا نتیجہ ہو سکتے ہیں یا ہونے چاہئیں. ؎

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

# (۱۵) چند حوالے

قادیانی صاحبان نے بڑی چھان بین کر کے چند حوالے غلط ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ فلاں مقام پہ صفحہ کا نمبر غلط ہے فلاں لفظ کے نقطے چھوٹ گئے فلاں جملہ کے اعراب رہ گئے، اور فلاں لفظ کا املا بدل گیا. اگر قادیانی صاحبان انصاف پسند ہوتے تو ہم کو داد دیتے کہ بروقت کتابیں نہ ملنے پر بھی تھوڑے عرصہ میں ہم نے اتنے صحیح اقتباسات حاصل کر لئے کہ پوری کتاب میں بڑی تلاش کے بعد صرف چند سرسری غلطیاں مخالفین کو مل سکیں. اگر وہ خود بھی تالیف و طباعت کا کچھ ذاتی تجربہ رکھتے تو ایسے خفیف اعتراض تحریر میں نہ لاتے اگر کتابیں ملنے میں دقت نہ ہوتی تو ایسی تکلیف زبانی کی نوبت نہ آتی. تاہم تصحیح کا شکریہ ؎

عمرت دراز باد کہ ایں ہم غنیمت ست

## (۱۳) بدگوئی

البتہ اگر امر قابل افسوس اور قابل شکایت ہے وہ یہ کہ اپنی وفاداری کی تائید میں مسلمانوں کی وفاداری کو مشتبہ قرار دینے کی جو بیجا کوشش کی جاتی ہے وہ مسلمانوں پر بڑا ظلم ہے۔ چنانچہ "قادیانی مذہب" میں مرزا صاحب کے جو اقتباسات درج ہیں ان میں بھی یہ مخالفانہ جھلک صاف نظر آ رہی ہے اور صاحبزادہ صاحب یعنی محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے ہز ایکسیلنسی پرنس آف ویلز کی خدمت میں قادیانی صاحبان کی طرف سے جو ایڈریس نومبر ۱۹۲۱ء میں بمقام لاہور پیش کیا تھا اس میں صاحب موصوف نے مسلمانوں کی وفاداری پر حملہ کیا اور صاف صاف لکھ دیا کہ۔

> "آج سے کچھ سال پہلے مسلمانوں میں سے وہ طبقہ جو علماء کے تعلق میں تھا گو عملاً امن پسند تھا اور گورنمنٹ کے راستے میں کسی قسم کی رکاوٹیں نہ ڈالتا تھا مگر علماء کی تعلیم کے ماتحت وہ اس امر کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا کہ کوئی شخص عقیدۃً اس امر کو تسلیم کرے کہ کسی غیر مذہب کی حکومت کے نیچے مسلمان اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اور یہ جماعت (قادیانی) نہ صرف عملاً ہر قسم کے فساد کے طریقوں سے دور رہتی ہے بلکہ عقیدۃً بھی حکومت وقت کی فرمانبرداری کو ضروری جانتی ہے اور دوسروں کو بھی یہی تعلیم دیتی ہے۔"

تاہم سرکار برطانیہ اصل حال سے خوب واقف ہے وہ کسی کے ورغلانے میں نہیں آتی۔ اسکو مسلمانوں پر کامل اعتماد ہے بلکہ وہ یہ بھی خوب سمجھتی ہے کہ ہم

جو گرجتے ہیں زیادہ وہ برستے نہیں ہاں

## (۱۴) بہتان عظیم

مخالفت اور عناد جب حد سے گزر جائے تو پھر جا بیجا کی بھی تمیز باقی نہیں رہتی ؎

کلمے ہی جنوں میں کیا کیا کچھ — کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

بھیجا گیا اور ایسا گھیرا کہ بمجبوری بادل ناخواستہ بقدر ضرورت حقیقت حال ظاہر کرنا پڑی۔ دوسرے قادیانی رسالہ میں نفس کتاب کے متعلق بھی دو ایک اعتراض درج ہیں۔ نیز اطلاع دی گئی ہے کہ کتاب کا جواب تیار ہو رہا ہے۔ ادھر بھی انتظار ہو۔ انشاء اللہ کل حساب ایک ساتھ بیباق کر دیا جائے گا۔

امید کہ قادیانی صاحبان ہماری معذرت قبول فرمائیں گے۔

وما علینا الا البلاغ

بیت السلام حیدرآباد دکن
۲۶ شوال ۱۳۵۲ھ

الیاس برنی

# (۱۶) کتابوں کا معاملہ

خوشی کی بات ہو کہ قادیانی صاحبان کو بھی یہ امر قابل عار محسوس ہونے لگا کہ مسلمانوں کے ہاتھ کام کی کتابیں فروخت نہ کیجائیں چنانچہ بڑے شد و مد سے انھوں نے ہماری شکایت کی تردید کی ہو. لیکن لفظی تردید کافی نہیں. اگر ان کو ہماری شکایت ابھی رفع کرنا مقصود ہو تو کوئی مشکل نہیں قیمت حاضر ہو لیجئے اور مطلوبہ کتابیں عنایت کیجئے. فرمائش کے ساتھ ہی رقم بذریعہ منی آرڈر پیشگی ارسال خدمت کر دی جائیگی. اور کتابیں بصول ہونے پر شکریہ کا اعلان کر دیا جائے گا. بسم اللہ.

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

جبکہ ہم کو اپنے مطالعہ کے واسطے قادیانی کتابوں کی سخت ضرورت تھی اور ضرورت ہے تو ہم نے ان کے خریدنے میں ضروری کوشش کی اور وہ کوشش اب بھی جاری ہے خدا کرے کوئی نتیجہ نکلے. حسب ضرورت پوری کیفیت ایک ساتھ پیش کیجائے گی.

یہ قادیانی صاحبان کے نیک مشورے سو ان کا بہت بہت شکریہ کہ گویا ہم قادیانی ذہنیت سے کافی تجربہ کے بعد بھی اپنی تالیف کے واسطے ان کے مقامی کتب خانوں سے کتابیں مستعار طلب کرتے یا قادیانی کارکنوں کی توجہ طلب کرتے. پھر اس میں کیا مضائقہ تھا کہ کتاب بھی ان کے مشورے سے لکھتے اور قبل طباعت ہی ان سے تصحیح کرا لیتے تو بعد کو یہ مراحل کیوں پیش آتے وہیں فیصلہ ہو جاتا ؎

سرچشمہ باید گرفتن بہ بیل
چو پر شد نشاید گزشتن بہ پیل

# (۱۷) معذرت

ہم کو ان مباحث میں پڑنے کا کبھی وہم و گمان بھی نہ تھا اور جب کچھ صورتیں پیدا ہوئیں تو حتی الوسع ہم بچنے کی کوشش کرتے رہے. لیکن قادیانی صاحبان نے اس وجہ

ضمیمہ دوم

# قادیانی حساب

الیاس برنی
حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# قادیانی حساب

## (۱) تمہید

سال گذشتہ قادیانی صاحبان نے سکریٹری دعوت و تبلیغ جماعت عالیہ احمدیہ حیدرآباد دکن کے نام پر ایک رسالہ حیدرآباد سے شائع کیا "ختم نبوت اور جناب پروفیسر الیاس برنی" اسکے جواب میں ہماری ایک کتاب شائع ہوئی جو "قادیانی مذہب" پھر قادیانی صاحبان نے غلام قادر شرق صاحب جنرل سکریٹری جماعت احمدیہ بنگلور کے نام پر دوسرا رسالہ شائع کیا "الیاس برنی کا علمی محاسبہ" اس رسالہ کے مضامین بہت غیر معتدل تھے۔ ان کو پڑھ کر بھید کھلا کہ حیدرآباد چھوڑ کر اسکو بنگلور سے کیوں شائع کیا گیا تاہم یہ رسالہ حیدرآباد میں بکثرت تقسیم ہوا۔ اسکے جواب میں بھی ایک رسالہ "قادیانی جماعت" ہم نے شائع کر دیا کہ جو الزام دیے گئے اور مغالطے پیدا کیے گئے ان کا ازالہ ہو جائے۔

امسال قادیانی صاحبان نے پھر ایک رسالہ "احمدی جماعت" ان ہی غلام قادر شرق صاحب جنرل سکریٹری جماعت احمدیہ بنگلور کے نام پر شائع کیا اور حسب سابق اس کو بھی حیدرآباد میں خوب تقسیم کیا۔ مضامین اسکے بھی بہت غیر معتدل ہیں مگر اس میں اور پہلے رسالہ میں ایک نمایاں فرق ہے وہ یہ کہ پہلے رسالہ کا لہجہ بہت جارحانہ تھا اور اس کا لہجہ نہایت

# فہرست مضامین

تصدیق احمدیت کے شروع میں جو مقدمہ درج ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہماری کتاب "قادیانی مذہب" کے دوسرے ایڈیشن کا انتظار رہا ہو کہ جدید ترتیب اور مزید مضامین کے ساتھ ایک بڑی کتاب کی شکل میں نمودار ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ قادیانی صاحبان کا انتظار پورا ہو گیا اور حسب الوعدہ کتاب حاضر ہے ہم نے اس سلسلہ میں تیز رواں کا وعدہ کیا تھا سو بھی الحال یہ پیش ہے۔ ذرا بھی حس باقی ہو تو اسی قدر کافی ہے تاہم مزید آئندہ ان شاء اللہ۔

قادیانی صاحبان نے اول بھی ہم کو تبادلہ خیالات کی دعوت دی تھی اور ہم نے منظور کیا تو انہیں کے پہلے رسالے میں اعلان کیا گیا۔

"ہمارے ایک نامہ نگار نے جو جلسہ میلاد النبی منعقدہ [illegible] میں شریک تھے۔ پروفیسر الیاس برنی صاحب سے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کی دعوت دی تھی لیکن جناب پروفیسر صاحب نے اپنی عدیم الفرصتی کا عذر کیا اور فرمایا کہ علمائے کرام کو رجوع کیا جائے جو اس کام کے اہل ہیں۔"

(رسالہ ختم نبوت اور جناب پروفیسر الیاس برنی صفحہ ۱)

اس اعلان کے بعد قادیانی صاحبان نے جلسے بھی کئے جن میں ہمارا خاص ذکر کیا گیا بالآخر ہم نے "قادیانی مذہب" کتاب لکھ کر فرمائش کی تعمیل کر دی۔ اپنی کتاب "تصدیق احمدیت" میں پھر ہم کو اصرار سے دعوت دی ہے ہم اس توجہ فرمائی کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ ان شاء اللہ تکمیل فرمائش میں کوئی کوتاہی نہ ہو گی۔ البتہ بنگلور کے جنرل سکریٹری جماعت احمدیہ جو اس دعوت کے خلاف رسالے نکال رہے ہیں ان کی تاویل و تردید حیدرآباد کے عزیز کی ذمہ ہے جنہوں نے ہم کو دوبارہ دعوت دی ہے کہ:

"کیا ہم امید کریں کہ برنی صاحب ہمارا تعلیم یافتہ پبلک کے روبرو پیش [illegible] میدان میں آئیں گے؟ اس سے بڑھ کر ہم خرما و ہم ثواب اور کیا ہو سکتا ہے۔"

(تصدیق احمدیت صفحہ [illegible])

قادیانی کتابوں کے معاملے میں جو اکثر شکایت کی صورت پیش آئی وہ شکایت لکھ دی اس کے بعد جو کتابیں ملیں تو اس کی کیفیت اور شکریہ بھی قادیانی مذہب کے دوسرے ایڈیشن میں پیش کر دیا۔ تصدیق احمدیت میں جو کتابیں عنایت کرنیکا مزید اعلان کیا گیا ہے کہ

مغلوبانہ ہے۔ پہلا رسالہ رجز تھا اور یہ نوحہ ہے مگر الزام اور مغالطوں کی اس میں بھی کمی نہیں حسب عادت حکومت اور حکام تک کو لپیٹ لیا ہے۔

دراز دستی این کوتہ آستیناں بین

اس رسالہ میں یہ اعلان بھی کیا گیا ہے۔

"ہم نے پبلک کو برنی صاحب کے جواب کا وعدہ دیا تھا اور انتظار کی درخواست کی تھی انشاء اللہ پہلا جواب جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے ان سطور کے ساتھ دیا جا رہا ہے۔ دوسرا بہت جلد پبلک کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور دوسرا رسالہ بعد قادیانی صاحبان کی طرف سے ایک کتاب "تصدیق احمدیت" حیدرآباد میں تقسیم ہونے کے بعد ہم کو ملی ہماری کتاب "قادیانی مذہب" کا جواب ہے جو شیخ محمد صاحب جنرل سکریٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ قادیان سے طبع ہو کر آئی ہے۔ حیدرآباد، بنگلور اور قادیان کے اتحاد عمل سے کام میں کیسی سہولت ہوگئی۔

"تصدیق احمدیت" کی دلچسپ خصوصیت اسکی ہیئت ترکیبی ہے۔ عبارت کو دیکھئے کہیں چست کہیں سست، کہیں سخت، کہیں نرم، اکثر مضامین بھی بے ربط و ناتمام۔ اشتراک ناقص کا لازمی انجام بہر طور ہوگیا جیسا ہونا تھا۔ بڑی خوبی یہ کہ جنرل سکریٹری صاحب کے نام سے کتاب شائع ہوئی کسی کی دیانت پر دھبہ آیا۔ سکریٹری صاحب کو ہر طرح حق نیابت حاصل ہے خاص کر جبکہ سند وکالت بھی حاصل ہوتا ہو؟

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

ہماری پہلی کتاب "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" بے شک قادیانی صاحبان کو سخت ناگوار گذری تاہم جس حد تک بھی انہوں نے اسکی قدر فرمائی اسکا شکریہ واجب ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

"برنی صاحب کے نام نہاد علمی محاسبہ سے اور کچھ نہیں تو کم از کم اسقدر فائدہ تو ہو چکا ہوگا بعض طبائع میں اس ذریعہ سے تحقیق حق کی خواہش پیدا ہوگئی ہو اور ہم بھی خدا سے یہی چاہتے تھے کہ لوگوں میں احمدیت کے متعلق تحقیق کا شوق پیدا ہو۔ برنی صاحب نے کیا خوب فرمایا ہو۔ ع عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد" (تصدیق احمدیت صہ)

ہندوستان میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے. لیکن اس کا جو ثمرہ ملا اور وہ بھی کچھ کم سبق آموز نہیں

## (۳) سیاسی چکر

قادیانی صاحبان جب سیاسیات میں پڑ جاتے ہیں خوب پینگ بڑھاتے ہیں. کبھی بڑے جھنجلاتے ہیں. اخبارات سے دھمکاتے ہیں. حد سے گذر جاتے ہیں پھر بعد کو پچھتاتے ہیں تو بات بناتے ہیں.

چنانچہ اپنے پہلے رسالے میں ہم بتا چکے ہیں کہ تو اخبار کے جوش میں ایسے مدہوش ہوئے کہ آداب و مراتب کی بھی تمیز کھو بیٹھے بات کرکے کہیں سے کہیں پہنچ گئے ملاحظہ ہو:

> "تعجب ہے کہ تیرا [illegible] سلطان دکن [illegible] برطانیہ کا [illegible] دعوا کرتا ہے فخر محسوس کرتے ہیں مگر [illegible] صاحب اپنے رسالے کے صفحات ۱۰۰، ۱۰۳ پر [illegible] سے وفاداری کی تعلیم کے پیچھے [illegible] کر گزرنے پر حکومت و بغاوت کے جذبات کی آگ مشتعل کریں."
>
> (الفضل [illegible] مولانا [illegible] صاحب قادیانی)

اپنے رسالہ "قادیانی جماعت" میں اس الزام کا جواب دیتے ہوئے ہم نے قادیانی صاحبان کو تنبیہ کی تھی کہ [illegible] اقتباس کے ضمن میں حضرت اقدس خداوندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کو بیچ میں لاکر اس طرح اظہار تعجب کرنا آخر کیا معنی پیدا کرتا ہے. اگر یہ حرکت دانستہ ہے تو خطرناک ہے اور نادانستہ ہے تو شرمناک. تجربہ کار مبلغین اور قادیانی عہدہ داران کو اپنی ذمہ داری معلوم ہونی چاہئے. رہا یہ عذر کہ دوسروں کے نام سے رسالہ بنگلور سے چھپ کر آیا ہے اس سے تو اور اشتباہ بڑھتا ہے. عذر گناہ بدتر از گناہ.

بالآخر قادیانی صاحبان نے پہلو بدل دیا. دوسرے رسالے میں خصوصیت سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا. اس کا اعتراف کیا.

"چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی"

قادیانی صاحبان تو اپنے آپ کو ایک مذہبی گروہ بتاتے ہیں ان کو سیاسیات میں

ہیں جن کی یہ تائید کی گئی. لیکن پھر بھی جن کے دلوں پر مہریں ہیں وہ خدا کے نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے."

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۳۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"اور خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی اُن سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا اسلئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزار ہا نشان ایک جگہ جمع کر دیے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے."

(چشمہ معرفت ص۳۱۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"اگر کوئی شخص عقلی بالطبع ہو کر اس بات پر غور کرے گا تو ............ روز روشن کی طرح اسپر ظاہر ہو جائیگا کہ مسیح موعود ضرور نبی ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص کا نام قرآن کریم نبی رکھے. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی رکھیں. کرشن نبی رکھے. زرتشت نبی رکھے. دانیال نبی رکھے. اور ہزاروں سالوں سے اسکے آنے کی خبریں دیجاتی ہوں لیکن باوجود ان سب شہادتوں کے وہ پھر بھی غیر نبی کا غیر نبی رہے."

(حقیقۃ النبوۃ ص۱۹۰ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے کہ جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص (مرزا صاحب) کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی اسلئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو."

(اربعین نمبر ۴ ص۱۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے."

(الہام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب معیار الاخیار ص۸ تبلیغ رسالت جلد نہم ص۲۷ مجموعہ اشتہارات مرزا صاحب)

اس قدر الجھنے کی ضرورت کیا ہو۔ برطانوی ہند میں بھی مدت سے اپنی وفاداری اور امن پسندی کے ترانے گاتے رہے اور بظاہر امن پسند بنے رہے لیکن خدا جانے کیا اندرونی صورتیں پیش آئیں کہ حکومت ہند میں بھی پیدا اور مذہ حکومت کے متعلق میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے حال ہی میں اس شکایت کا اعلان کیا کہ:-

"احمدیت یعنی قادیانی تحریک کے ابتداء میں انگریز مخالف تھے سوائے چند ابتدائی ایام کے جبکہ وہ ہمیں ایک نقطے سے گھبراتے تھے مگر اب وہ بھی مخالف ہوئے ہیں۔ بہت حکومتیں ہیں جو جماعت کی ضمانت کو سمجھتے ہیں اپنی رعایا سے بھی زیادہ ہمیں عزت سے دیکھتے ہیں اور اگر انگریزوں کا فطری عدل مانع نہ ہوتا شاید وہ ہمیں پیس ہی دیں۔

انگریز شاید یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ اتنی بڑی منظم جماعت مخالف ہوگئی تو ہمارے لئے بہت پریشانیوں کا موجب ہوگی اور وہ نہیں سوچتے کہ جماعت احمدیہ کی مذہبی تعلیم یہ ہے کہ حکومت کی فرمانبرداری کی جائے تو پھر جماعت احمدیہ گورنمنٹ کی مخالفت کس طرح ہوسکتی ہے۔ لیکن وہ گورنمنٹ ہو ہمارے اصول کے مطابق ہمیں اس کا ضروری بھی ہے۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر [illegible] بابت [illegible])

## (۴) احتیاط کی بات

اللہ رے رعب ربانی اور سطوت سلطانی۔ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم و فدائی امیر المومنین خلد اللہ ملکہ کی بارگاہ میں نذر عقیدت پیش کرتے ہوئے قادیانی صاحبان کس احتیاط سے جناب مرزا صاحب کا تعارف کراتے ہیں کہ خاتم الاولیاء سے زیادہ زبان نہیں کھلتی اور فی الحقیقت دعاوی کیا ہیں نمونۃً ملاحظہ ہوں:۔

"خدا نے میرے ہزار ہا نشانوں سے میری وہ تائید کی ہو کہ بہت ہی کم نبی گذرے

"..... ایسا ہی خدا نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اس کو تمام انبیاء کے صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اب سوچنے کے لائق ہے کہ امام حسینؓ کو اس سے کیا نسبت ہے ..... پس اگر وہ حقیقت میں ہی مسیح موعود ہوں تو خود سوچ لو کہ حسینؓ کے مقابل پر مجھے کیا درجہ دینا چاہئے اور اگر میں وہ نہیں ہوں تو خدا نے صدہا نشان کیوں دکھلائے اور کیوں وہ ہر دم میری تائید میں ہے۔"

(نزول المسیح ص [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

نیز یہاں مرزا صاحب کے چند اشعار مع ترجمہ نمونہ از خروارے ملاحظہ ہوں۔

قصیدہ اعجازیہ جو مرزا صاحب کا خاص الہام ہے ایسی ہی خوش عقیدگیوں کا مجموعہ ہے۔

وقالوا على الحسنين فضّل نفسه — اقول نعم والله ربي سيظهر

"اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسنؓ اور حسینؓ سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں اچھا سمجھتا ہوں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا کہ میں اچھا ہوں"

(اعجاز احمدی ص ۵۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

وشتان ما بيني وبين حسينكم — فاني اؤيد كل آن وانصر

واما حسين فاذكروا دشت كربلا — الى هذه الايام تبكون فانظروا

"اور مجھ میں اور تمہارے حسینؓ میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے مگر حسینؓ پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔"

(اعجاز احمدی ص ۶۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

وانى قتيل الحب لكن حسينكم — قتيل العدى فالفرق اجلى واظهر

"اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارا حسینؓ دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔"

(اعجاز احمدی ص ۸۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرزا صاحب ہر آن کربلا کی سیر کرتے ہیں اور اپنی جیب میں سو حسینؓ

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔"

(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

# (۵) کربلا کی مثال

قادیانی صاحبان امن و عافیت کا اعتراف کرنیکے بعد بھی اپنے حق میں کربلا کا نقشہ کھینچتے ہیں اور حسب عادت تمثیلات کر بے ادبی تک پہنچاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ "اہل بیت (یعنی قادیانیوں) پر پانی بند کر دیا!" ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ جیسے آباد فرزندہ نہاد اہل بیت اطہار کے فضائیوں سے آباد وابرار ہے البتہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خاص الہام ہے یخرج منہ الیزید یون (یعنی قادیان میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے) حتیٰ کہ مرزا صاحب کی تحقیق کے بموجب چودھویں صدی کا دمشق بھی قادیان ہے گویا اس زمانہ کے یزید کا صدر مقام ہے۔ یزید تو اس وجہ بدنام ہے لیکن اس عبارت کا کیا انجام ہے ملاحظہ ہو۔

"افسوس یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ قرآن نے تو امام حسینؓ کو رتبہ ابنیت کا بھی نہیں دیا بلکہ نام تک مذکور نہیں۔ ان سے تو زید ہی اچھا رہا جس کا نام قرآن شریف میں موجود ہے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنا قرآن شریف کی نص صریح کے خلاف ہے جیسا کہ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم سے سمجھا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت امام حسینؓ رجال میں سے تھے۔ عورتوں میں سے تو نہیں تھے (اللہ یہ گستاخی المؤلف) حق تو یہ ہے کہ اس آیت نے اس تعلق کو جو امام حسینؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ پسر دختر ہونیکے تھا نہایت ہی ناچیز کر دیا ہے ...... ہاں یہ سچ ہے کہ وہ بھی خدا کے راستباز بندوں میں سے تھے لیکن ایسے بندے تو کروڑہا دنیا میں گذر چکے ہیں اور خدا جانے آگے کس قدر ہونگے

سیاسی نہیں صاحبزادہ صاحب کا اپنی طرف سے عزل کرکے حضرات اس ذمہ داری
سے بری ہوتا ہوں ہم پہلے [illegible] جب ارشاد آئی فلا ومن ذریتی قال
لاینال عہدی الظالمین اپنی برأت کا اعلان کرتا ہوں اور جماعت احمدیہ کو
اطلاع دیتا ہوں کہ صاحبزادہ صاحب کے عقائد (۱) سب اہل قبلہ کو کافر
اور خارج از اسلام ہیں (۲) حضرت مسیح موعود کامل حقیقی نبی ہیں جزوی یا ظلی نبی محدث
نہیں (۳) اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق مرزا صاحب کو مانتے ہیں اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نہیں [illegible] قرار دیا ایسے عقائد اسلام
میں موجب ایک تفرقہ [illegible] ہیں جن کے دور کرنے کے لئے [illegible] ہر ایک احمدی کا
فرض اولین ہے یہ اختلاف عقائد معمولی اختلاف نہیں بلکہ اسلام کے ایک اصول پر حملہ ہے

اس اعلان سے بھی میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نہیں کھسکے بلکہ اقرار کر لیا کہ۔

"یہ تبدیلی عقیدہ مولوی محمد علی صاحب تین امر کے متعلق بیان کرتے ہیں اول یہ کہ
میں نے مسیح موعود کے متعلق یہ خیال پھیلایا کہ آپ فی الواقع نبی ہیں۔ دوم یہ کہ آپ ہی
آیۃ اسمہ احمد کی پیشگوئی مذکورہ قرآن مجید کے مصداق ہیں۔ سوم یہ کہ کل مسلمان
جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود کا
نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے
یہ عقائد ہیں لیکن اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ ۱۹۱۴ء یا اس سے تین چار سال پہلے
سے میں نے یہ عقائد اختیار کئے"

(آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

یہ ہے قادیانی کھیتی جس کو سید [illegible] آباد میں سرسبز دیکھنا چاہتے ہیں اور جس کے تباہ
ہو جانے کا انہیں از حد خوف ہے۔

## (۷) اصلاح واتحاد

یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ احمدی جماعت باوجود سختیوں کے اصلاح واتحاد المسلمین

ڈالے پھرتے ہیں۔ (استغفر اللہ)

کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

(در ثمین صہ۲ مجموعہ کلام مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

# (۶) کھیت کا غم

قادیانی صاحبان کے واویلا کا اصلی راز کیا ہے خود ہی فرماتے ہیں:۔ ہم کو خوف ہو تو صرف یہ کہ ہمارا کھیت تباہ نہ ہو جائے اور مسلمانوں کا عام احساس ہے کہ خدا انہیں اس دنگل بھی اسے نجات دلائے۔ قادیانی صاحبان کے کھیت میں جو فصل کاشت ہوتی ہے اسکی حقیقت خود ان ہی کی زبانی سنئے کیسی زہریلی پیداوار ہے خدا محفوظ رکھے۔

اول میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

"یہ وہ امور ہیں جن پر آپ لوگوں کو غور کرنا چاہئے ان میں فیصلہ اس طرح پر ہے کہ مولوی سید محمد احسن صاحب میاں تشریف رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح (یعنی حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول) بھی آپکا اعزاز فرماتے تھے اور وہ اپنے علم و فضل اور سلسلہ کی خدمات کی وجہ سے اس قابل ہیں کہ ہم ان کی عزت کریں اور وہ اس جلسہ خصوصی کے پریذیڈنٹ ہوں۔ ..... پھر میں کہتا ہوں کہ مولوی سید محمد احسن صاحب کا جو درجہ ان کے علم اور رتبہ کے لحاظ سے ہے وہ تم جانتے ہو حضرت مرزا صاحب بھی ان کا ادب کرتے تھے۔"

(منصب خلافت صہ۲ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان)

ذیل میں مولوی سید محمد احسن صاحب کا فتویٰ ملاحظہ ہو جس کا صاحب موصوف نے لاہوری جماعت کے سلسلہ میں اعلان کیا۔

"صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب بوجہ اپنے عقائد فاسدہ پر مُصر ہونے کے میرے نزدیک ہرگز اب اس بات کے اہل نہیں ہیں کہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی جماعت کے خلیفہ یا میر ہوں اور یا سی بنے ہیں اس خلافت سے جو کہ فی الحقیقت آزادی کی

یہی وہ اصول جن کی بنا پر قادیانی صاحبان نے جدید آبادیں اصلاح و اتحاد کا بیڑا اٹھایا ہے۔

"چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"

## (۸) چندہ کا پھندا

قادیانی صاحبان نے چندہ کا بھی دھندا رچا رکھا ہے۔ مگر سچ پوچھئے تو یہی اصل رونا ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ قادیانی صاحبان مسلمانوں سے میل بڑھاتے ہیں پھر ان سے چندہ مانگتے ہیں اپنے کام بتاتے ہیں اسلامی کام بتاتے ہیں جب مسلمان سمجھ جاتے ہیں تو چندہ سے بچتے ہیں۔ اس پر قادیانی صاحبان جھنجھلاتے ہیں۔ جان کھاتے ہیں۔ واویلا مچاتے ہیں۔

اگر زمانہ سازی سمجھ کر قادیانی صاحبان اپنے مذہب کی پابندی کریں تو مرزا صاحب کے نزدیک مسلمانوں میں ایسے کیڑے پڑ گئے ہیں کہ ان سے الگ اور بے تعلق رہنے کی ہدایت ہے پھر مسلمانوں کے رفاہی کاموں میں شریک ہونے کی ممانعت جو پھر مسلمانوں کے مقابلہ پر تیار ہونے کی اشاعت ہے چنانچہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) "پس جو ہم نے دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے اول تو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا نہ اپنی طرف سے اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اور ان لوگوں کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔"

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۶ ص)

(۲) "کیا غیر احمدیوں کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود کا عمل صاف کسی پر مخفی ہے۔ آپ اپنی ساری زندگی میں غیروں (مسلمانوں) کی کسی انجمن کے ممبر ہوئے اور نہ ان میں سے کسی کو کسی اپنی انجمن کا ممبر بنایا اور نہ کبھی ان کو چندہ دیا اور نہ کبھی ان سے چندہ مانگا" و اتحاد پر تو مستک مرزا صاحب نے اسلام کے تمام مسلمانوں سے

کی مبارک سعی کو نہ چھوڑے گی۔ اس مبارک سعی کے اصول بھی ذیل میں ملاحظہ ہوں :-

"حضرت مسیح موعود کا حکم ہے اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے"

(برکات خلافت ص۷۵ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان)

"جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں (غیر احمدیوں) کو تم کافر کہتے ہو مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی ہو کر کافر (غیر احمدی) کو دیتے ہو"

(ارشاد میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان)

"کلکتہ میں ہم (یعنی میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان) ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے اس نے کہا کہ آپ لوگوں کے بڑے دشمن ہیں جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ غیر لوگوں کو کافر کہتے ہیں میں نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہوں اس سے شیخ یعقوب علی صاحب (ایڈیٹر) کو ملے تھے میں نے ان کو کہا کہ آپ کہدیں کہ واقعی ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں یہ سن کر وہ حیران سا ہو گیا۔"

(انوار خلافت ص۹۲ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان)

"غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔ کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔"

(انوار خلافت ص۹۳ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیان)

قول بالکل صاف ہے اس میں کسی موشگافی کی کیا ضرورت اور گنجائش ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تلک کتب ینظر الیھا — ان کتابوں کو سب مسلمان محبت کی آنکھ سے
کل مسلم بعین المحبۃ — دیکھتے ہیں اور ان کے معارف سے فائدہ
والمودۃ وینتفع من معارفھا — اٹھاتے ہیں اور مجھے قبول کرتے ہیں
ویقبلنی ویصدق دعوتی الا — اور میری دعوت کی تصدیق کرتے ہیں
ذریۃ البغایا الذین ختم — مگر بدکار رنڈیوں (زناکاروں) کی اولاد
اللہ علی قلوبھم فھم — جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہے
لا یقبلون (آئینہ کمالات صفحہ ۵۴۷) — وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔

مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

قادیانی صاحبان نے اپنی متعدد کتب اور نیز تصدیق احمدیت ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء میں کھینچ تان کرکے اس کی یہ تاویل پیش کی ہے کہ یہاں ذریۃ البغایا کے مخاطب مسلمان نہیں بلکہ ہندو اور عیسائی ہیں۔ گویا الا کے استثناء سے مسلمان مستثنیٰ ہیں۔ تو پھر اس صورت میں یہ معنی ہوئے کہ گویا جس قدر مسلمان ہیں سب نے مرزا صاحب کو قبول کیا اور ان کی دعوت کی تصدیق کی ان کی کتابوں کو محبت کی آنکھ سے دیکھا اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھایا۔ گویا سبھی قادیانی بن گئے۔ البتہ ہندوؤں اور عیسائیوں نے مرزا صاحب کو قبول نہیں کیا۔ گالی سے بچا کر یہ تو مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ بیک قلم سب کو قادیانی بنا دیا۔ نعوذ باللہ۔ عذر گناہ بدتر از گناہ۔ بے بنیاد تاویلات کا یہی انجام ہوتا ہے۔ عبارت صاف ہے اور قادیانی صاحبان کی تاویل بھی موجود ہے۔ لوگ خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ ذریۃ البغایا سے مرزا صاحب کی مراد کون ہیں۔

اب رہی دوسری بحث کہ ذریۃ البغایا کے کیا معنی ہیں۔ قادیانی صاحبان کی تحقیق ہے کہ اس کے معنی ہیں ”ہدایت سے دور لوگ“ تاج العروس کا حوالہ دیا ہے ممکن ہے کسی عبارت کی کتر بیونت سے یہ معنی پیدا کئے گئے ہوں لیکن بغایا کے معنی اس قدر معروف و مسلم ہیں کہ اس میں سخن سازی کے سوا اختلاف کی گنجائش نہیں تاہم قادیانی صاحبان نے من مانے معنی لکھ دیئے۔ ذیل میں بغایا کے اصلی معنی ملاحظہ ہوں۔

حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی لیکن وہ تاریخ مئی کی شام کو ۔۔۔
پھر اسی بیماری کا دورہ شروع ہو گیا ۔۔۔ اور قریباً گیارہ بجے ایک دست
آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی ۔۔ دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور
بڑا دست آگیا جس سے نبض بالکل بند ہو گئی ۔۔۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو
بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے تو آپ نے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت
اسہال کا دورہ ہو گیا ہے آپ کوئی دوا تجویز کریں۔ علاج شروع کیا گیا چونکہ حالت
نازک ہو گئی تھی اسلئے ہر پاس ہی ٹھیرے رہے اور علاج بدستور ہوتا رہا مگر پھر
نبض واپس نہ آئی

(ضمیمہ اخبار الحکم قادیان نمبر ۱۵۰ ۔ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

بہرحال تشنیع کی تو ضرورت نہ تھی البتہ اگر سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن کچھ تبریہ کا مستقل انتظام کر دیتے تو کسی قدر ثواب تھا۔ مگر یہ خدمت قسمت میں نہ تھی تو آج ادھر ادھر توقع لگاتے ہیں انتظار کی زحمت اٹھاتے ہیں۔

## (۱۱) ذریۃ البغایا

یوں تو جناب مرزا صاحب کی تحریرات میں گالیاں کچھ کمیاب نہیں۔ جابجا موجود ہیں لیکن اکثر گالیاں انفرادی ہیں یا مولوی جماعت کے نام کی ہیں۔ ان کا جواب بھی مل چکا ہے اسلئے قادیانی صاحبان کو ان کی چنداں فکر نہیں بلکہ اُلٹا ان کی صحت اور ان کے جواز پہ اصرار ہے۔ البتہ عادت کی رو میں بعض مقامات پر گالی اس طرح بھی قلم سے نکل گئی کہ اس کی زد بالعموم تمام مسلمانوں پر پڑے۔ اس گالی کی البتہ قادیانی صاحبان کو از حد فکر ہے کہ کہیں مسلمانوں کے دل میں بیٹھ گئی تو بڑی مشکل ہو گی۔ اسلئے وہ بڑی کوشش میں ہیں کہ اول تو یہ گالی گالی نہ رہے حالانکہ مرزا صاحب کی دوسری گالیوں سے قادیانی صاحبان کو ذرا بھی انکار نہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر گالی نہ ٹل سکے تو کم از کم مسلمان اس کے مخاطب نہ سمجھے جائیں بلکہ دوسروں کو جا لگے کچھ دیکھ تو ذمہ داری ٹلے۔

آیت اول "اس نے کہا جب ہوگا کہاں سے ہوگا حالانکہ مجھے کسی انسان نے نہیں چھوا اور نہ میں بدکار تھی"

آیت دوم "اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ برا مرد تھا اور نہ ہی تیری والدہ فاحشہ تھی۔"

خدا کی قدرت کہ مرزا صاحب نے بھی حسب عادت بغیہ کی گالی دوسرے موقع پر اپنے ایک مرید مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کو دی اور خود ہی اس کا ترجمہ بھی لکھ دیا۔ شاید قادیانی صاحبان کی عینک میں نظر نہیں پڑی یا اسکو مصلحتاً نظر انداز کر دیا گیا کہ دوسروں کو کیا علم ہوگا بہرحال ملاحظہ ہو۔

رقصت کرقص البغیة فی مجلس　　تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔

(حجۃ اللہ صفحہ ۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

اس کے سوا ملاحظہ ہو۔

(۱) یعنی ذریۃ البغایا　　ولد الحرام ہوں زنان بازاری صفحہ
(۲) ولا یسلک الا البغایا طریق ظلمہم　　پس ہیچ شک نیست کہ زنان فاحشہ ملک را خراب کردہ اند۔ صفحہ
(۳) ان البغایا هن مجس فی الحقیقۃ　　زنان فاحشہ در حقیقت پلید اند صفحہ
(۴) ان نساء داران کن بغایا فیکون رجالها دیوثین وجالین۔　　اگر در خانہ زنان آں فاسقہ باشند پس مردان آں خانہ دیوث و دجال می باشند" صفحہ

(نجم الہدیٰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ)

اذیتنی خبثا فلست بصادق　　ان لم تمت بالخزی یا ابن بغایا

مرا بخباثت خود ایذا دادی پس من صادق نیم　　اگر تو اے نسل بدکاراں بذلت نمیری

(انجام آتھم صفحہ ۲۸۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

واعلموا ان کل مومن ولد الحلال ولیس من ذریۃ البغایا

عربی لغات میں لسان العرب کا جو رتبہ ہے اہل علم پر بخوبی روشن ہے۔ مشہور امام لغت ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے۔

البغایا الاماء لانهن کن یفجرن — بغایا باندیوں کو کہتے ہیں کیونکہ بدچلنی کا پیشہ تھا

پھر ابن طاہر کا یہ قول نقل کیا ہے۔

ثم کثر فی کلامهم حتی — پھر کثرت استعمال سے آقا یا اسکا اطلاق ہر ایک

عموا به الفواجر اماء — فاجرات یعنی بدچلن عورتوں پر ہونے لگا خواہ

کن او حرائر۔ — باندیاں ہوں خواہ آزاد۔

اس سے بھی بڑھکر علامہ راغب اصفہانی کی مشہور لغت قرآن المفردات ملاحظہ ہو۔

بغت المرأة بغاء اذا فجرت — بغت المرأة بغاء اس وقت بولتے ہیں جب

وذلك لتجاوزها الى ما — عورت بدچلن ہو جائے اور یہ اس لئے

ليس لها قال عز وجل — کہتے ہیں کہ وہ اس حد سے جو اسکے لئے ہے

ولا تكرهوا فتياتكم — نکل جاتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ باندیوں کو

على البغاء — بدکاری پر مجبور نہ کرو۔

اب قرآن مجید میں اس لفظ کے دیگر محل ملاحظہ ہوں۔ اردو میں سب سے اول مستند ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ملاحظہ ہو۔

قالت انى يكون لى غلام ولم يمسسنى — (مریم ۲) کہاں سے ہوگا میرے لڑکا اور نہیں

بشر ولم اك بغيا (سورہ مریم رکوع ۲) — چھوا مجھ کو آدمی نے اور کبھی نہ تھی میں بدکار۔

يا اخت هارون ما كان — اے بہن ہارون کی نہ تھا تیرا باپ برا آدمی

ابوك امرأ سوء وما كانت امك بغيا — اور نہ تھی تیری ماں بدکار۔

(سورہ مریم رکوع ۲)

اسکے سوا ملاحظہ ہو قرآن مجید مترجم "مترجمہ فاضل اجل حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب" قادیانی۔ شاہ صاحب قادیان میں مفتی اعظم بھی ہیں اور جناب مرزا صاحب کے خاص صحابی بھی ہیں۔ مندرجہ بالا آیات قرآنی کا ترجمہ شاہ صاحب یوں فرماتے ہیں۔

ص۲۳۳ کے زیر اڈیشن میں بھی یہ عبارت اسی صفحہ کے حوالے سے ص۳ پر درج ہے۔ لیکن قادیانی صاحبان کا اعلان ہے کہ یہ عبارت ص۳۱ پر درج ہے حالانکہ ص۳۱ پر اسکا ذکر بھی نہیں۔ نہ پہلے اڈیشن میں نہ آخری اڈیشن میں یہ غلط بیانیاں ہیں جو قادیانی صاحبان کا ہتھیار ہیں۔

(۳) یہ دونوں ایک ہی کتاب کے حوالے ہیں لیکن اس مقام پر کتاب کا نام کشتی نوح لکھا ہے اور ص۱۶ کا حوالہ دیا ہے اور تحتہ میں کتاب کا نام تقویۃ الایمان اور ص۱۵ کا حوالہ دیا ہے۔ تقویۃ الایمان اور کشتی نوح ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں اور دونوں جگہ کے اقتباسات ایک ہی صفحہ سے لئے گئے ہیں جو ص۱۵ مذکورہ پر شائع ہوا ہے

(تصدیق احمدیت ص۱۰)

جب قادیانی صاحبان کو تسلیم ہے کہ ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں۔ اگر دونوں نام ایک ایک حوالے میں لکھ دیئے تو کیا برا کیا۔ اگر صرف ایک ہی نام دونوں حوالوں میں لکھ دیا جاتا تو پھر دوسرے قادیانی اعتراض کا کیا جواب تھا کہ دوسرا نام کیوں ترک کیا گیا شاید اس کا علم نہ ہوگا۔ رہا صفحہ ۱۶ کا اعتراض اگر ص۱۶ کو ص۱۵ پڑھ لیا جائے تو اس کا کیا علاج خدا لگتے ص۱۵ سے ۱۶ دیکھیں کہ ص۱۶ چھپا ہے یا ص۱۵ ایسی ترکیبوں سے کیا کام بن سکتا ہے۔

(۴) جو تھا حوالہ سراج منیر ص۲۵۳ کا ہے مگر سراج منیر میں اتنے صفحات ہی نہیں کل صفحات پچاس سے ہیں اور باقی کے صفحات پر روداد جلسہ انجمن درج ہیں اس طرح کل سو صفحات کی کتاب ہے لیکن وہ عبارت جس کا حوالہ برقی صاحب نے دیا ہے کتاب مذکور کے ص۳ پر ملتی ہے۔

(تصدیق احمدیت ص۱۱)

بظاہر کیسی بڑی غلطی پکڑی ہو کہ حوالے میں کئی سو صفحوں کا فرق نکل آیا۔ لیکن واقعہ کیا ہے جو اقتباس اول لیا گیا وہ سراج منیر کے ص۲۳ پر درج ہے۔ چنانچہ یہی حوالہ لکھا گیا کہ ص۲۳ کو کاتب نے دو کر کے بنا دیا۔ اس طرح اصلی حوالہ ص۲۳ کتابت میں ص۲۵۳ جیسا بن گیا۔ لیکن مسودہ کی نظر ثانی میں سابقہ اقتباس مختصر کر دیا گیا صفحہ ۲ کی عبارت ترک ہو گئی۔ البتہ حوالہ میں صفحہ ۲ کا اندراج سہواً رہ گیا تاہم بقیہ اقتباس ص۳ پر موجود ہے جو خود قادیانی صاحبان کو

فیصل امرآمن امرین:

اور جاننا چاہئے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی
نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا:

(نور الحق حصہ اول ص۱۲۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا صاحب کی گالیوں کی بحث کتاب کی زیریں فصل میں بھی درج ہے۔

## (۱۲) غلط حوالے

قادیانی صاحبان نے غلط حوالوں کی بھی بہت دھوم مچائی۔ یہ ان صاحبان کا پرانا داؤ ہے۔ چند غلطیاں کتابت کی یا طبع زاد کتاب بھر میں سے ڈھونڈ نکالیں اور بات بنا چڑھا دیں۔ گویا ایسی چند غلطیوں سے تمام کتاب غلط ہوگئی۔ قادیانی صاحبان کو فراغت ہوگئی لیکن آج کل یہ ترکیبیں نہیں چلتیں لوگ ان کی حقیقت سے بخوبی واقف ہوچکے ہیں کہ غلطیاں نکالنے میں کس درجہ غلط بیانی شریک کی جاتی ہے۔ مثلاً چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

(۱) تیسرا ادھورا حوالہ حمامۃ البشریٰ ص۸۰ کا ہے لیکن ہمیں حمامۃ البشریٰ مطبوعہ ۱۸۹۴ء میں یہ عبارت کہیں نہیں ملی۔ (تصدیق احمدیت ص۶۴)

گویا محولہ بالا عبارت ہم نے اپنی طرف سے یونہی حوالہ دے کر شریک کردی۔ یہ عبارت حسب حوالہ حمامۃ البشریٰ میں پہلے ایڈیشن کے صفحہ ۸۰ پر موجود ہے اور نیز اسی صفحہ ۸۰ کے حوالے دوسرے ایڈیشن کے صفحہ ۹۶ پر درج ہے لیکن اس پر بھی قادیانی صاحبان کو نظر نہ آئے تو اسکا کیا علاج ہے۔ غلط بیانی کی بھی حد ہونی چاہئے۔

(۲) حضرت اقدس مسیح موعود کی کتابوں کے حوالے کا پہلا حوالہ الوصیۃ کے ص۸ کا ہے یہ حوالہ غلط ہے بلکہ یہ عبارت جس کا حوالہ برقی صاحب نے دیا ہے ص۱۲ پر موجود ہے۔

(تصدیق احمدیت ص۸)

بہرحال مقصود یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح غلطی ثابت ہو اور واقعہ کیا ہے محولہ بالا عبارت طبع اول کے ص۱۱ پر درج ہے البتہ کاتب نے اس کو ص۸ بنا دیا ہے چنانچہ تازہ ترین

"بنفرزند دلبندی" سے بڑھکر "خلیفہ" "ولدی" ہو گئے تو کیا تعجب ہے۔

ان غلطیوں سے اندازہ ہو سکے گا کہ قادیانی صاحبان جو دوسروں کی غلطیوں کا بڑے شدومد سے اعلان کرتے ہیں ان میں کس قدر غلطیاں ہوتی ہیں اور کس قدر غلط بیانی۔

## (۱۳) کتربیونت

جناب مرزا صاحب کی کتابیں علمی نظر سے دیکھئے تو مباحث میں ابہام اور التباس کی کثرت ہے۔ طول کلام، دیگرا، بیان نئے اور پیچیدگی بڑھادی ہے نتیجہ یہ ہے کہ بحیثیت مجموعی قادیانی لٹریچر ایک بھول بھلیاں بن گیا اسی دقت کے مدنظر جناب مرزا صاحب اور ان کے خلفاء اور صحابہ کی اور تابعین کی کتابوں کا بغور مطالعہ کر کے اور ان ہی کے اقوال کو اقتباسات کی شکل میں یکجا ترتیب دیکر ان کے اعتقادات واجتہادات ان کے اصول و مسائل کو علمی مباحث کے طور پر قادیانی مذہب کے نام سے شائع کر دیا۔

علمی طبقوں میں تو اس تالیف کی بہت قدر ہوئی اور ہو رہی ہے لیکن قادیانی صاحبان بہت بیزار ہیں وجہ ظاہر ہے۔ لوگوں کو بطور خود قادیانی تحریک پر غور وفکر کرنے کا موقع مل گیا۔ اور یہ طریق قادیانی صاحبان کے اغراض کے منافی ہے۔ اصل کتابوں کا مطالعہ تو کون کرتا ہے وہ چاہتے ہیں کہ مصالح وقتی کے تحت وہ جس طرح اپنے اخبارات ورسائل اور جدید تالیفات میں مذہب پیش کریں لوگ بلا تحقیق اس کو اسی طرح مان لیں تو اسی میں کامیابی ہے۔

چنانچہ ناخوش ہو کر غلط حوالوں کی طرح کتربیونت کا بھی قادیانی صاحبان نے الزام دیا ہے مخالفت اور معذرت کا یہ بھی ایک عام طریق ہے کہ اقتباس نامکمل ہیں۔ ناقص ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم نے اول جامع مباحث قرار دئے۔ ہر مبحث کے ذیلی عنوانات قرار دئے۔ ہر عنوان کے تحت متعلقہ اقتباسات جمع کئے اور پھر سب کو مناسب ترتیب دیکر یکجا پیش کیا یہی تالیف کا علمی طریق ہے۔ تعلق کی حد تک پورے پورے اقتباسات پیش کئے گئے کئی کئی اقتباسات جمع کئے گئے تاکہ شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے بخوبی تصدیق وتوثیق ہو جائے اس پر بھی قادیانی صاحبان کتربیونت کا الزام دیتے ہیں شاید وہ چاہتے ہیں کہ بلا امتیاز غیر متعلق لمبی لمبی عبارتیں

بھی تسلیم ہے۔ کتابت کے معمولی سہو پر بات کہاں سے کہاں پہنچا دی۔

غرضیکہ قادیانی صاحبان نے اس قسم کی چند غلطیاں جا و بیجا جواب میں دُہرا کر اپنے نزدیک بڑا کام کیا۔ یہ کتاب تو نہایت ناموافق حالات میں تیار ہوئی جو کتابیں پورے سامان و اطمینان سے تیار ہوئی ہیں ان میں بھی غلط نامے شریک کرنے پڑتے ہیں قادیانی صاحبان کو تو اپنے جوابوں کی صحت پر بڑا ناز ہے ملاحظہ ہو تصدیق احمدیت کے مصنف پر کیسے دعوے سے لکھتے ہیں کہ برقی صاحب نے الوصیۃ میں جس عبارت کا حوالہ صفحہ ۱۰ پر دیا ہے وہ غلط ہے بلکہ یہ عبارت صفحہ ۱۳ پر درج ہے۔ حالانکہ صفحہ ۱۳ پر اس عبارت کا پتہ بھی نہیں حوالہ وہی صحیح ہے جو ہم نے لکھا ہے چنانچہ اس کی تفصیل اوپر درج ہے۔ قادیانی صاحبان کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس قسم کے اعتراضات اور غلط بیانات سے علمی طبقوں میں خود ان ہی کا اعتبار گھٹ رہا ہے کہ اصل مباحث کو چھوڑ کر فضولیات کو طول دیتے ہیں خفیف باتوں کی آڑ لیتے ہیں۔

غلط حوالوں کی طرح اور بھی ملتے جلتے اعتراض کئے ہیں مثلاً تصدیق احمدیت کے صفحہ ۲۱۸ پر یہ کہ "اسمع ولدی سُن بیٹا" مرزا صاحب کا یہ کوئی الہام نہیں ہے۔ اور ترجمہ مگر ہم نے درج کر دیا۔ قادیانی صاحبان کے نزدیک نہ ہوگا۔ لیکن البشریٰ جو جناب مرزا صاحب کے الہامات کا سب سے جامع اور معتبر مجموعہ ہے اس میں نہ صرف یہ الہام بلکہ اس کا اُردو ترجمہ بھی موجود ہے چاہیں تو ملاحظہ فرمائیں۔ البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۹ اگر ترجمہ نہ ہوتا تو بھی شک کی گنجائش تھی کہ شاید سہو کتابت ہو بلکہ جس دوسری کتاب کے حوالے سے اس الہام کو قادیانی صاحبان نے بدل کر "اسمع وارى" لکھا ہے۔ وہاں ترجمہ نہیں ہے کتابت کی خامی یا سنگ سازی کی خرابی سے "ولدی" کا "واری" بنجانا کچھ عجب نہیں۔ "ولدی" میں اسلئے کلام نہیں ہو سکتا کہ اس کی تائید میں اسی رنگ کے اور الہام بھی موجود ہیں جن سے قادیانی صاحبان بھی کسی طرح انکار نہیں کر سکتے۔ مثلاً ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ جو خود مرزا صاحب کی خاص تصنیف ہے اس میں یہ الہام مع ترجمہ درج ہے "انت منی بمنزلۃ ولدی تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے" اور مرزا صاحب کے مدارج بہت ترقی پذیر تھے

جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔ (خط مطابق اصل کھینچا گیا۔ مؤلف)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تصنیف حقیقۃ الوحی ص۳۹۰)

* چونکہ قادیانی جماعت یہ مانتی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) واقعی نبی اللہ ہیں اور اس کے ثبوت میں وہ حقیقۃ الوحی کے صفحات (۳۹۰-۳۹۱) کو خصوصیت سے پیش کرتے ہیں اس لئے ان سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ مجدد صاحب کے حوالہ کو مکتوبات میں سے دکھائیں جہاں مجدد صاحب نے کثرت مکالمہ و مخاطبہ کو سبب میں پیش کر کے بکثرت حصہ پانے والوں کو نبوت قرار دیا ہو اپنے نام و لقب کو نبی اللہ لکھا ہو۔ مگر وہ آج تک بھی مطالبہ کو پورا نہ کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں۔

میں نے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد (قادیانی) سے بھی یہ سوال کیا تھا ان کا جواب سب سے عجیب تھا اور وہ یہ تھا کہ مجدد صاحب سرہندی نے تو محدث ہی لکھا ہو گا حضرت مسیح موعود نے خدا سے علم پاکر محدث کے بجائے نبی لکھ دیا (العیاذ باللہ) یعنی غلطی کو درست کر دیا اور کہا کہ یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے بعض اہل اللہ احادیث کی بعض غلطیوں کو حضرت سرور عالم سے پاکر ٹھیک کر دیتے ہیں مگر ہر عقلمند اس جواب سے اندازہ کرے گا۔ کہ قادیانی علماء اصل مطالبہ کا جواب دینے سے کہاں تک عاجز ہیں۔ اور پھر یہ کس قدر معقول جواب ہے اس کے تو یہ معنی ہوئے کہ کسی عبارت میں پہلے تو تحریف کر لی اور بعد میں جب پکڑے گئے تو کہہ دیا کہ خدا سے علم پاکر ہم نے تو اصلاح کر دی ہے۔ شاید یہود کے علماء بھی یہی کام کرتے ہوں گے۔ مگر قرآن مجید نے تو ان کے متعلق یحرفون الکلم عن مواضعہ کا فتویٰ ہی دیا ہے۔

(لاہوری جماعت کے مولوی عمر الدین صاحب قادیانی کا مضمون مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور نمبر ۷ جلد ۲۲ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۴ء)

بھردی جائیں۔ چنانچہ انھوں نے تصدیق احمدیت میں ایسا ہی کیا بھی ہے تاکہ غلط بحث برقرار رہے اور کوئی صحیح نتیجہ نہ نکلے

قادیانی لٹریچر بالخصوص مرزا صاحب کی تصانیف میں چونکہ ابہام التباس اور انتشار بہت زیادہ ہے اس لئے جو کوئی مضمون وار اقتباسات انتخاب کرکے نکالے اس کو کتر بیونت کا الزام دینا کچھ دشوار نہیں ہے لیکن نظر انصاف سے دیکھئے تو کتر بیونت جس فن کا نام ہے اس میں خود جناب مرزا صاحب اور ان کی اُمت نے جس درجہ کمال دکھایا ہے۔ اسلامی لٹریچر میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ قرآن میں حدیث میں تفسیر میں۔ اکابر اُمت کی تصانیف میں کس خوبی اور کس بیباکی سے کتر بیونت کی گئی تب کہیں اس مذہب کی صورت پیدا ہو سکی۔ یہ ایک مستقل بحث ہے جو انشاء اللہ آئندہ ایک جداگانہ کتاب کی شکل میں پیش ہو گی۔ اس سے واضح ہو گا کہ قادیانی تحریک اسد رجہ کتر بیونت کی۔ . . . . . . . ہے کہ اگر اس کا نام ہی کتر بیونت رکھدیا جائے تو اسم بامسمیٰ ہوجائے۔ خود قادیانی جماعت کے دونوں فرقے قادیانی اور لاہوری آپس میں ایک دوسرے کو اس فن کا ماہر قرار دیتے ہیں۔

## (۱۴) قادیانی غلط بیانی (ج)

خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تصانیف سے اور خود قادیانی اکابر کی تصدیق و توثیق سے ذیل میں چند مثالیں مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتے ہیں۔ ہر صاحب انصاف فیصلہ کر سکتا ہے کہ علمی معاملات میں قادیانی اخلاق کا کیا معیار ہے بڑی سے بڑی بے دیانتی اپنے حق میں جائز سمجھتے ہیں رکیک سے رکیک تاویل اسکے جواز میں کافی سمجھتے ہیں۔ بلکہ جو ان کی بے دیانتی پر گرفت کرے اس کو مورد الزام سمجھتے ہیں۔

اول قادیانی جماعت لاہور کے اخبار پیغام صلح کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو کہ کس طرح مرزا صاحب نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مکتوب میں اس طرح تصرف کیا کہ لفظ محدث کے بجائے اپنی طرف سے لفظ نبی لکھدیا۔ جب اس تحریف کا پتہ چلا اور گرفت ہوئی تو قادیانی صاحبان نے کیا خوب جواب دیا۔ وھو ھذا۔

(ان کو) لئے اُٹھا لیا تھا اور وہ اس کو دوبارہ دنیا میں واپس لائے اور دوسری طرف
لاعلمی اور کم فہمی کی یہ حالت کہ جس آیت کو جس طرح چاہا توڑ مروڑ کر لکھ دیا۔ نہ خوف نہ ڈر
کہ آیات غلط ہو جائیں جب آیات کی عبارت تک غلط ہو تو معنی معلوم۔ چنانچہ مرزا صاحب
نے بہت سی آیات قرآنی کی عبارت میں تصرف کیا ہے۔ بطور نمونہ ذیل میں چند آیات
کا ذکر ملاحظہ ہو۔

"عنوان اعتراضات کے ایک یہ اعتراض ہے جو بغرض جواب درج ہے (پس آیا ہو)
"حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتب میں قرآن مجید کی آیات کو تغیر و تبدل کر کے غلط
لکھا ہے۔ چنانچہ حسب ذیل آیات پیش کی ہیں"

(۱) جنگ مقدس مصنفہ مرزا صاحب مطبوعہ ... ص ۲۰ ان تجاهدوا في
سبيل الله باموالكم وانفسكم (سورۃ توبہ رکوع ۶)

(۲) ازالہ اوہام مصنفہ مرزا صاحب بار اول ص ۳۰۹ ومنكم
من يرد الى ارذل العمر لكيلا يعلم بعد
علم شيئا. (سورۃ حج پ ۱۷)

(۳) ازالہ اوہام بار اول ص ۱۰۰ وجعلنا منهم القردة والخنازير
(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۴ء)

"مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے آئینہ کمالات اسلام میں یہ آیت لکھی ہے
یایها الذین امنوا ان تتقوا الله یجعل لکم فرقانا ویجعل لکم نورا تمشون به
ہمیں اس قسم کی باتوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر ایک وہ شخص جو
کتابت اور طباعت سے ذرا بھی واقفیت رکھتا ہے جانتا ہے کہ تحریروں میں کس طرح
غلطیاں واقع ہو جاتی ہیں لیکن ہمارے مخالفین جو اس قسم کی باتوں کو لیکر ہم پر
اعتراض کرتے ہیں ان کے جواب میں ہمیں بھی یہ بتانا پڑتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ
جس امر کو وہ نہایت بد دیانتی کے ساتھ ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں اس کے
وہ خود بھی مرتکب ہوتے ہیں۔" (اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ ص ۱۱ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۲۳ء)

اولیاء اللہ کے کلام میں تصرف کرنا تو مرزا صاحب کے نزدیک کوئی بڑی بات نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں بھی ان کو کچھ خوف و تامل نہ تھا۔ مثلاً ملاحظہ ہو۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہادۃ القرآن میں صحیح بخاری کی طرف یہ حدیث منسوب کی ہے کہ امام مہدی کے لئے آسمان سے ندا آئے گی **ھذا خلیفۃ اللہ المہدی** (سیر اشرف محمد ادریس صاحب، مذکور لکھتے ہیں "کیا کوئی قادیانی اس حدیث کو صحیح بخاری میں دکھا سکتا ہے"۔ پھر لکھا ہے: "ہم چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی مرزائی قیامت تک مرزا غلام احمد کے چہرے سے اس جھوٹ کو نہیں مٹا سکتا۔ اگر ہمت ہے تو میدان میں آئیے اور اپنے گرو کے چہرے سے اس جھوٹ کے دھبہ کو مٹائیے:

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۳۲ء ص۱۰ جلد ۱۹)

جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب فرماتے ہیں:

"صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ

**ھذا خلیفۃ اللہ المہدی**

(شہادۃ القرآن ص۴۱ مصنفہ مرزا صاحب)

"ہر معمولی سمجھ کا انسان اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ روانی قلم میں اگر کسی سے کوئی غلط حوالہ لکھا جائے تو وہ سبقت قلم کہلا سکتا ہے نہ کہ جھوٹ لیکن مولوی صاحب ہیں کہ عناد و تعصب و مخاصمت کی وجہ سے اسے بھی جھوٹ ہی قرار دیتے ہیں . . .

ہر منصف مزاج سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا شہادت القرآن صفحہ ۴۱ پر حدیث مہدی کا حوالہ دینا آپ کا ایک محض سبقت قلم ہے کہ ایک کثیر التصانیف اور زود نویس شخص سے سرزد ہونا بعید نہیں لیکن ایک مولوی فاضل (مولوی ثناء اللہ صاحب) کا حوالہ کی غلطی کو جھوٹ قرار دینا قابل حیرت و استعجاب ضرور ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ نمبر ۱۴۰ مورخہ ۳ مئی ۱۹۳۲ء)

ایک طرف تو مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ وہ نبی اور رسول ہیں (خدا نخواستہ)

"میری کتابوں میں سہو کاتب یا مجھ سے بوجہ تنافر سخت سہوی غلطیاں ہو گئی ہیں۔"

(مکتوب [illegible] ۱۹۰۲ء [illegible])

([illegible] [illegible])

## (۱۵) ترتیب پر اعتراض

قادیانی صاحبان نے اپنے جوابات میں اپنی کج فہمی سے یا عمداً ایک اور غلط فہمی پیدا کرنی چاہی ہے۔ وہ یہ کہ ہم نے اقتباسات کی ترتیب میں کتابوں کی صفحاتی ترتیب یا کتابوں کی زمانی ترتیب کی پابندی نہیں کی مثلاً یہ کہ بعض اقتباسات جو کتابوں کے شروع سے لئے گئے وہ ہم نے اپنی تالیف میں محل مناسب کے لحاظ سے بعد میں رکھے اور بعض جو کتابوں کے آخر سے لئے گئے وہ ہماری تالیف کے شروع میں اپنے محل پر درج ہوئے۔ علیٰ ہذا جو کتابیں پہلے شائع ہوئیں ان کے بعض اقتباسات اپنے مضمون کے لحاظ سے ہماری تالیف کے آخر میں آئے جو آخر میں شائع ہوئیں ان کے بعض اقتباسات اپنی نوعیت کے سبب تالیف کے شروع میں پہنچ گئے لیکن یہ تو تالیف کی خصوصیت اور خوبی ہے کہ جو مباحث بیسیوں کتابوں میں بلا کسی معنوی اور زمانی ترتیب کے متفرق اور منتشر تھے ان کو مضمون وار ترتیب دیکر ایک علمی شکل میں یکجا کر دیا کہ پورا خاکہ پیش نظر ہو جائے۔ دراصل قادیانی صاحبان کی یہی دلی خواہش ہے کہ ان کے مباحث میں اصلی ابہام و التباس اور انتشار برقرار رہے۔ اسی میں ان کی جیت ہے کہ مذہب کی پردہ داری اور قول و فعل میں آزادی رہے۔ اس تالیف نے ترتیب کی مدد سے راہ نکال کر رازداری اور آزادی کا خاتمہ کر دیا۔ قادیانی صاحبان اس ترتیب سے جس قدر بیزار ہوں معذور ہیں۔

## (۱۶) جواب دہی کے قادیانی اصول

قادیانی صاحبان نے ہماری کتاب "قادیانی مذہب" کے متعلق جس حد تک جواب دہی کی ذمہ داری لی ہے اس کے اصول قابل ملاحظہ ہیں۔

(۵) یہ سوال کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتب کے دو دو تین تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور تیس چالیس برس کا عرصہ بھی گذر چکا ہے پھر اب تک کیوں ان کی تصحیح نہیں کی گئی؟ سو اس کا جواب میں یہی دوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے یہی تقاضہ کیا کہ یہ آیات حضور کی کتب میں اسی طرح لکھی جائیں جیسی کہ حضور کے زمانہ میں سہو کاتب سے یا خود حضور سے بعض دیگر امور کے تقاضا کے باعث غلط لکھی گئیں اور اس میں تین راز ہیں۔

(۱) تا غیر احمدی علماء کی عقول کا جائزہ لیا جائے کہ وہ سہو کاتب یا مؤلف سے جو سہواً غلطی ہو جاتی ہے اس کو عمداً تحریف قرار دے کر اپنے ماتحت تعلیم یافتہ طبقہ میں اپنی علمی پردہ دری کرتے ہیں۔

(۲) یہ کہ تا غیر احمدی علماء اچھی طرح جان لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب بھی تحریف سے پاک ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا بلکہ من و عن شائع کی جاتی ہیں۔

(۳) اچھا ہے خدا تعالیٰ کی حکمت نے یہی چاہا کہ حضور کی کتابوں میں بعض ایسی غلطیاں رہ جائیں تاکہ ہمیشہ کے لئے آپ کے اتباع کے پاس برہان یقینی رہے کہ آپ ایک بشر تھے اور سہو و نسیان جو لازمہ بشریت ہے آپ اس سے خالی نہ تھے۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۳۲ء ص۳ جلد ۱۹)

جبکہ خود مرزا صاحب کی تصنیفات میں ایسی صریح تحریفات موجود ہیں اور قادیانی صاحبان ان کو ناقابل گرفت سمجھتے ہیں تو پھر گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہئے کہ دوسروں کی کتابوں میں معمولی معمولی غلطیاں ڈھونڈ ڈھونڈ کر الزام دینا کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔ مرزا صاحب ولی زبان سے غلطیوں کے متعلق اپنے حق میں جو معذرت لکھ گئے ہیں۔ قادیانی صاحبان اس کو فراموش نہ کرتے تو بیجا الزام دے کر خفت نہ اٹھاتے۔ ملاحظہ ہو۔ عاقل را اشارہ کافی است

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔

"جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا اس وقت میں طالب علم تھا اور اور طالب علم بھی ایسا جو بہت فیل ہوتا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت ہوگی ورنہ اگر کچھ پاس کر لیتا تو ممکن ہے مجھے خیال ہوتا کہ میں یہ ہوں۔

وہ ہوں .. .. اور واقعی یہ واقعہ ہے ہر جماعت میں فیل ہوتا تھا میری صحت کمزور تھی اور اباجان نے کہا تھا اسکی تعلیم پر زور نہ دیا جائے ورنہ اسے سل ہو جائے گی۔"

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تقریر واقعہ مندرجہ اخبار الفضل جلد ۲۰ ص ۔۔۔)

بہرحال جناب مرزا صاحب کے ایک صاحبزادے کے اقوال کی تائید کرنا اور محض قانونی عذر پر دوسرے صاحبزادے کے اقوال مطلقاً ناقابل توجہ قرار دینا سراسر انصاف کے خلاف ہے البتہ جواب دہی نہ ہو سکے تو یہ دوسری بات ہے۔

خیر مرزا صاحب کے ساتھ خلفاء کو شریک کر لیا یہ بھی غنیمت تھا۔ لیکن جیسا کہ پہلے اُصول کی شرح میں ضمنی اشارہ کیا گیا تھا۔ دوسرے اُصول کے تحت خلفاء کے حوالہ جات بھی ناقابل توجہ قرار دیئے گئے۔ صرف مرزا صاحب کا ذمہ باقی رہ گیا۔ کیسی با اُصول کٹ حجتی ہے۔ قانونی دماغ اِن اُصولوں سے خوب واقف ہیں۔ مقدمات کی جواب دہی میں انسے بہت پناہ ملتی ہے۔ بہرحال دوسرا اُصول بھی ملاحظہ ہو۔

(۲) "جناب برقی صاحب نے اپنی کتاب کے تتمہ صفحہ ۹ میں اس عنوان کے تحت کلمۃ الفصل اور حقیقۃ النبوۃ کے چند حوالے مزید دیے ہیں ان میں کوئی حوالہ حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب کا نہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی کتاب کے بس یہی حوالے تھے اور ہمارے لئے ضروری نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی کتاب کے علاوہ بقیہ تمام احمدیہ لٹریچر کے حوالہ جات پر کوئی بحث کریں۔"

(تصدیق احمدیت ص ۱۳۱)

اُصول واقعی بہت خوب ہے۔ اس میں بڑی عافیت ہے۔ لیکن صاحبزادوں کا معاملہ ہے دبی زبان سے اقرار کرنا پڑا کہ کلمۃ الفصل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ کے قلم سے ہے

(۲) حضرت اقدس اور آپکے خلفاء کے سوا دیگر اقوال ناقابل توجہ ہیں"

(تصدیق احمدیہ صفحہ ۸)

گویا جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول و میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی کے سوا باقی دوسرے قادیانی صاحبان کی کتابیں ناقابل توجہ ہیں۔ ان کی سند نہیں اس لئے جواب دہی کی ضرورت نہیں۔ خاص قانونی نکتہ ہے چنانچہ اس اصول کی مزید صراحت بھی کردی گئی ملاحظہ ہو۔

"لیکن یہ بتلا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تتمہ کتاب صفحہ ۸ پر جو مزید حوالجات برنی صاحب نے دیئے ہیں وہ ۔ تو حضرت مرزا صاحب کی کتب کے نہ آپکے خلفاء کی کسی کتاب کے ہیں اسلئے انپر توجہ کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں اسلئے کہ یہ بحث نہیں ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے متبعین ان کو کیا کہتے ہیں بلکہ بحث یہ ہے کہ خود حضرت مرزا صاحب اپنے آپ کو کیا کہتے ہیں۔ اسلئے تتمہ کے حوالجات مطلقاً ناقابل توجہ ہیں"

(تصدیق احمدیہ صفحہ ۸)

اس شرح کے آخر میں ضمناً اور کنایۃً دونوں خلیفہ صاحبان بھی بحث سے خارج ہو گئے! صرف مرزا صاحب کی حد تک جواب دہی باقی رہگئی۔ یہ ضمنی کنایہ آگے چل کر خود بھی ایک اصول کی صورت میں واضح ہو گیا ہے۔ فی الحال اصول اول زیر بحث ہے۔

ہماری کتاب "قادیانی مذہب" کے تتمہ صفحہ ۸ پر جو مزید حوالجات درج ہیں اور قادیانی صاحبان کے نزدیک مطلقاً ناقابل توجہ ہیں۔ معلوم ہے وہ حوالے کس کے ہیں۔ قادیانی صاحبان تو کیوں اس کو ظاہر کرنے لگے وہ حوالے جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے صاحبزادے میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے ہیں۔ مگر چونکہ وہ نہ خود مرزا صاحب ہیں اور مرزا صاحب کے کوئی خلیفہ، لہذا از روئے قانون قادیان انکے حوالجات مطلقاً ناقابل توجہ ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ وہ خلیفہ نہیں اور قادیانی مقابلہ میں ان کا قول قابل توجہ نہیں لیکن انصاف بھی تو کوئی چیز ہے۔ اول تو صاحبزادے، دوسرے ایم۔ اے۔ آجکل کی تعلیم کچھ ہنسی کھیل نہیں ہے۔ اس کی تصدیق تو خود خلیفہ صاحب بھی فرما سکتے ہیں۔

حوالجات کا جواب ت دیں گے ۔ دیگر قادیانی تصانیف قابل توجہ نہیں ۔ دوم یہ کہ صرف مرزا صاحب کے حوالجات کا جواب دیں گے خلفاء کی کتابیں بھی قابل توجہ نہیں سوم بلکہ مرزا صاحب کے حوالجات کا بھی جواب ضروری نہیں اسمیں بھی طوالت کا خوف ہے۔ اور پھر ہمارے نزدیک کوئی بات قابل اعتراض نہیں جسکے جواب کی ضرورت ہو۔ دوسرا کوئی اعتراض ہو تو ہوا کرے ہمیں کیا نقصان ہے۔

یہ تین زریں اصول ہیں جن سے حسب واقع جواب دہی میں کام لیا گیا ہے ۔ قانون میں بھی امور متعلقہ اور غیر متعلقہ کی بحث بہت نازک مانی جاتی ہے اور ہوشیار وکلا اس سے بہت کام نکالتے ہیں۔

ان اصولوں کے ہوتے ہوئے اگر کسی قادیانی صاحب کی کتاب کا بار یک حوالہ پیش کیجئے تو اس کو کان نہ دھرانیے مثلاً ملاحظہ ہو۔

> " الہامی حق کے عنوان میں قاضی محمد صاحب قادیانی کے ایک رسالہ اسلامی قربانی کا حوالہ ہے جو ہم پر قابل پابندی نہیں ۔ وہ ایک مجنون شخص تھا جو چاہے لکھدے اس کی کوئی اہلیت نہیں ۔" (اشارہ سے عتاب)
>
> (تصدیق احمدیت ص۱۱۳)

جب اچھے اچھے قادیانی صاحبان کی کتابیں جن میں جناب مرزا صاحب ہی کے مذہب کی تائید اور تشریح پیش کی گئی ہے ۔ مطلقاً نا قابل توجہ ہوئیں تو قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب سید بشارت احمد صاحب کی یہ کتاب تصدیق احمدیت کس نظر سے دیکھی جائے۔ جو حیثیت ہو ظاہر ہو ۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس کتاب کی تالیف میں چند بہتر دماغ بھی شریک ہیں لیکن اظہار مناسب نہیں تو کم از کم اپنے نام کے ساتھ وغیرہ لکھنا ضرور رکھا کہ دیانت کا کچھ تو حق ادا ہو جاتا اور لوگوں کو بھی اعتبار ہوتا۔

بہرحال جناب دہی کے یہ خاص اصول ہیں ان کے علاوہ جو مزید تاویلات کی جاتی ہیں اور ان کی جو نوعیت ہوتی ہے اُن کے چند نمونے خود تصدیق احمدیت میں مسیح ہیں ناظرین خود ان کی قدر و قیمت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

اور حقیقۃ النبوۃ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تصنیف ہے۔ ؎ الحکم اُصول دوم کے خلاف حقیقۃ النبوۃ کی بابت گفتگو تائید بھی کرنی پڑی مثلاً یہ کہ حقیقۃ النبوۃ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا اظہار مقصود ہے نہ کچھ اور۔۔۔۔ اگر اجواب ہو گیا)

لیکن سب سے بہتر تیسرا اُصول ہے کہ مرزا صاحب کے حوالہ جات پر بھی بحث کو غیر ضروری سمجھا جائے خاص کر جہاں معاملہ نازک ہو جائے اس اُصول کے بعد جواب وہی بہت سہل اور معقول ہو جاتی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو ؎

؎ اسکے بعد فصل چہارم میں برقی صاحب نے مرزا صاحب کے ارشادات کے اقتباسات دئے ہیں جن پر ہم کوئی بحث ضروری نہیں سمجھتے ہیں ہمنے کافی طور پر برقی صاحب کی خیانت اور تحریف کو فصل اول تا سوم کی تنقید میں شائع کر دیا ہے۔ اب اس فصل کے ذیلی عنوانات جو کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتے اُنپر تنقید غیر ضروری اور موجب طوالت ہو گی اسلئے ان تمام حوالہ جات سے جو اس فصل کے عنوان ۱۔ کے تحت حضرت مرزا صاحب کی کتابوں کے دئے ہیں کوئی قابل اعتراض بات پیدا نہیں ہوتی زیادہ سے زیادہ جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ آپ اپنے تئیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ظاہر کرتے ہیں گویا ظہور بروزات آپ آنحضرت صلعم ہی کا ہو۔ اور قادیانی صاحبان کے نزدیک یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں اور اس کا کوئی جواب بھی نہیں، حضرت مرزا صاحب کے متعلق ہم فصل دوم کے عنوان ۶ کی تنقید میں تفصیل سے بیان کر آئے ہیں: حالانکہ فصل دوم میں ۶ کا عنوان ہے " تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت " اور فصل چہارم میں ۱ کا عنوان ہے " حلول اور اتحاد کی حقیقت " ان دونوں مباحث میں کیا ربط ہو سکتا ہے لیکن سوا فصل دوم کے عنوان ۶ کی تنقید میں اس مسئلہ کا ذکر تک نہیں تاہم پیچھا چھڑانے کے لئے لکھ دینے میں کیا مضائقہ ہے۔ اصل مقامات کا کون مقابلہ کرتا ہے۔ اسی طرح کام چلتا ہے؟

بہرحال تینوں اُصول قابل داد ہیں۔ اول تو یہ کہ صرف مرزا صاحب اور خلفاء صاحبان کے

علی ہٰذا اہل بیت اطہار اور بالخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام کی شان میں تھوڑی سی مدح اور حمد وی لکھدی اسکے بعد جس قدر بھی گستاخی کی جائے بجا ہے۔ بے ادبی کیجائے روا ہے۔ عذر یہ کہ شیعوں کا جواب ہو۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ادبی الفاظ میں اعتراف کر لیا۔ اسکے بعد یہودیوں کے پردے میں جو چاہا سو کہا حضور علیہم السلام تمسکر بھی اڑا عذر یہ کہ پادریوں کا جواب ہو اور نظر غور سے دیکھئے تو اپنی فضیلت کا مطلب ہے اور کچھ نہیں۔

اگر مرزا صاحب کو مجدد کہے اور غلطیوں پر ٹوکئے تو پھر انبیا کی بھی خیر نہیں بیک نفی سب پر ہاتھ صاف ہوتا ہے۔ زبان بندی کی آسان ترکیب ہے۔

"(۱) اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہیں جس کی رو سے ان کو اسلام سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اگر اُن کے دل میں تقویٰ ہوتی تو ایسا اعتراض کبھی نہ کرتے جس میں دوسرے نبی شریک غالب ہیں۔"

(اعجاز احمدی ص۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

(۲) میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جائیں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گذشتہ نبیوں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۳۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

سب سے بڑا دعویٰ اشاعت اسلام کا ہے۔ دین میں جو تفرقہ اور فساد پیدا کیا جا رہا ہے ظاہر ہے لیکن شکایت کیجئے تو یہی جواب ملتا ہے کہ اشاعت اسلام کون کر رہا ہے اشاعت کا ماحصل دیکھئے تو یہی کہ اسلام میں شدید اختلاف نمودار ہو۔ مسلمانوں میں فساد پھیلے اور اسکے معاوضہ میں کچھ تعداد نا دہندہ مسلموں کی فہرستیں شائع ہو جائیں جو دین و ایمان سے دفعۃً ہی خوب واقف ہیں۔

غرضکہ خوش عقیدگی کی رشوت دیکر یا بے ادبی کی دھمکی دیکر مسلمانوں سے یہ توقع کیجاتی ہے کہ وہ یا تو مردہ نام اِس میں اِس طرح یا سکوت اختیار کریں تاکہ قادیانی تحریک کی تبلیغ بلا روک ٹوک جاری رہے۔

# (۱۷) قادیانی تحریک کی ترکیب

جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنے مدارج اور اپنی فضیلت کے جو دعوے کئے ہیں اور اپنی شان کو جس حد تک بڑھایا ہے اُسکے متعلق کافی اقتباسات قادیانی مذہب میں درج ہیں جہاں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن مرزا صاحب نے ایک بڑی دُور اندیشی کی وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کو اپنی شان کے واسطے بطور پردہ بنایا اور اس کی آڑ میں جہاں تک جی چاہے بڑھیں۔ کوئی روک ٹوک نہ کر سکے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کی تعظیم میں لوگ مرزا صاحب کی شان کو بھی لامحالہ تسلیم کر لیں۔ متبعین نے بھی یہی طرز اختیار کیا۔ چنانچہ کثیر مثالوں میں سے ایک تازہ مثال ملاحظہ ہو۔

احمد باشد چو انوار رسل ۔۔۔ زانکہ دارد عقیدت ائے مصطفیٰ
گشت غالب بر تبار و این زمان ۔۔۔ بود در دستش لوائے مصطفیٰ
غیرت آمد مریم مسیح ناصری ۔۔۔ جانشیں گردد بجائے مصطفیٰ
زابن مریم بہ غلام احمد است ۔۔۔ وہ بہر است برائے مصطفیٰ

(نظم قاضی محمد یوسف صاحب قادیانی جو درج ہے مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ صفحہ ۳۴ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۵ء)

اسکے سوا جدا گانہ طور پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نظم اور نثر میں کافی عقیدت اور نیاز کا اظہار کر دیا ہے چنانچہ قادیانی صاحبان اس کلام سے خوب کام لیتے ہیں جہاں مرزا صاحب کے بیجا دعووں پر کسی نے گرفت کی فوراً جواب میں کوئی نعت سنادی یا کوئی عقیدت نامہ پڑھ دیا کہ جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی محبت ہو ایسا ادب ہو اسکے دعووں پر اعتراض کرنا کہاں تک قرین انصاف ہو سکتا ہے۔ واقعی کیسا معقول عذر ہو بلکہ ایسا فتویٰ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نخواستہ اگر شراب میں زمزم شریف ملا دیا جائے یا شراب کی بوتلوں کے ساتھ زمزم شریف کے شیشے بھی رکھ دیے جائیں تو پھر شراب پر کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا۔

درج ہے اس سے مرزا صاحب کی فضیلت تو ظاہر نہیں ہوتی۔ حالانکہ اظہر ہے۔ لیکن آخر وکالت بھی تو کوئی چیز ہے۔ بہرحال مضائقہ نہیں دوسرا اقتباس ملاحظہ ہو۔ شاید اس کا مطلب عقل میں آ جائے۔ تاہم مرزا صاحب کے حق میں سنگین الزام تسلیم کرنا قادیانی صاحبان کے واسطے سخت دشوار ہے۔

"آدم اور مسیح موعود میں کیا فرق ہے" (ترجمہ)

"آدم اسلئے آیا کہ خدا تعالیٰ اس دنیا کی زندگی کی طرف کھینچے اور ان میں اختلاف اور عداوت کی آگ بھڑکائے۔ اور مسیح اس واسطے آیا کہ ان کو دار فنا کی طرف واپس لائے اور انہیں اختلاف و مخاصمت تفرقہ اور پراگندگی کو دور کرے اور انہیں اتحاد و محبت کی طرف اور دین اسلام کی طرف کھینچے اور مسیح اللہ کے اس اسم کا مظہر ہے جو تمام سلسلہ مخلوقات سے پیچھے یعنی آخر جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے قول ھو الآخر میں اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ وہ کائنات کے آخر ہونے کی علامت ہے۔"

(خطبہ الہامیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

## (۲۰) بروز کی تشریح

جناب مرزا صاحب نے بروز سے جو مطلب نکالا ہے۔ قادیانی صاحبان نے تصدیق احمدیت میں یا تو کم علمی یا مصلحت سے اسے ٹالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں تاویل کی گنجائش نہیں ہماری کتاب قادیانی مذہب میں صاف صریح اقتباسات موجود ہیں۔ ذیل میں ہم مزید تشریح خود قادیانی صاحبان اور جناب مرزا صاحب کی طرف سے پیش کرتے ہیں:-

"بعض دوستوں نے بروز کے معنی صرف ادنیٰ مشابہت کے سمجھے ہیں چونکہ اس خیال سے حضرت مسیح موعود کی اصلی شان دنیا پر ظاہر نہیں ہوتی حالانکہ اسی شان کے سمجھنے پر آپ کے ماننے نہ ماننے کا مسئلہ موقوف ہے۔ اسلئے میں آپ ہی کی تحریرات سے

مشابہت میں کامل صدق ہے بلکہ یوں تو ماننا ہی پڑتا ہے:

(تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۔ ۔ نمبر ۔)

قادیانی صاحبان اکثر دوسروں کو یاد دلاتے ہیں۔ مرنا ہے خدا کو منہ دکھانا ہے۔ کبھی کبھی تاویل کرتے وقت خود بھی اگر عاقبت کو یاد کرلیں تو شایان کے حق میں بہتر ہو۔

## (۲۱) مرزا صاحب کی نبوت

قادیانی صاحبان نے مرزا صاحب کی نبوت کی جو ضرورت بیان فرمائی ہے اسکے مدنظر وہ اپنی مصلحت سے مجبور معلوم ہوتے ہیں اگر نبوت سے دست بردار ی دیتے ہیں تو مسیحیت بھی جاتی ہے اور بقول قادیانی صاحبان "اگر ان کا یہ دعویٰ غلط قرار پائے تو سارا قصہ ہی تمام ہو جائے" اسلئے مسیحیت منوانے کے واسطے نبوت کا دعویٰ لابد ہوگیا چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"ظاہر ہے کہ جو شخص مسیح موعود ہونے کا مدعی ہو اس کا نبی ہونا ضروری ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب کہیں یہ کہہ دیتے کہ میں نبی نہیں ہوں تو ان کا دعوے مسیح موعود اس طرح آسانی رد کیا جاسکتا تھا کہ ہم کسی ایسے مسیح کے منتظر نہیں کئے گئے جو نبی نہ ہو۔ اسلئے اصل بحث طلب دعویٰ حضرت کا دعوئے مسیحیت ہے اگر ان کا یہ دعویٰ غلط قرار پا جائے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔"

(تصدیق احمدیت ص۲)

اب نبوت کی تشریح ملاحظہ ہو۔

"اسلئے احمدیوں میں سے کوئی شخص بھی اس کا قائل نہیں ہے کہ حضرت مرزا صاحب اُمت محمدیہ میں سے الگ ہو کر کوئی ایسے نبی تھے جو براہ راست خدا سے ہدایت پاکر اپنا علیحدہ مذہب اور شریعت لیکر آتا ہے۔"

(تصدیق احمدیت ص۲)

"میں حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی نسبت لکھ آیا ہوں کہ نبوت کے حقوق کے

دکھانا چاہتا ہوں کہ آپ کن معنوں میں بروز سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونے کے مدعی تھے۔

اس مسئلہ کو حضور نے خطبہ الہامیہ میں خوب واضح کیا ہے جو مختصراً یہاں نقل کیا جاتا ہے تاکہ برادران طریقت کے اطمینان قلب کا موجب ہو اور دوسروں پر اپنے مسیح کی شان واضح کر سکیں۔

"اسی طرح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقی کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی یعنی جیسا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن سے پیدا ہوا۔ خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا۔ پس میں (غلام احمد قادیانی) وہی مظہر ہوں پس ایمان لاؤ اور کافروں میں سے مت ہو۔ ------

پس اگر تو عقلمند ہے تو فکر کر اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے ------

------ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"اس تشریح نے کسی شخص کی اشتباہ کو دور کر دیا کہ مسیح موعود کی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے اور صرف ثانی الرسل کا درجہ مراد نہیں جو اولیائے محمدیہ میں سے بعضوں کو نصیب ہوا اور نہ مثیل کا جس میں تھوڑی سی

آپ پر اسی طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔"

(اسلامی قربانی مصنفہ قاضی یار محمد صاحب قادیانی صفحہ ۱۲ ریاض ہند پریس امرتسر)

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھیرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام ...... مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۴۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

قادیانی صاحبان مرزا صاحب کی تصدیق کرتے ہیں۔ لیکن قاضی صاحب کو مجنون بتاتے ہیں۔ نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد۔ قادیانی صاحبان نے مرزا صاحب کے حمل کی ایک نظم بھی درج کی ہے۔ اور فرمائش کی ہے کہ جس کو ذوق تصوف ہے۔ سنے اور سر دھنے۔ یہ تصوف اُن ہی صاحبان کو مبارک ہو۔ انھیں اختیار ہے سر دھنیں یا سر پیٹیں۔

## (۲۳) حضرت مسیح کی شان

جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو عیسائیوں سے بھی خوب چلی۔ مناظرے ہوئے اشتہار بازی ہوئی۔ گالی گلوچ تو کوئی بات ہی نہ تھی۔ فوجداری تک نوبت پہنچی۔ مقدمے چلے۔ ان تمام معرکوں میں سب سے زیادہ مشہور عبداللہ آتھم کا قصہ ہے کہ اول مرزا صاحب نے اُس سے مناظرہ کیا۔ پھر پیش گوئی کی کہ اتنے عرصہ کے اندر فلاں تاریخ تک وہ مر جائے گا۔ ضعیف اور سن رسیدہ ہونے کے باوجود وہ پیش گوئی کی تاریخ پر نہ مرا۔ بلکہ کافی عرصہ تک بعد کو زندہ رہا چنانچہ ایک چشم دید یادگار مولوی رحیم بخش صاحب قادیانی ایم۔ اے۔ نے اپنے والد صاحب (مرزا صاحب کے ایک صحابی یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب قادیانی) کے حالات میں لکھی ہے جو ذیل میں پیش کرتے ہیں بہت سبق آموز ہے۔

"۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو جس دن عبداللہ آتھم والی پیش گوئی کے پورا ہونے کا انتظار تھا

لحاظ سے وہ ایسی ہی نبوت ہے جیسے اور نبیوں کی۔ صرف نبوت کے حاصل کرنے کے طریقوں میں فرق ہے۔ پہلے انبیاء نے بلا واسطہ نبوت پائی اور آپ نے بالواسطہ

(القول الفصل ص۱۳ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

"اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔ نہ نیا نبی نہ پرانا۔ بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے اور وہ خود ہی آئے ہیں"

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

"اور یہ اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت اٰخرین منهم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔"

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص۱۵۸ جلد ۱۴)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں　　اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شان میں

(از قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قادیانی منقول از اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

# (۲۲) حمل کی بحث

جناب مرزا صاحب کے حمل کا ماجرا بظاہر عجیب معلوم ہوتا ہے لیکن قادیانی صاحبان کا بیان ہے کہ تصوف میں یہ بھی ایک مقام ہے چنانچہ اسی رعایت سے ہم نے بھی عنوان الہامی حمل لکھا ہے۔ خالی حمل میں مغالطہ کا اندیشہ تھا۔ بہرحال قادیانی تصوف کے نکات ملاحظہ ہوں:-

"اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹ میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہونگے تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۴۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت

بہت کچھ ثبوت رسالہ انوار الاسلام اور رسالہ ضیاء الحق اور رسالہ انجام آتھم میں دیکھ چکے ہیں۔ ... یسوع کی تمام پیش گوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مُردہ خدا ہے اگر ایک پیش گوئی بھی اس پیش گوئی کے برابر اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو تیار ہیں:

"عیسائیوں نے بہت سے آپ (حضرت عیسیٰ) کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا ... ممکن ہے آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانے میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے ... اس تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ تھا اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں"۔

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟"

"بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کوئی غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں"۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ تا ۷، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون)

"آپ (یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب) قادیان میں تھے. فرمایا کرتے تھے کہ حضرت (مرزا) صاحب
اس دن یہ فرماتے تھے کہ آج سورج غروب نہیں ہوگا کہ آتھم مر جائے گا۔ مگر جب سورج
غروب ہو گیا تو لوگوں کے دل ڈوبنے لگے آپ (یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب) فرماتے تھے کہ
اس وقت مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں تھی اس فکر اور حیرانی ضرور تھی لیکن جس وقت حضور نے
تقریر فرمائی اور ابتلاؤں کی حقیقت بتلائی تو طبیعت خاص اور انشراح صدر پیدا ہو گیا.
اور ایمان تازہ ہو گیا (ماسٹر قادر بخش صاحب) فرماتے تھے کہ میں نے امرتسر جاکر عبد اللہ آتھم کو
خود دیکھا عیسائی اسے ایک گاڑی میں بٹھائے ہوئے بڑی دھوم دھام سے بازاروں میں
لئے پھرتے تھے لیکن اسے دیکھ کر یہ سمجھ گیا کہ واقعہ میں یہ مر گیا ہے اور یہ صرف اس کا
جنازہ ہے جسے لئے پھرتے ہیں. آج نہیں تو کل مر جائے گا۔"

(اخبار الحکم قادیان جلد ۲۵ ص ۱۲ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۳ء)

بعد کو اس پیشین گوئی پر بڑا ہنگامہ مچا لوگوں نے مرزا صاحب کو بہت چھیڑا اور خوب گالیاں کھائیں۔

دوسری غلط پیشگوئیوں کی طرح اسکی تاویل کو بھی بہت کچھ طول دیا گیا اور سخن پروری کا سلسلہ برابر جاری ہے. بہرحال ان قصوں میں لامحالہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام دونوں لپیٹ میں آگئے عیسائیوں کی طرف سے دل جلا ہوا تھا مرزا صاحب نے خوب دل کا بخار نکالا اور دل کو یوں سمجھا لیا کہ عیسائیوں کے مسیح اور مریم کو برا کہتا ہوں اور عیسائیوں سے بدزبانی کا بدلہ لیتا ہوں اس روداد کو جاننے کے بعد سمجھ میں آسکے گا کہ یہودیوں کے پردے میں مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان میں اس درجہ گستاخی کیوں اختیار کی مثلاً ملاحظہ ہو۔

"ایک مردہ پرست فتح مسیح نام نے فتح گڑھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور سے پھر
اپنی پہلی بے حیائی کو دکھلا کر ایک گندہ اور بدزبانی سے بھرا ہوا خط لکھا ہے جس میں
وہ پھر اپنی بے شرمی سے کام لیکر یہ ذکر بھی درمیان میں لاتا ہے کہ آتھم کی نسبت
پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ سوم اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے بارے میں

"مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔"

(کشتی نوح ص۱۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اللہ رے بیباکی کیسے طنز آمیز کنایات ہیں کہ ایمان لرز جائے لیکن قادیانی صاحبان کے نزدیک سب بجا اور درست ہے۔ اس میں کوئی مضائقہ کی بات نہیں۔ قادیانی اخلاق میں بہت وسعت ہے۔ لیکن مرزا صاحب بات کو اس حد تک بڑھاتے ہیں ان کا دلی منشا سمجھنے میں کسی شک کی گنجائش نہ رہے۔ استغفر اللہ۔

"پانچواں قرینہ اُن کے (یعنی افغانوں کے) وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں مثلاً اُن کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بے تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔"

(ایام الصلح ص۶۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

"بزرگوں نے بہت اصرار کر کے بحرمت تمام مریم کا اس (یوسف نجار) سے نکاح کرا دیا اور مریم کو ہیکل سے رخصت کرا دیا۔ تاکہ خدا کے مقدس گھر پر نکتہ چینیاں نہ ہوں۔ بلکہ تھوڑے دنوں کے بعد ہی وہ لڑکا پیدا ہو گیا جس کا نام یسوع رکھا گیا۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ارشاد مندرجہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

اب تک تو یہ عذر رہتا کہ ہم عیسائیوں کے یسوع کو برا کہتے ہیں۔ اب اسلام کے عیسیٰ پر کیا عنایت ہوتی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

"اور یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملے میں اور ان کی پیش گوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے میں حیران ہیں۔ بغیر اسکے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے۔ کیونکہ قرآن نے اسکو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ یہ احسان قرآن کا اُن پر ہے کہ ان کو بھی نبیوں کے دفتر میں لکھ دیا ہے۔"

"غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیش گوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو دفع نہیں کر سکتے۔ صرف قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور بجز اس دل سے قبول کیا ہے اور بجز اسکے ان کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی ان کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔"

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص۱۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص۱۳۲)

مندرجہ بالا اقتباسات پڑھنے سے واضح ہو گا کہ در پردہ مرزا صاحب کو اپنی پیش گوئیاں بالخصوص آتھم والی پیش گوئی کے غلط ہونے کی خفت ہے۔ لوگوں کے طعن و تشنیع کا ملال ہے اور وہ کس طرح باتوں باتوں میں عیسائیوں کے دل جلانے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنا غصہ نکالتے ہیں۔

مگر مرزا صاحب کی ستم ظریفی کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور

ایک دفعہ آدرکو بہت ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر سرعت کے ساتھ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جلدی جلدی واپس چلے آئے اور کسی نے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۵۹ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

# (۲۵) حق ایجاد

جناب مرزا صاحب کی زندگی کے دو دور کی بحث پر قادیانی صاحبان نے ہم کو مسیحی پادریوں سے تشبیہ دی ہے۔ حالانکہ وہ واقف ہیں کہ دو دور کی بحث خود ان کے خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب کی ایجاد ہے۔ خلیفہ صاحب اسی ایجاد پر جناب مرزا صاحب کی نبوت کی بنیاد جماتے ہیں۔ اپنے مذہب کی ساری عمارت بناتے ہیں جس کو دیکھ کر غیر تو غیر خود مآل اندیش قادیانی بہت دار لا جاتے ہیں کہ ہائے میاں صاحب کیا غضب ڈھاتے ہیں۔

بہرحال مسیحی پادریوں سے مشابہت کا جو کمال ہے۔ وہ خود خلیفہ صاحب کا حصہ ہے اور کوئی اس میں کیونکر شریک ہو سکتا ہے۔ اول تو دو دور کا حق ایجاد ان ہی کو حاصل ہے۔ دوم خود ان کے والد صاحب مسیح موعود تھے اور پہلے مسیح سے افضل تھے لہٰذا افضل مسیح کا بیٹا اور خلیفہ تو پرٹ پرنے مسیحی پادریوں سے بڑھکر ہوا یہ جائیکہ قادیانی صاحبان اپنی بے توفیقی سے اُن کو مسیحی پادریوں کے برابر شابہ ماننے میں بخل کریں۔

جناب مرزا صاحب کی زندگی کے دو دور خود میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی خاص تحقیق ہے۔ اگرچہ لاہوری جماعت کو تو اب بھی اس دورنگی سے انکار ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے اور ۱۹۰۰ء ایک درمیانی عرصہ ہے جو دونوں خیالات کے درمیان برزخ کے طور پر حد فاصل ہے پس ...... یہ بات ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے (مرزا صاحب نے) نبی ہونے سے انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلطی ہے۔"

(حقیقۃ النبوۃ ص۱۲۱ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

"یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی"

(کشتی نوح صفحہ ۱۶ حاشیہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کیا قادیانی صاحبان سے توقع ہو سکتی ہے کہ مطلب سمجھیں اور استغفار کریں۔

## (۲۴) کنوئیں میں چنے

مرزا قادیانی صاحب کو پیش گوئی کا بڑا دعویٰ تھا اور اس کو اپنی نبوت کا بڑا کمال سمجھتے تھے منجملہ پیش گوئیوں میں آتھم کی پیش گوئی بھی بہت مشہور ہے چنانچہ اس کا مختصر ذکر اوپر آچکا ہے۔ اس پیش گوئی کی خاطر مرزا صاحب نے کیا کیا کوششیں کیں۔ ذیل کے ایک واقعہ سے اس کا اندازہ ہو سکتا ہے اور اسی سے مرزا صاحب کی ذہنیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ یوں بھی ایک لطیفہ ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ سے اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے فرمائے تھے) لیلو اور ان پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو (مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورۃ تھی جیسے الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل ہے اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے گئے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اسکے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا یہ دانے کسی غیر آباد کنوئیں میں ڈالے جائیں گے اور فرمایا کہ جب میں دانے کنوئیں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہئے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے

حلف۔ حتیٰ کہ وہ اسلام کو صرف اپنا حق بتاتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں۔ رشتے ناتے بھی۔ شادی کے تعلقات چھڑاتے ہیں۔ خوب تفرقہ پھیلاتے ہیں۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اُمت کہلاتے ہیں۔ مرزا صاحب اپنے کو مسیح موعود اور مہدی معہود بتاتے ہیں۔ نبوت اور رسالت تک جاتے ہیں منہ سے بڑے دعوے زبان پر لاتے ہیں۔ جن سے ایمان لرز جاتے ہیں۔ یہ لوگ ان کے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ مگر ڈنکے کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم تو اسلام کی خیر چاہتے ہیں۔ گویا اپنی خیر خواہی جتاتے ہیں۔

مدعا یہ تھا کہ قادیانی دعووں کا قرآن شریف سے ایسا جواب ملے کہ ان کی اصل حقیقت عیاں ہو جائے۔ سو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں جو پایا ہوا وہ سراسر قرآن شریف کا معجزہ ہے۔ گویا کہ قادیانی تحریک کا نقشہ کھینچ دیا۔ اس پر بھی آنکھیں نہ کھلیں زیادتی ہے۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا ( ) نعوذ باللہ من ذٰلک۔

قرآنی احکام ملاحظہ ہوں سبحان اللہ کیا اعجاز ہے۔

| آیات | ترجمہ |
| --- | --- |
| وقل اعملوا فسیری اللہ | کہہ دو کہ عمل کئے جاؤ پھر آگے دیکھے گا |
| عملکم ورسولہ والمومنون | اللہ تمہارے عمل کو اور اس کا رسول |
| وستردون الی عالم الغیب | اور مسلمان اور جلد لوٹائے جاؤگے ایسے کی جانب |
| والشھادۃ فینبئکم بما کنتم | جو چھپے اور کھلے کا واقف ہے تو وہ |
| تعملون ۵ وآخرون مرجون | تم کو جتا دے گا جو تم کر رہے تھے اور کچھ |
| لامر اللہ اما یعذبھم | وہ لوگ ہیں جن کا معاملہ ملتوی ہے اللہ |
| واما یتوب علیھم | کے حکم پر۔ یا ان کو عذاب دے یا ان کی توبہ |
| واللہ علیم حکیم ۵ | قبول فرمائے۔ اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے |
| والذین اتخذوا مسجدا | اور دوسرے وہ لوگ جنہوں نے بنا کھڑی کی ہے |
| ضرارا وکفرا وتفریقا | ایک مسجد ضرر پہنچانے اور کفر کرنے اور |

## (۲۶) قادیانی لام

تصدیق احمدیت کے بعض حصے تو اپنی بوست اور سخن سازی کے لحاظ سے سراسر قانونی جواب دعویٰ معلوم ہوتے ہیں جن میں حق ناحق سے بڑھکر مقدمہ کی ہار جیت کا جذبہ غالب ہو۔ وکالت میں پختہ کاری کا حق ادا کیا گیا ہے۔ باقی حصے مضمون نگاری کے ادنیٰ نمونے ہیں تاہم کہیں کہیں انشا پردازی کی بھی کوشش نظر آتی ہے۔ چنانچہ ایک جگہ میں خوب لام باندھا ہے ملاحظہ ہو۔

"یہ ہے برنی صاحب کے تعصب کا حال اس کی ایک اور مثال اُن کا باطل خیال
غریب کم علم لوگوں کے پھنسانے کا جال اور حق کو دبانے کی ایک چال جو انشاء اللہ ایک
دن ضرور لائے گی اُن پر وبال"

(تصدیق احمدیت ص ۳۴)

جن صاحب نے بھی ہمت کی، داد کے مستحق ہیں۔ لیکن اگر محض قافیہ آرائی کے بجائے واقعات پر طبع آزمائی کرتے تو عبارت اور مضمون میں بہت اصلاح ممکن تھی۔ مثلاً
ملتے ملتے رہ گیا مال۔ اگلی باتیں خواب و خیال۔ روز و شب ہے یہی ملال۔ کیسا آگیا زوال۔ سنبھلنا ہو گیا محال۔ حواس نہیں رہے بحال۔ کہ نظر آگیا مآل۔ انفعال۔ انفعال۔ انفعال انفعال!

## (۲۷) قرآنی احکام

قادیانی صاحبان جو صاف صاف قرآن کریم کی گرفت میں آئے تو بہت گھبرائے لیکن مصلحۃً تو یہ ہی اپنا حال پڑھکر بھی توبہ کی توفیق نہیں ہوئی بلکہ حسب عادت گریز اختیار کیا۔ پھر ہماری تضحیک۔ پھر قرآن کریم کی تاویل۔ مگر اس درجہ بے اختیار و بے محل کہ حرکت مذبوحی معلوم ہوتی ہے۔ آخر یہ فرار کب تک۔ آج نہیں تو کل حقیقت کھل جائے گی۔ زبان درازی کام نہ آئے گی۔ بلکہ انجام بد دکھائے گی۔

کیفیت یہ ہے کہ قادیانی صاحبان اپنی کارگزاریاں دکھاتے ہیں۔ کارنامے سناتے ہیں کاموں پر اتراتے ہیں۔ ان میں دو جماعتیں ہیں۔ لاہوری اپنے عقائد میں نسبتاً نرم ہیں اور قادیانی

# ضمیمۂ سوم

# قادیانی کتاب

الیاس برنی
حیدرآباد دکن

بین المؤمنین وارصادا — پھوٹ ڈالنے کو مسلمانوں میں اور پناہ دینے کو
لمن حارب اللہ ورسولہ — اس شخص کو جو لڑ رہا ہے اللہ اور اس کے
من قبل ولیحلفن ان اردنا — رسول سے پہلے سے۔ اور اب قسمیں کھائیں گے
الا الحسنیٰ واللہ یشھد انھم — کہ ہم نے تو بھلائی کے سوا کچھ منصوبہ نہ تھا اور خدا
لکاذبون۔ (سورہ توبہ رکوع ۱۳) — گواہی دیتا ہے کہ وہ بالکل کاذب (جھوٹے) ہیں (الخ)

کاذبین کی حقیقت قرآن کریم سے بخوبی واضح ہوگئی۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین
جو قادیانی صاحبان ہمیشہ ورد کرتے ہیں۔ یہ تو صریح خودکشی ہے۔ اسکے بجائے توبہ اور
استغفار کریں تو ممکن ہے کہ فتنہ سے خلاصی ہو کر کچھ ہدایت نصیب ہو۔

بہرحال اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتنہ سے محفوظ رکھے اور صراط مستقیم پر استقامت
عطا فرمائے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک
انت الوھاب۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ
سید المرسلین خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# قادیانی کتاب

اس شعر کو سنگر نہیں سکتے نبتا

سنی ؟ دیل خیالات جلی جاتی ہے

**تمہید** قادیانی صاحبان کی طرف سے حال میں پھر ایک کتاب شائع ہوئی ہے "جماعت مذہب" گویا قادیانی نقطۂ نظر سے اس میں قادیانی مذہب کی تشریح ہے۔ اس کے مؤلف مولوی فاضل علی محمد صاحب اجمیری قادیانی ہیں۔ سرورق پر لکھا ہے اور نیز اخبارات میں اعلان کیا ہے کہ "اس میں پروفیسر الیاس برنی صاحب کے رسائل اربعہ قادیانی مذہب ایڈیشن اول وایڈیشن دوم قادیانی جماعت" اور "قادیانی حساب" کا مکمل و مدلل جواب دیا گیا ہے۔

## (۲) تالیفات کا سلسلہ

مذکورہ بالا کتاب میں ہماری جن تالیفات کا حوالہ دیا ہے ان کی کیفیت یہ ہے کہ سب سے اول قادیانی صاحبان نے حیدرآباد سے ایک رسالہ شائع کیا تھا "ختم نبوت اور جناب پروفیسر الیاس برنی" اس کے بعد ہماری پہلی مختصر کتاب "قادیانی مذہب" شائع ہوئی پانچ فصلوں کے منقسم باس عنوان۔ ہر عنوان کے ذیل میں قادیانی کتب کے چند اقتباسات تقطیع چھوٹی۔ حجم صرف ایک سو بیس صفحے۔ اس کے بعد قادیانی صاحبان نے بنگلور سے

# فہرست مضامین

پھر جانے۔ غرضکہ قادیانی فرا ادین کے سب جذب نسخے استعمال ہو لئے۔ لیکن ۔م

اُلٹی پڑ گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

بلکہ ۔ ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

حقیقت بخوبی عیاں ہو چکی تھی قادیانی صاحبان کی سعی بیجا نے اور بھی قلعی کھولدی۔

بالآخر نوبت پہنچی کرے

بس ہجوم ناامیدی خاک میں مل جائیگی وہ جو اک لذت ہماری سعی لاحاصل میں ہے

## (۴) قادیانی کتاب

ان تین رسالوں کے سوا چوتھے نمبر پر قادیانی صاحبان نے ایک کتاب شائع کی تصدیق احمدیہ

گویا ہماری کتاب قادیانی مذہب کے پہلے ایڈیشن کا جواب ہے جیسا کچھ بھی جواب ہے

اسکی اصولی تنقید ہم نے اپنے رسالہ "قادیانی حساب" میں وضاحت سے پیش کردی۔ خود

قادیانی صاحبان نے بھی نتائج جلد محسوس کر لیا کہ ۔م

جو چال بھی چلے وہ نہایت بُری چلے

بالآخر پانچویں نمبر پر موجودہ کتاب (ہمارا مذہب) قادیانی صاحبان کی طرف سے شائع

ہوئی ہے۔ اس کے سرورق پر اعلان درج ہے کہ "اس میں پروفیسر الیاس برنی صاحب کے

رسائل اربعہ "قادیانی مذہب" ایڈیشن اول و ایڈیشن دوم "قادیانی جماعت" اور "قادیانی حساب"

کا مکمل اور مدلل جواب دیا گیا ہے" لیکن کتاب دیکھئے تو اعلان سے کوئی مطابقت نہیں۔م

اے طبل بلند بانگ در باطن ہیچ

ایسے بے اصل اعلان میں نہ معلوم کیا مصلحت سمجھی گئی۔ شاید یہ کہ ناواقف اور نادان

لوگ مطلع اور مطمئن ہو جائیں کہ قادیانی صاحبان نے جواب کا حق ادا کردیا۔ لیکن جب تحقیق پسند

لوگ اس مکمل اور مدلل جواب کا ہمارے رسائل اور کتب سے مقابلہ کریں گے تو

قادیانی غلط بیانی کس درجہ واضح اور واثق ہو جائیگی۔ ع

"چہ اکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی"

دوسرا رسالہ شائع کیا۔" الیاس برنی کا علمی محاسبہ" اس کے جواب میں ہمارا ایک رسالہ "قادیانی جماعت" کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس کے بعد قادیانی صاحبان نے تیسرا رسالہ "احمدی جماعت" اور ایک کتاب "تصدیق احمدیت" قادیان سے شائع کی۔ ان دونوں کے جواب میں ہم نے ایک رسالہ "قادیانی حساب" شائع کردیا۔ اور اسکے ساتھ ہماری کتاب "قادیانی مذہب" کا دوسرا ایڈیشن بھی نکل آیا۔ گیارہ فصلوں کے تحت تقریباً ڈھائی سو عنوانات اور ہر عنوان کے ذیل میں قادیانی کتب کے مختصر مستند واقتباسات۔ اس طرح یہ دوسرا ایڈیشن متوسط تقطیع کے ۴۴۴ صفحات پر شائع ہوا چنانچہ جدید قادیانی کتاب (ہمارا مذہب) کے سرورق پر جو اسے جن رسائل اربعہ کا ذکر ہے ان میں سے ایک رسالہ گویا یہ کتاب بھی ہے۔

خدا کے فضل سے اس دوران میں دو سال کے اندر ہی ہماری کتاب قادیانی مذہب کا تیسرا ایڈیشن بھی نکل آیا۔ تیرہ فصلوں کے تحت چار سو عنوانات اور ہر عنوان کے ذیل میں قادیانی کتب کے مستند واقتباسات اس طرح یہ کتاب تقریباً ایک سو قادیانی کتب پر حاوی ہوگئی جن میں سے نصف خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تصنیفات ہیں۔ اور باقی نصف قادیانی خلفاء اور اکابر کی تالیفات اور اس کے ساتھ یہ رسالہ قادیانی کتاب بھی شائع ہوگیا۔ اس سے جدید قادیانی کتاب (ہمارا مذہب) کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

## (۳) قادیانی رنگ

قادیانی صاحبان کے جن رسائل کا اوپر ذکر ہوا ان میں سے ہر ایک کی روش جدا تھی۔ سب سے پہلے رسالہ میں تذلیل اور تضحیک کا پہلو اختیار کیا کہ شاید ہماری ہوا خیزی ہو جائے اور ان کی بات رہ جائے۔ لیکن اس میں ناکامی ہوئی تو دوسرے رسالہ میں پھر دل کھول کر سیاسی الزام لگائے کہ شاید حکومت مغالطہ میں پڑ جائے ہم کو دبائے یا نقصان پہنچائے تو ان کو اطمینان ہو جائے۔ اس میں بھی مایوسی ہوئی تو تیسرے رسالہ میں ہمارے مظالم اور اپنی مظلومیت کا فسانہ سنایا کہ شاید یہ افسوں چل جائے لوگوں کی ہمدردی ادھر سے ادھر

(ہمارا مذہب اسی طور پر حدید یہ ادنیٰ ہیں۔

# (۶) قادیانی خطاب

لوگ خیال کرتے ہیں کہ "قادیانی" ایک معمولی اور سرسری خطاب ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب قادیان میں پیدا ہوئے اس لئے لوگ ان کو قادیانی کہنے لگے حالانکہ "قادیانی" مرزا صاحب کے نزدیک ایک الہامی حقیقت ہے اور وہ ان کی نبوت کا ایک جزو لاینفک ہے حتیٰ کہ لفظ قادیانی مرزا صاحب کے نام سے خارج کر دیجئے تو ان کی نبوت کا ایک ثبوت غائب ہو جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر لفظ قادیانی مرزا صاحب کی نبوت کا ایک الہامی ثبوت ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"مجھے کشفی طور پر مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے۔ غلام احمد قادیانی اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں "غلام احمد قادیانی" کسی کا بھی نام نہیں۔"

(ازالہ اوہام ص۱۸۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

بہر حال مرزا صاحب کو کشف ہوا کہ ان کے سوا تمام دنیا میں "غلام احمد قادیانی" کسی کا بھی نام نہیں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ضلع گورداس پور میں تین قادیان ہیں جن میں سے ایک قادیان میں مرزا صاحب رہتے تھے اور ایک قادیان میں دوسرے صاحب اسی نام کے غلام احمد رہتے تھے جو مرزا صاحب کے ہمعصر تھے۔

لیکن جب غلام احمد قادیانی کے نام سے مرزا صاحب کے مقابل ایک کو پیش کیا گیا تو قادیانی صاحبان نے لفظ "قادیانی" کو تمام و کمال مرزا صاحب کے واسطے پیٹنٹ کرا لیا اور اس کو مرزا صاحب کے نام کا جزو لاینفک قرار دیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

اعلان جو کچھ بھی ہو واقعہ یہ ہے کہ اس کتاب میں بھی تصدیق احمدیت کی طرح ہماری کتاب "قادیانی مذہب" کے صرف پہلے ایڈیشن سے مفصل بحث کی گئی ہے۔ برائے گفتن دوسرے ایڈیشن کا بھی کہیں کہیں سرسری طور پر ذکر آ گیا ہے حالانکہ دوسرے ایڈیشن کے بعد پہلے کی حیثیت ایک جزو سے زیادہ نہیں رہی اور وہ بھی اس میں ضم ہو گیا۔ جدا نہیں رہا ایسی صورت میں دوسرے ایڈیشن کے ہوتے ہوئے پہلے ایڈیشن کو جواب کا مدار بنانا بظاہر عجیب معلوم ہوتا ہے۔ لیکن راز یہ ہے کہ موجودہ کتاب فی الحقیقت "تصدیق احمدیت" کا ملحق شدہ ایڈیشن ہے اکثر و بیشتر وہی اعتراضات ہیں وہی عذرات وہی تاویلات وہی مغالطات ہیں۔ البتہ زبان و بیان کی خامیاں اور خرابیاں بہت کچھ رفع کر دی ہیں تاہم کتاب کا نام بھی بدل دیا گیا اور شمار میں ایک جواب کا اضافہ ہو جائے اور "تصدیق احمدیت" سے جو بدنامی ہوئی تھی اس پر بھی پردہ پڑ جائے۔ بیک کرشمہ دو کار۔

## تنقیح (۵)

"تصدیق احمدیت" اور موجودہ کتاب (ہمارا مذہب) میں جو اعتراضات اور عذرات مشترک ہیں ان کی تنقید ہمارے رسالہ "قادیانی جواب" میں موجود ہے اعادہ کی ضرورت نہیں یہ رسالہ بطور ضمیمہ قادیانی مذہب کے آخر میں شریک ہے۔ قادیانی صاحبان کن امور پر ساکت ہیں اور کن امور کی تاویلات پیش کرتے ہیں اور کس رنگ کی تاویلات پیش کرتے ہیں ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ قارئین اس کا خود فیصلہ فرما سکتے ہیں۔ اور یہی فیصلہ قابل وثوق ہوگا۔ علی ہذا بطور جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر الزامات لگانا قادیانی صاحبان کا قدیم مسلک ہے اس میں وہ جس درجہ بیباک ہیں محتاج بیان نہیں چنانچہ اس موجودہ کتاب میں بھی قادیانی صاحبان نے اپنا یہ مسلک بے ادبی بہت واضح طور پر پیش کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان میں لا کر مسلمانوں کے مقابل قادیانی صاحبان جو جو چالیں چلتے ہیں اس کی مختصر کیفیت ہمارے رسالہ "قادیانی جواب" میں درج ہو چکی ہے۔ ذیل میں ہم صرف چند ایک خاص امور کی تشریح پیش کرتے جو موجودہ کتاب

حالانکہ خود قادیانی عنوان "ہمارا مذہب" بلحاظ ترکیب "قادیانی مذہب" کے مساوی اور
بلحاظ معنی قادیانی مذہب کے مرادف ہے۔ لفظ قادیانی مرزا صاحب کا اور ان کے
مذہب کا اور ان کی جماعت کا سب کا علم ہے۔ البتہ مطالعہ مشاہدہ اور تجربہ سے اس لفظ کا
جو مفہوم ذہنوں میں پیدا ہو چلا ہے اس کے مدنظر قادیانی صاحبان کو لفظ "قادیانی"
سے شرم و عار محسوس ہو تو دوسری بات ہے۔

## (۷) قادیانی مذہب

(۱) یہ سوال کہ قادیانی مذہب کیا ہے۔ اس کی تفصیل ہماری کتاب "قادیانی مذہب"
میں قابل ملاحظہ ہے۔ مختصر اور نہایت مختصر خلاصہ ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

(۱) "مسئلہ تکفیر۔ قادیانی (جماعت قادیان) تمام دنیا کے کلمہ گو مسلمانوں کو جنھوں
نے حضرت مسیح موعود کی بیعت نہیں کی کافر اور خارج از دائرہ اسلام سمجھتے ہیں اور
اس طرح محمد رسول اللہ صلعم کے کلمہ کو منسوخ ٹھہراتے ہیں کیونکہ اسکو پڑھکر اب کوئی
اسلام میں داخل نہیں ہوتا۔ اور چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر اور اسلام سے خارج
کرکے تیرہ سو برس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ اور تمام امت کی
محنت کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔"

(۲) "مسئلہ نبوت۔ قادیانی (جماعت قادیان) خاتم النبیین کے معنی نبیوں کے ختم
کرنیوالے نہیں کرتے بلکہ اس سے اجرائے نبوت نکال کر حضرت مسیح موعود کو زمانہ کا
نبی قرار دیتے ہیں اور خاتم النبیین اور ظلی نبوت کے الفاظ استعمال کرکے اہل اسلام کو
مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ خاتم النبیین کا مفہوم برخلاف امت
کے ان کے ہاں اپنی مہر سے نبوت کو جاری کرنے والے کے ہیں اور ظلی نبوت سے مراد اصلی
نبی ہے۔ ظلی کا لفظ فقط طریق حصول نبوت کے فرق کو ظاہر کرنے کے لئے یا لوگوں کو مغالطہ
میں ڈالنے کے لئے وہ استعمال کرتے ہیں ورنہ ان کا ظلی نبی نبی ہوتا ہے۔ غرضکہ مسئلہ نبوت
میں نبوت کا دروازہ چوپٹ کھولکر وہ آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کا بیڑا غرق کرکے دم لیتے ہیں۔"

"پس آپ کا (یعنی مرزا صاحب کا) نشان اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ دنیا میں آپکے (یعنی مرزا صاحب کے) سوا کوئی دوسرا شخص غلام احمد قادیانی کے مرکب نام سے موسوم نہیں اسلئے اگر ضلع گورداسپور میں قادیان نام کے کوئی اور گاؤں بھی ہیں اور وہاں غلام احمد کے نام سے کوئی اور شخص بھی ہو تو اس سے آپ کے دعوے کی تنقیص نہیں ہوتی کیونکہ آپ نے تو قادیان نام کے کسی اور گاؤں کی نفی کی ہے اور نہ وہاں غلام احمد کے نام سے کسی شخص کی وجود کی [illegible] بلکہ آپ نے تو غلام احمد قادیانی کے مرکب نام رکھنے والے شخص کا [illegible]"

[illegible]

[illegible]

غالباً مرزا صاحب نے اپنی نبوت کی برکت سے بحالت کشف لفظ "قادیان" کو قرآن شریف میں لکھا دیکھا جیسا کہ فرماتے ہیں کہ۔

"تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا ہوا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا۔"

(ازالہ اوہام مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مزید برآں مرزا صاحب فرماتے ہیں اور قادیانی صاحبان ورد کرتے ہیں کہ۔

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(در ثمین مصنفہ مجموعہ کلام مرزا صاحب)

غرضکہ ہر طرح لفظ "قادیانی" مرزا صاحب کی خاص الخاص نشانی ہے جبکہ ہم نے مرزا صاحب کے مذہب پر کتاب لکھی تو اس کا پورا نام ہوتا "غلام احمد قادیانی صاحب کا مذہب" لیکن طویل عنوان علمی ذوق کے منافی تھا اس لئے مختصر عنوان "قادیانی مذہب" قرار پایا۔ اور سمجھدار لوگوں نے اس کو بہت پسند فرمایا اور اب تک قادیانی صاحبان نے بھی اسپر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا۔ لیکن حال میں جو کتاب "ہمارا مذہب" قادیانی صاحبان کی طرف سے شائع ہوئی ہے اس میں "قادیانی مذہب" کی ترکیب و معنی پر اعتراض کیا گیا ہے

کرسے تو پھر؟ میں نے کہا تو پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا وہ صادق ہے اور راستباز ہے یا نہیں؟ اگر وہ صادق ہے تو بہر حال اسکی بات کو قبول کریں گے۔ بیرا یہ جواب سنکر وہ بولا۔ واہ مولوی صاحب آپ قابو میں نہیں آسکتے۔ یہ قصہ سنا کر مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ یہ تو صرف نبوت کی بات ہے میرا تو ایمان ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے انکار نہ ہو کیونکہ جب ہم نے آپ کو واقعی صادق اور منجانب اللہ پایا ہے تو اب جو بھی آپ فرمائیں گے وہی حق ہوگا۔ اور ہم سمجھیں گے کہ آیۃ خاتم النبیین کے کوئی اور معنی ہوں گے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ واقعی جب ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا یقینی دلائل کے ساتھ ثابت ہو جائے تو اس کے کسی دعوے میں چون و چرا کرنا باری تعالیٰ کا مقابلہ کرنا ٹھہرتا ہے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۹۸ مولفہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قادیانی)

قصہ مختصر مرزا قادیانی صاحب کی تائید میں قادیانی صاحبان کی تاویلات کی کوئی حد نہیں۔ عجیب مغالطوں میں مبتلا ہیں۔ ؎

اس ستمگر کو ستمگر نہیں کہتے بنتا
سعیٔ تاویل خیالات چلی جاتی ہے

(۳) مسئلہ خلافت: جب حضرت مسیح موعود کو نبی بنا دیا تو ان کی خلافت بھی قادیانیوں
نے چلائی اور انہیں اصولوں پر چلائی جن پر نبوت کا رب اپنی خلافت منواتا ہے۔
خلیفہ شارع ملک ہے۔ وہ غلطی نہیں کر سکتا۔ اس کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے۔ وہ ہر ایک مرید
کی جان، مال، عزت، ایمان سب کا مالک ہے۔ جنت کی کنجیاں اس کے ہاتھ میں ہیں۔
(۴) مشغلہ سیاست: قادیانی لوگ، جماعت قادیان، مذہب کے نام پر سیاست میں
حصہ لینا ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ گورنمنٹ میں رسوخ بڑھا کر لوگوں کی توجہ کو اپنی
طرف منعطف کرنا چاہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طریق سے بہت سے دنیوی غرض والے
کے طالب اور ملازمت کے متلاشی خود بخود ہماری طرف کھنچے چلے آئیں گے اس طرح
ہمارا جتھا بھی مضبوط ہو جائے گا جس سے گورنمنٹ پر بھی زیادہ اثر پڑے گا اور ہماری
آمدنی بھی بڑھے گی اور ریاست کی بنیاد بھی پڑ جائے گی۔ اس لئے وہ گورنمنٹ کے
دست و بازو بننا اپنا فرض [illegible] اور اسکے ساتھ ہی گورنمنٹ میں رسوخ بڑھانا اور
نفع اٹھانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اس نئے مذہب کے نام پر لاکھوں روپیہ قوم
سے لیکر سیاسی تنظیم کا [illegible] وہ انجمن میں صرف کر دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ چونکہ
ان کے عقائد ہی ایسے باطل ہیں کہ کسی عقلمند کو اپیل نہیں کر سکتے اسلئے سیاسی رنگ
میں [illegible] کے سوا ان کا مقصد کسی اور طریق سے حاصل ہونا انہیں مشکل نظر آتا ہے
وہ مذہب و سیاسی میدان میں کارسازیاں کر کے دکھا کر اپنا جتھا بڑھانے کا کام کرتے رہتے ہیں۔

(قادیانی جماعت لاہور کا رسالہ پیغام صلح جلد ۲۳ نمبر ۵ مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب قادیانی فرماتے تھے کہ
جب فتح اسلام و توضیح مرام شائع ہوئیں تو ایک میرے پاس۔ جو بھی انہیں اور ایک
مخالف شخص کے پاس پہنچ گئی تھیں۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھو اب میں
مولوی نورالدین صاحب کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب سے علیحدہ کئے دیتا
ہوں۔ چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مولوی صاحب کیا نبی کریم صلعم کے بعد
بھی کوئی نبی ہو سکتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اگر کوئی نبوت کا دعوی

# ضمیمۂ چہارم

# قادیانی جماعت


الیاس برنی

حیدرآباد دکن

اور مسلمانوں کا فائدہ ہے۔ اس کار خیر میں لاہوری جماعت بھی ساتھ دینے کو تیار ہے۔ ایسی صورت میں قادیانی جماعت کو جو مرزا صاحب کا پیرو اور مخلص ہے دور قرار دیا گیا ہے۔ وہ سراسر غلط ہے۔ البتہ مرزا صاحب کی غلطی لغزشیں قابل درگذر ہیں۔ اسکے ساتھ ہی لاہوری جماعت کے کارنامے قابل داد ہیں۔ چنانچہ اس جماعت کی تحریک کے چند اشارے ملاحظہ ہوں۔

(۱) ”معلوم ہوا کہ جس طرح دیگر علاقہ جات میں قادیانیوں نے اپنے گمراہ کن عقائد اور [illegible] اسلام سیاست کی وجہ سے سلسلہ کو بدنام کر رکھا ہے۔ یہی حال انکے ہاں بھی ہے۔ آپکو غالباً اچھی طرح علم ہوگا کہ ہمیں شروع سے ہی انکے مذہبی اور سیاسی روش سے اختلاف رہا ہے۔ ہماری جماعت نے آج تک کسی ایسی سیاسی تحریک کی کبھی [illegible] نہیں کیا جو اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہو۔“ (۲۸ فروری ۱۹۳۴ء)

(۲) ”اگر قادیانی ایسے گندے عقائد نبوت اور تکفیر مسلمین کے جاری نہ کرتے تو جماعت میں تفرقہ کیوں پیدا ہوتا۔ حضرت مرزا صاحب کے صحبت یافتہ لوگوں نے یہ پسند نہ کیا کہ حضرت مرزا صاحب کی طرف ایسے فاسد عقائد منسوب ہوں۔ اس لئے قادیان چھوڑ کر لاہور چلے آئے۔ حضرت مرزا صاحب کی شخصیت کو چھوڑ کر آپ قادیانیوں کی تردید کریں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ کیونکہ انکے عقائد اسلام کی بیخکنی کرنے والے ہیں اور عقائد رسالت محمدیہ کو منسوخ کرنے والے ہیں۔ قادیانیوں کا سیاسیات میں ٹانگ گھسیٹنا بھی مفاد اسلام و مسلمین کے خلاف ہے۔ اسلئے ہم ان کی سیاسی چالوں سے بھی متنفر ہیں۔“ (۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء)

(۳) ”وہ آپ مرزا صاحب کی مخالفت سے باز آکر قادیانیوں کی ناپاک عقائد کی تردید کریں۔ جس میں اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ ہے۔ اگر آپکی تردید قادیانی گروہ تک محدود رہتی تو ہم آپ کے ساتھ تھے۔“ (۲۸ فروری ۱۹۳۴ء)

(۴) ”مجھے ابھی تک آپ کے اس نظریہ کی سمجھ نہیں آئی کہ قادیانی [illegible]

# قادیانی فرقین

## (۱) قادیانی جماعت لاہور و جماعت قادیان

۳۔ نومبر ۱۹۶۳ء کو اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ ص ۸ میں شائع ہوا اس میں قادیانیوں کی لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب قادیانی کا خطبہ جمعہ اور ان کے رفیق کار ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی کا ایک مضمون درج ہے۔ دونوں صاحبان نے تالیف "قادیانی مذہب" کا ذکر کیا ہے۔ جو کوئی چاہے اپنے خیال کے مطابق کتاب پر رائے زنی کر سکتا ہے۔ اور لوگ کتاب پڑھ کر تصفیہ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ رائے کہاں تک اصلیت پر مبنی ہے۔ لیکن اس کتاب کے سلسلہ میں اس جماعت نے جس ذہنیت کا اظہار کیا ہے وہ بہت سبق آموز ہے چونکہ خود انھوں نے کتاب کے حوالے سے قادیانی اور لاہوری جماعت کی بحث چھیڑی ہے۔ مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث کی حقیقت واضح کر دیا جائے۔

ابتداء میں جب یہ کتاب "قادیانی مذہب" اور اس کے متعلقہ رسالے شائع ہوئے تو لاہوری جماعت کی طرف سے ایک ذمہ دار رکن نے بذریعہ خط و کتابت سلسلہ جنبانی شروع کی کہ دراصل قادیانی جماعت سب خرابیوں کی ذمہ دار ہے۔ جس سے لاہوری جماعت بھی بیزار ہے۔ لہذا اس جماعت کی جس قدر بھی تردید کی جائے اس میں اسلام

جناب مرزا صاحب کے مسلک سے عموی طور پر قریب تر ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کا قول و فعل ہر دو حضرت مرزا صاحب کے مخالف پڑے ہوئے ہیں"۔ (۲۲۔ فروری ۱۹۳۶ء)

(۵) "وہ ایک کتاب۔ کہ ناکر قادیانی حضرت مرزا صاحب سے زیادہ مزدیک ایسا ظلم نہیں توڑا گیا ہے"۔ (۲۰۔ فروری ۱۹۳۶ء)

(۶) "عربی مثل ہے کہ نیز گھوڑا کبھی نہ کبھی ٹھوکر بھی کھا جاتا ہے۔ اسلئے اتنا لکھنے والا آدمی اگر کسی جگہ تحریر میں ٹھوکر کھا جائے تو قابل درگذر ہوتا ہے۔ یہاں جو اصولی بات ہے۔ اسکے خلاف ہو تو قابل گرفت ہے"۔ (۱۲۔ مارچ ۱۹۳۶ء)

(۷) قادیانیوں کو مجبوراً گرجن گو گدی بنانے کا الزام دیا جا سکتا ہے۔ ہماری جماعت لاہوری کی جو سب سے پہلے ان بیبیوں سے بیزار ہو کر چیز اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے کئی سالوں سے محنت کر رہی ہے۔ کوئی ذاتی غرض وابستہ ہے۔ جو لوگ ہم سے ذاتی طور پر واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ دنیاوی طور پر ہم نے اس راہ میں کچھ گنوایا ہی ہے دنیا ہاں دین کی طرف جھکا بیٹھا۔ وہ پیدا نہیں کی۔ (۲۲۔ فروری ۱۹۳۶ء)

غرض کہ لاہوری جماعت کی طرف سے کافی سعی کی گئی کہ ہر طرح قادیانی جماعت ہی ذمہ دار اور قصور وار ہے۔ اس جماعت کی تردید اسلام کی بڑی خدمت ہے۔ اور اس کام میں لاہوری جماعت بھی ہاتھ بٹانے کو آمادہ ہے۔ لیکن جب یہ منصوبہ نہ چل سکا تو لاہوری جماعت نے سکوت اختیار کر لیا۔ بات ختم ہو گئی۔ اب پھر اسی گرامی میں ابال آیا ہے اخبار میں کتاب کا ذکر نکلا۔ اور اس سلسلہ میں قادیانی اور لاہوری جماعت کی تفریق پر زور دیا گیا۔ تو لازم ہوا کہ بقدر ضرورت حالات کی صراحت کر دی جائے۔ تاکہ بات صاف ہو جائے۔ اور حقیقت کھل جائے۔

مولوی محمد علی صاحب قادیانی اپنے خطبہ میں شکایت فرماتے ہیں کہ "جن لوگوں نے اس کتاب قادیانی مذہب کو مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس میں کوئی ترتیب نہیں ہے۔ نہ کوئی لاہوری اور قادیانی کا امتیاز اور حد بندی ہے" مولوی صاحب غالباً اس کتاب کے مطالعہ کی تاب نہ لا سکے اور نہ ایسے شخص سے

اور قادیانی بھی بیزار نظر آتے ہیں۔ خوار گشتہ ہیں ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ایک زمانہ کی بات ہے کہ کسی ترنگ میں آکر مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہوریہ اے جماعت قادیان اور اسکے خلیفہ میاں محمود احمد صاحب قادیانی کو چیلنج دیا تھا کہ:۔

"میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ میں ایک حد تک ہم میں اتفاق بھی ہے۔ اور اس اتفاق کے ساتھ کچھ اختلافات بھی ہیں۔ جس قدر مسائل اختلافی ہم ہر دو فریق کے مابین ہیں وہ اختلاف نبوت کی پیداوار ہیں۔ شرکیہ نبوت کا ملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق نہ کرنا" منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۸ء)

معلوم ہوتا ہے کہ اول تو فریق مخاطب خاموش رہا۔ لیکن ہماری کتاب "قادیانی مذہب" میں مرزا صاحب کا ادعاء نبوت اس درجہ مفصل طور سے واضح ہو گیا کہ کسی کو اس میں شک نہیں رہا۔ چنانچہ حال میں قادیانی جماعت کے خلیفہ میاں محمود احمد صاحب قادیانی نے مرزا صاحب کی نبوت کے مسئلہ پر تحریری اور تقریری دونوں قسم کا مناظرہ کرنا قبول کر لیا۔ تو مولوی محمد علی صاحب قادیانی بغلیں جھانکنے لگے۔ مسئلہ نبوت سے گریز کر کے چاہا کہ اول مسئلہ تکفیر پر بحث ہو۔ حالانکہ نبوت اصل ہے۔ اور تکفیر اسکی فرع لیکن انہوں نے محسوس کر لیا کہ قادیانی رہ کر مرزا صاحب کی نبوت سے انکار کرنا محال ہے۔ البتہ تکفیر کی بحث اٹھا کر یہ ممکن ہے کہ خود مسلمانوں میں کچھ خوشنودی حاصل کر لیں۔ اور قادیانی جماعت کو مسلمانوں میں اور مطعون بنا دیں۔ چنانچہ اس مناظرہ کے سلسلہ میں مولوی محمد علی صاحب قادیان لکھتے ہیں کہ۔

"اگر جناب میاں (محمود احمد) صاحب مسلمانوں کی تکفیر کو چھوڑ دیں اور

جماعت بندی کے وقت لاہوری جماعت کا غلبہ تھا۔ بعد کو لاہوری جماعت گھٹی تو قادیانی جماعت بڑھی حتیٰ کہ آج لاہوری جماعت بھی اس کا غلبہ کراہت کے ساتھ تسلیم کرتی ہے۔ اب اگر لاہوری جماعت کا دعوےٰ درست ہے تو اسکے معنی یہ ہوئے کہ چند ہی سال میں مرزا صاحب کے پیروؤں میں کثیر جماعت نے بسرعت مرزا صاحب کی تعلیم فراموش کرکے گمراہی اختیار کرلی اور قلیل جماعت انکی تعلیم پر قائم رہ سکی۔ سو وہ بھی رو بہ زوال ہے۔ قادیانی جماعت کے خلیفہ میاں محمود احمد صاحب اس عام گمراہی کے بانی قرار دیئے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مرزا صاحب کے فرزند دلبند ہیں۔ جنکے متعلق مرزا صاحب نے فخریہ انداز میں بشارتیں دی ہیں اسکے برعکس لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب مرزا صاحب کی تعلیم کے محافظ اور معلم بتائے جاتے ہیں۔ جنکی عقیدت مندی اور استقامت کے متعلق مرزا صاحب اپنی زندگی میں شکایت کی حد تک بے اطمینانی ظاہر کرچکے ہیں۔

گرچہ لاہوری جماعت اس فیصلہ پر چراغ پا ہوتی ہے لیکن حقیقت پر کہاں تک پردہ ڈالا جا سکتی ہے کہ فی الواقعہ قادیانی جماعت مرزا صاحب کی تعلیم بلا کم و کاست قبول کرتی ہے۔ اور مرزا صاحب سے خاص خلوص رکھتی ہے اس کے مقابل لاہوری جماعت مرزا صاحب کی تعلیم میں ترمیم و تخفیف کرکے اسکو اپنی مصلحتوں کے تابع رکھنا چاہتی ہے۔ اور اپنی صوابدید کی حد تک مرزا صاحب کی بابت اظہار عقیدت کرتی ہے۔

لاہوری جماعت نے اپنی حیثیت اس چمگادڑ کی سی بنا رکھی ہے جو چاہتی تھی کہ پرندوں میں پرندہ شمار ہو اور چوپاؤں میں چوپایہ بنی رہے۔ ایک طرف تو اسکی یہ کوشش ہے کہ مسلمان اسکو اپنی جماعت سمجھیں اور دوسری طرف یہ کہ قادیانی اسکو اپنی جماعت مانیں۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اسکی مالی اور اخلاقی مدد کرتے رہیں اور وہ مصلحت آمیزی سے قادیانی تعلیم کی تبلیغ کرے۔ چنانچہ ابتک بھی ہوتا رہا ہے۔ اور وہ چاہتی تھی کہ یہ سلسلہ آیندہ بھی جاری رہے۔ لیکن انجام وہی ہوا جو منافقت کا ہوا کرتا ہے مسلمان بھی بیدار و خبردار ہوگئے۔

# (۲) قادیانی جماعت لاہور اور قادیانی مذہب

اخبار پیغام صلح لاہور (جلد ۲۴ منشابات ۳۰ نومبر ۱۹۳۶ء) میں قادیانی جماعت لاہور کے ایک سرگرم ورکر شفیع احمد صاحب قادیانی کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مولانا سید سلیمان ندوی صاحب کے اس تبصرہ پر اظہار کیا گیا ہے۔ جو سید صاحب موصوف نے نام "قادیانی مذہب" کے متعلق اکتوبر ۱۹۳۶ء کے معارف میں تحریر فرمایا ہے۔ یہ مضمون قادیانی ذہنیت کا نمونہ ہے۔ کہ گرفت میں آکر قادیانی صاحبان گریز کی کیا کیا تدابیر سوچتے ہیں۔ اور مایوسی میں بھنجلا کر کس کس طرح کوستے ہیں۔ ناحق کوشی کا یہی انجام ہوتا ہے۔

اول حسب ضابطہ تبصرہ کے جواب میں یہ سزا تجویز کی گئی کہ دیوبند بریلی اور جمعیۃ العلما وغیرہ قادیان کے قانون تعزیرات میں تحت دفعہ علمائے سوء درج ہیں ندوۃ العلماء کو بھی اسی دفعہ کے تحت درج کر دیا جائے تاکہ قادیانی عدالت میں کوئی مسلمان عالم اس دفعہ کی زد سے نہ بچنے پائے۔ اور شاید بچ سکے تو وہی نام نہاد عالم بچ سکے جو قادیانیوں کی ہمنوائی کرسکے۔ یا کم از کم مہر بلب رہ سکے۔ اظہار حق کی جرأت نہ کرسکے۔

مولانا سید سلیمان ندوی صاحب پر سب سے سنگین الزام یہ لگایا گیا ہے کہ بلا تحقیق یک طرفہ بیان پر فیصلہ لکھ دیا لیکن سچ ہے۔ "جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے" خود ہی اس مضمون میں لکھتے ہیں۔ کہ "جب سید سلیمان ندوی صاحب لاہور تشریف لائے تھے۔ تو انھوں نے خود مجھ سے لاہور میں زبانی کہا تھا کہ ہم آپکی تحریروں سے متفق ہیں گویا جب تک کوئی مسلمان عالم یک طرفہ معلومات کی بنا پر قادیانی صاحبان کی تحریروں سے اتفاق کرتا رہے۔ وہ عادل مانا جائے اور جب اصل حقیقت سے واقف ہو کر اپنی پختہ رائے کا اظہار کرے تو وہ ظالم قرار پائے اور علمائے سوء کے زمرہ میں شریک کر دیا جائے۔ قادیانی عدالت میں اس سے

سمجھے گو ڈ ل کو بروئے قرآن و حدیث؛ بروئے تحریرات حضرت مسیح موعود اپنی ایجاد کردہ سیاسی تعریف کی رو سے) مسلمان ہونا تسلیم کرلیں تو ہم مسئلہ نبوت پر انکے ساتھ بحث کو آئندہ ترک کر دینگے ۔،

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۲ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء)

گویا مولوی محمد علی صاحب قادیانی کو اسکی چنداں فکر نہیں کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہ تھے۔ وہ بہرصورت انکے پیرو اور متبع ہیں۔ لیکن فکر ہے تو یہ کہ بربنائے نبوت مسلمانوں کی تکفیر نہو۔ اور مسلمان ان سے کشیدہ ہو کر دشکش نہ ہو جائیں کہ سارا کھیل بگڑ جائے۔

مولوی محمد علی صاحب قادیانی جو اول مسئلہ تکفیر پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور میاں محمود احمد صاحب قادیانی جو مسئلہ نبوت کو مقدم قرار دیتے ہیں۔ اس بارہ میں مشہور مناظر مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی یہی فیصلہ فرمایا کہ:۔

دراصل بات یہی ہے کہ کفر مرتب ہوتا ہے انکار نبوت پر۔ پس بحث کا اصل مدار نبوت پر ہونا چاہیئے۔ اس سے ہم مناظرانہ حیثیت سے مولوی محمد علی صاحب کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھیں وہ نبوت مرزا پر بحث کو ٹال نہ دیں۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۵۔ جنوری ۱۹۳۶ء منقول از اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۷۔ جنوری ۱۹۳۶ء)

اگر مولوی محمد علی صاحب قادیانی اول مرزا صاحب کی نبوت پر بحث کرنے کو آمادہ ہو جاتے تو نتیجہ معلوم یا مرزا صاحب کو نبی ماننا پڑتا یا قادیانیت سے دست بردار ہونا پڑتا۔ اور لاہوری جماعت کا مرزا صاحب کے ساتھ رابطہ یہ ہے کہ ع نے تاب وصل دارم نے طاقت جدائی۔

قبل کی تحریروں سے سہارا دینے کی مزید ت ہو شاید ہی مفید ثابت ہوسکے ؎

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۱۳ بابت ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء)

گویا کنایۃً مولوی محمد علی صاحب قادیانی تسلیم کرتے ہیں کہ تیس سال قبل خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی حیات اور صحت میں انکے جو عقائد تھے ۔ اور جنکو وہ شایع بھی کرتے تھے ۔ تکفیر کا موجب ہوسکتے ہیں ۔ لیکن اس دوران میں انکے عقائد بالکل بدل گئے گویا کہ وہ مسلمان ہو گئے ۔ لیکن پھر بھی وہ مرزا صاحب کے کامل متبع رہے ۔ اور اب بھی قادیانی جماعت لاہور کے امیر ہیں ؎

معشوق ما بشیوہ ہر کس موافق ست
با ما شراب خورد و بزاہد نماز کرد

"قادیانی مذہب" کی تالیف میں تقریباً سو قادیانی کتابوں وغیرہ سے اقتباسات لئے گئے ہیں ان میں پچاس سے زیادہ تو خود مرزا صاحب کی اور باقی قادیانی اور لاہوری جماعت کے اکابر کی تصنیفات ہیں ۔ جماعتوں کی کتب سے تو گریز کرنے کی کوشش کی گئی ۔ لیکن مرزا صاحب کی کتب میں اسکی بھی گنجائیش نہ تھی ۔ کس طرح انکار کرسکتے تھے ۔ بالآخر دو ہی دو ٹکسالی اعتراض پیش ہوئے ۔ اول یہ کہ قطع و برید کرکے ناکمل اقتباسات درج کئے گئے ہیں ۔ دوم یہ کہ یک طرفی تصویر درج کی گئی ہے ۔ دونوں اعتراض خواہ کتنے ہی بے اصل ہوں ۔ لیکن اگر اعتراض ہی کرنا تھا ۔ تو انکے سوا اور کیا کرسکتے تھے ۔ لیکن کتابیں بھی موجود ہیں ۔ اقتباسات بھی موجود ہیں ۔ جو صاحب تحقیق کرنا چاہیں ۔ تحقیق کرسکتے ہیں کہ قادیانی صاحبان کا پہلا اعتراض کس درجہ بے حقیقت ہے ۔ اقتباسات اپنی حد تک کس درجہ واضح اور مکمل ہیں رہا یک رخی کا دوسرا اعتراض سو قادیانی عقائد و اعمال کے سب پہلو اس جامعیت سے یکجا پیش کئے گئے ہیں کہ عام و خاص سب باسانی سمجھ گئے کہ قادیانی تحریک کا کیا پیام ہے اور کیا انجام ۔ البتہ قادیانی صاحبان یہ افسوس کریں تو بجا ہے

بہتر فیصلہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

رہی محمود کتاب "قادیانی مذہب" سو وہ جیسی کھیر تھی۔ نگلنی بھی مشکل اور اگلنی بھی دشوار تردید تو کیا کر سکتے۔ بمجبوراً گریز سے کام لیا۔ اول تو یہ عذر پیش ہوا کہ قادیانی جماعت کی کتابیں غالیوں کی کتابیں ہیں۔ گویا ناقابل اعتبار ہیں۔ لہذا انکے اقتباسات اور حوالے سند نہیں ہو سکتے کیا خوب عذر ہے سے

پردہ ہی گر پڑا کبوتر کا

جس میں نامہ بندھا تھا دلبر کا

اگر قادیانی جماعت کی کتابیں ناقابل سند اور خارج از بحث قرار دی جائیں۔ تو پھر مرزا صاحب کی تعلیم کا مفسر اور مبلغ کون بنے گا۔ یہی وہ جماعت ہے جو خلوص سے مرزا صاحب کی تعلیم کو بلا کم و کاست قبول کرتی ہے۔ لاہوری جماعت کی مصلحت آمیزیاں تو اس درجہ واضح ہو چکی ہیں کہ قادیانیت کے متعلق انکی کتابیں نہ قادیانیوں میں معتبر شمار ہوتی ہیں اور نہ مسلمانوں میں۔ انکا بیشتر مصرف یہ ہے کہ لاہوری جماعت کے نفاق کا ثبوت دیں۔ لطف یہ ہے کہ خود لاہوری جماعت کے اکابر کی بھی قدیم تحریریں جب کہ مصلحت آمیزی شروع نہ ہوئی تھی۔ قادیانی جماعت کے موجودہ عقائد سے متفق ہیں۔ ان تحریرات کی بابت جو عذرات پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ بدتر از گناہ معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً امیر جماعت لاہور مولوی محمد علی صاحب جب اپنی سابقہ تحریرات کا انکار نہ کر سکے اور کوئی تاویل بھی نہ کر سکے تو انکی زد سے بچنے کے لئے کیسے بھولے بن گئے۔ فرماتے ہیں۔

"اگر آپ احمدیہ جماعت لاہور کے متعلق کوئی فتوے دینا چاہتے ہیں تو جماعت کے مطبوعہ عقائد آپ کے سامنے ہیں۔ تیس سال قبل کی میری ذاتی تحریرات سے انکا کوئی تعلق نہیں ان عقائد کے بناء پر ان پر جو فتوے دینا چاہیں دیں۔ اگر قیاتی طور پر مجھ پر فتوے کا سوال ہے تو ایسا کفر کا فتوے جس کو تیس سال

اُن دونوں کتابوں میں اس تحقیق اور جامعیت کا نام بھی نہیں ہے۔ خیال آرائی
دوسری بات ہے۔ لیکن قادیانی تخیلات میں بڑا کمال یہی ہوتا ہے کہ تحقیق چنداں
ضرورت نہیں ہوتی۔ نگاہ ژرف بیں نہیں تو نکتہ رس ہی سہی۔

قادیانی زعم میں جو مضمون کا بند رہتا ہے۔ وہی اس مضمون
میں یہی درج ہے کہ ہم سے دشمنی کی ہے لیکن ہم نے اور مسلمان ہم سے
دلوں خوش اور مطمئن ہے جو سب مصلحت ہے تو پھر ہم پر کیوں طرف
کھانی ہے۔ ہم سے کیوں بغض رکھی جاتی ہے۔ سچ ہے کہ مسلمانوں نے خاص
کر جدید تعلیم یافتہ طبقے نے قادیانیوں پر بالعموم اور لاہوری جماعت پر بالخصوص
دلوں اعتماد کیا۔ اور ہر طرح مالی و اخلاقی امداد کی۔ حسن ظن اور وسعت اخلاق کا
پورا ثبوت دیا۔ لیکن افسوس آخر کار ان کی چشم باز خراب ہو گیا کہ دین وملت
میں مسلمانوں کے مار آستین کون ہیں۔ اور اس نالش دوا دوش کا اندرونی منشا
کیا ہے۔ شبہ ہونے پر لاکھا مسلمان محتاط ہو گئے۔ اور یہی حزم و احتیاط قادیانی
صاحبان کو سخت زہر معلوم ہوتی ہے۔ اور اسکی پروا دیکھا ہو رہی ہے۔ حسن ظن
کے زمانہ میں مسلمانوں سے جو حسن خدمت کے پروانے حاصل کئے تھے۔ وہ اب
انکے بیدار ہونے پر تشکا بنا شائع کئے جا رہے ہیں۔ گویا ایک مرتبہ فریب کھا کر
مسلمانوں کو حق نہیں کہ وہ ہوشیار رہیں۔ اور اپنی حفاظت کریں۔

چنانچہ حسب معمول ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی نے بھی اس مضمون
میں بعض سربرآوردہ مسلمانوں کے پروانہ جات خوشنودی پیش کئے ہیں۔ جو
کسی زمانہ میں انھوں نے حاصل کئے تھے۔ مثلاً ان میں ایک پروانہ عالیجناب
نواب صاحب مانگرول کا بھی درج ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی
اسلام کی خدمت کرے اور فریب نہ دے تو مسلمان کس فراخ حوصلگی سے اسکی
خدمات کا اعتراف کرنے کو تیار ہیں۔ اعتراف کے سوا عجب نہیں کہ اس زمانہ
میں مانگرول سے قادیانی صاحبان کو مالی امداد بھی ملتی ہو۔ لیکن جب فریب

کہ الہام و اقتباس کے جو پردے پڑے ہوئے تھے تاویل و تعبیر کے جو غلاف چڑھے ہوئے تھے اور جن سے پچاس سال کام چلا وہ پردے اٹھ گئے۔ غلاف پھٹ گئے حقیقت کھل گئی۔ اور یہی انجام ہونا تھا۔

لایعنی تاویل اور بے محل تمثیل یہ دو خاص گُر قادیانی ذہنیت کا سرمایہ ہیں۔ اور ان ہی کے تصرفات سے انکا مذہب بنا۔ ان کے کرشموں کی کوئی حد نہیں معلوم ہوتی۔ مثلاً بلا تکلف دمشق قادیان بن گیا۔ قادیان میں مسجد اقصیٰ بن گئی خود مرزا صاحب آدم بن گئے عیسیٰ بن گئے موسیٰ بن گئے محمد بن گئے۔ احمد بن گئے سب نبیوں کا مجموعہ بن گئے۔ حتیٰ کہ ہندوؤں کے کرشن جی بھی بن گئے۔ ایمان و عقائد بھی جیسے مناسب حال معلوم ہوئے بن گئے۔ اسی بناوٹ میں تاویل و تمثیل نے جو بے دریغ اور بیباک تصرف کئے ہیں انکی نظیر مذہبی تاریخ میں کم نظر آتی ہے۔ اگر قادیانی تاویلات و تمثیلات کو یکجا کر دیا جائے تو یقیناً بہت سبق آموز بلکہ عبرت انگیز مجموعہ ہوگا۔ قادیانی تاویل و تمثیل کا یوں تو دائرہ بہت وسیع ہے لیکن اس کے چند خاص رخ ہیں۔ اول یہ انبیاء علیہم السلام کے تمام کمالات مرزا صاحب میں ثابت کئے جائیں دوم یہ کہ مرزا صاحب کے تمام نقائص انبیاء علیہم السلام میں ثابت کئے جائیں۔ تاکہ مرزا صاحب کی میزان ٹھیک بیٹھ سکے۔ علی ہذا القیاس مخالفت کی بنا پر مسلمان یہودی ثابت کئے جائیں۔ کافر ثابت کئے جائیں۔ مسلمان کوئی کتاب لکھیں جس سے قادیانیوں کی حقیقت کھلے تو اسکو مخالف اسلام کتابوں کے مماثل قرار دیا جائے۔ چنانچہ تالیف "قادیانی مذہب" کو آریوں کی کتاب ستیارتھ پرکاش اور عیسائیوں کی کتاب "امہات المومنین" کے مماثل قرار دیا گیا ہے۔ اگر کتاب "قادیانی مذہب" کا ان دونوں کتابوں سے مقابلہ کیا جائے تو قادیانی صاحبان کی حیلہ بازی خود بخود ظاہر ہو جائے گی۔ کہ اول الذکر کتاب (قادیانی مذہب) میں جس پایہ کے سندات جس تواتر اور تفصیل کے ساتھ جس کثرت سے پیش کئے گئے ہیں اور قادیانی تحریک کے سب پہلو کسی حاشیہ آرائی کے بغیر جس وضاحت اور جامعیت سے پیش کئے گئے ہیں

عنایات یاد دلا دلا کر قادیانی صاحبان مسلمانوں سے شکوہ کرتے ہیں۔ حالانکہ شکوہ مسلمانوں کو کرنا چاہیئے کہ ان کے حسن ظن اور حسن اخلاق سے بیجا فائدہ اٹھایا گیا۔ بہرحال علما، مشائخ ہی نے نہیں بلکہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے سربرآوردہ مسلمانوں نے بھی بخوبی سمجھ لیا۔ اور اقرار کیا کہ قادیانیت واقعی عجب دام فریب تھا جو پورا بھانڈا پھوٹنے اور یہ طلسم ٹوٹنے سے پہلے بھی قادیانی صاحب اقتدار مسلمان جو کل تک قادیانیوں کے مداح اور حامی کار تھے۔ آج قادیانیوں سے بیزار ہیں اور اپنی سابقہ معاونت سے شرمسار ہیں لیکن ہم کو قادیانی صاحبان کی طرح اشتہار بازی منظور نہیں اور اس کی ضرورت بھی نہیں۔ کیونکہ خود قادیانی صاحبان کو اس کا اقرار ہے ملاحظہ ہو۔

"ایک وقت تھا کہ یہ سلسلہ قادیانی سب کو کھائے جارہا تھا۔ دنیا کی نگاہیں بار بار اٹھتی تھیں کہ حقیقی کامل یہ جماعت پیدا ہوگئی ہے۔ . . . . . . . . . اور آج یہ حالت ہے کہ اچھے اچھے لوگ بھی جن کے دل ادھر کھنچے ہوئے تھے۔ وہ نفرت کرنے لگ گئے۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ ۲ ص ۶۳ مورخہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

مثلاً خواجہ حسن نظامی صاحب حال میں مانگرول تشریف لے گئے تو ۶ فروری ۱۹۳۰ء کی بابت روزنامچہ میں لکھتے ہیں۔ اور یہ روزنامچہ ۱۲۔ فروری ۱۹۳۰ء کے اخبار منادی دہلی میں شائع ہوا کہ ہائی نس نواب صاحب مانگرول کے ہاں ہر وقت علمی چرچے رہتے ہیں۔ . . . . . . . . . . . . پہلے قادیانی عقائد کا میلان تھا۔ لیکن اب قادیانیوں کی دونوں پارٹیوں کے منکر ہیں۔

(فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ للمولف)

قادیانی صاحبان جو مسلمانوں کے ساتھ معاملہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اس کی وہی مثل ہے کہ اونٹ کے گلے میں بلی۔ کسی شخص نے سربازار اپنی نیلامی کا اعلان کیا۔

کھلا تو نواب صاحب موصوف کو کتنا افسوس ہوا ہوگا کہ انکا حسن ظن برباد گیا۔
چنانچہ اسی سال (سنہ ۱۹۳۶ء) نواب صاحب موصوف نے ہم کو تحریر فرمایا ہے کہ میں نے آپکی مرسلہ چاروں کتابیں (قادیانی مذہب) توجہ سے پڑھیں۔ نقش اول سے نقش ثانی اور ثانی سے ثالث اور ثالث سے رابع کو بہت بہتر پایا۔ حقیقت میں آپ نے نہایت توجہ اور غور و خوض سے بمع اس آخری نمبر کو تیار کیا۔ اور اسکی اشاعت سے دین اسلام کی ایک نہایت اہم خدمت انجام دی قوم مسلم کو ایک بڑے خطرہ اور فتنہ سے آگاہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپکو ان خدمات دینی اور قومی کا اجر جمیل عطا فرمائے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء،، نواب صاحب موصوف کی یہ وہ رائے ہے جو سالہا سال قادیانیوں کی قدر کرنے کے بعد حقیقت حال سے واقف ہو کر قائم کرنی پڑی۔ کیا اسی کو یک طرفہ فیصلہ کہتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ غالباً نواب صاحب مانگرول کو ایک زمانہ تک قادیانی صاحبان نے مغالطہ میں رکھا اور خدمت اسلام کے نام سے وہاں کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن حقیقت حال سے واقف ہونے کے بعد نواب صاحب موصوف نے اپنی ریاست میں بھی انسداد اور تدارک کا انتظام فرما دیا چنانچہ خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے روزنامچہ میں لکھا ہے اور یہ روزنامچہ اخبار منادی میں بتاریخ ۳۰۔ اکتوبر سنہ شائع ہوا ہے کہ آج ہم نے نواب صاحب (مانگرول) کا ایک فرمان مانگرول کے شیخ الاسلام کے پاس دیکھا جس میں نواب صاحب نے شیخ الاسلام کو لکھا تھا کہ آپ قادیانی عقائد کی تردید میں جو کچھ کہتے اور لکھتے ہیں میں اسکو اسلام کی بڑی خدمت تصور کرتا ہوں۔

یہی حال تقریباً تمام مسلم اکابر کا ہے۔ جنہوں نے مدتوں سطحی واقفیت کی بنا پہ قادیانی بہانات کی خوب داد دی خوب امداد کی لیکن حقیقت کھلنے پر وہ چونک پڑے۔ احساس بیداری کا قادیانیوں کو قلق ہے۔ ہمارا ف

# ضمیمہ پنجم

# قادیانی کتابیں

قادیانی مذہب کا پہلا ایڈیشن تیار ہوا تو اس وقت مطلوبہ کتابیں بہت کم مل سکیں۔ فرمائشوں کا جواب تک نہ ملا۔ چنانچہ اس بارہ میں شکایت شائع کرنی پڑی لیکن "قادیانی جماعت" کے نام سے جو رسالہ شائع ہوا۔ جو ضمیمہ اول میں درج ہے تو رکاوٹ رفع ہوئی۔ اور کتابوں کی سبیل پیدا ہو گئی۔ چنانچہ مقامی کتاب گھر کی معرفت قادیان سے کتابیں آنے لگیں اور اس کے ذریعہ بہت سی کتابیں خرید میں آ گئیں۔ اسی زمانہ میں قادیان کے ایک تاجر کتب بھی حیدر آباد آ نکلے ان سے بھی کچھ کتابیں مل گئیں۔ کچھ کتابیں راست قادیاں سے آ گئیں۔ غرض کہ خاصا ذخیرہ فراہم ہو گیا۔ قادیانی صاحبان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

تاہم فرمائش کی متعدد کتابیں مہیا ہونی باقی تھیں۔ مقامی کتاب گھر نے امروز فردا میں بہت زمانہ گزار دیا تو بالآخر راست قادیان فرمائش بھیجنی پڑی اُمید تھی کہ وہاں سے کتابیں آ جائیں گی۔ لیکن مایوسی ہوئی۔ ان میں سے بعض کے متعلق یہ عذر ہوا کہ وہ نایاب یا کم یاب ہیں۔ حال آں کہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے وہ کافی اہم ہیں۔ جب کہ وسیع پیمانہ پر قادیانی تبلیغی لٹریچر شائع کیا جائے تو بعض اصلی کتابوں کا اشاعت سے غائب ہو جانا بہت عجیب اور مایوس کن ہے۔ مریدین و معتقدین۔ محققین و مناظرین سب متعلقہ جماعتوں کو ان کی ضرورت ہے۔ ممکن ہے کہ شاید کسی مصلحت سے ان کی اشاعت ختم کر دی گئی یا کچھ وقفہ کے بعد وہ حسب مصلحت ترمیم

کردہ اونٹ اللہ واسطے مفت دینا چاہتا ہے۔ البتہ یہ شرط ہے کہ جو شخص اونٹ
لے وہ اس بلی کو قیمت خرید ے جو اونٹ کے گلے میں بندھی ہوئی ہے اور بلی کی اتنی
قیمت رکھدی کہ اسمیں اونٹ بھی مہنگا پڑتا تھا۔ یہی حال قادیانیوں کا
ہے کہ ایک طرف انکا ادعا ہے کہ وہ اسلام کی بڑی خدمت انجام دے رہے
ہیں۔ دوسری طرف وہ اسلام کے ساتھ قادیانیت کی تبلیغ کو لازم اور لابد
قرار دیتے ہیں۔ کہ جس سے خود اسلام معرض خطر میں پڑ جاتا ہے۔ اس نہج پر کاروبار
چلانا چاہتے ہیں قادیانی جماعت پورے منافع کی طالب ہے اور لاہوری جماعت
کسر منافع پہ راضی ہے مگر کاروبار وہی ایک ہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

لاہوری جماعت کی دورنگی اب نہیں چل سکتی۔ انکی مدت چلی
یہ بھی تعجب ہے۔ اب اسکو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنا ناگزیر ہے خواہ وہ
یکسوئی سے مسلمان ہو جائے۔ اور تبلیغ اسلام میں لگ جائے اور
خواہ وہ بھی کڑا کر کے پکی قادیانی بن جائے اور قادیانیت میں کھپ جائے۔

ع دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

بہر حال جن کتابوں کے اقتباسات و حوالجات اس اڈیشن میں درج ہیں ان کی فہرست ذیل میں پیش ہے جس سے واضح ہوگا کہ فی الجملہ تقریباً ڈیڑھ سو کتابوں سے مواد لیا گیا جن میں سوا سو سے زیادہ قادیانی ہیں اور بقیہ غیر قادیانی ان قادیانی کتب میں پچاس سے زیادہ خود مرزا صاحب کی تصانیف ہیں۔ اور باقی قادیانی اکابر کی کتابیں اور چند اخبار و رسائل ہیں۔ غیر قادیانی کتب میں پانچ تو فن طب سے متعلق ہیں۔ اور باقی کتب اخبار و رسائل ہیں۔ جن سے یقینی واقعات نقل کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں مفصل فہرست درج کرتے ہیں۔

## (الف) جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تصانیف

(۱) اربعین
(۲) آریہ دھرم
(۳) ازالۂ اوہام
(۴) استفتاء
(۵) آسمانی فیصلہ
(۶) اعجاز احمدی
(۷) اعجاز المسیح
(۸) البلاغ مسمی بہ فریادِ درد
(۹) الوصیت
(۱۰) الھدیٰ و التبصرۃ لمن یریٰ
(۱۱) انجام آتھم
(۱۲) انوار الاسلام
(۱۳) آئینہ کمالات اسلام
(۱۴) ایام الصلح
(۱۵) ایک غلطی کا ازالہ
(۱۶) براہین احمدیہ
(۱۷) پیغام صلح
(۱۸) تجلیات الٰہیہ
(۱۹) تحفۃ الندوہ
(۲۰) تحفہ قیصریہ
(۲۱) تحفہ گولڑویہ
(۲۲) تذکرۃ الشہادتین
(۲۳) تریاق القلوب
(۲۴) توضیح مرام
(۲۵) جنگ مقدس
(۲۶) چشمہ مسیحی

ہو کر شائع ہوں چنانچہ مصلحت آمیز ترمیم و تنسیخ کا ایک آدھ نمونہ شائع بھی ہوا ہے۔
بہرحال ہماری طرف بھی اصل کتابوں کی تلاش جاری رہی۔ چنانچہ بڑی جستجو سے کچھ کتابیں ہاتھ لگیں ہیں۔ ایک کم یاب مقالہ کلمۃ الفصل جید رآباد کی قادیانی انجمن کے امیر صاحب سے چند روز کے واسطے مستعار مل گیا۔ جس کا شکریہ ادا کیا گیا۔ تائید غیب ہوئی تو الفضل اخبار کی بھی اکثر پرانی جلدیں قیمتاً مل گئیں۔ اس طرح قادیانی لٹریچر کا بہت خاصا ذخیرہ فراہم ہو گیا۔ تاہم فراہمی کا سلسلہ جاری ہے تاکہ مسلمانوں کی لاعلمی اور بے خبری رفع ہو سکے۔

یہ امر قابل ستائش ہے کہ نئی انجمن قادیانی جماعت جناب مرزا صاحب کی اصلی کتابیں شائع کرنے میں زیادہ مستعد بنی ہوئی ہے وہیں سے بیشتر کتابیں دستیاب ہوتی ہیں۔ لاہوری جماعت نے بھی مرزا صاحب کی کتابیں شائع کی ہیں۔ لیکن کم۔ ان میں بھی خصوصیت سے عربی کتابیں شامل ہیں۔ تاکہ عربی ممالک میں کام آئیں۔ ان کو اپنا تبلیغی لٹریچر شائع کرنے کی زیادہ فکر معلوم ہوتی ہے۔ تحقیق کے واسطے ان کے ہاں سے اصل مواد کم ملتا ہے۔ تاہم وہاں سے بھی کتابیں آئیں۔ کچھ معلومات حاصل ہوئیں۔ دونوں جماعتوں کا شکریہ واجب ہے۔

«قادیانی مذہب» میں جو اقتباسات درج ہیں ان میں سب نہیں تو ننانوے فی صد سے زیادہ اصل کتابوں سے اخذ کئے گئے شاذ اصل کتابیں نہ ملنے کی صورت میں دیگر کتب سے نقل کرنے پڑے لیکن یہ کتابیں بھی بجائے خود کافی معروف و مروج اور مسلم ہیں۔ صفحوں کے حوالے میں بھی کافی اہتمام کیا گیا لیکن ایک پیچیدگی رہ گئی۔ وہ یہ کہ مختلف اڈیشنوں کے صفحوں میں بھی اختلاف نکلا۔ اور بعض اڈیشنوں پر سن طباعت بھی درج نہیں ملا۔ اس لئے بعض صورتوں میں ایک اڈیشن کے صفحات کا حوالہ دوسرے اڈیشن میں ہوبہو ملنا ممکن نہیں لیکن ایسی صورتیں معدودے چند ہیں۔ زیادہ نہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جہاں تک موقع ملا۔ پوری چھان بین کی گئی۔ یوں سہو انسانی یا کتابت کی غلطی دوسری بات ہے۔

(۲۷) چشمہ معرفت
(۲۸) حجۃ اللہ
(۲۹) حقیقۃ المہدی
(۳۰) حقیقۃ الوحی
(۳۱) حمامۃ البشریٰ
(۳۲) خطبہ الہامیہ
(۳۳) دافع البلاء
(۳۴) درثمین
(۳۵) رسالۂ جہاد
(۳۶) ستارۂ قیصرہ
(۳۷) ست بچن
(۳۸) سراج منیر
(۳۹) سیرۃ الابدال
(۴۰) شہادۃ القرآن
(۴۱) ضرورۃ الامام
(۴۲) کتاب البریۃ
(۴۳) کشتی نوح
(۴۴) کشف الغطاء
(۴۵) گورنمنٹ کی توجہ کے لائق (رسالہ)
(۴۶) لجۃ النور
(۴۷) لیکچر اسلام
(۴۸) لوت احمدی
(۴۹) نجم الہدیٰ
(۵۰) نزول المسیح
(۵۱) نسیم دعوت
(۵۲) نشانِ آسمانی
(۵۳) نور الحق
(۵۴) نور القرآن
(۵۵) مواہب الرحمٰن

## (ب) میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تصانیف

(۵۶) القول الفصل
(۵۷) انوار خلافت
(۵۸) آئینۂ صداقت
(۵۹) برکات خلافت
(۶۰) تحفۃ الملوک
(۶۱) تحفہ اردن
(۶۲) تحفہ شہزادہ ویلز
(۶۳) تحفہ ولنگڈن
(۶۴) تقدیر الٰہی
(۶۵) حق الیقین

(۱۱۱) مکاشفات — مولفہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی

(۱۱۲) مکتوبات احمدیہ — مولفہ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب قادیانی

(۱۱۳) ملفوظات احمدیہ — شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

(۱۱۴) منکرین خلافت کا انجام — مصنفہ جلال الدین شمس صاحب قادیانی

(۱۱۵) نبج المصلی — مولفہ محمد فضل خان صاحب قادیانی

## (ز) قادیانی اخبار و رسائل

(۱۱۶) اخبار الحکم قادیان — اخبار فاروق قادیان

(۱۱۷) اخبار الفضل قادیان — رسالہ تشحیذ الاذہان۔ قادیان

(۱۱۸) اخبار بدر قادیان — رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان

(۱۱۹) اخبار پیغام صلح لاہور

## (ح) غیر قادیانی کتب

(۱۲۱) اکسیر اعظم (طب) — مولفہ حکیم محمد اعظم خاں۔

(۱۲۲) الکاویہ علی الغاویہ — مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی

(۱۲۳) آئینہ کمالات مرزا (صاحب) تنقیہ۔ منجانب جناب ناظم صاحب دارالاشاعۃ

(۱۲۴) رحمانی مونگیر شریف۔

(۱۲۵) تذکرۃ الوفاق فی علاج المراق (طب) مصنفہ حکیم اصغر حسین خاں فرخ آبادی

(۱۲۶) کاویہ علی الغاویہ — مصنفہ مولوی محمد عالم آسی صاحب (امرتسر)

(۱۲۷) خطوط سر سید — مرتبہ سید راس مسعود صاحب

(۱۲۸) مسیح دجال کا سربستہ راز — تنقیہ از ملک نذیر احسن صاحب بہاری

(۱۲۹) رسالہ الذکر الحکیم — مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب

(۸۹) ام عرفان مصنفہ عبداللہ تماپوری صاحب قادیانی
(۹۰) انوار احمدی مولفہ شہزادہ حاجی عبدالمجید صاحب قادیانی
(۹۱) تبلیغ رسالت مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی
(۹۲) تذکرہ یعنی وحی مقدس مجموعہ الہامات مکاشفات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب
(۹۳) تفسیر آسانی مولفہ عبداللہ تماپوری صاحب قادیانی
(۹۴) حیات احمد مولفہ یعقوب علی صاحب قادیانی
(۹۵) حیات النبی مولفہ یعقوب علی صاحب قادیانی
(۹۶) حیات ناصر مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی قادیانی
(۹۷) خادم خاتم النبیین مصنفہ صدیق دین دار صاحب قادیانی
(۹۸) خطوط امام بنام غلام مولفہ محمد حسین قریشی صاحب قادیانی
(۹۹) رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی
(۱۰۰) رسالہ درود شریف مولفہ محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی
(۱۰۱) رسالہ مولوی محمد علی صاحب کے سابقہ عقائد پر تبصرہ مصنفہ شیر علی صاحب قادیانی
(۱۰۲) رسالہ مولوی محمد علی صاحب کے اپنے سابقہ تحریرات سے متعلق جوابات پر نظر
(۱۰۳) رسالہ نبی ختم مصنفہ شیخ غلام محمد صاحب قادیانی
(۱۰۴) رسالہ مولفہ فخر الدین ملتانی صاحب قادیانی
(۱۰۵) رسالہ احمدی النبوۃ فی الاسلام مولفہ قاضی محمد یوسف صاحب قادیانی
(۱۰۶) عسل مصفی مولفہ مرزا خدابخش صاحب قادیانی
(۱۰۷) فتاوی احمدیہ مولفہ محمد فضل خاں صاحب قادیانی
(۱۰۸) کتاب منظور الٰہی مولفہ محمد منظور الٰہی صاحب قادیانی
(۱۰۹) کشف الاختلاف مولفہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی
(۱۱۰) کل اسلۃ الجل مصنفہ احمد نور کابلی صاحب قادیانی
(۱۱۱) مجدد کامل مصنفہ خواجہ کمال الدین صاحب قادیانی

(۱۳۰) سودائے مرزا (صاحب) تنقید از حکیم محمد علی صاحب امرتسر
(۱۳۱) سیر المصنفین مؤلفہ محمد یحییٰ صاحب تنہا
(۱۳۲) شرح اسباب و علامات (طب) مصنفہ علامہ برہان الدین نفیس بن عوض المتطبب الکرمانی
(۱۳۳) مخزن حکمت (طب) مصنفہ شمس الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب
(۱۳۴) قادیانی جماعت مؤلفہ پروفیسر الیاس برنی
(۱۳۵) قانون۔ (طب) مولوی شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا

## (ط) غیر قادیانی اخبار و رسائل

(۱۳۶) اخبار النجم لکھنؤ
(۱۳۷) اخبار مباہلہ۔ قادیان و امرتسر
(۱۳۸) اخبار مدینہ بجنور
(۱۳۹) رسالہ حقیقت اسلام۔ لاہور
(۱۴۰) رسالہ دلگداز۔ لکھنؤ
(۱۴۱) رسالہ شمس الاسلام د بھیرہ پنجاب)

# فہرست کتب

## پروفیسر الیاس برنی کی تالیفات و تراجم

## (ا) سلسلۂ دعوت صدیق

(۱) **اسرار حق**۔ آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، ارشادات صدیقین و اکابرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ان سب کا نہایت جامع اور مربوط انتخاب اور ان کے مقابل یورپ کے جدید سائنس و فلسفہ کی انتہائی تحقیقات کا لب لباب۔ خود بخود اسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔

جدید سائنس و فلسفہ کا اقرار نارسائی اور احساس ایمان بالغیب۔ اسلام میں علم باطن کی بنیاد اس کے مقامات احدیت کی رفعت اور عبدیت کی نزاکت، نبوت اور ولایت کے مراتب، کشف و کرامات کی ماہیت اور دیگر معارف متعلقہ، ایک نظر میں اسلام کی روحانی تعلیم عجیب نظم دلنشین پیرایہ سے پورا اندازہ ہوتا ہے کہ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ (۳۹) جن علوم کو اللہ جل شانہٗ صدق اور جن عاملین کو صادقین و صدیقین سے تعبیر فرماتا ہے اور جو اسلامی ادب میں بالعموم تصوف اور روحانی کہلاتے ہیں ان کی تحقیق و تصدیق ہیں بعض لحاظ سے یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے جو قابل دید ہے۔ حجم تقریباً ... مبلغ (...)

پہلا اڈیشن بالکل ختم ہو گیا۔ دوسرا اڈیشن بعد نظر ثانی و اضافہ مضامین عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگا (انشاء اللہ)

(۲) **تسہیل الترتیل** قرأت کی ضرورت اور اہمیت، اس کے اصول و طریق، اس کے

اسی تعلیم یافتہ طبقہ کی خاطر ایک مختصر اور مستند مجموعہ ترتیب دیا ہے جس میں اسلامی عبادات
اور تقریبات کے تمام ضروریات ادعیہ وغیرہ میں سے ہر ضروری مسائل ایسے پیرایہ میں لکھ کر ترتیب وار باہمی
جمع ہیں۔ عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی دیا ہے جو ان کے مطالعہ کے بعد اسلامی عبادات اور اسلامی
اخلاق و آداب سے کچھ ایسی واقفیت ہو جاتی ہے کہ کسی موقع پر حیرانی و پریشانی کا احتمال باقی نہیں رہتا
جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اس مجموعہ کی بالخصوص ضرورت ہے۔ (زیر تالیف)

(۵) **فتوح الحکم** یہ ایک جدید تالیف ہے قطب ربانی غوث الصمدانی محبوب سبحانی حضرت
غوث الاعظم سید عبدالقادر محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات فتوح الغیب میں اور خطبات
فتح الربانی میں مرتب اور شائع ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی حضرت کے ارشادات و خطبات کا بہت سا
ذخیرہ کتب غیر مرتب میں موجود ہے بفضلہ بعض قدیم قلمی نسخوں کا بھی پتہ لگا ہے جو اب تک طباعت و اشاعت
سے مستغنی رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ تمام نادر و خفیہ خاص اہتمام سے مومنین کے واسطے عنقریب چھاپا
جائے گا۔ تالیف مکمل ہو چکی طباعت درپیش ہے۔ فالحمد للہ

(۶) **فیوضات قادریہ**۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے تمام اذکار و اوراد و ادعیہ
اور وظائف خاص تحقیق سے فراہم کئے ہیں۔ سلوک قادریہ کا اصلی طریق ہے طالبین کے واسطے بڑی نعمت
یہ مجموعہ خاص اہتمام سے طبع ہو کر جلد شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

(۷) **سلطان مبین**۔ شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی
حیات بابرکات خاص تحقیق کے ساتھ اس انداز سے مرتب ہوئی ہے کہ ظاہری اور باطنی سراپا پیش نظر
ہو کر زبان اور دل بیساختہ پکار اٹھتے ہیں ؎

بیت

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم — کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا است

(زیر تالیف)

(۸) **مکاتیب المعارف**۔ مرشدی و مولائی حضرت الحاج مولانا شاہ محمد حسین صاحب
قبلہ چشتی قادری مدظلہ العالی کے مکتوبات شریفہ کا مجموعہ حقائق قرآنی اور تعلیم ربانی کا عجیب مرقع پیش نظر
ہو جاتا ہے۔ ایمان و اعتصام کی عظمت دل میں بیٹھتی ہے اہل ایمان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ عجیب فیض
و برکات ہیں ماشاء اللہ ترتیب ہو رہی ہے عنقریب اشاعت ہوگی۔ انشاء اللہ۔

اشارات خاص ترتیب سے نہایت سلیس اور عام فہم پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ہر جگہ پر قرآنی کلمات و آیات
مع حوالجات بطور مثال کافی درج ہیں۔ نتیجہ یہ کہ قرآن کریم کے اکثر نازک اور دقیق مقامات بخوبی ذہن نشین ہو جاتے
ہیں اور پڑھنے میں غلطی کا احتمال باقی نہیں رہتا۔ اصول قرأت سے واقف ہونے کے بعد تلاوت میں کچھ اور ہی
لطف آتا ہے اور اس کا راز کھلتا ہے ورتل القرآن ترتیلا۔

یوں تو ماشاء اللہ فن قرأت میں متعدد اردو رسالے موجود ہیں لیکن اپنی ترتیب اور تفہیم کے لحاظ سے
یہ رسالہ بھی قابل دید ہے۔ حافظوں کو خصوصاً اماموں کو، عربی کے طلباء کو عام قرآن خوانوں کو اس کا مطالعہ
بہت مفید ہوگا۔ انشاء اللہ وما توفیقنا الا باللہ (زیر تالیف)

(۳) مشکوٰۃ الصلوات۔ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین امنوا
صلوا علیہ وسلموا تسلیما (پ ۲۲) حضور انور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں علماء عظام اور اولیا
کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جو صلوٰۃ وسلام عرض کئے ہیں وہ اسلامی معارف اور عربی ادب
کا بہترین سرمایہ ہیں گویا ورفعنا لک ذکرک کی الہامی تفاسیر ہیں وانک لعلی خلق عظیم کی معنوی تصاویر
ہیں۔ اُن کے مطالعہ سے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت اور محبت دل میں پیدا ہوتی
ہے اُن کے ورد سے ماشاء اللہ نسبت محمدی کا فیضان جاری ہوتا ہے اور دین کی اصول کا دروازہ کھلتا
ہے۔ یہ بے بہا ذخیرہ بعض قدیم مجموعات مثلاً دلائل الخیرات وغیرہ میں فراہم کیا گیا تاہم اس کا بہت سا
حصہ متفرق رہ گیا۔ بفضل الٰہی ایک جدید مجموعہ تیار ہوا ہے جس میں ایسا ہی درود کے اکثر درود شریف بڑی تجسس
و تحقیق سے بہ ترتیب خاص جمع کئے ہیں۔ غالباً اب تک صلوٰۃ وسلام کا کوئی مجموعہ اس قدر وسیع شائع
نہیں ہوا۔ فدائیان رسول کے لئے بڑی نعمت ہے۔ کتابت کشادہ، طباعت پاکیزہ، کاغذ نگین، تقطیع
حمائلی، ہر صورت قابل دید قیمت صرف آٹھ آنہ۔

(۴) ہدایت الاسلام۔ تمدن حاضرہ کی بدولت جوں جوں معاشی اور سیاسی مصروفیت
بڑھ رہی ہے دین کی ضروری معلومات حاصل کرنے کا موقع بھی بمشکل نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے
کہ عام طور پر جدید تعلیم یافتہ حضرات شعائر اسلام سے اس درجہ ناواقف ہیں کہ کسی عبادت یا مذہبی تقریب
میں کبھی شرکت کا موقع آتا ہے تو ظاہری تقلید بھی ان کے واسطے دشوار ہو جاتی ہے لامحالہ دل میں ندامت
ہوتی ہے جگ ہنسائی ہوتی ہے۔

دوبارہ شرف حاضری اور اس سفر نامہ میں حجاز کے گذشتہ اور موجودہ حالات مختلف دینی اخلاقی معاشرتی اور
سیاسی تفصیل سے درج ہیں۔ ان کے سوا حج کے معلومات اور سفر کے دلچسپ واقعات بھی لکھے
ہیں۔ جلد اول کے بعد پڑھنے میں خاص لطف آتا ہے۔ (زیر طبع)

(۱۱) **تحفہ محمدی**۔ اس میں عربی صلوٰۃ و سلام اور فارسی اردو نعتوں کا عجیب پر انوار مجموعہ
جمع کر کے
روح کو گرما دے اور قلب کو تڑپا دے یہ بھی
قابل دید مجموعہ ہے۔ محبت نبویہ کے شناسا عام مسلمانوں کے واسطے
کا بہترین سرمایہ ہے۔ میلاد مبارک کا بہترین تحفہ ہے۔ ایمانی لذات اور معانی تعریف کا بہترین گلدستہ
ہاتھوں ہاتھ جا رہا ہے۔ بفضلہ اس سلسلہ کی چار جلدیں طبع ہو گئی ہیں۔ تقطیع چھوٹی کاغذ رنگین طباعت
پاکیزہ ہر طرح دیدہ زیب۔

یہ سلسلہ مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کے واسطے ہدیہ ہے وہ چاہیں تو ہر جلد کا ایک ایک نسخہ
اپنے اپنے واسطے دست بدست یا فی نسخہ ½ آنہ محصول ڈاک بھیج کر بلا قیمت مولف سے حاصل کر سکتے ہیں۔
عام مسلمان ۲ روپیہ فی جلد کے حساب سے خرید سکتے ہیں۔ فدائیان رسول اس کار خیر میں شریک ہونا چاہیں
تو دس روپیہ فی صد کے حساب سے کم از کم سو نسخے خرید کر ہدیہ دیں یا منگالیں۔ اگر یکمشت سو روپیہ عنایت
فرمائیں تو ایک ہزار نسخے جو ارسال خدمت ہوں گے ان میں ان کا اسم گرامی بھی بحیثیت معاون طبع کرا کر
درج کرا دیا جائے گا۔ یہ نسخے اپنے کنبے برادری محلے میں فی سبیل اللہ بچوں کو ہدیۃً تقسیم کر دیں
اس سلسلہ کی اشاعت تمام ہندوستان میں باسانی ممکن ہے۔ خادمان اسلام حب محمدی کا تخم دلوں
میں بو دیں اور لطف الٰہی کا کرشمہ دیکھیں۔ واللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ موجودہ اڈیشن ختم ہو گیا

(۱۲) **قادیانی مذہب**۔ یہ کتاب قادیانیت کا علمی محاسبہ ہے۔ قادیانی تحریک کا
مرقع ہے جس سے اس تحریک کی ابتداء۔ عروج۔ زوال اور خاتمہ کا نقشہ پیش نظر ہو جاتا ہے۔
قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور دیگر قادیانی اکابر کے ذاتی حالات۔ قادیانیوں
کے عقائد اور قادیانیوں کے اعمال۔ بیس فصلوں کے تحت ترتیب خاص نہایت شرح و بسط سے پیش
کئے گئے ہیں۔ لطف یہ کہ کل مضامین خود قادیانی کتابوں سے لے کر مع حوالہ درج کئے گئے ہیں۔ یا اس تالیف کیا

(۹) صراط الحمید جلد اوّل یعنی سفرنامہ مقامات مقدسہ عراق، شام، فلسطین وحجاز، ان چاروں اسلامی ممالک کے گوناگوں چشم دید حالات، نہایت دلچسپ و مفید معلومات سیر و سفر کے مفصل روایات، راہ و منازل کے مکمل نقشہ جات، غرض کہ سیاحت کے تمام ضروریات بالتفصیل مذکور ہیں۔

اکثر مقدس مقامات مثلاً بغداد شریف، کربلائے معلیٰ، نجف اشرف، کاظمین شریفین، سامرہ شریف، دمشق، بیت المقدس، بیت اللحم، خلیل الرحمٰن۔ ان سب کے متبرک زیارات و روایات۔ اولیائے کرام کی اعلیٰ فتوحات و تصنیفات۔ سب کچھ بتفصیل موجود ہے سب سے بڑھ کر مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے تفصیلی مشاہدات اسلامی احساسات بارگاہ اقدس کے انوار و برکات، فیوض و انعامات۔ بیت اللہ شریف کی دینی تحقیقات فریضۂ حج کے تمام تفصیلات یعنی احکام و مسائل طور و طریق، ادعیہ و صلوات بترتیب و تفہیم خاص کہ پھر کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے اور حج تمام و کمال بحسن و خوبی ادا ہو جائے۔ بحول اللہ تعالیٰ

سفرنامہ میں جابجا قرآنی معارف اور ایمانی نکات، وہبی واردات، روابط قلبی کے نازک اشارات، عبارت کی لطافت گویا آبحیات کہ پڑھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ دل کو عقیدت و محبت کا مزا ملتا ہے۔ مزید برآں خاص خاص زیارات کی قابل دید عکسی تصویرات کہ جن کے دیکھنے میں دید کا لطف آجائے گویا آنکھوں میں نقشہ پھر جائے۔

ضمنی طور پر بمبئی، کراچی، بصرہ، حلب، حمص، حما، بیروت، حیفہ، قنطرہ، سویز، ینبوع، جدہ اور کامران۔ ان مقامات کا بھی ضروری حال درج ہے اور مسافروں کو جہاں جو جو صورتیں پیش آتی ہیں وہ بھی واضح کر دی ہیں کہ وقت پر حیرانی و پریشانی نہ ہو، ناواقفیت سے کچھ زیادتی خلاصہ یہ کہ عامۃ المومنین اور بالخصوص حجاج و زائرین کے واسطے یہ سفرنامہ واقعی بڑی نعمت ہے گھر بیٹھے زیارت کا لطف آتا ہے۔ سفر میں نہایت ہی عمدہ رفیق اور واقف کار معلم کا کام دیتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے پھر کسی کی احتیاجی نہیں رہتی۔ ان خوبیوں کی بدولت ہاتھوں ہاتھ جا رہا ہے۔ طباعت پاکیزہ حجم ۵۰۴ صفحہ قیمت دو روپیہ۔

(۱۰) صراط الحمید (جلد دوم) حج و زیارت کی غرض سے مصنف دوبارہ مکہ معظمہ

اسلامی مدارس کے واسطے بہت مفید ہے

جلد سوم۔ متعلق قومیات یعنی ہندوستان کی متحدہ قومیت کے متعلق ہندو مسلمان وطنی چوٹی کے شاعروں کا دل پذیر کلام جو محبت سکھاتا اور نفرت دور کرتا ہے۔ اس جلد میں ہند قدیم تہذیب بھی قابل دید ہے۔ قومی مدارس کے واسطے بہت موزوں ہے۔

جلد چہارم۔ متعلق اخلاقیات یعنی اُردو شاعری میں اخلاق و حکمت کے جو انمول موتی جو بکھرے پڑے تھے اور جو بہترین پایہ کی سرمایہ ہیں۔ فراہم کئے گئے ہیں۔ یہ جلد لڑکوں اور نوجوانوں کے واسطے نایاب قدر تحفہ ہے۔ تمام مدارس کے لئے یکساں مفید ہے۔

# دوسرا سٹ

## [illegible]

جلد اوّل۔ اُردو شاعری کے سپہ سالار یعنی میر تقی میر اور میرزا رفیع سودا کے کلام کا مربوط اور جامع انتخاب۔ یہ کتاب کالج کی اعلیٰ جماعتوں میں درس کے قابل ہے۔

جلد دوم۔ اُردو کے مایۂ ناز شاعر مرزا غالب اور اُن کے خاص ہم عصر یا خاص ہم رنگ شعرا ذوق، ظفر اور حسرت موہانی کے کلام کا انتخاب۔ یہ کتاب بھی اعلیٰ جماعتوں کے درس کے قابل ہے۔

جلد سوم۔ تقریباً تیس قدیم مستند اور باکمال شعرا کے کلام کا اعلیٰ انتخاب جو اپنی قدامت اور جامعیت کے لحاظ سے قابل دید ہے۔

جلد چہارم۔ تقریباً ساٹھ جدید مشہور و مقبول شعرا کے کلام کا دلکش انتخاب۔ شاعری کے جدید دور کا اس سے خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔

# تیسرا سٹ

## مناظر قدرت

جلد اوّل۔ متعلق اوقات یعنی صبح، شام، دن، رات، دھوپ، چاندنی، موسم گرما

تقریباً سوا سو قادیانی کتابیں شامل ہیں جن میں پچاس سے زیادہ خود مرزا صاحب کی اور بقیہ قادیانی کابرکی تصنیف و تالیف ہیں۔ یہ کتاب اپنی سند اور جامعیت کے سبب قادیانیت کی قاموس مانی جاتی ہے۔ تقطیع کلاں۔ حجم ۱۲۰۰ صفحہ طباعت پاکیزہ (پانچواں اڈیشن) قیمت صرف تین روپے۔

## (۲) سلسلۂ منتخبات نظم اردو

مروجہ غزلیات کی کثرت سے عموماً یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اردو شاعری کی ساری کائنات عشق حسن و عشق یا گل و بلبل کی پارینہ داستان ہے مگر تحقیق سے ثابت ہو گا کہ اردو میں بھی ہر رنگ کی بہتر سے بہتر نظمیں موجود ہیں البتہ وہ اب تک منتشر اور غیر معروف تھیں۔ یہ پانچ جلدیں جو انتخاب سے اس کی پوری تصدیق ہوتی ہے۔ ان میں تقریباً دو سو قدیم و جدید نامور شعرا کا بہترین کلام نہایت عجیب و غریب ترتیب کے ساتھ پانچ مستقل جلدوں میں جمع کیا گیا ہے جس کو دیکھ کر اردو شاعری کی وسعت و رفعت پر حیرت اور مسرت ہوتی ہے دوسری زبانوں میں اس سلسلے کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ ادب اردو کا عجیب دل فریب اور نادر تحفہ ہے جس کی نسبت شعراء ادب اور نقادِ سخن داد بلکہ مبارکباد دے رہے ہیں۔ اردو خواں حلقوں میں اس سلسلے کی خاصی دھوم مچ گئی ہے اور اس کی مقبولیت روز افزوں ہے۔ الحمد للہ۔

یہ سلسلہ یوں تو ۱۹۱۸ء سے بتدریج شائع ہو کر ہاتھوں ہاتھ بکتا رہا لیکن ۱۹۲۴ء میں اس کی پانچوں جلدیں اضافۂ مضامین اور جدید ترتیب کے ساتھ از سر نو شائع کی گئیں اور یہ اس کی مستقل شکل قرار پائی۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

## پہلا سٹ

**معارف ملت جلد اوّل** متعلق دینیات یعنی حمد، نعت، مناجات اور معرفت کی نظمیں جن میں دین و ایمان کی خوشبو مہکتی ہے۔ صاحب دلوں اور عاشقانِ رسول کے واسطے بڑی نعمت ہے۔

**جلد دوم** متعلق اسلامیات یعنی اسلام اور مسلمانوں کے ماضی حال اور مستقبل کی تفسیریں اور تصویریں جو قلب کو گرماتی اور روح کو تڑپاتی ہیں خاص کر واقعۂ کربلا کے جگر دوز منظر اور بیت شہادت تازہ کر دیتی ہیں

## فہرست کتب

کتاب کے مطالعہ سے مصنف نے نئے مضامین بخوبی ذہن نشین ہوتے ہیں بلکہ ناسی ماہی ترقی حاصل ہوتی ہے
خوبی مضامین کی بدولت ہندوستان کے حصے میں یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے بلکہ
ہندوستانی یونیورسٹیوں میں اکنامکس کے متعلم بیسیوں ضخیم انگریزی کتابوں کے ہوتے ہوئے اس کو بہت شوق سے
پڑھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد اقبال جو خود بھی معاشیات کے عالم ہیں تحریر فرماتے ہیں
"آپ کی کتاب علم المعیشت اردو زبان پر ایک احسان عظیم ہے اور مجھے یقین ہے کہ ابھی تک پولیٹکل
اکنامکس پر اردو میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے اور ہر لحاظ سے مکمل" سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو
اورنگ آباد (دکن)۔ تیسرا ایڈیشن نظرثانی حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ حجم تقریباً ۵۰۰ صفحے قیمت پانچ روپیہ صہ

**(۲) اصول معاشیات۔** پہلی کتاب علم المعیشت عام و خاص قارئین کے واسطے نہایت
سہل اور سلیس پیرایہ میں لکھی گئی تھی لیکن خاص طلبہ کے واسطے کسی قدر دقیق اور دشوار مباحث کی ضرورت تھی۔
چنانچہ [illegible] و اضافہ کر کے یہ جداگانہ ضخیم کتاب تیار کی گئی۔ دار الترجمہ
سرکار عالی حیدر آباد دکن سے شائع ہوئی ہے۔ خوشنما جلد تقطیع کلاں حجم ۹۰۰ صفحے قیمت آٹھ روپیہ پانچ آنے (عہ/)

**(۳) معیشت الہند۔** ہندوستان کے گوناگوں معاشی حالات جن کا جاننا ملک کی اصلاح
و ترقی کے واسطے فی زمانا از حد ضروری ہے۔ کافی تحقیق اور تنقید کے بعد نہایت سلیس اور دلچسپ طرز پر علمی
پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ علم المعیشت اور اصول معاشیات میں جو نظری مسائل بیان ہوئے ہیں اس
کتاب کے ذریعہ سے اُن کا ہندوستان میں عمل درآمد دکھایا گیا ہے خاص کر زر، کرنسی، بینک اور تجارت
خارجہ جیسے اہم مباحث قابل دید ہیں یہ بھی بلا مبالغہ اردو زبان میں اپنی قسم کی پہلی جامع اور مستند کتاب ہے
مدت سے شائقین کو انتظار تھا۔ الحمد للہ کہ دار الترجمہ سرکار عالی حیدر آباد دکن سے شائع ہو گئی۔ تقطیع کلاں
حجم تقریباً ۵۰۰ صفحے قیمت عـلـہ/

**(۴) مالیات۔** پبلک فینانس پر اردو میں سب سے پہلی جامع اور مستند کتاب ہے۔ مہذب
اور ترقی یافتہ سلطنتوں میں آمدنی کے کیا کیا ذرائع اور خرچ کی کیا کیا مدیں ہیں اور محاصل اور مخارج کا انتظام
کس طرح پر قائم ہے۔ سلطنتوں کی مالی ترقی اور مرفہ الحالی کے کیا اسباب ہیں اور ان کا کیونکر عمل درآمد ہوتا ہے
یہ تمام دقیق اور اہم مباحث نہایت سلیس اور دلچسپ طرز پر علمی پیرایہ میں بیان کئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ
ہندوستان کے مالی نظام کو بالتفصیل بطور مثال پیش کیا ہے اس کی تنقیح اور تنقید کی ہے۔ ہندوستان کے

ہوا برسات اور بہار کے دلکش مناظر نظموں میں اس خوبی سے منعکس کئے ہیں کہ ان کو دیکھ کر طبیعت وجد کرنے لگتی ہے۔ نیچر پرستوں کے لئے یہ جلد قدرت کی دل فریبیوں کا بہترین مرقع ہے۔

**جلد دوم** متعلق مقامات یعنی آسمان، زمین، پہاڑ، جنگل، میدان، دریا، کھیت، باغات، شہر اور عمارات۔ شاعروں نے ان سب کی ایسی صاف ستھری تصویریں کھینچی ہیں کہ نظمیں پڑھتے وقت گویا ہم آنکھوں سے اُن کی سیر کر رہے ہیں۔

**جلد سوم** متعلق نباتات و حیوانات یعنی پھول پھل کیڑے پتنگے، تتلیاں، چڑیاں، پرندے، چرندے، چوپائے اور متفرق جانور وغیرہ ان سب کے حالات پڑھنے سے اندازہ ہو سکے گا کہ اردو شاعروں نے اشیاء قدرت کا کس حد تک مطالعہ کیا ہے اور مشاہدات میں کہاں تک جان ڈالی ہے۔

**جلد چہارم**۔ متعلق عمرانیات یعنی ہندوستان کے تمدن، رسم و رواج، عید تہوار، غمی شادی، میلے ٹھیلے، مجلسیں، جلسے، کھیل تماشے، وضع لباس، صورت شکل، ہنسی مذاق، بزم اور رزم سب طرح کے حالات پیش نظر ہو کر دل کو بے چین کر دیتے ہیں۔ مناظر قدرت کی چاروں جلدیں زمانہ مدارس کے واسطے خاص کر بہت موزوں ہیں۔

غرض کہ شعر و سخن کا عجیب دل کش انتخاب ہے۔ شریف اور مہذب گھرانوں میں لڑکوں لڑکیوں مردوں، بیبیوں اور بڑے بوڑھوں کی خوش وقتی اور تفریح طبع کے لئے اس کے مطالعہ سے بہتر کوئی مشغلہ نا ممکن ہے شاید ہی کوئی علم دوست مگر اس سلسلے سے محروم رہنا گوارا کر سکے۔ کل بارہ جلدیں۔ خوش خط خوش قطع خوش نما مجلد قیمت فی جلد صرف آٹھ روپیہ ۸ر

**جواہر سخن**۔ فارسی شاعری کا بہترین کلام ایک جدید اصول پر زیر ترتیب ہے انشاء اللہ بہت دل کش اور دل پذیر ہوگا۔ عن قریب شائع ہوگا۔

# (۳) سلسلۂ معاشیات

**(۱) علم المعیشت**۔ جدید مغربی علم اکنامکس پر اُردو میں یہ سب سے پہلی نہایت مستند اور جامع کتاب ہے۔ اس میں مشکل سے مشکل معاشی اصول و مسائل کو ایسے سلیس اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا

قومی رہبروں اور رئیسوں کو اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید بلکہ از حد ضروری ہے زیر تالیف ہے۔

**(۵) مقدمۃ المعاشیات** ۔ ۔ الینیا صاحب کی انگریزی کتاب "انٹروڈکشن اکنامکس" کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں معاشیات کے ابتدائی اصول و مسائل بیان کئے گئے ہیں تقطیع کلاں حجم تقریباً ۳۰۰ صفحے مجلد دار الترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی ہے قیمت للعہ ۱۰/

**(۶) معاشیات ہند** ۔ مسٹر پرمتھا ناتھ بنرجی کی انگریزی کتاب "انڈین اکنامکس" کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں مختصر طور پر ہندوستان کے معاشی حالات بیان کئے گئے ہیں تقطیع کلاں حجم تقریباً ۳۰۰ صفحے مجلد دار الترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی ہے قیمت صہ ۸

**(۷) برطانوی حکومت ہند** ۔ انڈرسن صاحب کی انگریزی کتاب "برٹش ایڈمنسٹریشن ان انڈیا" کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں مختصر طور پر حکومت ہند کا انتظام اور طریق عمل بیان کیا گیا ہے تقطیع کلاں حجم تقریباً ۲۰۰ صفحے مجلد دار الترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی ہے قیمت ہے

---

طابع محسن عابدی ۔ ناشر کمال احمد فاروقی

مطبوعہ عمدۃ المطابع پریس لکھنؤ

722